بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

منہاج المسلمین

www.sirat-e-mustaqeem.net

مسعود احمد

بی، ایس سی۔

امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جملہ حقوق طبع بحق جماعت المسلمین رجسٹرڈ

(رجسٹریشن نمبر ۳۶۶ / ۱۹۸۵ پرانا نمبر ۲۱۶۳ / ۶۶-۶۵)

محفوظ ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

شائع کنندہ

جماعت المسلمین (رجسٹرڈ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدّمہ

اسلام ایک کامل دین اور مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو مقررہ اصول کا پابند، مہذّب و متمدّن، متین اور باوقار بناتا ہے۔ اس ضابطے کو ہم منہاج المسلمین کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔

منہاج المسلمین میں ہم نے کسی ضعیف حدیث سے استدلال نہیں کیا۔ تمام احادیث جن سے استدلال کیا گیا ہے صحیح ہیں یا حسن ہیں۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں دیکھیں کہ کسی ضعیف حدیث سے استدلال کیا گیا ہے تو اس کی نشاندہی فرمائیں۔ اسی طرح اگر قارئین کرام یہ دیکھیں کہ کسی صحیح یا حسن حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے تو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اصلاح کر دی جائے۔ فقط

ادارہ نشرواشاعت

جماعتُ المسلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

نمبر	عنوان	صفحہ
	ایمان اور اس کے متعلقات	
۱	توحید	۱۱
۲	رسالت	۴۸
۳	انبیاء علیہم السلام	۵۷
۴	صحابہ کرام	۵۸
۵	اولیاء اللہ	۵۹
۶	شہداء	۵۹
۷	ایمان اور اسلام	۶۰
	نماز اور اس کے متعلقات	
۸	فلسفۂ نماز	۷۴
۹	صلوٰۃ کی اہمیت	۷۹
۱۰	آداب صلوٰۃ	۸۹
۱۱	پاکی اور ناپاکی	۱۰۳
۱۲	قضائے حاجت	۱۰۶
۱۳	مسواک	۱۱۰
۱۴	وضوء کا طریقہ	۱۱۱
۱۵	نواقض وضوء	۱۱۶
۱۶	وضوء کے متفرق مسائل	۱۱۷
۱۷	غسل کرنے کا طریقہ	۱۱۹
۱۸	غسل کب کرنا چاہیئے	۱۲۰
۱۹	غسل کے متفرق مسائل	۱۲۰
۲۰	تیمم کرنے کا طریقہ	۱۲۳
۲۱	تیمم کے متفرق مسائل	۱۲۴
۲۲	عمامہ اور موزوں پر مسح کرنا	۱۲۵
۲۳	اوقات الصلوات	۱۲۶
۲۴	اوقات الصلوات کے متفرق مسائل	۱۲۸
۲۵	بچوں کو کب صلوٰۃ کا حکم دے	۱۳۰
۲۶	اذان اور اقامت	۱۳۰
۲۷	صف بندی	۱۳۸
۲۸	مسجد	۱۴۱
۲۹	امامت	۱۴۶
۳۰	لباس	۱۵۰
۳۱	تعداد رکعات	۱۵۱
۳۲	مسنون قرأت	۱۵۵
۳۳	وہ اوقات جن میں صلوٰۃ پڑھنا منع ہے	۱۶۰
۳۴	جماعت	۱۶۲
۳۵	سُترہ	۱۶۵
۳۶	آداب نماز ایک نظر میں	۱۶۶
۳۷	صلوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ	۱۷۰
۳۸	صلوٰۃ فرض کے بعد پڑھنے کی دعائیں۔	۱۹۲
۳۹	امام اور مقتدی کی صلوٰۃ میں فرق۔	۱۹۴
۴۰	مرد اور عورت کی صلوٰۃ میں فرق۔	۲۰۰
۴۱	صلوٰۃ میں بھول واقع ہونا	۲۰۱
۴۲	صلوٰۃ الجمعہ	۲۰۳
۴۳	صلوٰۃ الخوف	۲۰۷
۴۴	صلوٰۃ العیدین۔	۲۱۳
۴۵	سجدۂ تلاوت، تہجد، قیام اللیل، قیام رمضان، وتر	۲۱۹
۴۶	گرہن کی نماز	۲۲۹
۴۷	بارش طلب کرنے کی نماز	۲۳۰
۴۸	صلوٰۃ الضحیٰ (اشراق)	۲۳۳
۴۹	صلوٰۃ الوضوء، صلوٰۃ الاستخارہ۔	۲۳۴
۵۰	صلوٰۃ التوبہ	۲۳۵
۵۱	صلوٰۃ الہم والغم	۲۳۶
۵۲	صلوٰۃ التسبیح	۲۳۶
۵۳	صلوٰۃ المسافر	۲۳۸
۵۴	صلوٰۃ المریض، صلوٰۃ الجنازہ	۲۳۹

www.sirat-e-mustaqeem.net

نمبر	عنوان	صفحہ
	زکوٰۃ اور اس کے متعلقات	
۵۵	زکوٰۃ	۲۴۴
۵۶	زکوٰۃ الفطر (فطرہ)	۲۶۲
۵۷	اسلام کا معاشی نظام	۲۶۴
	صوم اور اس کے متعلقات	
۵۸	صوم (روزہ)	۲۶۷
۵۹	اعتکاف	۲۸۵
	حج اور اس کے متعلقات	
۶۰	فضائل حج وعمرہ	۲۹۶
۶۱	عمرہ	۲۹۷
۶۲	حج	۳۱۱
۶۳	کعبہ وغیرہ کے متفرق مسائل	۳۳۷
	قرآن مجید اور اس کے متعلقات	
۶۴	قرآن مجید اور اس کی تلاوت	۳۴۶
۶۵	قرآن مجید اور اس کی تفسیر	۳۴۹
	حدیث اور اس کے متعلقات	
۶۶	حدیث بیان کرنا اور حدیث کی اہمیت۔	۳۵۰
	دعاء اور اس کے متعلقات	
۶۷	دعاء کرنا	۳۵۱

نمبر	عنوان	صفحہ
۶۸	کن لوگوں کی دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے، قبولیت دعاء کے اوقات۔	۳۵۷
	اوقات وایام	
۶۹	صبح	۳۵۹
۷۰	شام	۳۶۴
۷۱	دن اور رات	۳۶۸
	مہینے	
۷۲	مہینے	۳۷۵
۷۳	رؤیت ہلال	۳۸۷
	ابر و باد	
۷۴	بارش، گرج چمک	۳۸۸
۷۵	ابر، آندھی	۳۹۰
	جسم اور اس کے متعلقات	
۷۶	جسم	۳۹۱
۷۷	دل، منہ	۳۹۲
۷۸	کان، دانت، ناک	۳۹۳
۷۹	بدن کے جوڑ، بغل	۳۹۴
۸۰	شرمگاہ، ران	۳۹۵
۸۱	زیر ناف بال	۳۹۵
۸۲	چہرہ، زبان	۳۹۶

نمبر	عنوان	صفحہ
۸۳	ناخن، ہاتھ	۳۹۷
۸۴	پیر	۳۹۸
۸۵	آنکھ، سر، بال	۳۹۹
۸۶	ڈاڑھی	۴۰۲
۸۷	مونچھ، تھوک	۴۰۳
۸۸	نفس	۴۰۴
	مختلف کام	
۸۹	لیٹنا، سونا، جاگنا	۴۰۵
۹۰	سننا	۴۱۲
۹۱	چھونا، چلنا	۴۱۲
۹۲	دیکھنا	۴۱۴
۹۳	بات کرنا	۴۱۵
۹۴	لینا، دینا	۴۱۹
۹۵	کھانا	۴۱۹
۹۶	پینا	۴۲۵
۹۷	بلانا	۴۲۸
۹۸	تعریف کرنا	۴۲۸
۹۹	بیٹھنا	۴۲۹
۱۰۰	لکھنا	۴۳۰
۱۰۱	ہنسنا، رونا	۴۳۱
۱۰۲	جماہی آنا	۴۳۲
۱۰۳	چھینکنا	۴۳۳
۱۰۴	لڑنا، جھگڑنا	۴۳۴
۱۰۵	پہننا، اتارنا، رہنا	۴۳۵

www.sirat-e-mustaqeem.net

نمبر	عنوان	صفحہ
۱۰۶	دودھ دوہنا، کوئی اور کام کرنا۔	۴۳۶
	نکاح اور اس کے متعلقات	
۱۰۷	نکاح	۴۳۷
۱۰۸	جماع	۴۴۴
۱۰۹	جنابت	۴۴۶
۱۱۰	اذیت ماہانہ اور نفاس	۴۴۷
۱۱۱	ولیمہ	۴۴۹
۱۱۲	مہر	۴۵۰
	طلاق اور اس کے متعلقات	
۱۱۳	طلاق	۴۵۲
۱۱۴	مطلقہ عورت	۴۵۴
۱۱۵	عدت	۴۵۶
۱۱۶	خلع اور بچہ کی پرورش	۴۵۸
۱۱۷	بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا	۴۵۹
۱۱۸	بیوی کو ماں کہنا	۴۶۰
۱۱۹	بیوی پر تہمت لگانا اور لعان۔	۴۶۱
	حرمین شریفین	
۱۲۰	مکہ معظمہ	۴۶۳
۱۲۱	مسجد حرام (کعبہ)	۴۶۴
۱۲۲	آب زمزم، شعائر اللہ	۴۶۶
۱۲۳	مدینہ منورہ	۴۶۷
۱۲۴	احد پہاڑ	۴۶۸
۱۲۵	مسجد قباء، مسجد نبویؐ	۴۶۹
	گھر اور گھر کا ساز و سامان	
۱۲۶	گھر	۴۷۰
۱۲۷	فرش، بچھونے، برتن	۴۷۳
	اسباب زینت	
۱۲۸	لباس	۴۷۵
۱۲۹	سونا، چاندی، زیورات	۴۸۰
۱۳۰	انگوٹھی، مُہر	۴۸۱
۱۳۱	جوتے	۴۸۱
۱۳۲	کنگھی، سرمہ	۴۸۲
۱۳۳	خوشبو	۴۸۳
	حقوق العباد	
۱۳۴	والدین	۴۸۵
۱۳۵	اولاد	۴۸۷
۱۳۶	عقیقہ	۴۸۹
۱۳۷	بچہ کی کفالت	۴۹۰
۱۳۸	اقرباء	۴۹۰
۱۳۹	شوہر	۴۹۱
۱۴۰	بیوی	۴۹۳
۱۴۱	سائل	۴۹۵
۱۴۲	مسکین	۴۹۶
۱۴۳	یتیم	۴۹۷
۱۴۴	شیر خوار بچہ اور رضاعت	۴۹۸
۱۴۵	پڑوسی	۵۰۰
۱۴۶	ہمنشین، دوست	۵۰۱
۱۴۷	کافر اور مشرک	۵۰۲
۱۴۸	منافق، اہل کتاب	۵۰۳
۱۴۹	قبطی، انسان	۵۰۴
	خبر اور اس کے متعلقات	
۱۵۰	خبر دینا، خبر قبول کرنا	۵۰۶
۱۵۱	اہل کتاب سے روایت کرنا	۵۰۶
	علم اور اس کے متعلقات	
۱۵۲	علم	۵۰۷
۱۵۳	عالم	۵۰۸
۱۵۴	جاہل، طالب علم	۵۰۹
	تبلیغ اور اس کے متعلقات	
۱۵۵	تبلیغ، وعظ و نصیحت	۵۱۰
۱۵۶	خطبہ یا تقریر	۵۱۲
	قربانی اور اس کے متعلقات	
۱۵۷	قربانی	۵۱۵
۱۵۸	ذبح کرنا	۵۱۷

www.sirat-e-mustaqeem.net

نمبر	عنوان	صفحہ
	دعوت اور اس کے متعلقات	
۱۵۹	دعوت	۵۱۹
۱۶۰	مہمان	۵۲۰
۱۶۱	میزبان	۵۲۱
	خواب اور اس کے متعلقات	
۱۶۲	خواب دیکھنا اور بیان کرنا	۵۲۳
۱۶۳	تعبیر دینا	۵۲۴
	سفر اور اس کے متعلقات	
۱۶۴	سفر	۵۲۵
۱۶۵	مسافر	۵۳۳
۱۶۶	سواری	۵۳۴
	ملاقات اور رخصت	
۱۶۷	سلام	۵۳۶
۱۶۸	مصافحہ	۵۴۰
۱۶۹	معانقہ اور بوسہ	۵۴۱
۱۷۰	کیفیت بوقت ملاقات	۵۴۲
۱۷۱	کسی کے گھر جاکر ملاقات کرنا۔	۵۴۲
۱۷۲	استقبال، قیام	۵۴۵
	مختلف اشیاء	
۱۷۳	گمشدہ اور گری پڑی چیز	۵۴۶

نمبر	عنوان	صفحہ
۱۷۴	کھال، گوشت، گھی	۵۴۷
۱۷۵	پھول، پھل	۵۴۸
۱۷۶	انگور	۵۴۸
۱۷۷	پانی، آگ	۵۴۹
۱۷۸	گھاس، تکیہ	۵۵۰
۱۷۹	نمک، تیل، درخت	۵۵۱
۱۸۰	دودھ	۵۵۲
۱۸۱	حلال اور حرام چیزیں	۵۵۲
۱۸۲	مال اور دولت	۵۵۶
	مختلف مقامات	
۱۸۳	مسجد، راستہ	۵۵۹
۱۸۴	تباہ شدہ بستیاں	۵۶۰
۱۸۵	بیت الخلاء، گھر، مجلس	۵۶۰
۱۸۶	بازار	۵۶۳
۱۸۷	حرمین شریفین، قبرستان وغیرہ	۵۶۴
	بعض ناجائز افعال	
۱۸۸	نسب اور وطن پر فخر کرنا	۵۶۵
۱۸۹	نشہ لانے والی چیزیں	۵۶۶
۱۹۰	فتور پیدا کرنے والی چیزیں اور غصہ	۵۶۸
۱۹۱	ظلم	۵۶۹
۱۹۲	فال نکالنا، بدشگونی، نحوست	۵۶۹

نمبر	عنوان	صفحہ
۱۹۳	نجوم، کہانت	۵۷۰
۱۹۴	جادو	۵۷۱
۱۹۵	خودکشی یا ارتداد	۵۷۲
۱۹۶	گناہ، تکبر	۵۷۳
	افعال محمودہ	
۱۹۷	ہدیہ، تحفہ	۵۷۴
۱۹۸	ہبہ	۵۷۶
۱۹۹	عاریت	۵۷۸
۲۰۰	قناعت	۵۷۸
۲۰۱	درگذر، توبہ	۵۷۹
۲۰۲	وقار	۵۸۰
۲۰۳	حیاء اور پردہ	۵۸۷
۲۰۴	احسان، شکر	۵۹۱
۲۰۵	فالِ نیک	۵۹۲
۲۰۶	عبادت	۵۹۲
۲۰۷	وقف	۵۹۳
۲۰۸	مشورہ	۵۹۴
۲۰۹	امر بالمعروف ونہی عن المنکر	۵۹۵
۲۱۰	نیک عمل	۵۹۷
۲۱۱	خوش اخلاقی	۵۹۷
۲۱۲	ذکر اور مجالس ذکر	۶۰۲
۲۱۳	صلوٰۃ وسلام (درود شریف)	۶۰۴
۲۱۴	صلوٰۃ (درود شریف) کے	

www.sirat-e-mustaqeem.net

نمبر	عنوان	صفحہ
	مختلف الفاظ	۶۰۶
نام رکھنا، پکارنا، کنیت		
۲۱۵	نام رکھنا	۶۰۸
۲۱۶	کنیت	۶۰۹
۲۱۷	پکارنا	۶۱۰
قسم کھانا اور قسم دلانا		
۲۱۸	قسم کھانا	۶۱۲
۲۱۹	قسم دلانا	۶۱۴
تقویٰ اور اس کے متعلقات		
۲۲۰	تقویٰ کی اہمیت	۶۱۵
۲۲۱	تقویٰ کیسے پیدا ہوتا ہے	۶۱۷
۲۲۲	تزکیۂ نفس	۶۱۷
۲۲۳	متقی کے اوصاف	۶۲۴
۲۲۴	تقوے کے نتائج اور برکات	۶۲۸
خادم، غلام اور ان کے متعلقات		
۲۲۵	خادم اور غلام کے حقوق۔	۶۳۰
۲۲۶	آقا کے حقوق	۶۳۴
۲۲۷	لونڈی اور غلام کو آزاد کرنا	۶۳۴
۲۲۸	مدبّر غلام	۶۳۷
۲۲۹	مکاتب غلام	۶۳۸
صدقات اور اس کے متعلقات		
۲۳۰	صدقہ دینا	۶۳۹
۲۳۱	سوال کرنا	۶۴۱
۲۳۲	خزانچی	۶۴۲
قرض اور اس کے متعلقات		
۲۳۳	قرض	۶۴۳
۲۳۴	قرض دار	۶۴۶
۲۳۵	قرض خواہ اور کاتب	۶۴۹
۲۳۶	گواہ اور رہن	۶۵۰
تفریحات		
۲۳۷	کھیل، دوڑ، گڑیاں	۶۵۱
۲۳۸	گانا بجانا	۶۵۳
جانور		
۲۳۹	مرغ، گھوڑا	۶۵۵
۲۴۰	بکری، اونٹ، گائے	۶۵۷
۲۴۱	کتّا	۶۵۸
۲۴۲	بلّی، سانپ	۶۵۹
۲۴۳	چھپکلی، سانڈا، گدھا	۶۶۰
۲۴۴	مینڈک، خرگوش، چیونٹی، شہد کی مکھی، الّو	۶۶۱
۲۴۵	بچھو، چیل، کوّا، درندے، کبوتر	۶۶۲
۲۴۶	مچھلی، ٹڈی، مکھی	۶۶۳
۲۴۷	چوہا، مویشی	۶۶۴
۲۴۸	سواری کے جانور	۶۶۵
۲۴۹	عام جانور	۶۶۶
اجرام فلکی		
۲۵۰	سورج	۶۶۸
۲۵۱	چاند	۶۶۹
۲۵۲	تارے	۶۷۰
خلافت اور اس کے متعلقات		
۲۵۳	خلافت علی منہاج النبوت	۶۷۱
۲۵۴	امیر کے حقوق	۶۷۲
۲۵۵	رعایا کے حقوق	۶۷۵
۲۵۶	سرکاری ملازم	۶۷۷
۲۵۷	سرکاری عہدہ	۶۷۸
۲۵۸	جزیہ، ذمی	۶۷۹
۲۵۹	بیعت	۶۸۰
۲۶۰	جماعت المسلمین	۶۸۳
۲۶۱	اسلامی معاشرہ	۶۸۴
۲۶۲	چراگاہ، رفاقت	۶۹۱
۲۶۳	زمین	۶۹۲

www.sirat-e-mustaqeem.net

نمبر	عنوان	صفحہ
	جہاد اور اس کے متعلقات	
۲۶۴	جہاد	۶۹۲
۲۶۵	اتباعِ شریعت، اتہامِ بدعت	۶۹۴
۲۶۶	تبلیغ	۶۹۴
۲۶۷	خدمتِ والدین، حج،	
	حق بات کہنا	۶۹۵
۲۶۸	جنگ اور	۶۹۵
	جنگ کی تیاری	۷۰۳
۲۶۹	جنگی ہتھیار اور	
	دوڑ میں جیتنے والے کو انعام	۷۰۴
۲۷۰	سپہ سالار	۷۰۵
۲۷۱	مجاہدین اور ان کے اہل و عیال	۷۰۶
۲۷۲	صلح	۷۰۷
۲۷۳	امان دینا، قاصد	۷۰۸
۲۷۴	جاسوس	۷۰۹
۲۷۵	مالِ غنیمت	۷۰۹
۲۷۶	فَے، جنگی قیدی	۷۱۱
	عدل و انصاف	
۲۷۷	مقدمات	۷۱۳
۲۷۸	قاضی	۷۱۴
۲۷۹	گواہی	۷۱۵
۲۸۰	قصاص،	
	دیت	۷۱۷

نمبر	عنوان	صفحہ
	حدود	
۲۸۱	زنا	۷۲۶
۲۸۲	زنا کی تہمت	۷۲۸
۲۸۳	خلافِ وضعِ فطری فعل	۷۲۸
۲۸۴	ارتداد، چوری، جرمانہ	۷۲۹
۲۸۵	ڈاکہ بغاوت، بدامنی،	
	قتل میں شرکت	۷۳۰
۲۸۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ	
	وسلم کو برا بھلا کہنا۔	۷۳۱
۲۸۷	نشہ کی چیز کھانا یا پینا	۷۳۱
۲۸۸	محدود (سزا یافتہ)	۷۳۲
۲۸۹	حدود کے متفرق مسائل	۷۳۳
۲۹۰	تعزیرات، قسامت،	
	زنا کا اعتراف کرنا۔	۷۳۵
	کاروبار اور اس کے متعلقات	
۲۹۱	تجارت	۷۳۷
۲۹۲	زراعت	۷۴۸
۲۹۳	اجرت	۷۵۰
۲۹۴	شفعہ	۷۵۱
۲۹۵	سود	۷۵۱
	ہجرت اور اس کے متعلقات	
۲۹۶	ہجرت	۷۵۳

نمبر	عنوان	صفحہ
۲۹۷	دار البجرت کے باشندے	۷۵۴
	متفرق عنوانات	
۲۹۸	بڑا چھوٹا	۷۵۵
۲۹۹	زانی، زانیہ، انتقام	
	شعر و شاعری	۷۵۶
۳۰۰	تقدیر	۷۵۷
۳۰۱	خوشی اور مسرت	۷۵۸
۳۰۲	مصیبت زدہ	۷۵۹
۳۰۳	غضب	۷۵۹
۳۰۴	معاہدہ	۷۶۰
۳۰۵	صحبت	۷۶۱
۳۰۶	نذر	۷۶۱
۳۰۷	سفارش	۷۶۳
۳۰۸	شکار	۷۶۳
۳۰۹	تصویر اور مورت	۷۶۵
۳۱۰	صلیب	۷۶۷
۳۱۱	محبت اور بغض	۷۶۷
۳۱۲	فتنے	۷۶۹
۳۱۳	نامحرم	۷۷۰
۳۱۴	تاوان	۷۷۱
۳۱۵	اسلام قبول کرنا	۷۷۲
۳۱۶	زمانہ	۷۷۳
۳۱۷	مخنث	۷۷۳
۳۱۸	دجّال	۷۷۴

www.sirat-e-mustaqeem.net

نمبر	عنوان	صفحہ
۳۱۹	قیافہ شناسی	۷۷۵
۳۲۰	مذاق	۷۷۵
۳۲۱	وسوسہ	۷۷۶
۳۲۲	مرد	۷۷۷
۳۲۳	عورت	۷۷۸
۳۲۴	نابالغ بچے	۷۸۰
۳۲۵	عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول	۷۸۱
۳۲۶	شیاطین اور جنات	۷۸۲
۳۲۷	قنوت نازلہ	۷۸۹
۳۲۸	خون	۷۹۲
۳۲۹	امام مہدیؑ	۷۹۲
۳۳۰	دنیا اور آخرت	۷۹۳
۳۳۱	صحت، عمر	۷۹۵
۳۳۲	رازداری	۷۹۵
۳۳۳	رنگ، مہندی	۷۹۵
۳۳۴	خط، سرگوشی	۷۹۷
۳۳۵	شمد، کلونجی، شبرم، سنا	۷۹۸
۳۳۶	عود ہندی، زیتون	۷۹۹

بیماری اور اس کے متعلقات

نمبر	عنوان	صفحہ
۳۳۷	وبا، بیماری	۸۰۰
۳۳۸	استحاضہ	۸۰۲
۳۳۹	مریض، عیادت	۸۰۴
۳۴۰	مزاج پرسی	۸۰۶
۳۴۱	بیماری سے بچنا	۸۰۷

علاج اور اس کے متعلقات

نمبر	عنوان	صفحہ
۳۴۲	دوا	۸۰۸
۳۴۳	داغ لگوانا	۸۱۰
۳۴۴	تبدیل آب وہوا، پچھنے لگانا	۸۱۰
۳۴۵	جھاڑنا، پھونکنا، منتر پڑھنا	۸۱۱
۳۴۶	تعویذ، گنڈے	۸۱۳
۳۴۷	صدقہ سے علاج	۸۱۳
۳۴۸	نظر بد اور اس کا علاج	۸۱۳
۳۴۹	آسیب کا علاج	۸۱۵
۳۵۰	جادو سے علاج	۸۱۵

موت اور اس کے متعلقات

نمبر	عنوان	صفحہ
۳۵۱	قریب المرگ	۸۱۶
۳۵۲	وصیت	۸۱۶
۳۵۳	موت	۸۱۸
۳۵۴	میت	۸۱۹
۳۵۵	غسل میت	۸۲۰
۳۵۶	کفن	۸۲۱
۳۵۷	جنازہ	۸۲۳
۳۵۸	نماز جنازہ	۸۲۵
۳۵۹	قبر	۸۳۰
۳۶۰	دفن کرنا	۸۳۱
۳۶۱	اہل میت	۸۳۳
۳۶۲	رنج، صدمہ، نقصان	۸۳۴
۳۶۳	تعزیت	۸۳۵
۳۶۴	قبرستان	۸۳۶
۳۶۵	مُردے	۸۳۷
۳۶۶	سوگ	۸۳۸
۳۶۷	میراث	۸۳۸
۳۶۸	نیابۃً صدقہ دینا	۸۴۳
۳۶۹	راحتِ قبر اور عذاب قبر	۸۴۴
۳۷۰	انتباہ	۸۴۵

www.sirat-e-mustaqeem.net

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایمان اور اسکے متعلقات

توحید

"توحید" کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، اس کی صفات اور اس کے حقوق میں یکتا مانا جائے، نہ اس کی ذات میں کسی کو شریک کیا جائے نہ اس کی صفات میں کسی کو شریک کیا جائے اور نہ اس کے حقوق میں کسی کو شریک کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے، یکتا ہے، اکیلا ہے اور نرالا ہے۔

توحید تمام اعمالِ صالحہ کی اصل ہے، اگر توحید نہیں تو تمام اعمال صالحہ بیکار ہیں۔ توحید نہیں تو ایمان نہیں، توحید اور شرک ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ توحید کے بغیر نجات نہیں اور شرک کی موجودگی میں نجات ناممکن ہے۔ شرک کسی حالت میں معاف نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ۝ (النسآء-۴۸)

بے شک اللہ شرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے علاوہ جس گناہ کو جس کے لئے چاہے گا بخش دے گا اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

ایمان لانے کے بعد جو شخص شرک کرے گا تو اس کا ایمان اُسے کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا۔ ایمان وہی مفید ہوگا جس کے ساتھ شرک کی آمیزش نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ (الانعام - ۸۲)

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے ملوث نہ کیا تو ایسے ہی لوگوں کے لئے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یاب ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق (آیت بالا میں) ظلم سے مُراد شرک ہے۔
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

آیت بالا سے ثابت ہوا کہ بعض لوگ ایمان لانے کے بعد بھی شرک کرتے ہیں اور اپنے ایمان

کے دعوے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُونَ ○ (یوسف - ۱۰۶)

بہت سے لوگ ایمان لانے کے باوجود بھی مشرک ہوتے ہیں۔

توحید کا معاملہ بہت نازک ہے۔ اس کی نزاکت سے عام طور پر لوگ واقف نہیں ہوتے لہذا غیر شعوری طور پر شرک کر بیٹھتے ہیں اور اپنے ایمان کو خراب کر لیتے ہیں۔ شرک عام طور پر عقیدت میں غلو کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اولیاء اللہ سے محبت اور ان کی فضیلت کا اعتراف بے شک بہت ضروری ہے لیکن اس کے تقاضے یہ نہیں ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات، وصفات اور حقوق میں شریک بنایا جائے۔ لوگ اس کو محبت سمجھتے ہیں لیکن یہ محبت نہیں، بلکہ اپنے لئے عداوت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اولیاء اللہ کا تو اس سے کچھ نہیں بگڑتا، وہ تو اپنے بلند مراتب پر فائز ہیں، البتہ محبت میں غلو کرنے والوں کی آخرت خراب ہو جاتی ہے، توحید میں خلل آجاتا ہے، سارے اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ اولیاء اللہ سے محبت اللہ تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہے لہذا جس ہستی کی وجہ سے محبت کی جاتی ہے اس کی جلالتِ شان، اس کی یکتائی اور اس کے حدود و فرامین کی پابندی کا لحاظ کرتے ہوئے ہی محبت کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ محبت تو اللہ تعالیٰ کے لئے کریں، لیکن اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مطلوب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے حدود مقرر کر دئے ہیں لہذا ان مقررہ حدود کا احترام ہی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا دھوکہ ہے۔ اس سے بچنا بڑا ضروری ہے۔

اب ہم توحید کے تقاضے اور شرک کی تمام قسمیں جن میں اکثر لوگ مبتلا ہو جاتے ہیں بیان کرتے ہیں۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ ان کو غور سے پڑھے اور شرک کی تمام اقسام سے بچنے کا اہتمام کرے بلکہ ان کے قریب بھی نہ جائے۔

شرک فی الذّات

اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے بالکل یکتا ہے۔ اس کی نہ کوئی اولاد ہے، نہ بیوی، نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ (قل ھو اللہ احد - ۳ و ۴)

اللہ تعالیٰ نہ کسی کا باپ ہے، نہ بیٹا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ سُبْحٰنَهٗ (النحل - ۵۷)

یہ لوگ اللہ کی بیٹیاں تجویز کرتے ہیں حالانکہ اللہ اس چیز سے بالکل پاک ہے۔

وَاَنَّهٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ (الجن - ۳)

بے شک ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے۔ اس کی نہ بیوی ہے نہ اولاد۔

اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک بنانا شرکِ جلی یعنی کھلا شرک ہے۔ لیکن حیرت کا مقام ہے کہ بہت سی قوموں نے اس شرک کا بھی ارتکاب کیا۔ اوتار اور حلول کے عقیدے بھی شرک فی الذات ہی کی قسمیں ہیں۔ اوتار ہو یا وہ شخص جس میں اللہ تعالیٰ کے حلول کا دعویٰ کیا جا رہا ہو بہرحال دونوں کسی کے بیٹے تھے اور بیٹا ہونا اللہ تعالیٰ کی بلند و بالا شان کے قطعاً خلاف ہے۔ لہٰذا اوتار اور حلول (یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی کے جسم میں اُتر آنے کا عقیدہ رکھنا) کھلا شرک ہے، یہ عقیدہ قطعاً غیر اسلامی اور توحید کے سراسر منافی ہے۔

شرک فی الصّفات

اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں بھی یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا شرک فی الصّفات کہلاتا ہے۔ صفات کی مختلف قسمیں ہیں۔ ان صفات کو ہم تفصیل کے ساتھ ذیل میں بیان کر رہے ہیں۔

ہر قسم کی تعریف اور عزّت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ (الفاتحہ ۱)

ہر قسم کی تعریف اللہ، رب العالمین کے لئے ہے۔

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا (فاطر - ۱۰)

عزّت تو سب اللہ کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ خالق ہے، باقی سب مخلوق۔ اللہ تعالیٰ باقی ہے، دوسرے سب فانی۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے، باقی سب مجبور۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، دوسرے سب ضرورت مند۔ غرض یہ کہ بے شمار ایسی خوبیاں ہیں جو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی میں نہیں پائی جاتیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریفوں اور ہر قسم کی عزّت کا مستحق ہے۔

تمام قوّتوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (البقرۃ - ۱۶۵)

بے شک اللہ ہی تمام قوّتوں کا مالک ہے۔

متشابہ آیتوں کا مطلب صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا۔ (آل عمران ۔ ۷)

متشابہ آیتوں کا مطلب کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور جو لوگ علم میں رسوخ رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔

قرآنِ مجید کی آیات دو قسموں پر مشتمل ہیں۔ (۱) محکم اور (۲) متشابہ۔ محکم وہ آیتیں ہیں جن کا تعلق احکام سے ہے، وہ سمجھ میں آسکتی ہیں۔ متشابہ وہ آیتیں ہیں جنکا تعلق احکام سے نہیں ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تشبیہہ دے کر ہمیں سمجھایا ہے لیکن ان کی حقیقت نہیں بتائی۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا ہاتھ، آنکھیں وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کا نزول، عرش پر متمکن ہونا وغیرہ۔ یا مثلاً حروف مقطعات جیسے الٓمٓ حٰمٓ وغیرہ۔ ان تمام چیزوں کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے کسی دوسرے کو نہیں۔ ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حقیقت کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتے ہیں۔

فضل و انعام سے نوازنا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ (آل عمران ۔ ۷۳)

بیشک فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے۔

موت و زیست صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۔ (آل عمران ۔ ۱۴۵)

کسی شخص کو اختیار نہیں کہ وہ بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مرجائے۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ (قٓ ۔ ۴۳)

ہم ہی زندہ کرتے ہیں، ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے۔

اَللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تم کو رزق دیا پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے

مِّن شَیْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ (الروم - ۴۰)

شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔ اللہ پاک اور بلند و بالا ہے اس شرک سے جو یہ کر رہے ہیں۔

کائنات کے تمام امور صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ اور اختیار میں ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ - (آل عمران - ۱۵۴)

بیشک تمام امور اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

بھلائی یا برائی پہنچانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ (النسآء - ۷۸)

اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کی طرف سے ہے (اے رسول) کہہ دیجیے کہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔

توفیق اور قوت دینا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ - (الکہف - ۳۹)

بغیر اللہ کی توفیق کے کسی میں کوئی طاقت نہیں (کہ کچھ کر سکے)۔

اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو ذرا سا بھی اختیار نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمَنْ یَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا - (المائدہ - ۱۷)

کون ہے جو اللہ کے مقابلے میں ذرا سا بھی اختیار رکھتا ہو۔

عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ○ (النمل - ٦٥)

(اے رسول) کہہ دیجیئے کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی ایسا نہیں جو غیب جانتا ہو سوائے اللہ تعالیٰ کے بلکہ انہیں تو یہ بھی علم نہیں کہ وہ کب اُٹھائے جائینگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ۔ (الانعام - ٥٠)

(اے رسول) کہہ دیجیئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ○ (المآئدۃ - ١٠٩)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا تمہیں کیا جواب ملا تھا (یعنی کس حد تک تمہاری اطاعت کی گئی تھی) رسول کہیں گے ہمیں کچھ نہیں معلوم، بے شک غیب کی باتوں کا جاننے والا تو صرف تو ہی ہے۔

مشکل کشا، مصیبت اور تکلیف دُور کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلِ اللّٰہُ یُنَجِّیْکُمْ مِّنْھَا وَمِنْ کُلِّ کَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِکُوْنَ ○ (الانعام - ٦٤)

(اے رسول) کہہ دیجیئے کہ اللہ ہی بحر و بر کی تاریکیوں سے نجات دیتا ہے بلکہ ہر تکلیف سے وہی نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ۔ (یونس - ١٠٧)

اگر اللہ تمہیں کسی تکلیف میں مبتلا کر دے تو اس تکلیف کو دُور کرنے والا کوئی نہیں سوائے اللہ کے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (النمل - ۶۲)

کون ہے جو پریشان حال کی فریاد رسی کرے جب وہ اس کو پکارے اور مصیبت کو دور کرے اور کون ہے جو تم کو زمین میں خلیفہ بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے مگر تم نصیحت کم ہی حاصل کرتے ہو۔

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ کسی کو مشکل کشا سمجھنا اس کو اللہ کے ساتھ دوسرا الٰہ سمجھنا ہے حالانکہ الٰہ کوئی نہیں سوائے اللہ کے لہٰذا مشکل کشا کوئی نہیں سوائے اللہ کے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (الانعام - ۱۷)

(اے رسول) اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں سوائے اللہ کے اور اگر وہ آپ کو بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بھلائی پہنچانے کے لئے "عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" ہر چیز پر قادر ہونا ضروری ہے اور ایسا کوئی نہیں سوائے اللہ کے لہٰذا صرف اللہ ہی بھلائی پہنچا سکتا ہے۔

نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۔ (یونس - ۴۹)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں اپنے نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (الجن - ۲۱)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تمہارے نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۔ (یونس - ۱۰۶)

اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکارو جو نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکے اور نہ نقصان۔

رازق، سماعت و بصارت کا مالک، کائنات کا چلانے والا صرف اللہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○

(یونس - ۳۱)

(اے رسول) ان سے پوچھئے، کون آسمان اور زمین سے تم کو رزق دیتا ہے؟ کون سماعت و بصارت کا مالک ہے اور کون مُردے سے زندہ کو نکالتا ہے؟ اور کون زندہ سے مُردے کو نکالتا ہے؟ اور کون اُمورِ کائنات کی تدبیر کرتا ہے؟ لوگ کہیں گے کہ یہ سب کام تو اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ (اے رسول) تو ان سے پوچھئے کہ پھر تم (اللہ تعالیٰ) سے ڈرتے کیوں نہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مثالوں سے پاک اور منزّہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (النحل - ۷۴)

اللہ تعالیٰ کے بارے میں مثالیں نہ بیان کیا کرو، بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

آیت بالا سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی قسم کی مثال بیان کرنا منع ہے اس لئے کہ ہمیں نہیں معلوم کون سی مثال اللہ تعالیٰ کی بلند و بالا شان کے مناسب ہے اور کون سی نامناسب، اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ مثلاً یہ نہ کہے کہ "جس طرح بادشاہ تک پہنچنے کے لئے متعدد لوگوں کے وسیلے کی ضرورت ہوتی ہے، براہِ راست پہنچنا مشکل ہوتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ تک بھی براہ راست نہیں پہنچ سکتے۔ اس کے لئے بزرگوں کے وسیلے کی ضرورت ہے"

صرف اللہ تعالیٰ ہی کائنات کا بادشاہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ (الاسراء - ۱۱۱)

اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

کوئی شخص اللہ اور اسکے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا (طٰہٰ - ۱۱۰)

انسان اپنے علم سے اللہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ (البقرہ - ۲۵۵)

انسان اللہ کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

آیاتِ بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور علم لامحدود ہیں۔ لامحدود شئ کو محدود عقل، محدود علم اور محدود قدرت رکھنے والے کیا سمجھ سکتے ہیں۔

ہر چیز پر صرف اللہ کی حکومت ہے، اللہ کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝

(مؤمنون - ۸۸، ۸۹)

(اے رسول) اِن سے پوچھیئے، بتاؤ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اور وہ پناہ دے سکتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ۔ یہ لوگ جواب دیں گے ایسی بادشاہت تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہے تو پھر اُن سے پوچھیئے کہ تم کیوں مسحور (دیوانے) بن جاتے ہو۔ (کہ دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانے لگتے ہو)

اللہ تعالیٰ اکیلا مختارِ کُل ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (القصص - ۶۸)

تمہارا رب پیدا کر سکتا ہے جو چاہے اور پسند و اختیار فرماتا ہے (جسے چاہے)، ان کو تو کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شرک سے جو یہ کر رہے ہیں پاک اور بلند ہے۔

دن اور رات میں تبدیلی صرف اللہ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ۗ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝

(اے رسول) ان سے پوچھیئے اگر اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے تم پر رات مسلط کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون الٰہ ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ، اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝

(القصص ۷۱ - ۷۲)

کیا تم سنتے نہیں؟ (اور اے رسول ان سے) پوچھیے اگر اللہ قیامت تک کے لئے تم پر دن مسلط کر دے تو اللہ کے علاوہ کون (مشکل کشا) ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے جس میں تم آرام کر سکو، کیا تم دیکھتے نہیں (کہ اللہ کے علاوہ کسی میں یہ قوت نہیں کہ یہ کام کر سکے اور جو شخص یہ کام نہیں کر سکتا وہ کیا مشکل کشائی کر سکتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو بقا نہیں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (القصص - ۸۸)

ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اللہ کے چہرہ کے، حکم اسی کا چلتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ (الرحمٰن ۲۶ - ۲۷)

ہر ہستی جو زمین پر ہے فنا ہونے والی ہے۔ صرف تمہارے رب کا ذوالجلال والاکرام چہرہ باقی رہنے والا ہے۔

شفاعت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۝ (الزمر - ۴۴)

(اے رسول) کہہ دیجیے کہ شفاعت تو سب اللہ کے اختیار میں ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ (سبا - ۲۳)

کون ہے جو اللہ کی اجازت کے بغیر اللہ سے سفارش کر سکے۔ اللہ کے ہاں شفاعت نفع نہیں دے گی مگر اس کے لئے جس کے لئے اللہ اجازت دے۔

آیاتِ بالا کا خلاصہ یہ ہوا کہ شفاعت کوئی نہیں کر سکتا جب تک اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت نہ دے اور جس کی شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت دے گا وہ وہی شخص ہوگا جس کو بخشنے کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہو۔

اللہ تعالیٰ کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝ (سبا۔۲۲)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ جن کو تم اللہ کے علاوہ مشکل کشا سمجھتے ہو، انہیں بلاؤ (تاکہ وہ تمہاری مشکل کو حل کریں لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ) وہ آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں اور نہ آسمانوں اور زمین میں ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

قبر والوں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں سنا سکتا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ (فاطر۔۲۲)

بے شک اللہ جس کو چاہے سنا سکتا ہے لیکن (اے رسول) آپ قبر والوں کو نہیں سنا سکتے۔

جب ہم اہلِ قبور کو سنا ہی نہیں سکتے تو ان سے دعا کی درخواست کرنا نادانی ہے اور اگر کوئی اُن ہی سے مُرادیں مانگے تو یہ کھلا شرک ہے۔ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ وہ جو چاہے اہلِ قبور کو سنا سکتا ہے تو یہ عقیدہ اس آیت کی رُو سے کفر ہے۔

حاضر و ناظر صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ (مؤمن۔۲۰)

بے شک اللہ ہی سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ، وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (حدید۔۴)

اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔

نوٹ:۔ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے ہر جگہ ہونا اس کی ایک صفت ہے جس کی کیفیت کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

معجزہ دکھانا صرف اللہ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ (مؤمن ۔ ۷۸)

کسی رسول کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کوئی معجزہ دکھا سکے مگر یہ کہ جب اللہ کا حکم ہو۔

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۔ (الانعام ۔ ۱۰۹)

کہہ دیجئے کہ معجزات تو سب اللہ کے پاس ہیں۔

بیٹا یا بیٹی دینا صرف اللہ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ (الشوریٰ ۔ ۴۹)

آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لئے ہے وہ جو چاہے پیدا کر سکتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بے مثل ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (الشوریٰ)

اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں۔

مندرجہ ذیل پانچ چیزوں کا علم کسی کو نہیں سوائے اللہ جلّ شانہٗ کے

① قیامت کب واقع ہوگی۔

② کل کیا ہوگا۔

③ موت کی جگہ یعنی موت کہاں واقع ہوگی؟

④ بارش کب ہوگی۔

⑤ رحم مادر میں لڑکا ہے یا لڑکی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ (ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا

(قیامت کا علم اُن) پانچ چیزوں میں سے ہے جنکو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، پھر آپ نے سورۂ لقمان کی آخری آیت تلاوت فرمائی (جسکا ترجمہ یہ ہے) (۱) قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے (۲) وہی پانی برساتا ہے،

تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۳) وہی جانتا ہے کہ رحمِ مادر میں کیا ہے (۴) کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرنے والا ہے۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین پر مرے گا۔ بے شک اللہ علیم وخبیر ہے (وہ سب کچھ جانتا ہے)۔

مندرجہ بالا پانچ باتوں میں سے دو باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق لوگ اکثر پیشین گوئی کرتے رہتے ہیں یعنی (۱) بارش کب ہونے والی ہے (۲) ماں کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔

ان کی یہ پیشین گوئی علم کی بنیاد پر نہیں ہوتی بلکہ وہ مخصوص حالات، مخصوص اوقات، مخصوص قرائن، اور علامات، مخصوص حساب وکتاب اور مخصوص سائنسی آلات کے ذریعہ اندازہ لگاتے ہیں جو کبھی صحیح نکلتا ہے اور کبھی غلط۔ اگر مندرجہ بالا کیفیات وذرائع نہ ہوں تو انہیں خود بخود کوئی علم نہیں ہو سکتا۔ علم ہونا اور چیز ہے اور ذرائع واسباب سے مخصوص حالات میں کچھ اندازہ لگا لینا اور چیز ہے۔ علم اور اندازے میں جو فرق ہے وہ صاف ظاہر ہے۔

تمام کام صرف اللہ تعالیٰ کی مشیّت سے ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (الدھر ۳۰)

تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ یعنی کسی کے چاہنے یا ارادہ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَعَلْتَنِيْ مَعَ اللّٰهِ عِدْلًا بَلْ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ (ابنِ ماجۃ والبیہقی عن ابن عباس وسندہٗ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱ صـ۳۸ وحسنہ الالبانی، الاحادیث الصحیحۃ المجلد الاوّل جزء ۲ صـ۵۴ وفی الباب عن قتیلۃ عند النسائی و سندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۸ صـ۱۸۹ والاحادیث الصحیحۃ للالبانی المجلد الاوّل جزء ۲ صـ۵۴)

ایک شخص نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں (وہی ہوتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہو۔ بس (وہی ہوتا ہے) جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ (الکہف ۲۳، ۲۴)

(اے رسول) کسی کام کے متعلق یہ ہرگز نہ کہیئے کہ میں یہ کام کل کرنے والا ہوں (بلکہ ساتھ میں یہ کہیئے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔

یعنی کسی شخص کے ارادہ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے لہٰذا اپنے ارادہ کے اظہار کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ کہنا چاہیئے۔

زمانہ کا تغیّر و تبدّل صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَنَا الدَّهْرُ بِیَدِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ

زمانہ میں ہوں، رات اور دن میرے ہاتھ میں ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ۔ (آلِ عمران۔ ۱۴۰)

اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں۔

شہنشاہ صرف اللہ تعالیٰ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:۔

اَخْنَعُ الْاَسْمَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰی بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الآداب)

اللہ کے نزدیک مغضوب ترین نام کا وہ شخص ہے جو اپنے کو شہنشاہ کہے یا کہلوائے۔

حقیقی عزت اور کبریائی صرف اللہ کے لئے ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَهُ الْكِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (الجاثیہ۔ ۳۷)

آسمانوں اور زمین میں اللہ کے لئے بڑائی ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْعِزُّ اِزَارُہٗ وَالْکِبْرِیَآءُ رِدَآءُہٗ فَمَنْ یُّنَازِعُنِیْ عَذَّبْتُہٗ۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الکبر)

عزت، اللہ کا ازار ہے اور کبریائی اس کی چادر ہے۔ (اللہ فرماتا ہے) جو شخص ان دونوں چیزوں کے معاملہ میں مجھ سے جھگڑے گا میں اسکو عذاب میں مبتلا کروں گا۔

بُرائی اللہ کی طرف سے آتی ہے، بدشگونی کوئی چیز نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ (رواہ احمد عن عبداللہ وصححہ الترمذی والعراقی والذہبی۔ فتح ربانی مع بلوغ امانی جزء ۱۷ صہ ۱۹۸)

بدشگونی لینا شرک ہے۔

مَنْ رَدَّتْہُ الطِّیَرَۃُ مِنْ حَاجَۃٍ فَقَدْ اَشْرَکَ (احمد عن ابن عمروؓ۔ سندہٗ حسن۔ بلوغ ۱۷/۱۹۸)

جس شخص کو بدشگونی (کسی) کام سے روک دے تو وہ شخص شرک کا مرتکب ہوگیا۔

حکومت دینا اور چھیننا، عزت اور ذلت دینا اور تمام بھلائیاں صرف اللہ کے قبضہ میں ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(آلِ عمران۔ ۲۶)

(اے رسول) کہیئے کہ اے اللہ، اے بادشاہت کے مالک، تو جس کو چاہے بادشاہت دے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے، تو جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت بالا سے ثابت ہوا کہ حکومت دینے یا چھیننے، عزت یا ذلت دینے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ یہ کام کسی اور کے دربار میں نہیں ہوتا، بھلائی صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور کیوں کہ وہی ہر چیز پر قادر ہے لہٰذا وہی بھلائی پہنچا سکتا ہے، کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہ بھلائی ہے اور نہ وہ قادر ہیں کہ جو چاہیں کر گزریں۔

فیصلہ کرنا (یعنی حکم صادر فرمانا) صرف اللہ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

(المؤمن ۔ ۲۰)

اللہ سچائی کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے یعنی حکم صادر فرماتا ہے اور جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (یعنی وہ کوئی حکم صادر نہیں کر سکتے) بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ کائنات میں صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام چلتے ہیں، کسی دوسرے کے احکام نہیں چلتے۔

ہادی یعنی ہدایت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۔

(الزمر ۳۶-۳۷)

جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جس کو اللہ ہدایت دے، اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (القصص ۵۶)

(اے رسول) بیشک آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت یاب ہیں۔

انبیاء علیہم السلام بھی ہادی ہوتے ہیں لیکن صرف ان معنوں میں کہ وہ ہدایت کا راستہ بتاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت لوگوں تک پہنچاتے ہیں لیکن دل میں ایمان پیدا کر کے ہدایت کے راستہ پر لے آنا اور اس پر چلا کر منزلِ مقصود تک پہنچانا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

صرف اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔

(المؤمن ۶۵)

اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں (اور جو اِلٰہ نہیں وہ ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا)

کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (الشوریٰ - ۹)

کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں حالانکہ کارساز تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (الشوریٰ - ۳۱)

اللہ کے علاوہ نہ کوئی تمہارا کارساز ہے اور نہ کوئی تمہارا مددگار ہے۔

زمین و آسمان کو تھامنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۚ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

(الفاطر - ۴۱)

بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں وہ (اپنی جگہ سے) ٹل نہ جائیں۔ اگر وہ (اپنی جگہ سے) ٹل جائیں تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جو ان کو تھام سکے، بے شک اللہ بردبار اور بخشنے والا ہے۔

پرندوں کو فضائے آسمانی میں تھامنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (النحل - ۷۹)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ پرندے فضائے آسمانی میں اُڑتے رہتے ہیں۔ انہیں کوئی تھامنے والا نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، بے شک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔

شرک فی الحقوق

بعض اُمور ایسے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ ایسے اُمور کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے اِن اُمور میں کسی دوسرے کو شریک کرنا شرک فی الحقوق کہلاتا ہے۔

اطاعت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا۔ (الحج۔۳۴)

تمہارا اِلٰہ صرف ایک ہے لہٰذا بس اسی کی اطاعت کیا کرو۔

آیتِ بالا کا خلاصہ یہ ہوا کہ کسی دوسرے کی اطاعت کرنا اس کو اِلٰہ بنانا ہے۔

مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ (الفاتحہ۔۴)

(بندوں کو چاہیئے کہ اس طرح کہا کریں، اے اللہ) ہم صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ (شوریٰ)

اللہ کے علاوہ نہ تمہارا کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار۔

آیاتِ بالا کا خلاصہ یہ ہوا کہ مدد سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں مانگنی چاہیئے۔ صرف اللہ تعالےٰ مُستعان ہے اس کے علاوہ کوئی مُستعان نہیں۔

ہدایت صرف وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى (البقرہ ۲۰)

کہہ دیجیئے بیشک اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی درحقیقت ہدایت ہے۔

آیتِ بالا کا خلاصہ یہ ہوا کہ لوگوں کی رائے، قیاس و اجتہاد ہدایت نہیں ہو سکتے، ہدایت صرف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔

اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہدایت کے علاوہ کسی دوسری چیز کی پیروی نہ کی جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (الاعراف، ۳)

جو ہدایت تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے بس اسی کی پیروی کرو، اور اس کے علاوہ ولیوں کی پیروی نہ کرو (لیکن) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔

آیت بالا کا خلاصہ یہ ہوا کہ سوائے قرآن و حدیث کے جو منزل من اللہ ہیں، کسی اور چیز کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ نہ کسی کی رائے کی اور نہ کسی کے فتوے کی۔

دین کے معاملہ میں صرف اللہ کی بات مانی جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (النساء ۱۴۶)

جن لوگوں نے توبہ کی، (اپنی) اصلاح کرلی، اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور دین کو اللہ کے لئے خالص کر دیا تو ایسے ہی لوگ مؤمنین کے ساتھ ہوں گے۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (الزمر۔ ۳)

خبردار، اللہ کا (دین تو) دینِ خالص ہے۔

آیاتِ بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے دین میں کسی دوسرے کی رائے کی آمیزش نہ کی جائے، اُسے بالکل خالص رکھا جائے۔

اللہ کے دین کے علاوہ کسی دوسرے دستور، آئین و قوانین کی پیروی نہ کی جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ (آل عمران ۸۳)
وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝
(آل عمران ۸۵)

کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کے متلاشی ہیں۔ جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہو تو وہ دین اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا

دین میں کمی بیشی کا اختیار صرف اللہ کو ہے، دین سازی یا شریعت سازی صرف اللہ کا حق ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ (الشوریٰ۔۱۳) اللہ نے تمہارے لئے دینی شریعت بنائی ہے۔

آیتِ بالا سے ثابت ہوا کہ شریعت ساز یا دین ساز اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ۔ (الشوریٰ۔۲۱) کیا انہوں نے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں جنہوں نے ان کے لئے دینی شریعت بنائی ہے (یعنی جو شریعت سازی کرتے رہتے ہیں) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اِس کی اجازت نہیں دی۔

آیتِ بالا سے ثابت ہوا کہ شریعت سازی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، اگر کوئی اور شریعت سازی کرے تو وہ شرک کا مرتکب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (الحجرات۔۱) اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو، اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول نے نہ بتائی ہو اسے اختراع کر کے دین میں شامل کرنا اللہ اور رسول سے آگے بڑھنا ہے۔ کسی نئی بات کو اچھا سمجھ کر دین میں شامل کر لینا یعنی اس کے کرنے کو ثواب سمجھنا دین میں اضافہ ہے اور اسی کو بدعت کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔ (المآئدۃ۔۳) آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (الزمر۔۳) خبردار، اللہ کا (دین تو) دین خالص ہے۔

جو دین خالص بھی ہو اور کامل بھی، اس میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اضافہ کو جائز سمجھنا

اس بات کا متقاضی ہے کہ دین ناقص ہے اور یہ عقیدہ آیتِ بالا کی رو سے کُفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نعمت پوری کر دی لہٰذا اب کسی نیک کام کا اضافہ کرنا اس آیت کی تردید کرنا ہے اور یہ بھی کُفر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (صحیح بخاری کتاب الصلح و صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ)

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالی جو اس میں نہیں تھی تو اس کی وہ بات رد کر دی جائیگی۔

دین میں جو چیز نکالی جاتی ہے وہ اچھی سمجھ کر ہی نکالی جاتی ہے لہٰذا اچھی بات نکالنا ہی درحقیقت دین میں اضافہ کرنا ہے یعنی بدعت حسنہ ہی درحقیقت بدعت ہے۔ رہی بُری بات، تو وہ ہر حال میں بُری ہے خواہ نئی ہو یا پُرانی۔ بُری بات کے لئے نئی یا پُرانی کی صفت لغو ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰهِ وَخَیْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ)

بے شک بہترین بات اللہ کی بات ہے اور بہترین طریقہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ ہے اور بدترین کام نئے کام ہیں اور ہر بدعت یعنی ہر نیا کام گمراہی ہے۔

حدیثِ بالا سے ثابت ہوا کہ نئے کام بدترین کام ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (رواہ ابوداؤد فی کتاب السنۃ وروی الترمذی نحوہٗ فی کتاب العلم وصححہ)

نئے کاموں سے بچو کیوں کہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَا مِنْ نَّبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّةٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ یَّقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِیَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ

مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ نے کسی امت میں مبعوث فرمایا تو اس کی امت میں اس کے حواری اور اصحاب ایسے ہوتے تھے کہ اس کی سنت پر عمل کرتے تھے اور اس کے احکام پر چلتے تھے پھر بعد میں ایسے ناخلف لوگ پیدا ہو جاتے تھے جو کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے اور جو کام کرتے تھے ان کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پس ایسے لوگوں سے جو شخص ہاتھ سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے، جو شخص

مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃَ خَرْدَلٍ۔
(صحیح مسلم کتاب الایمان باب کون النہی عن المنکر من الایمان)

زبان سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو شخص دل سے جہاد کرے (یعنی دل میں برا سمجھے) وہ بھی مؤمن ہے اور اس کے بعد تو رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان باقی نہیں رہتا۔

خط کشیدہ عبارت سے ظاہر ہوا کہ وہ لوگ ایسے کام کرتے تھے جن کے کرنے کا ان کے نبی نے حکم نہیں دیا تھا اور نہ جن کا شریعت الٰہیہ میں کوئی وجود تھا یعنی ان کا عمل بدعات پر تھا سنت پر نہیں تھا۔ حدیثِ بالا سے یہ ثابت ہوا کہ جو شخص بدعتی ہو اس سے جہاد کرنا ضروری ہے۔ حدیث بالا سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص بدعت کو دل میں برا نہیں سمجھتا اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان باقی نہیں رہتا یعنی وہ بے ایمان ہو جاتا ہے اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ جو شخص بدعت کرتا ہے اور اسے اچھا سمجھتا ہے اس کی بے ایمانی اور بھی زیادہ شدید ہوگی۔ توحید کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ جلّ جلالہٗ کے دین میں اللہ جل جلالہٗ ہی کی بات کو تسلیم کرے، دوسرے کی بات ہرگز نہ مانے۔

تمام اعمالِ صالحہ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے لئے کئے جائیں

لوگوں کو دکھانے کے لئے نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ (البقرہ۔۱۳۹)

(اے ایمان والو کہہ دو کہ) ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم (تمام اعمال) خالص اللہ کے لئے کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْیَسِیْرُ مِنَ الرِّیَآءِ شِرْكٌ (حاکم ۱/۱۰ وسندہ صحیح)

تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے۔

سب سے زیادہ محبت کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ

بعض لوگ اللہ کے علاوہ دوسروں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں (یعنی) ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۔ (البقرۃ ۱۶۵)

محبت اللہ سے کی جاتی ہے لیکن جو مومن ہیں وہ سب سے زیادہ محبت اللہ ہی سے کرتے ہیں۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیئے۔ دوسروں سے اللہ تعالیٰ کے برابر محبت کرنا شرک فی المحبت ہے۔ دوسروں سے محبت اللہ تعالیٰ کے لئے کی جائے گی۔ ان سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہوگا۔ یہ محبت اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکم کی تعمیل میں کی جائے گی۔

صرف اللہ تعالیٰ ہی رب ہے، مستقل اطاعت کسی کی نہیں سوائے اللہ کے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ (اٰل عمران ۶۴)

(اے رسول) کہہ دیجئے " اے اہلِ کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہم اور تم دونوں تسلیم کرتے ہیں، وہ یہ کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں، نہ اس کے ساتھ کسی قسم کا ذرا سا بھی شرک کریں اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب بنائیں "

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (التوبۃ ۔ ۳۱)

یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء اور اپنے پیروں و درویشوں کو اللہ کے علاوہ اپنا رب بنا رکھا ہے اور مسیح ابنِ مریم کو بھی حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ صرف ایک اِلٰہ کی عبادت کریں، اس کے علاوہ دوسرا کوئی اِلٰہ نہیں، اللہ پاک ہے اُن کے اس شرک سے جو وہ کر رہے ہیں۔

پہلی آیت سے ثابت ہوا کہ یہود و نصاریٰ اس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ رب کسی کو نہیں بنانا چاہیئے دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ وہ اس عقیدہ کے باوجود عملاً علماء اور مشائخ کو رب مانتے تھے یعنی ان کی عبادت کرتے تھے حالانکہ انہیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا۔ ان کا یہ فعل شرک تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آخر میں فرمایا کہ اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

مذکورہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ کسی دوسرے شخص کی اطاعت اس طرح کرنا کہ جو کچھ وہ کہے بے چون و چرا تسلیم کرلے، حلال و حرام کا فیصلہ اس کی رائے اور فتوی سے کرے تو یہ اس شخص کی عبادت ہے۔

نوٹ:۔ دوسرے کی بات کو بغیر دلیل تسلیم کرنے اور بے چون وچرا اس کی پیروی کرنے کو تقلید شخصی یا محض تقلید کہتے ہیں۔ مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ تقلید شخصی شرک ہے۔

حلال وحرام کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ ۔ (مائدہ۔ ۸۷)

پاکیزہ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کردی ہیں انہیں حرام نہ کرو۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ (النحل۔ ۱۱۶)

اپنی زبانوں سے یوں ہی نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، اس طرح تو یہ تمہارا اللہ جل شانہٗ پر بہتان ہوگا۔

آیاتِ بالا سے ثابت ہوا کہ حلال وحرام کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اگر کوئی شخص اپنی رائے سے فتویٰ دے کہ فلاں چیز حلال ہے اور فلاں چیز حرام ہے تو اس کے معنی عام لوگ یہی سمجھیں گے کہ وہ چیز اللہ کے نزدیک حلال یا حرام ہے حالانکہ اللہ نے اس چیز کو حلال یا حرام نہیں کیا۔ ایسی صورت میں حلت یا حرمت کا جو فیصلہ کیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر بہتان ہوگا۔

حقیقی اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، دوسرے کی اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کے حکم یا اجازت سے ہوسکتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (یوسف۔ ۴۰)

کسی کا حکم (واجب التعمیل) نہیں سوائے اللہ کے اس نے حکم دیا ہے کہ صرف اس کی عبادت کی جائے۔

وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا (الکہف ۲۶)

اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النسآء۔ ۶۴)

کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

آیاتِ بالا سے ثابت ہوا کہ اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے جب تک وہ اجازت یا حکم نہ دے اس وقت تک انسان اپنی طرف سے کسی کی اطاعت کو اپنے اوپر واجب نہیں کرسکتے حتیٰ کہ رسول کی اطاعت بھی

اللہ کے حکم سے کی جاتی ہے۔ انسانوں نے خود رسول کی اطاعت کو اپنے اوپر واجب نہیں کیا اور نہ کر سکتے ہیں۔ اسی اصول پر کسی شخص کو امام بنا کر اسکی اطاعت و اجتہاد کو اپنے اوپر واجب قرار دے لینا شرک ہے۔ حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ حکم صرف اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کا حکم ماننا شرک ہے۔

نوٹ:۔ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہے لہٰذا شرک نہیں، معروف کاموں میں امیر، والدین وغیرہ کی اطاعت بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہے لہٰذا یہ بھی شرک نہیں۔ کیوں کہ اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ (صحیح بخاری کتاب الاحکام) — اطاعت صرف معروف کاموں میں جائز ہے۔

اِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔ (صحیح بخاری کتاب الاحکام) — جب گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سننا چاہیئے اور نہ اطاعت کرنی چاہیئے۔

لَا طَاعَةَ فِی مَعْصِیَةِ اللّٰہِ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ) — اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہ کی جائے۔

مندرجہ بالا احکام کی رو سے، گناہ کے کاموں میں خلیفہ، امیر، استاد، والدین، شوہر، بزرگ وغیرہ میں سے کسی کی بھی اطاعت جائز نہیں بلکہ ایسی حالت میں ان کی نافرمانی کرنا فرض ہے۔ مثلاً فرض چھوڑنا یا سنت ترک کرنا گناہ ہے۔ اگر خلیفہ، امیر، والدین، شوہر وغیرہ فرض یا سنت چھوڑنے کا حکم دیں تو ان کا حکم نہ مانا جائے۔ اسی طرح اگر یہ لوگ کسی برائی کا حکم دیں تو بھی ان کا حکم نہ مانے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں سب کی اطاعت حرام ہے بلکہ ایسی صورت میں ان لوگوں کی اطاعت کو فرض یا جائز قرار دینے والا کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت لامحدود اور غیر مشروط ہے، دوسروں کی اطاعت محدود اور مشروط ہے۔

نذر و نیاز کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ۔ (البقرۃ۔۱۷۳) — بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار کو، خون کو، خنزیر کے گوشت کو اور غیر اللہ کی نذر نیاز کو حرام کر دیا ہے۔

صلوٰۃ، قربانی، زندگی اور موت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

(الانعام ۱۶۲-۱۶۳)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ بے شک میری صلوٰۃ، میری قربانی، میری زندگی، اور میری موت اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ مجھے اسی کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلا مُسلِم ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی)

اللہ نے لعنت کی اس شخص پر جو اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے ذبح کرے۔

پُکار کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ

(الاعراف، ۲۹)

دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے مانتے ہوئے (صرف) اُسی کو پکارو۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ (یونس - ۱۰۶)

اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکارنا کہ جو نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکے اور نہ تمہیں نقصان پہنچا سکے۔

لَہٗ دَعْوَۃُ الْحَقِّ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَہُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاہُ وَمَا ہُوَ بِبَالِغِہٖ وَمَا دُعَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝

(الرّعد-۱۴)

اللہ ہی کا پُکارنا حق ہے اور جن کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ پُکارتے ہیں وہ ان کی پُکار کا کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تاکہ پانی اس کے مُنہ تک پہنچ جائے، حالانکہ پانی کبھی اس کے مُنہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ کافروں کی پُکار بیکار ہے

جس طرح ہاتھ پھیلانے والے کی طرف پانی نہیں پہنچ سکتا اِسی طرح سے وہ تمام ہستیاں جنکو اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارا جا رہا ہے پکارنے والے کی مدد کو نہیں پہنچ سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کو پُکارنا سود مند ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو پکارنا بے کار ہے، مزید برآں شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ (سبا-۲۲)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ جن کو تم اللہ کے علاوہ فریادرس سمجھتے ہو ان کو پکارو، وہ آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں اور نہ ان میں ان کی شرکت ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ فریادرسی کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ فریاد صرف اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ (الفاطر-۱۴)

اگر تم ان کو پکارو تو یہ تمہاری پکار کو سن نہیں سکتے اور اگر سن بھی لیں تو جواب نہیں دے سکتے یعنی تمہاری فریادرسی نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (الاحقاف-۵)

اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے، بلکہ یہ لوگ (جن کو اللہ کے علاوہ پکارا جاتا ہے) ان پکارنے والوں کی پکار سے غافل ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکار کو کوئی نہیں سنتا۔ انہیں خبر ہی نہیں ہوتی کہ انہیں کوئی پکار رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ (فاطر-۴۰)

(اے رسول ان سے) کہیئے "جن شریکوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو، بتاؤ انہوں نے زمین کی کون سی چیز پیدا کی یا (یہ بتاؤ کہ) آسمانوں کی تخلیق میں ان کی کوئی شرکت ہے ؟"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ پکار کا وہی مستحق ہے جس نے کچھ پیدا کیا ہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی نے کچھ پیدا نہیں کیا لہٰذا ان کو مدد کے لئے پکارنا قطعاً ناجائز بلکہ شرک ہے

www.sirat-e-mustaqeem.net

بندوں کے حقیقی خوف کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝ (النحل - ۵۱)

بے شک الٰہ صرف ایک ہے (الوہ میں ہوں) لہٰذا صرف مجھ سے ڈرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ڈرنا حقیقت میں اسی سے چاہیئے جو الٰہ ہو اور کیوں کہ اِلٰہ صرف اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا صرف اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرنا چاہیئے۔

تمام لوگ صرف اللہ اکیلے کے فقیر و محتاج ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ (فاطر ۱۵)

اے لوگو! تم سب اللہ کے فقیر و محتاج ہو اور اللہ ہی غنی اور تعریف والا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کا فقیر بننا یا کہنا شرک ہے۔

عبادت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ (الذاریات - ۵۶)

میں نے جن و انس کو (کسی اور مقصد کے لئے) پیدا نہیں کیا سوائے اِسکے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں لہٰذا سب کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے بندو! اس طرح کہا کرو):۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ (الفاتحہ - ۴)

ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ (البقرہ - ۲۱)

اے لوگو، اپنے رب کی عبادت کرو، جس نے تم کو پیدا کیا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عبادت کا مستحق صرف وہ ہے جو خالق ہو، جو خالق نہیں وہ عبادت کا مستحق بھی نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ (بنی اسرآئیل ۔ ۲۳)

تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ عبادت کسی کی نہ کرو سوائے اس کے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاهُ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور ہم عبادت نہیں کرتے مگر اُس کی۔

عبادت کا مفہوم بڑا وسیع ہے، عبادت درحقیقت اطاعتِ الٰہی کا نام ہے۔ اطاعت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ عبادت میں پکارنا بھی شامل ہے، مدد مانگنا بھی شامل ہے، نذر و نیاز بھی شامل ہے، نماز اور قربانی بھی شامل ہے۔ نماز کے تمام ارکان عبادت ہیں۔ ان میں سے کوئی رکن بھی اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں۔

بے حس اور بے ادب کھڑا ہونا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی، صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ سلام کے بعد آپؐ نے فرمایا:

اِنْ كِدْتُمْ اٰنِفًا لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ یَقُوْمُوْنَ عَلٰی مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا۔ (صحیح مسلم باب ائتمام الماموم بالامام)

اس وقت تم ایسا فعل کرنے لگے تھے جو اہلِ فارس اور اہلِ روم کرتے ہیں وہ لوگ اپنے بادشاہوں کے سامنے (تعظیماً) کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں، تم ایسا نہ کیا کرو۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ۝ (البقرہ ۔ ۲۳۸)

اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اُسْكُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ (صحیح مسلم)

نماز میں ساکن رہو۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (رواہ الترمذی فی ابواب الاستیذان و حسنہٗ ورواہ ابوداؤد فی کتاب الادب وسکت عنہ المنذری و رواہ احمد نحوہٗ، بلوغ الامانی جزء ۱۷ صفحہ ۲۵۳، صححہ الالبانی۔ الاحادیث الصحیحۃ المجلد الاوّل جزء ۴)

جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے سامنے مثل تصویر کے (باادب) کھڑے رہیں اس کو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے۔

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں :۔

لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ كَرَاهِيَتَهٗ لِذٰلِكَ (رواہ الترمذی فی کتاب الاستیذان والآداب وصححہ ووالا لبانی۔ الاحادیث الصحیحہ المجلد الاول جزء ۴ صفحہ ۸۶)

صحابہ کرام کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں تھا لیکن اس کے باوجود جب وہ آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے، اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ آپ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔

الغرض کسی کے لئے تعظیماً کھڑا نہ ہو اور نہ کھڑا رہے البتہ ملاقات اور استقبال کے لئے کھڑا ہونا سنت ہے اس کا شمار قیام تعظیمی میں نہیں ہوتا۔

رکوع صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ (الحج ۔ ۷۷)

اے ایمان والو! رکوع کرو، سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رکوع کرنا (یعنی جھکنا) افعالِ عبادت میں سے ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے سامنے جھکنا نہیں چاہیئے۔

سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدۃ ۳۷)

نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو سجدہ کرو بلکہ سجدہ اللہ (تعالیٰ) کو کرو، جس نے ان کو پیدا کیا اگر تم صرف اللہ کی عبادت کرتے ہو (تو تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیئے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سجدہ اس ذات کے لئے مخصوص ہے جس کی عبادت کی جائے اور یہ کہ سجدہ اس ہستی کے لئے مخصوص ہے جو خالق ہے۔ جو خالق نہیں اُس کو سجدہ کرنا حرام ہے بلکہ شرک ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا یَصْلُحُ لِبَشَرٍ اَنْ یَّسْجُدَ لِبَشَرٍ

(رواہ احمد عن معاذ بن جبل، قال المنذری اسنادہ جید ورواتہ ثقات مشہورون، بلوغ الامانی جزء ۱۶ ص ۲۲۷)

کسی آدمی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی دوسرے آدمی کو سجدہ کرے۔

نوٹ: قرآن مجید سے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ تعظیمی کرنے کا ثبوت ملتا ہے لیکن مذہب بالا دلائل کی رو سے سجدہ تعظیمی کی اجازت اب منسوخ ہو چکی ہے۔

سفرِ زیارت صرف تین مخصوص مساجد کیلئے جائز ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَۃِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

سفر نہ کیا جائے مگر تین مساجد کی زیارت کے لئے، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مقام کی زیارت کے لئے سفر کرنا حرام ہے۔

حج کے تمام ارکان صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ (آل عمران ۹۷)

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ (البقرہ - ۱۹۶)

لوگوں پر اللہ کے لئے کعبہ کا حج لازمی ہے۔

حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کے علاوہ کسی دوسرے کے گھر یا خانقاہ، یا آستانہ پر اس طرح حاضری دینا جس طرح حج اور عمرہ میں دی جاتی ہے شرک ہے۔ اللہ کے گھر پر حاضری اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۝ ذٰلِكَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ، وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ

لوگوں کو چاہیئے کہ اس قدیم گھر کا طواف کریں۔ یہ (اللہ کا حکم ہے) اور جو شخص ان چیزوں کا جس کو اللہ تعالیٰ نے ادب کی چیزیں بنایا ہے ادب کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک اس کے حق میں

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝

(الحج ۲۹ تا ۳۲)

بہتر ہے اور (اے لوگو!) تمہارے لئے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں سوائے ان کے جن کی حرمت کا حکم پہلے دیا جا چکا ہے۔ بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹ بولنے سے بھی بچو، صرف ایک اللہ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا ہوا کسی دور دراز جگہ اڑا کر پھینک دے۔ یہ (اللہ کا حکم ہے) اور جو شخص ان چیزوں کا ادب کرے جو اللہ سے منسوب ہیں تو یہ دلوں کا تقویٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے شعائر کے مخصوص آداب ہیں جو شخص ان مخصوص آداب کو غیر اللہ کے آستانوں کے لئے بجا لاتا ہے وہ گویا شرک کا مرتکب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قدیم گھر کا طواف، اس کی دیواروں سے چمٹنا، اس کے ایک پتھر کو بوسہ دینا اور ایک پتھر کو ہاتھ لگانا، اس گھر کے پہاڑوں کے درمیان سعی، اس گھر کے قرب وجوار کی وادیوں اور میدانوں میں قیام، قربانی اور رمی (کنکریاں پھینکنا) یہ سب اللہ تعالیٰ کی عبادت ہیں، کسی دوسرے کے آستانہ پر اس قسم کے امور انجام دینا شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(المائدۃ)

اے ایمان والو! بے شک شراب، جوا، آستانے اور پاسے ناپاک شیطانی کام ہیں، ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر اللہ کے آستانوں کی ایسی تعظیم و توقیر کرنا جو اللہ تعالیٰ کے شعائر کے لئے مخصوص ہے شیطانی کام ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ. يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا (صحیح بخاری باب الصلوٰۃ فی البیعۃ وصحیح مسلم کتاب المساجد)

اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ (صحیح مسلم)

"اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد بنالیا" (گویا) آپ اس کام سے ڈرا رہے تھے جو یہود و نصاریٰ نے کیا تھا، پھر آپ نے فرمایا "میں تمہیں اس کام سے منع کرتا ہوں"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی :-

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا (مسند احمد عن ابی ہریرہؓ وسندہٗ جید، فتح ربانی جزء ۸ صـ۱۵۳ وسندہٗ صحیح تحذیر الساجد للالبانی صـ۲۵)

اے اللہ! میری قبر کو بُت نہ بنانا۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قبروں کو مسجد نہ بنائے، وہاں نماز نہ ادا کرے، قبروں کی پرستش نہ کرے۔ قبروں کی پرستش بالکل ایسی ہی ہے جیسی بُت پرستی۔

نماز صرف مسجدِ حرام کی طرف منہ کرکے ادا کی جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرہ ۱۴۴)

(نماز میں) اپنا منہ مسجدِ حرام کی طرف کرلو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا تُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ (صحیح مسلم کتاب الجنائز)

قبروں کی طرف منہ کرکے نماز نہ پڑھو۔

کسی کی قبر پر عید کی طرح اجتماع نہ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ (رواہ ابوداؤد وصححہ العلامۃ الساعاتی۔ بلوغ الامانی جزء ۳ صـ۲۴)

وَقَالَ السَّاعَاتِيْ وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَوَاهِدُ صَادِقَةٌ مِنْ اَوْجُهٍ مُخْتَلِفَةٍ مِنْهَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ (علیؓ)

میری قبر کو عید نہ بنانا البتہ مجھ پر دُرود بھیجتے رہنا، تمہارا دُرود مجھے پہنچ جائے گا خواہ تم کہیں بھی ہو۔

رواہ ابو یعلیٰ وغیرہ وقد روی نحوہٗ
سعید بن منصور عن الحسن بن
الحسن بن علی بلوغ الامانی جزء ۱۲
ص ۳۹ ورواہ الحافظ الضیاء المقدسی
عن الحسن بن علی وسندہٗ جید وصحح
النووی حدیث ابی داؤد وحسنہ
ابن تیمیۃ ۔ مرعاۃ شرح مشکوٰۃ
جلد ۲ ص ۵۱۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عُرس وغیرہ کی رسمیں جائز نہیں۔

کسی شخص کا انسانوں کیلئے امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ، قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ○
(البقرہ ۔ ۱۲۴)

اے ابراہیمؑ!! میں تم کو لوگوں کے لئے امام بنا رہا ہوں۔ ابراہیمؑ نے عرض کیا " اور میری اولاد میں سے بھی " اللہ تعالیٰ نے فرمایا (بناؤں گا لیکن) میرا یہ عہد گناہ گاروں کے لئے نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ۔
(الانبیاء ۷۳)

اور ان (نبیوں) کو ہم نے امام بنایا تھا، وہ ہمارے حکم سے (لوگوں) کو ہدایت کا (راستہ) بتاتے تھے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ امام اللہ جل جلالہٗ بناتا ہے۔ لوگوں کا خود کسی کو منتخب کر کے امام بنا لینا اور بس اسی کی رائے اور فتوی پر چلتے رہنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے۔ ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امام صرف نبی بنائے جاتے ہیں اور وہ گناہ گار نہیں ہوتے بلکہ معصوم ہوتے ہیں جو نبی نہیں ہیں وہ امام بھی نہیں۔

نوٹ :۔ یہاں امام سے مُراد مسجد کا امام ، پیشرو یا حکمران نہیں بلکہ امام سے مُراد وہ امام ہے جو واجبُ الاتباع ہو جس کی اطاعت لازم ہو، جس کا قول اور فعل شریعت ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

رَبّ اور مَولیٰ صرف اللہ تعالیٰ کو کہے

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ اَطْعِمْ رَبَّکَ

(صحیح بخاری)

تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا (یعنی آقا کیلئے رب کا لفظ استعمال نہ کرے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاکُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

(صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

اور نہ غلام اپنے آقا کو میرا مولیٰ کہے اس لئے کہ بے شک تم سب کا مولیٰ اللہ عزوجل ہے۔

ان احادیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ کسی کو رب نہ کہے، نہ مولا کہے اور نہ مولانا کہے۔

انسان جنّ وغیرہ سب اللہ کے بندے ہیں، آپس میں کوئی کسی کا بندہ نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْکِتٰبَ وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا یَاْمُرَکُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا اَیَاْمُرُکُمْ بِالْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران ۷۹، ۸۰)

کسی آدمی کو یہ زیبا نہیں کہ جب اللہ اُسے کتاب، حکم اور نبوّت عطا فرمائے، تو وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کے علاوہ میرے بھی بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو یہی کہے گا کہ محض اللہ والے بن جاؤ اس لئے کہ تم خود بھی تو اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو (لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے خلاف کوئی بات کیسے کہہ سکتا ہے) اور نہ اس کو یہ زیبا ہے کہ تم کو حکم دے کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو، کیا وہ تم کو مسلم بن جانے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کو اپنا بندہ بنانا یا کسی فرشتہ یا نبی کو اپنا رب بنانا کفر ہے۔ عبدیت کی نسبت واضافت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں :۔

وَلَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ اَمَتِیْ (صحیح بخاری کتاب العتق و فضلہ)

تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے میرا عبد (میرا بندہ) میری امۃ (میری بندی)

قسم صرف اللہ تعالیٰ کی کھانی چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :۔

اِنَّہٗ مَنْ حَلَفَ بِشَیْءٍ دُوْنَ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ (رواہُ احمد عن عمرو روی نحوہٗ ابوداؤد والترمذی وحسنہ، وصححہ الحاکم والذہبی، بلوغ ۱۴/۱۶۴-۱۶۶)

جس شخص نے اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم کھائی اُس نے شرک کیا۔

نماز کو ترک نہ کرے، ترک نماز شرک اور کُفر کی ایک قسم ہے

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں :۔

اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلٰوۃِ (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

بے شک آدمی اور شرک و کُفر کے درمیان ترکِ نماز کا فرق ہے۔

فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ (احمد، ترمذی، نسائی، صححہ النسائی والترمذی والعراقی، مرعاۃ المفاتیح جلد اوّل ص ۳۶۹)

لہٰذا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔

غیر اللہ کے آستانوں پر جہاں ان کی پوجا کی جاتی ہو یا پہلے کبھی کی جاتی رہی ہو یا ان مقامات پر جہاں کفار کی عید ہوتی ہو یا پہلے کبھی ہوتی رہی ہو کسی قسم کی قربانی نہ کرے

اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَۃَ فَقَالَ اَکَانَ فِیْھَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاھِلِیَّۃِ یُعْبَدُ قَالُوْا لَا قَالَ فَھَلْ کَانَ فِیْھَا عِیْدٌ مِّنْ اَعْیَادِھِمْ قَالُوْا لَا قَالَ

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آیا اس نے کہا میں نے نذر مانی ہے کہ بُوانہ کے مقام پر ایک اونٹ قربان کروں، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا وہاں ایامِ جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بُت تھا جس کی پوجا کی

اَوْفِ بِنَذْرِكَ
(رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح نیل الاوطار جزء ۸ صـ۲۰۳)

جاتی تھی" لوگوں نے کہا "نہیں" رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: کیا وہاں کفار کی عیدوں میں سے کوئی عید منائی جاتی تھی؟ لوگوں نے کہا: "نہیں" رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنی نذر پوری کرو۔"

تمیمے، گنڈے نہ باندھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-
مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ (رواہ احمد عن عقبہ بن عامرؓ ورجالہ ثقات بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ۱۸۸)

جس نے تمیمہ (منکا، دانہ، پتھر کا نگ وغیرہ) لٹکایا اس نے شرک کیا۔

وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحہ المجلد الاوّل حدیث ۴۹۲ صـ)

مستقبل کا حال نہ معلوم کرے، فال نہ نکالے

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-
اِنَّ الْعِيَافَةَ وَالطَّرْقَ وَالطِّيَرَةَ مِنَ الْجِبْتِ (رواہ احمد عن قبیصۃ وسندہٗ جیّد، ہدایۃ المستفید ترجمہ فتح المجید، جلد ۲ صـ۹۰۳)

فال دیکھنے کے لئے پرندوں کو اُڑانا، زمین پر خط کھینچنا اور بدشگونی لینا یہ سب بُت پرستی یعنی شرک کی قسمیں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-
مَنْ اَتٰى كَاهِنًا اَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہٗ صحیح۔ ہدایۃ المستفید جلد ۲ صـ۹۲۴)

جو کسی کاہن یا نجومی کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کی گئی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رسالت

تمام اختلافات میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فیصلہ آخری سند ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(النساء ۶۵)

(اے رسول) آپ کے رب کی قسم، لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنے تمام اختلافات میں آپ کو حکم نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کریں اس سے دل میں کسی قسم کی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ اسکو برضاء و رغبت تسلیم کریں۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمین کو اپنے تمام اختلافات کا فیصلہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اقوال و افعال سے کرنا چاہیئے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فیصلہ معلوم ہونے کے بعد اس کو برضاء و رغبت قبول کرنا چاہیئے جو ایسا نہ کرے وہ مؤمن نہیں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ۔

(النساء ۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ من جانب اللہ ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرٰىكَ اللّٰهُ ۔

(النساء۔ ۱۰۵)

(اے رسول) ہم نے آپ پر سچائی کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ آپ کو سجھائے اس کے مطابق آپ لوگوں میں فیصلہ کر دیا کریں۔

رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت کے خلاف چلنا عذابِ الٰہی کو دعوت دینا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

(النسآء ۱۱۵)

جو شخص ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کے خلاف چلے اور مؤمنین کے راستہ کے علاوہ کسی اور راستہ کی پیروی کرے تو اُسے ہم اُدھر ہی جانے دیں گے جدھر وہ جا رہا ہے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیروی چھوڑ کر کافروں کے طور طریقے اور رسم و رواج کی پیروی کرنے والا دوزخ میں جائے گا۔

اتباعِ رسول ہی سے ولایت ملتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(آل عمران ۔ ۳۱)

(اے رسول) کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، پھر اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا اور اللہ غفور رّحیم ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بغیر سنّت کی اتباع کے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں بن سکتا۔

حصولِ رحمت کا ذریعہ صرف اتباعِ رسول ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ

(الاعراف ۱۵۶)

میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے۔ اس رحمت کو میں ان لوگوں کے لئے لکھوں گا جو تقویٰ شعار ہوں گے، زکوٰۃ دیں گے اور ہماری آیتوں پر ایمان لائیں گے یعنی وہ لوگ جو اس رسول نبیٔ اُمّی کی پیروی کریں گے۔

حصولِ ہدایت کا ذریعہ اطاعتِ رسول اور اتباعِ رسول ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا (النور-۵۴) — اگر تم رسول کی اطاعت کرو گے تو ہدایت یاب ہو جاؤ گے۔

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (الاعراف ۱۵۸) — رسول کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت مل جائے۔

شریعت الٰہیہ کی تشریح و توضیح صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (النحل-۴۴) — (اے رسول) ہم نے آپ پر شریعت نازل کی تاکہ آپ اس چیز کی جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے تشریح کر دیں اور شاید وہ بھی غور کریں (کہ اس سے بہتر اور شریعت کون سی ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح و توضیح منجانب اللہ ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ (القیامۃ) — پھر اس کی تشریح اور توضیح بھی ہمارے ذمہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کی مخالفت موجب عذاب ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (النور- ۶۳) — ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے جو رسول کے امر (یعنی حکم اور کام) کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں وہ کسی فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں یا دردناک عذاب میں نہ گرفتار ہو جائیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان شاعری سے بلند و بالا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ (یٰسٓ ۶۹)

ہم نے رسول کو شعر و شاعری نہیں سکھائی اور نہ وہ اُن کے شایانِ شان ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دینی بات منجانب اللہ ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (النجم ۳، ۴)

رسول اپنی خواہشِ نفس سے کچھ نہیں کہتا اس کی جو بات ہوتی ہے وحی ہوتی ہے (جو اس کی طرف) بھیجی جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر اور نواہی پر عمل ضروری ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (الحشر۔ ۷)

جو کچھ رسول تمہیں دے اُسے لے لو اور جس چیز سے روکے اس سے رُک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی پیروی لازم ہے

ترکِ سنّت گناہ اور موجبِ لعنت ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝

(الاحزاب ۲۱)

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے، اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کی اُمید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایسا شخص جو فکرِ آخرت میں مبتلا ہو اور قیامت کے دن بخشش کا متمنی ہو، اس کے لئے سنّت کی پیروی لازم ہے اگر کوئی شخص سنّت کی پیروی تو نہیں کرتا لیکن اُسے فکرِ آخرت کا دعویٰ ہو، اور بخشش کی اُمید رکھتا ہو تو اس کا یہ دعویٰ جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں ان کے لئے بھی ضروری کہ سنّت کے مطابق ہی اَوراد و وظائف پڑھیں، بلکہ ہر کام سنّت کے مطابق کریں۔ مسنون اَوراد و وظائف کو چھوڑ کر دوسرے اَوراد و وظائف میں مشغول رہنا فکرِ آخرت کی نفی کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُّجَابُ الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ..... وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ (رواہ البیہقی فی المدخل ورواہ رزین و ابن حبان والحاکم عن عائشۃ قال الحاکم ھو صحیح الاسناد والا اعرف لہ علۃ ووافقہ الذھبی وقال الہیثمی رجالہ ثقات وقد صحح ابن حبان بمعناہ شرح مشکوٰۃ باب الایمان بالقدر جلد اوّل صہ ۱۱۸)

چھ آدمی ایسے ہیں کہ جن پر میں نے لعنت کی ہے اور اللہ نے بھی لعنت کی ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہوتا ہے (وہ چھ آدمی یہ ہیں) کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا..... اور میری سنّت کو ترک کرنے والا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سنّت چھوڑنے والا ملعون ہے اور ملعون جب ہی ہو سکتا ہے کہ جب سنّت کا چھوڑنا گناہ ہو۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت تمام لوگوں سے زیادہ ہونی چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا احترام ملحوظ رکھنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (الحجرات ۔۲)

اے ایمان والو! نبی کی آواز سے اپنی آواز کو بلند نہ کرو اور نبی سے اس طرح زور سے نہ بولو جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے بولتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے احکام سنتے ہی فوراً تعمیل کرنی چاہیئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ (الانفال ۔۲۰)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس حال میں کہ تم سن رہے ہو اس سے روگردانی نہ کرو۔

رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ضروریاتِ دین اور خیر و شر کی تمام باتیں اُمّت کو بتا دیں اور اس معاملے میں کسی قسم کا بخل نہیں کیا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يَآيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (المائدہ ۔ ۶۷)

اے رسول! جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے، اُسے پہنچا دیجیئے اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو آپ نے اللہ کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝ (التکویر ۔۲۴)

اور رسول غیب کی باتیں بتانے میں بخل نہیں کرتا۔

رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ یَّدُلَّ اُمَّتَہٗ عَلٰی خَیْرِ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ وَیُنْذِرَھُمْ شَرَّ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بالوفاء ببیعۃ الخلیفۃ الاول)

مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گذرا مگر یہ کہ اس پر فرض تھا کہ وہ اپنی اُمت کو ہر بھلائی کی بات بتائے جو وہ ان کے لئے جانتا تھا اور ہر بُرائی سے انہیں ڈرادے جو ان کے لئے اس کے علم میں تھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے تمام اچھی باتیں اپنی امت کو بتادیں اور کوئی اچھی بات نہیں چھوڑی جس کو بعد میں شاملِ دین کرنے کی ضرورت پیش آئے یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدعتِ حسنہ کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔

رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قیامت تک کے لئے تمام انسانوں کے رسول ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا ۔ ۲۸)

(اے رسول) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ (الفرقان ۔ ۱)

بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ وہ بندہ تمام اقوام عالم کے لئے نذیر ہو۔

رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (الاحزاب ۔ ۴۰)

محمد تمہارے (بالغ) مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ تو اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ (صحیح مسلم کتاب المساجد)

میرے ذریعے تمام نبی ختم کر دئے گئے۔

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔
(رواہ الترمذی عن ثوبانؓ فی ابواب الفتن وصححہ)

میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں (بنے گا)۔

اَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ۔
(صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ہریرۃؓ)

میں (قصر نبوت کی) آخری اینٹ ہوں یعنی میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔

جِئْتُ فَخُتِمَتِ الْاَنْبِیَآءُ (صحیح مسلم)

میں آیا، تمام انبیاء ختم کر دیئے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت یا نبوت کسی کو نہیں ملے گی، دونوں منقطع ہو گئیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ)

میرے بعد کوئی نبوت نہیں (یعنی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں بنے گا)۔

لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قِیْلَ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ۔
(صحیح بخاری کتاب التعبیر)

نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے مبشرات کے، پوچھا گیا مبشرات کیا ہے۔ فرمایا نیک خواب۔

اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ (رواہ الترمذی فی ابواب الرؤیا وصححہ)

رسالت اور نبوت (دونوں) منقطع ہو گئیں لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول بنے گا اور نہ نبی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ مبارک آئے تو صلوٰۃ وسلام بھیجے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (الاحزاب - ۵۶)

اے ایمان والو! رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صلوٰۃ وسلام بھیجا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ (رواہ الترمذی فی ابواب الدعوات والنسائی وصححہ الحاکم والذہبی والترمذی، بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۳۰۷)

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

تحلیل و تحریم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ (الاعراف ۱۵۷)

رسول اُن کے لئے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور خبیث چیزوں کو حرام کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ کے حکم سے کی جاتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النسآء۔ ۶۴)

کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اتنا غلو نہ کرے کہ شرک تک نوبت پہنچ جائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیآء باب واذکر فی الکتاب مریم)

میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرنا، جس طرح نصاریٰ نے ابنِ مریم کی تعریف میں حد سے تجاوز کیا، میں تو بس اُس کا بندہ ہوں لہٰذا اس طرح کہا کرو "اللہ کا بندہ اور اُس کا رسولؐ"

ہر مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ (رواہ الترمذی وصححہ وصححہ الالبانی۔ الاحادیث الصحیحۃ المجلد الاول جزء ۱ ص ۱۱۴ و روی احمد نحوہ من طریق اخری وسندہ صحیح، الاحادیث الصحیحۃ المجلد الاول جزء اول ص ۱۱۶)

اگر کوئی قوم مجلس میں بیٹھے اور اس میں نہ اللہ کا ذکر کرے اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجے تو وہ مجلس اُن پر وبال ہوگی اگر اللہ چاہے گا انہیں عذاب دے گا اور اگر چاہے گا معاف کرے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

انبیاء علیہم السّلام

تمام انبیاء کرام پر بلا تفریق ایمان لائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ (البقرہ، ۱۳۶)

(اے ایمان والو! اس طرح کہو کہ) ہم ان انبیاء میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے (سب پر ایمان لاتے ہیں)۔

ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت نہ دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء، باب قولہ تعالیٰ وَاِنَّ یونس لمن المرسلین)

اللہ کے نبیوں میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

تمام انبیاء پر صلوٰۃ وسلام بھیجے خصوصاً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

صَلُّوْا عَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِيْ (شعب الایمان للبیہقی) صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّيْنَ اِذَا ذَكَرْتُمُوْنِيْ فَاِنَّهُمْ بُعِثُوْا كَمَا بُعِثْتُ (ابن عساکر عن وائل سندھما حسن، صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۲/۷۰۶، ۷۰۵)

انبیاء پر اور رسولوں پر صلوٰۃ بھیجو، کیوں کہ ان کو اللہ ہی نے بھیجا تھا جس طرح مجھ کو بھیجا۔ جب میرا ذکر کرو تو نبیوں پر بھی صلوٰۃ بھیجا کرو کیوں کہ جس طرح میں بھیجا گیا ہوں وہ بھی میری طرح بھیجے گئے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

صحابۂ کرامؓ

کسی صحابیؓ کے متعلق کوئی بُرا لفظ زبان سے نہ نکالے

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) — میرے صحابہ کو برا نہ کہو۔

صحابہؓ کے متعلق عقیدہ رکھے کہ وہ رضاءِ الٰہی کے طالب رہتے تھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا (الفتح ۲۹) — صحابہ اللہ کے فضل اور اسکی رضا کے طالب رہتے ہیں۔

یہ عقیدہ رکھے کہ صحابہؓ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بڑے رحیم تھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح ۲۹) — صحابہ کرام آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بڑے مہربان ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے متعلق عقیدہ رکھے کہ وہ تقویٰ شعار تھے

وہ تقویٰ کے سب سے زیادہ اہل اور سب سے زیادہ حقدار تھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی وَکَانُوْٓا اَحَقَّ بِھَا وَاَھْلَھَا (الفتح ۔ ۲۶) — اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو تقویٰ کی بات پر قائم کر رکھا ہے اور وہ اسکے سب سے زیادہ مستحق اور سب سے زیادہ اہل ہیں۔

صحابہ کرامؓ کی عزت کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ (نسائی و احمد و الحاکم وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۳ صـ ۱۶۱۵) — میرے صحابہؓ کی عزت کیا کرو کیونکہ وہ تم میں سب سے بہتر ہیں۔

اَولیاءُ اللّٰہ

یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے ولی، مؤمن اور متقّی ہوتے ہیں

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ○

(یونس۔ ۶۲، ۶۳)

خبردار! اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم یعنی جو لوگ ایمان لائے اور متقی رہے۔

اللہ کے ولی سے بغض و عداوت نہ رکھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ

(صحیح بخاری کتاب الرّقاق باب التّواضع)

جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے تو میرا اُس سے اعلانِ جنگ ہے۔

شہداء

شہداء کو مُردہ نہ کہے بلکہ اُن کے متعلّق یہ گُمان بھی نہ کرے کہ وہ مُردہ ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ

(البقرہ)

جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہو جائیں انہیں مُردہ نہ کہو۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا

(آلِ عمران)

جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ سمجھو۔

شہداء کی زندگی کے متعلق یہ یقین رکھے کہ جو زندگی انہیں ملی ہے، اُسے انسان سمجھ نہیں سکتا، وہ اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں نہ کہ ہمارے پاس، انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرہ-۱۵۴) شہداء زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (آلِ عمران - ۱۶۹) شہداء اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جارہا ہے۔

ایمان اور اسلام

اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ کی تمام باتوں پر بغیر دیکھے ایمان لائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (البقرہ - ۳) جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں (وہ ہدایت پر ہیں)

صرف قرآن اور حدیث پر عمل کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

تَرَكْتُ فِيْكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ

(رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح - صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص۵۶۶)

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ان کی موجودگی میں تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ اللہ کی کتاب اور میری سنّت۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

سب سے زیادہ محبّت اللہ تعالیٰ سے کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں۔

(البقرۃ۔۱۶۵)

انسانوں میں سب سے زیادہ محبّت رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے کرے

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.

(صحیح بخاری کتاب الایمان و صحیح مسلم کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اس کے والد، اس کے لڑکے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرے

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان انہ لایدخل الجنۃ الا المؤمنون)

تم جنّت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان لا نہیں سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔

اپنے مسلم بھائی کے لئے وہی بات پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

(صحیح بخاری کتاب الایمان وصحیح مسلم کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ

اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کرامؓ نے پوچھا! اے اللہ کے رسول، کون؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ

وہ شخص جس کی برائیوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الادب)

اپنے تمام اختلافات کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات و ہدایات کے مطابق کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (النساء ۵۹)

اگر کسی معاملہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اُسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ۔ اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اپنے اختلافات کا فیصلہ اللہ اور رسول (یعنی قرآن اور حدیث) سے نہیں کراتا بلکہ فیصلہ کے لئے کسی اور طرف رجوع کرتا ہے اس کا نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور نہ آخرت پر، مثلاً اگر کوئی شخص قرآن و حدیث کی بجائے علماء کے فتووں یا فرقہ وارانہ فقہوں کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کا ایمان صحیح نہیں۔

اللہ کے قانون سے بہتر کسی قانون کو نہ سمجھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ (المائدہ۔ ۵۰)

ایمان والوں کے لئے اللہ سے بہتر کس کا حکم ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر سُن کر دِل میں خوف پیدا کرے، جب آیاتِ الٰہی سنائی جائیں تو ایمان اور جذبۂ تعمیل کو بڑھائے اور اللہ پر پورا بھروسہ کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ○

(الانفال - ۲)

مؤمن تو وہ لوگ ہیں کہ جب اُن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو اُن کے دِل دہل جائیں اور اس کی آیات سنائی جائیں تو اُن کا ایمان زیادہ ہو جائے اور وہ اپنے رب پر توکّل کرتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ○

(یوسف - ۸۷)

اللہ (جل جلالہٗ) کی رحمت سے کوئی نا اُمید نہیں ہوتا سوائے کافروں کے۔

جب اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے احکام کی طرف بلایا جائے تو فوراً سر تسلیم خم کر دے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(النور - ۵۱)

مؤمنین کو جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ وہ ان میں فیصلہ کر دے تو ان کا قول بس یہ ہونا چاہیئے کہ ہم نے سُن لیا اور اطاعت کی، ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے دشمنوں سے دوستی نہ رکھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا

تمہیں ایسی کوئی قوم نہیں ملے گی جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو پھر وہ ایسے لوگوں سے دوستی رکھے

اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ (المجادلۃ۔۲۲)

جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں، خواہ وہ ان کے باپ بیٹے بھائی اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں (اللہ نے) ایمان کو ثبت کر دیا ہے۔

لوگوں کی جان و مال کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچاتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَآئِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ (رواہ النسائی فی کتاب الایمان ورواہ الترمذی فی ابواب الایمان عن ابی ھریرۃ وصححہ ۲/۲۳۴)

مؤمن وہ ہے جس سے لوگوں کے خون اور اموال محفوظ رہیں۔

اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے رسول، اللہ تعالیٰ کی کتاب، امیر اور تمام مسلمین کی خیر خواہی کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔ (صحیح مسلم)

دین خیر خواہی (کا نام ہے)۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول کس کی خیر خواہی؟، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمین کے امراء کی اور عام مسلمین کی۔

مسلم پر نہ خود ظلم کرے اور نہ دوسرے کو اس پر ظلم کرنے دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ (صحیح بخاری کتاب المظالم وصحیح مسلم)

مسلم، مسلم کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے اور نہ (ظلم کرنے کے لئے) کسی دوسرے کے حوالے کرے۔

مؤمن کی تکلیف دور کرے، اس کی پردہ پوشی کرے، اسکے لئے آسانی کرے، اسکی مدد کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا

جس نے کسی مؤمن سے دنیا کی تکالیف میں سے

نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن)

کسی ایک تکلیف کو دور کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف اس سے دور فرما دے گا، جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا کر دے گا، جس نے کسی مسلم کی پردہ پوشی کی (یعنی اس کے عیب یا گناہ کو چھپایا) تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔

اپنے مسلم بھائی کی مدد کرے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ظالم کو ظلم سے باز رکھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ؟ قَالَ تَحْجُزُهٗ اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ

(صحیح بخاری کتاب الاکراہ وروی مسلم نحوہ)

اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے پوچھا اے اللہ کے رسول میں اس کی مدد کروں جب وہ مظلوم ہو (یہ بات تو سمجھ میں آ گئی لیکن) یہ بتائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کیسے کروں؟۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو ظلم سے باز رکھو، یہی اس کی مدد ہے۔

ہر جگہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اگر برائی ہو جائے تو اسکے بعد بھلائی کرے، لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ صحیح، بلوغ الامانی جلد ۱۹ ص۷۸ ورواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک ۱/۵۴)

اللہ سے ڈرو جہاں کہیں بھی تم ہو، برائی کے بعد بھلائی کرو یہ بھلائی اُس برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔

لایعنی باتوں سے پرہیز کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ (رواہ الترمذی وابن ماجہ، بلوغ ۸۸ وسندہٗ صحیح، التعلیقات ۳/۱۳۶)

کسی آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ لایعنی باتوں کو ترک کردے

اپنے مؤمن بھائی کی اسکی غیر موجودگی میں آبروریزی نہ ہونے دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رواہ احمد والترمذی وسندہ حسن، بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۶۹)

جس شخص نے اپنے مؤمن بھائی کی اس کی غیر موجودگی میں آبروریزی نہ ہونے دی، اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ کو اس سے پھیر دے۔

اگر کسی مسلم پر ظلم کیا ہو یا اسکی آبروریزی کی ہو تو اس سے معافی مانگ لے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِّاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ

(صحیح بخاری کتاب المظالم)

جس شخص نے اپنے بھائی پر اسکی آبرو کے سلسلہ میں یا کسی اور بات میں ظلم کیا ہو اُسے چاہیئے کہ آج معاف کرالے قبل اسکے کہ (وہ دن آئے جس دن) نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم۔

مؤمن پر ہتھیار نہ اُٹھائے نہ ہتھیار سے مؤمن کی طرف اشارہ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا (صحیح بخاری)

لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِىْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِىْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ

(صحیح بخاری کتاب الفتن)

جس نے ہم پر ہتھیار اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ اُسے نہیں معلوم شاید شیطان ہتھیار کو اس کے ہاتھ سے چھڑا دے اور وہ اس سبب سے دوزخ کے گڑھے میں جا پڑے۔

آپس میں ایک دوسرے کو ننگی تلوار نہ دے بلکہ میان میں رکھ کر دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا سَلَّ اَحَدُکُمْ سَیْفًا وَّ اَرَادَ اَنْ یُّنَاوِلَہٗ اَخَاہُ فَیَغْمِدُہٗ ثُمَّ یُنَاوِلُہٗ اِیَّاہُ (احمد عن ابی بکرہ وسندہٗ جید۔ فتح الباری جزء ۱۶ صـ۱۳۲)

جب تم میں سے کوئی تلوار کھینچے پھر اس کو کسی اپنے بھائی کو دینے کا ارادہ کرے تو اُسے میان میں رکھے پھر اُسے دے۔

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَعَاطَی السَّیْفَ مَسْلُوْلًا (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح، فتح الباری جزء ۱۶ صـ۳۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں ایک دوسرے کو ننگی تلوار دینے سے منع فرمایا۔

کسی مسلم کو دھوکہ نہ دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا (صحیح مسلم کتاب الایمان)

جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

کسی مسلم سے ناراض ہو کر تین رات سے زیادہ ملاقات ترک نہ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ (صحیح مسلم)

کسی مسلم کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑ دے۔

بدگمانی نہ کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

(الحجرات ـ ۱۲)

اے ایمان والو! بہت گمان سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

عیب جوئی نہ کرے، دوسروں کے راز معلوم کرنے کی کوشش نہ کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَا تَجَسَّسُوْا (الحجرات۔ ۱۲) عیب جوئی نہ کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا (صحیح مسلم) ایک دوسرے کے راز نہ معلوم کرو اور نہ عیب تلاش کرو۔

دُنیا کی دَوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے، حسد نہ کرے، بغض نہ رکھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا۔ (صحیح مسلم کتاب البرّ وردی البخاری الاولا تنافسوا) دُنیا کی دَوڑ میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش نہ کرو، نہ آپس میں حسد کرو اور نہ بُغض رکھو۔

کسی مسلم کی تحقیر نہ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ وَ لَا یَحْقِرُہٗ (صحیح مسلم) مُسلم، مسلم کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے نہ اُسے چھوڑ دے اور نہ اس کی تحقیر کرے۔

اگر بھلائی پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے، بُرائی پہنچے تو اپنے نفس کو ملامت کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ (صحیح مسلم کتاب البر) جس کو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی حمد کرے اور جس کو بھلائی کے علاوہ کچھ اور پہنچے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

مسلم کو بُرا بھلا نہ کہے، نہ مسلم سے لڑے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

مسلم کو بُرا بھلا کہنا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

بُرا بھلا کہنے میں ابتداء نہ کرے اگر دوسرا ابتدا کرے تو زیادتی نہ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ

(صحیح مسلم کتاب البر)

بُرا بھلا کہنے والوں نے جو کچھ کہا اس کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہوگا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا (الحجرات۔۱۲)

آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

مُسلم بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے، اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَّاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَآءِ اَخِيْكَ

(رواہ الترمذی فی ابواب البر وصحہ)

یہ بھی نیکی ہے کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دو۔

مؤمن بھائی کے لئے اپنے بازو بچھا دے، یعنی مؤمن سے خاطر و تواضع سے پیش آئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الحجر ۸۸)

مؤمنین کے لئے اپنے بازو کو جھکا دو۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

مؤمن کو چاہیئے کہ سب سے محبت کرے اور سب کا محبوب بن جائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
اَلْمُؤْمِنُ مُؤْلِفٌ وَلَاخَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يُؤْلَفُ وَلَا يُؤْلِفُ
(رواہ احمد عن ابی ہریرۃؓ وسندہٗ صحیح، بلوغ الامانی جزء ۱ ص ۱۱ وسلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ المجلد الاوّل جزء ۵ ص ۱۶۷)

مؤمن محبت کرتا ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ خود محبت کرے اور نہ اس سے محبت کی جائے۔

ایک مؤمن کو دوسرے مؤمن کے ساتھ لطف و کرم سے پیش آنا چاہیئے اور اس کی تکلیف سے بے چین ہو جانا چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى
(صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الناس والبہائم وصحیح مسلم کتاب البر باب تراحم المؤمنین الا ان مسلما ردی مثل المؤمنین بدل ترى المؤمنين)

تم دیکھو گے کہ مؤمنین آپس میں رحم و کرم، محبت و شفقت کے معاملہ میں ایسے ہیں جیسے ایک جسم کہ اگر جسم کے کسی عضو کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو باقی تمام اعضاء بے خوابی اور بخار کے ساتھ ایک دوسرے کو شرکتِ الم کے لئے پکارتے ہیں۔

ایک مؤمن کو دوسرے مؤمن کی تقویت کا باعث ہونا چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ
(صحیح بخاری کتاب المظالم وکتاب الادب باب تعاون المؤمنين بعضهم بعضا ورواہ مسلم الاتشبیک فی کتاب البر فی باب تراحم المؤمنین)

ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے ایسا ہے جیسے عمارت کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط بناتا ہے پھر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں (اس طرح کر کے آپ نے انگلیوں کی مجموعی قوت کی طرف اشارہ فرمایا)

www.sirat-e-mustaqeem.net

ایک مؤمن دوسرے مؤمن کو اپنا بھائی سمجھے، اگر دو مؤمن بھائیوں میں جھگڑا ہو جائے تو سب کو مل کر ان دونوں میں صلح کرا دینی چاہیئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ (الحجرات، ۱۰)

بے شک مؤمن آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مؤمن کو ایک آدمی سے دو مرتبہ دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں کاٹا جاتا۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین و صحیح مسلم کتاب الزھد باب فی احادیث متفرقۃ)

مؤمن کو چاہیئے کہ نیک بات کہے ورنہ خاموش رہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ (صحیح بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف)

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیئے کہ نیک بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

مؤمن کو اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ (صحیح بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف، صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار)

جو شخص اللہ (تعالیٰ) اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

مؤمن کو شر اور مکر سے پاک ہونا چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ غِرٌّ کَرِیْمٌ (رواہ الحاکم وسندہ جید، بلوغ جزء ۱ ص۱۰۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مؤمن شر اور مکر سے پاک با عزت ہوتا ہے۔

ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا دوست ہے، ان کو آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ (التوبہ ۔ ۷۱)

مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں (وہ آپس میں ایک دوسرے کو) اچھے کام کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں۔

کسی مسلم کو خوفزدہ نہ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا (رواہ ابوداؤد وسکت عنہ المنذری وسندہ لا باس بہ۔ نیل الاوطار جزء ۵ ص۲۶۵)

کسی مسلم کے لئے یہ حلال نہیں کہ کسی مسلم کو ڈرائے۔

کسی مسلم کا مال نہ سنجیدگی سے لے اور نہ مذاق سے لے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا یَاْخُذَنَّ اَحَدُکُمْ مَتَاعَ اَخِیْہِ جَادًّا وَّلَا لَاعِبًا (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وحسنہ الترمذی)

تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا مال نہ سنجیدگی سے لے اور نہ مذاق میں لے۔

اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں پر، یوم آخرت پر اور تقدیر کی بھلائی اور برائی پر ایمان لائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

(ایمان یہ ہے) کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور یوم آخرت پر ایمان لاؤ اور تقدیر کی بھلائی اور برائی پر ایمان لاؤ۔

جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں فیصلہ کر دیں تو مؤمن کو کوئی اختیار نہیں رہتا کہ وہ جو چاہے کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

(الاحزاب - ۳۶)

مؤمن مرد اور مؤمن عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں فیصلہ کر دیں تو ان کو اپنے اس کام میں پھر کسی قسم کا اختیار باقی رہ جائے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ صریح طور پر گمراہ ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نماز اور اُس کے مُتعلقات

فلسفۂ نماز

صلوٰۃ، اسلام کا ایک ایسا فریضہ ہے جس کی ادائیگی سفر و حضر، صحت و بیماری، امن و جنگ کسی بھی حالت میں معاف نہیں۔

ایمان لانے کے بعد اوّلین اہمیت اسی رکن کی ہے اور آخرت میں بھی سب سے اوّل اسی کی پرسش ہوگی۔ جس وقت سے صلوٰۃ فرض ہوتی ہے اس وقت سے لے کر تا حیات اس کی ادائیگی سے مفر نہیں۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے چند کلمات زبان سے ادا کرتے ہی صلوٰۃ کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔ یہی سب سے پہلا حکم ہے جس کی اطاعت کرنی ہوتی ہے، اگر کسی نے اس پہلے ہی حکم سے انکار کر دیا تو گویا وہ ایمان لایا ہی نہیں۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلٰوۃِ (صحیح مسلم جلد اوّل ص۲۹)

بے شک (مؤمن) آدمی اور شرک اور کفر کے درمیان ترکِ صلوٰۃ (ہی کا فرق) ہے۔

معلوم ہوا کہ صلوٰۃ کوئی ایسی چیز ہے جس کے ترک سے آدمی کا شمار اُسی گروہ کے ساتھ ہوتا ہے، جس گروہ میں وہ اسلام لانے سے قبل تھا یعنی اس کا ایمان لانا بے معنیٰ ہو جاتا ہے۔ جب اُس نے اپنے آقا کے پہلے ہی حکم کی اطاعت سے رُوگردانی کی تو پھر اس نے اپنے آقا کو آقا تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ اُس نے اپنے نفس اور خواہش کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے درمیان حائل کر کے نفس کی اطاعت کی گویا وہ نفس کا بندہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ نہیں رہا اور یہی وجہ ہے کہ ترکِ صلوٰۃ کو شرک کہا گیا ہے۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق ترکِ صلوٰۃ سے کفر و شرک لازم آتا ہے۔ اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یقیناً صلوٰۃ میں کوئی ایسا راز مضمر ہے، اس کا کوئی

ایسا فلسفہ ہے، اس میں کوئی ایسی قوت ہے اور یہ کوئی ایسا تربیتی نظام ہے جو دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی کے لئے ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ کوئی دُنیا میں صحیح معنی میں امن و سکون سے زندگی بسر کرسکتا ہے نہ آخرت میں جنت کا مستحق ہوسکتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اسلام اور صلوٰۃ لازم و ملزوم ہیں اور مسلم کی اوّلین پہچان یہی ہے کہ وہ صلوٰۃ کا پابند ہو۔

ایمان اور عملِ صالح ہی آخرت میں ذریعۂ نجات ہوں گے۔ صلوٰۃ بذاتِ خود ایمان بھی ہے اور عملِ صالح بھی، اگر صلوٰۃ کو اُمّ الصّالحات کہا جائے تو بہت مناسب ہوگا کیوں کہ سب سے پہلا عملِ صالح یہی ہے اور زندگی بھر یہ عملِ صالح جاری رہتا ہے۔ اصلاحِ فرد و معاشرہ کے لئے اس سے بہتر کم خرچ بلکہ بلا خرچ کوئی تعلیمی و تربیتی نظام نہیں ہے اگر ہم صلوٰۃ کا مقام اس کی اہمیت و افادیت کو سمجھ لیں تو ہماری پوری زندگی اور زندگی کا ہر شعبہ سنور جائے، پھر ہم زندگی اس طرح گذاریں جس طرح گذارنے کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (سورۂ عنکبوت ۴۵)	یقیناً صلوٰۃ فحش اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔

معلوم ہوا کہ صلوٰۃ کا مقصد بندہ کو ایسی تربیت دینا ہے کہ اس سے بے ادبی، بدتہذیبی، بدہیئتی، بداخلاقی سب دور ہوجائیں، تمام بُرائیاں دُور ہوجائیں اور وہ با ادب، با اخلاق، شائستہ و مہذب بن جائے، اس کے نفس اور اس کی ذات میں نکھار آجائے۔ صلوٰۃ کا منکرات سے روکنے کا فلسفہ بھی بڑا ہی عجیب ہے۔ دنیا میں بے شمار منکرات ہیں، ہر ایک کو نہ کرنے کی تعلیم و تربیت دینا کسی کے بس کی بات نہیں، مگر اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کے نظامِ تربیت میں ایسا فلسفہ رکھا ہے کہ بندہ خود بخود منکرات سے بچتا چلا جاتا ہے۔ صلوٰۃ میں تمام جائز کام ناجائز ہوجاتے ہیں۔ ذہن و خیال کی آزادی ختم ہوجاتی ہے۔ نگاہ بے بس ہوجاتی ہے، زبان کسی سے کلام نہیں کرسکتی۔ ہاتھ پیر صلوٰۃ کی حرکات کے علاوہ کوئی حرکت نہیں کرسکتے، کھانا پینا سب بند ہوجاتا ہے۔ غرض کہ دن میں کئی مرتبہ جائز کاموں کے ترک و پرہیز کی تربیت دی جاتی ہے، اس کی مشق کرائی جاتی ہے۔ جب انسان کے اعضاء اس کا ذہن و فکر جائز کاموں کے ترک کی تربیت پاجاتے ہیں تو ذہن و شعور میں ایک ایسی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے کہ اس کے لئے منکرات سے بچنا آسان ہوجاتا ہے۔ مزید برآں صلوٰۃ میں قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اس سے مصلّی کو بہت سے منکرات کا علم ہوجاتا ہے اور اس طرح منکرات کی بار بار یاد دہانی اور ارتکاب پر ترہیب منکرات سے بچنے کا سبب بن جاتی ہے۔

صلوٰۃ صرف آخرت میں ہی نجات کا ذریعہ نہیں بلکہ دنیوی زندگی کو صحیح طور پر گذارنے کے لئے بھی اشد ضروری ہے۔ یہ صحیح آدابِ معاشرت، انفرادی اور اجتماعی تعلقات اور فرائض و حقوق کی تعلیم و تربیت دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کا شعور ہر وقت تازہ اور زندہ رکھتی ہے۔ یہ انفرادی کردار کو سدھارنے اور سنوارنے کا اہم ذریعہ ہے۔ افراد کو صلاح و فلاح کی طرف رغبت کرنے کی تربیت دیتی ہے۔ جس وقت مؤذن کے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہنے کی آواز کانوں میں آتی ہے تو مسجد کی طرف رغبت و شوق سے قدم اُٹھتے ہیں اور یہ اس بات کی دعوت و تربیت ہے کہ جب کبھی بھی صلاح و فلاح کے لئے بُلایا جائے تو سب کام چھوڑ کر جمع ہو جایا کرو۔ صلوٰۃ کے لئے طہارت، مسواک، اور وضو جسمانی طور پر پاک صاف رہنے کا ذریعہ ہیں۔ پاکی و صفائی صحت و تندرستی کے لئے لازمی ہے۔ اس طرح صلوٰۃ صحت و تندرستی کی ضامن ہے۔ صلوٰۃ باجماعت ادا کرنے کی تعلیم و تربیت ہماری اجتماعی زندگی کی اساس ہے۔ دن میں پانچ مرتبہ محلہ کے افراد جمع ہوتے ہیں۔ جمع ہونے والے ایک ہی نظریہ کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کا اللہ ایک، رسول ایک، کتاب ایک، قبلہ ایک، پھر سب کا مقصد بھی ایک، یہ وحدتِ تصور، وحدتِ صُوری کی دعوت و تربیت دیتی ہے۔ بلا تفریق چھوٹے بڑے، امیر و غریب، سرمایہ دار و مزدور، حاکم و محکوم ایک ہی صف میں کندھے سے کندھا، قدم سے قدم ملائے کھڑے ہوتے ہیں، جس طرح سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو۔ نہ یہاں کسی کی جگہ محفوظ ہوتی ہے نہ مخصوص، اور نہ کسی کو اس کی جگہ سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ نہ حاکم محکوم کے ساتھ کھڑا ہونے میں عار محسوس کرتا ہے۔ محمود و ایاز ایک ہی صف میں شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہیں۔ ہر شخص کا غرور و تکبّر دن میں پانچ مرتبہ پامال ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ ہمارا اتفاق، اتحاد، اور ایک دوسرے سے قریب ہونا ہمیں اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ ہم سب ایک برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بھائی اور رفیق ہیں، ہمارے اغراض و مقاصد، ہمارے فوائد و نقصانات سب مشترک ہیں۔ غور کیجئے کہ اگر ان احساسات کے ساتھ ہم محلہ کے افراد صلوٰۃ ادا کریں تو ہماری زندگی، ہمارے شب و روز کیسے خوشگوار ہوں گے، پھر ہمیں احساس ہوگا کہ یہ نظامِ صلوٰۃ ہماری زندگی کے لئے کتنا ضروری ہے۔

کوئی معاشرہ اس وقت تک فلاح نہیں پا سکتا جب تک افراد میں سمع و طاعت کا جذبہ نہ ہو۔ صلوٰۃ باجماعت سمع و طاعت کی تربیت دیتی ہے۔ اطاعت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ اپنے امام، اپنے قائد، اپنے سے بڑے کی عزت و احترام کا درس دیتی ہے۔ امام کی غلطی پر اس کو برملا ٹوکا نہیں جاتا، یہ بڑوں اور بزرگوں کے ساتھ بے ادبی و گستاخی ہے۔ امام کے احترام کا

تقاضا ہے کہ بڑے حسن وخوبی کے ساتھ اس کی غلطی کی نشاندہی کی جائے۔ اگر قرأت میں غلطی ہوئی ہو تو صحیح آیت پڑھ دی جائے۔ کوئی اور غلطی ہو جائے تو صرف سبحان اللہ کہہ کر اشارہ کیا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہر قسم کی غلطیوں سے پاک ہے، انسان سے غلطی ہو سکتی ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ اپنے رہنما، اپنے قائد، اپنے بزرگوں کی اصلاح کے لئے کتنے اچھے، خوبصورت اور باادب طریقہ کی تعلیم وتربیت دی گئی۔ اگر امام اپنی غلطی کو سمجھ کر تصحیح نہیں کرتا تو اجازت نہیں ہے کہ جماعت سے علیحدگی اختیار کی جائے۔ صلوٰۃ ختم ہونے کے بعد شریعت، کے طریقہ کے مطابق غلطی کی تلافی کر دی جاتی ہے۔ اس طرح نظامِ صلوٰۃِ باجماعت میں فساد برپا ہونے نہیں دیا جاتا۔ ہماری معاشرتی زندگی میں یہ تربیت اصولی اختلاف اور غلطیوں سے پیدا ہونے والے تنازعات اور فسادات کا سدِ باب کرتی ہے۔

غرض کہ صلوٰۃ ہماری زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سدھارتی اور سنوارتی ہے۔ انفرادی، اجتماعی اور تربیتی ادارہ کا کام انجام دیتی ہے۔ بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ عملی مساوات کا درس دیتی ہے۔ محبت، ہمدردی، یکجہتی، تعاون، ایثار، فرض شناسی جیسی صفات پیدا کرتی ہے۔ آرام طلبی سے بچاتی ہے۔ ضبطِ نفس کی مشق کراتی ہے۔ مستعدی اور باقاعدگی پیدا کرتی ہے۔ سمع وطاعت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ انفرادی واجتماعی فرائض کی تعلیم اور ان کی بجا آوری کی تربیت دیتی ہے۔ غرض یہ کہ مصلی کا ذہن وفکر، اس کا نفس، سب کے سب ایسے نظم وضبط کے ساتھ تربیت پا جاتے ہیں کہ پھر وہ اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت وبندگی میں صرف کرتا ہے، اگر خطائیں اور لغزشیں ہوتی ہیں تو کیوں کہ یہ نظامِ تربیت زندگی بھر جاری رہتا ہے لہٰذا اصلاح ہوتی رہتی ہے اور معاشرہ میں بگاڑ مستقل طور پر وجود میں نہیں رہتا۔

متذکرہ بالا تفصیل سے اس بات کا علم ہو گیا ہو گا کہ صلوٰۃ آخرت کی نجات کے علاوہ دنیوی زندگی کے لئے کس قدر ضروری ہے لیکن یہ تمام فوائد یعنی دنیا کی بھلائیاں اور آخرت میں کامرانیاں اسی وقت نصیب ہو سکتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کے تعلیم کردہ طریقہ پر صلوٰۃ ادا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سکھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو حکم دیا کہ صلوٰۃ اس طرح پڑھو جس طرح تم لوگ مجھے پڑھتے دیکھتے ہو، مگر اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اہتمام وتاکید کے باوجود بھی صلوٰۃ کے طریقے میں فرق پیدا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد مدت دراز تک صلوٰۃ اسی طریقہ پر پڑھی جاتی رہی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو تعلیم دی تھی۔ عورتیں اور مرد ایک ہی طریقہ سے صلوٰۃ پڑھتے تھے لیکن بعد میں صرف عورتوں اور مردوں کی صلوٰۃ کے طریقے میں ہی فرق پیدا نہیں ہوا بلکہ

مَردوں مَردوں کی صلوٰۃ کا طریقہ بھی مختلف ہوگیا، ہر فرقہ نے اپنے مقررہ طریقہ پر صلوٰۃ پڑھنی شروع کردی حالانکہ صلوٰۃ صرف مسنون طریقہ پر ہی ادا کرنی چاہیئے تھی۔

سوال یہ ہے کہ صلوٰۃ کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ اس کے جواب کے لئے کتابِ ہذا پیشِ خدمت ہے۔ عنوان صلوٰۃ کے شروع میں آدابُ الصلوٰۃ کے عنوان کے تحت ان تمام کوتاہیوں اور ناروا باتوں کی طرف توجّہ دلائی گئی ہے جو ہم لوگوں سے عموماً صلوٰۃ میں غیر شعوری طور پر سرزد ہوتی ہیں اور صلوٰۃ کے حسن اور خوبصورتی کو ضائع کر دیتی ہیں۔ نہ حضورِ قلب پیدا ہوتا ہے نہ خشوع و خضوع، اور ساتھ ہی دیکھنے والوں کو ان حرکات کے باعث نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم معمولی توجّہ سے کام لیں تو ہماری صلوٰۃ بڑی خوبصورت اور حسین بن سکتی ہے۔

عنوان صلوٰۃ کے شروع میں صلوٰۃ کی اہمیّت کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ قارئین سے اُمید ہے کہ اس عنوان سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھائیں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صلوٰۃ کی اہمیّت

دن اور رات میں کُل پانچ صلاتیں فرض ہیں اور ہر صلوٰۃ اپنے اپنے وقت پر فرض ہے۔

ارشادِ باری ہے :۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ۝ (نسآء ۔ ۱۰۳)

بے شک مؤمنین پر صلوٰۃ کا اوقاتِ مقرّرہ پر ادا کرنا فرض ہے۔

آیتِ بالا سے معلوم ہوا کہ ہر صلوٰۃ کو اس کے وقت پر پڑھنا لازمی ہے، البتہ مسافر کے لئے یہ رعایت ہے کہ اگر وہ چاہے تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو کسی ایک صلوٰۃ کے وقت جمع کر کے پڑھ سکتا ہے لیکن مقیم کے لئے یہ جائز نہیں۔ بعض لوگ مقیم کے لئے بھی ظہر کی صلوٰۃ عصر کے وقت یا عصر کی صلوٰۃ ظہر کے وقت، مغرب کی صلوٰۃ عشاء کے وقت یا عشاء کی صلوٰۃ مغرب کے وقت ملا کر پڑھنا جائز سمجھتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ مقیم کے لئے ملا کر پڑھنے کی صرف ایک صورت ہے وہ یہ کہ ظہر کی صلوٰۃ کو آخری وقت اور عصر کی صلوٰۃ کو اوّل وقت ادا کیا جائے۔ اسی طرح مغرب کو آخری وقت اور عشاء کو اوّل وقت ادا کیا جائے لیکن دونوں صلاتیں اپنے اپنے وقت پر پڑھی جائیں، ایک صلوٰۃ دوسری صلوٰۃ کے وقت میں ادا نہ کی جائے۔ اگر مقیم کے لئے بھی ایک صلوٰۃ کا دوسری صلوٰۃ کے وقت میں پڑھنا جائز مان لیا جائے تو پھر پانچ وقت کی صلاتیں کس پر فرض ہوں گی، پھر تو عملاً صرف تین وقت کی صلاتیں رہ جائیں گی اور یہ قطعاً غلط ہے۔ مزید برآں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ اوقات کا تعین اور یہ فرمانا کہ "ظہر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک عصر کا وقت نہ آئے" (صحیح مسلم) بے معنی ہو جائے گا۔ نعوذ باللہ من ذٰلک

علاوہ عشاء کے تمام صلاتوں کا اوّل وقت پڑھنا بہتر ہے۔

ترکِ صلوٰۃ کُفر اور شرک ہے

تمام اعمالِ صالحہ میں صلوٰۃ کی سب سے زیادہ اہمیّت ہے۔ صلوٰۃ ایمان و کفر میں حدِ فاصل

ہے۔ جو شخص صلوٰۃ پڑھتا ہے وہ مومن ہے، جو نہیں پڑھتا وہ کفر کی حدود میں داخل ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلٰوۃِ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان ترکِ صلوٰۃ (کا فرق) ہے۔

یعنی جو شخص صلوٰۃ ترک کرتا ہے وہ کفر و شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ (ترمذی کتاب الایمان، صحح الترمذی والنسائی والعراقی)

ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان صلوٰۃ کا فرق ہے لہٰذا جس شخص نے صلوٰۃ چھوڑ دی اس نے یقیناً کفر کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَیْسَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْکِ اِلَّا تَرْکُ الصَّلٰوۃِ فَاِذَا تَرَکَھَا فَقَدْ اَشْرَکَ (رواہ ابن ماجۃ عن انس۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ ص ۹۵)

بندے اور شرک کے درمیان صرف ترکِ نماز کا فرق ہے لہٰذا جب اس نے نماز کو چھوڑ دیا تو شرک کیا۔

تارکُ الصَّلٰوۃ سے جہاد فرض ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَھُمْ (توبہ۔ ۵)

اگر کافر (کفر سے) توبہ کر لیں، صلوٰۃ پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو پھر ان کا راستہ چھوڑ دو۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ (توبہ۔ ۱۱)

اگر کافر توبہ کر لیں، صلوٰۃ پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

آیتِ بالا سے ثابت ہوا کہ دینی بھائی بننے کے لئے صلوٰۃ کی ادائیگی شرط ہے۔ جو صلوٰۃ نہیں پڑھتا وہ دینی بھائی نہیں یعنی غیر مسلم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَیُقِیْمُوا

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں

الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ
(صحیح بخاری کتاب الایمان وصحیح مسلم کتاب الایمان)

کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، اور یہ کہ محمد، اللہ کے رسول ہیں اور صلوٰۃ قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، پھر جب وہ ایسا کرنے لگیں تو انہوں نے اپنے خون اور اپنے مال کو مجھ سے بچا لیا مگر ہاں اسلام کا حق اُن سے لیا جائے گا اور ان کا حساب اللہ (عزوجل) کے ذمہ ہوگا۔

مندرجہ بالا آیات وحدیث سے ثابت ہوا کہ جب تک کوئی شخص صلوٰۃ نہیں پڑھتا یا زکوٰۃ نہیں دیتا اس کی حیثیت وہی ہوگی جو ایک غیر مسلم کی ہوتی ہے۔ اُس سے اُسی طرح جہاد کیا جائے گا جس طرح غیر مسلم سے کیا جاتا ہے۔

صلوٰۃ قتل سے بچاتی ہے

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا۔ ایک (منافق) شخص نے اس تقسیم پر اعتراض کیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول، میں اسے قتل نہ کر دوں؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا، لَعَلَّہٗ اَنْ یَّکُوْنَ یُصَلِّیْ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب بعث علیؓ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ذکر الخوارج)

نہیں، شاید وہ صلوٰۃ پڑھتا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَھُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَھُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ بِالسَّیْفِ عِنْدَ ذٰلِکَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں، تم اُن پر لعنت کرو اور وہ تم لعنت کریں صحابہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ایسی حالت میں ہم انہیں تلوار سے نہ ہٹا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! نہیں، جب تک وہ تمہارے درمیان صلوٰۃ کو قائم

رکھیں، نہیں جب تک وہ تمہارے درمیان صلوٰۃ کو قائم رکھیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اِنَّهٗ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

تم پر بعض ایسے امیر مقرر کئے جائیں گے جن کی بعض باتوں کو تم اچھا سمجھو گے اور بعض باتوں کو بُرا سمجھو گے تو جس شخص نے ان کی (بری) باتوں سے کراہت کی وہ بَری ہو گیا اور جس شخص نے انکار کیا وہ سلامت رہا، لیکن جو شخص ان سے راضی ہو گیا اور ان کی پیروی کی (وہ ہلاک ہو گیا)۔ صحابہؓ نے پوچھا "کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں"، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں، جب تک وہ صلوٰۃ پڑھتے رہیں۔"

حضرت عبادہؓ فرماتے ہیں :-

دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةً عَلَيْنَا وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ

(صحیح بخاری کتاب الفتن و صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بُلایا، ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، پھر جن باتوں کی آپ نے ہم سے بیعت لی اُن میں یہ چیز بھی شامل تھی کہ ہم سُنیں اور اطاعت کریں خوشی میں بھی اور ناخوشی میں بھی، تنگی میں بھی اور آسانی میں بھی اور اس حالت میں بھی کہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور بیعت میں یہ چیز بھی شامل تھی کہ اُمراء سے امارت کے معاملہ میں جھگڑا نہ کریں پھر آپؐ نے فرمایا سوائے اس صورت کے کہ تم اُن کو ایسا کُفرِ صریح کرتے دیکھو جسکو کفر قرار دینے کے لئے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی دلیل ہو۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ امیر سے صرف اس وقت جنگ کی جا سکتی ہے جب وہ کفرِ صریح کا مرتکب ہو۔ دوسری احادیث جو اوپر نقل کی گئیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر سے اس وقت جنگ کی جائے جب وہ صلوٰۃ چھوڑ دے، گویا ترکِ صلوٰۃ بھی کفر ہے۔

صلوٰۃ کی محافظت کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ (بقرہ ۲۳۸) "صلاتوں کی محافظت کرو"

"حَافِظُوْا" کا تعلق بابِ مُفاعلہ سے ہے۔ اس باب میں مستقل طور پر اور اکثر یکے بعد دیگرے کام کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے لہذا "حَافِظُوْا" کا مطلب یہ ہوا کہ تمام صلاتوں کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرو۔ اگر بجائے "حَافِظُوْا" کے "اِحْفَظُوْا" ہوتا تو یہ معنی نہیں نکلتے۔ اسی باب میں مندرجہ ذیل آیتیں بھی نازل ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (مؤمنون ۹ تا ۱۱)

وہ مؤمن فلاح پائیں گے جو اپنی صلاتوں کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنت الفردوس کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝

(معارج ۲۴ و ۳۵)

(اصلی تو درحقیقت وہ ہیں) جو اپنی نمازوں کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرتے ہیں، ایسے ہی لوگ جنت میں عزت سے رہیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ نُوْرٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ (مسند احمد عن عبداللہ بن عمرو رضؓ رجالہ ثقات۔ بلوغ الامانی ۲/۲۳۳ وسندہٗ صحیح)

جس شخص نے صلاتوں کی مستقل اور مسلسل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کی، اس کے لئے قیامت کے دن نور و برہان اور نجات ہوگی اور جس نے صلاتوں کی مستقل اور مسلسل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت نہ کی تو اسکے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات۔ وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

مندرجہ بالا آیات و حدیث سے ثابت ہوا کہ صلاتوں کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرنا فرض ہے اور دخولِ جنت کے لئے شرط ہے۔

گنڈے دار نمازی

مندرجہ بالا آیات وحدیث جن میں صلاتوں کی حفاظت کا حکم باب "مفاعلہ" میں دیا گیا ہے اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کبھی صلوٰۃ پڑھنا اور کبھی چھوڑ دینا نجات کے لئے کافی نہیں۔ مندرجہ ذیل آیات میں بھی اسی بات کی وضاحت کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ (معارج)

بے شک انسان بڑا بے صبرا پیدا کیا گیا ہے جب اُسے کوئی بُرائی پہنچتی ہے تو واویلا کرتا ہے اور جب کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ہاتھ روک لیتا ہے، البتہ (ان فطری برائیوں سے) وہ نمازی مستثنیٰ ہیں جو اپنی صلوٰۃ پر مداومت کرتے ہیں یعنی ہمیشہ پڑھتے ہیں۔

صلاتوں کو ضائع کرنے والوں کا انجام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۝

(مریم، ۵۹۔۶۰)

ان (نیک) لوگوں کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے صلوٰۃ کو ضائع کر دیا اور (اپنی) خواہشات کی پیروی کرنے لگے، ایسے لوگ عنقریب دوزخ میں داخل ہوں گے، مگر جن لوگوں نے توبہ کی، ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔

آیتِ بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ترکِ صلوٰۃ اور اتباعِ شہوات کفر ہے ورنہ یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ "جو لوگ ایمان لائے"

بعض نمازی دوزخ میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

ایسے مصلّیوں کے لئے دوزخ ہے جو اپنی صلاتوں سے

سَاهُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ (ماعون ۴ تا ۷)

غافل رہتے ہیں، جو ریا کاری کرتے ہیں اور جو برتنے کی چیز عاریتاً دینے سے انکار کر دیتے ہیں۔

آیاتِ بالا کا تقاضا یہ ہے کہ نمازیوں کو ارکانِ صلوٰۃ کی صحیح ادائیگی اور اوقاتِ صلوٰۃ سے غافل نہیں رہنا چاہیئے، خلوص کے ساتھ صلوٰۃ پڑھنی چاہیئے اور اگر اُن سے کوئی چیز عاریتاً مانگی جائے تو انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ کسی برتنے کی چیز کو عاریتاً دینے سے انکار کرنا بداخلاقی ہے۔ مصلّی کو بداخلاق نہیں ہونا چاہیئے۔

صلوٰۃ برائیوں سے بچاتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (عنکبوت ۴۵)

بے شک صلوٰۃ بے حیائی اور برائی سے بچاتی ہے۔

اگر کسی مصلّی کی برائیاں باوجود صلوٰۃ پڑھنے کے کم نہیں ہو رہیں تو اُسے سمجھنا چاہیئے کہ صلوٰۃ میں ضرور کوئی ایسی خامی ہے جس کی وجہ سے صلوٰۃ کے صحیح نتائج برآمد نہیں ہو رہے، اس کو اپنی صلوٰۃ کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

صلوٰۃ اور اوصافِ حمیدہ

مصلی میں اوصافِ حمیدہ پیدا ہونا بہت ضروری ہیں۔ ان میں سے اہم اوصافِ حمیدہ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے خود فرما دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝

(تمام انسانوں میں گھبراہٹ اور بخل ہوتا ہے) سوائے اُن مصلّیوں کے جو ہمیشہ پابندی سے صلوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ جن کے مال میں سائل اور محروم کے لئے ایک حصّہ مقرر ہوتا ہے، جو روزِ جزا کی تصدیق کرتے ہیں، جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، بے شک اُن کے رب کا عذاب ڈرنے کی ہی چیز ہے اور جو (تمام عورتوں سے) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور اپنی

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝

(معارج ۲۲ تا ۳۵)

لونڈیوں کے (ان کے پاس جانے میں) ان پر کوئی ملامت نہیں۔ ان کے علاوہ اگر وہ کسی اور (عورت) کے متلاشی ہوں تو پھر وہ حد سے نکل جانے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرتے ہیں، جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں اور جو اپنی صلوٰۃ کی پابندی کے ساتھ حفاظت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جو باغات میں عزت سے رہیں گے۔

اگر مصلّی میں یہ اوصافِ حمیدہ پائے جاتے ہیں تو اسے اُمید رکھنی چاہیئے کہ اس کی صلوٰۃ قبول ہو رہی ہے اور اگر یہ اوصاف پیدا نہیں ہوئے تو پھر اُسے اپنی صلوٰۃ کا جائزہ لینا چاہیئے۔

صلوٰۃ صبر و استقامت اور ضبطِ نفس کی تربیت دیتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (بقرہ۔۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور صلوٰۃ کے ذریعے مدد طلب کرو۔

مصلّی جب تکبیرِ تحریمہ کہتا ہے تو جب تک وہ سلام نہ پھیرے کوئی کام نہیں کر سکتا، تمام حلال و جائز کام جو وہ صلوٰۃ شروع کرنے سے پہلے کر سکتا تھا صلوٰۃ میں حرام ہو جاتے ہیں۔ نہ وہ کھا سکتا ہے نہ پی سکتا ہے، نہ نظر اُٹھا سکتا ہے، گویا وہ صبر اور ضبطِ نفس کی مشق کر رہا ہے۔ اسے تربیت مل رہی ہے کہ جس اللہ کے حکم سے صلوٰۃ کے اندر اس نے تمام حلال چیزوں اور کاموں کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا صلوٰۃ کے بعد وہ اسی اللہ کی اطاعت میں تمام حرام کاموں سے بچے۔

صلوٰۃ کے مزید فوائد

صلوٰۃ ایک ہلکی قسم کی ورزش بھی ہے۔ دن و رات میں پانچ صلاتیں سُستی اور کاہلی دُور کرنے اور چستی و مستعدی پیدا کرنے کا عجیب و غریب ذریعہ ہیں۔ صلوٰۃ صفائی و پاکیزگی کی بھی تربیت دیتی ہے۔

صلوٰۃ جماعت سے پڑھنا ضروری ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ رِجَالٌ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنْهَا۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا تھا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر صلوٰۃ کا حکم دوں پھر اس کے لئے اذان دی جائے پھر کسی شخص کو صلوٰۃ پڑھانے کا حکم دوں پھر اُن مردوں کی طرف جاؤں جو صلوٰۃ میں نہیں آتے اور ان کے گھروں کو ان کے اوپر جلادوں۔

صلوٰۃ اور نظم وضبط

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہٰذا جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ سر اُٹھائے تو تم بھی سر اُٹھاؤ، جب وہ سَمِعَ اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو، جب وہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر صلوٰۃ پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر صلوٰۃ پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر صلوٰۃ پڑھو۔

اسی حکم کی تعمیل میں تمام مقتدی امام کی آواز پر نقل وحرکت کرتے ہیں۔ وہ کسی معاملہ میں نہ اس سے پیش قدمی کرتے ہیں نہ اس کی پیروی سے انحراف کرتے ہیں۔ اگر امام غلطی کرتا ہے تو وہ سُبحانَ اللہ کہہ کر اُسے غلطی پر متنبہ کرتے ہیں، براہِ راست اس سے یہ نہیں کہتے کہ تم نے غلطی کی، بلکہ یہ کہہ کر کہ "اللہ ہی غلطیوں سے پاک ہے" اُسے ہوشیار کر دیتے ہیں۔ اپنے امام کو بتانے کا کتنا پیارا انداز ہے۔ اگر امام پھر بھی غلطی سے رجوع نہیں کرتا تو مقتدی اُس کا ساتھ نہیں چھوڑتے بلکہ پورے

نظم وضبط کے ساتھ اس کی آواز پر اپنی نقل وحرکت کو جاری رکھتے ہیں۔ یہی وہ نظم وضبط کی تربیت ہے جو سیاست کے وسیع میدان میں مسلمین کی رہنمائی کرتی ہے۔ وہ اپنے امیر کی اطاعت کرتے ہیں، اُس کے حکم سے سرتابی نہیں کرتے، بڑے خیر خواہانہ انداز میں ادب کے ساتھ اُس کی غلطی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اگر وہ اپنی غلطی تسلیم نہ کرے پھر بھی معروف کاموں میں اس کی اطاعت سے منہ نہیں موڑتے، اُسے چھوڑ کر انتشار واختلاف کو ہوا نہیں دیتے۔

صلوٰۃ کا طریقہ فرض ہے

اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ فرض کی تو اس کے ادا کرنے کے طریقہ کو مسلمین کے صوابدید پر نہیں چھوڑا بلکہ اس کے طریقہ کو بھی فرض کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ ۲۳۹)

جب تم (بحالتِ جنگ دشمن سے) خطرہ محسوس کرو تو صلوٰۃ کو چلتے پھرتے یا سواری پر پڑھ لو، اور جب امن ہو جائے تو صلوٰۃ کو اسی طریقے سے ادا کرو، جس طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے تم کو سکھائی ہے اور جس طریقہ سے تم (پہلے) ناواقف تھے۔

صلوٰۃ کا طریقہ کہاں ملے گا

جس طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ فرض کی ہے وہ طریقہ قرآن مجید میں تو نہیں ملتا، ظاہر ہے کہ پھر وہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں ملے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ (صحیح بخاری)

صلوٰۃ اسی طریقہ سے پڑھو جس طریقہ سے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔

مذکورہ بالا آیت وحدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ جس طریقے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ ادا کی ہے وہ طریقہ فرض ہے۔ اس طریقہ میں فرض، واجب، سنت اور مستحب کی تقسیم فرضی ہے۔ تمام ایمان والوں کو صرف اسی طریقہ سے صلوٰۃ پڑھنی چاہیئے جس طریقہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی طریقوں سے صلوٰۃ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طریقہ سے صلوٰۃ پڑھی ہے اور یہی طریقہ فرض ہے۔ صحیح احادیث سے اس طریقہ کو تلاش کر کے اس طریقہ کے مطابق صلوٰۃ پڑھنی چاہیئے۔ صلواۃ کے فرقہ وارانہ طریقوں سے کلیۃً اجتناب کرنا چاہیئے۔

صلوٰۃ کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَ الْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ مَابَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

پانچوں نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ، ایک رمضان سے دوسرا رمضان، درمیانی زمانے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہ نہ کئے ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَرَأَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا مَاتَقُوْلُ ذٰلِكَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَا یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

بتاؤ اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا یہ (نہانا) اس کے میل میں سے کچھ باقی چھوڑے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا، میل میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی مثال پانچوں صلاتوں کی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

آدابُ الصّلوٰۃ

بعض لوگ جب صلوٰۃ پڑھنے کھڑے ہوتے ہیں تو اس بات کا مطلق خیال نہیں کرتے کہ کس کے سامنے کھڑے ہو رہے ہیں اور اس کے سامنے کھڑے ہونے کے لئے کس قدر ادب و احترام کی ضرورت ہے۔ بے ادبی و بدتہذیبی کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرتے اور بعض تو ایسے کام کر گذرتے ہیں کہ دیکھنے والے کو کراہت آتی ہے۔ سکون و اطمینان کا نام و نشان تک نہیں ہوتا۔ بعض لوگ اگرچہ ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرتے ہیں لیکن سکون اُن کی صلوٰۃ میں بھی ناپید

ہوتا ہے۔ جسم متحرک رہتا ہے، کبھی ایک پیر پر زور دیتے ہیں اور کبھی دوسرے پر، کبھی جھک جھک کر پیروں کو دیکھتے ہیں اور کبھی کپڑوں کو، نظریں اِدھر اُدھر اور اُوپر کو اٹھتی ہیں۔ کبھی میل اُتارتے ہیں، اکثر ڈاڑھی سے کھیلتے رہتے ہیں، بغیر کسی خاص ضرورت کے کھجاتے رہتے ہیں۔ جماہی آتی ہے تو نہ اس کو روکتے ہیں نہ منہ پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ رفع یدین کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا مکھی اُڑا رہے ہیں بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ہاتھ پھینک رہے ہیں، ہاتھوں میں اُوپر اُٹھانے کے بعد سکون پیدا بھی نہیں ہونے پاتا کہ فوراً لاپرواہی سے اُن کو نیچے لے آتے ہیں۔ بعض لوگوں کا رفع یدین رکوع سے اُٹھتے اُٹھتے ہی ختم ہو جاتا ہے جب سیدھے کھڑے ہوتے ہیں تو ہاتھ نیچے جا چکتے ہیں، بعض لوگ انگلیوں کو ذرا سی جنبش دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ رفع یدین ہو گیا۔ جب وضو کر کے آتے ہیں تو آستینیں چڑھی ہوتی ہیں اسی حالت میں صلوٰۃ شروع کر دیتے ہیں پھر یا تو صلوٰۃ میں آستینیں اُتارتے ہیں یا صلوٰۃ کے بعد۔ گویا صلوٰۃ اسی حالت میں پڑھ لیتے ہیں۔ بعض لوگ تو شیروانی اور کوٹ وغیرہ کی آستینیں چڑھا کر وضو کرتے ہیں اور پھر بغیر آستینیں اُتارے صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔ خم ٹھونک کر ٹانگیں چیر کر کھڑے ہوتے ہیں۔ بجائے کلائی کے کہنی یا بازو کو پکڑتے ہیں۔ عاجزی و فروتنی مقصود ہوتی ہے۔ بعض لوگ ایسا بھی کرتے ہیں کہ جلدی جلدی وضو کر کے آئے اور آ کر رکوع میں مل گئے پھر زمین سے تولیہ اُٹھا کر عین رکوع کی حالت میں تولیہ سے منہ پونچھتے ہیں۔ بعض رکوع سے کھڑے ہو کر اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے رومال وغیرہ باندھتے ہیں، دیکھنے والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ صلوٰۃ پڑھ رہے ہیں۔ پہلے مسواک یا کوئی اور سامان سجدہ کی جگہ پر رکھ دیتے ہیں۔ پھر جب سجدہ کرنے لگتے ہیں تو ایک ہاتھ سے اور بعض اوقات دونوں ہاتھوں سے اس کو اُٹھا کر سجدہ کے مقام سے علیحدہ رکھ دیتے ہیں۔ بعض لوگ جب بیٹھتے ہیں تو دونوں ہاتھوں سے قمیص کے دامن کو اپنی گود میں پھیلا لیتے ہیں، اس کی سلوٹیں دور کرتے ہیں۔ کھڑے ہوتے ہیں تو قمیص کے پیچھے کے دامن کو ٹھیک کرتے ہیں۔ سجدہ میں جانے سے پہلے بار بار سجدہ گاہ کو دونوں ہاتھوں سے صاف کرتے ہیں اور پھر دونوں ہاتھوں کو دیکھتے ہیں کہ کہیں ہاتھوں پر کچھ لگ تو نہیں گیا۔ بعض لوگ بے ضرورت ننگے سر صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔ ٹوپی یا صافہ ان کے پاس رکھا ہوتا ہے اُسے نہیں پہنتے حالانکہ ویسے ہر وقت پہنے رہتے ہیں، صلوٰۃ پڑھنے کھڑے ہوئے تو ٹوپی وغیرہ اُتار دی اور جیسے ہی صلوٰۃ پڑھ کر واپس ہوئے تو پہن لی۔ قمیص ہوتے ہوئے صرف بنیان پہن کر عجیب و غریب ہیئتِ کذوبہ کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ لوگوں کے لئے زینت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے زینت کو اُتار پھینکتے ہیں۔ ان تمام مذکورہ بالا باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے لاابالیت اور بے ادبی کا مکمل ترین مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہی لوگ دنیوی حکمرانوں کے سامنے ایسا نہیں کرتے لیکن دربارِ الٰہی میں سب کچھ جائز سمجھتے ہیں۔

غرض یہ کہ ان کی صلوٰۃ ادب واحترام سے معرّیٰ اور بدتہذیبی اور بدہیئتی کا مرقع ہوتی ہے۔
اب ذیل میں وہ دلائل بیان کئے جاتے ہیں جن سے ان اُمور کا ناجائز ہونا ثابت ہو جائے گا اور ہر بات کے لئے آیت وحدیث کے طالب اس سے تسلّی پائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ (مؤمنون ۱-۲)

اُن مؤمنین کو فلاح نصیب ہوگی جو اپنی صلوٰۃ خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

۲۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ (بقرہ ۲۳۸)

صلوٰۃ کی حفاظت کرو، خصوصاً بیچ والی صلوٰۃ کی، (صلوٰۃ میں) اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

۳۔ حضرت جبریل علیہ السلام پوچھتے ہیں، احسان کسے کہتے ہیں؟
رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ

(صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عمرؓ)

تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ خیال رکھے کہ اللہ (تعالیٰ) تجھے دیکھ رہا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ میں احسان یعنی حُسن وخوبصورتی ہونی چاہیئے اور جب بندہ یہ خیال کرے گا کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں یا کم از کم میں نہیں دیکھ رہا تو اللہ (تعالیٰ) مجھے دیکھ رہا ہے تو کس قدر ہیبت وتعظیم اس کے قلب میں پیدا ہوگی، کس قدر خشوع اور خضوع ہوگا اور کس قدر حرکات وسکنات میں احتیاط ملحوظ رہے گی۔ ان تمام بدتہذیبیوں اور بدعنوانیوں کے خلاف جو اوپر مذکور ہوئیں صرف یہی ایک حدیث کافی ہے۔ صاف ثابت ہو رہا ہے کہ صلوٰۃ حُسن وخوبی کے ساتھ ادا ہونی چاہیئے۔ ذرا ہر شخص اس موقع کا تصوّر کرے کہ وہ حاکم کے سامنے کھڑا ہو، حاکم اُسے دیکھ رہا ہو تو کس قدر سکون وادب سے اُسے کھڑا ہونا پڑے گا۔ بے جا حرکات تو کجا کھجانے تک کی ہمت نہیں ہوگی۔ کیا یہی منشاء اس حدیث کا نہیں ہے؟

۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ

رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے پانچ صلاتیں فرض کی ہیں جس نے ان کے لئے اچھا وضو کیا اور ان کے وقت پر ان کو ادا کیا اور رُکوع اور خشوع کو پورا کیا اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے وعدہ ہے کہ اس کو بخش دے گا اور جو ایسا نہیں

لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ (ابوداؤد جزء ۱ ص۶۷ باب فی المحافظۃ علی الصلوٰت وسندہٗ صحیح مرعاۃ جلد ۱ ص۳۷۷)

کرے گا اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے کوئی وعدہ نہیں، خواہ بخش دے خواہ عذاب کرے۔

اس حدیث میں بھی خشوع پر زور دیا گیا ہے یعنی پوری دلجمعی، حضورِ قلب، ہیبت و آداب کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔

۵۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْنَا اَنْ نَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَلَا نَكُفَّ ثَوْبًا وَّلَا شَعْرًا

(صحیح بخاری جزء ۱ ص۱۰۶ و صحیح مسلم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور (صلوٰۃ میں) نہ کپڑا سمیٹیں اور نہ بال سمیٹیں۔

اس حدیث میں کتنا ادب سکھایا گیا ہے۔ اس حدیث کا تقاضہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بے ضرورت کوئی حرکت نہ کرے، کیوں کہ یہ تعظیم کے منافی ہے۔ آستینیں چڑھا کر صلوٰۃ پڑھنے والے اور پھر صلوٰۃ ہی میں اُن کو اُتارنے والے غور کریں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالوں کو نہ سمیٹے، بالوں کا جوڑا نہ باندھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ (صحیح مسلم باب عطاء السجود جلد ۱ ص۲۰۳)

اس طرح صلوٰۃ پڑھنے والا ایسا ہے گویا اُس کی مشکیں بندھی ہوئی ہیں۔

۶۔ جانماز وغیرہ پر نقش و نگار اور تصاویر نہیں ہونی چاہئیں، بلکہ اس قسم کی کوئی چیز بھی نہ ہونی چاہیئے جس سے حضورِ قلب میں فرق آئے۔

صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ يَّفْتِنَنِيْ

(صحیح بخاری جزء ۱ ص۱۰۱ باب اذا صلی فی ثوب لہ اعلام)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نقش و نگار والی چادر میں صلوٰۃ پڑھی۔ آپ نے اس کے نقش و نگار کو دیکھا جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اس چادر کو لے جاؤ (اور دوسری لے آؤ) میں صلوٰۃ میں تھا میری نظر اس کے نقوش پر پڑ جاتی تھی، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ مجھے فتنہ میں مبتلا نہ کر دے۔

آپ نے ایک پردہ کے متعلق حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔

اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ فِيْ صَلٰوتِيْ

اس پردہ کو مجھ سے دُور کرو کیوں کہ اس کی تصویریں صلوٰۃ میں میرے سامنے آتی رہیں گی۔

(صحیح بخاری جزء اوّل ص۱۰۵ عن انسؓ)

اس حدیث سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر پردہ میں تصویریں ہوں تو کوئی حرج نہیں، نہیں پردہ میں بھی تصویریں نہیں ہونی چاہئیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِيْ عَلٰى سَهْوَةٍ لِّيْ فِيْهَا تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهٗ وَقَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ (صحیح بخاری کتاب اللباس جزء ۷، ص۲۱۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے۔ میں نے طاق پر ایک پردہ جس میں تصویریں تھیں لٹکا دیا تھا۔ آپ نے اس پردہ کو دیکھا تو اُسے پھاڑ دیا اور فرمایا! قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ (تعالیٰ) کی پیدائش کی نقل کرتے ہیں۔

الغرض مصلّی کے سامنے ایسی کوئی چیز نہ ہونی چاہیئے جو اُسے اپنی طرف مشغول کرلے۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يُّشْغِلُ الْمُصَلِّيْ (رواہُ احمد بلوغ جزء ۳ ص۶۷ ورواہ ابو داؤد عن عثمان بن طلحہؓ وسندہٗ صحیح۔ صلاۃ النبی للناصر الدین الالبانی ص۸۰)

مسجد میں (قبلہ کی طرف) ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیئے جو مصلّی کو مشغول کرلے۔

۷۔ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهٖ (ابوداؤد عن ابن عمرؓ جلد اوّل ص۱۴۹ وسندہٗ۔ صحیح مرعاۃ جلد اوّل ص۶۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ میں ہاتھ ٹیکا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

کس قدر ادب سکھایا جارہا ہے صلوٰۃ میں ہاتھ ٹیکا کر بھی نہ بیٹھو کہ یہ بھی ادب کے منافی ہے۔

۸۔ ایک شخص نے بحالتِ صلوٰۃ چھینک کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ لَایَصْلُحُ فِیْھَا شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ (صحیح مسلم)

یہ صلوٰۃ ہے، اس میں لوگوں کی بات چیت کی قسم سے کوئی چیز جائز نہیں۔

اس حدیث سے اور ابوداؤد کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوٰۃ میں چھینک کر الحمد للہ کہنا تو جائز ہے لیکن اس کا جواب دینا جائز نہیں۔ (ابوداؤد باب فی تشمیت العاطس فی الصلوٰۃ۔ سنن صحیح جزء اوّل صـ۱۴۱) ۔ دلیل کے لئے صـ۲۴۰ دیکھئے

صلوٰۃ میں سلام کا جواب زبان سے نہ دے

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ "ہم نے کہا اے اللہ کے رسول پہلے آپ ہمارے سلام کا جواب دیا کرتے تھے (اب کیوں نہیں دیتے)"

آپ نے فرمایا۔

اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

بے شک صلوٰۃ میں (اللہ تعالیٰ کی طرف) شغل ہوتا ہے۔

نوٹ :۔ صلوٰۃ میں ہاتھ کے اشارہ سے سلام کا جواب دینا مسنون ہے۔ دلیل کے لئے صـ۲۴۱ دیکھئے۔

۹۔ جب کھانا حاضر ہو یا پیشاب پاخانہ لگ رہا ہو تو صلوٰۃ نہ پڑھے بلکہ کھانا کھالے، پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو جائے پھر صلوٰۃ پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا وَھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ (صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقہؓ جلد ۱ صـ۲۲۵)

کھانا حاضر ہو تو صلوٰۃ نہیں ہوتی اور پیشاب پاخانہ کو روک کر بھی صلوٰۃ نہیں ہوتی۔

۱۰۔ عَنْ مُعَیْقِیْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یُسَوِّی التُّرَابَ حَیْثُ یَسْجُدُ قَالَ اِنْ کُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَۃً (صحیح بخاری ۲/۸۰ و صحیح مسلم جلد اوّل صـ۲۲۲ واللفظ لہٗ)

ایک شخص سجدہ کی جگہ مٹی کو برابر کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کرنا ضروری ہی ہو تو صرف ایک مرتبہ کر سکتے ہو۔

کس قدر ادب ملحوظ ہے! وہ لوگ جو بار بار کپڑے جھاڑتے ہیں، صلوٰۃ میں منہ پونچھتے ہیں، سر پر رومال باندھتے ہیں یا صلوٰۃ میں آستینیں چڑھاتے ہیں یا اُتارتے ہیں اس حدیث پر غور کریں۔

۱۱۔ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح بخاری جزو ۲ صـ ۸۴ و صحیح مسلم من ابی ہریرۃ رض)

کس قدر آداب شاہانہ ملحوظ ہیں۔ صلوٰۃ میں میل اُتارنے والے یا ڈاڑھی سے کھیلنے والے غور کریں۔

۱۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ

حضرت عائشہ رض نے صلوٰۃ میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شیطان کا بندے کی صلوٰۃ میں سے جھپٹ لینا ہے۔

(صحیح بخاری جزو ۱ صـ ۱۹۱)

صلوٰۃ میں نیچی نظریں رکھنا اور اِدھر اُدھر نہ دیکھنا کس قدر ضروری ہے، کس قدر آداب شاہی کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ مزید سُنیئے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ

(صحیح بخاری ۱/۱۹۱)

لوگوں کا کیا حال ہے کہ صلوٰۃ میں اپنی نگاہیں اوپر اُٹھاتے ہیں پھر اس سلسلہ میں آپ نے سخت تنبیہ کی اور فرمایا لوگ ایسا کرنے سے باز آجائیں ورنہ اُن کی نظریں اُچک لی جائیں گی۔

اُوپر نگاہ اُٹھانے کو کس قدر سختی سے منع کیا گیا ہے۔ غور فرمایئے کہ کس قدر آداب ذوالجلال کا پاس ہے کہ نظریں تک اونچی نہیں کر سکتے، کُجا بے ضرورت ہاتھوں کی حرکات۔

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ

جب تم میں سے کسی کو صلوٰۃ میں جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے۔

(صحیح مسلم کتاب الزّھد)

کس قدر ادب و تعظیم کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

۱۴۔ ابن شخیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صلوٰۃ پڑھتے دیکھا ہے ایسا معلوم ہوتا تھا

لِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يعنى يَبْكِيْ

(رواہ النسائی وروی ابوداؤد نحوہ، ورواہ الترمذی و صححہ، بلوغ الامانی جزء ۴ صـ۱۱۱ ورواہ احمد و سندہ صحیح۔ التعلیقات جلد اول صـ۳۱۶)

کہ بہ سبب رونے کے آپ کے سینہ میں سے پتیلی کے جوش مارنے کی آواز کے مانند آواز آرہی تھی۔

کس قدر خشیتِ الٰہی کا مظاہرہ ہے:۔

۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ (ابوداؤد ونسائی عن ابی ذر جلد اوّل صـ۱۳۴ ورواہ الترمذی وصححہ و صححہ احمد محمد شاکر فی تعلیقاتہ علی الترمذی۔ سکت عنہ المنذری۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ۱۸)

جب تم میں سے کوئی صلوٰۃ پڑھے تو کنکریوں کو (بحالتِ صلوٰۃ) نہ ہٹائے کیوں کہ اس کے سامنے رحمت متوجہ ہوتی ہے۔

صلوٰۃ میں منہ پوچھنے والے، کسی چیز کو اِدھر سے اُدھر اُٹھا کر رکھنے والے غور کریں۔

۱۶۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:۔

مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان (رات کو) کبھی گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعت پڑھتے کچھ نہ پوچھو کس قدر حسن وخوبی اور درازی کے ساتھ پڑھتے پھر چار رکعت اور پڑھتے کچھ نہ پوچھو کس قدر حسن وخوبی اور درازی کے ساتھ ادا فرماتے ہیں پھر تین رکعت پڑھتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوٰۃ میں درازی کے علاوہ کوئی ایسی چیز بھی تھی جس کو حسن وخوبی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ آہ، آج یہی مفقود ہے۔ اتنی بے ادبی اور بدصورتی کے ساتھ صلوٰۃ پڑھی جاتی ہے کہ دیکھنے والے کو نفرت ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ چار اور تین رکعت سے مراد یہ نہیں کہ وہ ایک سلام سے ہوتی تھیں۔ تفصیل وتر کے عنوان میں دیکھئے۔

۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْہِ مِنْہُ شَیْءٌ

کوئی شخص اس طرح ایک کپڑے میں صلوٰۃ نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر اس کا کچھ حصہ نہ ہو۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ہریرہ رضؓ)

کس قدر زینت و احترام کو ملحوظ رکھا گیا ہے، صرف بنیان پہن کر صلوٰۃ پڑھنے والے غور کریں۔

۱۸۔ حضرت سلمہؓ پوچھتے ہیں۔ "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں شکاری آدمی ہوں کیا ایک قمیص میں صلوٰۃ پڑھ لوں"، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

نَعَمْ وَازْرُرْہُ وَلَوْ بِشَوْکَۃٍ (ابوداؤد و نسائی و سندہٗ صحیح۔ ابن خزیمہ جزء اوّل صـ۳۸۱)

ہاں پڑھ لو، لیکن اس میں گھنڈی لگالو۔ اگر گھنڈی نہ ہو تو کانٹا ہی لگالو۔

گریبان چاک، بے ادبی کے ساتھ صلوٰۃ پڑھنے والے غور کریں۔

۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ازار لٹکائے ہوئے صلوٰۃ پڑھتے دیکھا تو فرمایا جاؤ اور وضو کرو پھر فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ جَلَّ ذِکْرُہٗ لَا یَقْبَلُ صَلٰوۃَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَہٗ

اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والے کی صلوٰۃ کو قبول نہیں فرماتا۔

(رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرہ کتاب الصلوٰۃ جلد اوّل صـ۱۰۰، و کتاب اللباس ج ۲ صـ۲۱ و رواہ احمد و رجالہٗ رجال الصحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ۵۰۱ و صححہ النووی علی شرط مسلم۔ ریاض الصالحین صـ۳۷ و اقرہٗ احمد محمد شاکر فی تعلیقاتہٖ علی محلی ابن حزم جزء ۴ صـ۷۵)

صلوٰۃ میں شلوار یا پاجامہ لٹکانے والے غور کریں۔ (علاوہ صلوٰۃ کے بھی ٹخنوں سے نیچے پاجامہ رکھنا منع ہے۔ صحیح بخاری)

۲۰۔ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنْ یُّغَطِّیَ الرَّجُلُ فَاہُ (رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃؓ و رواہ الحاکم و صححہ علی شرطہما و وافقہ الذہبی، تعلیقات احمد شاکر علی الترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ میں سدل سے منع فرمایا ہے اور منہ ڈھانکنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

سدل کے معنی یہ ہیں کہ کپڑا سر پر یا کندھوں پر ڈال لے اور اس کے دونوں دامن لٹکے رہیں۔ مندرجہ حدیث سے ثابت ہوا کہ صلوٰۃ میں منہ نہیں ڈھانکنا چاہیئے، اس لئے کہ یہ بھی ایک قسم کی بے ادبی ہے۔

صفحات ۹۲، ۹۳ پر جو احادیث بیان کی گئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوٰۃ میں آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں، آنکھوں کو کھلا رکھے اور ایسی چیز سامنے سے ہٹا دے، جس پر نظر پڑنے اور پھر جم جانیکا اندیشہ ہو۔ اپنے مخاطب کے سامنے آنکھیں بند کرنا بدتہذیبی ہے اور آدابِ شاہی کے قطعاً منافی ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں کھول کر صلوٰۃ ادا کی اور اس سنّت کو قیامت تک کے لئے واجب التعمیل کر دیا۔

۲۱ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهٖ وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ (صحیح بخاری جزء اوّل ص۱۱۱)

اگر کپڑا کشادہ ہو تو اس کو پورے جسم پر لپیٹ لو اور اگر تنگ ہو تو تہبند باندھ لو۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وسعت کے باوجود صرف تہ بند باندھ کر صلوٰۃ پڑھنا جائز نہیں، اوپر کا بدن بھی ڈھانکنا ضروری ہے۔

۲۲ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- [1]

اذا صلی احدکم فلیلبس ثوبیہ فان اللہ احق من تزین لہ۔ (بیہقی جزء ۲ ص۲۳۶) سندہٗ صحیح (الاحادیث الصحیحہ جزء ۳ ص۳۵۷)

جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے دونوں کپڑے پہن لے اس لئے کہ اللہ سب سے زیادہ حق دار ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے۔

اِذَا كَانَ لِاَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اِلَّا ثَوْبٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهٖ (ابوداؤد عن ابن عمر جلد اوّل وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جلد اول ص۲۴)

جس کے پاس دو کپڑے ہوں وہ دونوں کپڑوں کو پہن کر صلوٰۃ پڑھے، ہاں اگر کسی کے پاس دو کپڑے نہ ہوں بلکہ ایک ہی کپڑا ہو تو اس کا تہ بند باندھ لے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهٖ فِیْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ (صحیح بخاری)

عمر بن ابی سلمہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں اشتمال کئے ہوئے صلوٰۃ پڑھتے دیکھا، آپ نے کپڑے کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔

[1] مختلف اسناد کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہے۔

امام اخفش رح کہتے ہیں :۔

اِنَّ الْاِشْتِمَال ھو اَن یلتف الرّجل بردائہٖ او بکسائہ من رأسہٖ الیٰ قدمہٖ (نیل الاوطار جزء ۲ صـ ۶۲)

اشتمال سر سے قدم تک ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔

یعنی ایک کپڑے میں صلوٰۃ پڑھے تو بھی سر ڈھانک لے۔ ننگے سر صلوٰۃ پڑھنے والے کوئی ایسی حدیث پیش نہیں کر سکتے کہ جس میں ٹوپی یا صافہ کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ننگے سر صلوٰۃ پڑھنے کی صراحت ہو اور نہ کوئی ایسی قولی یا تقریری حدیث ہی پیش کر سکتے ہیں۔ کنز العمال کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوپی کا سترہ بنا کر صلوٰۃ پڑھی، اس میں بھی ننگے سر کی صراحت نہیں، ہو سکتا ہے سر پر کوئی اور چیز ہو پھر اس کی سند بھی معلوم نہیں کیسی ہے۔ کنز العمال کا نام لے دینا کافی نہیں۔ اگر یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ واقعی آپ ننگے سر تھے، تو اس میں تو سترہ بنانے کا عذر موجود ہے، پھر ننگے سر صلوٰۃ پڑھنے والے بغیر سترہ کے عذر کے کیوں ٹوپی اُتار کر صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ صحابہؓ شدتِ گرمی کی وجہ سے اپنے عماموں پر سجدہ کرتے تھے، اس روایت میں بھی ننگے سر کی صراحت نہیں، ممکن ہے سر پر کوئی اور چیز ہو، ممکن ہے شملہ پر سجدہ کرتے ہوں، جیسا کہ حدیث مذکورہ کی متعدد ضعیف اسناد میں "رکور عمامہ"، یعنی عمامہ کے پیچ یا کور پر سجدہ کرنے کی صراحت ہے۔ اگر ہم یہ بھی فرض کر لیں کہ وہ ننگے سر ہی صلوٰۃ پڑھتے تھے تو اس کے لئے شدت گرمی کا عذر تھا۔ زمین اتنی گرم ہوتی تھی کہ پیشانی ٹکانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا تھا۔ لیکن آجکل مسجدوں کی پختہ چھتوں کے سایہ میں دریوں اور قالینوں پر سجدہ کرنے والے کیا اسی عذر سے ننگے سر صلوٰۃ پڑھتے ہیں؟

تیسری دلیل جو یہ لوگ پیش کرتے ہیں وہ حضرت جابرؓ کا اثر ہے کہ انہوں نے ایک کپڑا لپیٹ کر صلوٰۃ ادا کی حالانکہ اُن کے کپڑے تپائی پر رکھے ہوئے تھے۔ اس روایت میں یہ کہاں ہے کہ حضرت جابرؓ نے ننگے سر صلوٰۃ ادا کی تھی؟ اور جب یہ نہیں تو یہ روایت ننگے سر صلوٰۃ ادا کرنے کی دلیل کیسے بن گئی؟ غرض یہ کہ ایسی کوئی حدیث نہیں کہ جس میں ننگے سر صلوٰۃ ادا کرنے کی صراحت ہو اور وہ بھی بغیر عذر کے، یعنی نہ سترہ کا عذر ہو نہ عسرت کا، نہ شدتِ گرمی کا اور نہ بیماری وغیرہ کا۔ الغرض خوب زینت کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (اعراف ۔ ۳۱)

ہر صلوٰۃ کے وقت اپنی زینت کی چیزیں پہن لیا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ یُّزَیَّنَ لَہٗ۔ (سنن بیہقی بطرق متعددۃ ورواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہٗ حسن مرعاۃ المفاتیح جلد اوّل صـ۵۰۶)

اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ (صحیح مسلم جلد اوّل صـ۵۲)

بے شک اللہ خوبصورت ہے، خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

عاجزی اور فروتنی کے خیال سے زینت ترک کرنا یہ بھی خلافِ سنت ہے کیوں کہ اس قسم کی عاجزی صرف نمازِ استسقاء میں مسنون ہے نہ کہ تمام نمازوں میں۔

۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "کیا بات ہے کہ میں تم کو اس طرح ہاتھ اُٹھاتے دیکھتا ہوں جس طرح سرکش گھوڑوں کی دُمیں اُٹھتی ہیں"

اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ (صحیح مسلم جلد ۱ صـ۱۸۴)

صلوٰۃ میں ساکن رہو۔

کیوں کہ پوری صلوٰۃ میں سکون کا حکم ہے لہٰذا ہاتھ اُٹھانا بھی خوبصورتی اور سکون کے ساتھ ہونا چاہیئے نہ کہ بدتہذیبی اور عجلت کے ساتھ گویا کہ مکھی اُڑا رہے ہیں یا ہاتھ پھینک رہے ہیں جیسا کہ آجکل اکثر رفع یدین کرنے والوں کا شیوہ ہے۔ اگر اس حدیث سے مطلق سکون مراد لیا جائے تو صلوٰۃ صلوٰۃ ہی نہ رہے گی کیوں کہ صلوٰۃ تو چند حرکات وسکنات کا مجموعہ ہے۔ رکوع وسجود وغیرہ سب ہی تو حرکات ہیں، یہ سب ترک کرنے ہوں گے۔ غرض یہ کہ حرکت تو ہو لیکن سکون واطمینان لئے ہوئے۔ ہر حرکت کے بعد سکون ہو اور ہر سکون کے بعد حرکت۔

صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلٰوتَکَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی کَیْفَ یُصَلِّیْ (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض جلد اوّل صـ۱۸۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صلوٰۃ سے فارغ ہو کر فرمایا اے فلاں کیا تم اپنی صلوٰۃ حسن وخوبی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے۔ مصلّی جب صلوٰۃ پڑھتا ہے تو وہ اس بات کو کیوں مدِ نظر نہیں رکھتا کہ وہ کس طرح صلوٰۃ پڑھ رہا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ پڑھنی چاہیئے۔

یہ طریقہ جو کچھ مذکور ہوا ہے اختیار کی حالت کے لئے ہے ورنہ مجبوری میں جس طرح ہو سکے اس طریقۂ مسنونہ سے حتی الامکان مشابہ رکھتے ہوئے صلوٰۃ ادا کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا (بقرہ - ۲۸۶)

اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُسی قدر جس قدر اُسے طاقت ہو۔

حتّٰی کہ مجبوری میں اگر بچّہ کو گود میں لے کر صلوٰۃ پڑھنی پڑے تو یہ بھی جائز ہوگا مگر صلوٰۃ ترک نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی نواسی حضرت امامہؓ کو کندھے پر بٹھا کر صلوٰۃ پڑھی ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اور اس طرح اُمّت کی عورتوں کے لئے صلوٰۃ کی وقت پر ادائیگی میں سہولت پیدا کر دی۔ صلوٰۃ میں توجہ اور حضورِ قلب برقرار رکھنے کے لئے سانپ اور بچھّو تک کو مارنے کی اجازت دی۔

الفاظ حدیث یہ ہیں :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ الْحَیَّۃَ وَالْعَقْرَبَ (ابوداؤد عن ابی ہریرۃ جلد اوّل ص۱۴۰ ورواہ الترمذی وصححہ ھو والمنذری والحاکم، مرعاۃ جلد ۲ ص۲)

صلوٰۃ میں دو کالوں کو مار دیا کرو یعنی سانپ اور بچھّو کو۔

الغرض حضورِ قلب بہت ضروری چیز ہے اور اسی حضورِ قلب کی خاطر بہت سی رعایتیں ہمیں دی گئی ہیں لیکن وقت پر صلوٰۃ پڑھنا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے اگر وقت جاتا ہو تو پھر اطمینانِ قلب ہو یا نہ ہو پہلے صلوٰۃ پڑھے۔

اس تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ صلوٰۃ میں سکون ہو، اطمینان ہو، خشوع و خضوع اور حضورِ قلب ہو۔ حسن و خوبی، ادب و احترام، خشیتِ الٰہی اور آدابِ شاہی کے ساتھ صلوٰۃ ادا کی جائے۔

۲۵۔ ایک شخص نے صلوٰۃ پڑھی، پھر آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا :۔

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ

واپس جا کر پھر صلوٰۃ پڑھو، تم نے صلوٰۃ نہیں پڑھی۔

اس نے دوبارہ صلوٰۃ پڑھی، آپ نے پھر وہی فرمایا۔ اس نے تیسری مرتبہ صلوٰۃ پڑھی، آپ نے پھر وہی فرمایا۔ اَب اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے سکھا دیجیئے، آپ نے فرمایا :۔

اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ

جب تم صلوٰۃ کے لئے کھڑے ہو تو پورا وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف منہ کرو پھر اللہ اکبر کہو۔ پھر قرآن میں سے جو آسانی سے پڑھ سکو پڑھو، پھر

الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا (وَفِي رِوَايَةٍ) ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رضؓ)

رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان حاصل ہو جائے، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان حاصل ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اٹھو حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر ساری صلوٰۃ میں اسی طرح کرو۔

نوٹ:۔ یہ حدیث بہت طویل ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ پڑھنے کے طریقہ کے سلسلہ میں ان باتوں کے علاوہ اور بھی بہت سی باتوں کا حکم دیا تھا لیکن اختصار کے مدنظر اس حدیث کا صرف وہ حصہ بیان کیا گیا ہے جو صحیحین میں مذکور ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

پاکی اور ناپاکی

اگر کسی چیز میں گندگی لگ جائے تو اُسے پانی سے دھو کر پاک کرے، سمندر کے پانی سے بھی دھو کر پاک کیا جاسکتا ہے۔ [۱]

جب پانی بہت مقدار میں ہو (مثلاً سمندر، دریا، جھیل، بند وغیرہ) تو وہ گندگی پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ [۲]

اگر پانی کم مقدار میں ہو لیکن جاری ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوگا۔ اگر رُکا ہوا ہو تو ناپاکی گرنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ [۳]

بلی کا جھوٹا پانی پاک ہوتا ہے اور اس سے وضو وغیرہ کیا جاسکتا ہے۔ [۴]

[۱] سئال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا نرکب البحر و نحمل معنا قلیل الماء فان توضأنا بہ عطشنا أفنتوضأ بماء البحر۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور ماءہ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح، نیل الاوطار جزء ۱۔ ص ۱۳۵)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث وفی روایۃ لم ینجس (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح مرعاۃ المفاتیح جلد اوّل، ص ۵۳۷)

نوٹ:۔ تلّہ پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں، قلتین کے معنی پہاڑ کی دو چوٹیاں۔ اس سے مُراد کثیر پانی ہے جس طرح ایک ہاتھی ڈوب یا دو ہاتھی ڈوب پانی سے کثیر پانی مراد ہوتا ہے۔

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا لیست بنجس انھا من الطوافین علیکم او الطوافات (رواہ مالک و احمد و ابوداؤد و النسائی وسندہ صحیح مرعاۃ جلد اوّل، ص ۵۴۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اگر کُتّا کسی برتن میں پانی پیئے تو پانی کو بہا دے اور اس برتن کو سات مرتبہ پانی سے دھو کر آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھے۔ [۱]

اگر مسجد کے کچے صحن میں کوئی پیشاب کر دے تو اس پر ایک ڈول پانی بہا دے [۲]

اگر کپڑے پر عورتوں کی اذیتِ ماہانہ کا خون لگ جائے تو اُسے کھُرچ دے، پھر پانی سے رگڑے، پھر پانی اور بیری سے دھوئے (یعنی بیری کے پتّے پانی میں بھگوئے یا جوش دے پھر اس پانی سے دھوئے) [۳]

جب ناپاک کپڑے کو دھو کر پاک کیا جائے تو اس کا خشک ہونا ضروری نہیں۔ تر کپڑا پہن کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ [۴]

اگر کپڑے پر منی لگ جائے تو اس حصّہ کو جہاں منی لگی ہو دھو ڈالے۔ اگر منی خشک ہو تو اُسے کھُرچ ڈالے۔ [۵]

اگر مذی نکلے تو شرمگاہ کو دھوئے۔ اگر بدن پر یا کپڑے پر مذی لگ جائے تو بدن کو دھو ڈالے اور کپڑے پر پانی چھڑک دے [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ فاغسلوہ سبع مرات وعفروہ الثامنۃ بالتراب (صحیح مسلم عن عبداللہ بن مغفل) وفی روایۃ فلیرقہ ثم لیغسلہ سبع مرار (صحیح مسلم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هریقوا علی بولہ سجلاً من ماء او ذنوبا من ماء (صحیح بخاری و روای مسلم نحوہ)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب ثوب احداکن من الحیضۃ فلتقرصہ ثم لتنضحہ بماء (صحیح بخاری) تحتہ ثم تقرصہ بالماء ثم تنضحہ (صحیح مسلم عن اسماء) واغسلیہ بماء وسدر (رواہ ابوداؤد والنسائی عن ام قیس وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء اوّل ص ۳۶)

[۴] یخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واثر الغسل فی ثوبہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عائشہؓ)

[۵] قالت عائشۃ کنت اغسلہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ قالت عائشۃ لرجل لو رأیت شیئاً غسلتہ ولقد رأیتنی وانی لاحکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یابسًا بظفری (صحیح مسلم)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل ذکرہٗ ویتوضأ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) یکفیک بان تأخذ کفا من ماء فتنضح بہا من ثوبک (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ)

اگر شیر خوار لڑکا جو کھانا نہ کھاتا ہو کپڑے پر پیشاب کر دے تو کپڑے پر پانی بہا دے۔ [1]

اگر شیر خوار لڑکی کپڑے پر پیشاب کر دے تو اُسے دھونا چاہیئے۔ [2]

جانور کی کھال کو پکا کر رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ کھال کو پانی اور درخت شلم کے پتوں میں پکایا جائے اور رنگ لیا جائے۔ [3]

درندوں کی کھال استعمال نہ کرے۔ [4]

جوتی میں اگر نجاست لگ جائے تو اُسے مٹی سے رگڑ کر صاف کرے۔ روندنے سے بھی نجاست زائل ہو جاتی ہے [5]

اگر بارش کے بعد ناپاک راستہ پر سے گذر ہو اور اس کے بعد پاک راستہ آجائے تو وہ راستہ نجاست کو زائل کر دے گا [6]

پیشاب، گوبر، لید وغیرہ ناپاک ہیں۔ [7]

[1] عن ام قیس أنها أتت بابن لها صغیر لم یأکل الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فدعا بماء فنضحہ ولم یغسلہ (صحیح بخاری و رواہ مسلم نحوہ) وفی روایۃ دعا بماء فنضبہ علیہ (صحیح مسلم) [2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل من بول الجاریۃ ویرش من بول الغلام (رواہ ابوداؤد عن ابی السمح وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۵۶۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بول الرضیع "ینضح بول الغلام ویغسل بول الجاریۃ" (صحیح ابن خزیمہ عن علی جزو اوّل ص ۱۴۳ وسندہ صحیح) [3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دبغ الاھاب فقد طھر (صحیح مسلم) مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجال یجرون شاۃ لھم مثل الحمار فقال لو أخذتم اھابھا فقالوا انھا میتۃ فقال یطھرھا الماء والقرظ (رواہ مالک وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء اول ص ۵۳) [4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جلود السباع (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی عن اسامۃ بن عمیر وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جلد اوّل ص ۱۵۷) [5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وطئی احدکم بنعلیہ الاذی فان التراب لہ طھور (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۵۶۴) [6] قالت امرأۃ ان لنا طریقا الی المسجد منتنۃ فکیف نفعل اذا مطرنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أ لیس بعدھا طریق ھی اطیب منھا قالت بلی قال فھذہ بھذہ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۵۷۲)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الروثۃ "ھذا رکس" (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر عذاب القبر من البول (رواہ الدارقطنی عن ابی ہریرۃ وقال صحیح ورواہ الدارقطنی عن ابن عباس وقال لا بأس بہ۔ دارقطنی مطبوعۃ فاروقی دہلی ص ۴۷)

قضائے حاجت اور استنجاء

بیت الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی وغیرہ (جس میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو) اُتار دے [۱]

بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے "بسم اللہ" کہے۔ [۲]

پھر یہ دعا پڑھے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ [۳]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں جن وانس کے خبیث مردوں اور عورتوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

قضائے حاجت کے وقت یعنی پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرے نہ پیٹھ [۴]

اگر درمیان میں کوئی اوٹ ہو تو مضائقہ نہیں۔ [۵]

قضائے حاجت کے وقت قدموں پر بیٹھے۔ [۶]

[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ (رواہ الترمذی وصححہ والمنذری۔ نیل الاوطار جزء ۱ ص ۶۵ ومرعاۃ المفاتیح جلد اوّل ص ۴۱۸)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم الخلاء فقولوا بسم اللہ أعوذ (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء اوّل ص ۲۵۲)

[۳] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم الخلاء فقولوا (رواہ النسائی وسندہ صحیح)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا اتی أحدکم الغائط فلا یستقبل القبلۃ ولا یولّیھا ظھرہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ لغائط او بول (صحیح مسلم عن سلمانؓ)

[۵] عن ابن عمر قال رقیت یوما علی بیت حفصۃ فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حاجتہ مستقبل الشام مستدبر الکعبۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن جابر قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن نستقبل القبلۃ ببول فرأیتہ قبل ان یقبض بعام یستقبلھا (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۱ ص ۷۰) قال ابن عمر انما نھی عن ھذا فی الفضاء فاذا کان بینک وبین القبلۃ شیٔ یسترک فلا بأس (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن۔ نیل جزء ۱ ص ۷۳، وصححہ جماعۃ۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ص ۴۱)

[۶] عن ابن عمر:... فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی لبنتین (صحیح بخاری کتاب الوضوء باب من تبرز علی لبنتین)

اگر جنگل میں قضائے حاجت کے لئے جائے تو دور چلا جائے [1]
کسی چیز کی اوٹ میں بیٹھے (تاکہ لوگوں کی نگاہ نہ پڑے) [2]
ستر اُس وقت تک نہ کھولے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جائے [3]
جب قضائے حاجت سے فارغ ہو تو پانی سے استنجا کرے [4]
استنجاء بائیں ہاتھ سے کرے، داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرے [5]
نہ داہنا ہاتھ شرم گاہ کو لگائے [6]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا ذهب المذهب أبعد (رواہ الترمذی والنسائی وابوداؤد وصححہ الترمذی)

[2] فلم یر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً یستتر بہ فاذا شجرتان فقال التئما (صحیح مسلم عن جابر فی حدیث الطویل)

[3] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجة لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض (رواہ ابوداؤد والبیہقی عن ابن عمر وصححہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ ۱/۱۱۳)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستنجی بالماء (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن انسؓ)

[5] عن سلمان قال نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستنجی بالیمین (صحیح مسلم وروی البخاری ومسلم نحوہ عن ابی قتادۃ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا دخل احدکم الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اگر پتھروں سے استنجاء کرے تو طاق عدد پتھر استعمال کرے لیکن تین پتھروں سے کم نہ ہوں [1]

گوبر یا ہڈی یا کوئلہ سے استنجاء نہ کرے [2]

پیشاب بیٹھ کر کرے، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے (بشرطیکہ چھینٹوں سے بچ سکے) [3]

قضائے حاجت کرنے والوں کو آپس میں بات نہیں کرنی چاہیئے [4]

پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب بھی نہ دے [5]

راستے میں یا ایسے سایہ دار مقام پر جہاں لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہوں قضائے حاجت نہ کرے [6]

بِل میں پیشاب نہ کرے [7]

رُکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا استجمر أحدکم فلیستجمر وترًا (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ) لا یستنجی احدکم بدون ثلاثۃ أحجار (صحیح مسلم عن سلمان)

[2] عن سلمان قال نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستنجی برجیع أو عظم (صحیح مسلم) قال وقد الجن انه أمتك ان یستنجوا بعظم أو روثة او حممة..... فنهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم عن ذٰلك (رواہ ابوداؤد وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۴۳۹ وصححہ الالبانی فی تعلیقاتہٖ علی المشکوٰۃ ۱۲/۱)

[3] بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسًا (رواہ النسائی عن عبدالرحمٰن بن حسنۃ وسندہٗ صحیح وروی ابوعوانۃ فی صحیحہ عن عائشۃ الصدیقۃ نحوہٗ۔ فتح الباری جزء اوّل ص ۲۴۱) بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائمًا (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عورتهما یتحدثان فان اللہ یمقت علی ذٰلك (رواہ احمد وابوداؤد عن ابی سعید وروی نحوہٗ ابن السکن عن جابر وصححہ۔ بلوغ الامانی جزء ۲ ص ۱۳)

[5] ان رجلا مر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبول فسلم فلم یرد علیہ (صحیح مسلم عن ابن عمرؓ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللعانین قالوا وما اللعانان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلهم (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ)

[7] نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الجحر (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۱ ص ۷۴)

[8] نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد (صحیح مسلم عن جابر)

غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے [1]

پیشاب کی چھینٹوں سے بچے [2]

کسی برتن میں پیشاب کرکے اُسے گھر میں نہ رکھا رہنے دے [3]

استنجاء اور وضو کے برتن علیحدہ علیحدہ ہونے چاہئیں [4]

جب بیت الخلاء سے نکلے تو یہ پڑھے "غُفْرَانَكَ" (اے اللہ میں تیری مغفرت کا طلب گار ہوں) [5]

استنجاء کرنے کے بعد الٹے ہاتھ کو مٹی سے رگڑ کر دھوئے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی مستحمہ ثم یغتسل فیہ (رواہ ابوداؤد و النسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۴۲۵)

[2] مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انہما یعذبان اما احدھما فکان لا یستتر من البول (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقع بول فی طست فی البیت فان الملائکۃ لا تدخل بیتًا فیہ بول منتقع (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہٗ حسن۔ مجمع الزوائد جزء اوّل ص ۲۰۴)

[4] عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور اور کوۃ فاستنجی ثم اتیتہ بانا ء آخر فتوضأ (رواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری مرعاۃ جلد ۱ ص ۴۲۹ حسنہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ ۱/۱۱۶)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک (رواہ الترمذی وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۴۲۹)

[6] فاستنجیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مسح یدہٗ علی الارض (رواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری مرعاۃ ۱/۴۲۹ وحسنہ الالبانی۔ تعلیقات ۱/۱۱۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مسواک

بہتر یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت مسواک کرے [۱]
یا ہر وضو کے ساتھ مسواک کرے [۲]
جب سو کر اُٹھے تو وضو سے پہلے مسواک کرے اور منہ کو صاف کرے [۳]
زبان کو بھی مسواک سے صاف کرے [۴]
جب گھر میں داخل ہو تو مسواک کرے [۵]
مسواک کرنے کے بعد مسواک کو دھو کر رکھے [۶]
مسواک کر کے صلوٰۃ پڑھنے کا ثواب بغیر مسواک کئے صلوٰۃ پڑھنے کے ثواب کا ستّر گنا ہوتا ہے [۷]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا أن أشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلوٰۃ۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا أن اشق علی امتی لامرتہم بالسواک مع کل وضوء۔ (رواہ ابن الجارود وسندہٗ صحیح۔ المنتقیٰ ص ۳۱)

[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواک (صحیح مسلم عن حذیفۃ وروی نحوہٗ عن ابن عباس وفیہ فتشوک وتوضأ)

[۴] قال ابو موسیٰ دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطرف السواک علی لسانہ (صحیح مسلم)

[۵] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ بدأ بالسواک (صحیح مسلم عن عائشۃ)

[۶] عن عائشۃ قالت فیعطینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السواک لاغسلہ (رواہ ابو داؤد و سکت علیہ المنذری۔ مرعاۃ جلد ۱ ص ۲۶۲ وسندہٗ حسن کما قال الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ ۱/۱۲۲)

[۷] تفضل الصلوٰۃ التی یستاک لہا علی الصلوٰۃ التی لا یستاک لہا سبعین ضعفا (احمد وابن خزیمۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا۔ صححہ الحاکم والذہبی قال المنذری ورواہ ابو نعیم عن ابن عباس باسناد صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۲۶۳)

وضوء کا طریقہ

وضو کے پانی کو ڈھانک کر رکھے۔ [1]

جب صبح کو سو کر اُٹھے تو ہاتھ کو وضو کے برتن میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھوئے [2]

وضو کرنے سے پہلے "بسم اللہ" کہے۔ [3]

پھر سیدھے ہاتھ میں ایک چلّو پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک خوب مَل مَل کر دھوئے [4] یہاں تک کہ ہاتھ بالکل صاف ہو جائیں، انگلیوں میں خلال بھی کرے۔ اس طرح ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے [5]

[1] امرنا بتغطیۃ الوضوء (صحیح ابن خزیمہ عن ابی ہریرۃ رضؓ واسنادہٗ صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ جلد ۱ صـ ۶۷)

[2] اذا استیقظ احدکم من نومہٖ فلا یغمس یدہٗ فی الاناء حتی یغسلھا ثلاثا (صحیح مسلم

[3] توضأوا ببسم اللہ (نسائی و ابن خزیمۃ عن انس رضؓ) اسنادہٗ صحیح (صحیح ابن خزیمۃ جزو اوّل صـ ۷۴)

نوٹ:۔ پھر بسم اللہ پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

[4] ثم ادخل یمینہ فی الاناء (احمد عن عثمان۔ بلوغ ۲/۶ وسندہٗ صحیح)

[5] فغسل کفیہ ثلاث مرات (صحیح مسلم عن عثمان)

فغسل کفیہ حتی انقاھما (رواہ الترمذی عن علیؓ وقال اسنادہٗ حسن صحیح)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخلل الاصابع (رواہ الترمذی عن لقیطؓ وصححہٗ ورواہ ابن خزیمۃ واسناد ابن خزیمۃ صحیح (صحیح ابن خزیمۃ جزو اول صـ ۷۸)

خلل اصابع یدیک ورجلیک (رواہ احمد والترمذی عن ابن عباسؓ وحسنہ الترمذی) وحسنہ البخاری (بلوغ الامانی جزو ۲ صـ ۴۵)

www.sirat-e-mustaqeem.net

پھر سیدھے ہاتھ میں ایک چلّو پانی لے۔ کچھ پانی منہ میں لے اور کلّی کر دے پھر باقی پانی کو ناک میں مبالغہ کے ساتھ چڑھائے۔ اگر روزہ دار ہو تو پانی چڑھانے میں مبالغہ نہ کرے، پھر اُلٹے ہاتھ سے ناک سِنکے، اگر مسواک نہ کی ہو تو مُنہ کو انگلیوں سے صاف کرے۔ اس طرح تین دفعہ کرے۔ ہر مرتبہ کچھ پانی سے کلّی کرے اور کچھ پانی ناک میں چڑھائے۔ [1]

(نوٹ:۔ کلّی اور ناک میں پانی ڈالنے کے لئے علیحدہ چلّو لینا ثابت نہیں)

پھر سیدھے ہاتھ میں ایک چلّو پانی لے اور دونوں ہاتھ ملا کر چہرہ دھوئے۔ آنکھوں کے کویوں کو ملے۔ اس طرح تین مرتبہ چہرے کو دھوئے۔ [2]

[1] مضمض واستنشق من کفۃٍ واحدۃ فعل ذٰلک ثلاثًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عبداللہ بن زید) فمضمض واستنشق واستنثر ثلاثا بثلاث غرفات من ماء (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عبداللہ بن زید) ثمّ ادخل یمینہٗ فی الوضوء ثمّ تمضمض واستنشق (صحیح بخاری) فغرف غرفۃ فمضمض واستنشق من ابن عباس رضی اللہ عنہ (رواہ ابن خزیمۃ) وسندہٗ حسن (صحیح ابن خزیمۃ جزء اوّل ص۷۷) ثم ادخل یدہ الیمنیٰ فی الاناء فمضمض واستنشق ونثر بیدہ الیسریٰ فعل ذٰلک ثلاث مرات (رواہ احمد وروی النسائی وابو داؤد نحوہٗ عن علی رضی اللہ عنہ) اسنادہٗ جید۔ حسنہ الحافظ (بلوغ الامانی جزء ۲ ص۸) فملأ فمہٗ فمضمض واستنشق ونثر بیدہ الیسریٰ ثلاث مرات (رواہ ابن خزیمۃ) اسنادہٗ صحیح (صحیح ابن خزیمۃ جزء اوّل ص۷۶) اذا استنشقت فابلغ الا ان تکون صائمًا (رواہ احمد وروی نحوہٗ ابوداؤد والنسائی وابن حبان وابن خزیمۃ) وسندہٗ صحیح (صحیح ابن خزیمۃ جزء اوّل ص۸۰) فادخل بعض اصابعہ فی فیہ (رواہ احمد عن علی رضی اللہ عنہ) واسنادہٗ جید (بلوغ الامانی جزء اوّل ص۱۱) تجزی من السواک الاصبع (رواہ البیھقی ولطرق کثیرۃ) وقال الحافظ لا اری لسندہٖ باسًا (بلوغ الامانی جزء اوّل ص۲۹۶)

[2] ثمّ اخذ غرفۃ من ماء فجعل ھٰکذا اضافھا الیٰ یدہ الاخریٰ فغسل بھما وجھہ (صحیح بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ) ثمّ ادخل یدہٗ فی الاناء فغسل وجھہ (صحیح بخاری عن عبداللہ زید رضی اللہ عنہ) کان یمسح الماقین (احمد ابوداؤد) سکت عنہ الحافظ (بلوغ الامانی جزء ۲ ص۲۹) وروی الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن (نیل الاوطار جزء اوّل ص۱۳۱) ثم ادخل یدہٗ الیمنیٰ فی الاناء فغسل وجھہ ثلاثًا (احمد وسندہٗ حسن (بلوغ الامانی ۲/۸)

پھر کچھ پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ڈالے اور نیچے کی طرف سے ڈاڑھی کا تین مرتبہ خلال کرے [1]
پھر ایک چُلّو پانی لے کر سیدھے ہاتھ کو کہنی تک یا اس سے بھی اُوپر تک دھوئے، تین مرتبہ اس طرح کرے۔ پھر ایک چُلّو پانی لے کر اُلٹے ہاتھ کو کہنی تک یا اس سے بھی اُوپر تک دھوئے۔ تین مرتبہ اس طرح کرے [2]
دونوں ہاتھوں کو خوب مَل مَل کر دھوئے [3]
پھر سیدھے ہاتھ میں ایک چُلّو پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو تر کرے، پھر دونوں ہاتھوں سے پُورے سَر کا مسح کرے، دونوں ہاتھوں کو پیشانی پر رکھ کر گُدّی تک لے جائے اور پھر اُسی طرح ہاتھوں کو واپس پیشانی تک لے آئے [4]

[1] توضأ وخلل لحيته باصابعه من تحتها (حاکم عن انس رضؓ وسندہٗ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صـ۱۴۹) (رواہ الحاکم عن عمار رضؓ وصحّحہ الذہبی (تعلیقات احمد شاکر علی الترمذی) کان یخلل لحیتہ (رواہ الترمذی عن عثمان رضؓ بسند صحیح) یخلل لحیتہ ثلاثًا (رواہ الحاکم وابن خزیمۃ) وسندہٗ حسن (التعلیق المغنی علی الدارقطنی صـ۳۲) خلل لحیتہ بالماء (احمد عن عائشہ رضؓ، سندہٗ حسن۔ نیل جزء اوّل صـ۱۳۰)

[2] ثمّ غسل وجهه ثلاثًا ويديه الى المرفقين (صحيحين عن عثمان رضؓ) غسل يده اليمنى حتّى اشرع فى العضد ثمّ غسل يده اليسرى حتى اشرع فى العضد (صحيح مسلم) ثمّ اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليمنى ثمّ اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليسرى (صحيح بخارى)

[3] فتوضأ فجعل يدلك ذراعيه (حاکم، سندہٗ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صـ۱۴۴ و ۱۶۱)

[4] ثمّ مسح رأسه بيديه بدأ بمقدم رأسه حتى ذهب بهما الى قفاه ثمّ ردّهما الى المكان الذى بدأ منه (صحيح بخارى عن عبد الله بن زيد رضؓ) مسح رأسه بماء غير فضل يديه (صحيح مسلم عن عبد الله بن زيد رضؓ) ثمّ اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليسرى ثمّ مسح برأسه (صحيح بخارى عن ابن عباس رضؓ) ادخل يده اليمنى الاناء ثمّ مسحها بيده اليسرى ثمّ مسح راسه بيديه كليتهما مرّة (رواہ احمد وابن خزیمۃ عن علی رضؓ) وسندہٗ صحیح (ابن خزیمۃ جزء اوّل صـ۷۶)

پھر انگشت ہائے شہادت اور انگوٹھوں کو پانی سے تر کرے۔ انگشت ہائے شہادت کو کانوں کے سوراخ میں داخل کرے پھر انگشت ہائے شہادت سے کانوں کے اندر مسح کرے اور انگوٹھوں سے کانوں کے باہر مسح کرے [1]

پھر سیدھے ہاتھ سے سیدھے پیر پر پانی ڈالے اور الٹے ہاتھ سے اس کو ٹخنوں تک یا اس سے اوپر تک خوب مَل مَل کر دھوئے، الٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پیر کی انگلیوں میں خلال کرے۔ اس طرح سیدھے پیر کو تین دفعہ دھوئے، پھر الٹے پیر کو بھی اسی طرح تین دفعہ دھوئے [2]

پھر ایک چلّو پانی لے کر رومالی پر چھڑک لے [3]

[1] فاخذ لاذنیہ بماء خلاف الماء الذی مسح بہ الرأس (رواہ الحاکم باسناد صحیح عن عبداللہ بن زیدؓ) ادخل اصبعیہ السباحتین فی اذنیہ ومسح بابہامیہ علی ظاہر اذنیہ وبالسباحتین باطن اذنیہ (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمروؓ وسندہ صحیح۔ نیل جزء اوّل صہ ۱۵۰) وادخل اصبعیہ فی صماخی اذنیہ (ابوداؤد عن مقدامؓ) اسنادہ حسن۔ نیل جزء اوّل صہ ۱۴۱) ادخل اصبعیہ فیہما (رواہ ابن خزیمۃ عن ابن عباسؓ) وسندہ حسن (ابن خزیمۃ جزء اوّل صہ ۷۷) مسح باطنہما بالسباحتین وظاہرہما بابہامیہ (رواہ النسائی وصحح الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ جزء اوّل صہ ۱۳۰)

[2] ثم غسل رجلیہ ثلاث مرار الی الکعبین (صحیح بخاری عن عثمانؓ) ثم غسل رجلہ الیمنیٰ الی الکعبین ثلاث مرات ثم غسل الیسریٰ مثل ذالک (صحیح مسلم عن عثمانؓ) ثم غسل رجلہ الیمنیٰ حتّٰی اشرع فی الساق ثم غسل رجلہ الیسریٰ حتّٰی اشرع فی الساق (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃؓ) ثم ادخل یدہ الیمنیٰ فی الاناء ثم صب علی رجلہ الیمنیٰ فغسلہا ثلاث مرات بیدہ الیسریٰ ثم صب بیدہ الیمنیٰ علی قدمہ الیسریٰ فغسلہا ثلاث مرات بیدہ الیسریٰ (رواہ احمد وابن خزیمۃ عن علیؓ) وسندہ صحیح (ابن خزیمۃ جزء اوّل صہ ۷۲) وغسل رجلیہ حتّٰی انقاہما (صحیح مسلم عن عبداللہ بن زیدؓ) خلل اصابع رجلیہ بخنصرہ (رواہ البیہقی وابوداؤد عن مستوردؓ وصححہ ابن القطان۔ نیل جزء اوّل صہ ۱۳۴) خلل اصابع قدمیہ ثلاثًا (رواہ الدارقطنی عن عثمانؓ) سکت عنہ الشوکانی (نیل جزء اوّل صہ ۱۳۴) وصححہ البخاری (التعلیق المغنی علی الدارقطنی صہ ۳۲)

[3] عن زیدؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ غرفۃ من الماء فنفض بہا فرجلہ (رواہ احمد، بلوغ ۳/۵۳ وسندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۷۷)

پھر یہ کلمہ پڑھے، اس کلمہ کے پڑھنے سے اس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دے جاتے ہیں [۱]

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ [۱]

ترجمہ:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اکیلے کے سوا کوئی حاکم، معبود، مشکل کشا نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

جو شخص وضوء کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھے تو اس دُعا کو کاغذ پر لکھ کر سر بمہر کر دیا جاتا ہے۔ اور قیامت سے پہلے اُسے کھولا نہیں جاتا [۲]

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے اور (تُو) اپنی تعریف کے ساتھ (تمام کمزوریوں سے پاک ہے)، میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی الٰہ نہیں سوا تیرے، میں تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔

وضوء کے بعد تولیہ سے مُنہ پوچھ لے [۳]

[۱] من توضأ فقال اشهد..... الخ الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية يدخل من ايها شاء (صحیح مسلم کتاب الطهارة باب الذكر عقب الوضوء ۱/۱۱۸)

[۲] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فقال بعد فراغه من وضوئه سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك، كتب في رق، ثم جعل في طابع فلم يكسر الى يوم القيامة (النسائی، حاکم عن ابی سعید وابن السنی عن عائشہؓ۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۲/۱۰۶۲)

[۳] كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة ينشف بها بعد الوضوء (رواہ الترمذی وصححہ احمد محمد شاکر فی تعلیقاتہ)

وہ اُمور جن کے وقوع کے بعد دوبارہ وضوء کرنا چاہیئے

۱۔ پیشاب کرنا۔
۲۔ پاخانہ کرنا
۳۔ ریاح خارج ہونا [1]
۴۔ سونا [2] اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا [3]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ذو الجلال والاکرام عز وجل :۔ اوجاء احد کم من الغائط (المآئدۃ۔۶)
قال صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا کنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلاثۃ ایام ولیالیھن الا من جنابۃ ولکن من غائط وبول ونوم (رواہ الترمذی وصححہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا (صحیح بخاری باب من لم یر الوضوء الا من المخرجین جزء اوّل صہ ۵۵)

[2] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نام فلیتوضأ (ابوداؤد عن علیؓ۔ سندہٗ صحیح التعلیقات جزء اوّل صہ ۱۰۳)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم فی الصلوٰۃ فلینم حتی یعلم ما یقرأ (صحیح بخاری کتاب الوضوء جزء اوّل صہ ۶۴) قال رجل لی حاجۃ فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یناجیہ حتی نام القوم او بعض القوم ثم صلوا (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الدلیل علی نوم الجالس لا ینقض الوضوء جزء اوّل صہ ۱۶۱)

۵۔ شرم گاہ کو ہاتھ لگانا۔ [۱]

۶۔ اُونٹ کا گوشت کھانا [۲]

۷۔ مذی کا خارج ہونا۔ [۳]

۸۔ تہ بند، شلوار یا پاجامہ لٹکانا [۴]

وضو کے متفرق مسائل

ایک وضوء سے کئی صلاتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ [۵]

اگر ناخن برابر بھی کہیں سے خشک رہ جائے تو دوبارہ وضوء کرے۔ [۶]

پانی کے استعمال میں فضول خرچی نہ کرے۔ [۷]

وضوء کے لئے ایک مد یعنی تقریباً ۷۸۰ گرام پانی کافی ہے۔ [۸]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مس فرجہ فلیتوضأ (رواہ الطبرانی عن طلق بن علیؓ واسنادہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء اوّل صہ ۱۷۴) وروی نحوہ ابوداؤد والترمذی عن بسرۃؓ وصححہ الترمذی وروی الترمذی واحمد عن عبداللہ بن عمروؓ صححہ البخاری (نیل الاوطار جزء اوّل صہ ۱۷۵)

[۲] ان رجلاً سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتوضأ من لحوم الابل قال نعم (صحیح مسلم)

[۳] قال علیؓ کنت رجلاً مذّاءً فسألہ (ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فقال فیہ الوضوء (صحیح بخاری) توضأ واغسل ذکرک (صحیح بخاری کتاب الوضوء باب غسل المذی والوضوء فیہ)

[۴] بینما رجل یصلی مسبلاً ازارہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضأ (ابوداؤد۔ سندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۲ صہ ۲۰۹)

[۵] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصلوات یوم الفتح بوضوء واحد (صحیح مسلم)

[۶] ان رجلاً توضأ فترک موضع ظفر علی قدمہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فاحسن وضوءک (صحیح مسلم)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سیکون فی ھذہ الامّۃ قوم یعتدون فی الطھور والدعاء (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۱۳۱)

[۸] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد (صحیح بخاری)

کوئی مرد کسی عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہ کرے [۱]

اگر صلوٰۃ میں وضو ٹوٹ جائے تو ناک پر ہاتھ رکھ کر جائے، وضو کرے اور صلوٰۃ دوہرائے [۲]

اگر کوئی ایسی چیز کھائے یا پیئے جس میں چکنائی ہو تو کلی کرے [۳]

اگر صلوٰۃ میں وہم ہو کہ ریاح آگیا تو صلوٰۃ ادا کرتا رہے جب تک آواز یا بُو نہ آئے [۴]

ایک شخص دوسرے شخص کو وضو کرا سکتا ہے۔ [۵]

وضو کرنے کے بعد ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے [۶]

[۱] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ الرجل بفضل طھور المرأۃ (ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صـ۱۴۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلوٰۃ فلینصرف فلیتوضأ ولیعد الصلوٰۃ (ابوداؤد وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جزء ۲ صـ۲۲) اذا احدث احدکم فی صلوٰتہٖ فلیاخذ بانفہٖ ثم لینصرف (ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۲ صـ۲۳)

[۳] انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنًا فمضمض وقال انّ لہ دسمًا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] شکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل الذی یخیل الیہ انہ یجد الشیٔ فی الصلوٰۃ فقال لا ینفتل اولا ینصرف حتّی یسمع صوتًا او یجد ریحًا (صحیح بخاری کتاب الوضوء)

[۵] ان مغیرۃ جعل یصب الماء علیہ وھو یتوضأ (صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الرجل یوضی صاحبہ جزء اوّل صـ۵۶)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ احدکم للصلوٰۃ فلا یشبک بین اصابعہ (رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضؓ۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صـ۱۳۹)

www.sirat-e-mustaqeem.net

غسل کرنے کا طریقہ

جب غسل کرے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئے ۱؎

پھر بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہوں اور نجاست کو دھوئے ۲؎

پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر دو تین مرتبہ خوب رگڑے اور پھر اسے دھو ڈالے ۳؎

پھر اسی طرح وضو کرے جس طرح صلوٰۃ کے لئے وضو کیا جاتا ہے ۴؎

یعنی تین مرتبہ کلی کرے، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے، تین دفعہ چہرہ دھوئے اور تین دفعہ دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے ۵؎

پھر انگلیاں پانی سے تر کرے اور سر کے بالوں کی جڑوں میں انگلیوں سے خلال کرے یہاں تک کہ سر کی جلد تر ہو جانے کا یقین ہو جائے پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہائے ۶؎

پھر باقی تمام ان پر پانی بہائے۔ پہلے سیدھی طرف پھر الٹی طرف ۷؎

پھر غسل کی جگہ سے ہٹ کر دونوں پیر دھوئے ۸؎

۱؎ فبدأ فغسل کفیہ ثلاثاً (صحیح مسلم عن عائشہؓ)

۲؎ ثم افرغ علی شمالہ فغسل مذاکیرہ وفی روایۃ غسل فرجہ وما اصابہ من الاذی (صحیح بخاری عن میمونہؓ)

۳؎ ثم ضرب یدہ بالارض او الحائط مرتین او ثلاثاً وفی روایۃ فضرب بیدہ الارض فمسحھا ثم غسلھا (صحیح بخاری عن میمونہؓ) ثم ضرب بشمالہ الارض فدلکھا دلکاً شدیداً (صحیح مسلم عن میمونہؓ)

۴؎ ثم مضمض واستنشق وغسل وجھہ وذراعیہ وفی روایۃ توضأ وضوءہ للصلوٰۃ غیر رجلیہ (صحیح بخاری عن میمونہؓ) ثم یتوضأ کما یتوضأ للصلوٰۃ (صحیح بخاری عن عائشہؓ)

۵؎ ثم یتمضمض ثلاثاً ویستنشق ثلاثاً ویغسل وجھہ ثلاثاً ویدیہ ثلاثاً (رواہ النسائی عن عائشہؓ واسنادہ صحیح۔ فتح الباری جزء اول صہ ۳۷۵)

۶؎ ثم یدخل اصابعہ فی الماء یخلل بھا اصول شعرہ وفی روایۃ حتی اذا ظن ان اللہ قد اروی بشرتہ افاض علیہا الماء ثلاث مرات (صحیح بخاری عن عائشہؓ)

۷؎ ثم غسل سائر جسدہ (صحیح بخاری عن عائشہؓ) ثم یفیض علی سائر جسدہ (صحیح بخاری عن جابرؓ) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ التیمن فی تنعلہ وترجلہ وطھورہ (صحیح بخاری عن عائشۃ الصدیقہؓ)

۸؎ ثم تحول من مکانہ فغسل قدمیہ۔ (صحیح بخاری عن میمونہؓ)

غسل کن کن حالات میں کرنا چاہیئے

جب مرد و عورت کی شرمگاہیں مِل جائیں تو غسل فرض ہو جاتا ہے [1]

احتلام ہو تو بھی غسل فرض ہو جاتا ہے [2]

جمعہ کے دن غسل کرنا ضروری ہے [3] عید الفطر، عید الاضحیٰ اور عرفہ کے دن بھی نہانا چاہیئے۔ [4]

جو شخص میت کو نہلائے اسے غسل کرنا چاہیئے [4]

احرام باندھتے وقت غسل کرنا چاہیئے [5]

اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا چاہیئے [6]

عورت کو ماہانہ اور نفاس کے بعد غسل کرنا فرض ہے [7]

غسل کے متفرق مسائل

حالتِ جنابت میں رُکے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے [8]

پانی میں فضول خرچی نہ کرے [9]

[1] اذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل (صحیح مسلم عن عائشہ رضؓ)

[2] قالت ... هل على المرأة من غسل اذا هي احتلمت قال نعم اذا رأت الماء (صحیح بخاری)

[3] غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی سعید رضؓ) حقٌّ لله على كل مسلم ان يغتسل في كل سبعة ايام يغسل رأسه وجسده (صحیح مسلم و روی البخاری نحوہٗ)

[4] من غسل ميتًا فليغتسل (رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضؓ، صحّحہ ابن حبّان و ابن حزم۔ نیل جزء اوّل صـ ۲۰۷ و صحّحہ الالبانی فی التعلیقات و روی الحاکم نحوہٗ عن عائشہ جزء اوّل صـ ۱۶۳، صحّحہ الحاکم والذّہبی)

[5] عن ابن عمر من السنة ان يغتسل الرجل اذا اراد ان يحرم (رواہ الحاکم و صحّحہ ھو والذہبی۔ المستدرک ۱/۴۴۷)

[6] عن قيس انه اسلم فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يغتسل (صحیح ابن خزیمہ عن قیس و اسنادہٗ صحیح۔ صحیح ابن خزیمہ جزء اوّل صـ ۱۲۶)

[7] سألت عن غسلها في المحيض فامرها كيف تغتسل (صحیح بخاری)

[8] لا يغتسل احدكم في الماء الدائم وهو جنب (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رضؓ)

[9] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون في هذه الأمة قومٌ يعتدون في الطهور والدعاء (رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و سندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صـ ۱۳۱) [10] سأل رجل عليا عن الغسل قال يوم الجمعة ويوم عرفة ويوم النحر ويوم الفطر (بیہقی۔ سندہ صحیح۔ ارواء الغلیل ۱/۱۷۷)

www.sirat-e-mustaqeem.net

غسل کے لئے تقریباً سوا صاع یعنی چار کلوگرام پانی کافی ہے [۱]

برہنہ ہوکر پانی میں داخل نہ ہو [۲]

نہاتے وقت پردہ کرلے [۳]

اسلام قبول کرنے کے بعد پانی اور بیری (کے پتوں) سے نہائے [۴]

اگر عورت کے بال مضبوطی سے گندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھولنے کی ضرورت نہیں [۵]

کوئی مرد کسی عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے اور نہ کوئی عورت کسی مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے [۶]

مرد اپنی بیوی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرسکتا ہے [۷]

غسل کرنے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ غسل کا وضو کافی ہے۔ [۸]

[۱] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل بالصاع الیٰ خمسۃ امداد (صحیح بخاری)

[۲] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل الماء الا بمئزر (ابن خزیمۃ جزء اوّل صـ۱۲۴ وصححہ الحاکم و الذہبی، المستدرک جزء اوّل صـ۱۶۲)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل احدکم فلیستتر (رواہ ابوداؤد والنسائی، واحمد وسندہٗ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اوّل صـ۱۳۹)

[۴] عن قیس انہ اسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء وسدر (ابن خزیمۃ واسنادہٗ صحیح۔ ابن خزیمۃ جزء اوّل صـ۱۲۶)

[۵] قالت ام سلمۃ انی امرأۃ اشد ضفر رأسی فانقضہ لغسل الجنابۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لا (صحیح مسلم)

[۶] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغتسل المرأۃ بفضل الرجل او یغتسل الرجل بفضل المرأۃ (ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صـ۱۴۷)

[۷] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل بفضل میمونۃ رض (صحیح مسلم جزء اوّل صـ۱۴۵)

[۸] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل (رواہ الترمذی وصححہ فی بعض النسخ)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اذیتِ ماہانہ کے غسل میں جب عورت شرمگاہ کو دھوئے تو اُسے چاہیئے کہ شرمگاہ کو پانی اور بیری کے پتوں سے خوب دھوئے [۱]

اذیتِ ماہانہ کے غسل کے بعد عورت کو چاہیئے کہ جس جس مقام پر خون لگا تھا اس مقام پر تین مرتبہ خوشبو کا پھویا لگائے [۲]

اگر کسی عورت کو استحاضہ کی بیماری ہے تو اذیت ماہانہ کے مقررہ دن گزرنے کے بعد غسل کرے اور صلوٰۃ شروع کر دے [۳]

اگر مستحاضہ عورت میں قوت ہو تو ظہر میں تاخیر کرے، عصر میں جلدی کرے اور غسل کر کے دونوں کو جمع کر کے پڑھے۔ اسی طرح مغرب میں تاخیر کرے، عشاء میں جلدی کرے اور غسل کر کے دونوں صلاتوں کو جمع کرے اور فجر کی صلوٰۃ کے لئے غسل کرے [۴]

اگر دن و رات میں تین دفعہ غسل کرنے کی طاقت نہ ہو تو ہر صلوٰۃ کے لئے نیا وضو کرے [۵]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تأخذ احداکن ماءھا وسدرتھا فتطھر وتحسن الطھور (صحیح مسلم جزء اول صـ ۱۴۷)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذی فرصۃ ممسکۃ وتوضئی ثلاثا وفی روایۃ تتبعی بھا اثر الدم (صحیح بخاری عن عائشۃ الصدیقہ رض)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکثی قدر ما کانت تحبسک حیضتک ثم اغتسلی وفی روایۃ فصلی (صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزینب تجلس ایام اقرائھا ثم تغتسل وتوخر الظھر وتعجل العصر وتغتسل وتصلی وتوخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل وتصلیھما جمیعا وتغتسل للفجر۔ (رواہ النسائی فی سننہ فی کتاب الطہارۃ وفی باب جمع المستحاضۃ بین الصلاتین جزء اول صـ ۴۲ ورواتہ ثقات اثبات وسندہ صحیح) وقال لحمنۃ ان قویت علی ان توخر الظھر وتعجلی العصر فتغتسلین ثم تصلین الظھر والعصر جمیعا ثم توخرین المغرب وتعجلین العشاء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلاتین فافعلی (رواہ ابو داؤد ورواہ احمد والترمذی وصححاہ۔ نیل جزء اول صـ ۲۳۷)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اغتسلی ثم توضئی لکل صلوٰۃ وصلی (رواہ ابو داؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اول صـ ۱۷۶)

حالتِ جنابت میں اگر کسی سے فوری ملاقات کرنی ہو اور نہانے میں دیر لگتی ہو تو وضوء کر کے ملاقات کرے [1]

نوٹ :۔ نہاتے وقت کلمۂ شہادت پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں

تیمم کرنے کا طریقہ

جب تیمم کرے تو دونوں ہاتھوں کو ایک مرتبہ پاک مٹی پر مارے، پھر دونوں ہاتھوں پر پھونک مارے [2]

پھر دونوں ہاتھوں پر پہنچوں تک مسح کرے۔ الٹے ہاتھ سے سیدھے ہاتھ کی پشت پر مسح کرے اور سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کی پشت پر مسح کرے، پھر دونوں ہاتھوں سے چہرہ پر مسح کرے [3]

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسل الی رجل من الانصار فجاء ورأسہ یقطر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلنا اعجلناک فقال نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعجلت او قحطت فعلیک الوضوء (صحیح بخاری کتاب الوضوء جزء اوّل صـ۵۶)

[2] فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکفیہ الارض ونفخ فیہما (صحیح بخاری عن عمارؓ) ضرب بیدیہ الارض ضربۃ واحدۃ (صحیح مسلم عن عمارؓ) قال اللہ تبارک وتعالیٰ : فتیمموا صعیدًا طیبًا (المآئدۃ۔۶)

[3] ثمّ مسح بہما ، ظہر کفہ بشمالہ او ظہر شمالہ بکفہ ثمّ مسح بہما وجہہ وفی روایۃ مسح بہما وجہہ وکفیہ (صحیح بخاری عن عمارؓ) ثمّ ضرب بشمالہ علیٰ یمینہ ویمینہ علیٰ شمالہ علی الکفین ثمّ مسح وجہہ (رواہ ابوداؤد عن عمارؓ۔ سکت عنہ الحافظ۔ فتح الباری جزء اوّل صـ۴۷) ثمّ تمسح بیمینک علیٰ شمالک وشمالک علی یمینک ثمّ تمسح علیٰ وجہک (رواہ الاسماعیلی وسکت عنہ الحافظ۔ فتح الباری جزء اوّل صـ۴۷)

تیمم کے متفرق مسائل

پانی نہ ہو تو تیمم کر کے صلوٰۃ پڑھنی چاہیئے [۱]

تیمم صرف وضو ہی کا قائم مقام نہیں بلکہ غسل کا بھی قائم مقام ہے۔ اگر پانی نہ ہو اور غسل کرنا ضروری ہو تو تیمم کر کے صلوٰۃ ادا کرے [۲]

اگر غسل کرنا فرض ہو اور بدن پر کسی جگہ زخم ہو تو تیمم کرے، پھر زخم پر پٹی باندھے اور اس پٹی پر مسح کرے اور باقی بدن کو دھوئے [۳]

[۱] قال اللہ تعالیٰ وان کنتم مرضیٰ او علی سفر او جاء احد منکم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا ماءً فتیمموا صعیداً طیباً (المائدۃ-۶)

[۲] قال رجل اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیک بالصعید فانہ یکفیک (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عمران رض)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما کان یکفیہ ان یتیمم ویعصر او یعصب علی جرحہ خرقۃ ثم یمسح علیہ ویغسل سائر جسدہ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ عن جابر وصححہ ابن السکن ولہ طرق۔ نیل الاوطار جزء اول صد ۲۲۴)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اگر احتلام ہو جائے اور سخت سردی کی وجہ سے نہانے میں خطرہ ہو تو چڈھے دھوئے پھر (بجائے غسل کے) تیمم کرے، پھر وضو کر کے صلوٰۃ پڑھے یا پڑھائے [1]

بیمار آدمی بھی تیمم کر کے صلوٰۃ ادا کرے [2]

نوٹ :۔ تیمم غسل کے بجائے ہو یا وضوء کے بجائے طریقہ ایک ہی ہے۔

عمامہ اور موزوں پر مسح کرنا

اگر سر پر عمامہ ہو یا کوئی اور کپڑا ہو تو وضوء کرتے وقت عمامہ پر یا اس کپڑے پر مسح کر سکتے ہیں۔ سر کھول کر مسح کرنا ضروری نہیں [3]

اگر موزے ایسی حالت میں پہنے کہ پیر پاک ہوں تو وضوء کرتے وقت موزوں پر مسح کر سکتا ہے پیر دھونے کی ضرورت نہیں [5]

مسافر تین دن، تین رات اور مقیم ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کر سکتا ہے [6]

جوتیوں اور سوتی جرابوں پر بھی مسح کیا جا سکتا ہے [7]

[1] ران کی جڑیں۔

[2] قال عمرو بن العاص احتلمت فی لیلۃ باردۃ..... فاشفقت ان اغتسل فاھلک فتیممت ثم صلیت..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمرو صلیت باصحابک وانت جنب فاخبرتہ بالذی منعنی من الاغتسال وقلت انی سمعت اللہ یقول ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیماً فضحک ولم یقل شیئاً فی روایۃ فغسل مغابنہ وتوضاء... ثم صلی (رواہ ابوداؤد ص۵۴ واسنادہ قوی فتح الباری ۲/۴۷۲)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وان کنتم مرضیٰ..... فتیمموا صعیداً اطیبا (النساء-۴۳)

[4] یمسح علی عمامتہ (صحیح بخاری عن عمرو بن امیہ) مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الخفین والخمار (صحیح مسلم عن بلال رض)

[5] انی ادخلتھما طاھرتین فمسح علیھما (صحیح بخاری عن مغیرۃ رض)

[6] جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ ایام ولیالیھن للمسافر ویوماً ولیلۃ للمقیم (صحیح مسلم عن علی رض)

[7] توضأ ومسح علی الجوربین والنعلین (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ المسح علی الجوربین۔ مؤلفہ محمد جمال الدین ص۷، ۳۰) توضأ ومسح علی نعلیہ (رواہ ابوداؤد واحمد وصححہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی "المسح علی الجوربین" وفی روایۃ عن ابن عمر نعلاہ فی رجلیہ ویمسح علیھما (مسند البزار۔ سندہ صحیح۔ المسح علی الجوربین ص۴۴)

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ

سیدھے ہاتھ کو سیدھے پیر کے موزے پر اور اُلٹے ہاتھ کو اُلٹے پیر کے موزے پر رکھ کر دونوں موزوں کے اوپر کی طرف ایک مرتبہ مسح کرے [1]

اوقاتُ الصَّلٰوات

۱۔ فجر کا وقت: ——— صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور سورج کے طلوع ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے [2]

۲۔ ظہر کا وقت: ——— زوالِ آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک عصر کا وقت نہ آجائے یعنی ظہر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک کسی انسان کا سایہ اُس کے قد کے برابر نہ ہو جائے۔ سایہ کی پیمائش کرتے وقت وہ سایہ نکال دیا جائے جو زوال کے وقت ہوتا ہے [3]

[1] وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنیٰ علی خفہ الایمن ویدہ الیسریٰ علی خفہ الایسر ثم مسح اعلا ھما مسحۃ واحدۃ (بیہقی جزء اوّل ص۲۹۲ وسندہٗ حسن)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت صلوٰۃ الصبح من طلوع الفجر مالم تطلع الشمس (صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمروؓ)

[3] صبح سے دوپہر تک سایہ بڑھتا رہتا ہے۔ ٹھیک دوپہر کے وقت سایہ بڑھنا بند ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر بعد سایہ پھر بڑھنے لگتا ہے۔ یہی زوال کا وقت ہوتا ہے۔ اسی وقت سے نمازِ ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت الظھر مالم یحضر العصر (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت الظھر اذا زالت الشمس وکان ظل الرجل کطولہ (صحیح مسلم) صلی الظھر حین زالت الشمس وکان الفیٔ قدر الشراک ثم صلی العصر حین کان الفیٔ قدر الشراک وظل الرجل (رواہ النسائی عن جابرؓ وسندہٗ حسن)

جب سخت گرمی ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کرے یعنی
گرمی کی شدت کم ہونے پر صلوٰۃ ظہر ادا کرے [1]

۳۔ عصر کا وقت

ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع
ہو جاتا ہے یعنی جب کسی انسان کا سایہ
اس کے قد کے برابر ہو جائے تو عصر کا وقت
شروع ہو جاتا ہے اور اس وقت تک
رہتا ہے جب تک سورج زرد نہ ہو جائے [2]
(سایہ کی پیمائش کرتے وقت سایہ میں سے
سایۂ اصلی نکال دیا جائے) [3]

۴۔ مغرب کا وقت:

مغرب کا وقت غروبِ آفتاب کے بعد شروع
ہوتا ہے [4] اور شفق غائب ہونے تک
باقی رہتا ہے۔ [5]

۵۔ عشاء کا وقت:

شفق غائب ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے [6]
اور آدھی رات تک باقی رہتا ہے۔ [7]

[1] اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ و ابن عمر رضی اللہ عنہم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت الظہر ما لم یحضر العصر و وقت العصر ما لم تصفر الشمس (صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

[3] صلی العصر حین کان الفیٔ قدر الشراک وظل الرجل (نسائی ۱/۶۲۔ سندہ حسن)

[4] اقام المغرب حین غابت الشمس (صحیح مسلم عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت صلوٰۃ المغرب ما لم یغب الشفق (صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

[6] اقام العشاء حین غاب الشفق (صحیح مسلم عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت العشاء الی نصف اللیل (صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

www.sirat-e-mustaqeem.net

متفرق مسائل

امام اگر دیر کر کے صلوٰۃ پڑھائے تو اصلی وقت پر تنہا صلوٰۃ پڑھ لے، پھر اگر اسے جماعت مل جائے تو جماعت کے ساتھ بھی پڑھ لے، یہ نہ کہے کہ میں نے پڑھ لی ہے لہٰذا میں نہیں پڑھتا۔ یہ صلوٰۃ اس کے لئے نفل ہو جائے گی [1]

اگر صلوٰۃ الفجر کی ایک رکعت طلوعِ آفتاب سے پہلے مل جائے تو وہ صلوٰۃ پوری کرے، اسی طرح اگر صلوٰۃ العصر کی ایک رکعت غروبِ آفتاب سے پہلے مل جائے تو وہ صلوٰۃ پوری کرے۔ ان صورتوں میں یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے وہ صلاتیں اپنے وقت پر پالیں۔ [2]

یہ رعایت اس شخص کے لئے نہیں جو قصداً تاخیر کرے، بلکہ قصداً تاخیر کرنے والے کی صلوٰۃ تو منافق کی صلوٰۃ سمجھی جائے گی [3]

[1] صل الصلوٰۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ (صحیح مسلم عن ابی ذرؓ) وفی روایۃ و لا تقل انی قد صلیت فلا اصلی (صحیح مسلم عن ابی ذرؓ)

[2] من ادرک رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رضؓ) وفی روایۃ للبخاری "فلیتم صلوٰتہ"

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک صلوٰۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتیٰ اذا کانت بین قرنی الشیطان قام (صحیح مسلم عن انسؓ)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جو شخص بھول جائے یا صلوٰۃ کے وقت سوتا رہ جائے تو یاد آتے ہی یا جاگتے ہی فوراً صلوٰۃ ادا کرے [۱]

اگر کئی صلوٰتیں فوت ہو جائیں تو انہیں ترتیب سے ادا کرے [۲]

اگر فجر کی صلوٰۃ قضا ہو جائے تو اس کو اس وقت ادا نہ کرے جس وقت سورج طلوع ہو رہا ہو بلکہ سورج کے بلند، صاف اور چمکدار ہونے کے بعد ادا کرے۔ سفر میں جس جگہ پر صلوٰۃ قضا ہوئی ہو اس جگہ اس صلوٰۃ کو ادا نہ کرے اس لئے کہ اس جگہ شیطان آگیا تھا بلکہ دوسری جگہ ادا کرے۔ اگر عصر کی صلوٰۃ قضا ہو جائے تو اُسے اُس وقت ادا نہ کرے جس وقت سورج غروب ہو رہا ہو بلکہ جب سورج پوری طرح غروب ہو جائے اس وقت ادا کرے [۳]

سوئے ہوئے آدمی کو نماز کے لئے الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہہ کر جگا دے [۴]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رقد احدکم عن الصلوٰۃ او غفل عنھا فلیصل اذا ذکرھا (صحیح مسلم عن انس رض) وفی روایۃ للبخاری من نسی صلوٰۃ فلیصل اذا ذکرھا لا کفارۃ لھا الا ذٰلک

[۲] فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلی بعدھا المغرب (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن جابر رض)

[۳] عرسنا مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نستیقظ حتی طلعت الشمس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیاخذ کل رجل برأس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان وفی روایۃ فسرنا حتی اذا ارتفعت الشمس نزل وفی روایۃ حتی اذا ابیضت الشمس نزل فصلی بنا (صحیح مسلم کتاب المصلوٰۃ باب قضاء الصلوٰۃ الفائتۃ جزء اوّل صـ ۲۷۴ و صـ ۲۷۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع حاجب الشمس فاخروا الصلوٰۃ حتی ترتفع واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوٰۃ حتی تغیب (صحیح بخاری کتاب المواقیت باب الصلوٰۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس ۱/۱۵۲)

[۴] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یوقظ الناس الصلوٰۃ الصلوٰۃ وکان اذا خرج یوقظ الناس للصلوٰۃ (احمد، ابوداؤد، نسائی ۔ سندہ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ صـ ۶۲)

www.sirat-e-mustaqeem.net

بچّوں کو صلوٰۃ کا حکم کب دیا جائے

بچّوں کی عمر جب سات سال کی ہو جائے تو اُنہیں صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دے اور جب دس سال کی عمر ہو جائے تو انہیں صلوٰۃ ترک کرنے پر مارے اور صلوٰۃ پڑھوائے [1]

اذان اور اقامت

مؤذن کو چاہیئے کہ کسی بلند مقام پر چڑھ کر اذان دے [2]

جب مؤذن اذان دے تو اپنی انگلیاں کانوں کے اندر کر لے [3]

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت داہنے اور بائیں منہ موڑے [4]

جب مؤذن اذان دے تو سننے والے کو چاہیئے کہ وہی لفظ دوہرائے جو مؤذن کہہ رہا ہے [5]

جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ یا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو سننے والا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُرُوا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمروؓ۔ سندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ۱)

[2] عن امرأۃ قالت کان بلال یجلس علیٰ بیتی وھو اعلی بیت فی المدینۃ فاذا رأی الفجر تمطأ ثم اذن (ابو داؤد جزء اوّل صـ۸۴، سندہٗ حسن۔ نتح جز عاقل صـ۲۴۳) کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنان ینزل ھٰذا ویرقی ھٰذا (صحیح مسلم کتاب الصوم)

[3] عن ابی جحیفۃ قال رأیت بلالاً یؤذن واصبعاہ فی اُذنیہ (رواہ الترمذی وصحّحہٗ)

[4] عن ابی جحیفۃ قال اذن بلال فجعلت أتتبعُ فاہ ھٰھنا ھٰھنا یقول یمیناً وشمالاً حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الفلاح (صحیح مسلم باب سُترۃ المصلّی)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول (صحیح مسلم)

[6] قال (المؤذن) حیّ علی الصلوٰۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حول (صحیح مسلم)

اذان اور اقامت متصل نہیں ہونی چاہیئے بلکہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ ہونا چاہیئے کہ دضو کرنے والا اپنی حاجت سے اور کھانا کھانے والا کھانے سے بآسانی فارغ ہو جائے اور کم از کم دو رکعتیں پڑھی جا سکیں۔ [1]

اذان کی آواز سُن کر یہ کلمات پڑھے :-

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا

(ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اکیلے کے سوا کوئی حاکم و معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں (گواہی دیتا ہوں کہ) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے سے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں۔

ان کلمات کے پڑھنے والے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں [2]

جب اذان ختم ہو جائے تو درود شریف پڑھے [3]

پھر یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ

(ترجمہ) اے اللہ! اے اِس اذانِ کامل اور صلوٰۃِ قائمہ کے رب، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے مبعوث فرما۔

جو شخص یہ دعا پڑھے اسکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حلال ہو جاتی ہے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوٰۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعل بین اذانک واقامتک نفسا حتی یقضی المتوضئ حاجتہ فی مھل ولیفرغ الآکل من طعامہ فی مھل (رواہ عبداللہ بن احمد فی المسند عن ابی و ابو الشیخ فی "الأذان" عن سلمان و عن ابی ھریرۃ۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص۹۳) [2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشھد..... غفر لہ ذنبہ (صحیح مسلم) [3] ثم صلوا علی (صحیح مسلم) [4] ثم سلوا اللہ لی وسیلۃ.. فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ (صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمروؓ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللھم رب..... حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ (صحیح بخاری عن جابرؓ)

مؤذن کو اذان دینے کی کوئی اُجرت نہ دے، نہ مؤذن کو اجرت لینی چاہیئے [1]

مؤذن ہی اقامت کہے [2]

مؤذن ایسے آدمی کو مقرر کیا جائے جس کی آواز بلند ہو [3]

نوٹ :۔ اقامت کا جواب دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ نہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کا جواب اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا صحیح حدیث سے ثابت ہے (سند میں ایک راوی مجہول ہے) [4]

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ کہنا بالکل بے ثبوت ہے [5]

صلوٰۃ کے لئے پہاڑوں اور جنگلوں میں بھی اذان دے [6]

[1] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واتخذ مؤذنا لا یأخذ علی اذانہ اجرًا (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی عن عثمان بن ابی العاص رضؓ وصححہ الذہبی۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۴۴۰)

[2] امر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعبد اللّٰہ بن زید رضؓ قم مع بلال رضؓ فالق علیہ ما رأیت فلیؤذن اندی صوتًا منک (رواہ احمد وابوداؤد وصححہ ابن خزیمۃ۔ نیل الاوطار جزء ۲ صہ ۳۱ وصححہ الترمذی)

[4] مرعاۃ المفاتیح جلد اوّل صہ ۴۴۰

[5] مرعاۃ المفاتیح جلد اوّل صہ ۴۳۳

[6] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعجب ربک من راعی غنم فی رأس شظیۃ للجبل یؤذن بالصلوٰۃ ویصلی (ابوداؤد والنسائی۔ اسنادہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۱۰)

www.sirat-e-mustaqeem.net

سفر میں بھی اذان اور اقامت کہی جائے [1]

اگر صلوٰۃ کا وقت نکل جائے تو جب ادا کرے اذان بھی کہے اور اقامت بھی کہے [2]

اذان اور اقامت کے درمیان دعاء قبول ہوتی ہے [3]

مغرب کی اذان کے وقت یہ دعاء بھی پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِیْ [4]

(ترجمہ) اے اللہ یہ تیری رات کی آمد، تیرے دن کی واپسی اور تیرے مؤذنوں کے اذان دینے کا وقت ہے میری مغفرت فرما۔

اگر غلطی سے وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دیدے تو اس طرح اعلان کرے اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ، اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (خبردار ہوجاؤ بندے سے غفلت ہوگئی، خبردار ہوجاؤ بندے سے غفلت ہوگئی) [5]

[1] اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما (صحیح بخاری)

[2] فاستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال یا بلال ؓ قم فاذن (صحیح بخاری) اذن بلال ؓ (صحیح مسلم) امر بلالاً فاقام الصلوٰۃ (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاقامۃ والاذان (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی. وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جلد اوّل صہ ۲۱۲)

[4] عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللھم الخ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۴۸ وصححہ الحاکم والذہبی)

[5] ان بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجع فینادی الا ان العبد نام الا ان العبد نام (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ فی الاذان قبل دخول الوقت۔ سندہٗ صحیح)

www.sirat-e-mustaqeem.net

صبح صادق سے پہلے بھی ایک اذان دی جائے تو اچھا ہے تاکہ سونے والا متنبہ ہو جائے اور تہجد پڑھنے والا لوٹ آئے (یعنی صلوٰۃ الفجر کی طرف آجائے، تہجد ختم کر دے) [1]

اقامت ہونے کے بعد پھر اس فرض کے سوا کوئی اور صلوٰۃ نہ پڑھے [2]

جب دو صلاتیں اکٹھی ہو جائیں تو اذان ایک مرتبہ دی جائے لیکن اقامت ہر صلوٰۃ کے لئے علیحدہ کہی جائے [3]

اذان کے کلمات یہ ہیں:-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن بلیل لیرجع قائمکم ولینبہ نائمکم (صحیح بخاری عن ابن مسعود)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلاۃ الا المکتوبۃ (صحیح مسلم عن ابی ہریرہؓ)

[3] صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلاتین بعرفۃ باذان واحد واقامتین (صحیح مسلم عن جابرؓ)

اقامت کے الفاظ یہ ہیں :-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ[1]

اقامت کے بعد اگر امام کسی سے بات کرنے میں کچھ دیر کے لئے مصروف ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔[2]

[1] رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح (نیل الاوطار جلد ۲ صـ۳۱)
امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ الّا الاقامۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن انسؓ)

[2] اقیمت الصلوٰۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یناجی رجلا فی جانب المسجد فما قام الی الصلوٰۃ حتی نام القوم (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الامام تعرض لہ الحاجۃ بعد الاقامۃ جزء اوّل صـ۱۶۵)

اذان کے دوسرے مسنون کلمات

بلند آواز سے یہ کلمات کہے :۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر آہستہ آواز سے کہے :۔

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پھر بلند آواز سے کہے :۔

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

www.sirat-e-mustaqeem.net

اس اذان کے ساتھ اقامت کے کلمات یہ ہیں :۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ[1]

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو[2] مرتبہ یہ بھی کہے :۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ[1]

اگر سخت سردی یا بارش ہو (خصوصاً سفر میں) تو اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے بعد کہے :۔

وَمَنْ قَعَدَ فَلَا حَرَجَ یعنی جو گھر میں رہے (مسجد میں نہ آئے) تو کوئی حرج نہیں[3]

یا

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کے بجائے یہ کہے :۔ اَلصَّلٰوۃُ فِی الرِّحَالِ یعنی صلوٰۃ (اپنی) منزلوں میں ادا کرلی جائے۔

یا

یہ کہے صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ یعنی اپنے گھروں میں صلوٰۃ ادا کرو[4]

[1] رواہ الترمذی وصححہ [2] قال اذا کنت فی اذان الصبح فقلت حی علی الفلاح فقل الصلوٰۃ خیر من النوم (رواہ ابوداؤد والنسائی وصححہ ابن خزیمۃ۔ نیل جزء ۲ صـ ۳۲) [3] عن نعیم قال اذن مؤذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم للصبح فی لیلۃ باردۃ فتمنیت لو قال : ومن قعد فلا حرج فلما قال الصلوٰۃ خیر من النوم قالہا (مصنف عبدالرزاق، سندہٗ صحیح۔ فتح الباری جزء ۲ صـ ۲۳۹) [4] خطبنا ابن عباس فی یوم ردغ فلما بلغ المؤذن حی علی الصلوٰۃ فامرہ ان ینادی : الصلوٰۃ فی الرحال قال فعل ھذا من ھو خیر منی (صحیح بخاری) وفی روایۃ فلا تقل حی علی الصلوٰۃ قل صلوا فی بیوتکم (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ)

یا

اذان کے بعد یہ جملہ کہے :-

اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ یعنی خبردار (اپنی) منزلوں میں صلوٰۃ ادا کرلو [۱]

جب اذان کہے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ملاکر کہے۔ علیحدہ علیحدہ نہ کہے۔ پھر دوسری مرتبہ بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ملاکر کہے۔ اسی طرح آخر میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سے پہلے بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ملاکر پڑھے۔ [۲]

صَف بندی

صفوں کو برابر رکھے [۳] اور سیدھا رکھے، تمام لوگ اس طرح مل کر کھڑے ہوں جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوتی ہے [۴]

ہر شخص اپنے برابر والے کے کندھے سے اپنا کندھا اور اس کے قدم سے اپنا قدم چٹالے [۵] اور ٹخنہ سے ٹخنہ ملالے [۶]

کندھے اور گردنیں آگے پیچھے نہ ہوں بلکہ ایک دوسرے کی سیدھ میں ہوں [۷]

سینے بھی آگے پیچھے نہ ہوں [۸]

[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر مؤذنا یؤذن ثم یقول علیٰ اثرہٖ "الا صلوا فی الرحال" فی اللیلۃ الباردۃ او المطیرۃ فی السفر (صحیح بخاری)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن اللہ اکبر، اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر (صحیح مسلم جزء اول صـ۱۶۴)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوّوا صفوفکم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا صفوفکم وتراصوا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۵] قال انسؓ کان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ (صحیح بخاری)

[۶] قال نعمان لقد رأیت الرجل منا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وکعبہ بکعبہ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح، صحّحہ ابن خزیمۃ، فتح الباری جزء ۲ صـ۲۵۲)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاذوا بین المناکب (رواہ ابوداؤد وصحّحہ الحاکم وابن خزیمۃ۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ۹۲) وحاذوا بالاعناق (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ۸۹)

[۸] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقام حتی کاد یکبر فرأی رجلا بادیًا صدرہٗ من الصف فقال عباد اللہ لتسون صفوفکم أو لیخالفن اللہ بین وجوھکم (صحیح مسلم)

ہر صف کو پورا کرے۔ کوئی صف ادھوری نہ ہو، اگر کمی ہو تو صرف آخری صف میں [1]

صفیں ایک دوسرے کے قریب ہوں [2]

جب اقامت ہو جائے تو صف میں شامل ہونے کے لئے بھاگے نہیں بلکہ وقار کے ساتھ چلتا ہوا جائے۔ [3]

دو ستونوں کے درمیان صف نہ بنائے [4]

مرد صف کے پیچھے اکیلا نہ کھڑا ہو [5] عورت اکیلی کھڑی ہو سکتی ہے [6]

اگر مرد غلطی سے صف کے پیچھے اکیلا صلوٰۃ پڑھے تو صلوٰۃ دہرائے [7]

اگر اتفاق سے امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار وغیرہ آجائے تو صلوٰۃ ہو جائے گی [8]

دو آدمی ہوں تو مقتدی امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو، تین آدمی ہوں تو امام آگے کھڑا ہو اور مقتدی پیچھے [9]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتموا الصفوف (صحیح مسلم عن انس) اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر (رواہ ابوداؤد والنسائی وسکت عنہ المنذری۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۹۔ وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۳۴۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رصوا صفوفکم وقاربوا بینھا (رواہ ابوداؤد وابن خزیمۃ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۸۹)

[3] اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا تسعون وأتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ وفی روایۃ البخاری والوقار (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] عن انس کنا ننھی عن الصلوٰۃ بین السواری (رواہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی۔ المستدرک جزء اول ص ۲۱۸) وفی روایہ کنا نتقی ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی جزء اول ص ۲۱۰)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لرجل فرد خلف الصف (رواہ احمد وابن ماجۃ۔ صححہ البوصیری۔ بلوغ جزء ۵ ص ۳۲۸)

[6] عن انس قال اقامنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یمینہ واقام المرأۃ خلفنا (صحیح مسلم)

[7] رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی خلف الصف وحدہ فامرہ ان یعید الصلوٰۃ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی۔ حسنہ الترمذی وصححہ احمد وابن خزیمۃ وغیرھما مرعاۃ ۳/۹۴)

[8] صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرتہ والناس یأتمون بہ من وراء الحجرۃ (رواہ ابوداؤد عن عائشۃ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۱۰۳)

[9] عن جابر قال اقامنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یمینہ ثم جاء جبار فقام عن یسارہ فاخذ بیدینا جمیعا فدفعنا حتی اقامنا خلفہ (صحیح مسلم باب حدیث جابر الطویل) عن ابن عباس قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجرنی فجعلنی حذاءہ (رواہ احمد۔ بلوغ ۵/۲۹۱ وسکت علیہ الحافظ۔ فتح ۱/۱۷۹ وسندہ صحیح)

اگر امام کے علاوہ ایک مرد ہو اور ایک عورت تو مرد امام کی داہنی طرف کھڑا ہو اور عورت پیچھے کھڑی ہو۔[۱]
امام اس وقت تک صلوٰۃ شروع نہ کرے جب تک تمام صفیں سیدھی نہ ہو جائیں [۲]
صف کو ملائے، توڑے نہیں [۳]
جہاں تک ہو سکے پہلی صف میں کھڑا ہونے کی کوشش کرے کیونکہ پہلی صف میں کھڑا ہونے کی بڑی فضیلت ہے [۴]
اگر دو آدمیوں کی جماعت میں تیسرا آدمی شامل ہو جائے تو امام کو چاہیئے کہ دونوں مقتدیوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر ان کو پیچھے کر دے [۵]
بالغ اور دانشمند لوگ آگے کھڑے ہوں، پھر اسی طرح حسبِ مراتب کھڑے ہوتے چلے جائیں [۶]
عورتوں کی صفیں مردوں کے پیچھے بنائی جائیں [۷] مردوں کے پیچھے لڑکوں کی اور لڑکوں کے پیچھے عورتوں کی صفیں بنائی جائیں [عـ]
پہلے اقامت کہی جائے پھر جب امام آتا دکھائی دے تو کھڑے ہو کر صفیں بنائی جائیں۔ امام کے مصلّی پر پہنچنے سے پہلے سب لوگوں کو صفیں بنا لینی چاہئیں [۸]
صفیں سیدھی کرنے کی ہدایت کرتے وقت امام لکڑی ہاتھ میں رکھے [۹]

[۱] عن انس قال اقامنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یمینہ واقام المرأۃ خلفنا (صحیح مسلم)
[۲] اِذا استوینا کبر (ابوداؤد عن النعمان۔ سندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۳۴۲)
[۳] من وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع قطعہ اللہ (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۳۴۴)
[۴] لو یعلمون ما فی الصف الاوّل لاستھموا (صحیح بخاری ۱/۸۴)
[۵] قال جابر اقامنی عن یمینہ ثم جاء جبار فقام عن یسارہ فاخذ بیدینا فدفعنا حتی اقامنا خلفہ (صحیح مسلم باب حدیث جابر الطویل)
[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلنی منکم أولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثلثاً (صحیح مسلم)
[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولھا وشرھا آخرھا وخیر صفوف النساء آخرھا وشرھا اولھا (صحیح مسلم) وعن انس قال صلیت أنا ویتیم فی بیتنا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وام سلیم خلفنا (صحیح مسلم)
[۸] ان الصلوٰۃ کانت تقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیأخذ الناس مصافھم قبل ان یأخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقامہ (صحیح مسلم) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا أقیمت فلا تقوموا حتی ترونی قد خرجت (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
[۹] اخذہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بیمینہ ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفکم (صحیح ابن حبان جزء ۴ ص ۳۰۰۔ سندہ صحیح)
[عـ] فصف الرجال ثم صف الولدان خلف الرجال ثم صف النساء خلف الولدان (مسند احمد جزء ۵ ص ۳۱۲ و ص ۳۴۴۔ سندہ صحیح)

صفیں سیدھا کرنے والوں کے ہاتھوں میں اپنے آپ کو نرم کر دے [۱]
امام کو چاہیئے کہ خود بھی صفوں کو سیدھا کرے اور مبالغہ کے ساتھ کرے [۲]
امام صفوں میں پھرے اور مقتدیوں کے کندھوں اور سینے پر ہاتھ رکھے اور ان سے کہے سیدھے ہو جاؤ، آگے پیچھے نہ ہو [۳]

مسجد

جب مسجد میں داخل ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے پھر یہ دعاء پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ :- اے اللہ، میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے [۴]

مسجد میں داخل ہونے کی دوسری دعاء :-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

ترجمہ :- میں شیطان مردود سے اللہ عظمت والے کی پناہ طلب کرتا ہوں اور اس کے عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہت کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینوا بایدی اخوانکم (رواہ ابوداؤد وصححہ الحاکم وابن خزیمۃ۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۹۲ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۳۴۴/۱)

[۲] کان یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بھا القداح (صحیح مسلم)

[۳] کان یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ ویقول استووا ولا تختلفوا (صحیح مسلم) یتخلل الصفوف من ناحیۃ الی ناحیۃ یمسح صدورنا (رواہ النسائی وسندہ صحیح)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللّٰھُم افتح لی ابواب رحمتک (صحیح مسلم) اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتک (مسند ابی عوانہ ۴۱۴/۱۔ سندہٗ صحیح) (ابوداؤد عن ابی حمید۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱۵۰/۱)۔

نوٹ:۔ جو شخص اس دعا کو پڑھ لے تو شیطان کہتا ہے آج باقی تمام دن کے لئے یہ مجھ سے محفوظ ہو گیا[۱]

مسجد میں داخل ہو تو پہلے سیدھا پیر اندر رکھے، مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پیر باہر نکالے[۲]

جب مسجد سے باہر نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعاء پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ عہ

ترجمہ :۔ اے اللہ مجھے مردود شیطان سے محفوظ رکھ۔

یا مسجد سے نکلتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ دعاء پڑھے :۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

ترجمہ :۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل طلب کرتا ہوں۔[۳]

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔ اگر بھول جائے تو یاد آتے ہی کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھے۔[۴]

اگر جمعہ کے دن کوئی شخص ایسی حالت میں مسجد میں داخل ہو کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو بھی دو رکعت ضرور پڑھے لیکن ہلکی پڑھے[۵]

مسجد میں گم شدہ جانور تلاش نہ کرے، اگر کوئی شخص تلاش کرے تو اس کو مخاطب کر کے یہ کہے :

لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْکَ

ترجمہ : اللہ تعالےٰ اسے تیری طرف نہ لوٹائے۔[۶]

[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل المسجد اعوذ باللہ.... الخ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۳۴)

[۲] قال انس من السنۃ اذا دخلت المسجد ان تبدأ برجلک الیمنی واذا خرجت ان تبدأ برجلک الیسرای (رواہ الحاکم وصححہ ووالذہبی۔ المستدرک ۱/۲۱۸) عہ قال اذا دخل احدکم المسجد فلیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیقل اللّٰھم اجرنی..... (المستدرک ۔ ۱/۲۰۷)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج (احدکم) فلیقل اللّٰھم انّی اسئلک من فضلک (صحیح مسلم) واذا خرج فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیقل اللّٰھم انّی اسئلک مسند ابی عوانۃ جزء اوّل صہ ۴۱۲ وسندہ صحیح)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل أن یجلس (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قعد سلیک قبل ان یصلی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارکعت رکعتین فقال لا قال قم فارکعھما (صحیح مسلم)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ والامام یخطب فلیرکع رکعتین ولیتجوز فیھما (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ علیک (صحیح مسلم)

بدبودار چیز کھاکر مسجد میں نہ آئے۔ [1]

مسجد میں تھوکے نہیں، اگر کچّے فرش پر اتفاق سے تھوک دے تو اُسے مٹی میں دبادے [2]

اگر مسجد کی دیوار پر تھوک نظر آئے تو اُسے کھُرچ ڈالے اور اس کی جگہ خوشبو لگادے [3]

اپنے محلہ اور شہر میں مسجد بنائے۔ اس کو پاک وصاف رکھے اور اس میں خوشبو کا اہتمام کرے [4]

مسجد بہت سادہ ہو [5]

مسجد میں مشاعرہ منعقد نہ کرے، نہ خرید وفروخت کرے [6]

اگر کسی شخص کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے ہوئے دیکھے تو یہ کہے :-

لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔ [7]

بحالت صلوٰۃ نہ سامنے تھوکے اور نہ دائیں طرف بلکہ بائیں طرف تھوکے بشرطیکہ بائیں طرف کوئی نہ ہو یا بائیں پیر کے نیچے تھوکے اور اُسے مٹی میں دبادے [8] ورنہ کپڑے میں تھوکے اور اُسے مسل دے [9]

پیچھے اگر کوئی نہ ہو تو پیچھے تھوک سکتا ہے [10]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی نخامۃ فی جدار المسجد فتناول حصاۃ فحکھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببنیان المسجد فی الدور وأمر بھا ان تنظف وتطیب (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۳/۷۹ والتعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۲۲۲) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمرنا ان نصنعھا فی دیارنا ونصلح صنعتھا وتطھرھا (رواہ ابوداؤد وسندہٗ جید۔ نیل الاوطار جزء ۲ ص ۱۲۸)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما أمرت بتشیید المساجد (رواہ ابوداؤد وابن حبان وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۲ صہ ۱۲۵)

[6] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البیع والاشتراء فیہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ، ابن خزیمۃ۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۱۷۸)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک (رواہ الترمذی وصححہ الحاکم۔ مرعاۃ ۲/۱۷۹، سندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۱/۲۲۸)

[8] اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ فلا یبصق امامہ ولا عن یمینہ ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ فیدفنھا وفی روایۃ تحت قدمہ الیسریٰ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[9] ثم اخذ طرف رداءہ فبصق فیہ ردّ بعضہ علی بعض فقال او یفعل ھکذا (صحیح بخاری)

[10] وابصق خلفک او تلقاء شمالک ان کان فارغًا (ابن خزیمۃ ۲/۴۴، سندہ صحیح)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مسجد میں ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے [1]

بحالت جنابت کوئی مرد یا عورت مسجد میں داخل نہ ہو جب تک نہا نہ لے اور نہ کوئی عورت اذیتِ ماہانہ کی حالت میں مسجد میں داخل ہو جب تک نہا نہ لے [2]

اذان ہونے کے بعد بغیر نماز ادا کئے مسجد سے باہر نہ جائے [3]

مسجد میں اپنے لئے کوئی جگہ مخصوص نہ کرے [4]

اگر مسجد میں کسی کو اونگھ آئے تو اُسے چاہیئے کہ جگہ بدل دے [5]

مسجد میں نہ قصاص لے اور نہ حد قائم کرے [6]

جب وضو کر کے مسجد کے لئے روانہ ہو تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے۔ [7]

مسجد کو راستہ نہ بنائے [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم فی المسجد فلا یشبکن (رواہ احمد وسندہ حسن عن غلام ابی سعید وسندہ جید عن کعب بن عجرہ۔ بلوغ الامانی جزء ۳ ص ۵۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا احل المسجد لحائض ولا جنب (رواہ ابوداؤد وصححہ ابن خزیمۃ۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۵۱۹) عن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نا ولینی الخمرۃ من المسجد فقلت انی حائض فقال ان حیضتک لیست فی یدک (صحیح مسلم)

[3] رای ابوھریرۃ رجلا یجتاز المسجد خارجا بعد الاذان فقال اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوٰۃ فلا یخرج احدکم حتی یصلی (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ ۳/۴۳ ومرعاۃ ۳/۸۰)

[4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوطن الرجل المکان فی المسجد (رواہ ابوداؤد والنسائی۔ سکت عنہ المنذری۔ مرعاۃ ۲/۴۶۲۔ سندہ حسن۔ التعلیقات ۱/۲۸۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم وھو فی المسجد فلیتحول من مجلسہ ذلک الی غیرہ (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۲۰۱)

[6] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یستقاد بالمسجد وان تنشد الاشعار وان تقام فیہ الحدود (احمد ۳/۴۳۴، ابوداؤد، سندہ حسن۔ ارواء الغلیل للالبانی ۷/۳۶۱ وله شواهد)

[7] اذا توضأ احدکم فاحسن وضوءہ ثم خرج عامدًا الی المسجد فلا یشبکن بین اصابعہ فانہ فی الصلوٰۃ (احمد وابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ صححہ الحاکم ۱/۲۰۶)

[8] لا تتخذوا المساجد طرقًا الا لذکر او صلاۃ (طبرانی کبیر ۳/۲/۱۹۴۔ سندہ حسن۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد ۳ ص ۳)

متفرق مسائل

حمام میں اور ایسی جگہ جہاں قبریں ہوں صلوٰۃ نہ پڑھے [۱]

نہ قبر کی طرف منہ کر کے صلوٰۃ پڑھے [۲]

نجاست اور جانوروں کو ذبح کرنے کے مقامات، راستوں اور اونٹوں کے باڑوں میں اور کعبہ کی چھت پر صلوٰۃ نہ پڑھے [۳]

فرض کے علاوہ دوسری صلوٰتوں کا ثواب بہ نسبت مسجد کے گھر میں زیادہ ملتا ہے لہٰذا سنت و نوافل گھر میں پڑھنے کی کوشش کرے [۴]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ۴۸۴)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلوا الی القبور (صحیح مسلم عن ابی مرثد رض)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع مواطن لا تجوز فیہا الصلوٰۃ الخ (رواہ ابن ماجۃ عن عمر رض وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ۴۸۵)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ المرء فی بیتہٖ افضل من صلاتہٖ فی مسجدی ھٰذا الا المکتوبۃ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل)

www.sirat-e-mustaqeem.net

امامت

امام مقتدیوں کے مقابلے میں بلند مقام پر کھڑا نہ ہو [1]

امام اس کو بنایا جائے جو سب سے زیادہ کتاب اللہ کا قاری ہو۔ اگر اس معاملے میں سب برابر ہوں تو اسے امام بنایا جائے جو سنت کا سب سے زیادہ عالم ہو۔ اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو اس کو امام بنایا جائے جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو اسے امام بنایا جائے جو عمر میں سب سے بڑا ہو [2]

کسی دوسرے کی حکومت کی جگہ یا کسی دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت کے کوئی شخص امامت نہ کرے [3]

اگر جماعت کے لوگ کسی شخص کی امامت کو پسند نہ کریں تو وہ شخص امامت نہ کرے [4]

امام کو چاہیئے کہ نماز کو طول نہ دے بلکہ تخفیف کرے اور سب سے زیادہ کمزور شخص کا لحاظ کرے [5]

جب کسی قوم سے ملنے جائے تو ان کو نماز نہ پڑھائے۔ انہی میں سے کوئی آدمی نماز پڑھائے [6]

[1] ان حذیفۃ ام الناس بالمدائن علی دکان فاخذ ابو مسعود فقال الم تعلم انھم کانوا ینھون عن ذلک (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۹۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤمن الرجل فی اھلہ ولا فی سلطانہ الا باذنہ (صحیح مسلم باب من احق بالامامۃ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ترتفع صلاتھم فوق رؤسھم شبرا رجل ام قوما وھم لہ کارھون (رواہ ابن ماجۃ عن ابن عباس وسندہٗ صحیح۔ ابن ماجۃ جلد اوّل ص ۳۰۸)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم للناس فلیخفف (صحیح بخاری و صحیح مسلم) واقتد بامضعفھم (رواہ احمد والاربعۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۳ ص ۲۷)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زار احدکم قوما فلا یصل بھم ولیصل بھم رجل منھم (مسند احمد سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۱۶۲)

اگر کوئی عورت جماعت میں شامل ہو اور اس کے بچے کے رونے کی آواز آئے تو نماز میں تخفیف کردے اور قرأت مختصر کردے [1]

اقامت کے بعد امام کو چاہیئے کہ مقتدیوں کی طرف منہ کر کے صفوں کو سیدھا کرنے کی ہدایت کرے [2]

امام کو صفوں میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک جا کر لوگوں کے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ رکھ کر خود صفوں کو ٹھیک کرنا چاہیئے [3]

اگر امام کی آواز سب کو سنائی نہ دے تو کوئی دوسرا آدمی بلند آواز سے اللہ اکبر کہے [4]

جو شخص نماز میں قبلہ کی طرف تھوکے اُسے امام نہ بنائے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاقوم فی الصلوٰۃ أرید ان اطول فیھا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوٰتی کراھیۃ ان اشق علی امہ (صحیح بخاری عن ابی قتادۃ) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمع بکاء الصبی مع امہ وھو فی الصلوٰۃ فیقرأ بالسورۃ الخفیفۃ (صحیح مسلم)

[2] عن انس قال اقیمت الصلوٰۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجھہ فقال اقیموا صفوفکم و تراصوا (صحیح بخاری باب اقبال الامام علی الناس)

[3] عن ابی مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ ویقول استووا (صحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلل الصفوف من ناحیۃ الی ناحیۃ یمسح مناکبنا وصدورنا (رواہ ابوداؤد والنسائی واللفظ للنسائی وسندہٗ صحیح)

[4] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس وابوبکر یسمعھم التکبیر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] ان رجلا امّ قوما فبصق فی القبلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی لکم (ابوداؤد۔ سکت عنہ المنذری مرعاۃ ۲/۱۹۳ وروی الطبرانی نحوہٗ عن ابن عمر وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی ۱/۲۳۲)

اگر کتاب اللہ کا سب سے بڑا قاری کوئی نابالغ لڑکا ہو تو امام اُسے ہی بنایا جائے [1]

اگر کتاب اللہ کا سب سے بڑا قاری غلام ہو تو اُسے امام بنایا جائے [2]

جو شخص صلوٰۃِ فرض پڑھ چکا ہو وہ دوسرے لوگوں کو فرض صلوٰۃ پڑھا سکتا ہے۔ امام کی یہ صلوٰۃ نفل ہوگی [3]

نابینا شخص کو امام بنایا جا سکتا ہے [4]

اگر کسی مجبوری کی وجہ سے امام بیٹھ کر صلوٰۃ پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر صلوٰۃ پڑھیں [5]

کوئی شخص لوگوں کی امامت نہ کرے سوائے اس صورت کے کہ وہ اجازت دیں [6]

[1] عن عمرو بن سلمۃ رضی اللہ عنہ قال لم یکن احد اکثر قرآنا منی فقد موفی بین ایدیھم وانا ابن ست او سبع سنین (صحیح بخاری)

[2] لما قدم المھاجرون الاولون المدینۃ کان یؤمھم سالم غلام ابی حذیفۃ وکان اکثرھم قرآنا (صحیح بخاری عن ابن عمرؓ)

[3] کان معاذؓ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یاتی قومہ فیصلی بھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن جابرؓ) فیصلی بھم وھی لہ نافلۃ (مصنف عبدالرزاق وسندہٗ صحیح مرعاۃ جلد ۲ صـ ۱۳۶)

[4] استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن ام مکتوم یؤم الناس وھو اعمیٰ (رواہ ابوداؤد عن انسؓ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صـ ۳۵۰ وروی نحوہٗ ابویعلیٰ عن عائشہؓ ورجالہ رجال الصحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۱۰۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی جالسًا فصلوا جلوسًا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] لا یحل لرجل یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یؤم قومًا الا باذنھم (صحیح ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب أیصلی الرجل وھو حاقن ۲۰/۱)

www.sirat-e-mustaqeem.net

امام فرض صلوٰۃ کا سلام پھیرنے کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر کے اتنے عرصہ بیٹھے جتنے عرصہ یہ:۔

" اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ "

پڑھا جا سکے [1]

پھر اسے چاہیئے کہ مقتدیوں کی طرف منہ کر کے اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو [2]

منہ خواہ سیدھی طرف موڑ کر بیٹھے یا اُلٹی طرف موڑ کر بیٹھے [3]

لیکن زیادہ تر سیدھی طرف موڑ کر بیٹھے [4]

اگر امام بیٹھ کر صلوٰۃ پڑھائے اور اپنے داہنی طرف کسی کو نائب بنا کر کھڑا کرے تو پھر مقتدی کھڑے ہو کر صلوٰۃ پڑھ سکتے ہیں [5]

اگر امام کھڑے ہو کر صلوٰۃ نہ پڑھا سکے تو وہ کسی دوسرے کو امام بنا کر خود اس کے پیچھے بیٹھ کر صلوٰۃ ادا کر سکتا ہے [6]

امام کو چاہیئے کہ دعاء صرف اپنی ذاتِ خاص کے لئے نہ کرے بلکہ دعاء میں سب کو شریک کرے [7]

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللّٰھم انت السلام و منك السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام (صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ جزء اوّل صہ ۲۳۸)

[2] عن البراء کنا اذا صلّینا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجھہ (صحیح مسلم جزء اوّل صہ ۲۸۶)

[3] رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ (صحیح مسلم عن انسؓ) رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف عن شمالہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن مسعودؓ)

[4] عن البراء کنا اذا صلّینا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجھہ (صحیح مسلم جزء اوّل صہ ۲۸۶)

[5] فاجلساہ الی جنب ابی بکر فجعل ابوبکر یصلی و ھو یأتم بصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس بصلاۃ ابی بکر والنبی صلی اللہ علیہ وسلم قاعد (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب انما جعل الامام لیؤتم بہ جزء اوّل صہ ۱۷۶)

[6] عن عائشۃ الصدیقہؓ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلف ابی بکر فی مرضہ التی مات فیہ قاعدًا (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء اذا صلی الامام قاعدًا فصلوا قعودًا جزء اوّل صہ ۱۱۷ و روی الترمذی نحوہ عن انسؓ وصححہ جزء اوّل صہ ۱۱۷)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یخصص نفسہ بدعوۃ دونھم فان فعل فقد خانھم (ابوداؤد کتاب الطہارت۔ سندہ حسن)

www.sirat-e-mustaqeem.net

لباس

عورت بغیر دوپٹے کے صلوٰۃ نہ پڑھے [1]
اور نہ ایسی حالت میں صلوٰۃ ادا کرے کہ اس کے قدموں کی پشت کھلی ہوئی ہو [2]
کندھوں پر اس طرح کپڑا نہ ڈالے کہ دونوں طرف لٹکتا رہے نہ کپڑے وغیرہ سے منہ کو ڈھانپے [3]
جوتے پہن کر صلوٰۃ پڑھی جا سکتی ہے [4]
اگر جوتے پہن کر صلوٰۃ ادا نہ کرے تو انہیں اُتار کر بائیں طرف رکھ لے، اگر بائیں طرف کوئی آدمی ہو تو دونوں پیروں کے درمیان رکھے [5]
مرد ہو یا عورت صلوٰۃ پڑھتے وقت کامل زینت دینے والا لباس پہنے [6]
اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی چادر ہو تو وہ اس کو اس طرح اوڑھے کہ کندھے ڈھک جائیں [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوٰۃ حائض الا بخمار (رواہ الترمذی وحسنہ وصححہ الحاکم مرعاۃ جزء ۲ ص ۲۱۱)

[2] اذا کان الدرع سابغا یغطی ظہور قدمیہا (رواہ ابو داؤد عن ام سلمۃ رضی، صححہ الحاکم وقواہ الشوکانی۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۲۱۱ وصححہ الذہبی۔ المستدرک جزء اول ص ۲۵۰)

[3] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن السدل فی الصلوٰۃ وان یغطی الرجل فاہ (رواہ ابو داؤد وسندہ حسن۔ التعلیقات جزء اول ص ۲۳۸ وصححہ الحاکم والذہبی۔ التعلیقات لاحمد شاکر علی الترمذی)

[4] عن ابی سلمۃ قالت سألت انسا أکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون علی یسارہ احد ولیضعہما بین رجلیہ (ابو داؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء اول ص ۵۰۵) وفی روایۃ اولیصل فیہما (ابو داؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اول ص ۲۳۹)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف - ۳۱)

[7] لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیٔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رضی واللفظ لمسلم

جس لباس کو پہن کر صحبت کی ہو اس کو پہن کر صلوٰۃ پڑھی جا سکتی ہے [۱]

اگر جماع کرتے وقت کپڑے میں نجاست لگ جائے تو اُسے دھو ڈالے [۲]

تعداد رکعات

فجر[۳] :- ۲ سُنّت ۲ فرض

ظہر[۴] :- ۴ یا ۲ سُنّت ۴ فرض ۲ سُنّت ۲ مستحب

عصر[۵] :- ۲ یا ۴ مستحب ۴ فرض

[۱] عن معاویۃ رضی اللہ عنہ انہ سأل امّ حبیبۃؓ ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی الثوب الذی یجامعھا فیہ فقالت نعم اذا لم یر فیہ اذًی (رواہ ابوداؤد و رجالہ ثقات۔ نیل جزء ۲ صـ ۱۰۰ وسندہ صحیح)

[۱] کنت اغسل الجنابۃ من ثوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری جزء اوّل صـ ۶۷)

[۲] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر صلی رکعتین (صحیح مسلم عن عائشۃ) قال ابن عمرؓ حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین قبل الغداۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل الظھر اربعًا یصلی رکعتین (بعد الظھر) [صحیح مسلم من عائشہؓ]

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی اربع رکعات قبل الظھر واربع بعدھا حرّمہ اللہ علی النار (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وصحّحہ الترمذی) قال ابن عمرؓ حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین قبل الظھر ورکعتین بعد الظھر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرءً صلی قبل العصر اربعًا (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی۔ حسنہ الترمذی وصحّحہ ابن خزیمۃ وابن حبان مرعاۃ جلد ۲ صـ ۱۵۰) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر رکعتین (ابوداؤد وسندہ حسن۔ التعلیقات جزء اوّل صـ ۳۶۸)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مغرب[1] :-	۲ مستحب	۳ فرض	۲ سنت
عشاء[2] :-	۴ فرض	۲ سنت	۲ مستحب
جمعہ[3] :-	۲ فرض	۴ سنت	
عید[4] :-	۲ فرض		

تہجد یا قیام رمضان یا وتر[5] :- ۱۲ یا ۱۰ یا اس سے کم (جفت تعداد میں) مستحب ۱ سنت یعنی وتر

نوٹ: مستحب سے مراد وہ نوافل ہیں جنکا ذکر احادیث میں ملتا ہے اور جنکی عام نوافل سے زیادہ فضیلت ہے۔

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس المغرب ثم یصلی رکعتین (صحیح مسلم عن عائشہ رض) کنا نصلی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد غروب الشمس قبل صلوٰۃ المغرب (صحیح مسلم عن انس رض) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلاۃ لمن شاء (صحیح بخاری عن عبداللہ بن مغفل) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا قبل صلوٰۃ المغرب، قال فی الثالثۃ لمن شاء (صحیح بخاری عن عبداللہ المزنی) وزاد ابوداؤد رکعتین، وسندہ صحیح (فتح الباری جزء ۳ صہ ۳۰۲)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس العشاء فیصلی رکعتین (صحیح مسلم عن عائشہ) فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم جاء الی منزلہ فصلی اربع رکعات (صحیح بخاری عن ابن عباس رض)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم بعد الجمعۃ فصلوا اربعا (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رض)

[4] عن عمر رض قال صلوٰۃ السفر رکعتان وصلوٰۃ الاضحی رکعتان وصلوٰۃ الفطر رکعتان وصلوٰۃ الجمعۃ رکعتان تمام غیر قصر علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد والنسائی۔ رجال ثقات وقد روی من طریق اخری باسانید رجالہا ثقات۔ نیل ۳/۱۷۳ وروی ابن خزیمۃ وسندہ صحیح۔ ابن خزیمۃ ۲/۳۴۴ وروی البیہقی بسند صحیح عن عمر رض موقوفا۔ بلوغ جزء ۶ صہ ۱۰۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی فاذا اردت ان تنصرف فارکع رکعۃ توتر لک ما صلیت (صحیح بخاری باب ماجاء فی الوتر)

متفرق مسائل

۱ دو صلوٰتوں (یعنی فرض اور سُنّت وغیرہ) کے درمیان فصل کرے۔ سلام پھیرتے ہی فوراً دوبارہ نیّت نہ باندھے جب تک بات نہ کرلے یا اس جگہ سے ہٹ نہ جائے [1]

صبح کی سنّتیں پڑھ کر تھوڑی دیر سیدھی کروٹ لیٹ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیٹنے کا حکم دیا ہے [2]

۲ عصر کی ۴ رکعتیں جو فرض سے پہلے پڑھی جائیں ان میں دو، دو رکعت پر سلام پھیرنا چاہیئے [3]

۳ دن اور رات کے تمام نوافل اور سنّتوں میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا چاہیئے [4]

۴ نوافل بیٹھ کر پڑھے جاسکتے ہیں لیکن ثواب آدھا ملے گا۔ اگر لیٹ کر پڑھے گا تو بیٹھ کر پڑھنے والے کے ثواب کا نصف ثواب ملے گا [5]

۵ صبح صادق ہونے کے بعد دو رکعت سنّت (اور دو رکعت فرض) کے علاوہ صلوٰۃ نہ پڑھے [6]

[1] امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا نوصل صلوٰۃ حتی نتکلم او نخرج (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ عن معاویہؓ)

[2] اذا صلّی رکعتی الفجر یضطجع علی شقہ الایمن (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عائشہؓ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلّی احدکم رکعتی الفجر فلیضطجع علی یمینہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص۱۵۱)

[3] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینھن بالتسلیم (رواہ الترمذی والنسائی وحسنہ الترمذی والالبانی۔ التعلیقات جلد اوّل ص۳۶۸)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللّیل والنّھار مثنیٰ مثنیٰ (رواہ ابوداؤد عن ابن عمرؓ وصحّحہ البخاری۔ نیل جزء ۳ ص۶۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلّی قاعدًا فلہ نصف اجر القائم ومن صلّی نائمًا فلہ نصف اجر القاعد (صحیح بخاری باب صلوٰۃ القاعد)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر فلا صلوٰۃ الا رکعتی الفجر (طبرانی اوسط عن ابی ھریرۃؓ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص۱۷۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلّوا بعد الفجر الا سجدتین (ابوداؤد۔ ابن ماجۃ عن ابن عمرؓ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ ص۹۴۵)

مکہ معظمہ میں جمعہ کی نماز کے بعد آگے بڑھ کر ۲ رکعت پڑھے پھر آگے بڑھ کر ۴ رکعت پڑھے [1]

جب صبح کی صلوٰۃ کے لئے مسجد روانہ ہو تو یہ دعاء پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا ۔

(ترجمہ)

اے اللہ میرے دل کو نور سے معمور کردے، میری زبان میں نور کردے، میری آنکھ میں نور کردے، میرے کان میں نور کردے، میرے پٹھے میں نور کردے، میرے گوشت میں نور کردے۔ میرے خون میں نور کردے، میرے بالوں میں نور کردے، میری جلد میں نور کردے، میرے داہنی طرف نور کردے، میرے بائیں طرف نور کردے، میرے اوپر نور کردے، میرے نیچے نور کردے، میرے آگے نور کردے، میرے پیچھے نور کردے، میرے لئے نور کردے؛ میرے نفس میں نور کردے، میرے لئے نور کو بڑا کردے، اے اللہ! مجھے نور عطا فرما [2]

[1] کان ابن عمرؓ اذا صلی الجمعۃ بمکۃ تقدم فصلی رکعتین ثم یتقدم فیصلی اربعًا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح ۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۷۳)

[2] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوٰۃ وھو یقول اللّٰھُمَّ اجعل فی قلبی نورًا (صحیح مسلم عن ابن عباسؓ)

جمعہ کے فرضوں سے پہلے مستحب رکعات کی تعداد مقرر نہیں [1]

مسنون قرأت

فجر
فرض صلوٰۃ میں

سورۂ قٓ [2] اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ [3] سورۂ مؤمنون [4]
سورۂ حجرات تا سورۂ بروج [5] دونوں رکعتوں میں سے ہر رکعت میں سورۂ زلزال [6]
سورۂ طور [7] سورۂ واقعہ [8] سورۂ یٰسٓ [9] سورۂ صٰفّٰت [10]

فجر کی صلوٰۃ میں ۶۰ تا ۱۰۰ آیات تلاوت کی جائیں [11]

www.sirat-e-mustaqeem.net

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل فصلّٰی ما قدر لہ (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض)

[2] صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رض

[3] صحیح مسلم عن عمرو بن حریث

[4] صحیح مسلم عن عبداللہ بن السائب رض

[5] رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ۶۱۹

[6] رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح (التعلیقات جزء اوّل صـ۲۷۳)

[7] صحیح بخاری عن ام سلمۃ باب طواف النساء وباب من صلّٰی رکعتی الطواف خارجا من المسجد

[8] ابن خزیمۃ جلد اوّل صـ۲۶۵ وسندہٗ صحیح

[9] رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ صلاۃ النبی للالبانی صـ۱۰۸ وبلوغ جلد ۳ صـ۲۳۱

[10] رواہ ابویعلیٰ والمقدسی فی المختارۃ۔ صلاۃ النبی للالبانی صـ۱۰۸

[11] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الصبح ویقرأ فیھما ما بین الستین الی المائۃ (صحیح بخاری کتاب المواقیت

جمعہ کے دن فرض صلوٰۃ میں

آلٓمٓ تَنْزِیْل پہلی رکعت میں اور ھَل اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ دوسری رکعت میں [1]

سفر میں فرض صلوٰۃ میں

سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ [2]

سُنّتوں میں

قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ [3]

یا

پہلی رکعت میں یہ آیت پڑھے:۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۳۶)

اور دوسری رکعت میں یہ آیت پڑھے:۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْھُمُ الْکُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَاشْھَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (اٰل عمران - ۵۲) [4]

[1] صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رضؓ

[2] رواہ احمد و ابوداؤد و النسائی و سندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۶۸

[3] صحیح مسلم

[4] صحیح مسلم عن ابن عباس رضؓ

ظہر
فرض صلوٰۃ میں

وَاللَّیْل [1]ھ ، سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی [2]ھ ، بُرُوْج وطَارِق [3]ھ
شَمْس و اِنْشَقَاق وغَاشِیَة [4]ھ
پہلی دو رکعتوں میں تقریباً تیس تیس آیتیں اور آخری دو میں تقریباً پندرہ پندرہ [5]ھ

عصر
فرض صلوٰۃ میں

سورۂ بُرُوْج وطَارِق [6]ھ ، ولَیْل و شَمْس [7]ھ
پہلی دو رکعتوں میں تقریباً پندرہ [15] پندرہ [15] آیتیں اور آخری دو میں ان کا نصف [8]ھ

مغرب
فرض صلوٰۃ میں

سورۂ طور [9]ھ والمرسلات [10]ھ واعراف (دو رکعتوں میں متفرق مقامات سے) [11]ھ
پہلی دو رکعتوں میں سورۂ لَمْ یَكُنْ سے آخر قرآن مجید تک کی سورتیں [12]ھ
سورۂ محمد [13]ھ و سورۂ والتین [14]ھ

[1]ھ صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رضؓ
[2]ھ صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رضؓ
[3]ھ رواہ ابوداؤد والترمذی و صححہ الترمذی
[4]ھ ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح (ابن خزیمۃ جلد اوّل ص ۲۵۷)
[5]ھ صحیح مسلم عن ابی سعید رضؓ
[6]ھ رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ الترمذی
[7]ھ ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح (ابن خزیمۃ جلد اوّل ص ۲۵۷)
[8]ھ صحیح مسلم عن ابی سعید رضؓ
[9]ھ صحیح مسلم عن جبیر بن مطعم رضؓ
[10]ھ صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ام الفضل رضؓ
[11]ھ رواہ النسائی عن عائشہ رضؓ وسندہٗ صحیح (التعلیقات جزء اوّل ص ۲۶۸)
[12]ھ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ رضؓ وسندہٗ صحیح (مرعاۃ جلد اول ص ۶۱۹)
[13]ھ الطبرانی والمقدسی ۔ سندہٗ صحیح (صلوٰۃ النبیؐ للالبانی ص ۱۱۴)
[14]ھ احمد والطیالسی ۔ سندہٗ صحیح (صلوٰۃ النبیؐ ص ۱۱۴)

www.sirat-e-mustaqeem.net

عشاء فرض صلوٰۃ میں

سورۃ وَالشَّمْس ، سورۃ وَالضُّحٰی ، سورۃ وَ اللَّیْل ، سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی [1]

پہلی دو رکعتوں میں سورۃ بُرُوج سے سورۃ لم یکن تک کی سورتیں [2]

سورۃ اقرأ [3] سورۃ والتین [4] سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ [5]

جمعہ فرض صلوٰۃ میں

سورۃ جمعۃ اور سورۃ منافقون [6] یا سورۃ جمعۃ اور هَلْ اَتٰىكَ یا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ [7]

عید

سورۃ قٓ ، وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور سورۃ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ [8]

یا

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ [9]

[1] صحیح بخاری و صحیح مسلم عن جابرؓ

[2] رواہ النسائی عن ابی ہریرۃؓ وسندہٗ صحیح (مرعاۃ جلد اوّل ص ۶۱۹)

[3] صحیح مسلم عن جابرؓ

[4] صحیح بخاری و صحیح مسلم عن البراء

[5] صحیح بخاری عن ابی ہریرۃؓ

[6] صحیح مسلم عن ابی ہریرۃؓ

[7] صحیح مسلم عن النعمان بن بشیرؓ

[8] صحیح مسلم کتاب العیدین

[9] صحیح مسلم کتاب الجمعۃ عن النّعمان بن بشیرؓ

www.sirat-e-mustaqeem.net

متفرّق مسائل

کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے مقابلہ میں بلند آواز سے قرأت نہ کرے [۱]

اگر قرآنِ مجید یاد نہ ہو سکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے۔ [۲]

جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھے تو پڑھنے والا جواب میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے [۳]

اگر امام قرأت میں غلطی کرے تو مقتدی بتادے [۴]

نوٹ :۔ قرأت کے باقی مسائل "قیام" کے عنوان کے تحت ص۱۷۰ تا ص۱۷۲ پر بیان کئے گئے ہیں۔

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجھر بعضکم علیٰ بعض بالقرآن (رواہ مالك واحمد عن البیاضی و سندہٗ صحیح ورواہ النسائی عن ابی سعید وسندہٗ صحیح ۔ مرعاۃ جلد اوّل ص۶۲۳)

[۲] فان کان معك قرآن فاقرأ والا فاحمد اللہ وکبرہٗ وھللہٗ ثم ارکع (رواہ الترمذی فی حدیث المسیٔ صلاتہ وسندہٗ صحیح ۔ التعلیقات جزء اوّل ص۲۵۳)

[۳] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ سبح اسم ربك الاعلیٰ قال سبحان ربی الاعلیٰ (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح ۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۶۲۷)

[۴] صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ فیھا فلبس علیہ فلما انصرف قال لابی ما منعك (رواہ ابوداؤد بسند صحیح ۔ صلاۃ النبی للالبانی ص۱۳۱)

وہ اوقات جن میں صلوٰۃ پڑھنا منع ہے

(۱) طلوعِ آفتاب کے وقت [۱]

(۲) غروبِ آفتاب کے وقت [۲]

(۳) نِصفُ النہار کے وقت [۳]

(۴) صلوٰۃِ فجر کے بعد جب تک سُورج بلند اور سفید نہ ہو جائے [۴]

(۵) صلوٰۃِ عصر کے بعد جب تک سُورج غروب نہ ہو جائے [۵]

(۶) صبح صادق ہونے کے بعد (فرض کے علاوہ) کوئی نماز نہ پڑھے سوائے دو رکعت سنت کے۔ [۶]

[۱] و [۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتحری احدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبہا (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمرؓ)

[۳] وحین یقوم قائم الظہیرۃ (صحیح مسلم عن عقبہ بن عامرؓ)

[۴] و [۵] لا صلوٰۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا صلوٰۃ بعد العصر حتی تغیب الشمس (صحیح بخاری) و فی روایۃ لا صلوٰۃ بعد صلوٰۃ العصر حتی تغرب الشمس ولا صلوٰۃ بعد صلوٰۃ الفجر حتّٰی تطلع الشمس (صحیح مسلم) فلما ارتفعت الشمس وابیاضت قام فصلّی (صحیح بخاری باب الاذان بعد فعاب الوقت)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر فلا صلاۃ الا رکعتی الفجر (طبرانی اوسط سند صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صفحہ ۱۷۵)

www.sirat-e-mustaqeem.net

متفرق مسائل

صبح کی سنتیں اگر جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے رہ جائیں تو وہ فرض کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہیں[1] بشرطیکہ طلوعِ آفتاب شروع نہ ہوا ہو اگر طلوع شروع ہو گیا ہو تو سورج کے بلند اور سفید ہو جانے کے بعد پڑھے[2]

اگر صلوٰۃ فجر کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے اور صلوٰۃِ عصر کی ایک رکعت غروب آفتاب سے پہلے مل جائے تو ان صلوٰتوں کو پورا کر لے[3]

نوٹ :۔ طلوع آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت صلوٰۃ اس لئے منع ہے کہ ان اوقات میں کفّار سورج کو سجدہ کرتے ہیں[4]

اور نصف النہار کے وقت اس لئے منع ہے کہ اس وقت جہنم کو دہکایا جاتا ہے[5]

[1] رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلوٰۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الصبح رکعتین فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الآن فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ ابن خزیمۃ عن قیس وسندہٗ صحیح ۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۵۷)

[2] من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلہما بعد ما تطلع الشمس (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح ۔ نیل الاوطار جزء ۳ صـ ۳۱)

لا صلوٰۃ بعد الصبح حتّٰی ترتفع الشمس (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح

(صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رض) وفی روایۃٍ للبخاری فلیتم صلوٰتہٗ

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حینئذٍ یسجد لہا الکفار (صحیح مسلم عن عمرو بن عبسۃ رض)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حینئذ تسجر جہنم (صحیح مسلم عن عمرو بن عبسۃ رض)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جماعت

مَردوں کو جماعت سے صلوٰۃ ادا کرنا بہت ضروری ہے [1]

تین آدمی جہاں کہیں بھی ہوں انہیں جماعت سے صلوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے [2]

بلکہ دو کو بھی جماعت سے صلوٰۃ ادا کرنا چاہیئے [3]

اگر اذان کی آواز آتی ہو تو نابینا کو بھی جماعت سے صلوٰۃ پڑھنے کیلئے آنا ضروری ہے [4]

عورتوں پر جماعت سے صلوٰۃ پڑھنا ضروری نہیں لیکن اگر وہ رات کو مسجد آنے کی اجازت مانگیں تو انہیں روکا نہ جائے [5]

البتہ ان کے گھر ان کے لئے مسجد سے بہتر ہیں (یعنی گھر میں صلوٰۃ پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے) [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ھممت ان امر بحطب ثم اخالف الی رجال (وفی روایۃ لمسلم لا یشھدون الصلوٰۃ) فاحرق علیھم بیوتھم (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃؓ وروی مسلم نحوہٗ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ثلاثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیھم الصلوٰۃ الا استحوذ علیھم الشیطٰن (رواہ ابوداؤد عن ابی الدرداء وسندہٗ صحیح نیل الاوطار جزء ۲ صہ ۲۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذنا واقیما ثم لیؤمکما اکبرکما (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لرجل اعمٰی) ھل تسمع النداء بالصلوٰۃ قال نعم قال فاجب (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃؓ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذنکم نساءکم باللیل الی المسجد فاذنوا لھن (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابن عمرؓ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیوتھن خیر لھن (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۳۳۴)

عورت کے لئے گھر میں بھی زیادہ سے زیادہ پوشیدہ جگہ میں صلوٰۃ پڑھنا بہتر ہے [1]
اگر عورت مسجد آئے تو خوشبو لگا کر ہرگز نہ آئے [2]
اگر کوئی شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو مسجد سے بغیر صلوٰۃ پڑھے نہ جائے [3]
اگر مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ جماعت ہو چکی ہو تو دوسری جماعت کرلے [4]
اگر قیام گاہ پر صلوٰۃ پڑھ چکا ہو پھر مسجد جائے، وہاں جماعت ہو رہی ہو تو جماعت میں شامل ہو جائے علیحدہ نہ بیٹھے [5]
جماعت میں جتنے زیادہ آدمی ہوں گے اتنا ہی ثواب بھی بڑھتا چلا جائے گا [6]
جماعت میں شامل ہونے کے لئے بھاگے نہیں بلکہ وقار سے چلتا ہوا آئے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰتک فی بیتک خیر لک من صلاتک فی حجرتک وصلوٰتک فی حجرتک خیر لک من صلوٰتک فی دارک وصلوٰتک فی دارک خیر لک من صلوٰتک فی مسجد قومک (احمد عن ام حمید وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جزء ۲ صـ ۴۷ وروی نحوہٗ الحاکم عن ام سلمۃ وسندہٗ صحیح جلد اوّل صـ ۲۰۹ و روی نحوہٗ ابوداؤد عن ابن مسعودؓ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صـ ۳۲۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شهدت احداکن المسجد فلا تمس طیبًا (صحیح مسلم)

[3] امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوٰۃ فلا یخرج احدکم حتی یصلی (رواہ احمد عن ابی ھریرہ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۸۰) خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ فقال ابوھریرۃ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم)

[4] جاء رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہٗ فقام رجل فصلی معہٗ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ الترمذی والمنذری وصححہ الحاکم والذھبی۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۱۳۲)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعۃ فصلیا معھم (رواہ ابو داؤد عن یزید وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۱۳۷)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الرجل مع الرجل ازکیٰ من صلاتہٖ وحدہٗ وصلاتہٗ مع الرجلین ازکیٰ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وصححہ ابن السکن والعقیلی وابن المدینی۔ نیل جزء ۳ صـ ۱۱۲)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا تسعون وأتوھا تمشون وعلیکم الوقار والسکینۃ (صحیح بخاری)

جب اقامت ہو جائے تو نفل اور سنت نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہو کر ادا کرے جس کی اقامت ہوئی ہو [1]

جو شخص اذان کی آواز سنے اور پھر بھی بغیر کسی عذر کے جماعت سے صلوٰۃ نہ پڑھے تو اس کی صلوٰۃ نہ ہوتی [2]

اگر کوئی شخص صلوٰۃ شروع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہو تو جس رکن میں امام ہو وہ رکن میں اس کے ساتھ شامل ہو جائے [3]

جو رکعت یا رکعات رہ جائیں انہیں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرے [4]

صرف عورتیں بھی اگر چاہیں تو جماعت کر سکتی ہیں۔ کسی بوڑھے مرد سے اذان دلوائیں، جو عورت امام بنے وہ صف کے بیچ میں کھڑی ہو۔ آگے نہ کھڑی ہو [5]

" اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ جماعت ہو چکی ہو تو اس کو جماعت کا ثواب ملے گا۔ [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ (صحیح مسلم جزء اول صـ۲۸۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع النداء فلم یجبہ فلا صلوٰۃ لہٗ الا من عذر (رواہ الدارقطنی وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح مرعاۃ جلد ۲ صـ۸۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل اعمی ھل تسمع النداء بالصلوٰۃ فقال نعم قال فاجب (صحیح مسلم)

[3] قال معاذ لا اراہ علی حال الا کنت علیھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان معاذ قد سن لکم سنۃ کذلک فافعلوا (ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اول صـ۳۵۹) عن المغیرۃ قال تخلفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.... وعبد الرحمٰن یصلی بھم فصلی مع الناس رکعۃ الاخیرۃ فلما سلم عبد الرحمٰن قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتم صلاتہٗ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوٰۃ و الامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام (رواہ الترمذی عن علیؓ وسندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صـ۱۱)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا (صحیح بخاری)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورھا (ای ام ورقۃ) فی بیتھا وجعل لھا مؤذنا یؤذن لھا وامرھا ان تؤم اھل دارھا قال عبد الرحمٰن انا رأیت مؤذنھا شیخا کبیرا (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیق المغنی شرح دارقطنی صـ۱۵۵) وعن ربیطۃ قالت اتینا عائشۃ فقامت بیننا فی الصلوٰۃ المکتوبۃ (رواہ الدارقطنی وعبد الرزاق وسندہٗ صحیح۔ التعلیق المغنی صـ۱۵۵)

[6] من راح فوجد الناس قد صلوا اعطاہ اللہ جل وعز مثل اجر من صلاھا وحضرھا (ابوداؤد باب فی من خرج یرید الصلوٰۃ فسبق بھا۔ سندہ صحیح۔ صحیح ابی داؤد ۱/۱۱۳)

سُترہ

سُترہ اس چیز کو کہتے ہیں جو نمازی اپنے سامنے رکھ لیتا ہے تاکہ گذرنے والے سے اوٹ ہو جائے۔
سُترہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہیئے [1] (یعنی تقریباً ایک فٹ یا ۳۰ سینٹی میٹر اونچا)
نمازی کے سامنے سے نہ گذرے اور نہ نمازی اور سُترہ کے درمیان سے گذرے [2] و [3]
اگر کوئی شخص نمازی اور سُترہ کے درمیان سے گذرے تو نمازی کو چاہیئے کہ اُسے روکے، اگر وہ نہ مانے تو
اس سے لڑے [3]

سُترہ کو اپنے قریب رکھے [4]
سُترہ کے لئے نیزہ یا برچھی بھی گاڑی جا سکتی ہے [5]
جانور کو بھی سُترہ بنایا جا سکتا ہے [6]
سُترہ کے لئے تیر بھی گاڑا جا سکتا ہے [7]
اگر سامنے رکھنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو ایک خط ہی کھینچ لے [8]
امام کا سُترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے [9]
مصلی کے سامنے اگر کوئی لیٹا ہو تو کوئی حرج نہیں [10]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل موخرۃ الرحل فلیصل (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی شیء فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلید فعہ فان ابی فلیقاتلہ (صحیح بخاری عن ابی سعید)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی سترۃ فلیدن منہا (رواہ ابوداؤد عن سہل رض وسندہ صحیح۔ التعلیقات السلفیہ جلد اوّل صہ ۲۴۳)

[5] صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی العنزۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[6] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض راحلتہ فیصلی الیہا (صحیح بخاری عن ابن عمر رض)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیستتر لصلاتہ ولو بسہم (رواہ احمد عن سبرۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۳ صہ ۱۲۸)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لم یکن معہ عصا فلیخط خطا (رواہ احمد و ابوداؤد عن ابی جحیفۃ وسندہ حسن۔ نیل الاوطار جزء ۳ صہ ۴ و صحّحہ احمد و ابن المدینی بلوغ جزء ۳ صہ ۱۲۸)

[9] صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی العنزۃ بالناس ... الناس والدواب یمرون بین یدی العنزۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی جحیفۃ)

[10] عن عائشۃ انا معترضۃ بینہ وبین القبلۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

آداب نماز ایک نظر میں

جب نماز ادا کرے تو زینت بخش لباس پہن لے [1]

لباس کامل ہو، سر ڈھکا ہوا ہو [2]

نماز میں کسی قسم کی حرکت نہ کرے، سکون کے ساتھ تمام ارکان ادا کرے [3]

نماز میں ادب سے کھڑا ہو [4]

[1] قال اللہ تعالیٰ خذوا زینتکم عند کل مسجد (الاعراف - ۳۱) وقال رسول اللہ صلی علیہ وسلم ان اللہ احق ان یتزین لہ (رواہ الطبرانی فی الکبیر وسندہ حسن - مجمع الزوائد جزء ۲ ص ۵۱) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جمیل یحب الجمال (صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر)

[2] عن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس وعلیہ عمامۃ سوداء (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع علیہ ثیابہ ثم خرج الی الصلوٰۃ (صحیح مسلم باب نسخ الوضوء مما مست النار) مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بناصیتہ وعلی العمامۃ (صحیح مسلم باب المسح علی الناصیۃ والعمامۃ) وعن وائل قال وعلی الناس (ای اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم) ثیاب سود (رواہ احمد - بلوغ الامانی جزء ۳ ص ۱۴۸ وسندہ صحیح)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکنوا فی الصلوٰۃ (صحیح مسلم)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وقوموا للہ قانتین (البقرہ - ۲۳۸)

www.sirat-e-mustaqeem.net

خضوع وخشوع ، عاجزی وانکساری کے ساتھ نماز ادا کرے [1]

نگاہ نیچی رکھے [2]

اِدھر اُدھر التفات نہ کرے [3]

نماز میں سلام کا جواب نہ دے ، البتہ ہاتھ کے اشارہ سے جواب دے [4]

نماز میں اتنا خشوع وخضوع ، ادب اور حضور قلب ہو گویا نمازی اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔
اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہو سکے تو کم از کم اتنا خیال رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے [5]

نماز میں کوئی ایسا کام نہ کرے جو نماز کے منافی ہو [6]

بال نہ سمیٹے یعنی جوڑا نہ باندھے اور کپڑے نہ سمیٹے [7]

[1] قال اللہ تعالیٰ قد افلح المؤمنون ○ الذین ھم فی صلاتھم خاشعون (المؤمنون ۔ ۱ ، ۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتھن عن ذلک او لتخطفن ابصارھم (صحیح بخاری ورواہ مسلم نحوہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلاۃ العبد (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال ابن مسعود سلمت علیہ فلم یرد وقال (ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان فی الصلوٰۃ شغلا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وعن ابن عمرؓ قلت لبلال کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیھم حین کانوا یسلمون علیہ وھو فی الصلوٰۃ قال کان یشیر بیدہ (رواہ الترمذی وصححہ ۱/۱۱۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الاحسان) ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (صحیح بخاری کتاب الایمان وصحیح مسلم کتاب الایمان)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یسوی التراب حیث یسجد ان کنت فاعلا فواحدۃ (صحیح بخاری باب مسح الحصی فی الصلوٰۃ وصحیح مسلم باب کراھۃ مسح الحصی)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم ولا اکف شعرا ولا ثوبا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

نماز میں کپڑا اس طرح نہ اوڑھے کہ دونوں طرف کندھوں پر سے لٹکا رہے۔ منہ نہ ڈھانکے [۱]

ٹخنوں سے نیچے پاجامہ وغیرہ نہ لٹکائے [۲]

نماز بحالت اطمینان ادا کرے۔ کھانا حاضر ہو تو پہلے کھانا کھائے۔ بول و براز کی حاجت ہو تو پہلے اس حاجت سے فارغ ہو [۳]

تمام ارکانِ نماز اطمینان سے ادا کرے، جلد بازی نہ کرے [۴]

غرض یہ کہ نماز بہت ہی خوبصورتی سے ادا کرے [۵]

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن السدل فی الصلوٰۃ وأن یغطی الرجل فاہ (رواہ ابوداؤد والحاکم وصححہ والذہبی۔ المستدرک جزء اوّل ص ۲۵۳)

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جل ذکرہٗ لا یقبل صلوٰۃ رجل مسبل ازارہ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ شرح مشکوٰۃ جلد دوم ص ۲۰۹)

۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ بحضرۃ الطعام ولا وھو یدافعہ الاخبثان (صحیح مسلم باب کراہۃ الصلوٰۃ بحضرۃ الطعام)

۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمسیء الصلوٰۃ حتی تطمئن راکعا حتی تطمئن ساجدا حتی تطمئن جالسا الخ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تحسن صلاتک (صحیح مسلم باب الامر بتحسین الصلوٰۃ)

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا بہت اچھا کام ہے [1]

مقیم کو چاہیئے کہ نماز ہر حال میں اپنے وقت پر ادا کرے [2]

مسافر "ظہر اور عصر" کو اور "مغرب اور عشاء" کو جمع کر کے پڑھ سکتا ہے [3]

پانی ملنے یا بیماری سے اچھا ہونے کا انتظار نہ کرے بلکہ وقت پر تیمم کر کے نماز ادا کرے [4]

اگر نماز کا وقت سوتے میں یا بھول میں نکل جائے تو یاد آتے ہی فوراً نماز ادا کرے [5]

نمازی کے سامنے ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیئے جو اُسے اپنی طرف مشغول کرے [6]

نمازی کے لباس میں یا اس کی جائے نماز میں ایسے نقش و نگار نہیں ہونے چاہئیں جو اس کو اپنی طرف متوجہ کریں [7]

[1] عن عبداللہ بن عمرو قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المغرب فرجع من رجع وعقب من عقب فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسرعا قد حفزہ النفس وقد حسر عن رکبتیہ فقال ابشروا ھذا ربکم قد فتح بابا من ابواب السماء یباھی بکم الملئکۃ یقول انظروا الی عبادی قد قضوا فریضۃ وھم ینتظرون اخری (رواہ ابن ماجۃ فی باب لزوم الجماعۃ وسندہٗ صحیح۔ ابن ماجۃ جلد اول ص ۳۶)

[2] قال اللہ تعالیٰ "ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا" (النساء۔ ۱۰۳)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا عجل علیہ السفر یؤخر الظھر الی اول وقت العصر فیجمع بینھما ویؤخر المغرب حتی یجمع بینھا وبین العشاء حین یغیب الشفق (صحیح مسلم) وله شواھد بغیر شرط العجلۃ

[4] قال اللہ تعالیٰ وان کنتم مرضٰی فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (النسآء۔ ۴۳، المائدہ ۶)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی صلوٰۃ او نام عنھا فکفارتھا ان یصلیھا اذا ذکرھا (صحیح مسلم باب قضاء الصلوٰۃ الفائتۃ وروی البخاری نحوہٗ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ امیطی عنا قرامک ھذا فانہ لا تزال تصاویرہٗ تعرض فی صلوٰتی (صحیح بخاری باب ان صلی فی ثوب مصلب او تصاویر)

[7] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی خمیصۃ لھا اعلام فلما انصرف قال اذھبوا بخمیصتی ھذہ ... فانھا الھتنی انفا عن صلاتی (صحیح بخاری باب اذا صلی فی ثوب لہ اعلام)

www.sirat-e-mustaqeem.net

صلوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ

پہلی رکعت

قیام

جب صلوٰۃ ادا کرنے کھڑا ہو تو اپنی زینت کی چیزیں پہن لے یعنی اچھا صاف ستھرا کامل لباس پہن لے[1]

پھر قبلہ کی طرف منہ کرے[2]

سیدھا باادب کھڑا ہو جائے[3]

نہ آگے کی طرف جھکے نہ پیچھے کی طرف بلکہ حالتِ اعتدال میں رہے[4]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عند کل مسجد (الاعراف ۳۱) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلّی احدکم فلیلبس ثوبیہ فان اللہ عزوجل احق ان یزین لہ (رواہ الطبرانی فی الکبیر باسنادہ حسن. مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ جلد اوّل ص ۵۰۶)

[2] فولوا وجوھکم شطرہٗ (البقرۃ - ۱۴۴)

[3] قال اللہ تعالیٰ: قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ (البقرۃ ۲۳۸)

[4] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الصلوٰۃ اعتدل قائما (ابنِ ماجۃ عن ابی حمید) رجالہ ثقات (تقریب) وسندہ صحیح حتی یقر کل عظم منہ فی موضعہ معتدلاً (ابوداؤد عن ابی حمید رجالہ ثقات (تقریب) و سندہ صحیح)

دونوں قدموں کو سیدھا اور برابر رکھے [۱]

اگر فرض صلوٰۃ ہو تو اقامت کہے [۲]

پھر سر جھکالے [۳] اور نگاہیں نیچی کرلے [۴]

پھر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے کہ ہاتھ کندھوں کے سامنے یا کانوں کے اوپر کے حصّہ کے مقابل آجائیں۔ [۵]

اگر چادر وغیرہ اوڑھے ہوئے ہو تو ہاتھوں کو چادر وغیرہ سے باہر نکال کر اٹھائے [۶]

انگلیوں کو کھول دے، موڑے نہیں [۶]

انگلیوں کو نہ بالکل ملالے اور نہ ان میں تفریق کرے [۷]

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے [۸]

[۱] صف القدمین من السنّۃ (رواہ ابوداؤد عن ابن الزبیرؓ وسندہ حسن)

[۲] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اقم ثم کبّر (ابوداؤد عن رفاعۃ رضؓ) رجالہٗ ثقات (تقریب) ورواہ الترمذی وحسنہ وصحّحہ الذہبی (تعلیقات احمد شاکر علی الترمذی وصحّحہ الالبانی فی تعلیقاتہٖ علی المشکوٰۃ جزء اوّل صد ۲۵۳)

[۳] اذا نزلت: الّذین ھم فی صلاتھم خٰشعون ○ فطأطأ رأسہ (رواہ الحاکم وصحّحہ علیٰ شرط الشیخین جلد ۲ صد ۳۹۳ نیل الاوطار جزء ۲ صد ۱۵۹)

[۴] لینتھین عن ذٰلک او لتخطفن ابصارھم (صحیح بخاری)

[۵] کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا کبّر رفع یدیہ حتی یحاذی بھما فروع اذنیہ (صحیح مسلم من مالک)
کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابن عمرؓ)

[۶] رفع یدیہ حین دخل فی الصلوٰۃ کبر وصف ھمام حیال أذنیہ ثم التحف وبثوبہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسریٰ فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعھما (صحیح مسلم باب وضع الیمنیٰ علی الیسری ۱/۱۷۱)

[۶] اذا کبّر للصلوٰۃ نشر اصابعہٗ (رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ رضؓ) وصحّحہ احمد محمّد شاکر وقال تابع یحییٰ بن یمان شبابۃ وشبابۃ ثقہ (تعلیقات احمد محمد شاکر علی الترمذی)

[۷] لم یفرج بین اصابعہٗ ولم یضمّھا (صحیح ابن خزیمۃ عن ابی ھریرۃ رضؓ) وسندہٗ صحیح (صحیح ابن خزیمۃ جزء اوّل صد ۲۳۳، ۲۳۴)

[۸] کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا قام الی صلوٰۃ یکبر (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ھریرۃ)

www.sirat-e-mustaqeem.net

پھر سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کو اس طرح پکڑے کہ سیدھے ہاتھ کا کچھ حصّہ اُلٹے ہاتھ کی پُشتِ کف پر ہو، کچھ پہنچے پر ہو اور کچھ کلائی پر یعنی سیدھے ہاتھ کو اُلٹی ذراع پر رکھ لے [1]

اس طرح کرنے کے بعد ہاتھوں کو سینہ پر رکھ لے [2]

پھر یہ پڑھے :-

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ [3]

(ترجمہ)

اے اللہ ! تو پاک ہے اور تو اپنی حمد کے ساتھ (تمام کمزوریوں سے منزّہ ہے) تیرا نام بابرکت ہے ، تیری بزرگی بلند ہے ۔ تیرے سوا کوئی حاکم و معبود نہیں ۔ اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں ، اللہ کے علاوہ

[1] آخذ شمالہ بیمینہ (ابوداؤد عن وائل وسندہٗ صحیح) وفی روایۃٍ وضع یدہ الیمنیٰ علی ظھر کفہ الیسریٰ و الرسغ والساعد (رواہ ابوداؤد واحمد عن وائل وسندہٗ صحیح ۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۴۹) وصحّحہٗ ابن خزیمۃ (تسہیل القاری شرح صحیح بخاری جلد ۳ صہ ۸۳۸) کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنیٰ علی ذراعہ الیسریٰ فی الصلوٰۃ (صحیح بخاری عن سہل رضؓ)

[2] یضع یدہٗ علی صدرہٖ (رواہ احمد عن ھلب وسندہٗ حسن وصحّحہ ابن عبدالبر (تعلیقات احمد محمد شاکر علی الترمذی باب ماجاء فی الانصراف وحسنہ الالبانی ۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۵۲)

[3] ثمّ یکبر اللّٰہ عزّ وجل ویحمدہٗ ثمّ یقرأ وفی روایۃ ثمّ یکبّر ویحمد اللّٰہ عزّ وجل ویثنی علیہ (ابوداؤد عن رفاعہ وسندہٗ صحیح) وفی روایۃ "ویمجدہٗ" (نسائی وسندہ صحیح) اذا قام من اللّیل کبر ثمّ یقول سبحانک اللّٰھمّ ... ونفثہٖ (ابوداؤد عن ابی سعید وصحّحہ الالبانی ۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۵۸) و صحّحہ احمد محمّد شاکر فی تعلیقاتہٖ علی الترمذی ۔

اس حدیث میں رات کا ذکر اس لئے ہے کہ وہ رات کو قریب کھڑے ہو گئے ہوں گے ۔ دن کو قریب کھڑا ہونا مشکل تھا ۔ رات اور دن نمازوں میں کوئی فرق نہیں ۔ مزید برآں تعوذ مرفوعاً صحیح سند سے صرف اسی حدیث میں ہے ۔

کوئی الہ نہیں، اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے بزرگی والا، اللہ سب سے بڑا ہے بزرگی والا، اللہ سب سے بڑا ہے بزرگی والا۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو سننے والا جاننے والا ہے شیطان مردود سے، اس کے خبط سے، اس کے تکبر سے، اس کی شعر و شاعری سے۔

پھر خفیہ آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے [1]

پھر سورۂ فاتحہ پڑھے۔ جہری رکعتوں میں جہر سے اور سرّی رکعتوں میں خفیہ آواز سے یعنی صبح کے فرض کی دونوں رکعتوں اور مغرب اور عشاء کے فرض کی پہلی دو رکعتوں میں جہر سے قرأت کرے۔ ان رکعات کے علاوہ فرض صلوات کی تمام رکعتوں میں خفیہ آواز سے قرأت کرے [2]

سنتوں اور نوافل میں خواہ بلند آواز سے قرأت کرے خواہ خفیہ آواز سے [3]

سورۂ فاتحہ کے بعد جہری رکعتوں میں جہر سے اور سرّی رکعتوں میں خفیہ آواز سے آمین کہے [4]

[1] قال انس رضی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر و عمر رضی وعثمان فلم اسمع احداً منهم یقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (صحیح مسلم)

[2] (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ وغیرہ)

[3] عن عبداللہ قال سألت عائشۃ کیف کان قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کل ذلک قد کان یفعل ربما اسر بالقراءۃ وربما جھر (رواہ الترمذی و صححہ وفی الباب احادیث کثیرۃ)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین ورفع بھا صوتہ (ابوداؤد عن وائل) صححہ الدارقطنی والحافظ العسقلانی (بلوغ الامانی جزو ۳ صد ۲۰۵) والالبانی (التعلیقات جزو اول صد ۲۶۷)

پھر کوئی دوسری سورت پڑھے ، جہری رکعتوں میں جہر سے اور سرّی رکعتوں میں خفیہ آواز سے [1]
اگر دوسری سورت کو ابتداء سے پڑھے تو اس سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خفیہ آواز سے پڑھے [2]
فجر اور ظہر کی پہلی رکعت میں قرأت کو طول دے [3]
دوسری رکعت میں نسبتاً قرأت کم کرے [3]
فجر میں نسبتاً قرأت زیادہ کرے [4]
ہر صلوٰۃ میں پہلی دو رکعتوں میں آخری دو رکعتوں کے مقابلہ میں زیادہ قرأت کرے [5]
قرأت میں ہر حرف واضح ہو [6]
قرأت کھینچ کھینچ کر کرے [7]

[1] صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اقرأ ما تیسر معک من القرآن ثم اقرأ بما شئت (رواہ احمد عن رفاعۃ۔ بلوغ جزء ۳ صہ ۱۵۶ وروی نحوہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اوّل صہ ۲۵۳)

[2] قال انس رضؓ صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضؓ فکانوا یستفتحون بالحمد للہ رب العالمین لا یذکرون بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فی اوّل قراءۃ ولا فی آخرھا (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت علیّ آنفاً سورۃ فقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انا اعطیناک الکوثر ۝ فصل لربک وانحر ۝ ان شانئک ھو الابتر (صحیح مسلم)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطول الرکعۃ الاولیٰ من الظھر ویقصر الثانیۃ وکذالک فی الصبح (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی قتادۃ واللفظ لمسلم)

[4] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظھر باللیل اذا یغشیٰ وفی العصر نحو ذلک وفی الصبح اطول من ذالک (صحیح بخاری عن جابر بن سمرۃ)

[5] قال سعدؓ اما انا فامد فی الاولیین واحذف فی الاخریین ولا آلو ما اقتدیت بہ من صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ)

[6] قراءۃ مفسرۃ حرفاً حرفاً (رواہ الترمذی فی ابواب فضائل قرآن عن ام سلمۃ وصححہ)

[7] سئل انسؓ کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت مدّاً (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن)

قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھے۔ گھاس نہ کاٹے، ہر آیت پر وقف کرے [۱]
قرأت خوش الحانی سے کرے [۲]
قرأت کے بعد دونوں ہاتھ اسی طرح اُٹھائے جس طرح ابتداء میں اُٹھائے تھے [۳]

رکوع

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور رکوع کرے [۴]
اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھے [۵]
انگلیوں کو کشادہ کرے [۶] اور ان کو پنڈلیوں پر رکھے [۷]

[۱] قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ ورتل القرآن ترتیلاً، (سورۃ المزمل) کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقطع قراءتہ آیۃ آیۃ (رواہ احمد عن ام سلمۃؓ وروی الدارقطنی وقال اسنادہ صحیح ورواتہ ثقات (دارقطنی صہ ۱۱۸) و روی نحوہ الترمذی فی ابواب القراءات وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۴ صہ ۳۷۲

[۲] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیس منا من لم یتغن بالقرآن (صحیح بخاری کتاب التوحید) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم زینوا القرآن باصواتکم (رواہ احمد وابوداؤد والدارمی وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۶۷۴)

[۳] اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ وقبل ان یرکع (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابن عمرؓ واللفظ لمسلم)

[۴] ثم یکبر حین یرکع (صحیح بخاری عن ابی ہریرۃؓ)

[۵] ویضع راحتیہ علیٰ رکبتیہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہ صحیح)

[۶] فرج اصابعہ (صحیح ابن خزیمۃ عن وائل جزء اوّل صہ ۳۰۱ وسندہ صحیح) فصلت اصابعہ علی ساقیہ وفی روایۃ فرج بین اصابعہ (احمد عن ابی مسعودؓ۔ رجالہ ثقات۔ بلوغ جزء ۳ صہ ۱۴۹ وسندہ صحیح)

[۷] فصلت اصابعہ علی ساقیہ (احمد عن ابی مسعودؓ۔ وسندہ صحیح)

www.sirat-e-mustaqeem.net

پھر گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لے [۱]
دونوں ہاتھوں کو کمان کے چلّے کی طرح تان لے [۲]
کہنیوں کو پہلوؤں سے علیحدہ رکھے [۲]
سر کو نہ جھکائے بلکہ پیٹھ کے برابر رکھے۔ رکوع میں اطمینان سے ٹھہر جائے یہاں تک کہ (کمر وغیرہ) حالتِ اعتدال میں آجائے [۲]
پیٹھ کو بالکل سیدھا اور تنا ہوا رکھے [۳]
پیٹھ کو اتنا ہموار کرلے کہ اگر پیٹھ پر پانی ڈالا جائے تو بہے نہیں [۴]
پھر رکوع میں کافی دیر تک سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (پاک ہے میرا رب عظمت والا) پڑھتا رہے [۵]

[۱] وضع یدیہ علیٰ رکبتیہ کانہ قابض علیھما (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید رض وسندہٗ صحیح) امکن یدیہ من رکبتیہ (صحیح بخاری عن ابی حمید رض) امرنا ان نضرب بالاکف علی الرکب (صحیح مسلم جزء اوّل ص ۲۱۷)

[۲] وتر یدیہ فتجافیٰ عن جنبیہ ثم یعتدل فلا ینصب رأسہٗ ولا یقنع (رواہ ابوداؤد من ابی حمید وسندہٗ صحیح) لم یشخص رأسہ ولم یصوبہٗ ولکن بین ذٰلک (صحیح مسلم عن عائشہ رض) ثم ارکع حتی تطمئن راکعًا (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃ رض)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامدد ظھرک (رواہ احمد وابوداؤد عن رفاعۃ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اوّل ص ۲۵۳)

[۴] عن ابی برزۃ رض کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع لو صب علیٰ ظھرہ ماء لاستقر (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ وسندہ حسن۔ بلوغ جزء ۳ ص ۲۵۸)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما الرکوع فعظموا فیہ الرب عزوجل (صحیح مسلم باب النھی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع جزء اوّل ص ۱۹۹) ثم ارکع فجعل یقول سبحان ربی العظیم (صحیح مسلم باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل جزء اوّل ص ۲۱۲) اذا قال سمع اللہ لمن حمدہٗ قام حتی نقول قد اوھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کان رکوعہٗ وسجودہٗ وبین السجدتین واذا رفع راسہٗ من الرکوع قریبًا من السواء (صحیح بخاری)

www.sirat-e-mustaqeem.net

قومہ

پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (جو اللہ کی تعریف کرتا ہے اللہ اس کی سُن لیتا ہے) کہتا ہوا سر اٹھائے [1]

پھر سیدھا کھڑا ہو جائے، یہاں تک کہ ریڑھ کی ہر ہڈی حالتِ اعتدال میں اپنی جگہ پر آجائے [2]

سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد یہ ثنا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ

(اے اللہ! ہمارے رب! تُو ہی ہر قسم کی تعریف کا مستحق ہے)

یا

رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ پڑھے [3]

[1] ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہٗ حین یرفع صلبہ (صحیح بخاری عن ابی ہریرۃ رض)

[2] اذا رفع رأسہ استوای حتی یعود کل فقار مکانہ (صحیح بخاری عن ابی حمید رض) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ارفع حتی تعتدل قائمًا (صحیح بخاری عن ابی ہریرۃ رض) وفی روایۃ حتی تطمئن (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۲ صـ ۲۲۳)

[3] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قال اللّٰھُمَّ ربنا ولک الحمد (صحیح بخاری عن ابی ہریرۃ باب مایقول الامام ومن خلفہ اذا رفع رأسہ من الرکوع) وفی روایۃ ثم یقول ربنا ولک الحمد (صحیح بخاری عن ابی ہریرۃ رض)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اور دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھائے جس طرح صلوٰۃ کے شروع میں اٹھائے تھے۔ کمر کو نہ آگے جھکائے نہ پیچھے جھکائے بلکہ حالتِ اعتدال میں رکھے [1]

قومہ میں کافی دیر اطمینان سے کھڑا رہے [2]

اور یہ ثناء پڑھے :-

مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عه وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ ، اَهْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ [3]

(ترجمہ)

(یہ تعریف تیرے لئے ہے) آسمانوں اور زمین کو بھر کر اور اس کے بعد اس چیز کو بھر کر جس کو تو بھرنا چاہے۔ اے ثناء و بزرگی والے جو کچھ اس بندے نے کہا تو ہی اس کا حقدار ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! جو تو دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگ شخص کی بڑائی اور بزرگی اس کو تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

کچھ دیر ہاتھ اٹھائے رکھنے کے بعد ہاتھوں کو چھوڑ دے اور لٹکنے دے پھر کچھ دیر تک اس حالت میں کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر گری ہوئی ہو کھڑا رہے [4]

[1] ثم یرفع راسه فیقول سمع الله لمن حمده ثم یرفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه معتدلا (رواه ابوداؤد عن ابی حمید وسنده صحیح) اذا رفع رأسه من الرکوع رفع یدیه (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن مالک بن حویرث) فقال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد و رفع یدیه (ابوداؤد عن ابی حمید وسنده صحیح)

[2] اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتی نقول قد اوهم (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن انس رض)

[3] صحیح مسلم باب ما یقول اذا رفع رأسه من الرکوع عن ابی سعید رض

عه فی نسخة لمسلم مِلْءَ الْاَرْضِ

[4] اذا رفع رأسه من الرکوع رفع یدیه ثم یمکث قائما حتی یقع کل عظم فی موضعه ثم یهبط ساجدا ویکبر (مصنف ابن ابی شیبة عن ابی حمید جزء اوّل ص ۲۳۵ وسنده صحیح)

سجدہ

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ کے لئے جھکے [۱]
سجدہ میں پیشانی و ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیر کے پنجے زمین پر ٹکائے [۲]
ہتھیلیاں اور انگلیاں نہ سمیٹے بلکہ ان کو پھیلا دے، انگلیوں کو ملا لے، کمر کو بلند رکھے [۳]
انگلیاں قبلہ رُخ رکھے [۴]
سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے [۵]
دونوں کہنیوں کو بلند رکھے [۶]
بغلوں کو کھلا رکھے [۷]
ہاتھوں، کلائیوں اور بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھے کہ بکری کا بچہ ان کے نیچے سے نکل سکے [۸]

[۱] ثم یکبر حین یھوی (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃ)
[۲] امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ واشار بیدہ علی انفہ والیدین والرکبتین واطراف القدمین (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عباس رض) فامکن انفہ وجبھتہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہ صحیح) لاصلوٰۃ لمن لا یمس انفہ الارض ما یمس الجبھۃ (بیہقی جلد ۲ صد ۱۰۴. دار قطنی جلد اوّل صد ۱۳۳ طبرانی کبیر و طبرانی اوسط عن ابن عباس رض. رجالہ موثقون وصححہ الحاکم۔ المستدرک جلد اوّل صد ۲۷۰)
[۳] فسجد فانتصب علی کفیہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہ صحیح) بسط کفیہ ورفع عجیزتہ (رواہ احمد عن البراء رض بلوغ جزء ۳ صد ۲۸ وسندہ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۳ صد ۲۸) اذا سجد ضم اصابعہ (رواہ ابن خزیمۃ وسندہ صحیح۔ صلاۃ النبی صد ۱۴۵)
[۴] استقبل بکفیہ واصابعہ القبلۃ (رواہ البیہقی وسندہ صحیح۔ صلاۃ النبی صد ۱۲۳)
[۵] سجد بین کفیہ (صحیح مسلم عن وائل)
[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضع کفیک وارفع مرفقیک (صحیح مسلم عن البراء)
[۷] فرج بین یدیہ حتی یبدو بیاض ابطیہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عبداللہ بن مالک)
[۸] لو شاءت بھمۃ ان تمر بین یدیہ (وفی روایۃ ابی داؤد تحت یدیہ) لمرت (صحیح مسلم عن میمونہ رض وسندہ ابی داؤد صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صد ۲۸)

پیٹھ کو بالکل سیدھا رکھے یعنی پیٹھ میں بالکل خم نہ ہو[۱]
پیٹ کو رانوں سے علیحدہ رکھے اور رانوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھے[۲]
بازوؤں کو پیٹ اور پہلوؤں سے علیحدہ رکھے[۳]
قدموں کو کھڑا رکھے[۴]
ایڑیوں کو ملائے[۵]
پیر کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ رو کرے[۶]
اطمینان سے سجدہ کرے[۷]
پھر کئی مرتبہ یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

ترجمہ:- اے اللہ! اے ہمارے رب! تو پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ (بے عیب) ہے۔
اے اللہ! مجھے بخش دے[۸]

۱ لاتجزئ صلوٰۃ الرجل حتی یقیم ظھرہ فی الرکوع والسجود (رواہ ابوداؤد عن ابی مسعودؓ واسنادہ صحیح نیل الاوطار جلد ۲ صـ۲۱۲)

۲ فرج بین فخذیہ غیر حامل بطنہ علیٰ شیٔ ومن فخذیہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید واسنادہ حسن)

۳ ولا قابضھما (صحیح بخاری عن ابی حمیدؓ) فتح عضدیہ عن بطنہ (احمد عن ابی حمید وفی روایۃ الترمذی نحی یدیہ عن جنبیہ۔ (صححہ الترمذی) ۴ وھما منصوبتان (صحیح مسلم عن عائشۃ) امر بوضع الیدین ونصب القدمین بسند صحیح۔ الحاکم جزء اول صـ۲۷۱) ۵ فوجد تہ ساجدًا واضعًا عقبیہ (صحیح ابن خزیمۃ جزء اول صـ۳۲۸ وبیہقی جلد ۲ صـ۱۱۶۔ اسنادہٗ صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ ۳۲۸/۱) ۶ واستقبل باطراف اصابع رجلیہ القبلۃ (صحیح بخاری عن ابی حمیدؓ) ۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اسجد حتی تطمئن ساجدًا (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃؓ) ۸ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک الخ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما السجود فاجتھدوا فی الدعاء (صحیح مسلم باب النھی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع جزء اول صـ۱۹۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء (صحیح مسلم باب ما یقول فی الرکوع) ثم یسجد ویقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کان رکوعہ وسجودہ وبین السجدتین واذا رفع رأسہ من الرکوع قریبًا من السواء (صحیح بخاری)

جلسہ

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا اپنا سر اُٹھائے [۱]
پھر اُلٹے پیر کو بچھا کر اس پر سیدھا بیٹھ جائے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجائے۔
سیدھے ہاتھ کو سیدھے گھٹنے پر رکھے اور اُلٹے ہاتھ کو اُلٹے گھٹنے پر رکھے [۲]
ہاتھ کا کچھ حصہ ران پر بھی ہو [۳]
اُلٹے ہاتھ کو اُلٹے گھٹنے پر پھیلا کر اُسے پکڑے [۴]
سیدھے پیر کو کھڑا کرے [۵]
اور اسکی پُشت کو قبلہ کی طرف کرے [۶]
سیدھے پیر کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ رُو کرے [۷]
سیدھے ہاتھ کی کہنی کو تنا ہوا رکھے [۸]
سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر اس طرح رکھے کہ انگوٹھا انگشت شہادت کی جڑ کے قریب ہو اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بن جائے، انگشتِ شہادت کو بلند کرکے (توحید کا) اشارہ

[۱] ثم یکبر حین یرفع راسہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رض)
[۲] یثنی رجلہ الیسریٰ ویقعد علیہا وفی روایۃ حتی یرجع کل عظم فی موضعہ وفی روایۃ اقبل بصدر الیمنیٰ علی قبلتہ ووضع کفہ الیمنیٰ علی رکبتہ الیمنیٰ وکفہ الیسریٰ علی رکبتہ الیسریٰ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہ صحیح)
[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یکفی احدکم ان یضع یدہ علی فخذہ (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رض) وضع کفہ الیمنیٰ علی فخذہ الیمنیٰ ووضع کفہ الیسریٰ علی فخذہ الیسریٰ (صحیح مسلم عن ابن عمر رض)
[۴] وضع یدہ الیسریٰ علی رکبتہ باسطہا علیہا (صحیح مسلم عن ابن عمر رض) یلقم کفہ الیسریٰ رکبتہ (صحیح مسلم عن ابن الزبیر رض)
[۵] کان یفرش رجلہ الیسریٰ وینصب رجلہ الیمنیٰ (صحیح مسلم عن عائشۃ رض وفی روایۃ نصب قدمہ الاخریٰ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید۔ وسندہ صحیح) [۶] اقبل بصدر الیمنیٰ علی قبلتہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید رض وسندہ صحیح)
[۷] من سنۃ الصلوٰۃ ان تنصب القدم الیمنیٰ واستقبالہ باصابعہا القبلۃ والجلوس علی الیسریٰ (رواہ النسائی عن ابن عمر رض وسندہ صحیح صلاۃ النبی للالبانی ص ۱۶۱)
[۸] وحد مرفقہ الیمنیٰ علی فخذہ الیمنیٰ (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۲۸۷)

کرے، بیچ کی انگلی، چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی موڑ لے [۱]

انگشتِ شہادت میں خفیف سا خم دے [۲]

اس کا رُخ قبلہ کی طرف رکھے [۳]

دُعا کے وقت اسے ہلاتا رہے [۴] کبھی انگلی کو ساکن بھی کر دے [۵]

اپنی نظر انگشتِ شہادت سے آگے نہ لے جائے [۵]

اس جلسہ میں اطمینان سے بیٹھے [۶]

اور کافی دیر تک بیٹھا رہے [۷]

رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ میں ٹھہرنے کا وقت تقریباً برابر ہو [۸]

[۱] عقد ثلاثة وخمسين واشار بالسبابة وفی روایة قبض اصابعه کلها (صحیح مسلم عن ابن عمرؓ) وضع الابهام علی الوسطیٰ وقبض سائر اصابعه ثم سجد (رواه احمد عن وائلؓ جلد ۴ صـ ۳۱۷) وسندهٗ جیّد (بلوغ الامانی جزء ۳ صـ ۱۴۹) وروی نحوهٗ ابوداؤد۔ وضع ابهامهٗ علیٰ اصبعه الوسطیٰ (صحیح مسلم عن ابن الزبیرؓ)

[۲] قد احناها شیئًا (رواه النسائی عن نمیرؓ ورجاله ثقات) ورواه احمد نحوهٗ وسندهٗ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۴ صـ ۳۳)

[۳] اشار باصبعه التی تلی الابهام الی القبلة (رواه ابن خزیمة عن ابن عمرؓ وسندهٗ صحیح۔ ابن خزیمة جزء اوّل صـ ۳۵)

[۴] یحرکها یدعو بها (رواه احمد والنسائی عن وائل وسندهٗ جیّد۔ بلوغ جزء ۳ صـ ۱۴۸) وسندهٗ صحیح (صحیح ابن خزیمة جزء اوّل صـ ۳۵۴)

[۵] یشیر باصبعه اذا دعا ولا یحرکها ولا یجاوز بصره اشارته (رواه ابوداؤد عن ابن الزبیرؓ وسندهٗ صحیح۔ مرعاة جلد دوم صـ ۴۸)

[۶] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ثمّ ارفع حتی تطمئن جالسًا (صحیح بخاری عن ابی هریرةؓ)

[۷] یقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوهم (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن انسؓ)

[۸] کان رکوع النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وسجودهٗ وبین السجدتین واذا رفع رأسه من الرکوع قریبًا من السواء (صحیح بخاری عن البراءؓ)

اس جلسہ میں یہ دُعاء پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ
وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ [1]

(ترجمہ)

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، میری (حالت کی) اصلاح فرما، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت پر چلا، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے بلندی عطا فرما۔

دوسرا سجدہ

پھر اللہ اکبر کہہ کر پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کرے [2]

جلسۂ استراحت

دوسرا سجدہ کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا سر اُٹھاتے [3]
اور اسی طرح اطمینان سے سیدھا بیٹھ جائے جس طرح پہلے سجدہ کے بعد بیٹھا تھا یہاں تک کہ ہر ہڈی حالت اعتدال میں اپنی جگہ پر آجائے [4]

[1] رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ بھذہ الالفاظ منقصۃ وزیادۃ (تعلیقات احمد محمد شاکر علی الترمذی) رجالہ ثقات (شرح ابن ماجۃ للسندی۔ ابن ماجۃ جلد اوّل صہ ۲۹) صححہ الحاکم والذہبی۔ (المستدرک جزو اوّل صہ ۲۶۲-۲۷۱)

[2] ثم یکبر حین یسجد (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض)

[3] ثم یکبر حین یرفع راسہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اسجد حتی تطمئن ساجدًا ثم ارفع حتی تطمئن جالسًا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدًا ثم ارفع حتی تطمئن جالسًا (صحیح بخاری کتاب الاستئذان عن ابی ھریرۃ رض) اذا کان فی وتر من صلاتہ لم ینھض حتی یستوی قاعدًا (صحیح بخاری عن مالک) ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا ثم یعتدل حتی یرجع کل عظم الی موضعہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید رض وفی روایۃ الترمذی ثم نھض وسندہ صحیح)

دوسری رکعت

پھر دونوں ہاتھ زمین پر ٹکائے [1]
پھر گھٹنے اُٹھانے سے پہلے ہاتھوں کو زمین سے اُٹھالے [2]
اور سیدھا کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کرے [3]
البتہ اس رکعت میں کھڑے ہوتے ہی سورۂ فاتحہ شروع کر دے [4]

قعدۂ اولیٰ

جب دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کر چکے تو اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح جلسہ میں بیٹھا تھا [5]
سیدھا بیٹھ جانے کے بعد انگشتِ شہادت سے اسی طرح اشارہ کرے، جس طرح جلسہ میں
کیا تھا اور اس کو دُعاء کے وقت حرکت دیتا رہے [6]
لیکن مسلسل حرکت نہ دے۔ نگاہ انگشتِ شہادت سے آگے نہ لے جائے [7]

[1] اعتمد علی الارض ثم قام (صحیح بخاری عن مالک بن حویرث رض)

[2] اذا نهض رفع یدیه قبل رکبتیه (رواه ابوداؤد والنسائی عن وائل (صححه الحاکم والذهبی جزء اول ص۲۲۶) وابن حبان (الحواشی الجدیدة علی النسائی)

[3] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم ارفع حتی تستوی قائما ثم افعل ذلک فی صلوتک کلها (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور عن ابی هریرة) ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک (رواه ابوداؤد عن ابی حمید وسنده صحیح)

[4] کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نهض من (وفی روایة ابی عوانة "فی") الرکعة الثانیة استفتح القراءة بالحمد لله رب العالمین ولم یسکت (صحیح مسلم عن ابی هریرة رض)

[5] اذا جلس فی الرکعتین جلس علی رجله الیسری ونصب الیمنی (صحیح بخاری عن ابی حمید رض)

[6] اذا قعد فی التشهد.... اشار بالسبابة وفی روایة اذا جلس..... رفع اصبعه الیمنی التی تلی الابهام فدعا بها (صحیح مسلم عن ابن عمر رض) یحرکها یدعو بها (رواه النسائی عن وائل۔ وسندہٗ جیّد۔ بلوغ جلد۳ ص۱۴۸ سندہٗ صحیح۔ صحیح ابن خزیمة جلد اول ص۳۵۴)

[7] یشیر باصبعه اذا دعا ولا یحرکها ولا یجاوز بصره اشارته (ابوداؤد عن ابن الزبیر رض وسندہٗ صحیح۔ مرعاة جلد اول ص۶۶۹)

اس قعدہ میں خفی آواز سے تشہد (یعنی التحیات) پڑھے [1]

تشہد کے الفاظ یہ ہیں:-

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ [2]

(ترجمہ)

تمام عبادتیں، صلوٰتیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو۔ آپ پر اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ سلام ہم پر بھی ہو اور اللہ کے تمام صالح بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی حاکم اور معبود نہیں سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

اگر دوسری رکعت پر سلام پھیرنا ہو تو ابتداء ہی سے بائیں کولہے پر بیٹھے [3]

اور تشہد کے بعد درود و دعا پڑھ کر سلام پھیر دے (اس کا مفصل بیان قعدۂ اخیرہ کے عنوان کے تحت آگے آرہا ہے)

[1] من السنۃ ان یخفی التشہد (رواہ ابوداؤد عن ابن مسعود رض وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ۳۷۶) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی کل رکعتین التحیۃ (صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقۃ رض) وفی جامع الاصول "ابوالجوزاء سمع من عائشۃ" (مرعاۃ جلد اوّل صـ۵۲۶)

[2] صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عبداللہ بن مسعود رض

[3] اذا جلس فی الرکعۃ الاخرۃ قدم رجلہ الیسری وقعد علی مقعدتہٖ (صحیح بخاری عن ابی حمید رض) قعد متورکا علی شقہ الایسر (ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح)

اگر دوسری رکعت پر سلام پھیرنا نہ ہو تو تشہد کے بعد اسی طریقہ سے کھڑا ہو جائے جس طریقہ سے کہ پہلی رکعت کے بعد کھڑا ہوا تھا[1]

تیسری رکعت

اللہ اکبر کہتا ہوا تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے[2]

سیدھا کھڑا ہونے کے بعد دونوں ہاتھ اسی طرح اُٹھائے جس طرح شروع صلوٰۃ میں اُٹھائے تھے[3]

پھر تیسری رکعت بھی اسی طریقہ سے پڑھے جس طریقے سے دوسری رکعت پڑھی تھی[4]

اس رکعت میں قرأت آہستہ کرے۔ سورۂ فاتحہ بھی پڑھے اور دوسری سورت بھی[4]

جب تیسری رکعت کے دونوں سجدے کر چکے تو اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح پہلی رکعت میں بیٹھا تھا۔ سیدھا بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے[5]

[1] ان کان فی وسط الصلوٰۃ نهض حین یفرغ من تشهدہٖ (رواہ احمد عن ابن مسعود و رجالہ موثقون بلوغ ۳/۴ وسندہٗ صحیح)

[2] ثم یکبر حین یقوم من الجلوس فی الاثنتین (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ)

[3] اذا قام من الرکعتین کبر و رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوٰۃ (ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح) اذا قام من الرکعتین رفع یدیہ (صحیح بخاری عن ابن عمرؓ) وفی الباب عن علی عند ابی داؤد۔ صححہ احمد والترمذی)

[4] ثم یصنع ذلک فی کل بقیۃ صلوٰتہ (ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح) اقرأ بام القرآن و بما شاء اللہ ان تقرأ (رواہ ابوداؤد عن رفاعۃ و روی احمد نحوہٗ۔ بلوغ الامانی جزء ۳ صـ ۱۵۶) وسندہٗ صحیح۔ وفی روایۃ ابی داؤد "وصف الصلوٰۃ ھٰکذا اربع رکعات" (وسندہٗ صحیح) حزرنا قیامہ فی الرکعتین الاولیین من الظہر قدر ثلاثین آیۃ وحزرنا قیامہ فی الاخریین قدر النصف من ذٰلک (صحیح مسلم عن ابی سعید)

[5] اذا کان فی وتر من صلوٰتہ لم ینهض حتی یستوی قاعدًا (صحیح بخاری عن مالک بن حویرث)

اگر تیسری رکعت پر سلام پھیرنا ہو تو بائیں کولہے پر بیٹھے، اُلٹا پاؤں بچھا کر اس پر نہ بیٹھے، پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے [1]

چوتھی رکعت

اگر چار رکعت کی صلوٰۃ ہو تو تیسری رکعت کے دونوں سجدے کرنے کے بعد اُلٹے پیر پر اطمینان سے بیٹھ جائے پھر اسی طریقے سے کھڑا ہو جائے جس طریقہ سے پہلی رکعت کے بعد کھڑا ہوا تھا پھر اس رکعت کو اسی طریقے سے پڑھے جس طریقے سے تیسری رکعت پڑھی تھی [2]

قعدۂ اَخیرہ

جب چوتھی رکعت کے دونوں سجدے کر چکے تو بطور تورّک کے سیدھا بیٹھ جائے یعنی بایاں کولہا زمین پر ٹکائے، اُلٹے پیر کو باہر نکال کر دونوں پیروں کو ایک طرف کر لے، سیدھے پیر کو کھڑا رکھے (اگر پہلی، دوسری یا تیسری رکعت میں سلام پھیرنا ہو تو بیٹھنے کی کیفیت یہی ہوگی) [3]

[1] اذا جلس فی الرکعتۃ الاخرۃ قدم رجلہ الیسریٰ ونصب الاخریٰ وقعد علیٰ مقعدتہ (صحیح بخاری عن ابی حمید رضؓ) قعد متورکا علیٰ شقہ الایسر (ابوداؤد عن ابی حمید۔ وسندہٗ صحیح)

[2] ثم یصنع ذالک فی کل بقیۃ صلوٰتہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح) حتیٰ اذا قیامہ فی الاخریین قدم النصف من ذالک، (صحیح مسلم عن ابی سعید رضؓ) وصف الصلوٰۃ ھٰکذا اربع رکعات (رواہ ابوداؤد عن رفاعۃ وسندہٗ صحیح)

[3] اذا کانت السجدۃ التی فیھا التسلیم اخر رجلہ الیسریٰ وقعد متورکا علیٰ شقہ الایسر (ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح) اذا جلس فی الرکعۃ الاخرۃ قدم رجلہ الیسریٰ ونصب الاخریٰ وقعد علیٰ مقعدتہ (صحیح بخاری عن ابی حمید رضؓ)

www.sirat-e-mustaqeem.net

ہاتھوں کی، انگلیوں کی اور نگاہ کی کیفیت وہی رہے گی جو جلسہ کے عنوان کے تحت بیان کی جا چکی ہے۔ انگشتِ شہادت سے اشارہ اور حرکت کی کیفیت بھی وہی ہوگی جو قعدۂ اولیٰ کے عنوان کے تحت بیان کی جا چکی ہے [1]

پھر التحیات پڑھے [2] (التحیات کے الفاظ پہلے گذر چکے ہیں)

پھر یہ پڑھے [3]

اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَ اَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ترجمہ)

سب سے بہتر کلام، اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہتر طریقہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

پھر یہ درود شریف پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعد فی التشہد عقد ثلاثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ (صحیح مسلم) اذا جلس فی الصلوٰۃ وضع کفہ الیمنیٰ علی فخذہ الیمنیٰ وقبض اصابعہ کلہا واشار بإصبعہ التی تلی الابہام (صحیح مسلم عن ابن عمرؓ) ولا یجاوز بصرہ اشارتہ (ابوداؤد عن ابن الزبیرؓ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۲ صہ ۴۸۰)

[2] وکان یقول فی کل رکعتین التحیۃ (صحیح مسلم عن عائشہؓ۔ وفی جامع الاصول ابوالجوزاء سمع من عائشۃ۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۵۲۶)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلاتہ بعد التشہد احسن الکلام علیہ وسلم (نسائی عن جابرؓ وسندہ صحیح۔ ورجالہ ثقات مرعاۃ جلد اوّل صہ ۷۱۲)

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [1]

(ترجمہ)

اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر نازل فرمائی تھی۔ بیشک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔
اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر نازل فرمائی تھی، بے شک تو تعریف والا، بزرگی والا ہے۔

[1] صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ: واتخذ اللہ ابراھیم خلیلاً"؛ عن کعب بن عجرۃ وعن ابی مسعود رضی اللہ عنہ اقبل رجل فقال یا رسول اللہ کیف نصلی علیک اذا نحن صلینا فی صلاتنا فصمت ثم قال قولوا اللھم صلی الخ رواہ ابن خزیمۃ واسنادہ حسن۔ صححہ الحاکم (ابن خزیمۃ جزء اول صہ ۳۵۱)

پھر یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ [1]

(ترجمہ)

اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں، دوزخ کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجّال کے فتنہ کے شر سے۔

اس دُعاء کے بعد اپنے لئے جو دُعا چاہے مانگے [2]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تشھد احدکم فلیستعذ باللہ من اربع یقول اللھم الخ (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض) وفی روایۃ اذا فرغ احدکم من التشھد الاخر فلیتعوذ باللہ من اربع (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشھد الاخر فلیتعوذ من اربع (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۴ صـ ۴۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تشھد احدکم فلیتعوذ باللہ من اربع ثم یدعو لنفسہ بما بدا لہ (رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ رض) بحوالہ ثقات (تقریب) وصححہ النووی (بلوغ جزء ۴ صـ ۲۹)

پھر سیدھی طرف منہ کرے، حتیٰ کہ پیچھے والوں کو دایاں رُخسار نظر آنے لگے پھر اپنے پاس والے کی طرف متوجہ ہو کر کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

پھر اسی طرح بائیں طرف منہ کر کے کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

دونوں طرف صرف اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ بھی کہہ سکتا ہے۔ [1]

سلام کو زیادہ نہ کھینچے بلکہ مختصر کرے [2]

[1] کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ الایمن وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ الایسر (رواہ النسائی وابوداؤد والترمذی عن ابن مسعود رضہ وصححہ الترمذی) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم احدکم فلیلتفت الی صاحبہ (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رضہ وعن وائل قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ وعن شمالہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ (رواہ ابوداؤد وصححہ الحافظ نیل الاوطار جزء ۲ صـ ۲۵۲)

[2] حذف السلام سنۃ (رواہ ابوداؤد وعن ابی ہریرۃؓ صححہ الترمذی وصححہ احمد محمد شاکر فی تعلیقاتہ علی الترمذی)

صلوٰۃِ فرض کے بعد پڑھنے کی دعائیں

صلوٰۃِ فرض کے بعد بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے [1]

سلام پھیرتے ہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے [2]

پھر تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہے [3]

پھر یہ ثنائیں پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ [4]

(ترجمہ)

اے اللہ! تو سلام ہے۔ سلامتی تیری ہی طرف سے ہے۔ اے جلال و عزت والے تو بابرکت ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا

[1] رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ عن ابن عباس رضؓ)

[2] کنت اعرف انقضاء الصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ، بخاں عن ابن عباسؓ)

[3] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ عن ثوبان رضؓ

[4] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ عن عائشۃ رضؓ

مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ [1]

(ترجمہ)

اللہ اکیلے کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگ شخص کی بزرگی اُس کو تیرے ہاں فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ [2]

(ترجمہ)

اللہ اکیلے کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے۔ ہر قسم کی تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہ کسی میں نیکی کرنے کی قوت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے۔ کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ کے۔ ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے سوائے اُس کے۔ نعمت اُسی کی ہے، فضل اُسی کا ہے اور اچھی تعریف اسی کے لئے ہے۔ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، ہم خالص اسی کا دین ماننے والے ہیں خواہ کافروں کو ناگوار ہی کیوں نہ گزرے۔

[1] صحیح بخاری و صحیح مسلم عن مغیرۃ رضی اللہ عنہ

[2] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ عن ابن الزبیر رضی اللہ عنہ

اگر چاہے تو مندرجہ ذیل اذکار کا بھی وِرد کرے۔

۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ [1]

یا

۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ [2]

یا یہ پڑھے

۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر ایک مرتبہ یہ پڑھے :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [3]

(ترجمہ)

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور ہر قسم کی تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جو شخص اس آخری وِرد کو پڑھے تو اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

[1] صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ہریرہؓ
[2] صحیح مسلم عن کعبؓ
[3] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ عن ابی ہریرہؓ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَ
اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ
الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ[1]

(ترجمہ) اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں بخل سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں نکمی عمر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور دنیا کے فتنہ اور عذابِ قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

سورۂ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ، سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ[2] اٰیَةُ الْکُرْسِیِّ[3] اور سورۂ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ[4]

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ[5]

(ترجمہ) اے میرے رب مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو (دوبارہ) زندہ کرے گا۔

تسبیح و تہلیل وغیرہ کا شمار سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے ذریعے کرے[6]

نوٹ:۔ فرض نماز کے بعد امام اور مقتدیوں کا اجتماعی طور پر دعا کرنا بدعت ہے۔

[1] صحیح بخاری کتاب الدعوات وکتاب الجہاد

[2] عن عقبة بن عامر قال امرنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اقرء بالمعوذات فی دبر کل صلوٰة (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسکت عنہ المنذری۔ مرعاۃ جزء اوّل صد ۲۳۷) وصححہ الحاکم والذہبی (المستدرک جزء اوّل صد ۲۵۳)

[3] رواہ النسائی فی الکبریٰ عن ابی امامة وصححہ ابن حبان والمنذری (مرعاۃ جلد اول صد ۲۷۰)

[4] رواہ الطبرانی عن ابی امامة وسندہ جید (مرعاۃ جلد اوّل صد ۲۸۰)

[5] صحیح مسلم عن البراء رضی باب استحباب یمین الامام جلد اوّل صد ۲۸۶

[6] عن یسیرة قال لہا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واعقدن بالانامل فانہن مسئولات مستنطقات (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد) وصححہ السیوطی (نیل الاوطار جزء ۲ صد ۲۶۶) وعن ابن عمرو قال رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعقد التسبیح بیمینہ (رواہ ابوداؤد کتاب الصلوٰة باب التسبیح جزء اوّل صد ۲۱۷) وسندہ صحیح (التعلیقات للالبانی علی المشکوٰة جزء اوّل صد ۱۱۳)

امام اور مقتدی کی صلوٰۃ میں فرق

امام اور مقتدی کی صلوٰۃ میں معمولی سا فرق ہے جو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

مقتدی کسی بھی رکن کو امام سے پہلے ادا نہ کرے [۱]

بلکہ ہر کام کو امام کے بعد کرے لیکن اتنا بعد میں بھی نہ کرے کہ امام اور مقتدی کے افعال میں اختلاف پیدا ہو جائے۔ جب امام اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو مقتدی بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے جب وہ رکوع کرے تو مقتدی بھی رکوع کرے پھر اسی طرح تمام ارکان کو ادا کرے [۲]

امام کے افعال سے کامل مطابقت رکھے حتیٰ کہ اگر امام کھڑا ہو کر صلوٰۃ ادا کرے تو مقتدی بھی کھڑے ہو کر صلوٰۃ ادا کرے اور اگر امام بیٹھ کر صلوٰۃ ادا کرے تو مقتدی بھی بیٹھ کر صلوٰۃ ادا کرے خواہ مقتدی کو بیٹھ کر صلوٰۃ ادا کرنے کا عذر ہو یا نہ ہو۔ [۳]

جب امام رکوع میں پہنچ جائے تو مقتدی رکوع کرے [۴]

۱۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تبادروا الامام (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض باب النھی عن مبادرۃ الامام بالتکبیر وغیرہ)

۲۔ انما الامام لیؤتم بہ فلا تختلفوا علیہ فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا (صحیح مسلم باب ائتمام المأموم بالامام عن ابی ھریرۃ رض)

۳۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا صلی قائمًا فصلوا قیامًا واذا صلی جالسًا فصلوا جلوسًا اجمعون (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن انس رض)

۴۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا کبر ورکع فکبروا وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم فتلک بتلک (صحیح مسلم باب التشھد فی الصلوٰۃ عن ابی موسیٰ رض)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اسی طرح سجدہ میں جاتے وقت مقتدی اس وقت جھکے جب امام سجدہ میں پہنچ جائے [۱]

جب امام وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہہ کر آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے، مقتدی امام سے پہلے آمین نہ کہے [۲]

مقتدی بھی بلند آواز سے آمین کہے [۳]

مقتدی قرأت بلند آواز سے نہ کرے [۴]

جب امام بلند آواز سے قرأت کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھے، خاموشی سے سنتا رہے [۵]

[۱] عن البراء رض قال لم یحن احد منا ظهره حتی یقع النبی صلی اللہ علیه وسلم ساجدا (صحیح بخاری باب متی یسجد من خلف الامام) وفی روایۃ حتی یضع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جبهته علی الارض (صحیح مسلم باب متابعۃ الامام)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا قال الامام رض غیر المغضوب علیهم ولا الضالین، فقولوا آمین (صحیح بخاری عن ابی هریرۃ رض باب جهر المأموم بالتامین وصحیح مسلم باب التسمیع) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا امن الامام فأمنوا (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی هریرۃ رض)

[۳] عن عطاء قال ادرکت مائتین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی هذا المسجد اذا قال الامام ولا الضالین سمعت لهم رجة بآمین (رواہ البیهقی یسکت علیه الحافظ۔ فتح الباری جزء ۲ ص ۲۱۱) عن نعیم قال صلیت ورآء ابی هریرۃ رض فقال آمین فقال الناس آمین (رواہ النسائی جزء اول ص ۱۰۵ وسندہ صحیح۔ نیل ۲/۱۶۹)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ایکم قرأ خلفی ... قد علمت ان بعضکم خالجنیها (صحیح مسلم باب نهی المأموم عن جهره بالقراءۃ)

[۵] قال اللہ تعالیٰ: واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم واذا قرأ فانصتوا (صحیح مسلم باب التشهد فی الصلوۃ عن ابی موسیٰ رض)

www.sirat-e-mustaqeem.net

امام کو چاہیئے کہ دو[۲] سکتے کرے۔ ایک تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسرا قرأت ختم کرنے کے بعد، رکوع سے پہلے [۱]

مقتدی ہر حالت میں سورۂ فاتحہ پڑھے لیکن جس رکعت میں امام بلند آواز سے قرأت کرے، اس میں مقتدی سورۂ فاتحہ امام کے سکتات میں پڑھے۔ ایسی حالت میں مقتدی کوئی دوسری سورت بالکل نہ پڑھے، البتہ جس رکعت میں امام بلند آواز سے قرأت نہ کرے اس میں مقتدی سورۂ فاتحہ کے علاوہ اگر کوئی دوسری سورت پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے [۲]

جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو مقتدی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے۔ [۳]

یا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے [۴]

لیکن امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کے ساتھ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ بھی کہے اور جہر سے کہے [۵]

[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسکت سکتتین اذا استفتح واذا فرغ من القراءۃ کلھا (رواہ ابو داؤد والترمذی وصححہ احمد محمد شاکر فی تعلیقاتہ علی الترمذی)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جھرت، الا بأم القرآن فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بھا (رواہ ابو داؤد والدارقطنی وقال الدارقطنی رجالہ کلھم ثقات وحسنہ الدارقطنی جزء اول ص۱۲۱) یقرءون خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصت فاذا قرأ لم یقرءوا واذا انصت قرءوا (رواہ البیہقی فی کتاب القراءۃ ص۶۹ وصححہ فی ص۵۵) ان السلف (ای اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم) کان اذا امر احدھم النّاس کبر ثم انصت حتی یظن ان من خلفہ قد قرأ فاتحۃ الکتاب جزء القراءۃ للامام البخاری ص۶۲ رواتہ ثقات وسندہٗ حسن)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللّٰھم ربنا ولک الحمد (صحیح بخاری باب فضل اللّٰھم ربنا ولک الحمد عن ابی ھریرۃ رض)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہٗ فقولوا ربنا ولک الحمد (صحیح بخاری عن انس رضی اللہ عنہ باب انما جعل الامام لیؤتم بہ وصحیح مسلم عن انس رض باب ائتمام المأموم بالامام)

[۵] اذا قال سمع اللہ لمن حمدہٗ قال اللّٰھم ربنا ولک الحمد (صحیح بخاری باب ما یقول الامام ومن خلفہ اذا رفع رأسہ من الرکوع عن ابی ھریرۃ رض)

www.sirat-e-mustaqeem.net

نوٹ:۔ مقتدی کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ نہیں کہنا چاہیئے۔ جو حدیث مقتدی کو سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے سلسلہ میں پیش کی جاتی ہے وہ بقول امام دار قطنی محفوظ نہیں۔ حافظ ابنِ حجرؒ فرماتے ہیں ۔" لم یصح فی ذٰلك شیء " اس سلسلہ میں کچھ بھی صحیح نہیں۔
(فتح الباری جزء ۲ ص۴۲۵ و ص۴۲۷)

بعد میں آنے والے کو امام کے ساتھ اسی حالت میں شامل ہو جانا چاہیئے جس حالت میں امام ہو۔ جو رکعت رہ جائے اُسے امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کر لے [1]

[1] ادرك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی الرکعتین (خلف عبد الرحمٰن) فلما سلم عبد الرحمٰن قام یتم صلوٰته (صحیح مسلم باب تقدیم الجماعة من یصلی بهم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوٰة والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام (رواہ الترمذی عن علیؓ وسندہٗ صحیح۔
صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص۱۱۰)

مرد اور عورت کی صلوٰۃ میں فرق

مرد اور عورت کی صلوٰۃ میں کوئی فرق نہیں ہے۔[1]

حضرت مالک بن حویرثؓ اور ان کی قوم کے لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جانے لگے تو آپ نے اُن سے فرمایا تھا:۔

"واپس جاؤ اور اپنے اہل وعیال میں قیام کرو اور اُن کو تعلیم دو[2]

اور انہیں حکم دو کہ وہ اس اس طریقہ سے فلاں فلاں وقت صلوٰۃ ادا کریں[3]

اور صلوٰۃ اسی طریقہ سے پڑھنا جس طریقہ سے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے"[4]

اس موقع پر آپ نے ان لوگوں کو عورتوں کی صلوٰۃ کا کوئی علیحدہ طریقہ تعلیم نہیں کیا، اگر کیا ہوتا تو مالک بن حویرثؓ ضرور اس کی بھی تبلیغ کرتے جس طرح وہ اور باتوں کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔

[1] عورتوں کے سجدہ کے بارے میں مراسیل ابی داؤد میں ایک روایت ہے وہ مرسل ہونے کی وجہ سے ناقابل حجت ہے۔ عورتوں کے سینہ تک ہاتھ اُٹھانے کے سلسلہ میں طبرانی میں جو روایت حضرت وائلؓ سے مروی ہے، اس میں ایک راوی مجہولہ ہے۔

[2] اقیموا فیھم وعلموھم (صحیح بخاری باب الاذان للمسافرین)

[3] صلوا صلوٰۃ کذا فی حین کذا، صلوا صلوٰۃ کذا فی حین کذا (صحیح بخاری)

[4] صلوا کما رأیتمونی اُصلی (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الاذان للمسافرین)

صلوٰۃ میں بھول واقع ہونا

جب صلوٰۃ میں کسی قسم کی بھول ہو جائے تو سلام کے بعد دو سجدے کرے [1]

اگر رکعات کی تعداد میں بھول ہو جائے تو شک کو چھوڑ دے اور یقین پر اعتماد کرے مثلاً تین اور چار میں شک ہو تو چوتھی کو شمار نہ کرے، اس لئے کہ وہ مشکوک ہے۔ تین پر یقین ہے لہٰذا ایک رکعت اور پڑھے۔ پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرے (اس صورت میں سجدوں سے پہلے سلام نہ پھیرے) [2]

جب سہو کے سجدے کرے تو اللہ اکبر کہے اور اپنے سجدوں کے مثل یا ان سے بھی زیادہ طویل سجدہ کرے، پھر سر اٹھائے اور اللہ اکبر کہے پھر اللہ اکبر کہہ کر پہلے سجدہ کے مثل سجدہ کرے، پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے [3]

سہو کے سجدے سلام کے بعد کرے یا سلام سے پہلے، ہر حال میں ان سجدوں کے بعد سلام پھیرے [4]

[1] اذا نسی احدکم فلیسجد سجدتین (صحیح مسلم باب السہو فی الصلوٰۃ عن ابن مسعود رض) لکل سہو سجدتان بعد ما یسلم (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ عن ثوبان بہٖ وسندہٗ صحیح (بلوغ الامانی جزء ۴ صـ ۱۵۶) ثم یسلم ثم یسجد سجدتین (صحیح بخاری باب قول اللہ تعالیٰ: "واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی" عن ابن مسعود رض)

[2] فلیطرح الشک ولیبن علیٰ ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم (صحیح مسلم عن ابی سعید رض)

[3] ثم سلم ثم کبر فسجد مثل سجودہٖ او اطول ثم رفع رأسہٗ فکبر ثم وضع رأسہٗ فکبر فسجد مثل سجودہٖ او اطول ثم رفع رأسہٗ وکبر (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض)

[4] ثم سلم ثم سجد سجدتی السہو ثم سلم (صحیح مسلم عن عمران رض) کبر قبل التسلیم فسجد سجدتین وھو جالس (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عبداللہ بن بحینۃ رض)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اگر قعدہ اولیٰ بھول جائے اور سیدھا کھڑا ہو جائے تو پھر نہ بیٹھے بلکہ کھڑا رہے پھر آخر میں سہو کے سجدے کرلے [1]

اگر امام بھولے تو اس کو یاد دلانے کے لئے مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں [2]

اگر امام قرأت میں بھلا دیا جائے تو مقتدی اُسے یاد دلائے [3]

نوٹ:۔ سجدۂ سہو سے پہلے صرف ایک سلام پھیرنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

اگر بھول سے کوئی رکعت رہ جائے اور امام سلام پھیرنے کے بعد مسجد سے نکل جائے تو اُسے چاہیئے کہ واپس مسجد میں آئے اور دوبارہ اقامت کہلوا کر بھولی ہوئی رکعت ادا کرے [4]

ہر قسم کی زیادتی اور کمی کے لئے جو بھول سے واقع ہو، سہو کے دو سجدے کرنا کافی ہے [5]

[1] قام مغیرۃ رض ولم یجلس فسبح من خلفہ فاشار الیہم ان قوموا بنا قال ھکذا صنع بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ الترمذی۔ نیل الاوطار جزء ۳ صـ ۱۰۱)

[2] من نابہ شیء فی صلوتہ فلیسبح فانما التصفیق للنساء (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن سہل بن سعد رض)

[3] صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ فقراء فیہا فلبس علیہ فلما انصرف قال لابی ما منعک (رواہ ابوداؤد جزء اوّل صـ ۱۳۸ وسندہٗ صحیح۔ صلاۃ النبی للالبانی صـ ۱۳۱) وزاد ابن حبان صـ "ان تفتحہا علیّ" ورجالہ ثقات (نیل ۲/۲۷۶) وفی الباب عن مسور (جزء القراءۃ للبخاری صـ ۴۷) وسندہٗ حسن وعن انس رض کنا نفتح علی الائمۃ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صـ ۲۷۶)

[4] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوماً فسلم وقد بقیت من الصلوٰۃ رکعۃ فادرکہ رجل فقال نسیت من الصلوٰۃ رکعۃ فدخل المسجد وامر بلالاً فاقام الصلوٰۃ فصلی للناس رکعۃً (رواہ النسائی فی کتاب الاذان جزء اوّل صـ ۔ ورواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صـ ۳۲۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدتا السھو فی الصلوٰۃ تجزئان من کل زیادۃ ونقصان (رواہ ابویعلی و البیہقی عن عائشہ رض۔ سندہٗ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صـ ۶۷۸)

صلوٰۃ الجمعہ

صلوٰۃ الجمعۃ ہر مسلم پر جماعت کے ساتھ فرض ہے، سوائے غلام، عورت، بچہ اور مریض کے [1]

جمعہ کی صلوٰۃ کے لئے بہتر ہے کہ بہت سویرے پیدل چلتا ہوا مسجد آجائے اور امام کے قریب جگہ حاصل کرے [2]

جب امام منبر پر بیٹھ جائے اور اذان دی جائے تو پھر کسی کاروبار میں مشغول نہ ہو بلکہ فوراً مسجد کی طرف روانہ ہو جائے [3]

جمعہ کے دن ضرور نہائے، مسواک کرے اور اگر میسّر ہو تو خوشبو بھی لگائے، سر کو اچھی طرح دھوئے۔ [4]

سر میں تیل ڈالے [5]

بہترین لباس پہنے [6]

اور اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو روانہ ہو [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علیٰ کل مسلم فی جماعۃ الا علیٰ اربعۃ عبد او مملوک او امرأۃ او صبی او مریض (رواہ الحاکم عن ابی موسیٰ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۲۸۹ ورواہ ابوداؤد عن طارق رض)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بکر وابتکر ومشیٰ ولم یرکب ودنا من الامام (رواہ ابوداؤد وغیرہ عن اوس رض وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ ۲۹۷) ادنوا من الامام (حاکم جزء اوّل صـ ۲۸۹ وسندہٗ صحیح)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع (سورۃ الجمعۃ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل یوم الجمعۃ واجب علیٰ کل محتلم وان یستن وان یمس طیبا ان وجد (صحیح بخاری عن ابی سعید رض) من غسل واغتسل..... اجر قیام سنۃ وصیامہا (احمد، سندہ حسن۔ بلوغ ۶/۵۲)

[5] ویدھن من دھنہٖ (صحیح بخاری عن سلمان)

[6] ولبس من احسن ثیابہ (رواہ ابوداؤد واحمد عن ابی ھریرۃ رض وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۲۹۷)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض)

مسجد پہنچ کر لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے نہ بڑھے [1]

نہ دو آدمیوں کے درمیان تفریق کرے [2] (یعنی نہ گردنیں پھلانگے اور نہ دو آدمیوں کے درمیان گھس کر کھڑا ہو)

مسجد پہنچ کر (دو رکعت تحیۃ المسجد کے علاوہ) جتنے نفل چاہے پڑھے [3]

تحیۃ المسجد پڑھنی ضروری ہے، اس کو کسی حال میں نہ چھوڑے، اگر خطبہ شروع ہو گیا ہو تب بھی تحیۃ المسجد پڑھ کر بیٹھے لیکن ہلکی پڑھے [4]

پھر جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموش ہو کر توجہ کے ساتھ خطبہ سنے [5]

دورانِ خطبہ کسی سے بات نہ کرے بلکہ کسی بات کرنے والے سے یہ بھی نہ کہے کہ "چپ رہو" [6]

بات کرنے والے کا جمعہ ضائع ہو جاتا ہے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "فلم یتخط اعناق الناس۔" (رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رض وسندہٗ صحیح بمرعاۃ جلد ۲ صـ ۲۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للذی تخطی یوم الجمعۃ: "اجلس فقد اذیت وآنیت (رواہ ابو داؤد عن عبداللہ بن بسر وابن ماجۃ عن جابر۔ سندھما صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صـ ۹۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "فلا یفرق بین اثنین" (صحیح بخاری عن سلمان رض)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ثم یصلی ما کتب لہ" (صحیح بخاری عن سلمان رض) فصلی ما قدر لہ (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ والامام یخطب فلیرکع رکعتین ولیتجوز فیھما (صحیح مسلم عن جابر رض وروی البخاری نحوہٗ باب ما جاء فی التطوع مثنیٰ مثنیٰ)

[5] ثم ینصت اذا تکلم الامام (صحیح بخاری عن سلمان رض) فاستمع وانصت (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قلت لصاحبک یوم الجمعۃ انصت والامام یخطب فقد لغوت (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال رجل لابی بن کعب متیٰ انزلت ھذہ..... فاشار الیہ ان اسکت فلما انصرفوا قال ابی لیس لک من صلاتک الیوم..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق ابی (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۶ صـ ۱۰۰)

کنکری وغیرہ کو ہاتھ نہ لگائے [۱]

نہ کسی کام میں مشغول ہو [۲]

جب امام منبر پر آکر بیٹھ جائے تو مؤذن مسجد کے دروازے پر امام کے سامنے کھڑے ہو کر اذان دے [۳]

نوٹ: اس اذان سے پہلے کوئی اور اذان مسنون نہیں ہے۔

امام منبر کی تیسری سیڑھی پر بیٹھے [۴]

امام کو چاہیئے کہ کھڑے ہو کر دو خطبے دے۔ ان خطبوں میں قرآن مجید کی تلاوت کرے اور لوگوں کو نصیحت کرے۔ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ جائے [۴]

خطبے مختصر دے لیکن تفریط سے بچتے ہوئے [۵]

ہر خطبہ کی ابتداء حمد و ثناء سے کرے [۶]

خطبہ میں آواز کو بلند کرے [۷]

ہر جمعہ کو خطبہ میں سورۂ قٓ تلاوت کرے [۸]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "من مسّ الحصٰی فقد لغا" (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رض)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یلغ (رواہ احمد و ابوداؤد و النسائی عن اوس رض وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۲۹۸)

[۳] کان النداء یوم الجمعۃ اولہ اذا جلس الامام علی المنبر (صحیح بخاری) وفی روایۃ کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب المسجد (ابوداؤد وسندہٗ حسن)

[۴] فصنع لہ منبرًا لہ درجتان ویقعد علی الثالثۃ (دارمی باب ما اکرم اللہ بہ النبی المنبر ۱/۱۹ بسندہ صحیح)

[۴] کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرأ القرآن ویذکر الناس (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رض)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقصروا الخطبۃ (صحیح مسلم عن عمار رض) کانت خطبتہٗ قصدًا (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رض)

[۶] کان یخطب الناس یحمد اللہ ویثنی علیہ (صحیح مسلم)

[۷] وعلا صوتہ (صحیح مسلم عن جابر رض)

[۸] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأہا کل جمعۃ علی المنبر اذا خطب الناس (صحیح مسلم عن ام ہشام

خطبہ میں دونوں ہاتھ نہ ہلائے، صرف انگشتِ شہادت سے اشارہ کرے [1]

خطبہ کے وقت ہاتھ میں عصا یا کمان لے لے [2]

امام کے ممبر سے اُترتے ہی اقامت کہی جائے [3]

پھر امام کو چاہیے کہ زوال ہوتے ہی دو رکعت صلوٰۃ پڑھائے، صلوٰۃ کو طول دے لیکن افراط سے بچتے ہوئے [4]

جمعہ کی صلوٰۃ میں مندرجہ ذیل سورتیں پڑھی جائیں :

جمعہ اور منافقون [5]

یا

اعلیٰ اور غاشیہ [6]

یا

جمعہ اور غاشیہ [7]

صلوٰۃ الجمعۃ کے بعد چار رکعت دو سلام سے پڑھے [8]

[1] مَا یزید علی ان یقول بیدہٖ ھٰکذا واشار باصبعہ المسبحۃ (صحیح مسلم عن عمار رض)

[2] فقام متوکئًا علی عصا أو قوس فحمد اللہ واثنی علیہ (رواہ ابوداؤد عن الحکم بن حزن وسندہٗ حسن مرعاۃ جلد ۲ ص ۳۴۳)

[3] کان بلال رض یقیما اذا نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد والنسائی وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزو ۳ ص ۴۴ وسندہٗ حسن)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیلوا الصَّلٰوۃ (صحیح مسلم عن عمار رض) کانت صلوٰتہ قصدًا (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعۃ حین تمیل الشمس (صحیح بخاری عن انس رض) وعن عمر قال صلوٰۃ الجمعۃ رکعتان تمام من غیر قصر علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد والنسائی وبحالہ رجال الصحیح۔ نیل جزو ۳ ص ۱۷۴ ورواہ ابن خزیمۃ مرفوعًا بسند صحیح ۲/۳۴)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بھما (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض)

[6] کان یقرأ سورۃ الجمعۃ وھل اتٰک حدیث الغاشیۃ (صحیح مسلم عن النعمان) کان یقرأ بسبح اسم ربک الاعلی وھل اتٰک (صحیح مسلم)

[7] صلوٰۃ اللیل والنھار مثنیٰ مثنیٰ (ابوداؤد، سندہٗ صحیح) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم بعد الجمعۃ فصلوا اربعًا (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض) اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعًا (صحیح مسلم)

متفرق مسائل

اگر جمعہ کے دن (مسجد میں) اُونگھ آئے تو جگہ بدل دے [۱]

بہتر ہے کہ جن کپڑوں میں روزانہ کام کاج کرتا ہے ان کے علاوہ دو کپڑے جمعہ کیلئے علیحدہ رکھے [۲]

شب جمعہ کو نماز کیلئے اور یومِ جمعہ کو روزے کیلئے خاص نہ کرے [۳]

صلوٰۃ الخوف

صلوٰۃُ الخوف کی ایک رکعت فرض ہے [۴]

صلوٰۃُ الخوف کی دو رکعت بھی پڑھی جا سکتی ہیں [۵]

صلوٰۃُ الخوف سے پہلے اذان دی جائے [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول من مجلسہ ذلک (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۴۳۹)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی احدکم ان وجدان یتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مھنتہٖ (رواہ ابوداؤد عن یوسف بن عبداللہ بن سلام رض وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۲۹۹) ورواہ نحوہٗ ابن عبد البر فی التمہید عن عائشۃ رض وسندہٗ صحیح (مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۹۹)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تخصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم (صحیح مسلم کتاب الصوم)

[۴] فرض اللہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الخوف رکعۃ (صحیح مسلم عن ابن عباس رض)

[۵] (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمر رض وغیرہ)

[۶] فنودی بالصلوٰۃ (صحیح مسلم عن جابر رض)

www.sirat-e-mustaqeem.net

صلوٰۃ الخوف پڑھنے کی مختلف صورتیں ہیں۔

پہلی صورت

اسلامی فوج کے دو حصے کر دیئے جائیں۔ ایک حصہ امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابلہ پر رہے۔ امام اپنے ساتھ کھڑے ہونے والوں کو ایک رکعت پڑھائے۔ دوسری رکعت کی ابتداء میں یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں اور وہ لوگ جو اب تک دشمن کے مقابلہ میں صف آرا تھے امام کے پیچھے آکر کھڑے ہو جائیں۔ اب امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دے پھر ہر ایک مجاہد ایک رکعت اور تنہا ادا کرلے [1]

دوسری صورت

اسلامی فوج کے دو حصے کر دیئے جائیں۔ ایک حصہ امام کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرنے کھڑا ہو جائے اور دوسرا حصہ دشمن کا مقابلہ کرتا رہے۔ امام اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھا کر کھڑا رہے، مقتدی ایک رکعت علیحدہ علیحدہ پڑھ لیں پھر دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں۔ اب وہ لوگ جو دشمن کے مقابلہ میں تھے امام کے پیچھے آکر کھڑے ہو جائیں۔ امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھا کر بیٹھ جائے اور یہ لوگ ایک رکعت علیحدہ علیحدہ پڑھ لیں پھر امام (ان) کے ساتھ سلام پھیرے [2]

[1] قامت طائفۃ معہ واقبلت طائفۃ علی العدو و رکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمن معہ وسجد سجدتین ثم انصرفوا مکان الطائفۃ التی لم تصل فجاؤا فرکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہم رکعۃ وسجد سجدتین ثم سلّم فقام کل واحد منہم فرکع لنفسہ رکعۃ وسجد سجدتین (صحیح بخاری عن ابن عمر رض)

[2] ان طائفۃ صفت معہ وطائفۃ وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم ثم انصرفوا فصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفۃ الاخریٰ فصلی بہم الرکعۃ التی بقیت من صلاتہ ثم ثبت جالسا واتموا لانفسہم ثم سلم بہم (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن صالح بن خوات عمن صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

تیسری صورت

اسلامی فوج کے دو حصے کئے جائیں۔ ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے۔ دوسرے حصہ کو امام دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دے پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں اور وہ لوگ جو دشمن کے مقابلہ میں تھے آجائیں۔ اب امام اُن کو بھی دو رکعت پڑھائے اور سلام پھیر دے، اس صورت میں امام کی چار رکعت ہوں گی اور باقی سب کی دو دو [1]

مغرب کی صلوٰۃ اسی صورت سے پڑھی جائے۔ امام کی چھ رکعتیں ہوں گی اور باقی سب کی تین تین [2]

چوتھی صورت

دشمن قبلہ کی طرف ہو تو پوری اسلامی فوج دو صفوں میں کھڑی ہو جائے، امام قیام کرے، سب قیام کریں، امام رکوع کرے، سب رکوع کریں۔ امام سر اُٹھائے، سب سر اُٹھائیں پھر امام سجدہ کرے اور اس کے ساتھ صرف اگلی صف سجدہ کرے، پچھلی صف دشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہے پھر جب پہلی صف کھڑی ہو جائے تو دوسری صف سجدہ کرے۔ دونوں سجدوں کے بعد پچھلی صف آگے آجائے اور اگلی صف پیچھے چلی جائے، پھر پہلی رکعت کی طرح پہلے اگلی صف سجدہ کرے پھر جب یہ لوگ کھڑے ہو جائیں تو پچھلی صف سجدہ میں چلی جائے پھر جب یہ لوگ سجدہ کرلیں تو سب بیٹھ جائیں اور امام کے ساتھ سب سلام پھیریں [3]

[1] فصلّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطائفۃ رکعتین ثم تأخروا وصلّی بالطائفۃ الاخری رکعتین، فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات وللقوم رکعتان (صحیح مسلم عن جابر رضؓ) فصلّی بطائفۃ رکعتین ثم سلّم ثم جاءت طائفۃ اُخریٰ فصلی بھم رکعتین ثم سلّم (رواہ البغوی فی شرح السنۃ عن جابرؓ وروی احمد نحوہ۔ بلوغ ۲۱ وسندہ صحیح) وروی احمد وابوداؤد والنسائی عن ابی بکرۃ نحوہ بسند لا باس بہ (بلوغ الامانی جزء ۷ ص ۲۰) [2] صلی بالقوم فی الخوف صلوٰۃ المغرب ثلاث رکعات ثم انصرف وجاء الاخرون فصلی بھم ثلاث رکعات (رواہ الدارقطنی والحاکم عن ابی بکرۃ وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین واقرہ الذہبی۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۳۲۶ والمستدرک جزء اوّل ص ۳۳۷) [3] صلّی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصففنا خلفہ صفین والعدو بیننا وبین القبلۃ فکبّر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکبرنا جمیعًا ثم رکع ورکعنا جمیعًا ثم رفع رأسہ ورفعنا جمیعًا ثم انحدر بالسجود والصف الذی یلیہ وقام الصف المؤخر فلما قضی السجود وقام الصف الذی یلیہ انحدر الصف المؤخر بالسجود ثم قاموا ثم تقدم الصف المؤخر وتاخر المقدم ثم سلّم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسلّمنا جمیعًا وفی روایۃ فلما سجد الصف الثانی ثم جلسوا جمیعًا (صحیح مسلم عن جابرؓ)

پانچویں صورت

اسلامی فوج کے دو حصے کئے جائیں، ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور ایک حصہ کو امام ایک رکعت پڑھائے۔ یہ حصہ ایک رکعت پڑھنے کے بعد دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے اور دوسرا آکر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے، اس صورت میں امام کی دو رکعتیں ہوں گی اور مقتدیوں کی ایک ایک رکعت [1]

چھٹی صورت

اسلامی فوج کی دو جماعتیں کردی جائیں، ایک جماعت امام کے پیچھے قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑی ہوجائے دوسری جماعت قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے دشمن کے مقابل کھڑی رہے۔ امام تکبیر کہے۔ دونوں جماعتیں تکبیر کہیں، پھر امام رکوع کرے اور سجدے کرے تو قریب والی جماعت رکوع کرے اور سجدے کرے۔ دوسری جماعت بدستور دشمن کے مقابل کھڑی رہے پھر جب امام کھڑا ہوجائے تو یہ جماعت بھی کھڑی ہوجائے اور اب یہ دشمن کے مقابل کھڑی ہو جائے اور وہ جماعت جو دشمن کے مقابل تھی اُن کے مقام پر آجائے۔ امام کھڑا رہے اور یہ جماعت رکوع اور سجدے کرکے کھڑی ہوجائے پھر امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے۔ امام رکوع اور سجدے کرے تو یہ بھی رکوع اور سجدے کریں اور وہ لوگ جو دشمن کے مقابل کھڑے ہیں بدستور کھڑے رہیں پھر امام اور قریب والی جماعت سجدے کرکے بیٹھ جائے اور وہ لوگ جو دشمن کے مقابل تھے اگلی جماعت کے پیچھے آکر رکوع اور سجدے کریں اور بیٹھ جائیں پھر امام سلام پھیرے اور دونوں جماعتیں سلام پھیریں [2]

[1] صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس خلفہ صفین صفا خلفہ وصفا موازی العدو فصلی بالذین خلفہ رکعۃ ثم انصرف ھؤلاء وجاء اولئک فصلی بھم رکعۃ ولم یقضوا رکعۃ (رواہ النسائی عن ابن عباسؓ ورجالہ ثقات وصححہ ابن حبان وغیرہ۔ نیل جزء ۳ صد ۲۷۳) وصححہ الحاکم والذہبی (المستدرک ۱/۳۳۵) وقال حذیفۃؓ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھؤلاء رکعۃ وبھؤلاء رکعۃ ولم یقضوا (رواہ ابوداؤد والنسائی ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل جزء ۳ صد ۲۷۳) وصححہ الحاکم والذہبی (المستدرک جزء اوّل صد ۳۳۵) وروی النسائی والترمذی نحوہ عن ابی ھریرۃؓ وصححہ الترمذی (بلوغ جزء ۷، صد ۱۴) [2] قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوٰۃ العصر وقامت معہ طائفۃ وطائفۃ اُخرٰی مقابلۃ العدو، ظھورھم الی القبلۃ ثم رکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ معہ الطائفۃ الّتی تلیہ ثم سجد وسجدت فقام وقامت فذھبوا الی العدو واقبلت الطائفۃ الّتی کانت مقابلۃ العدو فرکعوا وسجدوا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کما ھو ثم قاموا فرکع (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ساتویں صورت

اسلامی فوج کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک جماعت امام کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرنے کھڑی ہو جائے اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل کھڑی رہے۔ امام پہلی جماعت کے ساتھ قیام کرے، رکوع کرے اور ایک سجدہ کرے پھر امام بیٹھ جائے اور مقتدی بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کریں پھر یہ لوگ کھڑے ہو کر پیچھے ہٹ جائیں اور دوسری جماعت آکر امام کے پیچھے صف بنالے پھر یہ لوگ قیام اور رکوع تنہا کریں پھر امام اپنا دوسرا سجدہ ان لوگوں کے ساتھ کرے پھر امام کھڑا ہو جائے اور یہ لوگ اپنا دوسرا سجدہ کریں پھر دونوں جماعتیں امام کے پیچھے صف بنا کر کھڑی ہو جائیں پھر امام جلدی جلدی اس رکعت کو ان سب کے ساتھ ادا کرے اور سلام سب کے ساتھ پھیرے[1]

آٹھویں صورت

جب جماعت کرنا ناممکن ہو جائے تو سواری پر یا پیدل چلتے پھرتے، بھاگتے دوڑتے انفرادی طور پر سر کے اشارے سے صلوٰۃ ادا کرے[2]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ... وركعوا معه وسجدوا معه ثم اقبلت الطائفة التي كانت تقابل العدو فركعوا وسجدوا و رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد ومن تبعه فسلم وسلموا جميعا (رواه احمد وابوداؤد والنسائي وسنده صحيح بلوغ جزء ، صـ ۲۴)

[1] فصدع رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس صدعين ... ثم مكث رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا و سجدوا لانفسهم السجدة الثانية فاقبلت الطائفة الاخرى ثم سجد رسول الله صلى الله عليه وسلم السجدة الثانية فسجدوا معه ثم قام وسجدوا لانفسهم السجدة الثانية ثم قامت الطائفتان جميعا ... سريعا جدا (رواه احمد وابوداؤد عن عائشة وسنده صحيح ۔ بلوغ جزء ، صـ ۲۶)

[2] قال الله تبارك وتعالى : فان خفتم فرجالا او ركبانا (البقرہ : ۲۳۹) وقد صلى عبد الله بن انيس على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وهو يمشي ويصلي يومئ ايماء (رواه احمد وابوداؤد وسنده حسن ۔ نيل جزء ۳ صـ ۲۷۴) وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هو التكبير والاشارة بالرأس (بيهقي وسنده صحيح صلاة النبي لناصر الدين الالباني صـ ۶۴)

صلوٰۃ الخوف کے متفرق مسائل

پہلی جماعت جو امام کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرے وہ اپنے ہتھیار پہنے رہے جب دوسری جماعت امام کے پیچھے صلوٰۃ ادا کرے تو وہ بھی اپنا دفاعی سامان اور ہتھیار پہنے رہے [1]

بارش اور بیماری کے عذر سے ہتھیار اُتارنے میں کوئی حرج نہیں لیکن دفاعی سامان پھر بھی پہنے رہنا چاہیئے [2]

جب صلوٰۃ ختم ہو جائے تو بھی کھڑے، بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یعنی کسی وقت اللہ تعالیٰ کو نہ بھولے [3]

سجدۂ شکر

جب کوئی خوشی کی خبر سُنے تو سجدۂ شکر ادا کرے [4]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوٰۃ فلتقم طآئفۃ منھم معک ولیأخذوا اسلحتھم فاذا سجدوا فلیکونوا من ورائکم ولتأت طآئفۃ اُخریٰ لم یصلوا فلیصلوا معک ولیأخذوا حذرھم واسلحتھم (نسآء - ۱۰۲)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر اوکنتم مرضیٰ ان تضعوآ اسلحتکم وخذوا حذرکم (نسآء - ۱۰۲)

[3] قال اللہ عزوجل: فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیامًا وّ قعودًا وعلیٰ جنوبکم (نسآء - ۱۰۳)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءہٗ امر سرور اوبشر بہ خرّ ساجدًا شاکرًا للہ تعالیٰ (رواہ ابو داؤد وسندہٗ حسن - التعلیقات جزء اوّل صـ ۴۷۲)

صلوٰۃ العیدین

عید کے دن نہائے اور اچھا لباس پہنے [1]

عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے قبل چند طاق کھجوریں کھائے [2]

اور اگر صدقۂ فطر ابھی تک ادا نہ کیا ہو تو عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دے [3]

صدقۂ فطر مسلمین میں سے بچے، بڑے، مرد، عورت، آزاد، غلام ہر ایک کی طرف سے ایک صاع طعام ادا کرے [4] صاع حجم کا ایک پیمانہ ہے جس میں تقریباً ۲½ کلوگرام گیہوں آتے ہیں۔

نوٹ:۔ طعام سے مراد وہ چیز یا غلہ ہے جو عام طور پر کھانے میں استعمال ہوتا ہو۔

عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ جانے سے قبل کچھ نہ کھائے [5]

صلوٰۃ العید کھلے میدان میں ادا کرنی چاہیئے [6]

[1] وجد عمر رض حلۃ من استبرق تباع فی السوق فقال یا رسول اللہ ابتع ھذہ تجمل بھا للعید وللوفد فقال ھذہ لباس من لا خلاق لہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمر رض) سأل رجل علیا عن الغسل قال..... یوم الجمعۃ ویوم عرفۃ ویوم النحر ویوم الفطر (بیہقی بسندہ صحیح۔ ارواء الغلیل ۱/۱۰۷)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یأکل تمرات (صحیح بخاری عن انس رض) ویأکلھن وترًا (رواہ احمد عن انس رض۔ سکت علیہ الحافظ فی فتح الباری وسندہ حسن)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکاۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمر رض)

[4] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر صاعًا من تمر او صاعًا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمر رض) عن ابی سعید رض کنا نخرج فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعًا من طعام (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أدوا صاعا من طعام فی الفطر (رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی سننہ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صـ ۱۰۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوّل ما نبدأ بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن البراء رض) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم..... لا یطعم یوم الاضحیٰ حتی یصلی (رواہ الترمذی واحمد و صححہ ابن القطان وابن حبان والذہبی۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۳۳۸، ۱، المستدرک ۱/۴۹۲ و بلوغ ۶/۱۲۹ و سندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۴۵۲)

[6] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والاضحیٰ الی المصلی (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی سعید رض)

صلوٰۃُ العید میں عورتوں کو بھی شریک ہونا ضروری ہے اگر بعض عورتیں اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے صلوٰۃ نہ پڑھ سکیں تو علیحدہ بیٹھ جائیں اور لوگوں کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتی رہیں، ان کی دعاؤں کے ساتھ دعائیں مانگتی رہیں اور عید کے دن کی خیر و برکت اور طہارت (و پاکیزگی) کی اُمیدوار رہیں۔ اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تب بھی عید گاہ ضرور جائے البتہ کسی ساتھ والی عورت کو چاہیئے کہ اپنی چادر میں اُسے بھی چھپالے [1]

عورتیں زیور پہن کر عید گاہ جا سکتی ہیں [2]

عید کی صلوٰۃ دو رکعت فرض ہے [3]

صلوٰۃ عید کا وقت تقریباً وہی ہے جو صلوٰۃ الضحیٰ (یعنی اشراق) کا ہے [4]

جب عید گاہ کے لئے روانہ ہو تو راستہ میں بلند آواز سے تکبیر پڑھتا رہے [5]

[1] عن اُمِّ عطیہ قالت امرنا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشھدن جماعۃ المسلمین ودعوتھم وتعتزل الحیض عن مصلاھن قالت امرأۃ یا رسول اللہ احدانا لیس لھا جلباب قال لتلبسھا صاحبتھا من جلبابھا (صحیح بخاری کتاب العیدین) وفی روایۃ یشھدن الخیر (صحیح بخاری) وفی روایۃ حتی نخرج البکر من خدرھا (صحیح بخاری)

[2] امرھن (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بالصدقۃ قال ابن عباسؓ فرأیتھن یھوین الی اذانھن و حلوقھن یدفعن الی بلال (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ولتکبروا اللہ علیٰ ما ھداکم (بقرہ-۱۸۵) فصل لربک وانحر (کوثر-۲) صلّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر رکعتین (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عباسؓ) امرھم..... ان یغدوا الی مصلاھم (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۳۴۶) عن عمرؓ قال صلوٰۃ الاضحیٰ رکعتان وصلوٰۃ الفطر رکعتان..... تمام غیر قصر علیٰ لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد والنسائی ورجالہٗ رجال الصحیح۔ نیل جزء ۳ صـ ۱۷۴ ورواہ ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح۔ ابن خزیمۃ ۲/۳۴۰ ورواہ البیہقی بسند صحیح عن عمر موقوفاً۔ بلوغ جزء ۶ صـ ۱۰۷)

[4] عن عبداللہ بن بسرؓ انہ خرج مع الناس یوم عید فانکر ابطاء الامام وقال انا کنا قد فرغنا ساعتنا ھذہٖ وذلک حین التسبیح (رواہ ابوداؤد ورجالہٗ ثقات۔ نیل جزء ۳ صـ ۲۴۸ وسندہٗ صحیح)

[5] انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج فی العیدین..... رافعاً صوتہٗ بالتھلیل والتکبیر (رواہ البیہقی وقوّاہ الالبانی۔ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر ۱۷۰ کان ابن عمرؓ یکبر..... (رواہ البیہقی وصحّحہٗ۔ نیل جزء ۳ صـ ۲۴۵)

نوٹ:۔ تکبیر کے الفاظ صـ ۲۱۸ کے حاشیہ پر دیکھیں۔

نہ عید کی صلوٰۃ سے پہلے کوئی صلوٰۃ ہے اور نہ عید کی صلوٰۃ کے بعد کوئی صلوٰۃ ہے [۱]

صلوٰۃِ عید سے پہلے نہ اذان دی جائے نہ اقامت [۲]

عید کی صلوٰۃ کو طول دے لیکن افراط سے بچتے ہوئے [۳]

عید کی صلوٰۃ میں بارہ تکبیریں زائد کہی جائیں۔ پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ کے بعد مسلسل سات تکبیریں کہی جائیں۔ دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے ہی قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جائیں [۴]

ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اُٹھائے جائیں [۵]

پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ "قٓ" پڑھی جائے اور دوسری رکعت میں سورۂ قمر [۶]

یا

پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ پڑھی جائے اور دوسری رکعت میں سورۂ "غاشیہ" [۷]

اگر عید جمعہ کے روز ہو تو دونوں صلاتوں میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ پڑھے [۸]

صلوٰۃ العید کے بعد امام خطبہ دے [۹]

[۱] لم یصل قبلهما ولا بعدهما (صحیح بخاری و صحیح مسلم من ابن عباسؓ)

[۲] صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین بغیر اذان ولا اقامة (صحیح مسلم من جابر بن سمرة رضؓ) لم یذکر اذانا ولا اقامة (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عباس رضؓ)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیلوا الصلوٰۃ (صحیح مسلم عن عمارؓ) کانت صلوٰته قصدًا (صحیح مسلم عن جابر بن سمرة رضؓ)

[۴] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التکبیر فی العید سبع فی الاولیٰ وخمس فی الاٰخرة والقراءة بعدهما کلتیهما (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو رضؓ وقال البخاری سندہٗ صحیح وصححہ احمد وعلی وقال العراقی اسنادہٗ صالح مرعاۃ جلد ۲ صـ ۳۳۹) وفی الباب عن عائشہ رضؓ عند احمد و ابی داؤد عن عبدالرحمٰن بن عوف عند البزار وعن ابی هریرة رضؓ عند احمد)

[۵] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفعهما فی کل تکبیرة قبل الرکوع (ابوداؤد والدارقطنی عن ابن عمر رضؓ وسندہ صحیح)

[۶] صحیح مسلم عن ابی واقد [۷] صحیح مسلم کتاب الجمعة عن النعمان بن بشیر رضؓ [۸] صحیح مسلم کتاب الجمعة

[۹] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر رضؓ وعمر رضؓ یصلون قبل الخطبة (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابنِ عمر رضؓ) فصلّٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم خطب (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابنِ عباس رضؓ) قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر فصلّٰی فبدأ بالصلوٰۃ ثم خطب فلما فرغ نزل (صحیح بخاری عن جابر رضؓ)

خطبہ مختصر دے لیکن تفریط سے بچتے ہوئے [1]

لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی صفوں میں بیٹھے رہیں، امام انہیں نصیحت کرے، حکم دے اور جو باتیں اہم ہوں وہ بتلائے مثلاً جہاد وغیرہ کی تیاری کا حکم دے [2]

اگر عورتوں نے خطبہ نہیں سُنا ہو تو ان کے قریب جا کر انہیں بھی وعظ و نصیحت کرے [3]

مَرد اَب بھی بیٹھے رہیں، کھڑے نہ ہوں [4]

خطبہ کے وقت امام کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ میں عصا یا کمان لے لے [5]

خطبہ سواری پر دے یا زمین پر کھڑے ہو کر [6]

خطبہ کی ابتداء حمد و ثناء اور تشہد سے کرے [7]

خطبہ میں قرآنِ مجید کی کوئی سورت تلاوت کرے [8]

[1] اقصروا الخطبة (صحیح مسلم عن عمار رض) کانت خطبتہ قصدًا (صحیح مسلم عن جابر بن سمرة رض)

[2] والناس علی صفونهم فیعظهم ویوصیهم ویامرهم وان کان یرید ان یقطع بعثا قطعه او یأمر بشیء امر به (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی سعید رض)

[3] ثم اتی النساء فوعظهن (صحیح بخاری و صحیح مسلم) فرأی انه لم یسمع النساء (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ و صحیح مسلم کتاب العیدین)

[4] قال ابن عباس رض کأنی انظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین یجلس الرجال بیده ثم اقبل یشقهم حتی جاء النساء (صحیح بخاری و صحیح مسلم و اللفظ لمسلم)

[5] اعطی قوسًا او عصا فاتکأ علیه فحمد اللہ و اثنی علیه (رواہ احمد۔ بلوغ جزء ۶ ص ۱۵۳ و سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۳۴۳)

[6] یخطب علی راحلته (مصنف عبدالرزاق ۳/۲۸۷ و سندہ صحیح) ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس (صحیح بخاری کتاب العیدین) فینصرف الی الناس قائمًا فی مصلاہ (صحیح ابن حبان۔ سکت عنہ الحافظ فتح الباری ۳/۱۰۱)

[7] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس ویثنی علیه بما هو اهله (صحیح مسلم کتاب الجمعة) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوم الفطر ویوم الاضحیٰ یخطب یتشهد (مصنف عبدالرزاق ۳/۲۸۷ و سندہ صحیح)

[8] یتشهد ثم یقرأ بسورة من القرآن (مصنف عبدالرزاق ۳/۲۸۷ و سندہ صحیح)

خطبہ میں دعا کرے [1]

صلوٰۃ کے وقت امام کے سامنے بطور سترہ برچھی یا نیزہ گاڑ دیا جائے [2]

جب عید گاہ سے واپس ہو تو راستہ بدل دے، دوسرے راستہ سے گھر آئے [3]

نوٹ:۔ عید گاہ سے واپسی پر تکبیر پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ سے واپس آنے کے بعد قربانی کرے [4]

اگر صلوٰۃ العید سے پہلے قربانی کر لی تو صلوٰۃ العید کے بعد دوسری قربانی کرے [5]

قربانی تین دن ہو سکتی ہے، ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذوالحجہ [6]

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن ہرگز روزہ نہ رکھے [7]

اگر رؤیت ہلال کی خبر اتنی دیر میں پہنچے کہ عید کی صلوٰۃ کا وقت نکل جائے تو دوسرے دن صلوٰۃ ادا کرے لیکن روزہ فوراً افطار کر دے [8]

عید کے ایام میں بچیاں دف بجا کر اچھے اشعار گا سکتی ہیں [9]

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوم الفطر و یوم الاضحیٰ یخطب علی راحلتہ بعد الصلوٰۃ قال یتشہد ثم یقرأ بسورۃ من القرآن یدعو ابدعوات (مصنف عبد الرزاق جزء ۳ صـ ۳۸۷ و سندہٗ صحیح)

[2] والعنزۃ بین یدیہ فیصلی الیہا و فی روایۃ ترکز الحربۃ (صحیح بخاری)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عید خالف الطریق (صحیح بخاری)

[4] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما ننبدأ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوٰۃ فلیذبح مکانہا اخری (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[6] قال اللہ تعالیٰ: ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علیٰ ما رزقھم من بھیمۃ الانعام (الحج: ۲۸) بعض صحابہ رضی اللہ عنہم مثلاً ابن عمر رضی اللہ عنہ (مؤطا) عمر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ و انس رضی اللہ عنہ (محلّٰی) نے کہا ہے کہ قربانی کے تین دن ہیں: ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذوالحجہ (مرعاۃ جزء ۲ صـ ۳۶۴) [7] نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر و النحر (صحیح بخاری و صحیح مسلم) [8] ان رکبا جاءوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشہدون انہم راوا الہلال بالامس فامرھم ان یفطروا و اذا اصبحوا ان یغدوا الی مصلاھم (ابو داؤد و نسائی، سندہٗ صحیح۔ التعلیق جزء اول صـ ۲۵۵) [9] عند عائشۃ رضی اللہ عنہا جاریتان تدففان و تغنیان فانتہرھما ابو بکر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھما (صحیح بخاری و صحیح مسلم) و فی روایۃ و عھما یا ابا بکر فانہا ایام عید (صحیح بخاری)

عید کے دن جنگی کھیلوں کا مظاہرہ کرنے خصوصاً عید الفطر پر [1]

عید کے دن جب کسی سے ملاقات ہو تو یہ کہے: تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ [2]

اگر جمعہ کے دن عید ہو تو جمعہ کی صلوٰۃ ضروری نہیں [3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی صلوٰۃ کبھی مسجد میں نہیں پڑھی، بارش کی وجہ سے صلوٰۃ العید مسجد میں پڑھنے کی حدیث منکر ہے، اس کا ایک راوی مجہول ہے [4]

عید کا خطبہ سُن کر گھر جائے [5]

بغیر خطبہ سُنے گھر واپس جانے کی اجازت جس حدیث میں ہے وہ ضعیف ہے [6]

ذوالحجہ کی پہلی تاریخ سے ۱۳ تاریخ تک تکبیر، تہلیل و تحمید کثرت سے کرے [7]

نوٹ:۔ زکوٰۃ الفطر کے مسائل ص ۲۶۲ پر اور قربانی کے مسائل ص ۵۱۵ پر ملاحظہ کریں۔

عید کو خیر و برکت اور مغفرت کا دن سمجھے اور عید گاہ جا کر ہی اس کی خیر و برکت اور مغفرت کا امیدوار رہے [8]

عید اس دن منائے جس دن مسلمین عید منائیں [9]

[1] ھم (الحبشۃ) یلعبون فی المسجد فزجرھم عمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھم (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقلس لہ یوم الفطر (احمد و ابن ماجۃ۔ سندہ صحیح۔ بلوغ ۶/۱۶۵)

[2] کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقوا یوم العید یقول بعضھم لبعض تقبل اللہ منا و منك۔ (قال الحافظ رویناہ فی المحاملیات باسناد حسن فتح جزء ۳ ص ۹۸)

[3] صلی العید ثم رخص فی الجمعۃ (ابوداؤد جزء اوّل ص ۱۶۰، صححہ ابن المدینی والحاکم والذہبی۔ نیل جزء ۲ ص ۲۳۹)

[4] مرعاۃ جزء ۲ ص ۳۴۵

[5] والناس علی صفوفھم (صحیح بخاری و صحیح مسلم) یجلس الرجال بیدہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[6] مرعاۃ جزء ۲ ص ۳۴۹

[7] اکثروا فیھن من التھلیل والتکبیر والتحمید (احمد و سندہ جید۔ بلوغ جزء ۶ ص ۱۶۸) ایام التشریق ایام اکل وشرب وذکر للہ (صحیح مسلم) بعض صحابیوں سے تکبیر کے یہ الفاظ ثابت ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد (ابن ابی شیبہ)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویشھدن الخیر ودعوۃ المسلمین وفی روایۃ یرجون برکۃ ذالك الیوم وطھرتہ (صحیح بخاری)

[9] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطر یوم یفطر الناس والاضحیٰ یوم یضحی الناس (رواہ الترمذی وصحح)

سجدۂ تلاوت

جب سجدہ کی آیت پڑھے تو سجدہ کرے اور سجدہ میں تین دفعہ یہ دُعا پڑھے :۔

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۝

(ترجمہ)

میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس ہستی نے اپنی قدرت اور قوت سے چہرہ کو بنایا، اس کے کان بنائے اور اس کی آنکھیں بنائیں۔ بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے [1]

تہجّد، قیام اللّیل، قیام رمضان اور وتر

جب تہجّد کے لئے اُٹھے تو بیٹھنے کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے سورۂ آل عمران کی آخری گیارہ آیات پڑھے [2]

قیامِ رمضان یا تہجّد کی عموماً گیارہ رکعت پڑھے [3] کبھی تیرہ رکعت بھی پڑھ سکتا ہے [4]
اور اگر چاہے تو کبھی گیارہ سے بھی کم پڑھ سکتا ہے [5]

[1] کان یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجھی (حاکم، سندہٗ صحیح، جزء اول صـ۲۲۰ واخرجہ ابن السکن وصححہ وقال فی اٰخرہٖ ثلاثا مرجاۃ جزء ۲ صـ۵۰)

[2] قعد فنظر الی السماء فقرأ ان فی خلق السمٰوٰت (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عباس رضؓ)

[3] ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہٖ علیٰ احدیٰ عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عائشہ رضؓ)

[4] فصلّیٰ رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر (صحیح مسلم عن زید بن خالد رضؓ) فتتامت صلوٰتہ ثلاث عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عباس رضؓ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ فاذا اردت ان تنصرف فارکع رکعۃ (صحیح بخاری عن ابن عمر رضؓ)

حتیٰ کہ اگر ایک رکعت پڑھنا چاہے تو ایک ہی رکعت پڑھ لے [1]

قیامِ رمضان جماعت سے پڑھا جا سکتا ہے [2]

جب تہجد یا قیام رمضان شروع کرے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھے [3]

پھر دو طویل رکعتیں پڑھے، پھر ان دو سے ہلکی دو طویل رکعتیں پڑھے پھر ان سے ہلکی دو طویل رکعتیں پڑھے، اسی طرح ہر دو رکعت اپنے ماقبل دو رکعت سے ہلکی ہوں، پھر وتر پڑھے [4]

جب تہجد کی نماز کیلئے کھڑا ہو تو شروع نماز میں یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَآؤُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

ترجمہ:۔ اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے تُو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے۔ آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہت تیرے لئے ہے تیرے ہی لئے حمد ہے تُو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ تیرے ہی لئے حمد ہے۔ تو حق ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے۔ تجھ سے ملاقات حق ہے (یعنی تجھ سے ملاقات ہو کر رہے گی) تیری بات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، سب نبی حق ہیں، محمد حق ہیں، قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا، تجھ پر ایمان لایا،

[1] عن عائشة رضؓ قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم..... اذا اراد ان يوتر ايقظني فاوترت (صحیح بخاری)

[2] ان النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ حجرة في المسجد..... فصلى فيها ليالي حتى اجتمع عليه ناس (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم من الليل فليفتتح الصلوٰة بركعتين خفيفتين (صحیح مسلم عن ابی هریرة رضؓ)

[4] فصلى ركعتين خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما..... ثم اوتر (صحیح مسلم عن زید بن خالدؓ)

تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع کیا، تیرے ساتھ ہو کر یا تیری توفیق سے لڑا اور تجھ سے فیصلہ چاہا۔ (اے اللہ) میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں کو بخش دے۔ تو ہی سب سے پہلے ہے تو ہی سب کے آخر ہے، تو میرا الٰہ ہے، تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں [1]

یا یہ دعا پڑھیں :-

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا [2]

یا یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۔ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ [3]

ترجمہ:- اے اللہ، جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ حق کی جن باتوں میں اختلاف کیا گیا ہے اس میں اپنی مہربانی سے مجھے ہدایت عطا فرما۔ بے شک تو جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرماتا ہے

یا نماز کا افتتاح اس دعا سے کرے

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّآ اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ

[1] كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل يتهجد قال اللهم... (صحیح بخاری و صحیح مسلم واللفظ للبخاری الا "انت الهی" فانها فی مسلم فقط)

[2] اذا قام من الليل كبر ثم يقول سبحانك اللهم..... (رواه ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ بسند صحیح۔ التعلیقات ۲۵۸/۱)

[3] (صحیح مسلم)

كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَ اِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ [1]

ترجمہ:۔ میں نے یکسوئی کے ساتھ اپنے چہرہ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں مسلمین میں سے ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے۔ کوئی الٰہ نہیں سوا تیرے۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، میں نے اپنے گناہ کا اعتراف کیا، لہٰذا میرے تمام گناہوں کو معاف فرما دے، بیشک تیرے سوا معاف کرنے والا کوئی نہیں۔ مجھے بہترین اخلاق کی ہدایت دے، بہترین اخلاق کی طرف کوئی ہدایت نہیں دے سکتا سوا تیرے۔ بد اخلاقی کو مجھ سے دور کر دے۔ تیرے علاوہ مجھ سے بد اخلاقی کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔ میں حاضر ہوں میں سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں، بُرائی کو تیری طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ توفیق تیری طرف سے ہے اور میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ تو بابرکت ہے، بلند و بالا ہے۔ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔

رُکوع میں یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام قبول کیا۔ تیرے لئے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے سب جھک گئے ہیں۔

یا رکوع میں یہ دُعا بار بار پڑھے

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (ترجمہ) پاک ہے میرا رب عظمت والا [3]

جب رکوع سے سر اُٹھائے تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ [4]

ترجمہ:۔ اے اللہ! اے ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف تیرے لئے ہے، آسمانوں کو بھر کر، زمین کو بھر کر، آسمان اور زمین کے درمیانی خلاء کو بھر کر اور اس کے بعد جس چیز کو تو بھرنا چاہے اس کو بھر کر۔

[1] (صحیح مسلم)

[2] (صحیح مسلم)

[3] ثم یرکع فجعل یقول سبحان ربی العظیم (صحیح مسلم عن حذیفۃ ۱/۳۱۲)

[4] واذا رفع قال اللھم ربنا الخ (صحیح مسلم)

سجدے میں یہ دعاء پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ [1]

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تجھ کو سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا، تیرے لئے اسلام قبول کیا۔ میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو بنایا، اس کی تصویر کھینچی، اس کے کان اور اس کی آنکھیں بنائیں۔ بابرکت ہے اللہ، بہترین بنانے والا۔

یا سجدہ میں یہ دعاء بار بار پڑھے :۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

ترجمہ:۔ پاک ہے میرا رب بلند و بالا [2]

التحیات اور سلام کے درمیان یہ دعاء پڑھے ۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ [3]

ترجمہ:۔ اے اللہ میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف کر دے اور جو زیادتیاں میں نے کی ہیں (انہیں بھی معاف کر دے) اور ان (گناہوں) کو (بھی معاف کر دے) جن کو تُو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تُو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب کے آخر ہے۔ تیرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں۔

تہجد اس وقت تک پڑھے جب تک نشاط باقی رہے، جب اونگھ آئے اور نشاط باقی نہ رہے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند کا غلبہ ختم ہو جائے [4]

تہجد میں اگر سورۂ قل ھو اللہ احد کو بار بار پڑھتا رہے تو کوئی حرج نہیں۔ [5]

قیام اللیل میں اگر کچھ کسی سورت میں سے اور کچھ کسی سورت میں سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں [6]

[1] (صحیح مسلم) [2] ثم سجد فقال سبحان ربی الاعلیٰ فکان سجودہ قریبًا من قیامہ (صحیح مسلم ۱/۳۱۲) [3] (صحیح مسلم) [4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصل احدکم نشاطہ فاذا فتر فلیقعد (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اذا نعس احدکم فی الصلوٰۃ فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم (صحیح بخاری و صحیح مسلم) [5] سمع رجلا یقرء قل ھو اللہ احد یرددھا انھا لتعدل ثلث القرآن (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل قل ھو اللہ احد ۲/۲۳۳) [6] قد سمعتک یا بلال وانت تقرء من ھذہ السورۃ ومن ھذہ السورۃ کلکم قد اصاب (ابوداؤد ابواب قیام اللیل باب رفع الصوت بالقراءۃ فی صلوٰۃ اللیل ۔ سندہ حسن)

قرأت نہ بہت بلند آواز سے کرے اور نہ بالکل خفیہ آواز سے، اگر کچھ آیتیں کسی سورت کی اور کچھ کسی اور سورت کی پڑھے تو بھی جائز ہے[1]

ہر دو رکعت پر سلام پھیرتا رہے اور آخر میں ایک وتر پڑھے[2]

رات کی صلوٰۃ میں وتر بالکل آخر میں ہونا چاہیئے، وتر کے بعد کوئی صلوٰۃ نہیں پڑھنی چاہیئے[3]

تہجد کا سب سے بہتر وقت یہ ہے کہ آدھی رات تک سوئے، پھر اُٹھ کر تہائی رات قیام کرے پھر رات کا چھٹا حصہ سو جائے[4] اگر رات کو کچھ دیر صلوٰۃ پڑھے پھر سو جائے، پھر اُٹھے، صلوٰۃ پڑھے اور سو جائے، پھر اُٹھے اور صلوٰۃ پڑھے تو یہ بھی جائز ہے[5]

تہجد اگر شروع رات میں یا رات کے نصف میں پڑھ لے تو بھی جائز ہے[6] جس کو آخر رات میں نہ اٹھنے کا اندیشہ ہو وہ اوّل وقت یعنی عشاء کے بعد ہی وتر پڑھ لے ورنہ آخر رات میں پڑھے[7]

تہجد کی نماز میں جب تسبیح کی آیت پڑھے تو تسبیح پڑھے (یعنی سبحان اللہ کہے)، جب سوال کی آیت پڑھے تو (رحمت کا) سوال کرے اور جب پناہ مانگنے (یعنی عذاب) کی آیت پڑھے تو (اللہ کی) پناہ طلب کرے[8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر لم یرفع من صوتک شیئًا وقال لعمر اخفض من صوتک شیئًا (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۳۷۸) قال لبلال قد سمعتک یا بلال وانت تقرأ من ھذہ السورۃ ومن ھذہ سورۃ ... کلکم قد اصاب (رواہ ابوداؤد جزء اوّل صہ ۱۹۵ وسندہ صحیح)

[2] یسلم بین کل رکعتین ویوتر بواحدۃ (صحیح مسلم عن عائشہؓ)

[3] اجعلوا اٰخر صلوٰتکم باللیل وترًا (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ (صحیح بخاری، صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمرو رضؓ)

[5] فصلی رکعتین فنام ... ثم فعل ذالک ثلاث مرات (صحیح مسلم عن ابن عباس رضؓ)

[6] من کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اول اللیل واوسطہ واٰخرہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عائشہ) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی ما بین ان یفرغ من صلوٰۃ العشاء الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ (صحیح مسلم عن عائشہ رضؓ)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ان لا یقوم من اٰخر اللیل فلیوتر اول ومن طمع ان یقوم اٰخرہ فلیوتر اٰخر اللیل (صحیح مسلم عن جابر رضؓ)

[8] اذا مر بآیۃ فیھا تسبیح سبح واذا مر بسؤال سأل واذا مر بتعوذ تعوذ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل)

اگر تہجّد یا تہجّد کی کچھ رکعتیں نیند کی وجہ سے فوت ہو جائیں تو فجر اور ظہر کے مابین پورا کر لے [۱]
وتر کا وقت صلوٰۃ العشاء کے بعد سے طلوعِ صبح صادق تک رہتا ہے [۲]
عشاء کے بعد بھی وتر ایک رکعت پڑھا جا سکتا ہے [۳]
وتر کی آخری رکعت میں یہ دُعاء پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ مَآ اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ [۴]

ترجمہ :- اے اللہ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں جن کو تُو نے ہدایت دی، مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تُو نے عافیت دی، مجھ کو دوست بنا ان لوگوں میں جن کو تُو نے دوست بنایا، جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور مجھے اس چیز کے شر سے بچا جو تو نے مقدر کر دیا ہے اس لئے کہ تو حکم کرتا ہے،

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقرأہ فیما بین صلوٰۃ الفجر وصلوٰۃ الظھر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل (صحیح مسلم عن عمر رضؓ)

[۲] من کل اللیل قد اوتر من اوّل اللیل فانتھٰی وترہٗ الی السحر (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عائشہ رضؓ)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زادکم صلوٰۃ وھی الوتر فصلوھا بین صلوٰۃ العشآء الی صلوٰۃ الفجر (رواہ احمد عن ابی بصرۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۴ صہ ۲۸) اوتروا قبل ان تصبحوا (صحیح مسلم)

[۳] کان ابو موسیٰ بین مکۃ والمدینۃ فصلّی العشآء رکعتین ثمّ قام فصلّی رکعۃ اوتر بھا.... ثمّ قال ما الوت.... ان اقرأ بما قرأ بہ رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح صلوٰۃ النبیؐ للالبانی صہ ۱۲۳)

[۴] رواہ الترمذی وابوداؤد عن حسن رضؓ وسندہ صحیح (مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۱۳) واللفظ لابی داؤد)

تجھ پہ کوئی حکم نہیں چلا سکتا، جس کو تُو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور جس سے تُو دشمنی رکھے وہ عزّت نہیں پا سکتا، اے ہمارے رب تو بابرکت ہے بلند و بالا ہے۔

مذکورہ بالا دُعاء خواہ رکوع سے پہلے پڑھے [1] خواہ رکوع کے بعد [2] اس دعاء کے بجائے وہ دعاء بھی پڑھی جا سکتی ہے جو صفحہ ۷۹ پر دی ہوئی ہے۔

وتر کا سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ یہ ثناء پڑھے :۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔

تمام کمزوریوں اور عیبوں سے منزّہ ہے وہ بادشاہ جو پاکیزگیوں والا ہے۔

اور تیسری مرتبہ آواز کو بلند کرے اور کھینچے [3]

اگر وتر پڑھنا بھول جائے یا وتر کا وقت سونے میں نکل جائے تو جب یاد آئے (یا جب جاگے) پڑھ لے [4]

تین رکعت وتر ایک سلام سے نہ پڑھے [5]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر فیقنت قبل الرکوع (رواہ ابن ماجۃ واحمد وسندہٗ صحیح۔ صلاۃ النبی للالبانی صد ۱۹۵۔ مرعاۃ جلد ۳ صد ۲۱۳) ولہ شواھد کثیرۃ منھا ان ابن مسعودؓ واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرکوع (رواہ ابن ابی شیبۃ عن علقمہ وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد ۳ صد ۲۱۴)

[2] عن الحسن قال علّمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وتری اذا رفعت رأسی ولم یبق الا السجود (رواہ الحاکم وصحّحہ احمد محمد شاکر۔ مرعاۃ جلد ۳ صد ۲۱۳)

[3] قال عند فراغہ سبحان الملک القدوس ثلاث مرات یطیل فی آخرھن (رواہ النسائی عن ابی ابن کعبؓ و سندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صد ۲۱۴) کان یقول اذا سلّم سبحٰن الملک القدّوس ثلٰثًا ویرفع صوتہ بالثالثۃ (رواہ النسائی عن عبد الرحمٰن بن ابزی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صد ۲۱۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح احدکم ولم یوتر فلیوتر (رواہ الحاکم وصحّحہ۔ نیل جزء ۳ صد ۴۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح فیوتر (رواہ احمد عن عائشۃ رضؓ وسندہٗ حسن۔ نیل جزء ۳ صد ۴۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن وترہٖ او نسیہ فلیصل اذا ذکرہٗ (رواہ ابوداؤد عن ابی سعیدؓ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صد ۲۱۶)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا توتروا بثلاث اوتروا بخمس او بسبع ولا تشبّھوا بصلاۃ المغرب (رواہ الدارقطنی وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۳ صد ۳۱)

اگر تین رکعت وتر پڑھنے ہوں تو اس طرح پڑھے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے پھر ایک رکعت وتر پڑھے [1]

ان دو رکعتوں میں جو وتر سے پہلے پڑھے، سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور سورۂ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کی تلاوت کرے اور وتر میں سورۂ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ، سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے یعنی تینوں سورتیں ایک ہی رکعت میں پڑھے یا وتر میں سورۂ نساء کی سو آیتیں تلاوت کرے [2]

یا وتر میں صرف سورۂ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے [3]

اگر وتر جماعت سے پڑھا جائے تو امام دعائے قنوت کے مندرجہ ذیل الفاظ پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَا اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ [4]

امام جب دعائیہ الفاظ پڑھے تو مقتدی آمین کہیں [5]

[1] عَنْ ابن عمرؓ انه كان يفصل بين شفعه ووتره بتسليمة واخبر ان النبی صلی اللّٰه عليه وسلم كان يفعله (رواه الطحاوی وسنده قوی۔ نیل الاوطار جزء ۳ صـ ۲۹) وفی روایة البخاری ان ابن عمرؓ كان يسلم بين ركعتين والركعة فی الوتر۔ نوٹ:۔ ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت پڑھنا ابن مسعودؓ سے ثابت ہے۔ انه كان يقرأ فی آخر ركعة من الوتر قل هو اللّٰه احد ثم يرفع يديه فيقنت قبل الركعة۔ جزء رفع اليدين صـ ۳۱ سنده صحيح)

[2] كان النبی صلی اللّٰه عليه وسلم يقرأ فی الركعتين اللتين يوتر بعدهما بسبح اسم ربك الاعلیٰ وقل يا ايها الكٰفرون ويقرأ فی الوتر بقل هو اللّٰه احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس (رواه الحاكم وسنده صحيح۔ المستدرک جزء اوّل صـ ۳۰۵۔ التعليقات جزء اوّل صـ ۳۹۷) صلی ابو موسی الاشعری باصحابه۔۔ فصلی العشاء ركعتين ثم قام فقراء مائة اٰية من سورة النساء فی ركعة فقال ما الوث ان اصنع مثل ما صنع رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم (رواه احمد والنسائی وسنده جيد۔ بلوغ جزء ۳ صـ ۲۳) وسنده صحيح (صلاة النبی للعلامه محمد ناصر الدين الالبانی صـ ۱۲۳)

[3] ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم كان يوتر بثلاث ركعات كان يقرأ فی ثالثة بقل هو اللّٰه احد (رواه النسائی عن اُبی ابن كعبؓ وسنده صحيح۔ مرعاة جزء ۲ صـ ۲۱۱)

[4] عن الحسنؓ سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم يدعو ابهذا الدعاء (ابن حبان۔ سنده صحيح۔ ابن حبان ۲/۴۳۰)

[5] كان ابی يقوم للناس علی عهد عمر فی رمضان قام الناس معاذ القاری فيقولون آمين (عبدالرزاق ۴/۲۵۹ - سنده صحيح) يؤمن من خلفه (ابوداؤد سنده صحيح۔ ابن خزيمة ۱/۳۱۳) ولا يختص نفسه بدعوة دونهم (ابوداؤد كتاب الطهارة۔ سنده حسن)۔

پانچ رکعت، سات رکعت اور نو رکعت وتر پڑھنے کا طریقہ

جب پانچ رکعت وتر پڑھے تو (التحیات کے لئے) کسی رکعت میں نہ بیٹھے سوائے پانچویں رکعت کے [1]

جب سات رکعت وتر پڑھے تو چھٹی پر بیٹھے، پھر ساتویں رکعت پر بیٹھے [2]

جب نو رکعت وتر پڑھے تو آٹھویں رکعت پر بیٹھے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، اس کی حمد کرے۔ اس سے دعا مانگے پھر کھڑا ہو جائے اور نویں رکعت پڑھے۔ نویں رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے، اللہ کا ذکر کرے، اس کی حمد کرے، اس سے دعا مانگے، پھر سلام پھیرے [3]

بہتر یہ ہے کہ وتر ایک رکعت ہی پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم بھی دیا ہے اور آپ کا فعل بھی عموماً یہی تھا [4]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر..... نجس لا یجلس فی شیء الا فی اٰخرھا (صحیح مسلم باب صلاۃ اللیل)

[2] اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع رکعات لا یقعد الا فی السادسۃ ثم ینھض ولا یسلم فیصلی السابعۃ ثم یسلم تسلیمۃً (نسائی کیف الوتر بسبع۔ رجالہ ثقات وسندہٗ صحیح)

[3] (کان) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تسع رکعات لا یجلس فیھا الا فی الثامنۃ فیذکر اللہ ویحمدہٗ ویدعو ثم ینھض ولا یسلم ثم یقوم فیصلی التاسعۃ ثم یقعد فیذکر اللہ ویحمدہٗ ویدعوہ ثم یسلم تسلیما (صحیح مسلم باب جامع صلوٰۃ اللیل)

[4] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی فاذا اردت ان تنصرف فارکع رکعۃً توتر لک ما صلیت (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی الوتر جزء ۲ صـ ۳۰) عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی..... احدی عشرۃ رکعۃ یسلم بین کل رکعتین ویوتر بواحدۃ وفی روایۃ کانت صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل عشر رکعات ویوتر بسجدۃ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات فی اللیل جزء اوّل صـ ۲۹۶ و صـ ۲۹۷)

گرہن کی نماز

جب سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو ایک منادی کے ذریعے اس طرح اعلان کرایا جائے اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (ترجمہ):۔ نماز جمع کرنے والی ہے [1]

گرہن کا علم ہوتے ہی خوف و گھبراہٹ محسوس کرے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، دعا کرے، استغفار کرے تکبیریں پڑھے، صدقہ دے اور نماز پڑھتا رہے۔ سورج گرہن ہو تو غلام آزاد کرے [2]

نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ گرہن جاتا رہے [3]

گرہن کی نماز دو رکعتیں پڑھے [4]

لیکن بہت طویل رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں دو رکوع کرے۔ پہلے رکوع کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہہ کر پھر قرأت شروع کر دے۔ قرأت طویل ہو لیکن پہلے رکوع کے بعد جو قرأت کرے وہ رکوع سے قبل کی قرأت سے کم ہو، اس قرأت کے بعد دوسرا رکوع کرے۔ دونوں رکوع طویل ہوں لیکن دوسرا رکوع پہلے رکوع سے کم طویل ہو پھر کھڑا ہو جائے، پھر طویل سجدے کرے، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح طویل قرأت کرے لیکن پہلی رکعت کی قرأت سے کم، پھر رکوع کرے لیکن پہلی رکعت کے رکوع سے کم۔ پھر قرأت کرے لیکن پہلے رکوع سے قبل کی قرأت سے کم پھر رکوع کرے لیکن پہلے رکوع کے مقابلہ میں کم

[1] لما الشمس کسفت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نودی ان الصلوٰۃ جامعۃ (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہٗ) فبعث منادیًا الصلاۃ جامعۃ (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتموھا فقوموا فصلوا (صحیح بخاری) فادعوا اللہ وکبروا وصلوا وتصدقوا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) فافزعوا إلی الصلوٰۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ان اللہ تعالیٰ یخوف بھما عبادہٗ (صحیح بخاری عن ابی بکرۃ) فافزعوا الی ذکرہٖ و دعائہٖ واستغفارہٖ (صحیح بخاری) امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ فی کسوف الشمس (صحیح بخاری)

[3] صلوا حتی ینجلی (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہٗ)

[4] انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین (صحیح بخاری عن ابی بکرۃ رضؓ)

طویل ہو پھر کھڑا ہو جائے۔ پھر طویل سجدے کرے لیکن پہلی رکعت کے سجدوں سے کم۔ پھر سلام پھیرے [1]

ہر دو رکعت میں جہر سے قرأت کرے [2]

نماز کے بعد امام خطبہ دے [3] اگر دو رکعت پڑھنے کے بعد بھی گرہن باقی رہے تو پھر دو دو رکعت نماز پڑھتا رہے یہاں تک۔ کہ گرہن جاتا رہے [4]

ہر رکعت میں تین تین یا چار چار رکوع بھی کیے جا سکتے ہیں [5]

بارش طلب کرنے کی نماز

جب بارش کے لئے دعا کرنی ہو تو عید گاہ میں منبر رکھوائے پھر گھر سے اس وقت روانہ ہو جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے [6]

جب عید گاہ روانہ ہو تو کسی قسم کی زینت نہ کرے۔ تواضع، عاجزی، انکساری۔ زاری اور تضرع کرتا ہوا آہستہ آہستہ چل کر عید گاہ پہنچے [7]

[1] جہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ الخسوف بقرأتہ فاذا فرغ من قرأتہ کبر فرکع واذا رفع من الرکعۃ قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم یعاود القراءۃ (صحیح بخاری) فاطال القرأۃ ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع رأسہ فاطال القرأۃ وھی دون قرأتہ الاولیٰ ثم رکع فاطال الرکوع دون رکوعہ الاول (صحیح بخاری) فسجد سجودا طویلا ثم قام فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد وھو دون السجود الاول ثم انصرف (صحیح بخاری) ثم سلم (صحیح بخاری)

[2] جہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الخسوف (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فحمد اللہ واثنیٰ علیہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] فجعل یصلی رکعتین ویسأل عنھا حتی انجلت الشمس (ابوداؤد عن النعمان۔ سندہ صحیح مرعاۃ جلد ۳ ص ۳۸۷)

[5] فصلی بالناس ست رکعات وفی روایۃ ثمان رکعات فی اربع سجدات (صحیح مسلم)

[6] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنبر فوضع لہ فی المصلی..... فخرج حین بدا حاجب الشمس (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح، مرعاۃ جلد ۲ ص ۳۹۹)

[7] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا مترسلا (رواہ احمد ورواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی ولم یذکروا متخشعا مترسلا سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۳۹۶ بلوغ جزء ۶ ص ۲۳۵)

امام کو چاہیئے کہ عید گاہ پہنچ کر منبر پر بیٹھ جائے پھر اللہ اکبر کہے، اللہ کی حمد بیان کرے اور اس طرح لوگوں سے خطاب کرے "تم نے اپنے شہروں میں قحط اور بارش میں دیر ہونے کی شکایت کی اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس سے مانگو اور تم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا"۔ پھر یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ۔

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رحمٰن اور رحیم ہے جو روزِ جزاء کا مالک ہے۔ نہیں کوئی معبود و حاکم و حاجت روا سوائے اللہ کے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ، تو اللہ ہے، نہیں کوئی معبود و حاکم سوائے تیرے، تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور جو بارش تو ہمارے لئے نازل فرما۔ اسے ہمارے لئے قوت اور بھلائی تک پہنچنے کا سبب بنا دے [1]

پھر کھڑا ہو جائے، اپنے ہاتھوں کو چہرہ تک اس طرح اٹھائے کہ بغلیں ظاہر ہو جائیں۔ دونوں ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کر لے اور دعا کرے پھر امام کو چاہیئے کہ لوگوں کی طرف پیٹھ کرے، قبلہ کی طرف منہ کرے پھر امام اور تمام لوگ چادر کو الٹ لیں اس طرح کہ سیدھا سرا الٹے کندھے پر اور الٹا سرا سیدھے کندھے پر اور اندر کا حصہ باہر آجائے [2]

[1] فقعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فکبر وحمد اللہ ثم قال..... الخ (رواہ ابوداؤد وابن حبان واللفظ لابن حبان۔ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ ۳۹۹)

[2] ثم رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فلم یترک الرفع حتی بدا ابیاض ابطیہ ثم حول الی الناس ظھرہٗ وقلب ردائہٗ وھو رافع یدیہ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح مرعاۃ جلد ۳ صـ ۳۹۹) وعن عمیر رضؓ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم..... قائما یدعو یستسقی رافعا یدیہ قبل وجھہ (رواہ ابوداؤد وروی النسائی نحوہٗ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ ۳۹۶) اشار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بظھر کفیہ الی السماء (صحیح مسلم) واستقبل القبلۃ یدعو اللہ ثم حول رداءہٗ (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ للبخاری) وحول ردائہٗ فقلبہ ظھر البطن وحوّل الناس معہ (رواہ احمد بن حنبل فی مسندہٖ وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۳ صـ ۱۵۲) فقلبھا علیھا الایمن علی الایسر والایسر علی الایمن (رواہ احمد وروی ابوداؤد نحوہٗ وسندہٗ جید بلوغ الامانی جزء ۶ صـ ۲۴۵) فقام فدعا اللہ قائما ثم توجہ قبل القبلۃ وحوّل ردائہٗ (صحیح بخاری عن عبداللہ بن زید)

پھر بڑی دیر تک عاجزی اور اللہ کی بڑائی کے ساتھ دعا کرتا رہے [1]

پھر امام لوگوں کی طرف منہ کرے اور منبر پر سے اتر کر عید کی طرح دو رکعت نماز پڑھائے اور ان میں جہر سے قرأت کرے [2]

اس نماز کے لئے نہ اذان دی جائے نہ اقامت کہی جائے۔ نماز کے بعد امام خطبہ دے [3]

دعاء کے مسنون الفاظ یہ ہیں۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ

ترجمہ:۔ اے اللہ، اپنے بندوں اور اپنے جانوروں کو پانی پلا، اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنی مُردہ زمین کو زندہ کر دے [4]

(۲) اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہم پر ایسی بارش برسا جو ہماری فریاد رسی کا سبب ہو جس کا انجام اچھا ہو، جس سے ارزانی ہو جائے، جو نفع پہنچانے والی ہو، نقصان پہنچانے والی نہ ہو، جلدی آنے والی ہو، دیر میں آنے والی نہ ہو [5]

[1] لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء والتضرع والتکبیر وصلی رکعتین (رواہ الترمذی وابوداؤد وصححہ الترمذی وغیرہ۔ تعلیق احمد محمد شاکر

[2] ثم اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس ونزل فصلی رکعتین (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۳۹۹) ثم صلی رکعتین جہر فیہما بالقرأۃ (صحیح بخاری) صلی رکعتین کما کان یصلی فی العید (رواہ الترمذی وروی احمد والنسائی نحوہ وصححہ الترمذی وابوعوانۃ وابن حبان۔ تعلیق احمد محمد شاکر)

[3] عن ابی ھریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بلا اذان واقامۃ ثم خطبنا (رواہ احمد ورواتہ ثقات۔ بلوغ جزء ۶ ص ۲۳۳ وسندہ صحیح)

[4] اذا استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللّٰھم اسق..... (رواہ ابوداؤد وسندہ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۶ ص ۲۴۸)

[5] عن جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواکی فقال اللّٰھم اسقنا..... الخ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۳۹۷)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اگر کوئی شخص پانی کی دُعا کے لئے ایسے وقت کہے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو امام کو چاہیئے کہ اسی حالت میں دونوں ہاتھ اُٹھا کر تین دفعہ اس طرح دُعا کرے

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا

ترجمہ:۔ (اے اللہ، ہمیں پانی پلا)

اگر کسی اور وقت کہا جائے تو امام منبر پر چڑھے، اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اس طرح دُعا کرے

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا طَبَقًا مَّرِیْعًا غَدَقًا عَاجِلًا غَیْرَ رَائِثٍ

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہم پر ایسی بارش برسا جو ہماری فریاد رسی کا سبب ہو، جس کا انجام اچھا ہو، جس کا فیض عام ہو، جس سے ارزانی ہو جائے۔ جو کثیر ہو، جلد آنے والی ہو، دیر میں آنے والی نہ ہو [1]

صَلٰوۃُ الضُّحٰی

ضحیٰ کے معنیٰ ہیں ارتفاع النہار، یعنی دن چڑھے [2] اس کو اشراق بھی کہتے ہیں۔

سورج کے بلند اور صاف و چمکدار ہونے کے بعد جو صلوٰۃ پڑھی جاتی ہے اُسے صلوٰۃ الضحیٰ کہتے ہیں اس کا افضل وقت وہ ہے جس وقت دھوپ کی تیزی سے اُونٹوں کے بچے گرم ہو جائیں [3]

صلوٰۃ الضحیٰ کی دو دو رکعتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں [4]

چار بھی اور آٹھ بھی [5]

[1] ان رجلا دخل یوم الجمعۃ..... و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب.... فقال یا رسول اللہ ادع اللہ یغیثنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فقال۔ اللھم اسقنا اللھم اسقنا، اللھم اسقنا (صحیح بخاری) جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لقد جئتک من عند قوم ما یتز ودلھم راع ولا یخطر لھم فحل، فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فحمد اللہ ثم قال اللھم اسقنا.... الخ (رواہ ابن ماجۃ وسندہٗ صحیح ابنِ ماجۃ $\frac{1}{385}$) [2] قاموس (مرعاۃ جلد ۲ صـ ۲۳۹) [3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم صلوٰۃ الاوابین حین ترمض الفصال (صحیح مسلم عن زید بن ارقم رض) [4] عن ابی ذر رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح علیٰ کل سلامی من احدکم صدقۃ..... ویجزئ من ذٰلک رکعتان یرکعھما من الضحیٰ (صحیح مسلم) [5] عن معاذۃ رض سألت عائشۃ رض کم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوٰۃ الضحیٰ قالت اربع رکعات ویزید ما شاء اللہ (صحیح مسلم) صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی رکعات وذٰلک ضحیً (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن اُم ھانی رض)

www.sirat-e-mustaqeem.net

ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا چاہیئے [1]
صلوٰۃُ الضحیٰ مستحب ہے [2]
جب تک سورج بلند نہ ہو جائے صلوٰۃ الضحیٰ نہیں پڑھنی چاہیئے [3]

صلوٰۃ الوضوء

صلوٰۃُ الوضوء کو عام طور پر تحیۃُ الوضوء کہتے ہیں۔ صلوٰۃُ الوضوء وہ صلوٰۃ ہے جو ہر وضوء کے بعد وضوء کرتے ہی پڑھی جائے [4]
اس صلوٰۃ کی دو رکعتیں مُستحب ہیں [5]

صلوٰۃُ الاستخارہ

اِستخارہ کے معنی ہیں "(اللہ تعالیٰ سے) خیر طلب کرنا"، یعنی جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس طرح دُعا کرنا کہ "اے اللہ! اگر یہ کام میرے لئے اچھا ہے تو اس میں مجھے خیر و برکت عطا فرما اور اگر میرے لئے بُرا ہے تو اس کے شر سے مجھے بچا کر وہ کام کرا دے جس میں خیر و برکت ہو۔"
جب استخارہ کرنا ہو تو دو رکعت پڑھے پھر یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ (رواہ ابوداؤد جزء اوّل صہ ۱۹ و صحیح البخاری نیل جزء ۳ صہ ۶۷)

[2] عن مورق قال قلت لابن عمرؓ تصلّی الضحیٰ قال لا.... قلت فالنبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا اخاله (صحیح بخاری)

[3] عن سعید انا اُصلّی صلوٰۃ الضحیٰ حین طلعت الشمس فعاب ابو بشیرؓ علیٰ ذٰلک ونہانی ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصلوا حتی ترتفع الشمس (رواہ احمد وسندہٗ جیّد بلوغ جزء ۵ صہ ۲۷)

[4] قال بلالؓ (فی حضرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم) انی لم اتطہر طہورًا فی ساعۃ من لیل ولا نہار الا صلیت بذٰلک الطہور ما کتب لی ان اصلّی (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ہریرۃؓ)

[5] قال بلالؓ ما اصابنی حدث قطّ الا توضأت عندہ ورأیت ان للہ علیّ رکعتین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہما (ای بہما سمع خشخشۃ بلال امامہ فی الجنۃ) (رواہ الترمذی عن بریدۃؓ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۵)۔

اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ [1]

ترجمہ:- اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں، تیری قدرت کے ساتھ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضلِ عظیم سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تُو قدرت رکھتا ہے، میں قدرت نہیں رکھتا۔ تُو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تُو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، اور میرے کام کے انجام کے لحاظ سے میرے لئے بہتر ہے تو اِسے میرے لئے مقدر فرما دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام کے لحاظ سے میرے لئے بُرا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے، پھر جہاں کہیں سے بھی ہو میرے لئے خیر کو مقدر فرما دے پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔

نوٹ:- کہا جاتا ہے کہ خواب میں اس کام کی اچھائی یا بُرائی معلوم ہو جائے گی یہ بات حدیث سے ثابت نہیں۔

صَلٰوۃُ التَّوبہ

جب کوئی گناہ ہو جائے تو پاک ہو کر دو رکعت پڑھے پھر اللہ سے مغفرت مانگے [2]

[1] صحیح بخاری عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ عن ابی بکرۃ رض وسندہ صحیح وفی روایۃ ابی داؤد وابن ماجۃ یصلی رکعتین۔ مرعاۃ جزء ۲ صہ ۲۴۹ وسندہ صحیح)

صلوٰۃُ الہمّ والغمّ

جب کسی کام کا فکر ہو یا غم ہو تو صلوٰۃ پڑھے [1]

صلوٰۃُ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۱۵ بار پڑھے۔ پھر رکوع کرے اور رکوع میں ۱۰ بار ان کلمات کو پڑھے پھر رکوع سے اُٹھ کر ۱۰ مرتبہ پڑھے پھر پہلے سجدہ میں ۱۰ مرتبہ پڑھے پھر بیٹھ جائے اور دس مرتبہ ان کلمات کو پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں ۱۰ مرتبہ پڑھے پھر دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ جائے اور ۱۰ مرتبہ ان کلمات کو پڑھے۔

اس صلوٰۃ کو پڑھنے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں [2]

صلوٰۃُ المسافر

سفر میں چار رکعت فرض کے بجائے دو رکعت پڑھے [3]
لیکن مغرب کی صلوٰۃ تین ہی رکعت پڑھی جائے [4]

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا حزنہ امر صلی (رواہ ابوداؤد و احمد عن حذیفۃ رض وسندہٗ صحیح اوحسن مرعاۃ جلد ۳ صہ ۲۵۰)

[2] رواہ ابوداؤد ابن ماجۃ عن ابن عباس رض وکذالک روی ابوداؤد عن الانصاری وعن عبداللہ بن عمرو رض وسندھا حسن وفی الباب عن فضل بن عباس رض وعباس رض وعبداللہ بن عمر رض وعلی ابن ابی طالب وجعفر وعبداللہ بن جعفر وابی رافع وام سلمۃ رض (مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۵۲-۲۵۳)

[3] عن انس رض قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] صحیح مسلم باب جعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ، قال عبداللہ بن عمر رض رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا عجلہ السیر یؤخر المغرب فیصلیھا ثلاثا (صحیح بخاری باب تصلی المغرب ثلاثا فی السفر

سفر میں وتر اور صبح کی دو سنتوں کا پڑھنا بہتر ہے۔ دوسری سنتوں کو بھی اگر چاہے تو پڑھ لے [1]
سفر میں اگر کہیں مقیم ہو جائے تو بھی چار رکعت فرض کے بجائے دو رکعت ہی پڑھے [2]
سفر میں چار رکعت کے بجائے دو رکعت ہی فرض ہیں [3]
چار رکعت نہ پڑھے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں کبھی ۴ رکعت نہیں پڑھیں [4]
سفر میں "ظہر اور عصر" اور "مغرب اور عشاء" کو ملا کر پڑھ سکتے ہیں [5]
سفر میں اگر کہیں مقیم ہو جائے تب بھی ان صلاتوں کو جمع کیا جا سکتا ہے [6]
ظہر اور عصر کو جمع کرنا ہو تو ظہر کے وقت ظہر اور عصر دونوں ملا کر پڑھ لی جائیں
یا عصر کے وقت ظہر اور عصر ملا کر پڑھ لی جائیں۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کو جمع کیا جا سکتا ہے [7]
نوٹ:۔ اگر پہلی صلوٰۃ کے وقت دوسری صلوٰۃ کو جمع کیا جائے تو اُسے جمع تقدیم کہتے ہیں اور اگر دوسری صلوٰۃ کے وقت پہلی کو جمع کیا جائے تو اُسے جمع تاخیر کہتے ہیں۔

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر علی راحلتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمر رض) صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم صلی الغداۃ (صحیح مسلم عن ابی قتادۃ رض) قال البراء رض سافرت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیتہ ترک رکعتین قبل الظہر (رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی وحسنہ البخاری۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۷۳) لما رواہ لیسبح فی السفر (صحیح بخاری عن ابنِ عمر رض)

[2] اقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ عشر یقصر..... (صحیح بخاری عن ابنِ عباس رض)

[3] عن عائشۃ قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین ثم..... ففرضت اربعًا وترک صلوٰۃ السفر علی الفریضۃ الاولیٰ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزید فی السفر علی رکعتین (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمر رض)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین صلوٰۃ الظہر والعصر اذا کان علی ظہر سیر ویجمع بین المغرب والعشاء (صحیح بخاری عن ابن عباس رض)

[6] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (من قبۃ) بالہاجرۃ الی البطحاء فتوضأ فصلی الظہر رکعتین والعصر رکعتین (صحیح مسلم باب سترۃ المصلی عن ابی جحیفۃ رض وروی البخاری نحوہ فی ابواب السترۃ)

[7] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فاذا زاغت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین الظہر والعصر وان ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر حتی ینزل للعصر وفی المغرب مثل ذالک (رواہ ابوداؤد والترمذی عن معاذ رض وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد ۳ صہ ۲۶۷)

جب سفر کی مسافت تین (عربی) میل (یعنی نو ہزار گز) ہو تو قصر کرنا چاہیئے [1]

نوٹ:۔ نو ہزار گز۔ پانچ (پاکستانی) میل یا آٹھ کلومیٹر سے کچھ زائد ہوتے ہیں۔

فرض کے علاوہ تمام صلاتیں سواری پر پڑھی جا سکتی ہیں۔ ان صلاتوں میں رکوع و سجود کیلئے سر سے اشارہ کرے [2]

رکوع کے مقابلہ میں سجدہ کے لئے سر کو زیادہ جھکائے [3]

جب سواری پر صلوٰۃ شروع کرے تو تکبیرِ تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرلے، اس کے بعد پھر کسی طرف بھی منہ ہو صلوٰۃ پڑھتا رہے [4]

اگر ڈوبنے کا ڈر نہ ہو تو کشتی میں کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھے [5]

نوٹ:۔ مسافر کے لئے قرآن و حدیث میں ایسی کوئی مدت مقرر نہیں کہ اس مدت سے زیادہ کہیں ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو قصر نہ کرے۔

صلوٰۃ السفر

جب سفر سے واپس آئے تو گھر جانے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت صلوٰۃ ادا کرے [6]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاث امیال او ثلاثۃ فراسخ صلی رکعتین (صحیح مسلم عن انس رض)
قال ابن عمر تقصر الصلوٰۃ فی مسیرۃ ثلاثۃ امیال (ابن ابی شیبہ ۔ سندہٗ صحیح۔ ارواء الغلیل للالبانی جزء ۳ ص ۱۸)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی السفر علی راحلتہ حیث توجہت بہ یومی ایماء صلوٰۃ اللیل الا الفرائض ویوتر علی راحلتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمر رض۔ وفی روایۃ البخاری یومی برأسہ)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجعل السجود اخفض من الرکوع (رواہ ابوداؤد والترمذی و صححہ الترمذی۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۲۶۹)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر وأراد ان یتطوع استقبل القبلۃ بناقتہ فکبر ثم صلی حیث وجہ رکابہ (رواہ ابوداؤد عن انس رض وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۲۶۹) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی السفر علی راحلتہ حیث توجہت بہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمر رض)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صل قائما الا ان تخاف الغرق (حاکم بسندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ ص ۲۰۵)

[6] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نہارا فی الضحیٰ فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن کعب رض)

www.sirat-e-mustaqeem.net

صلوٰۃُ المریض

مریض اگر کھڑے ہو کر صلوٰۃ نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے، اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو کروٹ پر لیٹ کر صلوٰۃ ادا کرے [1]

رکوع و سجود اشارہ سے کرے۔ سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ جھکے، کوئی اونچی چیز رکھ کر اُس پر سجدہ نہ کرے [2]

اگر بڑھاپے کی وجہ سے کسی ستون وغیرہ کا سہارا لے لے تو کوئی حرج نہیں [3]

نوٹ:۔ اِستحاضہ کی بیماری میں صلوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ صـ۸۰۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

نمازِ جنازہ

جب نمازِ جنازہ ادا کرے تو خالص طور پر میت کے لئے دعا کرے [4]

قبروں کے درمیان نمازِ جنازہ ادا نہ کرے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صل قائمًا فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب (صحیح بخاری والنسائی عن عمران رض)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضًا فرآہ یصلی علیٰ وسادۃ فاخذھا فرمیٰ بھا واخذ عودا لیصلی علیہ فاخذہٗ فرمیٰ بہٖ وقال صلی اللہ علیہ وسلم صلِ علی الارض ان استطعت والا فأوم ایماء واجعل سجودک اخفض من رکوعک (رواہ البزار والبیہقی فی المعرفۃ عن جابر رض وسندہٗ قوی نیل جزء ۳ صـ۱۶۸) وروی الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر وسندہٗ صحیح (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد اوّل جزء ۴ صـ۳۲)

[3] ولما اسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکبر اتخذ عمودا فی مصلاہ یعتمد علیہ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ صلاۃ النبی لناصر الدین الالبانی صـ۶۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء (رواہ ابوداؤد وابن حبان وصححہ، بلوغ جزء ۲ ص ۴۸۷ وفیہ محمد بن اسحاق، قد صرح التحدیث فی روایۃ ابن حبان فثبت الحدیث۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{1}{527}$)

[5] نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی علی الجنائز بین القبور (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہٗ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۳۔ صـ۳۶)

طلوعِ آفتاب ، زوال آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت نمازِ جنازہ ادا نہ کرے[1]

نوٹ:۔ نمازِ جنازہ کا طریقہ صـ۸۲۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

صلوٰۃ میں کون کون سے کام کئے جا سکتے ہیں

اگر صلوٰۃ میں بے ہوش ہونے کا خطرہ ہو تو بحالت صلوٰۃ سر پر پانی ڈالا جا سکتا ہے[2]۔

اگر صلوٰۃ میں چھینک آئے تو چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے یا مندرجہ ذیل دعا پڑھے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

ترجمہ:۔ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے (ایسی) تعریف جو بہت زیادہ ہو، پاکیزہ ہو، اس میں (ایسی) برکت دی گئی ہو اور اس پر (ایسی) برکت نازل کی گئی ہو جو ہمارا رب پسند کرے اور جس سے وہ راضی ہو[3]

[1] عن عقبۃ قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہانا ان نصلی فیہن او ان نقبر فیہن موتانا : حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب (صحیح مسلم)

[2] قالت اسماء فغمت حتی تجلانی الغشی وجعلت اُصب فوق رأسی ماء فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمد اللہ واثنیٰ علیہ (صحیح بخاری کتاب الوضوء باب من لم یتوضأ الا من الغشی المثقل جزء اول صـ۳۵)

[3] عن معاویۃ بن الحکم قال بینما انا قائم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ اذا عطس رجل فحمد اللہ فقلت یرحمک اللہ رافعًا بہا صوتی فرمانی الناس بابصارہم حتی احتملنی ذلک فقلت مالکم تنظرون الیّ قال (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) من المتکلم (رواہ ابوداؤد باب فی تشمیت العاطس جزء اوّل صـ۱۴۱ وسندہٗ صحیح) عن رفاعۃ فعطست فقلت الحمد للہ حمدًا کثیرًا الخ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہٖ لقد ابتدرہا بضعۃ وثلثون ملکًا ایہم یصعد بہا (رواہ النسائی جزء اوّل صـ۱۰۸ وابوداؤد فی باب ما یستفتح بہ الصلوٰۃ من الدعاء جزء اوّل صـ۱۱۹ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صـ۳۱۴)

اگر شیطان صلوٰۃ میں وسوسہ ڈالے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور تین دفعہ بائیں طرف تھتکارے [1]

اگر کوئی شخص سلام کرے تو ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دے [2]

سجدہ کے مقام کی مٹی کو صرف ایک مرتبہ برابر کیا جا سکتا ہے [3]

ضرورتاً بچے کو کندھے پر بٹھا کر صلوٰۃ ادا کی جا سکتی ہے۔ رکوع میں جاتے وقت اُسے اتار دے، جب سجدہ سے کھڑا ہو تو پھر بٹھا لے [4]

صلوٰۃ میں اگر بغیر قصد کے کسی بات کا خیال آجائے تو کوئی حرج نہیں [5]

اگر اگلی صف میں کھڑا ہونا ہو تو صفوں کو چیرتا ہوا آگے بڑھے (صفوں کے درمیان سے نہ گذرے) [6]

[1] ان عثمان بن ابی العاص اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انّ الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وقراءتی یلبسھا علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہ فتعوذ باللہ منہ واتفل عن یسارک ثلاثا قال ففعلت ذالک فاذھبہ اللہ عنی (صحیح مسلم کتاب السلام باب التعوذ من شیطان الوسوسۃ فی الصلوٰۃ جزء ۲ صہ ۲۸۰)

[2] عن ابن عمرؓ قلت لبلال کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیھم حین یسلمون علیہ وھو فی الصلاۃ قال کان یشیر بیدہ (رواہ الترمذی وصححہ)

[3] عن معیقیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یسوی التراب حیث یسجد قال ان کنت فاعلاً فواحدۃ (صحیح بخاری جزء ۲ صہ ۸۰ وصحیح مسلم جزء اوّل صہ ۲۲۲)

[4] عن ابی قتادۃؓ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس وامامۃ بنت ابی العاص علی عاتقہ فاذا رکع وضعھا واذا رفع من السجود اعادھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت وانا فی الصلوٰۃ تبرا عندنا فکرھت ان یمسی او یبیت عندنا فامرت بقسمتہ (صحیح بخاری باب یفکر الرجل الشیء فی الصلاۃ جزء ۲ صہ ۸۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اذن بالصلاۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا سکت المؤذن اقبل فاذا ثوب ادبر فاذا سکت اقبل فلا یزال بالمرء یقول لہ اذکر ما لم یکن یذکر حتی لا یدری کم صلی (صحیح بخاری باب یفکر الرجل الشیء فی الصلوٰۃ جزء ۲ صہ ۸۴)

[6] یشقّھا شقًّا حتی قام فی الصف (صحیح بخاری باب رفع الایدی فی الصلوٰۃ ۲/۸۳)

فخرق الصفوف حتی قام عند الصف المقدم (صحیح مسلم باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بھم ۱/۱۸۱)

صلوٰۃ میں کسی شخص کو ایسے کام کے لئے جس کا تعلق صلوٰۃ سے ہو متنبہ کرنے کے لئے مرد سُبْحَانَ اللّٰہِ کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں اور جس کو متنبہ کیا جا رہا ہو اُسے چاہیئے کہ متوجہ ہو جائے[1]

جماہی آئے تو اُسے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر نہ رُکے تو مُنہ پر ہاتھ رکھ لے[2]

بحالت صلوٰۃ سانپ اور بچھو کو مار دے[3]

نفل صلوٰۃ میں آگے بڑھ کر کسی آنے والے کے لئے دروازہ کھولا جا سکتا ہے۔ دروازہ کھول کر پھر واپس اپنی جگہ پر آجائے[4]

صلوٰۃ میں ایسے کام کیلئے جس کا تعلق صلوٰۃ سے ہو، ہاتھ سے اشارہ کر سکتا ہے، آگے پیچھے ہو سکتا ہے اور ادائے شکر کے لئے دونوں ہاتھ اُٹھا سکتا ہے[5]

اگر مصلّی سے کوئی آدمی سوال کرے تو مصلّی ہاتھ کے اشارہ سے اس کو ہدایت دے سکتا ہے کہ وہ صلوٰۃ کے خاتمہ ہونے تک انتظار کرے[6]

[1] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما لکم حین نابکم فی الصلوٰۃ اخذتم فی التصفیق انما التصفیق للنساء من نابہ شیء فی صلاتہ فلیقل سبحان اللّٰہ فانہ لا یسمعہ احد حین یقول سبحان اللّٰہ الا التفت (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الاشارۃ فی الصلوٰۃ جزء ۲ صـ ۸۹ و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع فی روایۃ فلیمسک بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل (صحیح مسلم کتاب الزہد باب تشمیت العاطس جزء ۲ صـ ۵۹۵)

[3] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ الحیۃ والعقرب (رواہ الترمذی وصححہ)

[4] قالت عائشۃ رض جئت ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یُصَلّی فی البیت (وفی روایۃ النسائی یصلی تطوعًا) والباب علیہ مغلقًا (وفی روایۃ ابی داؤد فاستفتحت) فمشی حتی فتح لی ثم رجع الی مکانہ ووصفت الباب فی القبلۃ (رواہ الترمذی فی کتاب الصلوٰۃ ما یجوز من المشی والعمل فی صلوٰۃ التطوع جزء اوّل صـ ۱۸۸ واخرجہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح التعلیقات جزء اوّل صـ ۳۱۷)

[5] فلما اکثروا التفت (ابوبکر رض) فاذا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الصف فاشار الیہ مکانک فرفع ابوبکر رض یدیہ فحمد اللّٰہ ثم رجع القہقری ورآئہم وتقدم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فصلّٰی (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ما یجوز من التسبیح جزء ۲ صـ ۷۹) [6] قالت اُمّ سلمۃ رض ارسلت الیہ الجاریۃ فقلت قومی بجنبہ قولی لہ تقول لک ام سلمۃ یا رسول اللّٰہ: سمعتک تنہی عن ہاتین وارٰک تصلیہما فان اشار بیدہ فاستاخری عنہ ففعلت الجاریۃ فاشار بیدہ فاستاخرت عنہ (صحیح بخاری باب اذا کلم وہو یصلّی فاشار بیدہ جزء ۲ صـ ۸۸)

صلوٰۃ میں اگر تھوک یا بلغم آئے تو بائیں پیر کے نیچے تھوک سکتا ہے پھر اسے اپنی بائیں جوتی سے رگڑ سکتا ہے یا اُسے کپڑے میں لے کر رگڑ سکتا ہے [1]

نوٹ:۔ مسجد میں اگر تھوکے تو اُسے زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ (آداب المساجد ملاحظہ فرمائیں)

امام صلوٰۃ میں مقتدی کا سر پکڑ کر اُسے اپنے پیچھے سے بائیں طرف سے دائیں طرف کر سکتا ہے [2]

اگر دو مقتدی ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف آکر کھڑے ہو جائیں تو امام ان کے ہاتھ پکڑ کر انہیں پیچھے کر سکتا ہے [3]

گرمی کی شدت کی وجہ سے اگر زمین پر سر ٹکانا ناممکن نہ ہو تو سجدہ کے مقام پر اپنا کپڑا بچھا سکتا ہے [4]

اگر بیوی سامنے لیٹی ہوئی ہو اور سجدہ کرنے کی جگہ نہ ہو تو سجدہ کرتے وقت بیوی (کی ٹانگ) کو دبا سکتا ہے تاکہ وہ ٹانگیں سکیڑ لے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی الصلوٰۃ فانہ یناجی ربہ فلا یبزقن بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن شمالہ تحت قدمہ الیسریٰ (صحیح بخاری باب ما یجوز من البصاق جزء ۲ صد ۸۲ و صحیح مسلم باب النہی عن البصاق فی المسجد جزء اوّل صد ۲۲۲) وفی روایۃ ثم اخذ طرف ردائہ فبزق فیہ ورد بعضہ علیٰ بعضٍ قال اولیفعل ھٰکذا (صحیح بخاری ابواب المساجد باب اذا بدرہ البزاق فلیاخذ بطرف ثوبہ جزء اوّل صد ۱۱۳ اور وی مسلم نحوہٗ) فتنخع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدلکھا بنعلہ الیسریٰ (صحیح مسلم باب النہی عن البصاق فی المسجد جزء اوّل صد ۲۲۴)

[2] عن ابن عباس رض قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فقمت عن یسارہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برأسی من ورائہ فجعلنی عن یمینہ (صحیح بخاری اذا قام الرجل عن یسار الامام جزء اوّل صد ۱۸۵)

[3] عن جابر رض قال اقامنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یمینہ ثم جاء جبار فقام عن یسارہ فاخذ بیدینا فدفعنا حتی اقامنا خلفہٗ (صحیح مسلم کتاب الزھد باب حدیث جابر الطویل جزء ۲ صد ۶۰۰)

[4] عن انس رض کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شدۃ الحر فاذا لم یستطع احدنا ان یمکن وجھہٗ من الارض بسط ثوبہ فسجد علیہ (صحیح بخاری باب بسط الثوب فی الصلوٰۃ للسجود جزء ۲ صد ۸۱)

[5] عن عائشۃ قالت کنت امد رجلی فی قبلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فاذا سجد غمزنی فرفعتھا (صحیح بخاری باب ما یجوز من العمل فی الصلوٰۃ جزء ۲ صد ۸۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

زکوٰۃ اور اس کے متعلّقات

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاک کرنے کے ہیں اور اصطلاحِ شرع میں اس مال کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے محض اس کو خوش کرنے کے لئے ہر سال یا ہر فصل پر ایک خاص شرح سے بیت المال میں جمع کیا جائے۔ اس مال کو زکوٰۃ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا دینا مال کو پاک و طیّب بنا دیتا ہے۔

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر کثرت کے ساتھ نماز کے ساتھ آتا ہے۔ اگر کافر ایمان کا دعوٰی کریں اور نماز پڑھنے لگیں تب بھی ان سے جنگ بند نہیں ہوگی جب تک وہ زکوٰۃ ادا نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ	پھر جب (امن یا صلح کی مدت گزر جائے
فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ	اور) حُرمت والے مہینے بھی گزر جائیں
وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ	تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو، ان کو
وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ	گرفتار کرو، ان کا محاصرہ کرو اور ہر
كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَ	گھات کے مقام پر ان کی گھات میں
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ	بیٹھے رہو، ہاں اگر وہ (کفر سے) توبہ
فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ	کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو (یعنی جنگ
(التوبہ ۵)	بند کردو) بے شک اللہ معاف کرنے
	والا اور رحم کرنے والا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ہی کوئی شخص اسلامی معاشرہ میں دوسرے مؤمنین کے ساتھ اسلامی رشتۂ اخوت میں منسلک ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو وہ دینی بھائی کی حیثیت حاصل نہیں کرسکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

(التوبۃ ۱۰، ۱۱)

(یہ مشرکین) مؤمن (کے معاملہ) میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد و پیمان کا اور یہی وہ لوگ ہیں جو (عدل و انصاف کی تمام حدوں سے) تجاوز کر جاتے ہیں۔ لیکن (اے ایمان والو) اگر یہ لوگ توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو پھر یہ تمہارے دینی بھائی ہیں (پھر ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرو) سمجھنے والوں کے لئے ہم اپنے احکامات کو علیحدہ علیحدہ بیان کر رہے ہیں (تاکہ اُن کے سمجھنے میں کسی قسم کی الجھن نہ ہو)

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس کا ایمان لانا اور نماز پڑھنا اس کی جان و مال کے تحفظ کے لئے کافی نہیں اور نہ اسے دینی بھائی سمجھا جائے گا۔

ایمان کا تعلق عقیدہ سے ہے، نماز کا تعلق جسم سے ہے اور زکوٰۃ کا تعلق مال سے ہے، زکوٰۃ اسلام کے سیاسی و معاشی نظام کی بُنیاد ہے۔ زکوٰۃ ہی سے جنگ کیلئے ساز و سامان فراہم کیا جاتا ہے اور زکوٰۃ ہی سے مسلمین کے معاشی نظام کو مستحکم کیا جاتا ہے گویا زکوٰۃ اسلامی حکومت کی بقاء کی ضامن اور اسلامی اخوّت اور ہمدردی کا عملی مظاہرہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط

زکوٰۃ کی فرضیت کے لئے دو شرائط ہیں:۔

پہلی شرط | زکوٰۃ ادا کرنے والے کا صاحبِ نصاب ہونا [1]

دوسری شرط | اگر مال ہو تو جمع شدہ مال پر پورا سال گزرنا [2]
اگر زمین کی پیداوار ہو تو فصل کا تیار ہونا اور کاٹا جانا [2]

نصاب کی تعریف

نصاب سے مُراد مال یا پیداوار کی وہ کم سے کم مقدار ہے کہ جب تک مال یا پیداوار اس مقدار میں نہ ہو زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ اگر مال یا پیداوار نصاب سے کم ہو تو اس مال یا پیداوار پر زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔ اگر مال یا پیداوار نصاب کے برابر یا نصاب سے زیادہ ہو تو پورے مال یا پوری پیداوار پر زکوٰۃ لی جائے گی [3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت لک مائتا درھم وحال علیھا الحول ففیھا خمسۃ دراھم و لیس علیک شئ یعنی فی الذھب حتی یکون لک عشرون دینارًا وحال علیھا الحول ففیھا نصف دینار (رواہ ابوداؤد فی کتاب الزکوٰۃ من علیؓ جزء ا صہ ۲۲۸ وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ صہ ۱۱۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ صہ ۱۴۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اوّل صہ ۲۹)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وَاٰتُوا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ (الانعام ۱۴۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالتمر عند صرام النخل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر عند صرام النخل جزء ۲ صہ ۱۵۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درھما درھم ولیس فی تسعین ومائۃ شئ فاذا بلغت مائتین ففیھا خمسۃ دراھم (رواہ ابوداؤد من علیؓ فی کتاب الزکوٰۃ جزء اول صہ ۲۲۸ وسندہٗ صحیح نیل الاوطار جزء ۴ صہ ۱۱۸) وفی روایۃ لیس فی مادون مائتین زکوٰۃ (نسائی، کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء اوّل صہ ۲۶۶ وسندہٗ صحیح۔ نیل جزء ۴ صہ ۱۱۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیھا صدقۃ الا ان یشاء ربھا وفی الرقۃ ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیھا شئ الا ان یشاء ربھا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صہ ۱۴۶)

مختلف اشیاء کا نصاب

اونٹوں کا نصاب | اونٹوں کا نصاب پانچ اُونٹ ہے [1]

گایوں کا نصاب | گایوں کا نصاب تیس گائیں ہے [2]

بکریوں کا نصاب | بکریوں کا نصاب چالیس بکریاں ہیں [3]

چاندی کا نصاب | چاندی کا نصاب پانچ اوقیہ چاندی ہے۔ (یعنی تقریباً ۵۲ ½ تولہ یا ۶۱۲ گرام چاندی) [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی ما دون خمس ذود صدقۃ من الابل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ صہ ۱۴۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اوّل صہ ۳۹۰)

[2] عن معاذ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن و امرہ ان یأخذ من البقر من کل ثلاثین بقرۃ تبیعًا (رواہ الحاکم و سندہ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صہ ۳۹۸۔ نیل الاوطار جزء ۴ صہ ۱۱۳ و روای نحوہ الترمذی و حسنہ۔ جامع ترمذی جزء اوّل صہ ۱۹۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صہ ۱۴۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ صہ ۱۴۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اوّل صہ ۳۹۰)

www.sirat-e-mustaqeem.net

سونے کا نصاب سونے کا نصاب بیس (۲۰) دینار (یعنی تقریباً، تولہ یا ۸۱ گرام سونا) ہے [۱]

نقد روپیہ کا نصاب نقد روپیہ کا نصاب دو سو درہم (یعنی تقریباً ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام چاندی) ہے [۲]

نوٹ:۔ کاغذ کے نوٹ بینک کے وعدہ اور حکومت کی ضمانت کی بنیاد پر نقد روپیہ کے قائم مقام ہوتے ہیں اور نقد روپیہ ہی سمجھے جاتے ہیں لہٰذا ان کی بھی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

زمین کی پیداوار کا نصاب زرعی پیداوار کا نصاب پانچ وسق ہے (یعنی تقریباً ۳۰ من یا ۱۱۹۱ کلوگرام) [۳]

کھجور وغیرہ کا نصاب کھجور کا نصاب پانچ وسق ہے۔ (یعنی تقریباً تیس من یا ۱۱۹۱ کلوگرام) [۴]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت لک مائتا درھم وحال علیھا الحول ففیھا خمسۃ دراھم ولیس علیک شیٔ یعنی فی الذھب حتی یکون لک عشرون دینارًا (رواہ ابوداؤد فی کتاب الزکوٰۃ عن علیؓ و سندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ صہ ۱۱۸)

[۲] عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت مائتین ففیھا خمسۃ دراھم (رواہ ابو داؤد فی باب زکوٰۃ السائمۃ جزء اوّل صہ ۲۲۸ وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ صہ ۱۱۷)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس اوسق صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ صہ ۱۴۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اوّل صہ ۳۹۰)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی مادون خمسۃ اوسق من التمر صدقۃ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اوّل صہ ۳۹۱)

www.sirat-e-mustaqeem.net

زکوٰۃ کی شرح

اُونٹوں کی زکوٰۃ کی شرح

اُونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۱ تا ۴	کوئی زکوٰۃ نہیں [۱]
۵ تا ۹	ایک بکری [۲]
۱۰ تا ۱۴	۲ بکریاں [۳]
۱۵ تا ۱۹	۳ بکریاں [۴]
۲۰ تا ۲۴	۴ بکریاں [۵]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ ذود صدقۃ من الابل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ صـ ۱۴۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اوّل صـ ۳۱۹) وفی روایۃ ومن لم یکن معہ الا اربع من الابل فلیس فیھا صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت خمسا من الابل ففیھا شاۃ (صحیح بخاری باب کتاب الزکوٰۃ جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[۳] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[۴] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[۵] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۲۵ تا ۳۵	ایک یک سالہ اونٹنی اگر یک سالہ اونٹنی نہ ہو تو زکوٰۃ وصول کرنے والا دو سالہ اونٹنی لے لے اور زکوٰۃ دینے والا اسے ۲۰ درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ یا اگر یک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ لے لے، پھر زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ اُسے کچھ دے اور نہ اس سے مزید کچھ لے[1]
۳۶ تا ۴۵	ایک، دو سالہ اونٹنی اگر دو سالہ اونٹنی نہ ہو تو اس سے تین سالہ اونٹنی لے لی جائے لیکن زکوٰۃ وصول کرنے والا اُسے ۲۰ درہم یا دو بکریاں واپس کرے۔ یا یک سالہ اونٹنی لے لی جائے لیکن زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ وصول کرنے

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بلغت خمسًا وعشرین الی خمس وثلاثین ففیھا بنت مخاض انثیٰ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صد ۱۴۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت صدقتہ بنت مخاض ولیست عندہٗ وعندہٗ بنت لبون فانھا تقبل منہ ویعطیہ المصدق عشرین درھمًا او شاتین فان لم یکن عندہٗ بنت مخاض علیٰ وجھھا وعندہٗ ابن لبون فانہ یقبل منہ ولیس معہٗ شیء (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب العرض فی الزکوٰۃ جزء ۲ صد ۱۴۴)

اونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۴۶ تا ۶۰	والے کو ۲۰ درہم یا دو بکریاں اور دے[1] ایک سہ سالہ اونٹنی جو جفتی کے قابل ہوگئی ہو[2] اگر سہ سالہ اونٹنی نہ ہو تو اس کے بدلہ میں ۴ سالہ اونٹنی لے لی جائے اور صدقہ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کو ۲۰ درہم یا دو بکریاں دے۔ اگر سہ سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو[3] دو سالہ اونٹنی لے لی جائے اور زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ وصول کرنے والے کو دو بکریاں یا ۲۰ درہم اور دے[3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت ستا وثلاثین الی خمس وار بعین ففیھا بنت لبون انثی (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت صدقتہ بنت لبون وعندہ حقۃ فانھا تقبل منہ الحقۃ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین ومن بلغت صدقتہ بنت لبون ولیست عندہ وعندہ بنت مخاض فانھا تقبل منہ بنت مخاض ویعطی معھا عشرین درھما او شاتین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من بلغت عندہ صدقۃ بنت مخاض ولیست عندہ جزء ۲ صـ ۱۴۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت ستا وار بعین الی ستین ففیھا حقۃ طروقۃ الجمل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الحقۃ وعندہ الجذعۃ فانھا تقبل منہ الجذعۃ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الا بنت لبون فانھا تقبل منہ بنت لبون ویعطی شاتین او عشرین درھما (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من بلغت عندہ صدقۃ بنت مخاض ولیست عندہ جزء ۲ صـ ۱۴۵)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۶۱ تا ۷۵	ایک چار سالہ اونٹنی [1] اگر چار سالہ اونٹنی نہ ہو تو زکوٰۃ دینے والا ایک سہ سالہ اونٹنی دے اور اس کے ساتھ اگر دو بکریاں میسّر ہوں تو دو بکریاں مزید دے یا ۲۰ درہم دے [2]
۷۶ تا ۹۰	۲ دو سالہ اونٹنیاں [3]
۹۱ تا ۱۲۰	۲ سہ سالہ اونٹنیاں جو حُفتی کے قابل ہو گئی ہوں [4]
۱۲۰ سے زائد	ہر ۴۰ پر ایک دو سالہ اونٹنی اور ہر ۵۰ پر ایک سہ سالہ اونٹنی [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت واحدۃ وستین الی خمس وسبعین ففیہا جذعۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بلغت عندہٗ من الابل صدقۃ الجذعۃ ولیست عندہٗ جذعۃ وعندہٗ حقۃ فانہا تقبل منہ الحقۃ ویجعل معہا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درہما (صحیح بخاری باب من بلغت عندہٗ صدقۃ بنت مخاض ولیست عندہٗ جزء ۲ صـ ۱۴۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت یعنی ستًا وسبعین الیٰ تسعین ففیہا بنتا لبون (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت احدٰی وتسعین الیٰ عشرین ومائۃ ففیہا حِقّتان طروقتا الجمل (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

گایوں کی زکوٰۃ کی شرح

گایوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۳۰ سے کم	کوئی زکوٰۃ نہیں [1]
۳۰ اور ۳۰ سے زائد	ہر ۳۰ پر ایک سالہ بچھڑا اور ہر ۴۰ پر ایک گائے جس کے دو دانت نکل آئے ہوں [1]

بکریوں کی زکوٰۃ کی شرح

بکریوں کی تعداد			شرح زکوٰۃ
۴۰	سے	کم	کوئی زکوٰۃ نہیں [2]
۴۰	تا	۱۲۰	ایک بکری [3]
۱۲۱	تا	۲۰۰	دو بکریاں [3]
۲۰۱	تا	۳۰۰	تین بکریاں [3]
۳۰۰	تا	زائد	ہر سو پر ایک بکری [3]

[1] عن معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن وامرہ ان یاخذ من البقر من کل ثلاثین بقرۃ تبیعا ومن کل اربعین بقرۃ مسنۃ (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک ۱/۳۹۸ ونیل ۴/۱۱۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی صدقۃ الغنم فی سائمتہا اذا کانت اربعین الی عشرین ومائۃ شاۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ الی مائتین شاتان فاذا زادت علی مائتین الی ثلاثمائۃ ففیہا ثلاث فاذا زادت علی ثلاث مائۃ ففی کل مائۃ شاۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

چاندی کی زکوٰۃ کی شرح

چاندی کی مقدار	شرح زکوٰۃ
نصاب (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) سے کم	کوئی زکوٰۃ نہیں [1]
نصاب (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) کے برابر	۱/۴۰ (یعنی چاندی کی کل مقدار کا چالیسواں حصہ) [2]
نصاب (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) سے زائد	

نقد روپیہ کی زکوٰۃ کی شرح

نقد روپیہ کی مالیت	شرح زکوٰۃ
۵ اوقیہ (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) چاندی کی قیمت سے کم	کوئی زکوٰۃ نہیں [3]
۵ اوقیہ (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) چاندی کی قیمت کے برابر یا زائد	۱/۴۰ (یعنی کل تعداد کا چالیسواں حصہ) [4]

[1] فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیھا شیء (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الرقۃ ربع العشر (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[3] عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی تسعین ومائۃ شیء فاذا بلغت مائتین ففیھا خمسۃ دراھم (ابوداؤد باب زکوٰۃ السائمۃ ۱/۲۲۸ وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار ۴/۱۱۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الرقۃ ربع العشر (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶) عن علیؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درھما درھم (رواہ ابوداؤد فی کتاب الزکوٰۃ باب فی زکوٰۃ السائمۃ جزء اوّل صـ ۲۲۸ وسندہٗ صحیح نیل الاوطار جزء ۴ صـ ۱۱۷)

www.sirat-e-mustaqeem.net

سونے کی زکوٰۃ کی شرح

سونے کی مقدار	شرح زکوٰۃ
۲۰ دینار (یعنی سات تولہ یا ۸۱ گرام) سونے سے کم	کوئی زکوٰۃ نہیں [1]
۲۰ دینار (یعنی سات تولہ یا ۸۱ گرام) سونے کے برابر یا زائد	۱/۴۰ (یعنی کل مقدار کا چالیسواں حصہ) [2]

زمین کی پیداوار (یعنی غلّہ، کھجور وغیرہ) کی زکوٰۃ کی شرح

پیداوار کی مقدار	شرح زکوٰۃ
۵ وسق (یعنی ۳۰ من یا ۱۱۹ کلوگرام) سے کم	کوئی زکوٰۃ نہیں [3]

[1] عن علیؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علیک شیٔ یعنی فی الذھب حتی یکون لک عشرون دینارًا (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب فی زکوٰۃ السائمۃ جزء اوّل صـ ۲۲۸ وسندہٗ صحیح۔ نیل جزء ۴ صـ ۱۱۸)

[2] عن علیؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت لک عشرون دینارًا وحال علیھا الحول ففیھا نصف دینار فما زاد فبحساب ذٰلک (رواہ ابوداؤد باب فی زکوٰۃ السائمۃ جزء اوّل صـ ۲۲۸ وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ صـ ۱۱۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ أوسق صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب ما أدّی زکوٰتہ فلیس بکنز عن ابی سعید رضؓ جزء ۲ صـ ۱۳۳)

www.sirat-e-mustaqeem.net

پیداوار کی مقدار

شرح زکوٰۃ

۵ وسق (یعنی ۳۰ من یا ۱۱۹۱ کلوگرام)
کے برابر یا اس سے زیادہ :

(۱) خودرَو پیداوار ۱/۱۰ (یعنی کُل پیداوار کا دسواں حصّہ) [1]

(۲) اس زمین کی پیداوار جو بارش یا چشمے یا نہر سے سیراب کی گئی ہو۔ ۱/۱۰ (یعنی کُل پیداوار کا دسواں حصّہ) [1]

(۳) اس زمین کی پیداوار جو کنویں سے چرس وغیرہ کے ذریعے سیراب کی گئی ہو۔ ۱/۲۰ (یعنی کُل پیداوار کا بیسواں حصّہ) [1]

دفینہ کی زکوٰۃ کی شرح

دفینہ کی کُل مقدار یا تعداد کا ۱/۵ (یعنی پانچواں حصّہ) [2]

زکوٰۃ کِس کو دی جائے

زکوٰۃ امیر کو دی جائے [3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سقت السمآء والعیون او کان عثریًّا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب العشر فیما یسقی من مآء السماء جزء ۲ صہ ۱۵۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سقت الانہار والغیم العشور وفیما سقی بالسانیۃ نصف العشر (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب مافیہ العشر او نصف العشر جزء اوّل صہ ۳۹۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الرکاز الخمس (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فی الرکاز الخمس جزء ۲ صہ ۱۶۰)

[3] قال اللہ تعالیٰ : خُذ من اموالھم صَدَقَۃ (التوبہ - ۱۰۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لمعاذ) فتخذ منھم (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ جزء ۲ صہ ۱۴۷)

www.sirat-e-mustaqeem.net

زکوٰۃ کے مصارف

امیر کا فرض ہے کہ وہ زکوٰۃ کے مال کو مندرجہ ذیل مدوں میں صرف کرے :۔

۱۔ فُقَرَاء کی امداد
۲۔ مساکین کی امداد
۳۔ زکوٰۃ کے وصول کرنے والوں کی تنخواہیں
۴۔ نومسلموں کی تالیفِ قُلُوب
۵۔ قرضداروں کے قرضہ کی ادائیگی
۶۔ غلاموں کو آزاد کرانا
۷۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں
۸۔ مسافروں کی امداد [1]

متفرق مسائل

زکوٰۃ پیشگی بھی دی جا سکتی ہے [2]
امیر زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کر سکتا ہے [3]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : انما الصدقات للفقرآء والمساکین والعٰملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغٰرمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم ۝ (التوبہ ۔ ۶۰)
مساجد و مدارس میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔

[2] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن ولید وعباس بن عبد المطلب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس ابن عبد المطلب فعمّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھی علیہ صدقۃ ومثلھا معھا وفی روایۃ لمسلم فھی علیّ ومثلھا معھا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ : وفی الرقاب جزء ۲ صـ۱۵۱ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب تقدیم الزکوٰۃ ومنعھا جزء اوّل صـ۲۹۱) ان العباس سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک (ابوداؤد۔ سندہ حسن ۔ صحیح ابی داؤد ۵/۳۰۰)

[3] قال اللہ تعالیٰ : انما الصدقٰت للفقرآء والمساکین والعاملین علیھا (التوبہ ۔ ۶۰)

زکوٰۃ دے کر (امیر یا مصدِق) پر احسان نہ رکھے [1]

زکوٰۃ میں اپنی پسندیدہ چیز دے۔ ناکارہ اور ناپاک چیز نہ دے [2]

زکوٰۃ میں بوڑھا جانور یا عیب دار جانور یا سانڈ نہ دے سوائے اس صورت کے کہ عامل اُسے قبول کرے [3]

جب امیر کی طرف سے زکوٰۃ وصُول کرنے والا آئے تو زکوٰۃ دینے والا اُسے راضی کر کے رخصت کرے خواہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ظلم ہی کیوں نہ کرے [4]

نوٹ:۔ ظلم کی شکایت امیر سے کی جا سکتی ہے۔

زکوٰۃ وصول کرنے والا چھانٹ چھانٹ کر بہترین مال نہ لے [5]

زکوٰۃ وصول کرنے والا مویشی کو اپنے مستقر پر نہ منگوائے اور نہ زکوٰۃ دینے والا مویشی کو دُور لے جائے بلکہ زکوٰۃ مالکوں کے مکانوں پر لی جائے [6]

[1] قال اللہ تعالیٰ: لا تبطلوا صدقٰتکم بالمن والاذی (البقرہ-۲۶۴)

[2] قال اللہ تعالیٰ: لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (آل عمران-۹۲) انفقوا من طیبٰت ما کسبتم (البقرہ-۲۶۷) ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون (البقرۃ-۲۶۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج فی الصدقۃ ھرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الا ما شاء المصدق (صحیح بخاری باب لا تؤخذ فی الصدقۃ ھرمۃ جزء ۲ صـ ۱۴۷)

[4] جاء ناس من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ناسًا من المصدقین یأتوننا فیظلمونا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضوا مصدقیکم (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ارضاء السعاۃ جزء اوّل صـ ۳۴۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض (صحیح مسلم باب ارضاء الساعی ما لم یطلب حرامًا جزء اوّل صـ ۴۲۵)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتوقّ کرائم اموال الناس (صحیح بخاری جزء ۲ صـ ۱۴۷ باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقٰتھم الا فی دورھم (رواہ احمد ورواہ ابوداؤد فی کتاب الزکوٰۃ باب این تصدق الاموال جزء اوّل صـ ۲۳۲ وصححہ الترمذی (عون المعبود) وفیہ محمد بن اسحٰق وقد صرح التحدیث فی روایۃ احمد وسکت علیہ المنذری والحافظ وفی الباب عن عمران عند احمد والترمذی۔ مرعاۃ المفاتیح جلد ۴ صـ ۲۱)

متفرق مال یا مویشی کو اکٹھا نہ کیا جائے اور مجتمع مال کو متفرق نہ کیا جائے [۱]

جب زکوٰۃ وصول کرنے والا غلّہ وغیرہ کا تخمینہ کرے تو تخمینہ کی مقدار میں سے اس مقدار کا تہائی یا چوتھائی چھوڑ کر باقی مال پر زکوٰۃ لے [۲]

زکوٰۃ وصول کرنے والا زیادہ مال وصول نہ کرے [۳]

اونٹنی، گائے وغیرہ کو جب پانی پلانے لے جائے تو پانی پلانے کی جگہ پر دودھ دوہ کر مستحقین کو پلائے [۴]

مادہ کو گیابھن کرنے کے لئے اگر کوئی شخص نر کو عاریۃً طلب کرے تو نر اُسے دے دے، مویشی کا ڈول عاریۃً دوسرے کو دے، مادہ کو عاریۃً دودھ پینے کے لئے کسی مستحق کو دے اور سواری کے جانور کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں عاریۃً سواری کے لئے دے۔ اگر ایسا نہ کرے گا تو قیامت کے روز بڑا سخت عذاب ہوگا [۵]

آلِ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو زکوٰۃ نہ دی جائے [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ (صحیح بخاری باب لا یجمع بین متفرق جزء ۲ صہ ۱۴۵)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وصححہ ابن حبان۔ بلوغ جزء ۹ صہ ۱۴ وصححہ الحاکم والذہبی۔ المستدرک جزء اوّل صہ ۴۰۲)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقۃ کمانعها (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ الالبانی۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۵۶۶)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن حقّها حلبها یوم وردها (صحیح مسلم باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء اوّل صہ ۳۲۹) ومن حقها ان تحلب علی الماء (صحیح بخاری باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء ۲ صہ ۱۳۲)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا غنم لا یؤدی حقّها الا اقعد لها یوم القیٰمۃ بقاع قرقر تطؤہ قلنا وما حقها قال اطراق فحل واعارۃ دلوها ومنیحتها وحلبها علی الماء وحمل علیها فی سبیل اللہ (صحیح مسلم باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء اوّل صہ ۳۹۶)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن اما علمت ان آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لا یأکلون الصدقۃ (صحیح بخاری باب اخذ صدقۃ التمر عند صرام النخل جزء ۲ صہ ۱۵۶)

آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عامل نہ بنایا جائے یعنی زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کر کے انہیں مالِ زکوٰۃ میں سے اُجرت نہ دی جائے [1]

آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مندرجہ ذیل لوگ مُراد ہیں :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات [2]

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد [3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کی اولاد [4]

اس سامان کی بھی زکوٰۃ ادا کرے جو فروخت کرنے کے لئے مہیّا یا تیار کیا گیا ہو [5]

[1] قال عبد المطلب والفضل بن عباس لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جئنا لتؤمرنا علی بعض هٰذه الصدقات فنؤدی الیك كما یؤدی الناس ونصیب كما یصیبون قال ان الصدقة لا تنبغی لآل محمد (صحیح مسلم باب ترك استعمال آل النبی علی الصدقة جزء اوّل صہ ۴۳۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصبح لآل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) الا صاع ولا امسیٰ وانهم لتسعة ابیات (صحیح بخاری کتاب البیوع باب الرهن فی الحضر جزء ۳ صہ ۱۸۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن اما علمت ان آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لا یأکلون الصدقة (صحیح بخاری باب اخذ صدقة التمر عند صرام النخل جزء ۲ صہ ۱۵۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد المطلب والفضل بن عباس ان الصدقة لا تنبغی لآل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ترك استعمال آل النبیؐ علی الصدقة جزء اوّل صہ ۴۳۳)

[5] قال اللہ تبارك وتعالیٰ : خذ من اموالهم صدقة (التوبہ - ۱۰۳) عن سمرة رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كان یامرنا ان نخرج الصدقة من الذی نعد للبیع (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب العروض اذا كانت للتجارة جزء اوّل صہ ۲۲۵ سكت علیه المنذری وحسنه ابن عبد البر - عون المعبود شرح ابی داؤد)

زیور کی زکوٰۃ بھی ادا کرے اگرچہ وہ پہنا جاتا ہو[1]

زکوٰۃ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کے لئے اس طرح دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ اے اللہ! آل فلاں پر رحمت بھیج (فلاں کی جگہ دینے والے کا نام لے)[2]

مال یا مویشی نصاب سے کم ہو تب بھی اگر کوئی شخص چاہے تو زکوٰۃ وصول کرنے والے کو صدقہ دے سکتا ہے[3]

غلام اور گھوڑے پر کوئی زکوٰۃ نہیں[4]

سبزیوں اور ترکاریوں پر زکوٰۃ نہیں[5]

[1] قال اللہ تعالیٰ: خذ من اموالھم صدقۃ (التوبہ-۱۰۳) قالت عائشۃ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأی فی یدی فتخات من ورق فقال ما ھٰذا یا عائشۃ؟ فقلت صنعتھن اتزین لک یا رسول اللہ قال أتؤدین زکاتھن قلت لا او ما شاء اللہ، قال ھو حسبک من النار (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکنز ما ھو وزکوٰۃ الحلی جزء ۱ صـ۲۲۵ وسندہ صحیح۔ عون المعبود) عن ام سلمۃ قالت کنت البس اوضاحًا من ذھب فقلت یا رسول اللہ أکنز ھو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوٰتہ فزکی فلیس بکنز (ابوداؤد باب الکنز ما ھو جزء اول صـ۲۲۵ جیدہ العراقی (عون المعبود) وصححہ الحاکم (بلوغ ۹/۲۲) ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعھا ابنۃ لھا وفی ید ابنتھا مسکتان غلیظتان من ذھب فقال أتعطین زکوٰۃ ھٰذا قالت لا، قال ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیٰمۃ سوارین من نار (ابوداؤد باب الکنز ما ھو جزء اول صـ۲۲۵ صححہ ابن القطان وقال المنذری لا مقال فیہ (عون المعبود) سندہ جید۔ بلوغ ۹/۲۱، وفی الباب عن اسماء بنت یزید عند احمد وسندہ حسن۔ بلوغ ۹/۲۱)

[2] اذا اتاہ رجل بصدقتہ قال اللھم.... الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن لم یکن معہ الا اربع من الابل فلیس فیھا صدقۃ الا ان یشاء ربھا فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیھا شیء الا ان یشاء ربھا (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ۱۴۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم صدقۃ فی عبدہ ولا فی فرسہ (صحیح بخاری باب لیس علی المسلم فی عبدہ صدقۃ جزء ۲ صـ۱۴۹ وصحیح مسلم باب لا زکوٰۃ علی المسلم فی عبدہ جزء ۱ صـ۳۱۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی الخضراوات زکوٰۃ (دار قطنی عن انسؓ وعن طلحۃؓ۔ ترمذی وابن ماجۃ عن معاذ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صـ۹۵۳)

فقیر اور مسکین کی تعریف

فقیر وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روک لئے جائیں اور کسبِ معاش نہ کرسکیں اور کسی سے چمٹ کر سوال بھی نہ کریں [1]

مسکین وہ نہیں جو در بدر مانگتا پھرے بلکہ مسکین وہ ہے جس کو غنیٰ حاصل نہ ہو کہ اُسے مزید روپیہ سے لاپرواہ کردے (یعنی جس کی آمدنی ضرورت سے کم ہو) نہ لوگ اس کی حالت سے واقف ہوں اور نہ وہ خود کسی سے چمٹ کر سوال کرے [2]

زکوٰۃُ الفِطر (فِطرہ)

۱۔ زکوٰۃ الفطر سے مُراد طعام کی وہ مقدار ہے جو

(۱) رمضان کے صیام کو لغو اور بے حیائی کی باتوں سے پاک کرنے اور

(۲) عید الفطر کے دن مساکین کے کھانے کے لئے رمضان کے اختتام پر دی جائے [3]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربًا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیمٰھم لا یسئلون الناس الحافًا (البقرۃ-۲۷۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المسکین الذی ترد الأکلۃ والاکلتان ولکن المسکین الذی لیس لہ غنی ویستحی اولا یسئل الناس الحافًا (صحیح بخاری باب قول اللہ تعالیٰ: لا یسئلون الناس الحافا جزء ۲ صـ ۱۵۳) وفی روایۃ لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن لہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسأل الناس (صحیح بخاری باب قول اللہ تعالیٰ، لا یسئلون الناس الحافًا جزء ۲ صـ ۱۵۴ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب المسکین الذی لا یجد غنی جزء اول صـ ۴۱۴ واللفظ للبخاری)

[3] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر طھرۃ للصیام من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر جزء اول صـ ۲۳۴ بسند صحیح۔ نیل جزء ۴ صـ ۱۵۷)

www.sirat-e-mustaqeem.net

۲۔ زکوٰۃ الفطر ہر صاحب خانہ پر اپنے گھر کے ہر مسلم فرد کی طرف سے ادا کرنا فرض ہے خواہ وہ فرد غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا [1]

۳۔ زکوٰۃ الفطر کے سلسلے میں ہر فرد کی طرف سے ایک صاع طعام ادا کرے [2]

نوٹ: ایک صاع گیہوں = ۲½ کلوگرام گیہوں ۔ دوسری چیزوں کا وزن مختلف ہوگا لہٰذا صاع سے ماپ کر دی جائیں

طعام سے مراد وہ چیز ہے جو کسی گھر میں عموماً کھائی جاتی ہے مثلاً گیہوں، جَو، جوار، چاول وغیرہ [3]

۴۔ زکوٰۃ الفطر امیر کے حوالے کرے [4]

۵۔ زکوٰۃ الفطر عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے ادا کی جائے [5]

۶۔ زکوٰۃ الفطر عید الفطر سے دو تین دن پہلے بھی ادا کی جا سکتی ہے [6]

[1] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثیٰ والصغیر والکبیر من المسلمین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ صـ ۱۶۱ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر علی المسلمین جزء اوّل صـ ۳۹۲ واللفظ للبخاری)

[2] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ صـ ۱۶۱ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر جزء اوّل صـ ۳۹۲)

[3] عن ابی سعید قال کنا نخرج فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعا من طعام وقال ابو سعید وکان طعامنا الشعیر والزبیب والاقط والتمر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ قبل العید جزء ۲ صـ ۱۶۳)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أدوا صاعا من طعام یعنی فی الفطر (رواہ البیہقی فی کتاب الزکوٰۃ ۴/۱۶۷ وسندہ صحیح ۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صـ ۱۰۷)

[4] عن ابی ہریرۃؓ وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان (رواہ البخاری تعلیقاً فی کتاب الوکالۃ باب اذا وکل رجلاً فترک الوکیل شیئاً جزء ۳ صـ ۱۳۲ ووصلہ النسائی والاسماعیلی وابن خزیمۃ ۔ فتح الباری جزء ۵ صـ ۳۹۲ سندہ صحیح)

[5] امر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ صـ ۱۶۱ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الامر باخراج زکوٰۃ الفطر قبل الصلوٰۃ جزء اوّل صـ ۳۹۳ واللفظ للبخاری)

[6] کانوا یعطون قبل الفطر بیوم او یومین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک جزء ۲ صـ ۱۶۲)

عن ابی ہریرۃ وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان فی صدقتہ الثالثۃ (صحیح بخاری کتاب الوکالۃ باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئاً جزء ۳ صـ ۱۳۲ ۔ رواہ البخاری تعلیقاً ورواہ النسائی والاسمٰعیلی موصولاً ۔ فتح الباری جزء ۵ صـ ۳۹۲ وسندہ صحیح)

اسلام کا معاشی نظام

زکوٰۃ اسلام کے معاشی نظام کا بنیادی پتھر ہے لیکن اسلامی حکومت کے لئے ذریعہ آمدنی صرف زکوٰۃ ہی نہیں بلکہ دوسرے ذرائع آمدنی بھی ہیں مثلاً خراج، جزیہ، خمس، مفے، صدقات۔

اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن صدقات وصول کرتے تھے [1] تاہم صدقات ایک ایسا ذریعۂ آمدنی ہے جس کے لئے عموماً نہ کوئی وقت مقرر ہے اور نہ کوئی شرح مقرر ہے۔ اسلامی حکومت کو جب ضرورت ہو وہ عوام کو صدقات کے لئے ترغیب دے سکتی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر صدقات کے لئے ترغیب دی تو حضرت ابوبکرؓ نے گھر کا تمام اثاثہ لاکر پیش کر دیا اور حضرت عمرؓ نے گھر کا نصف اثاثہ لاکر پیش کر دیا [2]

اسلامی معاشی نظام کی بنیاد دراصل اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی پر ہے اور جو نظام اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی پر قائم ہو، اس میں کسی قسم کی خرابی کا آنا تقریباً ناممکن ہے۔ ایک مالدار آدمی اگر کسی غریب کو کھلاتا پلاتا ہے تو اس کے کھلانے پلانے میں اس کی نیت دنیا طلبی نہیں ہوتی بلکہ خالق کائنات کو خوش کرنا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ (هَلْ أَتَىٰ - ۹)

(مالدار آدمی مساکین، یتامیٰ وغیرہ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا جوئی کے لئے کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ (اس کا) صلہ لینا چاہتے ہیں اور نہ (تم سے) شکر گزاری کے طلب گار ہیں۔

جب دینے والوں میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو پھر اس معاشی نظام کو اسلامی معاشی نظام کہا جا سکتا ہے۔ اگر یہ جذبہ پیدا نہ ہو تو پھر ایسے معاشی نظام کو اسلامی معاشی نظام کہنا اسلام کا مذاق اڑانا اور اس کو بدنام کرنا ہے۔

[1] صحیح بخاری و صحیح مسلم

[2] رواہ ابوداؤد کتاب الجہاد جزء اول ص ۲۴۳ وسندہٗ حسن۔

جذبہ رضاجوئی کے نتائج

جب کسی فرد میں اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے تو پھر اس میں مندرجہ ذیل خصائلِ حسنہ پیدا ہوجاتے ہیں۔

(۱) مال کی محبت جاتی رہتی ہے، حرص اور لالچ ختم ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (التغابن ۔ ۱۶)

اور جو شخص اپنے نفس کی لالچ سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۲) حلال کمائی کا جذبہ صادق پیدا ہوتا ہے۔ حرام کمائی سے بچنے کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔ حلال و حرام میں تمیز کرنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضاء کا طالب یہ نہیں چاہتا کہ کمائی کے لئے حرام طریقہ اختیار کرکے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے، اس طرح حق تلفی، جھوٹ، فریب، چور بازاری، رشوت ستانی جیسے تمام جرائم کالعدم ہوجاتے ہیں۔

مندرجہ بالا خصائل کے نتیجے میں لوٹ کھسوٹ اور تکاثر کی خواہش باقی نہیں رہتی۔ بُخل جاتا رہتا ہے، نفس غنی ہوجاتا ہے اور ہر فرد اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ہر وقت اپنے مال کو خرچ کرنے کا منتظر رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب الغنیٰ غنی النفس ۸/۱۱۸ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب لیس الغنیٰ عن کثرۃ العرض ۱/۴۱۸)

غنیٰ اسباب کی کثرت سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ غنیٰ تو (دراصل) نفس کے غنی ہونے کا نام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فی الکفاف والقناعۃ ۱/۴۲۰)

اس شخص نے فلاح پائی جو اسلام لایا، جسے کفایت کرنے والا رزق دیا گیا اور جسے اللہ نے اُس مال پر جو اُسے اللہ نے دیا ہے قناعت کی توفیق عطا فرمائی۔

اسلامی معاشرہ میں مالدار یہ یقین رکھتا ہے کہ اس کے مال میں غریب کا بھی حق ہے۔ وہ اپنے مال کو غریب کا حق سمجھ کر خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ (الذّاریات ۱۹)

مُتقین یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے مالوں میں سائل اور محتاج کا بھی حصّہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ (المعارج - ۲۴, ۲۵)

اور وہ لوگ جن کے مالوں میں مانگنے والوں اور ناداروں کا مقررہ حصّہ ہوتا ہے (وہ بے صبرے نہیں ہوتے)۔

مزید برآں اسلامی معاشرہ میں ہر مسلم اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو کچھ بھی اسے دیا جا رہا ہے وہ غریبوں کی وجہ سے دیا جا رہا ہے لہٰذا وہ خرچ کرنے میں بخل نہیں کرتا، بلکہ فیاضی کے ساتھ اپنے مال کو اُن لوگوں میں تقسیم کر دیتا ہے جن لوگوں کے لئے اُسے دیا گیا ہے۔

حضرت مصعب بن سعد رضؓ کہتے ہیں :-

رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب جزء ۴ صـ ۴۴)

سعدؓ نے دیکھا کہ ان کو دوسروں کے مقابلہ میں خوشحالی اور فارغ البالی عطا ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "تم کو تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے مدد دی جاتی ہے اور رزق عطاء کیا جاتا ہے"

الغرض اسلامی معاشرہ معاشی مسائل سے دوچار نہیں ہوتا۔ اگر مالدار کو رزق ملتا ہے تو غریب بھی محروم نہیں رہتا۔ اسی طرح اسلامی حکومت بھی روپیہ کی کمی سے پریشان نہیں ہوتی اس لئے کہ اگر زکوٰۃ خراج وغیرہ کی آمدنی ناکافی ہو تو صدقات اس کی مالی مشکلات کو حل کرنے کے لئے کافی ہو جاتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صوم اور اس کے متعلقات

صَوم کے معنی "رُک جانے" کے ہیں۔ اِصطلاحِ شرع میں اس کے معنی کھانے، پینے اور جماع سے رُک جانے کے ہیں[1]۔ نوٹ:۔ صَوم کی جمع صیام ہے۔

فرض صیام (یعنی وہ صیام جو ضروری ہیں)

رمضان کے مہینہ کے صیام فرض ہیں جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اُسے چاہیئے کہ اس مہینہ میں صیام رکھے[2]۔

رمضان کے فضائل

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنّت کے، رحمت کے اور آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین جکڑ دئے جاتے ہیں[3]۔

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فالئن باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل (البقرۃ-۱۸۷)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدیٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ (البقرہ-۱۸۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان جزء ۳ صد ۳۲ وصحیح مسلم کتاب الصوم باب فضل شھر رمضان جزء اوّل صد ۴۳۶) وفی روایۃ فتحت ابواب السمآء (صحیح بخاری باب ھل یقال رمضان جزء ۳ صد ۳۳) وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ (صحیح مسلم جزء اوّل صد ۴۳۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شھر رمضان فتحت ابواب السمآء وغلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین (صحیح بخاری باب ھل یقال رمضان جزء ۳ صد ۳۳ وصحیح مسلم باب فضل شھر رمضان جزء اوّل صد ۴۳۶) الا ان مسلما روی ابواب الرحمۃ بدل ابواب السمآء وفی روایۃ تغل مردۃ الشیاطین (نسائی کتاب الصیام باب فضل شھر رمضان جزء اوّل صد ۲۳۰ واسنادہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صد ۲۰۰)

رمضان کا مہینہ بابرکت مہینہ ہے اسی مہینہ میں قرآنِ مجید نازل ہوا۔ اس مہینہ میں ایک رات ہے جو بڑی قدر و منزلت والی بہت بابرکت اور امن و سلامتی والی ہے۔ یہ رات ہزار مہینے سے افضل ہے [۱]

اس مہینہ میں ہر رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے خیر کے متلاشی آگے بڑھ اور اے برائی کے متلاشی باز آجا۔ اس مہینہ میں ہر رات کو اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے [۲]

صوم کے فضائل

صوم ڈھال ہے۔ صائم کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ صوم خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا اجر دے گا [۳]

جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں اس میں سے صرف صائم داخل ہوں گے دوسرا کوئی داخل نہیں ہوگا [۴]

[۱] قال اللہ تعالیٰ: شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (البقرۃ ۱۸۵) قال اللہ تعالیٰ: انا انزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ (الدخان ۳) قال اللہ تعالیٰ: انا انزلنہ فی لیلۃ القدر ۰ وما ادرٰک ما لیلۃ القدر ۰ لیلۃ القدر خیر من الف شہر ۰ تنزل الملٰئکۃ والروح فیہا باذن ربہم من کل امر ۰ سلٰم ہی حتی مطلع الفجر ۰ (انا انزلنہ فی لیلۃ القدر) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شہر مبارک (نسائی کتاب الصیام باب فضل شہر رمضان جزء اول صہ ۲۳۰ واسنادہ صحیح مرعاۃ جزء ۴ صہ ۲۰)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وینادی منادٍ یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار وذلک کل لیلۃ (ترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل شہر رمضان جزء اول صہ ۲۱۲ والحاکم ۱/۴۲۱ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۳ صہ ۱۹۹)

[۳] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جُنّۃ والذی نفسی بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ تعالیٰ من ریح المسک (قال اللہ تعالیٰ) یترک طعامہ وشرابہ وشہوتہ من اجلی۔ الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنۃ بعشر امثالہا (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم جزء ۳ صہ ۳۱ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام جزء اول صہ ۴۶۵)

[۴] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ بابا یقال لہ الریان یدخل منہ الصائمون یوم القیمۃ لا یدخل منہ احد غیرہم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین جزء ۳ صہ ۳۲ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام جزء اول صہ ۴۶۶)

ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے سوائے صوم کے۔ صوم کے ثواب کا تو بس اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے کہ کتنا دیا جائے گا [1]

صائم کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک تو اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا [2]

جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن صوم رکھا اللہ تعالیٰ اس صوم کی بدولت اس کے چہرے کو دوزخ سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دے گا [3]

رمضان کی ابتداء و انتہاء اور رؤیت ہلال

ہر مہینہ کی طرح رمضان کا مہینہ بھی کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ دن کا [4]

رمضان کے مہینہ کی ابتداء چاند دیکھ کر کرے اور اس کا اختتام بھی چاند دیکھ کر کرے یعنی چاند دیکھ کر صیام رکھنے شروع کرے اور چاند دیکھ کر ہی صیام رکھنے بند کر دے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ عشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ عزّ وجل الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی (صحیح مسلم کتاب الصوم باب فضل الصیام جزء اوّل صہ ۴۶۵ و ۴۶۶ وفی روایۃ والحسنۃ بعشر امثالھا۔ صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم جزء ۳ صہ ۳۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصائم فرحتان یفرحھما: اذا افطر فرح واذا لقی ربہ فرح بصومہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم جزء ۳ صہ ۳۴ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام جزء اوّل صہ ۴۶۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ بعّد (وفی مسلم باعد) اللہ وجھہ (وفی روایۃ لمسلم بذلک الیوم) عن النار سبعین خریفا (صحیح بخاری کتاب الجہاد ۳۲/۴ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام فی سبیل اللہ جزء اوّل صہ ۴۶۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر ھکذا وھکذا یعنی مرّۃ تسعۃ وعشرین ومرّۃ ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء ۳ صہ ۳۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر ھکذا وھکذا وھکذا وعقد الابھام فی الثالثۃ والشھر ھکذا وھکذا وھکذا یعنی تمام ثلاثین (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الھلال جزء اوّل صہ ۴۳۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء ۳ صہ ۳۴ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الھلال جزء اوّل صہ ۴۳۶ واللفظ للبخاری)

شعبان کی تاریخوں کی نگرانی کرے تاکہ رمضان کی ابتداء معلوم کرنے میں غلطی نہ ہو[1]

اگر شعبان کی ۲۹ تاریخ کو چاند نظر آجائے تو اگلے دن سے صیام رکھنا شروع کردے اور اگر ۲۹ شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن روزہ نہ رکھے بلکہ شعبان کے ۳۰ دن پورے کرے پھر اگلے دن سے صیام رکھنے شروع کرے[2]

اگر ۲۹ رمضان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن افطار نہ کرے بلکہ رمضان شریف کے ۳۰ دن پورے کرے پھر افطار کرے[3]

چاند دیکھ کر صیام شروع کرنے اور چاند دیکھ کر افطار کرنے کی شرط ۲۹ تاریخ کو ہے، ۳۰ تاریخ کے لئے یہ شرط نہیں ہے۔ ۳۰ تاریخ کو اگر چاند دکھائی نہ دے تب بھی اگلے دن سے صیام رکھے یا افطار کرے[4]

اگر ۲۹ تاریخ کو ابر ہونے کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو اس مہینہ کے ۳۰ دن پورے کرے پھر اگلے دن سے دوسرا مہینہ شمار کرے[5]

نوٹ:۔ مزید مسائل کے لئے صد ۲۸۵ ملاحظہ فرمائیں۔

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرؤیۃ رمضان (ابوداؤد کتاب الصوم باب اذا اغمی الشہر جلد اول صد ۳۲۵ وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۴ صد ۱۶۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غبی علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الہلال فصوموا جزء ۳ صد ۳۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الہلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلاثین یوما (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب الصیام لرؤیۃ الہلال جزء اول صد ۴۳۸)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الہلال فصوموا جزء ۳ صد ۳۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر ہکذا ہکذا وہکذا (ثم عقد ابہامہ فی الثالثۃ) فصوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان اغمی علیکم فاقدروا لہ ثلاثین (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الہلال جزء اول صد ۴۳۶)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الہلال فصوموا جزء ۳ صد ۳۴)

رمضان کی پیشوائی کے صیام

رمضان شریف شروع ہونے کے ایک دو دن پہلے پیشوائی کے صیام نہ رکھے البتہ وہ شخص صوم رکھ سکتا ہے جو ان دنوں میں ہمیشہ صوم رکھتا ہو مثلاً اگر کوئی شخص پیر اور جمعرات کو ہمیشہ صوم رکھتا ہو تو اگر ۲۹ یا ۳۰ شعبان کو پیر یا جمعرات کا دن آجائے تو وہ شخص اس دن صوم رکھ سکتا ہے [1]

صوم کی نیت اور صوم کی ابتداء

صوم کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے لہٰذا صوم کی نیت صبح صادق سے پہلے کرے اور صبح صادق ہوتے ہی کھانا، پینا اور جماع کرنا بند کردے [2]

نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ ہر عمل میں نیت کا بڑا دخل ہے اگر نیت اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی ہے تو وہ عمل قبول ہوگا ورنہ قبول نہیں ہوگا الغرض صوم کے لئے بھی دل میں ارادہ کرے کہ میں یہ صوم خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے رکھ رہا ہوں [3]

نوٹ:۔ زبان سے نیت نہ کرے۔ زبان سے نیت کرنا بدعت ہے

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایتقدم من احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صومہ فلیصم ذالک الیوم (صحیح بخاری کتاب الصیام باب لایتقدم رمضان بصوم یوم جزء ۳ صہ ۳۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب لاتقدموا رمضان بصوم یوم جزء اوّل صہ ۴۳۸ واللفظ للبخاری)

[2] قال اللہ تعالیٰ: فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (البقرۃ۔ ۱۸۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ (ابو داؤد کتاب الصوم باب فی النیۃ فی الصوم جزء اوّل صہ ۳۴۰ قال محمد ناصر الدین الالبانی اسنادہ صحیح ولا یعلہ وقف من اوقف۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اوّل صہ ۶۲۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوٰی (صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی جزء اوّل صہ ۲)

اِنتباہ

فرض صوم کے متعلق بغیر عذر شرعی کسی کو اختیار نہیں کہ صوم رکھے یا نہیں رکھے، اس لئے دن کے کسی حصہ میں بھی اگر کسی شخص نے اپنا اختیار استعمال کیا اور صوم رکھنے کی نیت نہیں کی تو دن کے اس حصہ کا صوم بے نیت رہا حالانکہ نیت بڑی ضروری چیز ہے اور نیت ہی پر تمام اعمال کا دارومدار ہے۔

مزید برآں دن کے اس حصہ میں جس حصہ میں اس شخص نے نیت نہیں کی تو گویا دن کے اس حصہ میں اس نے اپنے آپ کو مختار سمجھا حالانکہ دن کے اس حصہ میں بھی اُسے صوم رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار نہیں تھا، اُسے چاہیئے تھا کہ دن کے اس حصہ میں بھی صوم رکھنے کے لئے اپنے آپ کو مجبور سمجھتا اور صبح صادق سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا اور صوم رکھنے کی نیت کر لیتا۔

صبح صادق

صبح صادق سے مُراد دن کی روشنی ہے [1]

صبح صادق سے مُراد روشنی کی مستطیل یا لمبی دھاری نہیں ہے بلکہ صبح صادق سے مُراد وہ روشنی ہے جو پوری فضاء میں پھیل جائے [2]

[1] فانزل اللہ بعدہ "من الفجر" فعلموا انما یعنی اللیل والنہار (صحیح بخاری کتاب التفسیر جزء ۶ صـ۳۱ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اوّل صـ۴۴۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو سواد اللیل وبیاض النہار (صحیح بخاری کتاب التفسیر جزء ۶ صـ۳۱ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اوّل صـ۴۴۱ واللفظ للبخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انّ الفجر لیس الذی یقول ھٰکذا (وجمع اصابعہ ثم نکسھا الی الارض) ولٰکن الذی یقول ھٰکذا (ووضع المسبحۃ علی المسبحۃ ومدیدیہ وفی روایۃ ولا ھٰذا البیاض حتی یستطیر وفی روایۃ ھو المعترض ولیس بالمستطیل) (صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اوّل صـ۴۴۲) وصحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الاذان قبل الفجر جزء اوّل صـ۸۶ واللفظ لمسلم)

سحری

صبح صادق سے کچھ دیر پہلے کچھ کھانا پینا چاہیئے۔ اس کھانے پینے کو سحری کہتے ہیں۔ سحری سے اہلِ اسلام اور اہل کتاب کے صیام میں فرق کرنا بھی مقصود ہے اور سحری برکت کی بھی چیز ہے [1]

سحری رات کے بالکل آخری حصہ میں کرے [2]

سحری ضرور کرے خواہ پانی ہی سے کرے [3]

سحری اور صلوٰۃ فجر میں بس اتنا وقفہ ہو کہ اس وقفہ میں پچاس آیتوں کی تلاوت کی جا سکے [4]

اگر صبح صادق سے پہلے نمازِ فجر کی تیاری کے لئے بطور تنبیہ اذان دی جائے تو اس اذان کو سُن کر کھانا پینا بند نہ کرے۔ یہ اذان تو اس لئے دی جاتی ہے کہ سونے والا جاگ جائے اور صلوٰۃ پڑھنے والا لوٹ آئے۔ (یعنی تہجد ختم کر دے) اس اذان کا نہ رمضان سے کوئی تعلق ہے اور نہ سحری سے۔ یہ تو بارہ مہینے دی جا سکتی ہے تاکہ سونے والا اُٹھ جائے اور تہجد پڑھنے والا لوٹ آئے اور دونوں صلوٰۃِ فجر کی تیاری کریں۔ یہ اذان رات کو ہوتی ہے اور رات کو صوم نہیں ہوتا۔ صبح صادق ہوتے ہی جو اذان دی جائے اس کو سُن کر کھانا پینا بند کر دینا

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ (صحیح بخاری کتاب الصیام باب برکۃ السحور جزء ۳ ص۳۵ ۔ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اول ص۴۴۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اول ص۴۴۳)

[2] قال سھل رض کنت أتسحر فی اھلی ثم تکون سرعتی ان ادرک السجود مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب الصیام باب تاخیر السحر جزء ۳ ص۳۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخروا السحور (رواہ ابن عدی فی الکامل وسندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۵۴۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا ولو بالماء (رواہ ابن عساکر۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص۵۶۷)

[4] عن زید قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلوٰۃ قال انس قلت کم کان قدر ما بینھما قال خمسین اٰیۃ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اول ص۴۴۳)

چاہیئے [1]

اگر صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی آذان ہو جائے اور پیالہ ہاتھ میں ہو تو پیالے کے اندر جو کچھ ہے اس سے اپنی ضرورت پوری کرے (یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آسانی ہے) [2]

صوم کی انتہا اور افطار

صوم شروع کرنے کے بعد پھر رات تک یعنی سورج کے غروب ہونے تک نہ کچھ کھائے نہ پیئے اور نہ جماع کرے۔ سورج کے غروب ہوتے ہی صوم کھول لے یعنی جب مشرق کی طرف سے رات (کی تاریکی) آجائے اور مغرب کی طرف دن (کا اُجالا) چلا جائے تو افطار کرلے [3]

سورج غروب ہونے کے بعد بہت جلدی افطار کیے۔ افطار میں تاخیر نہ کرے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن احدکم او احدًا منکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن بلیل لیرجع قائمکم ولینبہ نائمکم وفی روایۃ کلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الاذان قبل الفجر وباب الاذان بعد الفجر جزء اوّل صہ ۱۶۰، ۱۶۱ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اوّل صہ ۴۴۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والاناء علی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ (ابوداؤد کتاب الصوم باب الرجل یسمع النداء والاناء علی یدہ جزء اوّل صہ ۳۲۸ سندہ صحیح۔ مرعاۃ المفاتیح جلد ۲ صہ ۲۲۴)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ثم اتموا الصیام الی اللیل (البقرۃ۔ ۱۸۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل من ھٰھنا (وفی روایۃ اشار باصبعہ قبل المشرق) وادبر النہار من ھٰھنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متی یحل فطر الصائم جزء ۳ صہ ۴۶ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان وقت انقضاء الصوم وخروج النہار جزء اوّل صہ ۴۴۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار وصحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اوّل صہ ۴۴۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکّروا بالافطار واخّروا السحور (رواہ ابن عدی فی الکامل وسندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۵۴۶)

افطار کرتے وقت یہ دُعا پڑھے :۔

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ
وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ ۔

ترجمہ :۔ پیاس چلی گئی ، رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا [1]

کھجور سے افطار کرے ، اگر کھجور نہ ہو تو چوہارے سے افطار کرے ۔ اگر چوہارہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے ۔ کھجور باعثِ برکت ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے [2]

افطار مغرب کی صلوٰۃ سے پہلے کرے [3]

اگر ابر میں غلطی سے غروب آفتاب سے پہلے افطار کرے تو کوئی حرج نہیں [4]

اگر صوم کی حالت میں بھولے سے کھالے یا پی لے تو کوئی حرج نہیں ، پھر مغرب تک اُس صوم کو پورا کرے [5]

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ (ابو داؤد کتاب الصوم باب القول عند الافطار جزء اوّل صہ ۳۲۸ وسندہٗ صحیح ۔ مرعاۃ جزء ۴ صہ ۲۲۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکۃ فان لم یجد تمراً فالماء فانہ طھور (ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ماجاء فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ جلد اوّل صہ ۲۰۴ و ابوداؤد کتاب الصوم باب مایفطر علیہ جزء اوّل صہ ۳۲۸ ۔ سندہٗ صحیح ۔ مرعاۃ جلد ۴ صہ ۲۲۵ و التعلیقات جزء اوّل صہ ۶۲۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن تمیرات حسا حسوات من ماء (ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء مایستحب علیہ الافطار جلد اوّل صہ ۲۱۷ ۔ حسنہ الترمذی وجیدہ الالبانی ۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۶۲۱)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی (ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء مایستحب علیہ الافطار جلد اوّل صہ ۲۱۷ ۔ حسنہ الترمذی وجیدہ الالبانی ۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۶۲۱)

[4] قالت اسماءؓ افطرنا علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم غیم ثم طلعت الشمس (صحیح بخاری کتاب الصوم باب اذا افطر فی رمضان ثم طلعت الشمس جزء ۳ صہ ۴۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نسی فاکل وشرب فلیتم صومہٗ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ (صحیح بخاری کتاب الصیام باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیًا جزء ۳ صہ ۴۰ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب اکل الناسی وشربہ وجماعہ لایفطر جزء اوّل صہ ۳۶۷)

صوم توڑنے کا کفّارہ

اگر قصداً صوم کو توڑ دے تو کفارہ ادا کرے۔ کفارہ میں ایک غلام آزاد کرے اگر غلام آزاد نہ کر سکے تو دو مہینے کے متواتر صیام رکھے۔ اگر دو مہینے کے متواتر صیام نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے[1]

ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسکین کو نصف صاع طعام دے۔ طعام سے مُراد وہ کھانا ہے جو عام طور پر کسی کے گھر میں کھایا جاتا ہے مثلاً گیہوں، چاول، کھجور وغیرہ۔ اگر کسی کے ہاں عام طور پر چاول کھائے جاتے ہیں تو وہ چاول دے اور اسی قسم کے چاول دے جو اس کے ہاں کھائے جاتے ہیں۔ اگر کسی کے ہاں عام طور پر کھجور کھائی جائے تو وہ کھجور دے[2]

نوٹ:۔ نصف صاع تقریباً سوا کلوگرام کے برابر ہوتا ہے۔

[1] جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الآخر وقع علی امرأتہ فی رمضان فقال أتجد ما تحرر رقبۃ قال لا قال فتستطیع ان تصوم شہرین متتابعین قال لا قال أفتجد ما تطعم بہ ستین مسکینا قال لا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر قال اطعم ھذا عنک قال علی احوج منا ما بین لابتیھا اھل بیت احوج منا (وفی روایۃ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم) قال فاطعمہ اھلک (صحیح بخاری کتاب الصوم باب المجامع فی رمضان جزء ۳ صـ ۴۲ و صحیح مسلم کتاب الصوم باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان جزء اوّل صـ ۳۵۰)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفدیۃ الحلق قبل الذبح فی الحج صوم ثلاثۃ ایام او اطعام ستۃ مساکین لکل مسکین نصف صاع من طعام (صحیح بخاری کتاب التفسیر ابواب تفسیر سورۃ البقرہ جزء ۶ صـ ۳۲۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الحلق الرأس للمحرم اذا کان بہ اذی جزء اوّل صـ ۴۹۵) قال ابو سعید رض کنا نخرج فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعا من طعام وکان طعامنا الشعیر والزبیب والاقط والتمر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ قبل العید جزء ۲ صـ ۱۶۲)

کن لوگوں کو رمضان میں صیام نہ رکھنے اور بعد میں قضا کرنیکی اجازت ہے

عورت اذیتِ ماہانہ یا نفاس میں

عورت جب اذیت ماہانہ میں ہو تو صوم نہ رکھے، بعد میں گنتی پوری کرے [1]

جو صیام اذیت ماہانہ کی وجہ سے رہ جائیں انہیں شعبان تک یعنی دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے پورا کرے [2]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الحائض تترک الصوم جزء ۳ صہ ۴۵) قالت عائشۃ الصدیقۃ کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوٰۃ (صحیح مسلم کتاب الحیض باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض جزء اوّل صہ ۱۵)

[2] قالت عائشۃ الصدیقۃ الطاہرۃ المطہرۃ کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متی یقضی قضاء رمضان جزء ۳ صہ ۴۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اوّل صہ ۳۶۳) وفی روایۃ ان کانت احدانا لتفطر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما تقدر علی ان تقضیہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یأتی شعبان (صحیح مسلم باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اوّل صہ ۳۶۳)

حاملہ عورت

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت صوم چھوڑ سکتی ہے بعد میں چھوڑے ہوئے صیام کے برابر صیام رکھ کر گنتی پوری کرلے [1]

جو صیام حمل یا رضاعت کی وجہ سے رہ جائیں انہیں شعبان تک یعنی دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے پورا کرلے [2]

بیمار

جو شخص رمضان کے مہینہ میں بیمار ہو وہ صیام چھوڑ سکتا ہے۔ چھوڑے ہوئے صیام کی تعداد کے برابر روزے بعد میں رکھ لے [3]

جو صیام رہ جائیں انہیں تندرست ہوجانے کے بعد شعبان تک یعنی دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے رکھ لے [4]

اگر کوئی شخص رمضان کا روزہ رکھے اور دوران روزہ اس کی حالت خراب ہوجائے تو افطار کرے اور دو روزے قضاء کرے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰۃ وعن الحبلی و المرضع الصوم (رواہ النسائی فی کتاب الصیام باب وضع الصیام عن الحبلی والمرضع جزء اول صـ۲۴۸۔ حسنہ الترمذی۔ نیل جزء ۴ صـ۱۹۶)

[2] قالت عائشۃ الصدیقۃ الطاہرۃ المطہرۃ کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متی یقضی قضاء رمضان جزء ۳ صـ۴۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اول صـ۳۶۳) وفی روایۃ ان کانت احدانا لتفطر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما تقدر علی ان تقضیہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یاتی شعبان (صحیح مسلم جزء اول صـ۳۶۳)

[3] قال اللہ تعالیٰ: فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر (البقرۃ۔ ۱۸۴)

[4] قالت عائشۃ الصدیقۃ کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان (وفی روایۃ مسلم ان کانت احدانا لتفطر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما تقدر علی ان تقضیہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یاتی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متی یقضی قضاء رمضان جزء ۳ صـ۴۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اول صـ۳۶۳)

[5] عن عائشۃ انہا صامت فی رمضان فاجتہدت فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تفطر و فی روایۃ امرہا ان تقضی مکانہ یومین (نسائی کبریٰ باب فی الصائم یجہد ۲/۲۴۳۔ سندہما صحیح)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مسافر

جو شخص رمضان میں سفر میں ہو یا رمضان میں سفر کرے تو وہ رمضان میں صیام چھوڑ سکتا ہے بعد میں چھوڑے ہوئے صیام کی گنتی کے برابر صیام رکھ لے [1]

سفر میں اگر کوئی شخص صیام رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے [2]

اگر کوئی شخص سفر میں صوم رکھ لے تو وہ دن کے کسی وقت بھی کھا پی کر صوم کو توڑ سکتا ہے [3]

سفر میں تکلیف برداشت کر کے صوم نہ رکھے، یہ نیکی نہیں ہے [4]

سفر میں جو صیام رہ جائیں انہیں شعبان تک مؤخر کر دے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگلے رمضان سے پہلے رکھ لے [5]

[1] قال اللہ تبارک تعالیٰ: فمن کان منکم مریضًا او علیٰ سفرٍ فعدۃ من ایامٍ اخر (البقرۃ-۱۸۴)

[2] عن انس رض کنا نسافر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب لم یعب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعضھم بعضًا فی الصوم والافطار جزء ۳ صہ ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصیام والفطر فی رمضان للمسافر جزء اوّل صہ ۳۵۲) قال ابن عباس قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من افطر فی السفر لیراہ الناس جزء ۳ صہ ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی رمضان للمسافر جزء اوّل صہ ۳۵۲)

[3] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الیٰ مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء (وفی روایۃ مسلم بعد العصر) فرفعہ الی یدیہ لیریہ الناس فافطر حتی قدم مکۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من افطر فی السفر لیراہ الناس جزء ۳ صہ ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر للمسافر جزء اوّل صہ ۳۵۲)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحامًا ورجلاً قد ظلل علیہ فقال ما ھذا فقالوا صائم فقال لیس من البر الصوم فی السفر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمن ظلل علیہ جزء ۳ صہ ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی شھر رمضان للمسافر جزء اوّل صہ ۳۵۲)

[5] قالت عائشۃ رض کان یکون علی الصیام من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متیٰ یقضی قضاء رمضان جزء ۳ صہ ۴۵ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جزء ۱ صہ ۳۶۳)

صوم میں کون کون سے کام جائز ہیں

اگر اپنی خواہشات پر قابو رکھ سکتا ہو تو بحالت صوم اپنی بیوی کو پیار کر لینے یا اس کے پاس اٹھنے بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں [1]

اگر صائم گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر پر پانی ڈالے تو کوئی حرج نہیں [2]

صائم پر سایہ کرنا جائز ہے [3]

صائم گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے اپنے سر پر ہاتھ رکھ سکتا ہے [4]

صائم نہا سکتا ہے [5]

صائم پچھنے لگوا سکتا ہے [6]

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویباشر وھو صائم۔ وکان املککم لاربہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب المباشرۃ للصائم جزء ۳ صہ ۳۹ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان القبلۃ فی الصوم لیست محرمۃ جزء اول صہ ۴۴۶)

[2] قال صحابی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصب علی رأسہ الماء وھو صائم من العطش او من الحر (ابوداؤد کتاب الصوم باب الصائم یصب علیہ الماء من العطش جزء اول صہ ۳۲۹۔ سندہ صحیح مرعاۃ جلد ۴ صہ ۲۴۷)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال ما ھذا فقالوا صائم فقال لیس من البر الصوم فی السفر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمن ظلل علیہ جزء ۳ صہ ۴۴ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی شہر رمضان للمسافر جزء اول صہ ۵۲۸)

[4] قال ابو الدرداء لقد رأیتنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فی یوم شدید الحر حتی ان الرجل لیضع یدہ علی رأسہ من شدۃ الحر (صحیح مسلم کتاب الصیام باب التخییر فی الصوم والفطر فی السفر صہ ۵۵۸/۱)

[5] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدرکہ الفجر وھو جنب من اھلہ ثم یغتسل ویصوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصائم یصبح جنبا جزء ۳ صہ ۳۸) [6] ان جعفر بن ابی طالب احتجم وھو صائم فمر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال افطر ھذا ان ثم رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد فی الحجامۃ للصائم (رواہ الدارقطنی عن انس فی کتاب الصیام باب القبلۃ للصائم۔ قال الدارقطنی کلھم ثقات لا اعلم لہ علۃ سنن دارقطنی جلد اول صہ ۲۳۱) وقال الحافظ فی الفتح رواتہ کلھم من رجال البخاری نیل جزء ۴ صہ ۱۷۲ وسندہ صحیح۔ عن ابی سعید قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجامۃ للصائم (رواہ الدارقطنی فی کتاب الصیام باب القبلۃ للصائم وقال کلھم ثقات جلد اول صہ ۲۳۹۔ وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۴ صہ ۱۷۳)

صوم میں کن باتوں سے بچنا ضروری ہے

یہ تو پہلے لکھا جا چکا ہے کہ صوم میں تین چیزوں سے بچنا ضروری ہے ۱۔ کھانا ۲۔ پینا اور ۳۔ جماع۔

صوم درحقیقت ان تین چیزوں سے بچنے ہی کا نام ہے۔ مزید چیزیں جن سے صوم میں بچا جائے درج ذیل ہیں:۔

وضو کرتے وقت ناک میں پانی مبالغہ کے ساتھ نہ چڑھائے [۱]

صوم میں نہ کوئی بری بات کہے اور نہ کوئی بات کرے۔ صوم میں بری بات کہنے یا کرنے سے صوم بے کار ہو جاتا ہے۔ [۲]

صوم میں نہ بے حیائی کی بات کرے، نہ جہالت کی بات کرے، نہ چیخے چلائے، نہ لڑے جھگڑے اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑے جھگڑے تو اُسے چاہیئے کہ یہ کہے:۔ میں روزہ دار ہوں۔ میں روزہ دار ہوں [۳]

قصداً قے نہ کرے۔ اگر قصداً قے کرے تو روزہ قضا کرے [۴]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسبغ الوضوء وخلل الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما (رواہ ابن خزیمۃ فی ابواب الوضوء فی باب الامر بالمبالغۃ فی الاستنشاق۔ سندہٗ صحیح۔ جلد اوّل صہ ۷۸)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور جزء ۳ صہ ۳۳)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب (وفی روایۃ ولا یجہل) فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرء صائم (وفی روایۃ فلیقل انی صائم، انی صائم) (صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم جزء ۳ صہ ۳۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب حفظ اللسان للصائم جزء اوّل صہ ۴۶۰ وصحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم جزء ۳ صہ ۳۱)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیٔ وھو صائم فلیس علیہ قضاء ومن استقا فلیقض (ابوداؤد، ترمذی، الحاکم۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صہ ۱۰۷۲)

متفرق مسائل

مجنون اور نابالغ پر صیامِ رمضان فرض نہیں [1]

صائم کے پاس بیٹھ کر کھانا جائز ہے جب تک صائم کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے صائم کے لئے رحمت کی دُعا کرتے رہتے ہیں [2]

اگر صوم کی حالت میں قے ہو جائے یا احتلام ہو جائے تو صوم پورا کرے [3]

اگر بحالت جنابت (ناپاکی) صبح صادق ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ نہا کر صوم رکھ لے [4]

صیام میں وصال نہ کرے یعنی بغیر افطار کئے صیام نہ رکھے اور اگر وصال کرے تو حد سے حد صبح تک یعنی سحری کے وقت ضرور افطار کرے [5]

صوم کھُلوانا بہت اچھا کام ہے۔ صوم کھُلوانے والے کو صوم رکھنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور صوم رکھنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں آتی [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القلم قد رفع عن ثلاثة: عن المجنون حتی یبرء وعن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یعقل وفی روایة حتی یحتلم وفی روایة حتی یبلغ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح ورواہ البخاری فی صحیحہ موقوفاً تعلیقاً وروی ابوداؤد والحاکم نحوہ عن عائشة الصدیقة الطاهرة المطهرة وروی الترمذی نحوہٗ وھو حدیث صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰة ۲/۹۸۰ وصححہ الحاکم والذہبی۔ المستدرک ۲/۵۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم تصلی علیہ الملئکة اذا اکل عندہٗ حتی یفرغوا ورُبما قال حتی یشبعوا (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الصوم باب ماجاء فی فضل الصائم اذا اکل عندہٗ جزء اوّل صـ۲۴۴)

[3] عن ابی سعید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة لا یفطرن الصائم القیٔ والحجامة والاحتلام (رواہ الدارقطنی فی کتاب الصیام جزء اوّل صـ۲۳۹ وانظر عون المعبود ۲/۲۸۲، سندہٗ صحیح)

[4] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدرکہ الفجر وھو جنب من اھلہ ثم یغتسل ویصوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصائم یصبح جنبا ۱/۲۵۸ وصحیح مسلم باب صحة صوم من طلع علیہ الفجر وھو جنب ۱/۳۴۸) [5] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الوصال جزء ۳ صـ۴۸ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن الوصال فی الصوم جزء اوّل صـ۳۴۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تواصلوا فانکم اذا اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الوصال جزء ۳ صـ۴۸) [6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر صائما کان لہٗ مثل اجرہٖ غیر انہ لا ینقص من اجر الصائم شیئا (رواہ الترمذی فی کتاب الصوم فی باب ماجاء فی فضل من فطر صائما وصححہٗ۔ جزء اوّل صـ۱۵۱)

متعلقات رمضان

قیام رمضان

رمضان میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام اللّیل کرنا بہت بڑی نیکی ہے اس کی برکت سے گذشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں [1]

قیام رمضان لازمی نہیں ہے [2]

قیام رمضان میں عموماً گیارہ رکعت پڑھنا چاہیئے [3]

قیام رمضان دراصل قیام اللّیل یا تہجد ہی ہے لہٰذا قیام اللّیل کی طرح قیام رمضان کی رکعات بھی ۱ تا ۱۳ ہوسکتی ہیں [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزء ۳ صہ ۵۸ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان جزء ۱ صہ ۲۵۹)

[2] فلما کانت اللیلۃ الرابعۃ عجز المسجد عن اھلہ حتی خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلاۃ الصبح فلما قضی الفجر اقبل علی الناس فتشھد ثم قال امّا بعد فانہ لم یخف علی مکانکم ولکنی خشیت ان تفترض علیکم فتعجزوا عنھا فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذالک (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزء ۳ صہ ۵۹ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان جزء اوّل صہ ۲۰۵)

[3] قالت عائشۃ الصدیقۃ رضہ ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرھا علی احدیٰ عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزء ۳ صہ ۵۹ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل جزء اوّل صہ ۲۹۶)

[4] عن ابی ذر رضہ قال صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا حتی بقی سبع من الشھر فقام بنا حتی ذھب ثلث اللیل وصلی بنا فی الثالثۃ ودعا اھلہ ونساءہ فقام بنا حتی تخوفنا الفلاح (رواہ الترمذی فی کتاب الصوم باب ما جاء فی قیام شھر رمضان جزء اوّل صہ ۲۵۰ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۱ صہ ۴۰۶) عن عائشۃ الصدیقۃ رضہ ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرھا علی احدیٰ عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزء ۳ صہ ۵۹ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل جزء اوّل صہ ۲۹۶)

قیام رمضان کو قیام اللیل ہی کی طرح عشاء اور فجر کے مابین کسی وقت بھی ادا کرے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھے [1]

نوٹ: تفصیل کے لئے تہجد کا عنوان ملاحظہ فرمائیں

قیام رمضان کو گھر میں پڑھنا افضل ہے [2]

لیلۃ القدر

لیلۃ القدر میں قیام کرنے کا بہت ثواب ہے۔ لیلۃ القدر میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کرنے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں [3]

لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری طاق راتوں میں تلاش کرے یعنی رمضان کی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات کو قیام کرے [4]

لیلۃ القدر میں مندرجہ ذیل دعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ [5]

ترجمہ:۔ اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے لہذا مجھے معاف فرما دے۔

[1] عن عائشۃ الصدیقۃ رض کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلاۃ العشاء... الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یسلم بین کل رکعتین ویوتر بواحدۃ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل جزء اول صہ ۲۹۶)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ.... فی رمضان فصلی فیھا لیالی فصلی بصلاتہ ناس من اصحابہ قال فصلوا ایھا الناس فی بیوتکم فان افضل الصلوٰۃ صلوٰۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل جزء اول صہ ۱۸۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل لیلۃ القدر جزء ۳ صہ ۵۱ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان جزء اول صہ ۲۰۵)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر جزء ۳ صہ ۶ و روی مسلم نحوہ فی صحیحہ فی کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر جزء اول صہ ۴۷۵، ۴۷۶)

[5] عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ أرأیت إن علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما اقول فیھا قال قولی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (رواہ الترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اول صہ ۶۴۶)

رمضان کا آخری عشرہ

بہتر ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں مستعدی سے عبادت کرے، راتوں کو جاگے اور اپنے اہل وعیال کو بھی جگائے [1]

اعتکاف

اصطلاحِ شرع میں اعتکاف کے معنی ہیں "عبادت کی نیت سے مسجد میں رہنا اور وقت مقرر تک اس میں سے نہ نکلنا"

اعتکاف مسجد میں کرے [2]

عورتیں بھی اعتکاف مسجد میں کریں [3]

اعتکاف رمضان کے آخری عشرہ میں کرے (یعنی ۲۰ رمضان کی مغرب مسجد میں ہونی چاہیئے) [4]

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان جزء ۳ صـ ۶۱ و صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتہاد فی العشر الاواخر من شہر رمضان جزء اول صـ ۴۸)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ (البقرۃ۔ ۱۸۷)

[3] عن عائشۃ الصدیقۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فکنت اضرب لہ خباءً فیصلی الصبح ثم یدخلہ فاستأذنت حفصۃ عائشۃ ان تضرب خباءً فاذنت لھا فضربت خباء (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء جزء ۳ صـ ۶۳) اعتکفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امراءۃ من ازواجہ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف المستحاضۃ جزء ۳ صـ ۶۴) عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ان یعتکف لعشر الاواخر من رمضان فاستاذنتہ عائشۃ فاذن لھا وسالت حفصۃ عائشۃ ان تستأذن لھا ففعلت (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من اراد ان یعتکف ثم بدا لہ ان یخرج جزء ۳ صـ ۶۷)

[4] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر ۳/۶۲ و صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان جزء اول صـ ۴۷۹)

ہر مرد اور ہر عورت کے لئے مسجد میں علیحدہ علیحدہ خیمے لگائے جائیں [1]

ایک دوسرے پر فخر کرنے یا غیرت کی نیت سے اعتکاف نہ کرے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشی و رضاء کی خاطر اعتکاف کرے [2]

خیمہ میں ۲۱ رمضان کو صبح کی صلوٰۃ کے بعد داخل ہو [3] (یعنی اکیسویں شب خیمہ کے باہر ہی گذارے)

اعتکاف کی حالت میں بیوی کے پاس نہ آئے جائے [4]

اعتکاف کی حالت میں صرف قضائے حاجت کے لئے گھر جا سکتا ہے [5]

حالتِ اعتکاف میں اگر مرد مسجد کے اندر رہتے ہوئے سر کو اپنے گھر کے اندر کر دے تو اسکی بیوی اس کا سر دھو سکتی ہے اور اس کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے اگرچہ وہ اذیت ماہانہ میں ہو [6]

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یعتکف اذا اخبیۃ خباء عائشۃ وخباء حفصۃ وخباء زینب (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاخبیۃ فی المسجد جزء ۳ صد ۶۳ وروی مسلم فی صحیحہ نحوہٗ فی کتاب الاعتکاف باب متی یدخل من اراد الاعتکاف فی معتکفہ جزء اول صد ۴۸۰)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی انصرف الی بنائہ فنبصر بالابنیۃ فقال ما ھذا قالوا ابناء عائشۃ وحفصۃ وزینب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آلبر ارھن بھذا ما انا بمعتکف (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب من اراد ان یعتکف ثم بدالہ ان یخرج جزء ۳ صد ۶۷ وروی مسلم نحوہٗ فی صحیحہ کتاب الاعتکاف باب متی یدخل من اراد الاعتکاف فی معتکفہ جزء اول صد ۴۸۰)

[3] عن عائشۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فکنت اضرب لہ خباء فیصلی الصبح ثم یدخلہ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء جزء ۳ صد ۶۳) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہ (صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب متی یدخل من اراد الاعتکاف فی معتکفہ جزء اول صد ۴۸۰)

[4] قال اللہ عز وجل، ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد (البقرۃ - ۱۸۷)

[5] کان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) لا یدخل البیت الا لحاجۃ اذا کان معتکفا (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب لا یدخل البیت الا لحاجۃ جزء ۳ صد ۶۳)

[6] عن عائشۃ الصدیقۃ الطاھرۃ المطھرۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصغی الی رأسہ وھو مجاور فی المسجد فاغسلہ وانا حائض وفی روایۃ فارجلہ وانا حائض (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الحائض ترجل المعتکف و باب غسل المعتکف جزء اول صد ۶۲ و ۶۳)

اعتکاف کرنے والے سے اس کی بیوی مسجد میں آکر مل سکتی ہے۔ جب وہ واپس جائے تو اعتکاف کرنے والا اُسے چھوڑنے جا سکتا ہے [1]

اگر رمضان المبارک کے آخری دو عشروں میں اعتکاف کرنا چاہے تو کر سکتا ہے [2]

اگر کوئی عورت مرضِ استحاضہ میں مبتلا ہو تو وہ اعتکاف کر سکتی ہے اگر ضرورت ہو تو اسکے نیچے طشت وغیرہ رکھ دینا چاہیئے (تاکہ خون نہ بہے) [3]

اگر کسی وجہ سے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کو پورا نہ کر سکے تو شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے [4]

صدقۂ فطر

صدقۃ الفطر رمضان کے صیام کو نقصان سے پاک کرنے کیلئے دیا جاتا ہے اسکے متعلق مسائل صـ ۲۶۲ پر دیکھیں۔

صدقۂ فطر، عید الفطر کے چند دن پہلے بھی ادا کیا جا سکتا ہے [5]

[1] عن علی بن الحسین ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ انہا جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عندہ ساعۃ ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہا یقلبہا وفی روایۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعجلی حتی انصرف معک وکان بیتہا فی دار اسامۃ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب ھل یخرج المعتکف لحوائجہ فی المسجد وباب زیارۃ المرأۃ زوجہا فی اعتکافہ جزء ۳ صـ ۶۴ و ۶۵)

[2] فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوما (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواسط من رمضان جزء ۳ صـ ۶۷)

[3] عن عائشۃ الصدیقۃ رض قالت اعتکف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من ازواجہ مستحاضۃ فکانت ترٰی الحمرۃ والصفرۃ فربما وضعنا الطست تحتہا وھی تصلی (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف المستحاضۃ جزء ۳ صـ ۶۴)

[4] ابصر (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اربع قباب فقال ما ھذا فاخبر خبرھن فقال ما حملھن علی ھذا البر انزعوھا فلا اراھا فنزعت فلم یعتکف فی رمضان حتی اعتکف فی آخر العشر من شوال (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی شوال جزء ۳ صـ ۶۶)

[5] وکانوا یعطون قبل الفطر بیوم او یومین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک جزء ۲ صـ ۱۶۲) عن ابی ھریرۃ رض قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان وھذا آخر ثلاث مرات انک تزعم لا تعود ثم تعود (رواہ البخاری تعلیقا فی کتاب الوکالۃ باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئا جزء ۳ صـ ۱۳۲ ووصلہ النسائی والاسماعیلی وابن خزیمۃ ۴ وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۵ صـ ۳۹۱ وسندہ صحیح)

عید الفطر

جب رمضان کے ۳۰ دن پورے ہو جائیں یا رمضان کی ۲۹ تاریخ کو شوال کا چاند نظر آجائے تو اگلے دن عید منائے اور صوم نہ رکھے [1]

عید الفطر کے جملہ مسائل صـ۲۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

نفلی صیام

نفلی صیام اپنی مرضی سے جب چاہے رکھ سکتا ہے [2]

نفلی صوم کی نیت دن کے کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے اور نفلی صوم دن کے کسی وقت بھی کھولا جا سکتا ہے [3]

مہمان کی خاطر یا مہمان کے کہنے سے نفلی صوم کو کھولا جا سکتا ہے [4]

فرض روزہ یا فرض روزے کی قضاء کا روزہ کسی وقت بھی نہیں توڑا جا سکتا۔ [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء ۳ صـ۳۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلاثین یوما (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الھلال جزء اول صـ۴۳۸)

[2] عن عائشۃ الصدیقۃ الطاھرۃ المطھرۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم شعبان جزء ۳ صـ۵۰ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر رمضان جزء اول صـ۴۶۸)

[3] عن عائشۃ الصدیقۃ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی اذن صائم ثم اتانا یوما آخر فقلنا یا رسول اللہ اھدی لنا حیس فقال ارینیہ فلقد اصبحت صائما فاکل (صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم النافلۃ بنیۃ من النھار قبل الزوال جزء اول صـ۴۶۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لزورک علیک حقا (صحیح بخاری کتاب الصوم باب حق الضیف فی الصوم جزء ۳ صـ۵۱ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر جزء اول صـ۴۶۹) زار سلمان ابا الدرداء..... فصنع لہ طعاما فقال کل قال فانی صائم قال ما انا باکل حتی تاکل قال فاکل..... فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق سلمان (صحیح بخاری کتاب الصیام باب من اقسم علی اخیہ لیفطر جزء ۳ صـ۴۹)

[5] انما مثل الصوم التطوع ان شاء امضاھا وان شاء حبسھا وفی روایۃ غیر رمضان او غیر قضاء رمضان (نسائی۔ سندہ حسن)۔

کثرت سے نفل روزے نہ رکھے اس لئے کہ نفس کا بھی حق ہے، بیوی کا بھی حق ہے، شوہر کا بھی حق ہے، مہمان کا بھی حق ہے، آنکھوں کا بھی حق ہے اور جسم کا بھی حق ہے [1]

مہینے میں تین دن کے صیام پر کفایت کرے۔ اگر زیادہ رکھنے کی خواہش اور طاقت ہو تو ایک دن صوم رکھے اور دو دن نہ رکھے اگر اس سے بھی زیادہ خواہش ہو تو ایک دن صوم رکھے اور ایک دن صوم نہ رکھے یعنی ایک دن بیچ صوم رکھے، اس سے بہتر صیام نہیں ہیں۔ اگر اس سے زیادہ کی خواہش اور طاقت ہو تب بھی زیادہ ہرگز نہ رکھے۔ جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے ایک بھی نہیں رکھا۔ اس کے صیام بے کار ہو گئے [2]

اگر صوم کی حالت میں کسی کے ہاں ملنے جائے اور صاحب خانہ کھانا وغیرہ پیش کرے تو اس بات کے کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ میں صائم ہوں اور اگر نہ کھائے تو کوئی حرج نہیں [3]

اگر کسی صائم کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہے کہ "میں صائم ہوں" [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لزورک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا (وفی روایۃ فان بجسدک علیک حقا وان لعینک علیک حقا) وفی روایۃ وان لنفسک واھلک علیک حظا (صحیح بخاری کتاب الصوم باب حق الضیف وباب حق الجسم وباب حق الاھل فی الصوم جزء ۳ صـ ۵۱، ۵۲ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر جزء اول صـ ۴۶۹ تا ۴۷۱)

[2] عن عبد اللہ بن عمرو رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بحسبک ان تصوم کل شھر ثلاثۃ ایام فان لک بکل حسنۃ عشر امثالھا فان ذلک صیام الدھر (وفی روایۃ صم من الشھر ثلاثۃ ایام فان الحسنۃ بعشر امثالھا و ذلک مثل صیام الدھر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یومین قلت انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یوما فذلک صیام داؤد علیہ السلام (افضل من ذلک) وفی روایۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صام من صام الابد مرتین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم وباب صوم الدھر وباب حق الاھل فی الصوم جزء ۳ صـ ۵۱، ۵۲ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر جزء اول صـ ۴۶۹)

[3] دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام سلیم فاتتہ بتمر وسمن قال اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ فانی صائم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من زار قوما فلم یفطر عندھم جزء ۳ صـ ۵۳)

[4] دعت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وھو صائم فلیقل انی صائم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب الصائم یدعی لطعام جزء اول صـ ۴۶۵)

مستحب صیام

نوٹ :۔ مستحب صیام سے مُراد وہ صیام ہیں جنکا ثواب عام نفلی صیام سے زیادہ ہے۔ یہ وہ صیام ہیں جن کی نضیلت میں احادیث وارد ہیں :۔

محرّم کے مہینہ میں صیام رکھنا بہت اچھا۔ ہے اس لئے کہ رمضان کے صیام کے بعد اس مہینہ کے صیام سب سے بہتر ہیں [1]

محرّم کے مہینہ کی دس تاریخ کے صَوم کا بہت ثواب ہے۔ اس صَوم کی برکت سے گذشتہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (نوٹ) محرّم کی دس تاریخ کو یوم عاشورہ کہتے ہیں [2]

۱۰ محرم کا صوم یہودی اور عیسائی بھی رکھتے ہیں لہٰذا ان کی مخالفت کرنے کے لئے ۹ محرّم کا صوم بھی رکھے [3]

شعبان کے مہینہ میں کثرت سے صیام رکھنا اچھا ہے [4]

(نوٹ :۔ نصف شعبان کے بعد صیام نہ رکھے۔ اسکا ذکر ممنوعہ صیام کے عنوان کے تحت آگے آرہا ہے)

[1] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم افضل الصّیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم (صحیح مسلم کتابُ الصّیام باب فضل صوم المحرم جزء اوّل صہ ۴۷۴)

[2] سُئل رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم عن صَوم یوم عاشوراء فقال یکفر السّنۃ الماضیۃ (صحیح مسلم کتابُ الصّیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایّام من کُلِّ شھر جزء اوّل صہ ۴۷۳) عاشوراءُ یوم العاشر (دارقطنی عن ابی ھریرۃ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صہ ۷۳۵)

[3] حین صام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم تعظمہ الیھود و النصاری فقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فاذا کان العام المقبل انشاء اللہ صمنا یوم التّاسع فلم یأت العام المقبل حتّی توفّی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم (صحیح مسلم کتابُ الصّیام باب ای یوم یصام فی عاشوراء جزء اوّل صہ ۴۶۰)

[4] قالت عائشۃ الصدیقۃ ما رأیت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم استکمل صیام شھر الا رمضان وما رأیتہ اکثر صیامًا منہ فی شعبان (صحیح بخاری کتابُ الصّوم باب صوم شعبان جزء ۳ صہ ۵۰ و صحیح مسلم کتابُ الصّیام باب صیام النّبی صلّی اللہ علیہ وسلم فی غیر رمضان جزء اوّل صہ ۴۶۸)

۱۵ شعبان کا صوم رکھنا اچھا ہے۔ اگر یہ صوم رہ جائے تو رمضان کے بعد اس کے بدلہ میں دو صیام رکھے [۱]

جو شخص رمضان کے صیام رکھ کر پھر شوّال میں چھ صیام رکھے تو بہت اچھا ہے جو شخص رمضان کے بعد چھ صیام رکھے اس نے گویا سال بھر کے صیام رکھے [۲]

۹ ذوالحجہ کے صوم کی بہت فضیلت ہے اس صوم کی برکت سے سالِ گذشتہ اور سال آئندہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں [۳]

(نوٹ:۔ ۹ ذی الحجہ کو یوم عرفہ کہتے ہیں)

عشرہ ذی الحجہ میں ہر نیک عمل بہت افضل ہے لہٰذا ایک تا ۹ ذوالحجہ کو صیام رکھنا بہت اچھا ہے [۴]

ہر مہینہ میں تین صیام اور رمضان کے صیام پورے سال کے صیام کے مثل ہیں [۵]

[۱] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من سرر ھٰذا الشھر شیئًا (وفی روایۃ أصمت من سرر شعبان) قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم یومین مکانہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب صوم سرر شعبان جزء اوّل صہ ۴۷۴) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصمت من سرۃ ھٰذا الشھر قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر جزء اوّل صہ ۴۷۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ثم اتبعہ ستًا من شوّال کان کصیام الدھر (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوّال اتباعًا لرمضان جزء اوّل صہ ۴۷۵)

[۳] سُئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفۃ فقال یکفر السنۃ الماضیۃ والباقیۃ (وفی روایۃٍ احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ) (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر جزء اوّل صہ ۴۷۳)

[۴] عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما العمل فی ایام افضل منھا فی ھذہ الشھر قالوا ولا الجھاد قال ولا الجھاد الا رجل خرج یخاطر بنفسہ ومالہ فلم یرجع بشیء (صحیح بخاری کتاب العیدین باب فضل العمل فی ایام التشریق جزء ۲ صہ ۲۴۴ و صحیح مسلم)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کل شھر ورمضان الی رمضان فھذا صیام الدھر کلہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر جزء اوّل صہ ۴۷۳)

ہر مہینہ میں تین صیام رکھ لینا اچھا ہے لیکن اگر تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو رکھے تو بہتر ہے [1]

پیر کے دن صوم رکھنا اچھا ہے اس لئے کہ یہ ایک مبارک دن ہے۔ اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے اور اسی دن آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا [2]

پیر اور جمعرات کے دنوں میں صوم رکھنا اچھا ہے اس لئے کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور اس لئے بھی کہ پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مومن کو بخش دیتا ہے سوائے ان دو آدمیوں کے جو ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہوں [3]

ماہ رمضان، ماہ شعبان اور ہر بدھ اور جمعرات کے دن صوم رکھنا ہمیشہ صوم رکھنے کے مثل ہے [4]

ہفتہ اور اتوار کو صوم رکھنا بھی بہت اچھا ہے۔ یہ دونوں دن مشرکین (یہود و نصاریٰ) کی عید کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں صوم رکھ کر ان کی مخالفت کرنا پسندیدہ ہے [5]

[1] عن معاذۃ انہا سألت عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم أکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شہر ثلاثۃ ایام قالت نعم فقلت لہا من ای ایام الشہر کان یصوم قالت لم یکن یبالی من ای ایام الشہر یصوم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر جزء اول ص ۴۷۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر اذا صمت من الشہر ثلاثۃ ایام فصم ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ (ترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی صوم ثلاثۃ من کل شہر جزء اول ص ۲۳۷ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۲۸۸)

[2] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت فیہ ویوم بعثت او انزل علی فیہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر جزء اول ص ۴۷۳)

[3] تعرض اعمال الناس فی کل جمعۃ مرتین یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اترکوا او ارکوا ہذین حتی یفیئا (صحیح مسلم کتاب البر باب النہی من الشحناء والتہاجر ۲/۳۲۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم (رواہ الترمذی وحسنہ فی کتاب الصوم باب ما جاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس ۲/۲۳۳)

[4] سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام الدہر فقال ان لاہلک علیک حقا صم رمضان والذی یلیہ وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدہر (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم شعبان جزء اول ص ۳۳۲ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۲۸۹)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت ویوم الاحد اکثر ما یصوم من الایام ویقول انہما عیدا المشرکین (ای الیہود والنصاریٰ) فانا احب ان اخالفہم (مسند احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۰ ص ۲۲۵)

پاکدامنی کے لئے صیام

جس شخص کو نکاح کی استطاعت نہ ہو تو اُسے چاہیئے کہ پاکدامن رہنے کے لئے صیام رکھے [1]

کون کون سے صیام منع ہیں

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن صوم نہ رکھے [2]

ایّام تشریق میں یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجّہ کو صیام نہ رکھے البتہ وہ شخص جو حج تمتّع کر رہا ہو اور اُسے قربانی کا جانور نہ ملے تو وہ حج کے زمانہ میں یہ تین صیام رکھے اور سات صیام گھر پہنچ کر رکھے [3]

اگر ۲۹ شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن محض اس خیال سے کہ شاید اس دن رمضان کی پہلی تاریخ ہو ہرگز صوم نہ رکھے [4]

رمضان شروع ہونے کے ایک دو دن پہلے سے پیشوائی کے صیام نہ رکھے البتہ وہ شخص رکھ سکتا ہے جو کسی اور وجہ سے ان ایّام میں ہمیشہ صیام رکھتا ہو مثلاً پیر یا جمعرات کا دن ان تاریخوں میں واقع ہو جائے اور وہ ہمیشہ پیر اور جمعرات کے صیام رکھتا ہو تو وہ پیر یا جمعرات کی وجہ سے ان تاریخوں میں صوم رکھے [5]

[1] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من استطاع الباءۃ فلیتزوّج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لّم یستطع فعلیہ بالصّوم فانہ لہٗ وجاء (صحیح بخاری کتاب الصّوم باب الصّوم لمن خاف علیٰ نفسہ العزوبۃ جزء ۳ صہ ۳۴ و صحیح مسلم کتاب النّکاح جزء اوّل صہ ۵۸۳)

[2] نھی النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم عن صوم یوم الفطر والنّحر (صحیح بخاری کتاب الصّوم باب صوم یوم الفطر جزء ۳ صہ ۵۵ و صحیح مسلم کتاب الصّیام باب النھی عن صوم الفطر جزء اوّل صہ ۴۶۱ واللفظ للبخاری)

[3] قال اللہ عزوجل: فمن لّم یجد فصیام ثلاثۃ ایّامٍ فی الحج (البقرۃ-۱۹۶) عن عائشۃ الصدیقۃ وعن ابن عمرؓ قالا لم یرخص فی ایام التشریق ان یصمن الا لمن لم یجد الھدی (صحیح بخاری کتاب الصّوم باب صیام ایّام التشریق جزء ۳ صہ ۵۶) قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایّام التشریق ایام اکل وشرب وذکر للہ (صحیح مسلم کتاب الصّیام باب تحریم صوم ایام التشریق ۱/۴۶۱)

[4] قال عمارؓ من صام الیوم الذی شکّ فیہ فقد عصیٰ ابا القاسم صلّی اللہ علیہ وسلّم (رواہ الترمذی وصحّحہٗ فی کتاب الصّیام باب ماجاء فی کراھیۃ صوم یوم الشکّ جزء اوّل صہ ۲۱۳)

[5] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لایتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صومہ فلیصم ذالک الیوم (صحیح بخاری کتاب الصّوم باب لایتقدمن رمضان بصوم یوم جزء ۳ صہ ۳۵ و صحیح مسلم کتاب الصّیام باب لاتقدّموا رمضان بصوم یوم جزء اوّل صہ ۴۳۸ واللفظ للبخاری)

جب شعبان کا مہینہ نصف ہو جائے تو پھر رمضان تک صیام نہ رکھے [1]

صرف جمعہ کا صوم نہ رکھے سوائے اس صورت کے کہ جمعہ کسی ایسے دن واقع ہو جائے جس دن کوئی شخص معمول کے مطابق صوم رکھتا ہو [2]

اگر جمعہ کے دن صوم رکھنے کا ارادہ ہو تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی صوم رکھے [3]

اگر جمعہ کا صوم رکھ لیا ہو اور جمعرات کا صوم نہ رکھا ہو اور نہ ہفتہ کے صوم کا ارادہ ہو تو جمعہ کا صوم توڑ دے [4]

صرف ہفتہ کا نفلی صوم نہ رکھے۔ اگر ہفتہ کا صوم رکھنے کا ارادہ کرے تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی صوم رکھے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بقی نصف من شعبان فلا تصوموا (رواہ الترمذی وصححہ، فی کتاب الصوم باب ماجاء فی کراھیۃ الصوم فی نصف الباقی من شعبان لحال رمضان جزء اوّل صہ ۲۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تخصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب کراھۃ صیام یوم الجمعۃ منفردًا جزء اوّل صہ ۳۶۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصومن احدکم یوم الجمعۃ الا یومًا قبلہ او بعدہٗ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعۃ جزء ۳ صہ ۵۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب کراھۃ صیام یوم الجمعۃ منفردًا ۳۶۲)

[4] عن جویریۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا یوم الجمعۃ وھی صائمۃ فقال أصمت امس قالت لا قال تریدین ان تصومی غدًا قالت لا قال فافطری (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعۃ جزء ۳ صہ ۵۴)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم (رواہ الترمذی فی کتاب الصوم باب ماجاء فی یوم السبت وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صہ ۲۹۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہٗ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب کراھۃ صیام الجمعۃ منفردًا و صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعۃ جزء ۳ صہ ۵۴ واللفظ لمسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت ویوم الاحد اکثر مما یصوم من الایام ویقول انہما عیدًا المشرکین (ای الیہود والنصاریٰ) فانا احب ان اخالفہم (مسند احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۰ صہ ۲۲۵)

حاجی کو عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کا صوم نہیں رکھنا چاہیئے [1]

عورت اور نفلی صیام

اگر شوہر موجود ہو تو بیوی کو اس کی اجازت کے بغیر نفلی صوم نہیں رکھنا چاہیئے [2]

نذر کے صیام

نذر کے صیام وہ ہیں جو کسی شخص نے اپنے اُوپر کسی وجہ سے واجب کر لئے ہوں۔ اِن صیام کا رکھنا ضروری ہے [3]

اگر کسی کے ذمہ نذر کے صیام ہوں اور وہ ان کو رکھنے سے پہلے مر جائے تو وُرثاء کو چاہیئے کہ اس کی طرف سے وہ صیام رکھیں [4]

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھیٰ عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم عرفۃ بعرفۃ جزء اوّل صہ ۳۳۸ وسندہٗ صحیح۔ فتح الباری ۵/۴۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأۃ وبعلھا شاھد الا باذنہ (صحیح بخاری کتاب النکاح باب صوم المرأۃ باذن زوجھا جزء ۷ صہ ۳۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأۃ وزوجھا شاھد یومًا من غیر شھر رمضان الا باذنہ (رواہ الترمذی وصححہٗ فی کتاب الصوم باب ما جاء فی کراھیۃ صوم المرأۃ الا باذن زوجھا جزء اوّل صہ ۲۴۳)

[3] قال اللہ تعالیٰ: عینا یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیرًا ۝ یوفون بالنذر ویخافون یومًا کان شرہٗ مستطیرًا ۝ (ھل اتیٰ علی الانسان ۶ و ۷)

[4] جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان امی ماتت وعلیھا صوم نذر فاصوم عنھا قال ارأیت لو کان علیٰ امک دین قضیتیہٖ أکان یؤدی ذاک عنھا قالت نعم قال فصومی عن امک۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت جزء اوّل صہ ۴۶۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت جزء اوّل صہ ۴۶۳)

حج اور اس کے متعلقات

حج اور عمرہ کے فضائل

جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے حج کرے اور اس میں نہ کوئی بے حیائی کرے اور نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو وہ اِس حالت میں لوٹتا ہے کہ جس حالت میں وہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اُسے جنا تھا (یعنی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے) [1]

عورتوں کے لئے بہترین جہاد حجِ مبرور ہے [2]

(نوٹ:۔ حجِ مبرور اس حج کو کہتے ہیں جو نیکیوں سے بھرپور ہو)

ایمان اور جہاد کے بعد حج مبرور کا بڑا درجہ ہے [3]

حج مبرور کا کوئی صلہ نہیں سوائے جنت کے [4]

عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن اللہ تعالیٰ بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ قریب ہو جاتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اُن پر فخر کرتا ہے پھر فرماتا ہے: ان لوگوں کا کیا مقصد ہے؟ [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ صـ ۱۶۴ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جزء اول صـ ۵۶۶ واللفظ للبخاری)

[2] عن عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ نری الجہاد افضل العمل افلا نجاہد قال لکن افضل الجہاد حج مبرور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ صـ ۱۶۴)

[3] سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال جہاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا قال حج مبرور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ صـ ۱۶۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک ابواب العمرۃ باب وجوب العمرۃ وفضلہا جزء ۳ صـ ۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جزء اول صـ ۵۶۶)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباہی بہم الملائکۃ فیقول ما اراد ہؤلاء (صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ جزء اول صـ ۵۶۶)

پے در پہ حج اور عمرہ کرنا فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے [۱] (یعنی حج کے ساتھ عمرہ بھی کرنا چاہیئے)

حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کا وفد ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والے یا اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں [۲]

دو عمروں کی درمیانی مدت کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں [۳]

رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے [۴]

حج تمتّع

نوٹ: حج تمتّع حج کی تین قسموں میں سے ایک قسم ہے، جس میں عمرہ کے بعد احرام اتار دیا جاتا ہے۔ یہ حج کی بہترین قسم ہے۔

عمرہ

جب حج کے لئے روانہ ہو تو زادِ راہ ساتھ لے [۵]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ فانھما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذھب والفضۃ (رواہ الترمذی ومحہ فی کتاب الحج باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ جزء اوّل صہ ۲۵۲)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد اللہ ثلاثۃ الغازی والحاج والمعتمر (رواہ ابن خزیمۃ۔ وسندہ صحیح۔ ابن خزیمۃ جزء ۴ صہ ۱۲۰)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینھما (صحیح بخاری کتاب المناسک ابواب العمرۃ باب وجوب العمرۃ جزء ۳ صہ ۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جزء اوّل صہ ۵۶۶)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرۃ فی رمضان حجۃ او نحوا مما قال (صحیح بخاری کتاب المناسک ابواب العمرۃ باب عمرۃ فی رمضان ۳/۴ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل العمرۃ فی رمضان جزء اوّل صہ ۵۲۸)

[۵] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (البقرۃ۔ ۱۹۷)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جب حج تمتع کی نیت سے روانہ ہو تو قربانی کا جانور ساتھ نہ لے [1]
گھر سے روانہ ہونے سے پہلے بے خوشبو کا تیل لگائے [2]
پھر سواری پر بیٹھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑھے :-

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى۔ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔

(ترجمہ) پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جو تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ اے اللہ! تو سفر میں (ہمارا) ساتھی ہے اور ہمارے اہل و عیال میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیف سے، برے منظر سے اور مال و اہل میں برے وقت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں [3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو استقبلت من امری ما اعتدبرت مَا اُھدیت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جزء ۲ صـ ۱۹۶ و صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صـ ۴۱۱ واللفظ للبخاری)

[2] کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا اراد الخروج الی مکۃ ادھن بدھن لیس لہ رائحۃ طیبۃ..... ثم قال ھٰکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاھلال مستقبل القبلۃ جزء ۲ صـ ۱۷۱)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوٰی علیٰ بعیرہ خارجًا الی سفر کبر ثلاثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھٰذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون..... الخ (صحیح مسلم کتاب الحج باب مایقول اذا رکب الی سفر جزء اوّل صـ ۴۶۵)

احرام

اِحرام اس لباس کو کہتے ہیں جو عمرہ یا حج کرنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔ جو شخص اِحرام پہن لیتا ہے اُسے مُحرِم کہتے ہیں۔ اِحرام مقررہ مقامات پر پہنا جاتا ہے۔ ان مقامات میں سے ہر مقام کو میقات کہتے ہیں۔ اہلِ مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ، اہلِ نجد کا قرن المنازل، اہل شام کا جحفہ اور اہلِ یمن کا میقات یلملم ہے[1]

اہلِ عراق کا میقات ذاتِ عرق[2]

اور اہلِ مصر کا میقات جُحفہ ہے[3]

جو لوگ اِن میقاتوں اور مکہ معظمہ کے درمیان رہتے ہوں وہ اپنی ہی بستی سے احرام پہن لیں، مکہ معظمہ کے رہنے والے مکہ معظمہ ہی سے اِحرام باندھیں اور جو لوگ مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ کسی اور مقام کے رہنے والے ہوں وہ اُس میقات سے احرام باندھیں جو ان کے راستہ میں آئے[4]

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل المدینۃ ذا الحلیفۃ ولاھل الشام الجحفۃ ولاھل نجد قرن المنازل ولاھل الیمن یلملم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مھل اھل مکۃ للحج والعمرۃ جزء ۲ صـ ۱۶۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اوّل صـ ۴۸۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مھل اھل العراق من ذات عرق (صحیح مسلم عن جابرؓ کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اوّل صـ ۴۸۵) وقد ثبت الجزم برفع الحدیث فی روایۃ البیھقی ۵/۲۷ وسندہ صحیح۔ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی صـ ۴۷ وروی الطحاوی (جزء ۱ صـ ۳۶۰) بسند صحیح عن ابن عمرؓ (حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی صـ ۴۷) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل العراق ذات عرق (ابوداؤد عن عائشہؓ جزء اوّل صـ ۲۵۰ سکت عنہ ابوداؤد والمنذری ورواتہ ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۴ صـ ۲۵۲)

[3] عن عائشۃ الصدیقۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل الشام ومصر الجحفۃ (سنن نسائی کتاب الحج باب میقات اھل مصر ۲/۴ سندہ صحیح الحواشی الجدیدۃ ترجمہ افلح بن حمید حاشیہ ۲/۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھن لھن ولمن اتی علیھن من غیر اھلھن ممن کان یرید الحج والعمرۃ فمن کان دونھن فمن اھلہ حتی ان اھل مکۃ یھلون منھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مھل من کان دون المواقیت جزء ۲ صـ ۱۶۶ و صحیح مسلم کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اوّل صـ ۴۸۳)

میقات پر پہنچنے کے بعد سر کو خطمی، اشنان وغیرہ سے دھوئے اور سر میں کچھ تیل ڈالے [1]
پھر نہائے [2]
اگر بدن پر ایسی خوشبو لگی ہوئی ہو جس میں زعفران شامل ہو تو اُسے تین مرتبہ دھو ڈالے [3]
پھر بہترین خوشبو جو میسّر ہو سر اور ڈاڑھی میں لگائے [4]
پھر مرد کو چاہیئے کہ ایسی دو چادریں لے جن میں زعفران سے مرکب کوئی خوشبو لگی ہوئی نہ ہو۔ پھر وہ
ان دو چادروں کا احرام باندھ لے یعنی ایک چادر اوڑھ لے اور ایک چادر کا تہ بند باندھ لے [5]

[1] خطمی ایک قسم کا گلابی پھولوں والا پودا ہے جو دلدل والے مقامات پر اُگتا ہے۔
[1] عن عائشۃ الصدیقۃؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم غسل رأسہ بخطمی واشنان ودھنہ بشیء من زیت غیر کثیر (رواہ البزار وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۳ صہ ۲۱۷)
[2] عن ابن عمرؓ قال من السنۃ ان یغتسل الرجل اذا اراد ان یحرم (رواہ الحاکم وصححہ وھو الذہبی۔ المستدرک جزء اوّل صہ ۴۴۷) [3] ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ وعلیہ جبۃ وعلیہ اثر الخلوق او قال صفرۃ..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخلع عنک الجبۃ واغسل اثر الخلوق عنک (وفی روایۃ لمسلم فاغسلہ ثلاث مرات) (صحیح بخاری کتاب المناسک باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثیاب جزء ۲ صہ ۱۶۷ و باب یفعل فی العمرۃ ما یفعل فی الحج جزء ۳ صہ ۶ و ۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اوّل صہ ۴۸۲ و صہ ۴۸۳)
[4] عن عائشۃ الصدیقۃؓ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ حین یحرم (وفی روایۃ لمسلم کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باطیب ما اقدر علیہ قبل ان یحرم ثم یحرم) وفی روایۃ کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الطیب عند الاحرام جزء ۲ صہ ۱۶۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اوّل صہ ۴۸۷، ۴۸۸ واللفظ للبخاری) عن عائشۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم یتطیب باطیب ما یجد ثم اری وبیص الدھن فی رأسہ ولحیتہ بعد ذلک (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب للمحرم ص ۴۸۹)
[5] انطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ بعد ما ترجل وادّھن ولبس ازارہ ورداءہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مایلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صہ ۱۶۹) ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ وعلیہ جبۃ وعلیہ اثر الخلوق او قال صفرۃ (وفی روایۃ لمسلم علیہ جبۃ صوف متضمخ بطیب وفی روایۃ لمسلم علیہ جبۃ وعلیہا خلوق او قال اثر صفرۃ..... فقال اخلع عنک الجبۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یفعل فی العمرۃ ما یفعل فی الحج جزء ۲ صہ ۶ و ۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم جزء اوّل صہ ۴۸۲ و صہ ۴۸۳)

جوتیاں پہن لے لیکن دو چادروں کے علاوہ کوئی کپڑا نہ پہنے، نہ عمامہ باندھے، نہ ٹوپی اوڑھے، نہ موزے پہنے [1]

عورت، زیور اور ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہے [2]

لیکن چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے [3]

مرد اور عورت دونوں میں سے کوئی بھی زعفران اور ورس [4] میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے [4]

حالتِ احرام میں اگر سر اور ڈاڑھی میں خوشبو کی چمک یا رنگ دکھائی دے یا سر اور ڈاڑھی سے خوشبو کی مہک آتی رہے تو کوئی حرج نہیں [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم جزء ۲ صـ ۱۶۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم جزء اوّل صـ ۴۸۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل او قمیصا او خفا (ابو داؤد کتاب الحج باب ما یلبس المحرم ۲۶۱/۱ وسندہ صحیح۔ المستدرک ۴۸۶/۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتقب المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما ینھی من الطیب للمحرم ۱۹/۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تلبسوا شیئا مسہ الزعفران ولا الورس (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما ینھی من الطیب للمحرم جزء ۳ صـ ۱۹ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اوّل صـ ۴۸۱)

للعہ ورس زرد رنگ کی ایک گھاس ہے۔

[5] قالت عائشۃؓ کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الطیب عند الاحرام ۲/۱۶۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اوّل صـ ۴۸۷)

قالت عائشۃؓ ثم اری وبیص الدھن فی رأسہ ولحیتہ بعد ذلک (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اوّل صـ ۴۸۹) عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یطوف علی نسائہ ثم یصبح محرما ینضخ طیبا (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اوّل صـ ۴۸۹)

احرام باندھتے ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ پھر کئی مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھے [1]

پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے لَبَّیْکَ کہے [2]

یعنی یہ الفاظ کہے : لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَۃِ [3]

(ترجمہ) میں حاضر ہوں اے اللہ : میں عمرہ کے لئے حاضر ہوں۔

یا

دو بار یہ الفاظ کہے :-

لَبَّیْکَ عُمْرَۃً [4]

[1] ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی استوت بہ علی البیداء حمد اللہ وسبح وکبر ثم اھل بحج و عمرۃ وفی روایۃ فجعل یھلل ویسبح (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التحمید..... قبل الاھلال جزء ۲ صـ۱۷۱ و باب نحر البدن قائمۃ جزء ۲ صـ۲۱۰)

[2] ان ابن عمر رض کان اذا اتی ذا الحلیفۃ امر براحلتہ فرحلت ثم صلی الغداۃ ثم رکب حتی اذا استوت بہ استقبل القبلۃ ناھل قال ثم یلبی فزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذلک۔ (سنن بیھقی کتاب الحج باب استقبال القبلۃ عند الاھلال جزء ۵ صـ۳۹ وسندہٗ صحیح۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی صـ۱۴)

[3] قال جابر نحن نقول لبیک اللھم لبیک بالحج فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلنھا عمرۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبی بالحج وسماہ جزء ۲ صـ۱۷۶)

[4] عن انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل بھما جمیعا لبیک عمرۃ وحجا، لبیک عمرۃ وحجا (صحیح مسلم کتاب الحج باب اھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھدیہ جزء اوّل صـ۵۲۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

تلبیہ

پھر بلند آواز سے مسلسل تلبیہ پڑھتا رہے :۔ [1]

لَبَّیْكَ ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ، لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ
لَكَ لَبَّیْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ
لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَاشَرِیْكَ لَكَ ۔

ترجمہ :۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ ! میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں ، بے شک ہر قسم کی حمد اور خوبی تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے لئے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

کبھی کبھی یہ لبیک بھی کہے [2]

لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّیْكَ

ترجمہ :۔ میں حاضر ہوں ، اے الٰہِ برحق میں حاضر ہوں ۔

لبیک پڑھنا ادنی الحرم تک یعنی حرم کے قریب پہنچنے تک جاری رہے، حرم کے قریب پہنچ کر لبیک پڑھنا بند کردے [3]

[1] قال ابن عمر ان تلبیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیك اللھم لبیك الخ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التلبیة جزء ۲ صہ ۷۰ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیة جزء اول صہ ۴۸۵) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السلام فامرنی ان آمر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال (ابوداؤد باب کیف التلبیة وصححہ الترمذی ۱۱/۲۵۹ والالبانی۔ مناسك الحج للالبانی صہ ۱۵)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی تلبیتہ لبیك اللہ الحق لبیك (ابن ماجة کتاب الحج باب التلبیة جزء ۲ صہ ۲۱۶ وسندہ صحیح۔ فتح الباری ۴/۱۵۳ وبلوغ ۱۱/۱۴۰)

[3] کان ابن عمر رض اذا دخل ادنی الحرم امسك عن التلبیة ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلك (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الاغتسال عند دخول مکة جزء ۲ صہ ۱۷۰)

جب "ذی طوٰی" مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کرے اور ایک رات وہاں گذارے، پھر صبح کو نمازِ فجر کے بعد غسل کرے [۱]

پھر اُسی دن [۲]

بوقت صبح [۳]

بلندی کی طرف سے یعنی بطحاء میں داخل ہو کر ثنیۃ العلیا اور کداء سے ہوتا ہوا مکہ معظمہ میں داخل ہو [۴]

طوافِ کعبہ

مکہ معظمہ پہنچ کر وضو کرے [۵]

پھر حجرِ اسود کے پاس آئے [۶] اور

[۱] کان ابن عمرؓ اذا دخل ادنی الحرم امسک عن التلبیۃ ثم یبیت بذی طوٰی ثم یصلی بہ الصبح ویغتسل ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذالک (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء ۲ ص ۱۷۷ وصحیح مسلم باب استحباب المبیت بذی طوٰی جزء اوّل ص ۴۲۹)

[۲] ان ابن عمرؓ کان لا یقدم مکۃ الا بات بذی طوٰی حتی یصبح ویغتسل ثم یدخل مکۃ نہارًا ویذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب المبیت بذی طوٰی جزء اوّل ص ۴۲۹)

[۳] بات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی طوٰی حتی اصبح ثم دخل مکۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب دخول مکۃ نہارًا او لیلاً جزء ۲ ص ۱۷۷) [۴] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الی مکۃ دخل من اعلاھا (صحیح کتاب المناسک باب من این یخرج جزء ۲ ص ۱۷۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ العلیا جزء اوّل ص ۴۳۹) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ من کداء من الثنیۃ العلیا بالبطحاء (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یخرج من مکۃ جزء ۲ ص ۱۷۸)

[۵] ان اوّل شیء بدأ بہ حین قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ توضأ ثم طاف (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یلزم من طاف بالبیت وسعی جزء اوّل ص ۴۲۲)

[۶] قال جابرؓ حتی اذا اتینا البیت معہ استلم الرکن (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل ص ۴۱۰) عن ابی ھریرۃؓ قال فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ فاقبل الحجر فاستلمہ (ابوداؤد کتاب الحج باب فی رفع الیدین اذا رای البیت جزء اوّل ص ۲۶۵ وسندہٗ صحیح)

بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے[1]

پھر حجرِ اَسود کو بوسہ دے، اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو حجرِ اَسود کو ہاتھ لگائے، پھر ہاتھ کو بوسہ دے[2]

اگر ہاتھ لگانا بھی ممکن نہ ہو تو کسی چھڑی سے حجرِ اَسود کو چھوئے[3]

اور چھڑی کا بوسہ لے[4]

اگر حجرِ اَسود کو چھڑی لگانا بھی ممکن نہ ہو تو کسی چیز سے حجرِ اَسود کی طرف اشارہ کرے[5]

پھر چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لے (اسے اضطباع کہتے ہیں) اور بایاں کندھا ڈھکا رکھے[6]

[1] قال ابن عمرؓ ثم یدخل مکۃ ضحیً فیاتی البیت فیستلم الحجر ویقول باسم اللہ واللہ اکبر (مسند امام احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۲ ص ۴ و ۶۷)

[2] عن ابن عمرؓ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلمہ ویقبلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقبیل الحجر جزء ۲ ص ۱۸۶) قال نافع رأیت ابن عمرؓ یستلم الحجر بیدہٖ ثم قبل یدہٗ وقال ما ترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین جزء اوّل ص ۴۳۲)

[3] عن ابن عباسؓ طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علیٰ بعیر یستلم الرکن بمحجن (صحیح بخاری کتاب المناسک باب استلام الرکن بالمحجن جزء ۲ ص ۱۸۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اوّل ص ۴۳۳)

[4] عن ابی الطفیل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن ویقبل المحجن (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اوّل ص ۴۳۳)

[5] طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ بعیر کلما اتی الرکن اشار الیہ بشیء کان عندہٗ وکبر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ ص ۱۸۶)

[6] عن یعلیٰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت مضطبعًا وعلیہ برد (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف مضطبعًا۔ سندہٗ صحیح۔ جزء اوّل ص ۲۶۷)

پھر کعبہ کا طواف کرے۔ طواف داہنی طرف سے شروع کرے، طواف کے وقت کعبہ بائیں طرف ہو۔ حجرِ اسود سے رکن یمانی تک دوڑ کر اور اکڑ کر چلے (اسے رَمَل کہتے ہیں) رکن یمانی پر پہنچ کر اُسے ہاتھ لگائے [1]

پھر معمولی چال سے حجرِ اسود کی طرف روانہ ہو [2]

رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھے [3]

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً
وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۝

ترجمہ۔ اے ہمارے رب ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

پھر حجرِ اسود پر پہنچ کر اللہ اکبر کہے اور اس کا بوسہ لے [4] یا

[1] عن جابرؓ لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضی علی یمینہ (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء کیف الطواف وسنۃ صحیح جزء اوّل ص۲۶۶) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاوّل یخب ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ ص۱۸۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اوّل ص۵۳۰) قال ابن عمرؓ ما ترکت استلام ھذین الرکنین فی شدۃ ولا رخاء منذ رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستلمھما (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الرمل فی الحج والعمرۃ جزء ۲ ص۱۸۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب استلام الرکنین جزء اوّل ص۵۳۲)

[2] امرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملوا ثلاثۃ اشواط ویمشوا ما بین الرکنین (صحیح بخاری کتاب المغازی باب عمرۃ القضاء جزء ۵ ص۱۸۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اوّل ص۵۳۱ واللفظ لمسلم)

[3] عن عبداللہ بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بین الرکن الیمانی والحجر ربنا اٰتنا فی الدنیا الخ (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۲ ص۶۷)

[4] کلما اتی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) الی الرکن اشار الیہ بشیء کان عندہ وکبر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ ص۱۸۶) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدع ان یستلم الرکن الیمانی والحجر الاسود فی کل طوفتہ (ابوداؤد کتاب الحج باب استلام الارکان جزء اوّل ص۲۶۵ وسندہ حسن وروی نحوہ ابن خزیمۃ وسندہ حسن ۲۱۶/۴)

ہاتھ لگا کر ہاتھ کا بوسہ لے یا چھڑی لگا کر چھڑی کا بوسہ لے [۱] یا
کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرے [۲]
پھر دو چکر اور اسی طرح لگائے یعنی پہلے تین چکروں میں رَمَل کرے، پھر چار چکر معمولی چال سے لگائے [۳]
باقی تمام افعال ہر چکر میں اسی طرح کرے جس طرح پہلے چکر میں کئے تھے، البتہ آخری چار چکروں میں سیدھا کندھا بھی ڈھانک لے، سیدھا کندھا کھولنا صرف رَمَل کے ساتھ مخصوص ہے [۴]
جب سات چکر پورے ہو جائیں تو مقامِ ابراہیمؑ پر آئے اور یہ پڑھے:-

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

(اور مقامِ ابراہیمؑ کو مُصلّٰے بناؤ) [۵]

[۱] قال نافع رأیت ابن عمرؓ یستلم الحجر بیدہ ثم قبل یدہ وقال ما ترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استلام الرکنین الیمانیین جزء اوّل صـ۴۳۲) عن ابی الطفیل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن ویقبل المحجن (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی البعیر جزء اوّل صـ۴۳۳)

[۲] عن ابن عباسؓ طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت علی بعیر کلما اتی الرکن اشار الیہ بشیء کان عندہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ صـ ۱۸۶)

[۳] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاوّل یخب ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعۃ (صحیح بخاری باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ صـ ۱۸۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اوّل صـ ۴۳۰) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اوّل ما یقدم سعی ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ صـ ۱۸۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اوّل صـ ۴۳۰ واللفظ للبخاری)

[۴] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا بالبیت وجعلوا ارديتهم تحت آباطهم قد قذفوها علی عواتقهم الیسری (ابوداؤد کتاب الحج باب الاضطباع فی الطواف جزء اوّل صـ۲۶۶ رجالہ رجال الصحیح۔ نیل ۵/۳۳ - سندہٗ صحیح)

[۵] ثم نعمد الی مقام ابراهیم علیہ السلام فقرأ واتخذوا من مقام ابراهیم مصلّی (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صـ۴۱۰)

پھر مقامِ ابراہیمؑ کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کرلے [1]

پھر دو رکعت نماز پڑھے [2]

ان رکعتوں میں سورۂ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور سورۂ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر حجرِ اسود کا بوسہ لے (یا ہاتھ یا چھڑی اس کو لگا کر ہاتھ یا چھڑی کا بوسہ لے یا کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرے) [3]

پھر چاہِ زمزم پر جائے، زمزم کا پانی پیئے اور کچھ پانی اپنے سر پر ڈالے [4]

صَفا اور مَروَہ کی سعی

پھر بابِ صَفا سے نکل کر کوہِ صَفا کی طرف جائے [5]

جب کوہِ صَفا کے قریب پہنچے تو یہ پڑھے:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

(بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں)

پھر یہ کہے:۔

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ

ترجمہ :۔ میں اسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے شروع کیا ہے۔

[1] نجعل المقام بیننا وبین البیت (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۰)

[2] عن ابن عمرؓ قال ثم سجد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سجدتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ صہ ۱۸۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اوّل صہ ۵۳۰)

[3] کان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یقرأ فی الرکعتین قل ھو اللہ احد وقل یا ایھا الکافرون ثم رجع الی الرکن۔ فاستلمہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۰) ثم صلّی رکعتین قرأ فیھما قل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد (سنن بیہقی کتاب الحج باب رکعتی الطواف جزء ۵ صہ ۹۱ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۲ صہ ۷۲)

[4] ثم ذھب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) الی زمزم فشرب منھا وصب علی راسہ (مسند احمد۔ سندہٗ جید بلوغ جزء ۱۲ صہ ۷۳)

خرج من الباب الی الصفا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۰)

پھر صفا پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ نظر آنے لگے، پھر کعبہ کی طرف منہ کرے [1]
اور دونوں ہاتھ اُٹھائے [2]
پھر اللہ کی توحید بیان کرے یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وغیرہ پڑھے پھر اللہ اکبر کہے، پھر یہ پڑھے:-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ
وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَہٗ

(نہیں کوئی حاکم و معبود سوائے اللہ تعالیٰ اکیلے کے، اسکا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اُسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں کوئی معبود و مشکل کُشا سوائے اللہ اکیلے کے اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اُس نے اکیلے ہی شکست دی)

پھر دعا کرے۔ دُعاء کے بعد پھر ان ہی کلمات کو پڑھ کر دعاء کرے۔ تیسری مرتبہ پھر ان کلماتِ حمد و توحید کو پڑھے اور دُعا کرے [3]
پھر صفا سے اُترے اور مروہ کی طرف چلے۔ جب وادی کے بطن میں پہنچے تو دوڑے [4]

[1] فلما دنا من الصفا قرأ: "انّ الصفا والمروۃ من شعآئر اللّٰہ" ابدأ بما بدأ اللّٰہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیہ حتی رأی البیت فاستقبل القبلۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۱)

[2] ثم اتی الصفا فعلاہ حتیٰ ینظر الی البیت فرفع یدیہ فجعل یذکر اللّٰہ عزّ وجلّ ما شاء اللّٰہ ان یذکرہ ویدعوہ (ابوداؤد کتاب الحج باب رفع الیدین اذا رأی البیت جزء اوّل صہ ۲۶۵ وسندہٗ صحیح)

[3] فوحّد اللّٰہ وکبّرہ وقال لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وحدہٗ الخ ثمّ دعا بین ذٰلک قال مثل ھٰذا ثلاث مرّات (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۱)

[4] ثمّ نزل الی المروۃ حتّٰی اذا انصبت قدماہ فی بطن الوادی سعی (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۱) عن ابن عمر رضؓ کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعیٰ بطن المسیل اذا طاف بین الصفا والمروۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ صہ ۱۸۷)

جب بطنِ وادی گذر جائے تو دوڑنا بند کر دے۔ بطنِ وادی کے علاوہ باقی راستہ میں کبھی آہستہ آہستہ چلے اور کبھی تیزی سے چلے [1]، صہ

جب مروہ پر چڑھے تو آہستہ آہستہ چڑھے۔ جب مروہ کی چوٹی پر پہنچ جائے تو بالکل اسی طرح کرے جس طرح صفا پر کیا تھا۔ یہ ایک چکر ہوا۔ اس کے بعد اسی طریقہ سے مروہ سے صفا جائے۔ یہ دوسرا چکر ہوا۔ پھر اسی طرح صفا سے مروہ، پھر مروہ سے صفا، پھر صفا سے مروہ، پھر مروہ سے صفا، پھر صفا سے مروہ جائے۔ آخری چکر مروہ پر ختم ہو [2]

ہر مرتبہ صفا اور مروہ پر چڑھ کر اسی طرح حمد و توحید بیان کرے اور دعا کرے جس طرح ابتداء میں صفا پر کی تھی [3]

[1] قال ابن عمر: لئن سعیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی ولئن مشیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء بین الصفا والمروۃ۔ صححہ الترمذی جزء اول صہ ۲۶۸)

صہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت کسی دعاء کا پڑھنا ثابت نہیں، البتہ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ پڑھنا مروی ہے (رواھما ابن ابی شیبۃ باسنادین صحیحین وروی الطبرانی مرفوعًا بسند ضعیف۔ مناسک الحج للالبانی صہ ۲۶)

[2] حتی اذا صعدتا (فی روایۃ) مشی حتی اتی المروۃ ففعل علی المروۃ کما فعل علی الصفا حتی اذا کان آخر طوافہ علی المروۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صہ ۵۱) فطاف بین الصفا والمروۃ سبعًا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ماجاء فی السعی بین الصفا والمروۃ جزء ۲ صہ ۱۹۵)

[3] فیکبر سبع مرارًا ثلاثًا یکبر ثم یقول لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (مسند امام احمد۔ بلوغ الامانی جزء ۱۲ صہ ۵ وسندہٗ صحیح)

بال مُنڈوانا یا کتروانا

پھر سَر کے بال مُنڈوا دے یا کتروا دے، پھر احرام اُتار دے [1]
عورتیں بال نہ منڈوائیں بلکہ تھوڑے سے بال کتروا دیں [2]
اِحرام اُتارنے کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں [3]

حج

۷، ذوالحجہ کو امیر خُطبہ دے اور مناسکِ حج کی تعلیم دے [4]

میقات

حج تمتع کرنے والوں کیلئے مکہ معظمہ ہی میقات ہے۔ یہ لوگ مکہ معظمہ ہی میں حج کا احرام باندھیں [5]

[1] عن جابرؓ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ ان یجعلوہ عمرۃ ویطوفوا ثم یقصروا ویحلوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جزء ۲ صـ ۱۹۶) عن ابن عباس رضؓ لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ امر اصحابہ ان یطوفوا بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم یحلوا ویحلقوا او یقصروا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ جزء ۲ صـ ۲۱۴) عن ابنِ عمرؓ قال فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال للناس من لم یکن منکم اھدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل (صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب الدم علی المتمتع جزء اوّل صـ ۴۱۵)

[2] عن ابن عباس رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر (ابو داؤد کتاب الحج باب الحلق والتقصیر جزء اوّل صـ ۲۷۹۔ سندہٗ حسن۔ نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۶۰)

[3] قالوا یا رسول اللہ ای الحل قال حل کلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ صـ ۱۷۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلوا من احرامکم بطواف البیت وبین الصفا والمروۃ وقصروا ثم اقیموا حلالاً (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ صـ ۱۷۶)

[4] اذا کان قبل الترویۃ بیوم خطب الناس فاخبرھم بمناسکھم (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح جزء اوّل صـ ۴۶۱)

[5] عن جابرؓ امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما أحللنا ان نحرم اذا توجھنا الی منیٰ قال فاھللنا من الابطح (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اوّل صـ ۴۰۸)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اِحرام

حج کے لئے احرام کے تمام مسائل وہی ہیں جو عمرہ کے عنوان کے تحت بیان کر دئے گئے ہیں۔

۸ ذی الحجّہ (یوم ترویہ)

۸ ذوالحجّہ کو[1] زوال کے بعد، حج کا احرام باندھے[2] پھر اس طرح کہے :-

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ[3]

(میں حاضر ہوں۔ اے اللہ میں حج کے لئے حاضر ہوں)

یا دوسرا مرتبہ یہ کہے :- لَبَّيْكَ حَجًّا[4]

پھر یہ کہے :-

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ حَجَّةٌ لَا رِيَآءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةٌ[5]

(اے اللہ! یہ حج ہے جس میں نہ ریاکاری ہے اور نہ نام ونمود)

[1] عن جابر رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان یوم الترویۃ فاھلوا بالحج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ صہ ۲۳۴) و (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول صہ ۴۰۹) فلما کان یوم الترویۃ وجہنا الی منی اھللنا بالحج (صحیح مسلم عن ابی سعیدؓ کتاب الحج باب التقصیر فی العمرۃ جزء اول صہ ۴۲۶)

[2] امرنا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) عشیۃ الترویۃ ان نھلّ بالحجّ (رواہ البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب قول اللہ تعالیٰ ذٰلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام جزء ۲ صہ ۱۷۶ ورواہ الاسمٰعیلی موصولاً۔ فتح الباری سندہٗ صحیح / ثم اھللنا من العشی بالحجّ (صحیح مسلم باب مایلزم من طاف بالبیت وسعی جزء اول صہ ۴۲۳)

[3] عن جابرؓ قدمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقول لبیک اللّٰھم لبیک بالحج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبّی بالحج وسمّاہ جزء صہ ۱۷۶)

[4] عن انس رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل بھما جمیعًا لبیک عمرۃ وحجا لبیک عمرۃ وحجا (صحیح مسلم کتاب الحج باب اھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھدیہ جزء اول صہ ۴۲۶)

[5] رواہ الضیاء بسند صحیح۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی صہ ۵

پھر تلبیہ کہتا ہوا منیٰ کو روانہ ہو جائے [1] تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ ، لَا شَرِيْكَ
لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ،
لَا شَرِيْكَ لَكَ [2]

(ترجمہ)

(میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں ، تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں۔ بے شک ہر قسم کی خوبی اور تعریف تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

کبھی کبھی یہ لبیک بھی پڑھے :-

لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ [3]

(میں حاضر ہوں ، اے اِلٰہ برحق میں حاضر ہوں)

دورانِ حج لبیک کے ساتھ کبھی کبھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھتا رہے [4]

تلبیہ (یعنی لبیک) بلند آواز سے پڑھتا ہوا جائے [5]

[1] عن ابی سعید فلما کان یوم التروية وجهنا الى منى اهللنا بالحج (صحیح مسلم کتاب الحج باب التقصیر فی العمرة جزء اول صـ۴۲۶) عن عائشة ثم اهلوا حين راحوا (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوه الاحرام جزء اول صـ۴۰۳)۔

[2] قال ابن عمرؓ ان تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك اللهم لبيك (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التلبية جزء ۲ صـ۱۷۰ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبية جزء اول صـ۴۸۵)

[3] أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فی تلبيته لبيك اله الحق لبيك (ابن ماجة کتاب الحج باب التلبية جزء ۲ صـ۲۱۶۔ سندهٗ صحیح۔ فتح الباری جزء ۴ صـ۱۵۳ و بلوغ جزء ۱۱ صـ۱۷۷)

[4] عن ابن مسعودؓ قال لقد خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فما ترك التلبية حتى رمى جمرة العقبة الا ان يخلطها بتكبير او تهليل (مسند احمد۔ سندهٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۱ صـ۱۸۲)

[5] اَنَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتانی جبريل عليه السلام فامرنی ان امر اصحابی ومن معی ان يرفعوا اصواتهم بالاهلال (رواه الترمذی جزء اول صـ۲۵۹ وصححه والالبانی۔ مناسك الحج للالبانی صـ۱۵)

منیٰ پہنچ کر ظہر کی نماز پڑھے۔ پھر عصر کی نماز بھی وہیں ادا کرے [1]

ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت ادا کی جائے [2]

جب تک منیٰ میں رہے لبیک پڑھتا رہے اور لبیک کے ساتھ اللہ اکبر یا لا الٰہ الا اللہ بھی پڑھتا رہے [3]

۹ ذوالحجہ (عرفہ)

شب عرفہ

مغرب اور عشاء کی نمازیں منیٰ ہی میں ادا کی جائیں [4]

عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی جائے [5]

یوم عرفہ

۹ ذوالحجہ کو فجر کی نماز بھی منیٰ میں ادا کرے، پھر طلوع آفتاب کے بعد وہاں سے عرفات کی طرف روانہ ہو جائے [6]

[1] عن عبد العزیز سألت أنس رض قلت اخبرنی بشیء عقلته عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظهر و العصر یوم الترویة قال بمنیً (صحیح بخاری کتاب المناسك باب این یصلی الظهر یوم الترویة جزء ۲ صـ ۱۹۷)

[2] عن ابنِ عمر رض صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیً رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الصلوٰة بمنیً جزء ۲ صـ ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰة باب قصر الصلوٰة بمنیً جزء اوّل صـ ۲۸۰)

[3] عن ابن مسعود رض قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترك التلبیة حتی رمی جمرة العقبة الا ان یخلطها بتکبیر او تهلیل (مسند احمد۔ سنده صحیح۔ بلوغ جزء ۱۱ صـ ۱۸۲)

[4] فلما کان یوم الترویة توجهوا الی منی فاهلوا بالحج وركب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بها الظهر و العصر والمغرب والعشاء (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صـ ۵۱)

[5] عن ابن عمر رض صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیً رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الصلوٰة بمنیً جزء ۲ صـ ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰة باب قصر الصلوٰة بمنیً جزء اوّل صـ ۱۸۰)

[6] فصلی بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مکث قلیلاً حتی طلعت الشمس..... فسار (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صـ ۵۱)

www.sirat-e-mustaqeem.net

راستہ میں بلند آواز سے لبیک یا اللہ اکبر کہتا رہے [1] یا
لبیک کے ساتھ اللہ اکبر یا لآ الہ الا اللہ کہتا رہے [2]

(۱) عرفات پہنچ کر وہاں کسی بھی مقام پر قیام کرے [3]
اس قیام کے دوران "لبیک" یا "اللہ اکبر" پڑھتا رہے [4]
یا لبیک کے ساتھ "اللہ اکبر" یا "لآ الہ الا اللہ" پڑھتا رہے [5]

(۲) پھر زوال کے بعد اپنی قیام گاہ سے روانہ ہو اور امیرِ حج کا خطبہ سنے [6]

[1] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انسا وھما غادیان الی عرفۃ کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یھل منا المھل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ وفی روایۃ لمسلم عن ابن عمر رض قال غدونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی الی عرفات منا الملبی ومنا المکبر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفات جزء ۲ صہ ۱۹۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذھاب من منی الی عرفات جزء اوّل صہ ۴۲۰)

[2] عن ابنِ مسعود رض قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتیٰ رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد۔ سندہٗ صحیح ۔ بلوغ جزء ۱۱ صہ ۱۸۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھٰھنا وعرفۃ کلھا موقف (صحیح مسلم باب ما جاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اوّل صہ ۴۱۳)

[4] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انس بن مالک کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یھل منا المھل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفۃ جزء ۲ صہ ۱۹۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذھاب من منی الی عرفات جزء اوّل صہ ۱۹۸)

[5] عن ابن مسعود رض قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتیٰ رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد۔ سندہٗ صحیح ۔ بلوغ جزء ۱۱ صہ ۱۸۲)

[6] عن سالم قال جاء ابن عمر رض وانا معہٗ یوم عرفۃ حین زالت الشمس فصاح عند سرادق الحجاج فخرج وعلیہ ملحفۃ معصفرۃ فقال مالک یا ابا عبد الرحمٰن فقال الرواح ان کنت ترید السنۃ قال ھذہ الساعۃ قال نعم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التھجیر بالرواح یوم عرفۃ جزء ۲ صہ ۱۹۸) حتی اذا زالت الشمس امر بالقصواء فرحلت لہ (صحیح مسلم عن جابر رض کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۴۱۱)

امیر کو چاہیئے کہ بطنِ وادی میں خطبہ دے [1]
خطبہ مختصر دے اور وقوفِ عرفات میں جلدی کرے (یعنی وقوف کیلئے جلد فارغ ہو جائے) [2]
خطبہ کے بعد عرفات ہی میں ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا کرے۔ یہ نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کی جائیں اور درمیان میں کوئی نماز نہ پڑھی جائے [3]
(۳) پھر عرفات ہی میں کسی بھی جگہ قبلہ رُخ ہو کر وقوف کرے۔ یہ وقوف غروب آفتاب تک جاری رہے [4]
اس وقوف میں لبیک یا اللہ اکبر کہتا رہے [5]
یا لبیک کے ساتھ اللہ اکبر یا لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہے [6]
اس وقوف میں دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعائیں مانگے [7]

[1] فاتی النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بطن الوادی فخطب الناس (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صد ۵۱۱)

[2] قال للحجاج ان کنت تریید السنۃ فاقصر الخطبۃ وعجل الوقوف قال ابن عمرؓ صدق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التعجیل بالرواح یوم عرفۃ جزء ۲ صد ۱۹۸)

[3] ثم اذن ثم اقام فصلی الظہر ثم اقام فصلی العصر ولم یصل بینہما شیئًا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صد ۵۱۲)

[4] ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اُتی الموقف واستقبل القبلۃ فلم یزل واقفًا حتی غربت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صد ۵۱۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ہٰہنا وعرفۃ کلہا موقف (صحیح مسلم کتاب الحج باب ماجاء ان عرفۃ کلہا موقف جزء اوّل صد ۵۱۳)

[5] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہٗ سأل انسا کیف کنتم تصنعون فی ہٰذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفۃ جزء ۲ صد ۱۹۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذہاب من منیً الی عرفات جزء اوّل صد ۵۳۷)

[6] عن ابن مسعودؓ قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطہا بتکبیر او تہلیل (مسند احمد سندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۱ صد ۱۸۲)

[7] عن اُسامۃ کنت ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات فرفع یدیہ یدعو (نسائی کتاب مناسک الحج باب رفع الیدین فی الدعاء بعرفۃ۔ سندہٗ صحیح۔ نیل جزء ۵ صد ۵۲)

۱۰ ذوالحجہ (یوم النحر)

شب یوم النحر

جب شفق کی زردی کچھ کم ہو جائے تو استغفر اللہ پڑھتا ہوا عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائے [۱]

راستہ میں لبیک پڑھتا رہے [۲]

مزدلفہ پہنچ کر اذان دی جائے، پھر اقامت کہی جائے اور مغرب کی تین رکعت نماز ادا کی جائے [۳]

پھر کچھ وقفہ کے بعد اقامت کہی جائے [۴]

اور عشاء کی نماز دو رکعت ادا کی جائے [۵]

مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھے [۶]

[۱] فلم یزل واقفًا حتی غربت الشمس وذھبت الصفرۃ قلیلا حتی غاب القرص واردف اسامۃ خلفہ ودفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتی المزدلفۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۲) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا اللہ (البقرۃ۔ ۱۹۹)

[۲] عن ابن عباس رضؓ ان اسامۃ کان ر... النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ الی المزدلفۃ ثم اردف الفضل من المزدلفۃ الی منی قال فکلاھما قال لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ غداۃ النحر جزء ۲ صہ ۲۰۴)

[۳] حتی اتی المزدلفۃ فصلی بھا المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۲) عن ابن عمر رضؓ قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع لیس بینھما سجدۃ وصلی المغرب ثلاث رکعات (صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اوّل صہ ۵۳۹)

[۴] عن اسامۃ فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیرہ فی منزلہ ثم اقیمت الصلوٰۃ فصلی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الجمع بین الصلاتین بالمزدلفۃ جزء ۲ صہ ۲۰۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اوّل صہ ۵۳۸)

[۵] عن ابن عمر رضؓ قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع صلی العشاء رکعتین (صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اوّل صہ ۵۳۹)

[۶] قال جابر رضؓ ولم یسبح بینھما شیئًا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۲)

نہ عشاء کے بعد کوئی نماز پڑھے [1]

پھر طلوعِ فجر تک لیٹا رہے [2]

یَومُ النَّحر

① جب صبح (صادق) ظاہر ہو جائے تو کافی اندھیرے میں اذان اور اقامت کے بعد نمازِ فجر پڑھے [3]

② نمازِ فجر کے بعد مَشعَرِ حَرام جائے اور وہاں وقوف کرے [4] یا

مُزدلفہ میں کہیں بھی وقوف کرے [5]

اس وقوف میں قبلہ رو ہو کر دُعاء، تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے) تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کوئی حاکم و معبود اور مشکل کُشا نہیں سوائے اللہ کے) توحید (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کوئی معبود، حاکم اور مشکل کشا نہیں سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں) اور تحمید (یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف) میں مصروف رہے [6] امام کو چاہیئے کہ قزح نامی پہاڑ کے قریب وقوف کرے [7]

[1] عن ابن عمرؓ قال ولم یسبح بینھما ولا علی اثر کل واحدۃ منھما (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من جمع بینھما ولم یتطوع جزء ۲ صـ ۲۰۱)

[2] ولم یسبح بینھما شیئًا ثم اضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی طلع الفجر (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صـ ۵۱۲)

[3] وصلی الفجر حین تبین لہ الصُّبح باذان واقامۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صـ ۵۱۲) وصَلَّی الفجر یومئذٍ قبل وقتھا بغلس (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب زیادۃ التغلیس بصلاۃ الصبح یوم النحر جزء اوّل صـ ۴۱۷)

[4] حتی اتی المشعر الحرام (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صـ ۵۱۲)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھٰھُنا وجمع کلھا موقف (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما جاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اوّل صـ ۴۱۳)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام واذکروہ کما ھداکم (البقرۃ-۱۹۸) فاستقبل القبلۃ ودعاہ وکبرہ وھللہ ووحدہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صـ ۵۱۲) فاستقبل القبلۃ فحمد اللہ وکبرہ وھللہ ووحدہ (ابوداؤد کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صـ ۲۷۱ وسندہ صحیح)

[7] عن علی قال فلما اصبح اتی قزح فوقف علیہ وقال ھٰذا قزح وھو الموقف وجمع کلھا موقف (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء ان عرفۃ کلھا موقف۔ تحفۃ الترمذی جزء اوّل صـ ۲۷۴، وصـ ۲۷۵)

پھر خوب روشنی ہوجانے کے بعد، طلوعِ آفتاب سے پہلے جمرہ عَقَبہ روانہ ہوجائے [1]

③ یوم النحر کا تیسرا کام جمرۂ عَقَبہ پر کنکریاں مارنا ہے [2]

جمرۂ عَقَبہ کو جاتے وقت راستہ میں مسلسل لبیک کہتا رہے [2]

کبھی کبھی اللہ اکبر یا لآ الٰہ الا اللہ بھی کہے [3]

راستہ میں جب وادی مُحَسِّر سے گذرے تو وہاں سے کنکریاں چُن لے [4]

اگر ۱۳ ذی الحجہ کو بھی منیٰ میں ٹھہرے تو کنکریوں کی تعداد ستر ہوگی اور اگر ۱۳ ذی الحجہ کو منیٰ میں نہ ٹھہرے تو کنکریوں کی تعداد اُنچاس ہوگی [5]

کنکریاں اتنی بڑی ہوں کہ چٹکی سے ماری جائیں [6]

[1] ذلم یزل واقفًا حتی اسفر جدًّا فدفع قبل ان تطلع الشمس حتی أتی الجمرۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صد ۵۱۲)

[2] اخبر الفضل انہ لم یزل یلبی حتی رمی الجمرۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر غداۃ النحر جزء ۲ صد ۲۰۴) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارد ف الفضل من جمع قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اوّل صد ۵۳۶)

[3] فما ترک التلبیۃ حتی رمی الجمرۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صد ۴۶۲ ورواہ احمد۔ بلوغ جزء ۱۱ صد ۱۸۲)

[4] حتی دخل محسرًا قال علیکم بحصی الخذف (صحیح مسلم عن فضل بن عباس رض کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اوّل صد ۵۳۶) وفی روایۃ اذا دخل منی فھبط حین ھبط محسرًا قال علیکم بحصی الخذف (نسائی کتاب مناسک الحج باب من این یلقط الحصی جزء ۲ صد ۴۰ وسندہٗ صحیح)

[5] حتی اتی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرماھا بسبع حصیات (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صد ۵۱۲) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رمی الجمرۃ التی تلی مسجد منیٰ یرمیھا بسبع حصیات ثم یأتی الجمرۃ الثانیہ فیرمیھا بسبع حصیات ثم یاتی الجمرۃ التی عند العقبۃ فیرمیھا بسبع حصیات (رواہ البخاری تعلیقًا کتاب المناسک باب الدعاء عند الجمرتین جزء ۲ صد ۲۱۹ ورواہ الاسماعیلی موصولًا وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۴ صد ۳۳۳)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ (صحیح مسلم عن فضل بن عباس کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اوّل صد ۵۳۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

کنکریاں چُننے کے بعد بطنِ مُحَسِّر سے تیزی سے گذر جائے [1]

پھر بیچ کے راستہ سے ہوتا ہوتا ہوا جمرۂ عَقَبہ پہنچ جائے [2]

جمرۂ عقبہ پہنچ کر بطن وادی میں اس طرح کھڑا ہو جائے کہ منیٰ داہنی جانب ہو اور کعبہ بائیں جانب۔ اسی حالت میں چاشت کے وقت جمرۂ عَقَبہ پر سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے [3]

آخری کنکری مارنے کے بعد لبّیک کہنا بند کر دے [4]

(۴) جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد یوم النحر کا چوتھا کام خطبہ ہے۔ جمرات کے درمیان امام خطبہ دے اور باقی لوگ خُطبہ سُنیں [5]

[1] حتی اتیٰ بطن محسر فحرک قلیلاً (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۲) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوضع فی وادی محسر (رواہ النسائی عن جابر رضؓ کتاب مناسک الحج باب الایضاع فی وادی محسر جزء ۲ صہ ۳۹ وسندہ صحیح)

[2] ثم سلک الطریق الوسطیٰ التی تخرج علی الجمرۃ الکبریٰ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۲)

[3] رمی عبد اللہ من بطن الوادی فقال واللّٰذی لا الٰہ غیرہ ھٰذا مقام الّذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ صلی اللہ علیہ وسلم وفی روایۃ جعل البیت عن یسارہ ومنیٰ عن یمینہ ورمیٰ بسبع وفی روایۃ فرمیٰ بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب رمی الجمار من بطن الوادی جزء ۲ صہ ۲۱۷ و باب رمی الجمار بسبع حصیات وباب یکبر مع کل حصاۃ جزء ۲ صہ ۲۱۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب رمی الجمرۃ العقبۃ من بطن الوادی جزء اوّل صہ ۵۴۲) رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحیً (صحیح مسلم کتاب الحج باب وقت استحباب الرمی جزء اوّل صہ ۵۴۴)

[4] عن الفضل لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ العقبۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر غداۃ النحر جزء ۲ صہ ۲۰۴ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اوّل صہ ۵۳۶) وفی روایۃ قطع التلبیۃ مع آخر حصاۃ (صحیح ابن خزیمۃ کتاب الحج باب قطع التلبیۃ اذا رمیٰ الحاج جمرۃ العقبۃ۔ سندہٗ صحیح جزء ۴ صہ ۲۸۲)

[5] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب النّاس یوم النحر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الخطبۃ ایام منیٰ جزء ۲ صہ ۲۱۵) عن ام الحصین قالت رأیتہ حین رمی الجمرۃ العقبۃ وانصرف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولاً کثیرًا (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب رمی الجمرۃ العقبۃ یوم النحر راکبًا جزء اوّل صہ ۵۴۳) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر بین الجمرات (ابوداؤد کتاب الحج باب یوم الحج الاکبر جزء اوّل صہ ۲۵۵ وسندہٗ صحیح۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی صہ ۳۶)

⑤ خُطبہ کے بعد اس دن کا پانچواں کام قربانی کرنا ہے۔ لہٰذا خطبہ ختم ہونے کے بعد منیٰ جائے اور قربانی کرے [1]

قربانی کے جانور کی کھال، جھول وغیرہ سب خیرات کردے [2]

اگر قربانی کا جانور میسّر نہ ہو تو قربانی کے بدلہ دس روزے رکھے۔ تین روزے وہیں ایامِ حج میں رکھے اور سات روزے گھر پہنچ کر رکھے [3]

⑥ یَومُ النّحر کا چھٹا کام بال منڈوانا یا کتروانا ہے، قربانی کے بعد سَر کے بال منڈوادے یا کتروادے۔ منڈوانا افضل ہے، پہلے سیدھی طرف کے بال منڈوائے یا کتروائے پھر الٹی طرف کے [4]

عورتیں بال کتروائیں، منڈوائیں نہیں [5]

ناخن بھی کترے [6]

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منی فاتی الجمرۃ فرماھا ثم اتی منزلہ بمنیً ونحر (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان السنۃ یوم النحر ان یرمی ثم ینحر جزء اوّل صہ ۴۵۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحرت ھٰھنا ومنیً کلھا منحر فانحروا فی رحالکم (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما جاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اوّل صہ ۴۱۳)

[2] عن علی رض قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہٗ ان یقوم علیٰ بدنہٖ وان یقسم بدنہ کلّھا لحومھا وجلودھا وجلالھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یتصدق بجلود الھدی جزء ۲ صہ ۲۱۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الھدی جزء اوّل صہ ۴۵۵)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، فمن لّم یجد فصیام ثلٰثۃ ایام فی الحج وسبعۃٍ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ (البقرۃ۔ ۱۹۶)

[4] ثمّ اتی منزلہ بمنیً ونحر ثم قال للحلاق خذ وا شار الی جانبہ الایمن ثمّ الایسر (صحیح مسلم کتاب الحج باب انّ السنۃ یوم النحر ان یرمی ثم ینحر ثم یحلق جزء اوّل صہ ۴۵۵) حلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ من اصحابہٖ وقصر بعضھم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحلق والتقصیر عند الاحلال جزء ۲ صہ ۲۱۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قال اللّٰھم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قالھا ثلاثًا قال وللمقصرین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحلق والتقصیر عند الاحلال جزء ۲ صہ ۲۱۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب تفضیل الحلق علی التقصیر جزء اوّل صہ ۴۵۵)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر (ابوداؤد کتاب الحج باب الحلق والتقصیر جزء اوّل صہ ۲۷۹۔ سندہٗ حسن۔ نیل جزء ۵ صہ ۶۰)

[6] وقلم اظفارہ (رواہ الحاکم فی کتاب الحج باب خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سندہٗ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صہ ۴۷۵)

پھر احرام اُتار دے، جسم سے میل کچیل دُور کرے، نہائے اور حسبِ معمول کپڑے پہن لے [1]
پھر قربانی کا گوشت پکائے۔ اگر کئی قربانیاں ہوں تو ہر ایک میں سے کچھ گوشت لے کر اکٹھا پکائے پھر اس میں سے کچھ کھائے اور شوربہ پیئے [2]
قربانی کا گوشت خود بھی کھائے، مساکین کو بھی کھلائے اور اگر چاہے تو ذخیرہ بھی کر لے [3]
④ یوم النحر کا ساتواں کام طواف افاضہ ہے۔ اِحرام اُتارنے کے بعد خوشبو لگائے اور مکہ معظمہ جا کر کعبہ کا طواف کرے [4]
طواف اُسی طریقہ سے کرے جس طریقہ سے عمرہ میں کیا تھا۔ البتہ اس طواف میں رمل نہ کرے یعنی اکڑ کر نہ چلے اور نہ سیدھا کندھا کھولے [5]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، ثم لیقضوا تفثھم (الحج - ۲۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا أحل حتی انحر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبد رأسہ عند الاحرام وحلق جزء ۲ صہ ۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ان القارن لا یتحلل الا فی وقت تحلل الحاج المفرد جزء اوّل صہ ۵۱۹)

[2] فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثاً وستین بیدہ ثم اعطی علیا فنحر ما غبر واشرکہ فی ھدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمھا وشربا من مرقھا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۳)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر (الحج - ۲۸) قال اللہ تعالیٰ: فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر (الحج - ۳۶) عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا وجلودھا وجلالھا وفی روایۃ لمسلم فی المساکین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یتصدق بجلود الھدی جزء ۲ صہ ۲۱۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الھدی جزء اوّل صہ ۵۵۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا وتزودوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مایاکل من البدن جزء اوّل صہ ۲۱۱)

[4] قال اللہ تعالیٰ: ولیطوفوا بالبیت العتیق (الحج - ۲۹) قالت عائشۃ رض طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی لحلہ حین احرم ولحلہ حین احل قبل ان یطوف (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الطیب بعد رمی الجمار جزء ۲ صہ ۲۲۰ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب للمحرم جزء اوّل صہ ۴۸) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اوّل صہ ۵۴۷)

[5] عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل من السبع الذی افاض فیہ (ابوداؤد، کتاب الحج باب الافاضۃ فی الحج جزء اوّل صہ ۲۸۱ وسندہ صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ جزء ۴ صہ ۳۰۵ والمستدرک جزء اوّل صہ ۴۷۵) اذا طاف فی الحج والعمرۃ اوّل ما یقدم رمل ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت جزء ۲ صہ ۱۸۶)

طواف کے بعد مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے [1]

⑧ یَومُ النّحر کا آٹھواں کام صَفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے۔ طوافِ کعبہ کے بعد صفا اور مَروہ کے درمیان اُسی طریقے سے سعی کرے جس طریقے سے عمرہ میں کی تھی [2]

⑨ یَومُ النّحر کا نواں کام: پھر امام کو چاہیئے کہ ظہر کی نماز پڑھائے۔ نماز کے بعد ہر شخص کو چاہیئے کہ چاہِ زمزم پر جائے اور آبِ زمزم پیئے [3]

اور خوب سیر ہو کر پیئے [4]

پھر کچھ دیر قیلولہ[a] کرے [5]

⑩ یَومُ النّحر کا دسواں کام: پھر مِنیٰ واپس چلا جائے۔ امام کو چاہیئے کہ منیٰ پہنچ کر پھر نمازِ ظہر پڑھائے۔ (جن

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ رض اذا اقیمت صلاۃ الصبح فطوفی علی بعیرک والناس یصلون ففعلت ذالک فلم تصل حتی خرجت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خارجا من المسجد جزء ۲ صد ۱۸۹) قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعًا وصلی خلف المقام رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام جزء ۲ صد ۱۹۰)

[2] عن عائشۃ قالت فطاف الذین کانوا اهلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافًا واحدًا بعد ان رجعوا من منیٰ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب کیف تهل الحائض جزء ۲ صد ۱۷۲) عن ابن عباس رض فاوفرغنا من المناسک جئنا فطفنا بالبیت وبالصفا والمروۃ (رواہ البخاری تعلیقًا فی باب قول اللہ تعالیٰ: ذالک لمن لم یکن حاضری المسجد الحرام جزء ۲ صد ۱۷۱ ووصلہ الاسماعیلی (فتح الباری)

[3] ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافاض الی البیت فصلی بمکۃ الظهر فاتی بنی عبد المطلب یسقون علی زمزم فشرب منہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صد ۴۱۳)

[4] عن ابن عباس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان آیۃ ما بیننا وبین المنافقین انهم لا یتضلعون من زمزم (ابن ماجۃ ابواب المناسک باب الشرب من زمزم وسندہٗ صحیح۔ ابن ماجۃ مع شرح للسندی جزء ۲ صد ۲۵۰)

[5] عن ابن عمر رض انہ طاف طوافا واحدًا ثم یقیل ثم یأتی منی یعنی یوم النحر وہ نعہ عبد الرزاق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الزیارۃ یوم النحر جزء ۲ صد ۲۱۴ ووصل الحدیث المرفوع عن عبد الرزاق ابن خزیمۃ والاسماعیلی فتح الباری جزء ۴ صد ۳۱۶۔ سندہٗ صحیح)

[a] قیلولہ کے معنی دوپہر کو سونا۔

لوگوں نے مکّہ معظمہ میں ظہر کی نماز نہ پڑھی ہو وہ منیٰ میں نمازِ ظہر ادا کرلیں) [1]

اب منیٰ میں قیام کرے اور اس قیام کے دوران کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے [2]

۱۱ ذوالحجّہ

۱۱ ذوالحجّہ کی رات اور دن منیٰ میں گذارے [3]

اور چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرتا رہے [4]

اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے [5]

اس قیام کے دوران قربانی بھی کی جاسکتی ہے [6]

۱۱ تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جمروں پر کنکریاں مارے [7]

پہلے جمرۂ دُنیا پر جائے اور اس پر سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے، پھر آگے

[1] اَنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم افاض یوم النحر ثم رجع فصلّی الظھر بمنی (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اوّل صہ ۵۴۷)

[2] قال اللہ تعالیٰ: فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشدّ ذکرًا (البقرۃ - ۲۰۰)

[3] ان العباس استأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ان یبیت بمکۃ لیالی منیٰ من اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ھل یبیت اھل السقایۃ اوغیرھم بمکۃ لیالی منیٰ جزء ۲ صہ ۲۱۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنی لیالی التشریق جزء اوّل صہ ۵۴۹)

[4] عن ابن عمر رض صلّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصّلوٰۃ بمنی جزء ۲ صہ ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصّلوٰۃ باب قصر الصّلوٰۃ بمنی جزء اوّل صہ ۲۸۰)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واذکروا اللہ فی ایّام معدوداتٍ (البقرۃ - ۲۰۳)

[6] قال اللہ تعالیٰ: ویذکروا اسم اللہ فی ایّام معلومات علیٰ ما رزقھم من بھیمۃ الانعام (الحج - ۲۸)

[7] رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم الجمرۃ یوم النحر ضحی واما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرّمی جزء اوّل صہ ۵۴۴)

www.sirat-e-mustaqeem.net

بڑھے اور ہموار زمین پر قبلہ کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑا رہے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعاء مانگے [1]

پھر جمرۂ وسطیٰ پر جائے اور اس پر بھی سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے، پھر بائیں طرف ہموار زمین پر جو وادی کے قریب ہے جائے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے طویل قیام کرے اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگے اور طویل قیام کرے [2]

پھر بطن وادی میں جا کر جمرۃ العُقبیٰ کے پاس اس طرح کھڑا ہو کہ کعبہ بائیں جانب ہو اور منیٰ داہنی جانب پھر اس جمرہ پر بھی سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے [3]

اس جمرہ پر وقوف نہ کرے بلکہ فوراً واپس چلا آئے [4]

[1] عن ابن عمرؓ انہ کان یرمی الجمرۃ الدنیا بسبع حصیات، یکبر علی کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسہل فیقوم مستقبل القبلۃ فیقوم طویلاً ویدعو ویرفع یدیہ فیقول ھٰکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا رمی الجمرتین یقوم جزء ۲ صہ ۲۱۸)

[2] عن ابن عمرؓ ثم یرمی الوسطیٰ (وفی روایۃ فیرمیھا بسبع حصیات یکبر کلما رمیٰ بحصاۃ) ثم یأخذ ذات الشمال فیستھل ویقوم مستقبل القبلۃ فیقوم طویلاً ویدعو ویرفع یدیہ ویقوم طویلاً فیقول ھٰکذا رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا رمی الجمرتین یقوم وباب الدعاء عند الجمرتین جزء ۲ صہ ۲۱۹)

[3] عن عبد الرحمٰن انہ حج مع ابن مسعودؓ فرآہ یرمی الجمرۃ الکبریٰ بسبع حصیات فجعل البیت عن یسارہ ومنیٰ عن یمینہ (وفی روایۃ فاستبطن الوادی فرمی (جمرۃ) بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم قال من ھٰھنا والذی لا الٰہ غیرہ قام الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ صلی اللہ علیہ وسلم) (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من رمی الجمرۃ العقبہ فجعل البیت عن یسارہ وباب یکبر مع کل حصاۃ جزء ۲ صہ ۲۱۸)

[4] عن ابن عمرؓ یأتی الجمرۃ التی عند العقبۃ فیرمیھا بسبع حصیات، یکبر عند کل حصاۃ ثم ینصرف ولا یقف عندھا (وفی روایۃ ثم یرمی الجمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی ولا یقف عندھا) (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الدعاء عند الجمرتین وباب اذا رمی الجمرتین جزء ۲ صہ ۲۱۹)

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱۲ ذوالحجہ

۱۲ تاریخ کی رات منیٰ میں گذارے، پھر دن کے وقت زوال تک وہیں قیام کرے [۱]

اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے [۲]

اس قیام کے دوران قربانی بھی کی جاسکتی ہے [۳]

۱۲ تاریخ کو بھی چار رکعت کے بجائے دو رکعت پڑھتا رہے [۴]

۱۲ تاریخ کو بھی زوال کے بعد اسی طرح تینوں جمروں پر کنکریاں مارے جس طرح ۱۱ تاریخ کو ماری تھیں [۵]

کنکریاں مارنے کے بعد اگر چاہے تو مکہ معظمہ واپس چلا جائے [۶]

[۱] ان العباس رضؓ استأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ھل یبیت اھل السقایۃ او غیرھم بمکۃ لیالی منی جزء ۲ صـ ۲۱۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنیٰ لیالی التشریق جزء اوّل صـ ۴۷۹)

[۲] قال اللہ تعالیٰ: واذکروا اللہ فی ایامٍ معدودات (البقرۃ - ۲۰۳)

[۳] قال اللہ تعالیٰ: ویذکروا اسم اللہ فی ایامٍ معلومات علیٰ ما رزقھم من بھیمۃ الانعام (الحج - ۲۸)

[۴] عن ابن عمرؓ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیً رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنیً جزء ۲ صـ ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنیً جزء اوّل صـ ۲۸۰)

[۵] انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاۃ ان یرموا یومًا ویدعوا یومًا (صحیح ابن خزیمۃ کتاب الحج باب الرخصۃ للرعاۃ ان یرموا یومًا بسندہٖ صحیح۔ ابن خزیمۃ جزء ۴ صـ ۳۱۹) رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحیً و امّا بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اوّل صـ ۴۴۴)

[۶] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فمن تعجّل فی یومین فلا اثم علیہ (البقرۃ - ۲۰۳)

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱۳ ذوالحجہ

اگر ۱۲ تاریخ کو مکہ معظمہ نہ جائے تو ۱۳ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں گذارے اور دن کے وقت زوال تک وہیں قیام کرے۔ زوال کے بعد تینوں جمروں پر حسبِ سابق کنکریاں مارے [۱]

اس قیام کے دوران بھی چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرے [۲]

اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے [۳]

کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ سے واپس مکہ معظمہ چلا جائے [۴]

پھر ابطح کے مقام پر یا اپنی منزل میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے [۵]

[۱] قال اللہ تعالیٰ: ومن تاخر فلا اثم علیہ (البقرۃ-۲۰۳) عن جابر رضؓ رمیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی واما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول صـ۴۱۴) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاۃ ان یرموا یوما ویدعوا یوما (صحیح ابن خزیمۃ کتاب الحج باب الرخصۃ للرعاۃ سندہٗ صحیح۔ جزء ۴ صـ ۳۱۹)

[۲] عن ابن عمر رضؓ صلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیٰ رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنیٰ جزء ۲ صـ ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنیٰ جزء اول صـ ۲۸۰)

[۳] قال اللہ تعالیٰ: واذکروا اللہ فی ایام معدودات (البقرۃ-۲۰۳)

[۴] قال اللہ تعالیٰ: فمن تاخر فلا اثم علیہ (البقرۃ-۲۰۳)

[۵] قال عبد العزیز سألت انس بن مالکؓ فأین صلی الظہر یوم النفر قال بالابطح (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ صـ ۲۲۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اول صـ ۵۴۸) قال انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء ورقد رقدۃ بالمحصب (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ صـ ۲۲۱) قال ابن عباس رضؓ لیس التحصیب بشیء انما ھو منزل نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب المحصب جزء ۲ صـ ۲۲۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب النزول بالمحصب جزء اول صـ ۵۴۸)

واپسی

جب اپنے گھر کو روانہ ہو تو کعبہ جا کر طوافِ وداع کرے لیکن اس طواف میں رمل نہ کرے[۱]

طواف کے بعد حسبِ معمول مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت پڑھے[۲]

جب سفر شروع کرے اور سواری پر بیٹھ جائے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور وہی دعا پڑھے جو گھر سے روانگی کے وقت پڑھی تھی (یہ دعا عمرہ کے بیان میں گذر چکی ہے) اس دعا کے بعد یہ کلمات پڑھے:-

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ[۳]

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

مکہ معظمہ سے جب نکلے تو ثنیۃ السفلیٰ سے نکلے[۴]

[۱] قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ بات بذی طوی حتی اصبح ثم رکب الی البیت فطاف بہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ صـ ۲۲۱) عن ابن عباس رضؓ امر الناس ان یکون اٰخر عھدھم بالبیت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب طواف الوداع جزء ۲ صـ ۲۲۰ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع جزء اوّل صـ ۵۵۹) اذا طاف فی الحج او العمرۃ اوّل ما یقدم سعی ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت جزء ۲ صـ ۱۸۷)

[۲] قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعًا وصلّٰی خلف المقام رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام جزء ۲ صـ ۱۹۰)

[۳] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوٰی علٰی بعیرہ اخرج حاجًا او معتمرًا سفر کبر ثلاثًا ثم قال سبحن الذی سخر لنا..... الخ واذا رجع قالھن وزاد فیھن اٰئبون تائبون..... الخ (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا رکب جزء اوّل صـ ۵۶۴)

[۴] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل مکۃ من الثنیۃ العلیا ویخرج من الثنیۃ السفلٰی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یدخل مکۃ جزء ۲ صـ ۱۷۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ العلیا والخروج منھا من الثنیۃ السفلٰی جزء اوّل صـ ۵۲۸)

www.sirat-e-mustaqeem.net

واپسی میں ذی طوٰی میں ایک رات گزارے [1]

راستہ میں جب کوئی ٹیلا وغیرہ آئے تو اس کی بلندی پر پہنچ کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر یہ کلمات پڑھے :۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ [2]

(ترجمہ)

(نہیں کوئی حاکم و معبود سوائے اللہ اکیلے کے وہ اکیلا ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کی بادشاہت ہے ۔ ہر قسم کی تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ ہم لوٹنے والے ہیں ، توبہ کرنے والے ہیں ، عبادت کرنے والے ہیں ، سجدہ کرنے والے ہیں ، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں ۔ اللہ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ۔ اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے اکیلے ہی لشکروں کو شکست دی)

جب اپنے شہر میں پہنچے تو مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرے [3]

[1] عن ابن عمرؓ انہ اذا قفر من ذی طوٰی وبات بھا حتی یصبح وکان یذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذالک (رواہ البخاری تعلیقاً فی کتاب المناسک باب من نزل بذی طوٰی اذا رجع من مکۃ جزء ۲ صـ ۱۴۴)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علٰی کل شرف من الارض ثلاث تکبیرات ثم یقول لا الٰہ الا اللہ الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا اراد سفرا او رجع جزء ۸ صـ ۱۰۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب مایقول اذا قفل من سفر الحج وغیرہ جزء اول صـ ۴۶۵)

[3] عن کعب بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر ابدأ بالمسجد فیرکع فیہ رکعتین (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ تبوک جزء ۶ صـ ۵ و صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب حدیث توبۃ کعب بن مالک جزء ۲ صـ ۵۰۲)

متفرّق مسائل

احرام

① مرد، اگر جوتی نہ ملے تو موزے پہن سکتا ہے بشرطیکہ وہ اُن کو اتنا کاٹ دے کہ ٹخنے کھل جائیں [1]

② عورت ہر حالت میں موزے پہن سکتی ہے، کاٹنے کی ضرورت نہیں [2]

③ مرد اگر تہ بند نہ ملے تو پاجامہ پہن سکتا ہے [3]

④ حالتِ احرام میں نہانا اور سر دھونا جائز ہے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص..... ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعھما اسفل من الکعبین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مالا یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صہ ۱۶۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ وما لا یباح جزء اوّل صہ ۴۸۱ واللفظ للبخاری)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرخص للنساء فی الخفین (مسند احمد وسندہٗ جیّد۔ بلوغ جزء ۱ صہ ۱۹۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد الازار فلیلبس السراویل (صحیح بخاری کتاب الحج باب اذا لم یجد الازار فلیلبس السراویل جزء ۳ صہ ۲۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اوّل صہ ۴۸۱ واللفظ للبخاری)

[4] کان ابن عمر رضی اللہ عنہ اذا دخل ادنی الحرم..... ویغتسل ویحدّث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذٰلک (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال عند دخول مکّۃ جزء ۲ صہ ۱۷۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب المبیت بذی طوٰی عند ارادۃ دخول مکّۃ جزء اوّل صہ ۵۲۹ واللفظ للبخاری) سئل ابو ایوب کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل رأسہٗ وھو محرم..... فصب علی رأسہ..... وقال ھٰکذا رأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال للمحرم جزء ۳ صہ ۲)

⑤ حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہیں

① بَرّی یعنی خشکی کا شکار کرنا[1]
② یا شکار کرانا یا شکار میں کسی قسم کا تعاون کرنا[2]
③ زعفران اور ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننا[3]
④ جماع اور جماع کے متعلقات۔ گناہ کے کام اور جنگ وجدال[4]
⑤ مرد کو دو چادروں کے علاوہ کوئی اور کپڑا پہننا[5]
⑥ نکاح کرنا یا نکاح کرانا یا نکاح کا پیغام بھیجنا[6]
⑦ بال کترانا یا منڈوانا[7]

[1] قال اللہ تعالیٰ: وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما (المائدۃ-۹۶)

[2] قلنا أنا کل لحم صید ونحن محرمون..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منکم احد امرہ ان یحمل علیہا او اشار الیہا قالوا لا۔ قال فکلوا (وفی روایۃ لمسلم أشرتم او اعنتم او اصدتم) (صحیح بخاری کتاب المناسک باب لا یشیر المحرم الی الصید جزء۲ صد ۱۶ و صحیح مسلم کتاب الحج باب تحریم الصید للمحرم جزء اول صد ۴۹۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تلبسوا من الثیاب شیئا مسہ زعفران او ورس (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مالا یلبس المحرم من الثیاب جزء۲ صد ۱۶۹ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول صد ۴۸۱)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الحج اشہر معلومات فمن فرض فیہن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج (البقرۃ-۱۹۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثم یحلوا..... ومن کانت معہ امرأتہ فہی لہ حلال (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء۲ صد ۱۷۰)

[5] لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازارہ ورداءہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء۲ صد ۱۶۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یحلوا..... ومن کانت معہ امرأتہ فہی لہ حلال وطیب والثیاب (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء۲ صد ۱۷۰)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب (صحیح مسلم کتاب النکاح باب تحریم نکاح المحرم جزء اول صد ۵۹۰)

[7] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الہدی محلہ (البقرۃ-۱۹۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثم یحلوا او یحلقوا او یقصروا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ جزء۲ صد ۲۱۴)

⑧ سُرمہ لگانا [1]

⑨ خوشبو لگانا [2]

⑩ عورت کو نقاب ڈالنا اور دستانے پہننا [3]

⑪ ایسا کپڑا پہننا جس میں زعفران سے مرکب کوئی خوشبو لگی ہوئی ہو۔ [4]

⑫ حالتِ احرام میں دھوپ سے بچنے کیلئے سایہ کرنے کی اجازت ہے [5]

[1] ان عمر بن عبید اللہ رمدت عینہ فاراد ان یکحلھا فنھاہ ابان ابن عثمان وامرہ ان یضمدھا بالصبر وحدث، عن، عثمان بن، عفان، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعل ذالک (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز مداواۃ المحرم عینہ جزء اول صہ ۴۹۷)

[2] قال جابر قلا بلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ ھدی فلیحلل قال قلنا ای الحل قال الحل کلہ قال فاتینا النساء ولبسنا الثیاب ومسسنا الطیب (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول صہ ۵۰۸) قال ثم یحلوا ومن کانت معہ امرأتہ فھی لہ حلال والطیب (صحیح بخاری باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صہ ۱۷۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تنتقب المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما ینھی من الطیب للمحرم والمحرمۃ جزء ۲ صہ ۱۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب الذی بک فاغسلہ ثلاث مرات، واما الجبۃ (وفی روایۃ لمسلم وعلیھا خلوق) فانزعھا (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول صہ ۴۸۲ و ۴۸۳) و صحیح بخاری کتاب المناسک باب غسل الخلوق ثلاث مرات جزء ۲ صہ ۱۶۷ واللفظ لمسلم)

[5] قالت ام الحصین رأیت اسامۃ وبلالا واحدھما اخذ بخطام ناقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخر رافع ثوبہ یستر الحر حتی رمی جمرۃ العقبۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب رمی الجمرۃ العقبۃ یوم النحر راکبا جزء اول صہ ۴۳۴)

⑦ حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل جانوروں کو مار سکتا ہے

① کوّا، جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی۔
② چیل [1]
③ چوہا [2]
④ بچھو [3]
⑤ کٹ کھنا کتا [4]
⑥ سانپ [5]
⑦ حملہ کرنے والے درندے [6]

⑧ حج افراد کرنے والے اگر میقات پر احرام باندھ کر کسی مجبوری سے بیدھے منیٰ یا عرفات پہنچ جائیں تو کوئی حرج نہیں، اگر کسی مجبوری سے دیر ہو جائے تو اگر یوم عرفہ یا شب یوم النحر کو عرفات میں قیام کرے اور مزدلفہ میں امام کے ساتھ نمازِ فجر میں شریک ہو جائے تو اسکا حج ہو جائے گا [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلھن فی الحرم: الغراب (وفی روایۃ لمسلم الغراب الابقع) والحدأۃ والعقرب والفأرۃ والکلب العقور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یقتل المحرم من الدواب جزء ۳ صہ ۱۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم جزء اوّل صہ ۴۹۳)

[2] سأل رجل ابن عمرؓ ما یقتل الرجل من الدواب وھو محرم قال حدثنی احدی نسوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یأمر بقتل الکلب العقور.... والحیۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم جزء اوّل صہ ۴۹۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل المحرم السبع العادی.... (رواہ الترمذی عن ابی سعید وحسنہ جزء اوّل صہ ۱۷۲)

[4] عن عروۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المزدلفۃ حین خرج الی الصلوٰۃ فقلت یا رسول اللہ انی جئت من جبل طی اکللت راحلتی واتعبت نفسی واللہ ما ترکت من جبل الا وقفت علیہ فھل لی من حج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد صلوٰتنا ھذہ ووقف معنا حتی یدفع وقد وقف بعرفۃ قبل ذالک لیلا او نھارا فقد تم حجہ وقضی تفثہ (رواہ الترمذی وصححہ کتاب الحج باب ما جاء من ادرک الامام بجمع فقد ادرک الحج جزء اوّل صہ ۲۰۷)

⑨ حالتِ احرام میں اگر عورتوں کے سامنے مرد آجائیں تو عورتیں اپنے چہروں پر چادر لٹکالیں [1]

⑩ احرام کی تمام پابندیوں سے قربانی کے بعد آزادی مل جاتی ہے [2]

⑪ حج افراد اور حج قران کا احرام مقررہ مہینے یعنی یکم شوال سے ۱۰ ذی الحجہ کی درمیانی مدت ہی میں باندھا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ نہیں [3]

⑫ مندرجہ بالا مدت میں ۱۰ ذوالحجہ کی رات شامل ہے دن شامل نہیں [4]

⑬ اگر یوم النحر کی شام ہوجائے اور طوافِ افاضہ کے لئے نہ جاسکے تو پھر اسی طرح محرم ہوجائے گا جس طرح رمی سے پہلے تھا، احرام بھی پہننا ہوگا۔ احرام کی پابندیاں طواف افاضہ تک باقی رہیں گی [5]

⑭ اگر حالتِ احرام میں قصداً شکار کرے تو کفارے میں اُسی جیسا ایک جانور جس کا فیصلہ دو عادل آدمی کریں کعبہ کو قربانی کے لئے روانہ کرے یا اس کی قیمت میں مساکین کو کھانا کھلائے یا ان کی گنتی کے برابر روزے رکھے [6]

[1] عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا قالت کنا نغطی وجوھنا من الرجال وکنا نمتشط قبل ذلک فی الاحرام (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک کتاب المناسک باب تغطیۃ الوجہ للمحرمۃ جزء اوّل صـ ۴۵۴ ورواہ ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح۔ ۴/۲۰۳)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی بلغ الھدی محلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الذبح قبل الحلق جزء ۲ صـ ۲۱۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی نسخ التحلل من الاحرام جزء اوّل صـ ۵۱۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا احل حتی انحر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبد رأسہ عند الاحرام جزء ۲ صـ ۲۱۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان القارن لا یتحلل الا فی وقت تحلل الحاج المفرد جزء اوّل صـ ۵۱۹)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الحج أشھرٌ معلومات (البقرۃ۔ ۱۹۷) عن ابن عمر الحج اشھر معلومٰت قال شوال وذوالقعدۃ وعشر من ذی الحجۃ (دار قطنی جزء ۲ صـ ۲۵۸۔ سندہٗ صحیح۔ فتح الباری جزء ۴ صـ ۱۶۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک عرفۃ قبل ان یطلع الفجر فقد ادرک الحج (ترمذی تفسیر سورۃ البقرۃ۔ سندہٗ صحیح۔ جزء اوّل صـ ۳۳۰)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا انتم امسیتم قبل ان تطوفوا بھٰذا البیت عدتم حرمًا کھیئتکم قبل ان ترموا الجمرۃ حتی ان تطوفوا بہ (مسند احمد عن ام سلمۃ رضی۔ سندہٗ صحیح۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی صـ ۳۳)

[6] قال اللہ تعالیٰ ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم یحکم بہ ذوا عدل منکم ھدیا بالغ الکعبۃ او کفارۃ طعام مساکین او عدل ذٰلک صیاما (المائدۃ۔ ۹۵)

www.sirat-e-mustaqeem.net

طوافِ کعبہ

① اگر عورت اذیّتِ ماہانہ کی وجہ سے طواف افاضہ نہ کر سکے تو جب غسل کر کے پاک ہو جائے اس وقت طواف کرے [1]

② اگر عورت اذیّت ماہانہ کی وجہ سے طواف وداع نہ کر سکے تو وہ بغیر طواف وداع کئے اپنے گھر جا سکتی ہے [2]

③ عمرہ کے طواف کے علاوہ دوسرے طوافوں میں عورتوں کو نقاب ڈالنی چاہیئے [3]

④ طوافِ کعبہ نماز کی مثل ہے۔ البتہ اس میں بولنا جائز ہے لیکن صرف نیک بات کہے [4]

⑤ دورانِ طواف پانی پینا جائز ہے [5]

⑥ بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے طواف سواری پر کیا جا سکتا ہے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لعائشۃ رضؓ) افعلی کما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطہری (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلہا الا الطواف جزء ۲ صہ ۱۹۵)

[2] عن عائشۃ رضؓ ان صفیۃ بنت حیی زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضت فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احابستنا ہی قالوا انہا قد افاضت قال فلا اذًا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا حاضت المرأۃ بعد ما افاضت جزء ۲ صہ ۲۲۰ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع جزء اوّل صہ ۵۵ و اللفظ للبخاری)

[3] عن عائشۃ رضؓ انہا کانت تطوف بالبیت وہی منتقبۃ (مصنف عبد الرزاق جزء ۵ صہ ۲۵۔ رجالہ ثقات و سندہ صحیح)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الطواف بالبیت مثل الصلوٰۃ الا انکم تتکلمون فمن تکلم فلا یتکلم الا بخیر (صحیح ابن خزیمۃ۔ کتاب مناسک الحج باب الرخصۃ فی التکلم بالخیر فی الطواف جزء ۴ صہ ۲۲۲ و سندہ صحیح۔ مناسک الحج للالبانی صہ ۲۲ و ابن خزیمۃ ۴/۲۲۲ و المستدرک ۱/۴۵۹)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب ماء فی الطواف (رواہ الحاکم کتاب الحج باب الحجر من البیت سندہ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صہ ۴۶۰)

[6] عن ام سلمۃ رضؓ قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب المریض یطوف راکبا جزء ۲ صہ ۱۹۰)

⑦ اگر عورتیں کعبہ کے اندر جائیں تو مردوں کو باہر کر دیا جائے [1]

⑧ عورتیں کعبہ کا نفلی طواف رات کے وقت کریں۔ عورتوں کو مردوں کے ساتھ خلط ملط ہو کر طواف نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اُن کے اور مردوں کے درمیان کوئی پردہ وغیرہ ہونا چاہیئے [1]

⑨ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو طواف کرائے تو اُس کو اپنے جسم سے رسّی وغیرہ سے نہ باندھے بلکہ ہاتھ پکڑ کر طواف کرائے [2]

⑩ بیمار عورت طوافِ وداع کے بعد کی دو رکعتیں مسجدِ حرام کے باہر جا کر پڑھ سکتی ہے [3]

[1] کانت عائشۃ رضؓ تطوف، حجرۃ من الرجال لا تخالطھم۔۔۔۔ یخرجن متنکرات باللیل فیطفن مع الرجال۔۔۔۔ ولکنھن کنّ اذا دخلن البیت قمن حتی یدخلن واخرج الرجال (رواہ البخاری تعلیقا کتاب المناسک باب طواف النساء مع الرجال جزء ۲ صـ ۱۸۷ و رواہ عبد الرزاق موصولاً فی کتاب الحج جزء ۵ صـ ۶۷ و سندہٗ صحیح)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرّ وھو یطوف بالکعبۃ بانسان ربط یدہٗ الی انسان بسیر او بخیط او بشیء غیر ذالک فقطعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثمّ قال قدہٗ بیدہٖ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الکلام فی الطواف جزء ۲ صـ ۱۸۸)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اراد الخروج ولم تکن ام سلمۃ رضؓ طافت بالبیت وارادت الخروج فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت صلوٰۃ الصبح فطوفی علی بعیرک والناس یصلون ففعلت ذالک فلم تصل حتی خرجت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتین الطواف خارجًا من المسجد جزء ۲ صـ ۱۸۹)

نوٹ:۔ طواف میں اللّٰھمّ انی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاٰخرۃ اور سبحان اللہ والحمدُ للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنے کی حدیث غیر محفوظ ہے (حواشی علامہ سندی علی ابن ماجۃ جلد ۲ صـ ۲۲۵) حافظ ابن حجر رحؒ کہتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے (بلوغ الامانی جزء ۱۲ صـ ۶۹) ربّنا اتنا۔۔۔۔ کے علاوہ طواف کی تمام دعائیں سنداً ضعیف ہیں (نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۴۰) بعض کتابوں میں ہر چکر کی علیحدہ علیحدہ دعائیں لکھی ہوئی ہیں یہ تمام دعائیں گھڑی ہوئی ہیں۔ ان کا پڑھنا بدعت ہے۔ کعبہ کو دیکھ کر "اللّٰھمّ زد ھذا البیت تشریفا۔۔۔۔" پڑھنا ثابت نہیں، سند ضعیف ہے۔ (نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۳۱)

حج اور عمرہ کے علاوہ کعبہ کے متعلق دوسرے مسائل

کعبہ کے اندر جائے تو بیٹھ کر حمد و ثناء کرے، اللہ اکبر کہے، لآ الٰہ الا اللہ پڑھے۔ پھر کھڑے ہو کر اس کے کونوں پر سینہ، رخسار اور ہاتھ رکھے۔ لآ الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہے اور دعاء مانگے [1]

ملتزم (یعنی بابِ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی حصہ) سے رخسار، پیشانی، ہاتھ اور سینہ چمٹائے [2]

حجرِ اسود پر سجدہ کرے [3]

کعبہ کے اندر نماز پڑھے [4]

اگر کعبہ کے اندر نماز نہ پڑھ سکے تو حطیم میں نماز پڑھے کیوں کہ حطیم کعبہ ہی کا جزء ہے [5]

[1] عن اسامۃ رض قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فجلس وحمد اللہ واثنیٰ علیہ وکبر وھلل ثم مال الیٰ ما بین یدیہ من البیت فوضع صدرہ علیہ وخدہ ویدیہ ثم کبر وھلل ودعا فعل ذالک بالارکان کلھا (نسائی کتاب الحج باب وضع الصدر علی ما استقبل من دبر الکعبہ جزء ۲ صہ ۲۸۔ رجالہ رجال الصحیح۔ نیل جزء ۵ صہ ۷۳۔ سندہٗ صحیح)

[2] قام عبد اللہ بن عمرو رض بین الحجر والباب والصق صدرہٗ ویدیہ وخدہٗ الیہ ثم قال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع (مصنف عبد الرزاق کتاب الحج جزء ۵ صہ ۷۵۔ حسنہ الالبانی۔ مناسک الحج للالبانی صہ ۲۱)

[3] قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحجر وسجد علیہ (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صہ ۴۵۵)

[4] عن بلال رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ فی الکعبہ جزء ۲ صہ ۱۸۴)

[5] عن عائشۃ رض قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحجر وقال صلی فی الحجر ان اردت دخول البیت فانما ھو قطعۃ من البیت (جامع ترمذی کتاب الحج باب ما جاء فی الصلوٰۃ فی الحجر جزء اوّل صہ ۲۷۱ صحح الترمذی)

عورت اور سفر

عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے [1]
اور حج بھی نہ کرے [2]

سعی

حج قران کرنے والا، صفا و مروہ کی سعی دوبارہ نہ کرے (عمرہ کی سعی حج کے لئے کافی ہے) [3]

تلبیہ (یعنی لبیک کہنا)

اگر راستہ میں کسی خطرہ یا بیماری کی وجہ سے رک جانے اور مکہ معظمہ تک نہ پہنچنے کا اندیشہ ہو تو تلبیہ کی ابتداء ان الفاظ سے کرے :-

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحَلِّيْ
مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ [4]

(ترجمہ)

(میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں۔ میرے احرام اُتارنے کی جگہ وہی ہے جہاں تُو مجھے روک دے)

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حج النساء جزء ۳ صـ ۲۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحجن امرأۃ الا ومعھا ذو محرم (دار قطنی کتاب الحج جزء ۲ صـ ۲۵۷۔ محلی ابن حزم۔ نیل الاوطار جزء ۴ صـ ۲۲۷)

[3] قالت عائشۃ رض واما الذین جمعوا بین الحج والعمرۃ طافوا طوافا واحدا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب طواف القارن جزء ۲ صـ ۱۹۲) قرن الحج والعمرۃ نطاف بھما طوافا واحدا (رواہ الترمذی وحسنہ باب ما جاء ان القارن یطوف طوافا واحدا جزء اوّل صـ ۱۹۱) فلما کان یوم النحر قد موا فطافوا بالبیت ولم یطوفوا بین الصفا والمروۃ (ابوداؤد۔ سندہ صحیح) [4] ان ضباعۃ بنت الزبیر اُتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی اریدالحج افاشترط قال نعم قالت کیف اقول قال قولی لبیک الخ (رواہ الترمذی وصححہ۔ کتاب الحج باب ما جاء فی اشتراط فی الحج جزء اوّل صـ ۱۸۹)

کعبہ تک نہ پہنچ سکنا

اگر کسی وجہ سے راستہ میں کسی مقام پر رکنا پڑے اور کعبہ تک پہنچنے کا امکان باقی نہ رہے تو اسی مقام پر قربانی کر کے سر منڈوا دے یا بال کتروا دے اور احرام اتار دے [1]

آبِ زمزم

آبِ زمزم کو گھر لے جا سکتا ہے [2]
آبِ زمزم کو جس مقصد کیلئے چاہے پئے [3]
آبِ زمزم سر پر بھی ڈالے [4]

قیام منیٰ اور رمی یعنی کنکریاں مارنا

① ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گذارنا ضروری ہے، البتہ جو شخص بارہ تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد چلا جائے اسے تیرہویں تاریخ کی رات منیٰ میں گذارنا ضروری نہیں [5]

② آبِ زمزم پلانے والے ان راتوں میں مکہ معظمہ میں رہ سکتے ہیں [6]

[1] عن عبداللہ بن عمرؓ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتمرین فحال کفار قریش دون البیت فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنہ وحلق رأسہ وعن المسورؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر قبل ان یحلق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب النحر قبل الحلق فی الحصر جزء ۳ صـ ۱۲۰۱)

[2] عن عائشۃؓ انہا کانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ (رواہ الترمذی وحسنہ کتاب الحج باب (خال) جزء اوّل صـ ۲۹۵ - صححہ الحاکم - نیل جزء ۵ صـ ۲۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماء زمزم لما شرب لہ (رواہ الدارقطنی عن ابن عباسؓ فی کتاب الحج جزء ۲ صـ ۲۸۴ سندہ صحیح - مناسک الحج للالبانی صـ ۲۳)

[4] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمل وصلی رکعتین ثم عاد الی الحجر ثم ذہب الی زمزم فشرب منہا وصب علی رأسہ (مسند احمد عن جابرؓ - سندہ جید - بلوغ جزء ۱۲ صـ ۷۲) [5] ان العباسؓ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ہل یبیت اہل السقایۃ او غیرہم بمکۃ لیالی منی جزء ۲ صـ ۲۱۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنی لیالی التشریق جزء اوّل صـ ۴۲۹) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ (البقرۃ - ۲۰۳)

③ اونٹوں کے چرواہوں کو اجازت ہے کہ وہ ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں نہ گذاریں [1]

④ اونٹوں کے چرواہے اگر منیٰ میں ایام تشریق کی راتیں نہ گذاریں تو انہیں اجازت ہے کہ وہ دس ذی الحجہ کو کنکریاں ماریں، پھر ۱۱ یا ۱۲ ذوالحجہ کو دو دن کی کنکریاں اکٹھی مار لیں [2]

⑤ ۱۰ ذی الحجہ کے ارکان حج میں سے اگر نادانستہ کوئی عمل آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں [3]

⑥ عورتیں اور بچے رات ہی کو مزدلفہ کا وقوف کر کے رات ہی کو جمرۂ عقبہ جا سکتے ہیں۔ عورتیں رات ہی کو کنکریاں مار سکتی ہیں۔ لڑکے سورج نکلنے کے بعد کنکریاں ماریں [4]

قربانی

① جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے وہ میقات پر اس کی گردن میں اون کا پٹہ ڈال دے۔ پھر اس

[1] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرعاء الابل فی البیتوتۃ (رواہ الترمذی وصححہ کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصۃ للرعاء ان یرموا یوماً ویدعوا یوماً جزء اوّل صد ۲۹۳)

[2] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرعاء الابل فی البیتوتۃ ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فیرمونہ فی احدھما (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصۃ للرعاء ان یرموا یوماً جزء اوّل صد ۲۹۳)

[3] قال رجل لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج فجاء اٰخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج فما سئل یومئذٍ عن شیءٍ قدم ولا اخر الا قال (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) افعل ولا حرج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الفتیا علی الدابۃ عند الجمرۃ جزء ۲ صد ۲۱۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب من حلق قبل النحر جزء اوّل صد ۵۴۶)

[4] کان ابن عمرؓ یقدم ضعفۃ اھلہ وکان ابن عمر یقول ارخص فی اولئک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من قدم ضعفۃ اھلہ بلیل جزء ۲ صد ۲۰۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ جزء اوّل صد ۵۴۲) سمعت اسماء الجمرۃ ثم رجعت فصلت الصبح فی منزلھا قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن للظعن (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من قدم ضعفۃ اھلہ بلیل ۲/۲۰۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ جزء اوّل صد ۵۴۰) أبیتنّ لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من تقدم من جمع الی منی لرمی الجمار ورواہ النسائی نحوہ ۔ سندہ صحیح)

کی گردن میں دو جوتیاں) لٹکا دے (تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ قربانی کا جانور ہے) اور اشعار کرے [1]
یعنی کوہان والے جانور کے کوہان کی داہنی جانب سے کچھ خون نکال دے [2]

② پھر خون پونچھ ڈالے [3]

③ ضرورتاً قربانی کے جانور پر سوار ہونا جائز ہے [4]

④ قربانی کا جانور اگر راستہ میں رک جائے اور چل نہ سکے تو اس کو راستہ ہی میں ذبح کر دے، پھر اس کی جوتی کے تلے کو خون سے تر کر کے اس کے جسم پر لگا دے [5] (تاکہ گذرنے والے اسے قربانی سمجھ کر کھا سکیں) البتہ قربانی کرنے والا اور اس کے ساتھ والے اس جانور کا گوشت نہ کھائیں [6]

نوٹ:۔ جانور کی جوتی سے مراد وہ جوتی ہے جو اس کے گلے میں لٹکی ہوئی ہو۔

[1] عن ابن عباس قلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعلین واشعر الھدی واشعر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من اشعر وقلد بذی الحلیفۃ جزء ۲ صـ ۲۰۷) عن ام المؤمنین قالت، فتلت قلائدھا من عھن کان عندی (صحیح بخاری کتاب المناسک، باب القلائد من العھن جزء ۲ صـ ۲۰۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب بعث الھدی الی الحرم جزء اول صـ ۵۵۱ وقلدھا نعلین (صحیح مسلم کتاب الحج باب تقلید الھدی واشعارہ جزء اول صـ ۵۲۵)

نوٹ:۔ جانور کی گردن میں جوتیاں لٹکانا اس بات کی علامت ہے کہ وہ قربانی کا جانور ہے اس طرح وہ جانور لوٹ مار سے بچ جاتا ہے۔

[2] فاشعرھا فی صفحۃ سنامھا الایمن وسلت الدم (صحیح مسلم کتاب الحج باب تقلید الھدی واشعارہ جزء اول صـ ۵۲۵)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلد نعلین واشعر الھدی فی الشق الایمن بذی الحلیفۃ واماط عنہ الدم (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ما جاء فی اشعار البدن جزء اول صـ ۲۸۰)

[4] ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلاً یسوق بدنۃ قال ارکبھا قال انھا بدنۃ قال ارکبھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقلید النعل جزء ۲ صـ ۲۰۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز رکوب البدنۃ المھداۃ جزء اول صـ ۵۵۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارکبھا بالمعروف اذا الجئت الیھا حتی تجد ظھرا (صحیح مسلم کتاب الحج باب رکوب البدنۃ المھداۃ جزء اول صـ ۵۵۴)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عطب منھا شیء وخشیت علیہ موتا فانحرھا ثم اغمس نعلھا فی دمھا ثم اضرب بہ صفحتھا ولا تطعمھا انت ولا احد من اھل رفقتک (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یفعل بالھدی اذا عطب جزء اول صـ ۵۵۴)

⑤ حج تمتع کرنے والے کو اگر جانور میسر نہ ہو تو دس روزے رکھے، تین روزے ایام حج میں یعنی ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ کو، باقی سات روزے گھر پہنچ کر رکھے [1]

نوٹ:۔ ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ کو روزے رکھنا صرف اسی صورت میں جائز ہے۔ اگر یہ صورت نہ ہو تو ان تاریخوں کے روزے رکھنا حرام ہے [2]

⑥ قربانی کے لئے جانور مکہ معظمہ بھیج سکتے ہیں، ایسے جانور کے گلے میں گھر پر پٹہ ڈال دے اور گھر ہی میں اشعار کر دے، جانور بھیجنے والے پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہوگی [3]

⑦ اگر حج یا عمرہ کرنے والا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوانے پر مجبور ہو جائے گا تو سر منڈوا کر کفارہ ادا کرے، یعنی تین روزے رکھے یا تین صاع غلہ چھ مساکین میں برابر برابر تقسیم کرے یا ایک بکرے کی قربانی کرے [4]

حج بدل وغیرہ

① جو شخص خود حج کرنے کے قابل نہ ہو وہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے [5]

② عمرہ بھی کرا سکتا ہے [6]

[1] قال اللہ تعالیٰ، فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام فی الحج و سبعۃ اذا رجعتم (البقرہ- ۱۹۶)

[2] لم یرخص فی ایام التشریق ان یصمن الا لمن لم یجد الھدی (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صیام ایام التشریق جزء ۳ صـ ۵۶)

[3] عن عائشۃ رض قالت، فتلت قلائد بدن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم قلدھا واشعرھا واھداھا فما حرم علیہ شیء وکان قد احل لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من اشعر وقلد بذی الحلیفۃ جزء ۲ صـ ۲۰۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب بعث الھدی الی الحرم جزء اول صـ ۴۵۲)

[4] عن کعب نمرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یطعم فرقا بین ستۃ (وفی روایۃ لکل مسکین نصف صاع) او یھدی شاۃ او یصوم ثلاثۃ ایام (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاطعام فی الفدیۃ نصف صاع و باب النسک شاۃ جزء ۳ صـ ۱۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز حلق الرأس للمحرم جزء اول صـ ۴۹۶ واللفظ للبخاری)

[5] قالت امرأۃ یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یستوی علی الراحلۃ فھل یقضی عنہ ان احج عنہ قال نعم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحج لمن لا یستطیع الثبوت علی الراحلۃ جزء ۳ صـ ۲۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الحج عن العاجز جزء اول صـ ۴۰۱)

[6] عن ابی رزین انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر (رواہ الترمذی وروی فی کتاب الحج باب ما جاء فی الحج عن الشیخ الکبیر جزء اول صـ ۲۸۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

③ اگر کسی نے حج کرنے کی نذر مانی ہو اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مر جائے تو اس کی اولاد کو وہ نذر پوری کرنی چاہیئے [1]

④ میت کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے [2]

⑤ حج بدل صرف وہی کر سکتا ہے جو اپنا حج پہلے کر چکا ہو [3]

⑥ بچہ کو بھی حج کرا سکتے ہیں، ثواب حج کرانے والے کو ملے گا [4]

⑦ عاقل بالغ ہونے کے بعد اُسے پھر حج کرنا ہوگا [5]

⑧ اگر کسی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہ کر سکے تو حج کے بعد کرے [6]

⑨ اس عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھے [7]

⑩ غلام نے اگر بحالت غلامی حج کر لیا ہے تو آزاد ہونے کے بعد اُسے پھر حج کرنا ہوگا، اسی طرح دیہاتی کو ہجرت کے بعد دوبارہ حج کرنا ہوگا [8]

[1] ان امرأة جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی نذرت ان تحج فلم تحج حتی ماتت أفاحج عنها قال نعم حجی عنها (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحج والنذور جزء ۳ صـ ۲۳)

[2] قالت (امرأة) انی تصدقت علی أمی بجاریة وانها ماتت..... قالت انها لم تحج قط أفاحج عنها قال حجی عنها (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت جزء اول صـ ۴۶۴)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلاً یقول لبیک عن شبرمة قال من شبرمة قال أخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم حج عن شبرمة (ابوداؤد کتاب الحج باب الرجل یحج عن غیرہ جزء اول صـ ۲۵۹ وسندہ صحیح۔ نیل ۴/۲۴۸)

[4] عن ابن عباس رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرفعت الیہ امرأة صبیا فقالت ألهذا حج قال نعم ولک اجر (صحیح مسلم کتاب الحج۔ باب صحة حج الصبی جزء اول صـ ۴۶۱)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا عقل فعلیہ حجة اخری (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء اول صـ ۴۸۱) ایما صبی حج ثم بلغ الحنث فعلیہ ان یحج حجة أخری (رواہ الخطیب البغدادی والضیاء وسندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صـ ۵۲۹)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرة (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الحج باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرة جزء اول صـ ۱۵۲)

[7] عن عبد الرحمن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یردف عائشة ویعمرها من التنعیم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب عمرة التنعیم جزء ۳ صـ ۴)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اعرابی حج ثم هاجر فعلیہ ان یحج حجة اخری وایما عبد حج ثم أعتق فعلیہ ان یحج حجة أخری (رواہ الخطیب والضیاء وسندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صـ ۵۲۹)

اذیّت ماہانہ اور نفاس

① جو عورت اذیتِ ماہانہ میں ہو وہ عمرہ نہ کرے، اُسے چاہیئے کہ سر کھول دے، کنگھی کرے، پیر نہ لائے اور حج کا احرام باندھ لے، مناسکِ حج میں سے سوائے طواف کے تمام مناسک ادا کرے جب اذیتِ ماہانہ سے پاک ہو جائے اور غسل کرلے تو طواف کرے [1]

② اگر کسی عورت نے اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے عمرہ نہ کیا ہو تو حج کے بعد تنعیم جائے، وہاں احرام باندھے اور پھر عمرہ کرے [2]

③ اگر عورت حالتِ نفاس میں ہو تو نہا لے، اور لنگوٹ باندھ کر حج کا احرام باندھ لے [3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انقضی رأسک وامتشطی واهلی بالحج ودعی العمرۃ ففعلت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب کیف تهل الحائض والنفساء جزء ۲ صـ ۱۷۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اوّل صـ ۱۵۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان هذا امر کتبہ اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اهلی بالحج (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اوّل صـ ۱۵۰۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعلی کما یفعل الحاج غیر انک لا تطوفی بالبیت حتی تطهری (وفی روایۃ لمسلم حتی تغتسلی) (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض مناسک کلها الا الطواف جزء ۲ صـ ۱۹۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اوّل صـ ۱۵۰۳)

[2] عن عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی العمرۃ ففعلت، فلما قضینا الحج ارسلنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع عبد الرحمٰن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب کیف تهل الحائض جزء ۲ صـ ۱۷۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اوّل صـ ۱۵۰)

[3] نفست اسماء بنت عمیس بمحمد بن ابی بکر بالشجرۃ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر یامرها ان تغتسل وتهل (صحیح مسلم کتاب الحج باب احرام النفساء جزء اوّل صـ ۱۵۰)

www.sirat-e-mustaqeem.net

قیام عرفات

عرفہ کے دن بالوں کا پراگندہ اور غبار آلود ہونا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے [1]

حاجی کو عرفات میں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے [2]

نوٹ :۔ عرفہ کے دن لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ پڑھنے کے متعلق جو حدیث ہے وہ ضعیف ہے [3]

حج اور تجارت

حج کے ایام میں تجارت کی جا سکتی ہے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل لیباھی الملائکۃ باھل عرفات یقول : انظروا الی عبادی شعثًا غبرًا (رواہ احمد وسندہٗ صحیح ۔ بلوغ الامانی جزء ۱۱ ص ۸)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم عرفۃ بعرفۃ جزء اوّل ص ۳۳۸ ۔ سندہٗ صحیح ۔ فتح الباری جزء ۵ ص ۱۴۲)

[3] (نیل الاوطار جزء ۵ ص ۵۲)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم (البقرۃ ۔ ۱۹۸)

قرآن مجید اور اسکے متعلقات

قرآنِ مجید اور اس کی تلاوت

بہتر یہ ہے کہ باوضو تلاوت کرے، ناپاکی کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے [1]

نہ قرآنِ مجید کو ہاتھ لگائے [2]

قرآنِ مجید کی عزت و تکریم کرے، کسی قسم کی بے ادبی نہ کرے [3]

قرآنِ مجید کو کسی بلند چیز پر رکھ کر تلاوت کرے [4]

قرآنِ مجید کی تعلیم اس طرح حاصل کرے کہ پہلے دس آیات کا سبق لے، جب ان آیات کا علم حاصل ہو جائے اور ان پر عمل کرنا سیکھ جائے تو پھر دوسری دس آیات کا سبق لے [5]

[1] توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قرأ شیئاً من القرآن ثم قال ھٰکذا لمن لیس بجنب فاما الجنب فلا ولا آیۃ (رواہ احمد وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ۵۱۷) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئنا القرآن علی کل حال مالم یکن جنبا (رواہ الترمذی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ۵۱۰)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمس القرآن الا طاھر (رواہ النسائی والدارقطنی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ۵۲۲)

[3] قال اللہ تعالیٰ: انہٗ لقرآن کریم (الواقعۃ۔۷۷) قال اللہ تعالیٰ بل ھو قرآن مجید (البروج) وانہ لکتاب عزیز (حٰمٓ السجدۃ) وقال تعالیٰ لا تحلوا شعآئر اللہ (المائدۃ۔۲) ومن یعظم شعآئر اللہ فانھا من تقوی القلوب (الحج۔۳۲) ومن یعظم حرمٰت اللہ فھو خیر لہ عند ربہ (الحج۔۳۰)

[4] وقال اللہ عزوجل مرفوعۃ مطھرۃ (عبس۱۴)

[5] عن ابن مسعودؓ انھم قالوا یقترئون من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر آیات فلا یأخذون فی العشر الاخرای حتی یعلموا ما فی ھٰذہٖ من العلم والعمل قالوا فعلمنا العلم والعمل (رواہ احمد والحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جلد ۸ ص ۹)

جب قرأت شروع کرے تو أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ پڑھے [1]

قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھے، ہر آیت پر رُکے، ہر حرف واضح طور پر ادا ہو [2]

قرأت کھینچ کھینچ کر کرے اور اچھی آواز سے کرے [3]

آواز کو حلق میں پھرائے [4]

تدبر اور غور و فکر کے ساتھ تلاوت کرے [5]

قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھے اور تین دن سے کم میں ہرگز ختم نہ کرے [6]

جو سمجھ میں آئے اس پر عمل کرے جو سمجھ میں نہ آئے اس کو اس کے عالم کی طرف لوٹائے (یعنی کسی عالم سے پوچھ لے) [7]

[1] قال اللہ عزوجل فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم (النحل۔۹۸) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ قال سبحانک اللھم..... اعوذ باللہ..... الخ (رواہ ابوداؤد والنسائی عن ابی سعید، صححہ الحاکم۔ نیل الاوطار جزء ۲۔ ص ۱۶۴۔ وصححہ احمد محمد شاکر فی تعلیقاتہ علی الترمذی)

[2] قال اللہ تعالیٰ ورتل القرآن ترتیلاً (المزمل) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع قراءتہ یقول الحمد للہ رب العالمین ثم یقف ثم یقول الرحمٰن الرحیم ثم یقف (رواہ الترمذی فی ابواب القراءۃ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۴ صہ ۳۷۲) قراءۃ مفسرۃ حرفاً حرفاً (رواہ الترمذی فی ابواب فضائل القرآن وصححہ)

[3] کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدًّا (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یتغن بالقرآن (صحیح بخاری کتاب التوحید) وقال زینوا القرآن باصواتکم (رواہ ابوداؤد فی کتاب الصلوٰۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ) وقال حسنوا القرآن باصواتکم (رواہ الدارمی وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۶۷۶)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ وھو یرجّع (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن)

[5] وقال تعالیٰ کتاب انزلناہ الیک مبارک لیدبروا اٰیاتہ ولیتذکر اولوا الالباب۔ (صٓ۔ ۲۹)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفقہ من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۳۶۹)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما عرفتم منہ فاعملوا بہ وما جھلتم منہ فردّوہ الی عالمہ (رواہ ابوداؤد من عبداللہ بن عمرؓ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۸ ص ۳۹)

تجویدیوں کی طرح الفاظ کو سیدھا نہ کرے، نہ چہرے کو بگاڑے [1]

قرآنِ مجید کو یاد کرتا رہے، قرآن مجید کے متعلق یہ نہ کہے کہ میں بھول گیا، بلکہ یہ کہے کہ میں بھلا دیا گیا [2]

قرآن مجید پڑھے جب تک اس کے معانی میں اختلاف نہ ہو، جب اختلاف ہو تو اٹھ جائے، بحث مباحثہ نہ کرے [3]

قرآنِ مجید کو دشمن کے ملک میں نہ لے جائے [4]

جب سجدہ کی آیت پڑھے تو اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے۔ سننے والے بھی سجدہ کریں۔ سجدہ میں تین بار یہ دعا پڑھے۔ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ [5]

ترجمہ:۔ میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس ہستی نے اپنی قدرت اور قوت سے چہرے کو بنایا، اس کے کان بنائے اور اسکی آنکھیں بنائیں۔ بابرکت ہے اللہ جو بہترین بنانے والا ہے [6]

قرآنِ مجید میں کل پندرہ سجدے ہیں جن میں سے دو سورۂ حج میں ہیں [7]

جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھے [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیجئ اقوام یقیمونہ کما یقام القدح یتعجلونہ ولا یتاجلونہ (رواہ ابوداؤد فی کتاب الصلوٰۃ وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ جلد ۱ جزء ۳ صفحہ ۱۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما لاحدھم ان یقول نسیت آیۃ کیت وکیت بل نسی واستذکروا القرآن (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیہ قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنہ (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جدال فی القرآن کفر (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح بلوغ جزء ۱۹ ص ۲۷۱)

[4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو (صحیح بخاری وصحیح مسلم

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل اذا سجد..... (رواہ الترمذی فی کتاب الصلوٰۃ وصححہ ورواہ الحاکم والبیھقی وصححہ ابن السکن وقال فی آخرہ ثلاثا۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۵۰۔ نوٹ:۔ ترمذی نے صرف قولہ تک روایت کیا ہے) وکان اذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا معہ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ لین والحاکم الاکبر وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۴۹)

[6] عن ابن عمرو ابن العاصؓ قال اقرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس عشرۃ سجدۃ فی القرآن منھا ثلث فی المفصل وفی سورۃ الحج سجدتین (رواہ ابوداؤد وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۴۷)

[7] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقرأ سبح اسم ربک الاعلیٰ قال سبحان ربی الاعلیٰ (رواہ ابوداؤد وصححہ العزیزی۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۴۱۲)

قرآنِ مجید کے ذریعے روزی کمانا بہترین ذریعہ معاش ہے [1]
لیکن قرآنِ مجید پڑھ کر یا سنا کر روزی نہ کمائے [2]
تلاوت قرآن مجید کے وقت سلام نہ کرے [3]
تلاوتِ قرآنِ مجید کے وقت بات نہ کرے بلکہ خاموش رہے اور توجہ سے سنے [4]
قرآن مجید خود بھی سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے [5]

قرآنِ مجید کی تفسیر

آیاتِ متشابہات کے مطالب کی جستجو نہ کرے [6]
جس چیز کا علم نہ ہو سکے اس کے پیچھے نہ پڑے [7]
تفسیر اپنی رائے سے نہ کرے [8]
تفسیر قرآنِ مجید میں اختلاف اور جھگڑا نہ کرے [9]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق ما اخذتم علیہ اجراً کتاب اللہ (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأوا القرآن ولا تاکلوا بہ (رواہ احمد وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۵ ص ۱۲۵ والاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ۳ ص (۱۲) سیجیئ قوم یقرءون القرآن یسئلون الناس بہ (رواہ احمد وسندہ حسن۔ بلوغ جزء ۱۵ ص ۱۲۵)

[3] عن ابی سعید قارئ یقرأ علینا اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علینا فلما قام سکت القاری فسلم (رواہ ابوداؤد ورجالہ ثقات۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۳۶۷ وسندہ حسن)

[4] قال اللہ عزوجل: واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون (الاعراف۔ ۲۰۴)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ (صحیح بخاری)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فأما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ (آل عمران۔ ۷)

[7] قال اللہ تعالیٰ: ولا تقف ما لیس لک بہ علم (بنی اسرائیل۔ ۳۶)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار (رواہ الترمذی وصححہ)

[9] سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصوات رجلین اختلفا فی آیۃ فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرف فی وجھہ الغضب فقال انما ھلک من کان قبلکم باختلافھم فی الکتاب (صحیح مسلم) وفی روایۃ عن ابن مسعودؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تختلفوا فان من کان قبلکم اختلفوا فھلکوا (صحیح بخاری کتاب کتاب احادیث الانبیاء وکتاب التفسیر وکتاب ما یذکر فی الاشخاص)

حدیث اور اس کے متعلقات

حدیث بیان کرنا

اگر کسی حدیث کا حدیث ہونا یقینی ہو یعنی جب اس کی صحت ثابت ہو جائے تو اسے بیان کرے ورنہ بیان نہ کرے۔ سُنی سنائی بات کو یا مشکوک بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہ کرے [1]

بہت زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے پرہیز کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ غلطی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ بات منسوب ہو جائے [2]

تیزی کے ساتھ حدیث بیان نہ کرے بلکہ آہستہ آہستہ بیان کرے [3]

حدیث کی اہمیت

حدیث کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منزل من اللہ سمجھے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال علی فلا یقولن الا حقا او صدقا (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء اول ص ۱۷۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم وکثرۃ الحدیث عنی من قال علی فلا یقولن الا حقا او صدقا (رواہ احمد وسندہ صحیح بلوغ جزء اول ص ۱۷۹)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] عن المقدام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ وان ما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما حرم اللہ (رواہ ابوداؤد فی کتاب الاطعمۃ وفی کتاب السنۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ فی کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

دُعاء اور اس کے متعلقات

دُعاء کرنا

دُعاء کی قبولیت کے لئے ہمیشہ حلال طریقہ سے کمائی ہوئی آمدنی اپنے استعمال میں لائے[۱]
اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب سمجھے اور اس سے براہ راست مانگے[۲]
دعاء کرتے وقت یہ یقین رکھے کہ دعاء ضرور قبول ہوگی[۳]
دُعاء گڑگڑا کر چپکے چپکے کرے[۴]
دُعاء میں اس طرح نہ کہے کہ "اے اللہ! اگر تو چاہے تو ایسا کردے"، بلکہ یقین اور پختگی کے ساتھ دُعا مانگے[۵]

دعاء حضورِ قلب سے کرے۔ اگر حضورِ قلب نہ ہو تو دُعاء قبول نہیں ہوگی[۶]

[۱] ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب و مطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام ویغذی بالحرام فانی یستجاب لذالک (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فانی قریب، اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ (البقرہ-۱۸۶)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وقال ربکم ادعونی استجب لکم (المؤمن-۶۰)

[۴] قال اللہ تعالیٰ: اُدعوا ربکم تضرعًا وخفیۃ (الاعراف:۵۵)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلیعزم المسئلۃ ولا یقولن اللّٰھم ان شئت فاعطنی فانہ لا مستکرہ لہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) لا یقولن احدکم اللّٰھم اغفرلی ان شئت اللّٰھم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلۃ فانہ لا مکرہ لہ (صحیح بخاری)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالإجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہٍ (رواہ الترمذی والحاکم۔ سندہٗ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۱۰۸)

دعاء کی قبولیت کے لئے جلدی نہ کرے، نہ تھک کر دُعاء چھوڑ بیٹھے، نہ گناہ کی دعاء کرے [1]

اپنے لئے یا اپنی اولاد کے لئے یا اپنے مال کے لئے بد دُعاء نہ کرے [2]

خوشحالی کے زمانے میں کثرت سے دعاء کرے تاکہ مصیبت کے زمانہ میں دعاء جلد قبول ہو [3]

دُعاء میں مسجّع اور مقفّٰی عبارتیں استعمال نہ کرے [4]

موت کی دعاء نہ کرے [5]

دعاء عبادت ہے لہٰذا دعاء سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہ مانگے [6]

دعاء میں حد سے زیادہ تجاوز نہ کرے [7]

کیسی ہی حقیر چیز کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے [8]

اللہ تعالےٰ سے دُعاء ضرور کرتا رہے۔ اگر دعاء نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے [9]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستجاب لاحدکم مالم یعجل (صحیح بخاری کتاب الدعوات) یستجاب العبد مالم یدع باثم او قطیعة رحم مالم یستعجل قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال۔ قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجاب لی فیستحسر عند ذالک ویدع الدعاء (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتدعوا علیٰ انفسکم ولاتدعوا علیٰ اولادکم ولاتدعوا علیٰ اموالکم (صحیح مسلم فی حدیث جابر الطویل)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد والکرب فلیکثر الدعاء فی الرخاء (رواہ الترمذی و الحاکم وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۴۰۴)

[4] قال ابن عباس وانظر السجع من الدعاء فاجتنبہ فانی عہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لایفعلون الا ذالک الاجتناب (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

[5] قال خبّاب لولا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہانا ان ندعو بالموت لدعوت بہ (صحیح بخاری کتاب الدعوات و صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء ھو العبادۃ ثم قرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم (رواہ احمد والترمذی و ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی ۲/۱۹۳)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی ھذہ الامۃ قوم یعتدون فی الدعاء والطھور (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۷۶)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسأل احدکم ربہ حاجتہ کلھا حتی یسأل شسع نعلہ اذا انقطع (رواہ الترمذی وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۴۰۸)

[9] انہ من لم یسأل اللہ تعالیٰ یغضب علیہ (ترمذی۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۴۷۹)

جب دُعا کرنے کا ارادہ کرے تو وضو کرے، پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے دونوں ہاتھوں کو دراز کرے اور ان کو اتنا بلند کرے کہ بغلیں کھل جائیں [1]

دُعاء کے وقت ہتھیلیوں کو اوپر کرے [2]

[1] دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بماءٍ فتوضأ بہ ثم رفع یدیہ فقال اللّٰھم اغفر لعبید ابی عامر وقال ابوموسیٰ رضہ رأیت بیاض ابطیہ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الوضوء وکتاب المغازی باب غزوۃ اوطاس) قال رجل یا رسول اللہ ھلکت الکراع فادع اللہ یسقینا فمد یدیہ ودعا (صحیح بخاری باب علامات النبوۃ فی الاسلام) فاستقبل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مد یدیہ فجعل یھتف برببہ فما زال یھتف برببہ ما دّا یدیہ مستقبل القبلۃ (صحیح مسلم کتاب الجھاد باب الامداد بالملئکۃ فی غزوۃ بدر) عن اُسامۃ کنت رد یف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرفع یدیہ یدعو (رواہ احمد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۵ صہ ۵۲ وبلوغ الامانی جزء ۱۴ صہ ۲۷۱)

قال ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رأیتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمدّ یدیہ حتّی انی لاری بیاض ابطیہ (رواہ احمد ورجالہ ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۷۰ وسندہٗ صحیح) ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمدّ یدیہ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حیّ کریم یستحی من عبدہٖ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفراً (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح مرعاۃ جلد ۴ ص ۴۰۶) استقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتھیّأ ورفع یدیہ وقال اللّٰھم اھد دوسًا (جزء رفع الیدین للبخاری وسندہٗ صحیح) ان الطفیل ذکر قصۃ الرجل الذی ھاجر معہ وفیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم ولیدیہ فاغفر ورفع یدیہ (الادب المفرد وسندہٗ صحیح) وعن عائشۃ رضہ انھا رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو رافعًا یدیہ (الادب المفرد وسندہٗ صحیح۔ وقال الحافظ والاحادیث فی ذٰلک (ای فی رفع الیدین عند الدعاء) کثیرۃ (فتح الباری کتاب الدعوات باب رفع الایدی فی الدعاء جزء ۱۳ ص ۳۹۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسئلوا بظھورھا (طبرانی کبیر وسندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۶۷۹ وروی نحوہٗ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ صحیح ابی داؤد ۱/۲۷۸) کان اذا دعا جعل باطن کفہ الی وجھہ (طبرانی عن ابن عباس۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۲/۲۶۱) جعل باطن کفیہ الیہ (احمد عن السائب۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۲/۸۶۳)

دونوں ہاتھ اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرے، حمد کی ابتداء ان الفاظ سے کرے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلَی الْعَلِیِّ الْوَهَّابِ

ترجمہ: پاک ہے میرا رب بلند و بالا اور خوب دینے والا[1]

قبولیت دُعا کے لئے، مندرجہ ذیل الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو بہتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

(ترجمہ)

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ساتھ اس کے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تُو اللہ ہے نہیں کوئی معبود و حاکم سوا تیرے، تُو اکیلا ہے، بے احتیاج ہے، جس کی نہ کوئی اولاد ہے جو نہ کسی کی اولاد ہے اور نہ جس کا کوئی ہمسر ہے[2]

[1] رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فجعل یحمد اللہ ویدعو بما شاء ان یدعو (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب فتح مکۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ھو اھلہ و صل علی ثم ادعہ (رواہ الترمذی فی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسندہٗ حسن) اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم لیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیدع بعد ما شاء (رواہ الترمذی فی باب جامع الدعوات وصححہ) سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی فمجد اللہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع تجب وسل تعط (رواہ النسائی فی کتاب الصلوٰۃ باب التمجید والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ ابوداؤد مختصرًا وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۰۵) عن سلمۃ رضہ قال ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا قط الا استفتح بسبحان ربی الاعلی العلی الوھاب (رواہ احمد والحاکم وسندہٗ صحیح بلوغ جزء ۱۴ صہ ۲۷۱)

[2] سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعو وھو یقول اللھم قال والذی نفسی بیدہٖ لقد سأل اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی (رواہ الترمذی فی جامع الدعوات وحسنہ وصححہ الحاکم والذہبی۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۴۲۹ والمستدرک ۱/۵۰۴)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ساتھ اس کے کہ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے، کوئی معبود و حاجت روا نہیں سوا تیرے۔ تو مہربان ہے احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ اے جلال اور عزت والے، اے زندہ، اے قائم رکھنے والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں [1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ:۔ نہیں کوئی معبود و مشکل کشا سوا تیرے، تو پاک ہے، بیشک میں گنہگاروں میں سے ہوں [2]

حمد کرنے کے بعد درود شریف پڑھے پھر دعا کرے [3]

دعا تین مرتبہ کرے [4]

دعا پانچ مرتبہ بھی کی جا سکتی ہے [5]

[1] عن انس دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسجد ورجل قد صلی وھو یدعو اوھو یقول فی دعائہ اللّٰھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۴۴۰ والتعلیقات للالبانی ۲/۲۰۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذ دعا فی بطن الحوت لا الٰہ الا انت فانہ لم یدع بھا رجل مسلم فی شیء الا استجاب اللہ لہ (رواہ الترمذی فی باب جامع الدعوات وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۴۴۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم لیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیدع بعد ما شاء (رواہ الترمذی فی باب جامع الدعوات وصححہ)

[4] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ ان یدعو ثلاثا (رواہ احمد عن ابن مسعودؓ وسندہٗ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۳۲) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا دعا ثلاثا واذا سأل سأل ثلاثا (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین جزء ۲ ص ۱۰۳)

[5] فبارک فی خیل أحمس ورجالھا خمس مرات (صحیح بخاری کتاب المغازی ۲/۶۰۹)

اگر امام وغیرہ سے دعاء کیلئے کہا جائے تو حاضرین بھی دعاء کے لئے ہاتھ اُٹھا سکتے ہیں، اگر دعاء کے لئے ایسے موقع پر کہا جائے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو امام قبلہ کی طرف منہ نہ کرے بلکہ اسی حالت میں ہاتھوں کو دراز کر کے دعاء مانگے [1]

دوسرے سے دُعاء کرائی جا سکتی ہے [2]

اپنے عمل صالح کے وسیلہ سے دُعا مانگی جا سکتی ہے [3]

جب کسی دوسرے کے لئے دعاء کرے تو پہلے اپنے لئے دعاء کرے [4]

مظلوم کی بَد دُعاء سے بچے [5]

جب کسی بات کی تمنّا کرے تو خوب تمنّا کرے (اس لئے کہ وہ جس سے تمنّا کر رہا ہے اس کے ہاں کس چیز کی کمی ہے) [6] امام کو چاہیئے کہ مقتدیوں کو چھوڑ کر دعاء کو صرف اپنے لئے خاص نہ کرے (دعاء میں سب کو شریک کرے) [7]

[1] اتی رجل اعرابی من اهل البدو الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الجمعة فقال یا رسول الله هلکت الماشیة فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم یدیه یدعو ورفع الناس ایدیهم مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعون (رواه البخاری تعلیقا فی ابواب الاستسقاء باب رفع الناس ایدیهم مع الامام فی الاستسقاء ووصلها الاسماعیلی وابو نعیم والبیهقی من طریق ابی اسمٰعیل الترمذی عن ایوب وسندہٗ صحیح)

[2] عن انسؓ قالت اُمّی یا رسول الله صلی الله علیه وسلم خادمك انس ادع الله له قال اللّٰهمّ اکثر ماله (صحیح بخاری کتاب دعوات)

[3] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینما ثلاثة نفر فأَوَوْا إلی غار فانطبق علیهم فقال واحدٌ منهم اللّٰهمّ انی فعلت ذالك من خشیتك ففرج عنا فانساحت عنهم الصخرة (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب حدیث الغار)

[4] کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ذکر أحدًا فدعا له بدأ بنفسه (رواہ الترمذی وصحّحہ۔ مرعاۃ جلد ۴ صہ ۴۱)

[5] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتق دعوة المظلوم فانها لیس بینها وبین الله حجاب (صحیح بخاری کتاب المظالم)

[6] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تمنی احدکم فلیکثر فانما یسأل ربه (طبرانی اوسط۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۱۳۸)

[7] ولا یختص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم (ابوداؤد کتاب الطہارۃ۔ سندہ حسن)

کن لوگوں کی دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے

(۱) کسی مسلم بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعاء کرنے والا [۱]

(۲) روزہ دار کی دعاء بوقت افطار [۲]

(۳) عادل حکمران [۲]

(۴) مظلوم [۲]

(۵) والد کی دعاء برائے اولاد [۳]

(۶) مسافر [۳]

(۷) ایک شخص دعاء مانگے اور باقی سب آمین کہیں [۴]

قبولیت دعاء کے اوقات

۱۔ ہر رات کو جب تہائی رات رہ جائے [۴]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ المرء المسلم لاخیہ بظھر الغیب مستجابۃ عند راسہ ملک موکل کلما دعا لاخیہ بخیر قال الملک الموکل بہ آمین ولک بمثل (صحیح مسلم کتاب الذکر)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ترد دعوتھم: الصائم حین یفطر والامام العادل ودعوۃ المظلوم (ترمذی کتاب الدعوات باب احادیث شتی وسندہٗ حسن، مرعاۃ جلد ۴ ص ۴۰۸)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات لاشک فیھن دعوۃ الوالد لولدہٖ و دعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ، سندہٗ حسن، مرعاۃ جلد ۴ صہ ۴۰۸)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ إلی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب لہٗ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقھا رجل مسلم یسأل اللہ فیھا خیرًا..... الا اعطاہ (صحیح مسلم)

عنہ لا یجتمع ملأ فیدعوا بعضھم ویؤمّن سائرھم الا اجابھم اللہ (طبرانی کبیر جزء ۴ صہ ۲۲۔ سندہ صحیح لان المقری سمع ابن لہیعۃ قبل احتراق کتبہ)

۲۔ جمعہ کے دن ایک ساعت خفیفہ [۱] یہ ساعت مندرجہ ذیل اوقات میں تلاش کی جائے
امام کے ممبر پر بیٹھنے کے وقت سے نمازِ جمعہ کے اختتام تک [۲]
عصر کے بعد سے مغرب تک [۳]

۳۔ افطار کے وقت [۴]

۴۔ نماز کے بعد خصوصاً فرض نماز کے بعد [۵]

۵۔ اذان اور اقامت کے درمیان [۶]

۶۔ اذان کے وقت اور لڑائی کے وقت جب دشمن سے گتھم گتھا ہو جائے [۷]

۷۔ میدان جنگ میں صف میں کھڑا ہونے کے بعد [۸]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم یسأل اللہ فیھا خیرًا الا اعطاہ ایاہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی ساعۃ خفیفۃ (صحیح مسلم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی ما بین ان یجلس الامام الیٰ أن تقضی الصلوٰۃ (صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوھا آخر ساعۃ بعد العصر (رواہ ابوداؤد والنسائی عن جابرؓ وسندہٗ حسن) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی بعد العصر (رواہ احمد عن ابی سعید وابی ھریرۃ وسندہٗ صحیح مرعاۃ جلد ۳ صـ ۲۷۹)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ترد دعوتھم: الصائم حین یفطر (رواہ الترمذی وسندہٗ حسن مرعاۃ جلد ۴ صـ ۳۰۸)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ھو اھلہ وصل علی ثم ادعہ (رواہ الترمذی کتاب الدعوات وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۵۱۹) عن ابی امامۃ قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاخر ودبر الصلوٰۃ المکتوبات (رواہ الترمذی وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ ۲/۵۶۵)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ (رواہ ابوداؤد والترمذی جلد ۲ صـ ۵۳۸ وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ ۴۴ ورواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۱ صـ ۲۱۲)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا ترد ان أو قلما ترد ان۔ الدعاء عند النداء وعند البأس حین یلحم بعضھم بعضا (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۲۱۲)

[۸] ساعتان تفتح ابواب السماء وقلما ترد علی داع دعوتہ: لحضور الصلوٰۃ والصف فی سبیل اللہ (طبرانی کبیر۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۶۷۱)

اوقات وایّام

صبح

صبح کے وقت یہ دُعائیں پڑھے :

۱۔ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرِ مَا فِيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا فِيْهِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ:۔ ہم نے اور پورے ملک نے اللہ تعالیٰ کے لئے صبح کی۔ اللہ ہی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی اور جو کچھ اس دن میں ہے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور میں اس دن کے اور جو کچھ اس دن میں ہے اسکے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تھک کر بیٹھ جانے، بڑھاپے، بڑی عمر کی بُرائی، دُنیا کے فتنہ اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت مندرجہ بالا دُعاء پڑھتے تھے [1]

۲۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْٓءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

ترجمہ:۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ کوئی الٰہ نہیں سوا تیرے۔ تُو نے مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر جہاں تک ہو سکتا ہے قائم ہوں۔ جو عمل میں نے کئے ان کی بُرائی سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ تیری اس نعمت کا جو تُو نے مجھے عطا کی ہے اقرار کرتا ہوں اور میں تیری بارگاہ میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ تُو مجھے معاف فرما کیوں کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح قال اصبحنا واصبح الملک للہ الخ (صحیح مسلم کتاب الدعوات باب التعوذ من شر ما عمل)

جو شخص مندرجہ بالا دعا پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت اسے پڑھے اور شام سے پہلے مر جائے وہ جنتی ہوگا۔ اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں [1]

۳۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (سو مرتبہ)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ (تمام عیبوں سے منزہ ہے)

جو شخص مندرجہ بالا دعا کو سو مرتبہ پڑھ لے اس کے گناہ دور کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور کوئی شخص قیامت کے دن اس سے بہتر چیز لے کر نہ آئے گا مگر وہ جو سو مرتبہ اسے پڑھے یا سو مرتبہ سے زائد مرتبہ پڑھے [2]

۴۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (تین مرتبہ)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ (تمام عیوب سے منزہ ہے) اس کے لئے حمد ہے اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر، اس کی مرضی کے مطابق، اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

جو شخص تین مرتبہ مندرجہ بالا کلمات کو پڑھ لے تو یہ صبح کی نماز سے اشراق تک مسلسل ذکر کرنے سے زیادہ وزنی ہوں گے [3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الاستغفار ان یقول۔ اللّٰھُمَّ ومن قالھا من النھار موقنا بھا فمات من یومہ قبل أن یمسی فھو من اھل الجنۃ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار) وفی روایۃ النسائی ان قالھا حین یصبح سکت علیہ الحافظ (فتح الباری جزء ۱۳ صـ ۳۴۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یأت احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد ومن قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ ولو کانت مثل زبد البحر (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل التھلیل)

[3] خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عند جویریۃ بکرۃ حین صلی الصبح وھی فی مسجدھا ثم رجع بعد ان اضحی وھی جالسۃ قال لقد قلت بعدک أربع کلمات ثلاث مرات لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتھن سبحان اللہ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب التسبیح اول النھار)

www.sirat-e-mustaqeem.net

۵۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سو مرتبہ)

ترجمہ:۔ نہیں کوئی الٰہ سوا اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جو شخص دن میں سو مرتبہ مندرجہ بالا دعاء کو پڑھ لے تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کی سو خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور یہ کلمات اس دن شام تک اُسے شیطان سے محفوظ رکھیں گے اور کوئی شخص اس سے بہتر چیز لے کر نہیں آئے گا مگر وہ جو سو سے زیادہ اس کو پڑھے [1]

۶۔ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرَكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ

ترجمہ:۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، تو ہی ہر چیز کا رب اور بادشاہ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے اکیلے کے سوا کوئی الٰہ نہیں، تیرا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ میں اپنے نفس اور شیطان کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس کے شرک (میں مبتلا کرنے) سے (تیری پناہ طلب کرتا ہوں) اور اس سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں کہ اپنے نفس پر کوئی برائی کروں یا اس کو کسی مسلم کی طرف منسوب کروں [2]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لآ الٰہ الا اللہ مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزًا من الشیطان یومہ ذالک حتی یمسی ولم یأت احد بافضل مما جاء بہ الا رجل عمل اکثر منہ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل التہلیل وصحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل التہلیل)

[2] عن ابی بکرؓ قال یا رسول اللہ علمنی ما اقول اذا اصبحت واذا امسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللّٰھم فاطر السمٰوٰت والارض الخ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی والطبرانی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۳۳)

۷۔ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا (تین مرتبہ)

ترجمہ:۔ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد کے نبی ہونے سے راضی ہوں۔

جو شخص صبح و شام تین مرتبہ مندرجہ بالا دعاء کو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اُسے قیامت کے دن راضی کرے [1]

۸۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا

ترجمہ:۔ اے زندہ، اے قائم رہنے والے، میں تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں، میرے تمام حالات کی اصلاح فرما دے اور پلک جھپکنے کے برابر وقفہ میں بھی کبھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر [2]

۹۔ أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

ترجمہ:۔ ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر، کلمۂ توحید پر، ہمارے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر اور ہمارے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر جو صرف اللہ اکیلے کی طرف رجوع کرنے والے مسلم تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔

اس دعاء کا پڑھنا سنت ہے [3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبدٍ مسلم یقول ثلاث مرات حین یمسی او یصبح رضیت باللہ ربًا الخ الا کان حقا علی اللہ عز وجل ان یرضیہ یوم القیٰمۃ (رواہ احمد والطبرانی وسندہٗ صحیح ورواہ نحوہٗ ابوداؤد والنسائی والترمذی۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۳۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ رضی اللہ عنہا ما یمنعک ان تسمعی ما اوصیک بہ ان تقولی اذا اصبحت واذا امسیت یا حیّ (رواہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ والبیہقی والنسائی فی الکبریٰ وسندہٗ صحیح۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۲۲۷)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا اصبح اصبحنا (رواہ احمد والطبرانی وابن السنی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صفحہ ۲۳۸)

۱۰۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (تین مرتبہ)

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

جو شخص صبح کے وقت مندرجہ بالا دعاء کو تین مرتبہ پڑھ لے تو وہ انشاء اللہ شام تک بلائے ناگہانی سے محفوظ رہے گا[1]

۱۱۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! تیری مدد سے ہم نے صبح کی اور تیری مدد سے ہم نے شام کی، تیری توفیق سے ہم زندہ ہیں اور تیری ہی توفیق سے ہم مریں گے اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

مندرجہ بالا دعاء کا پڑھنا سنت ہے[2]

۱۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اور اپنے اہل و مال میں معافی اور عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب کو چھپا لے اور میری گھبراہٹوں سے مجھے امن دے۔ اے اللہ! میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں تیری عظمت کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ اپنے نیچے سے دھسا دیا جاؤں۔

اس دعا کا پڑھنا سنت ہے[3]۔ کاروبار وغیرہ صبح کے وقت کرے۔ صبح کا وقت برکت کا وقت ہے[4]۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال بسم اللہ ثلاث مرات لم تفجأہ فاجئۃ بلاء حتی اللیل انشاء اللہ (رواہ ابوداؤد و احمد والنسائی والترمذی وغیرہ وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۳۹ و مرعاۃ جلد ۵ ص ۲۱)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اصبح اللّٰھم (رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی والترمذی وغیرہ وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۳۹ و مرعاۃ جلد ۵ ص ۲۹)

[3] لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الدعوات حین یصبح اللّٰھم عافنی (رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وغیرہ وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۴۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم بارک لامتی فی بکورھا (ترمذی، ابوداؤد۔ سندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۱۴۴)

شام

جب شام ہو تو بچوں کو (گھر کے اندر) روک لے اس لئے کہ اس وقت شیطان نکل پڑتے ہیں۔ پھر جب کچھ رات گذر جائے تو بچوں کو چھوڑ دے [1]

سورج غروب ہوتے ہی مویشیوں کو باندھ دے پھر انہیں نہ چھوڑے جب تک کہ شام کی سیاہی نہ جاتی رہے [2]

شام کے وقت پڑھنے کی دعائیں

۱۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے عہد اور وعدہ پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم ہوں، جو عمل میں نے کئے ان کی برائی سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں، میں تیری عطا کردہ نعمت کا اقرار کرتا ہوں، میں تیری بارگاہ میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، تو مجھے معاف فرما کیوں کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

جو شخص مندرجہ بالا دعاء پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت اس کو پڑھے اور صبح سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے [3]

۲۔ اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنح اللیل او امسیتم فکفوا صبیانکم فان الشیاطین حینئذ تنتشر فاذا ذھب ساعۃ من اللیل فخلوھم (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق و صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا مواشیکم و صبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الاستغفار ان یقول اللھم الخ من قالھا من اللیل وھو موقن بھا فمات قبل ان یصبح فھو من اھل الجنۃ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار)

مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ:۔ ہم نے اور پورے ملک نے اللہ کے لئے شام کی۔ اللہ ہی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے۔ کوئی معبود و حاکم نہیں سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی اور جو کچھ اس رات میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور میں اس رات کے اور جو کچھ اس رات میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تھک کر بیٹھ جانے، بڑھاپے، بڑی عمر کی برائی، دنیا کے فتنہ اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

مندرجہ بالا دعاء کا پڑھنا سنت ہے [1]

۳۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ (سو مرتبہ)

ترجمہ:۔ اللہ پاک ہے اور وہ (اپنی حمد کے ساتھ (تمام عیبوں سے منزہ ہے)

جو شخص اس دعاء کو سو مرتبہ پڑھ لے اس کے گناہ دور کر دئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور کوئی شخص قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی چیز لے کر نہیں آئے گا مگر وہ جو سو مرتبہ اُسے پڑھے یا سو مرتبہ سے زیادہ پڑھے [2]

۴۔ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ

ترجمہ:۔ اے اللہ! آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، تو ہی ہر چیز کا رب اور بادشاہ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے اکیلے کے سوا کوئی الٰہ نہیں، تیرا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ میں اپنے نفس اور شیطان کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس کے شرک میں (مبتلا کرنے) سے (تیری پناہ طلب کرتا ہوں) اور اس سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں کہ اپنے

[1] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امسى قال أمسينا... الخ (صحيح مسلم كتاب الذكر باب التعوذ من شر ما عمل)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يصبح وحين يمسي سبحان الله وبحمده مائة مرة لم يأت احد يوم القيمة بافضل مما جاء به الا احد قال مثل ما قال او زاد ومن قال سبحان الله وبحمده مائة مرة حطت خطاياه ولو كانت مثل زبد البحر (صحيح مسلم كتاب الذكر)

نفس پر کوئی برائی کروں یا اس کو کسی مسلم کی طرف منسوب کروں [1]

۵۔ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا (تین مرتبہ)

ترجمہ:۔ میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمدؐ کے نبی ہونے سے راضی ہوں۔

جو شخص صبح و شام تین مرتبہ اس دعاء کو پڑھ لے تو اللہ پر حق ہے کہ اسے قیامت کے دن راضی کرے [2]

۶۔ اَمْسَیْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَ عَلٰی کَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّ مَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

ترجمہ:۔ ہم نے شام کی فطرت اسلام پر، کلمۂ توحید پر، ہمارے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر، ہمارے باپ ابراہیم کی ملت پر جو صرف اللہ اکیلے کی طرف رجوع کرنے والے مسلم تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔

مندرجہ بالا دعاء کا پڑھنا سنت ہے [3]

۷۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (تین مرتبہ)

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

جو شخص شام کے وقت اس دعاء کو تین مرتبہ پڑھ لے تو وہ انشاء اللہ صبح تک بلائے ناگہانی سے محفوظ رہے گا [4]

[1] عن ابی بکرؓ قال یا رسول اللہ علمنی ما اقول اذا اصبحت و اذا امسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللّٰھم فاطر..... الخ (رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی والطبرانی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۳۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یقول ثلاث مرات حین یمسی او یصبح رضیت باللہ ربًا الا کان حقا علی اللہ عز و جل ان یرضیہ یوم القیامۃ (رواہ احمد والطبرانی وسندہٗ صحیح ورواہ نحوہٗ ابوداؤد والنسائی والترمذی۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۳۷)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا امسی امسینا..... (رواہ احمد والطبرانی وابن السنی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۳۸)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قالھا حین یمسی لم تفجأہ فاجئۃ بلاء حتی یصبح انشاء اللہ (رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۳۹)

۸۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ، تیری مدد سے ہم نے شام کی۔ تیری مدد سے ہم نے صبح کی اور تیری مدد سے ہم زندہ ہیں اور تیری ہی توفیق سے ہم مریں گے اور تیری ہی طرف دوبارہ زندہ ہو کر آنا ہے۔

مندرجہ بالا دعاء کا پڑھنا سنت ہے [1]

۹۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل و (عیال) اور اپنے مال میں معافی اور عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب کو چھپا لے اور میری گھبراہٹوں سے مجھے امن دے۔ اے اللہ میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ اپنے نیچے سے دھسا دیا جاؤں۔

مندرجہ بالا دعاء کا پڑھنا سنت ہے [2]

۱۰۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ:۔ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی۔

جو شخص شام کے وقت اسے پڑھ لے تو اُسے بچھو نقصان نہیں پہنچا سکتا [3]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا امسٰی اللّٰھم (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صـ ۲۳۹)

[2] لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھٰؤلاء الدعوات حین یمسی اللّٰھم (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صـ ۲۴۰)

[3] قال رجل یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحۃ قال اما لو قلت حین امسیت اعوذ.... لم تضرک (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فی التعوذ من سوء القضاء)

۱۱۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَدًا

ترجمہ:۔ اے زندہ، اے قائم رہنے والے، میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔ میرے تمام حالات کی اصلاح کر دے اور پلک جھپکنے کے برابر وقفہ میں بھی کبھی مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر[1]

دن اور رات

دن کی ابتداء صبح صادق سے شمار کرے اور رات کی ابتداء غروب آفتاب سے شمار کرے[2]

دن میں کسی بھی وقت سو مرتبہ یہ ثناء پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ ترجمہ:۔ پاک ہے اللہ اور وہ اپنی حمد کے ساتھ (پاک و منزہ ہے)۔

اگر کوئی شخص اس دعاء کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ لے تو اسکی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں[3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ رض ما یمنعک ان تسمعی ما أوصیک بہ ان تقولی اذا اصبحت واذا أمسیت یا حی..... (رواہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ والبیہقی والنسائی فی الکبری وسندہ صحیح۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۲۲۷)

[2] لما نزلت حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود قال عدی رض یا رسول اللہ انی اجعل تحت وسادتی عقالین عقالاً ابیض وعقالا اسود اعرف اللیل والنہار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھو سواد اللیل وبیاض النہار وفی روایۃ عن سھل رض فانزل اللہ بعد ذلک من الفجر فعلموا انما یعنی بذلک اللیل والنہار (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ لمسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن أحدًا منکم اذان بلال رض من سحورہ فانہ یؤذن بلیل (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن عبداللہ بن أبی أوفی قال سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم فلما غربت الشمس قال انزل فاجدح لنا..... قال یا رسول اللہ ان علیک نھارًا..... قال اذا رأیتم اللیل اقبل من ھٰھنا فقد افطر الصائم (صحیح مسلم وصحیح بخاری) وقال اذا اقبل اللیل وادبر النہار وغابت الشمس فقد افطر الصائم (صحیح مسلم) وقال اللہ تعالیٰ ثم اتموا الصیام الی اللیل (البقرۃ ۱۸۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ ولو کانت مثل زبد البحر (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح وصحیح مسلم کتاب الدعوات باب فضل التھلیل)

ہر روز ہر انسان پر ۳۶۰ صدقات لازم ہوتے ہیں۔ ان کی ادائیگی کی صورت یہ ہے کہ:۔

① دو آدمیوں کے درمیان صلح کرائے ② کسی شخص کو سواری پر بٹھلائے ③ یا اس کا سامان سواری پر چڑھوائے ④ اچھی بات کہے ⑤ نماز کے لئے جائے تاکہ اس کا ہر قدم صدقہ بن جائے ⑥ راستہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دے ⑦ اپنے ہاتھ سے محنت کرے۔ اپنے نفس کو فائدہ پہنچائے اور دوسرے کو اللہ نام دے ⑧ حاجتمند مغموم کی مدد کرے ⑨ نیکی کا حکم دے ⑩ بُرائی سے بچے ⑪ اللہ اکبر کہے ⑫ الحمدللہ کہے ⑬ لآ الٰہ الا اللہ پڑھے ⑭ سبحان اللہ پڑھے ⑮ استغفر اللہ عزوجل پڑھے ⑯ بُرائی سے روکے۔ اس طرح وہ ۳۶۰ نیکیاں کرلے تو وہ شام اس حالت میں کرے گا کہ دوزخ سے دُور ہوگا اور اگر دو رکعت اشراق کی پڑھ لے تو یہ دو رکعت تمام نیکیوں کے لئے کافی ہو جائیں گی [1]

رات کو سوتے وقت اللہ کا نام لے کر یعنی بسم اللہ کہہ کر دروازوں کو بند کر دے، اللہ کا نام لے کر برتنوں کو ڈھانک دے۔ اگر ڈھانکنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو کوئی لکڑی وغیرہ ہی آڑی رکھ دے، اللہ کا نام لے کر مشکیزوں کا منہ باندھ دے، اللہ کا نام لے کر موم بتی وغیرہ بجھا دے، آگ کو جلتا ہوا نہ چھوڑے [2]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس قال تعدل بین الاثنین صدقۃ وتعین الرجل فی دابتہ فتحملہ علیہا او ترفع لہ علیہا متاعہ صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وکل خطوۃ تمشیہا الی الصلوٰۃ صدقۃ وتمیط الاذٰی عن الطریق صدقۃ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ عن ابی ہریرۃ) علیٰ کل مسلم صدقۃ قیل ارأیت ان لم یجد قال یعمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق قیل أرأیت ان لم یستطع قال یعین ذا الحاجۃ الملہوف قیل لہ ارأیت ان لم یستطع قال یأمر بالمعروف او الخیر قیل أرأیت ان لم یفعل قال یمسک عن الشر (صحیح مسلم عن ابی موسیٰ) انہ خلق کل انسان من بنی آدم علیٰ ستین وثلاثمائۃ مفصل فمن کبر اللہ..... عدد تلک الستین والثلاث مائۃ السلامیٰ فانہ یمشی یومئذ وقد زحزح عن النار (صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقۃ) یصبح علیٰ سلامیٰ من احدکم صدقۃ..... ویجزئ من ذالک رکعتان یرکعہما من الضحیٰ (صحیح مسلم عن ابی ذر رض)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون وقال خمروا الآنیۃ واجیفوا الابواب و اطفئوا المصابیح وفی روایۃ اطفئوا المصابیح باللیل اذا رقدتم واغلقوا الابواب واوکوا الاسقیۃ وخمروا الطعام والشراب ولو بعود یعرضہ (صحیح بخاری کتاب الاستئذان) وفی روایۃ واغلق بابک واذکر اسم اللہ واطفئ مصباحک واذکر اسم اللہ واوک سقاءک واذکر اسم اللہ وخمر اناءک واذکر اسم اللہ ولو تعرض علیہ شیئا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس وجنودہ وروی مسلم نحوہ ہنا فی صحیحہ فی کتاب الاشربۃ)

سال میں ایک رات ایسی آتی ہے کہ اس میں وباء نازل ہوتی ہے۔ وبا میں سے کچھ کھلے ہوئے مشکیزوں یا برتنوں میں داخل ہوجاتا ہے لہٰذا ڈھانکنا بہت ضروری ہے [1]

رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے تو یہ آیتیں اس کے لئے کافی ہوجائیں گی [2]

ساری رات نہ جاگے بلکہ رات کے کچھ حصہ میں سوئے اور آرام کرے، دن کو روزی کمائے [3] خصوصاً دن کے اوّل حصہ میں کیوں کہ وہ برکت کا وقت ہے [4]

دن اور رات کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھے، ان سے نصیحت حاصل کرے، اور شکر ادا کرے [5]

ساری رات عبادت نہ کرے۔ اگر عبادت کرنی چاہے تو بہتر یہ ہے کہ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد آدھی رات تک سوئے۔ پھر تہائی رات قیام کرے۔ پھر رات کا چھٹا حصہ سوئے [6]

دعاء کی قبولیت کے لئے رات کا آخری تہائی حصہ بہت اچھا ہے، اس وقت دعاء کرنی چاہیئے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیھا وباء لا یمر بانا ء لیس علیہ غطاء او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ بالایتین من آخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ (صحیح بخاری باب فضل سورۃ البقرۃ)

[3] قال اللہ تعالیٰ وجعلنا اللیل لباسًا وجعلنا النھار معاشا (النبأ - ۹ و ۱۰) جعل لکم اللیل والنھار لتسکنوا فیہ و لتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون (قصص - ۷۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بورک لامتی فی بکورھا (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح وقال الحافظ قد اعتنی بعض الحفاظ بجمع طرقہ فبلغ عدد من جاء منہ من الصحابۃ نحو العشرین نفسا (فتح الباری جزء ۶ صہ ۴۵۵)

[5] قال اللہ تعالیٰ ومن رحمتہ جعل لکم اللیل والنھار ولعلکم تشکرون (قصص - ۷۳) وھو الذی جعل اللیل والنھار خلفۃ لمن أراد ان یذکر او اراد شکورا (فرقان - ۶۲) ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنھار لاٰیٰت لاولی الالباب (آل عمران - ۱۹۰)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد علیہ السلام کان ینام نصف اللیل و یقوم ثلثہ وینام سدسہ (صحیح بخاری)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقیٰ ثلث اللیل الاخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ (صحیح بخاری ابواب قیام اللیل وصحیح مسلم باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل)

www.sirat-e-mustaqeem.net

رات کو مُرغ کی اذان سنے تو یہ دُعاء پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں[۱]

رات کو گدھے یا کُتّے کی آواز سُنے تو یہ دعاء پڑھے :۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

(ترجمہ) میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں[۲]

رات کو جب لوگوں کی آمدورفت ختم ہوجائے تو بہت کم باہر نکلے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی مخلوق باہر نکل پڑتی ہے (جن سے جان ومال کو خطرہ ہوسکتا ہے)[۳]

رات کے وقت آنکھ کھُلے تو یہ دُعاء پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ:۔ کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ تمام کمزوریوں سے پاک ہے، کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ کے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ نہ نیکی کرنے کی طاقت کسی میں ہے اور نہ بُرائی سے بچنے کی قوت کسی میں ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔

جو شخص اس ثناء کو پڑھ کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہے یا اور کوئی دعاء مانگے تو اسکی دعاء قبول ہوگی، اگر نماز پڑھے تو نماز قبول ہوگی[۴]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکۃ (زاد احمد "من اللیل") فسئلوا اللہ من فضلہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم وروی احمد نحوہ۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۵۹ وسندہ صحیح)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان الرجیم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) اذا سمعتم نُباح الکلاب ونُھاق الحمیر من اللیل فتعوذوا باللہ (مسند احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۶۰)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقلوا الخروج اذا ھدأت الرجل فان اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ یبث فی لیلۃ من خلقہ ما شآء (مسند احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ ص ۲۶۰)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعار من اللیل فقال لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثم قال اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ او دعا استجیب فان توضأ وصلّت صلوٰتہٗ (صحیح بخاری ابواب قیام اللیل باب فضل من تعار من اللیل فصلّی)

رات کو عموماً گیارہ رکعت تہجد ادا کرے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ایک رکعت وتر پڑھے [۱]
اگر نیند کے غلبہ کی وجہ سے رات کا وظیفہ یا اس کا کوئی جزء چھوٹ جائے تو اُسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان ادا کرلے۔ دن کے وقت کا یہ عمل اس کے لئے رات ہی کا عمل سمجھا جائے گا عہ

جمعہ

جمعہ کے دن نہائے، سر کو اچھی طرح دھوئے، مسواک کرے اور میسر ہو تو خوشبو بھی لگائے۔ تیل ڈالے پھر خوب صاف ستھرا لباس پہن کر جمعہ کی نماز کے لئے جائے۔ مسجد میں لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ دو آدمیوں میں تفریق نہ کرے، امام کے قریب جگہ لے، نوافل پڑھتا رہے، جب امام نکل آئے تو خاموش ہو کر بیٹھ جائے اور خطبہ سُنے۔ جب اذان ہو جائے تو کاروبار بند کر دے، جمعہ کے دن کثرت سے دُرود پڑھتا رہے۔ صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے۔ اگر جمعہ کا روزہ رکھے تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے [۲]

جمعہ کے دن کو روزہ کیلئے اور جمعہ کی رات کو قیام کے لئے خاص نہ کرے [۳]

جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے پہلے مسجد میں حلقہ بنا کر نہ بیٹھے [۴]

جمعہ کو بہترین و افضل ترین دن سمجھے [۵]

[۱] مَا كَانَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی احدی عشرۃ رکعۃ یسلم بین کل رکعتین و یوتر بواحدۃ (صحیح مسلم)

[۲] نوٹ: جمعہ کے سلسلے میں جملہ حوالے جمعہ کے عنوان کے تحت پہلے بیان کر دئے گئے ہیں۔ صفحہ نمبر ۲۰۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔
یغسل فیہ راسہ و جسدہ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ و صحیح مسلم) اکثروا علی من الصلوٰۃ فیہ (ابوداؤد سندہ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۲۸۰)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تخصوا یوم الجمعۃ من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم (صحیح مسلم کتاب الصوم)

[۴] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحلق قبل الصلوٰۃ یوم الجمعۃ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۱۷۸)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ (رواہ ابوداؤد و النسائی عن اوس و سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ ۲۸۱) عہ من نام عن حزبہ او شیٔ منہ فقرأہ فیما بین صلوٰۃ الفجر و صلوٰۃ الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل (صحیح مسلم)

ہفتہ

صرف ہفتہ کو روزہ نہ رکھے اگر جمعہ کا روزہ رکھا ہو تو اس کے ساتھ ملا کر ہفتہ کا روزہ رکھ سکتا ہے [۱]
اگر ہفتہ کے ساتھ اتوار کا روزہ رکھے تو زیادہ اچھا ہے تاکہ اہلِ کتاب کی مخالفت ہو اس لئے کہ وہ ان دونوں دنوں کو عید سمجھتے ہیں [۲]
اہلِ مدینہ اگر ہر ہفتہ کو اشراق کے وقت مسجدِ قبا جا کر دو رکعت نماز ادا کریں تو بہت اچھا ہے [۳]

اتوار

ہفتہ کے ساتھ ملا کر اتوار کا روزہ رکھنا بہت اچھا ہے [۴]

پیر

پیر کے دن سب موحد بخش دیئے جاتے ہیں سوائے ان دو شخصوں کے جو ایک دوسرے سے بغض رکھیں لہٰذا پیر کے دن دل صاف کرے، کسی سے بغض نہ رکھے۔ پیر کے دن روزہ رکھنا اچھا ہے اس لئے کہ یہ ایک مبارک

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا یوم السبت (رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی وغیرہ و سندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صہ ۲۹۰) لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہٗ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۲] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت و یوم الاحد اکثر مما یصوم من الایام و یقول انہما عیدا المشرکین (ای الیہود و النصاریٰ) فانا احب ان اخالفہم (مسند احمد و صحیح ابن خزیمۃ و سندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۰ صہ ۲۲۵)

[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی مسجد قباء کل سبت ماشیًا و راکبًا (صحیح مسلم و صحیح بخاری) و فی روایۃ فیصلی فیہ رکعتین (صحیح مسلم) کان لا یصلی من الضحیٰ الا فی یومین یوم یاتی مسجد قباء (صحیح بخاری)

[۴] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت و یوم الاحد اکثر مما یصوم من الایام و یقول انہما عیدا المشرکین (ای الیہود و النصاریٰ) فانا احب ان اخالفہم (مسند احمد و صحیح ابن خزیمۃ و سندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۰ صہ ۲۲۵)

www.sirat-e-mustaqeem.net

دن ہے اور اس لئے بھی کہ اس دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال پیش کئے جاتے ہیں [1]

منگل

منگل کے دن پھپنے لگانے یا نہ لگانے کے سلسلے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ منگل کی اچھائی یا بُرائی کے سلسلے میں بھی کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔

بدھ

جو شخص ماہِ رمضان، ماہِ شعبان اور ہر بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھے تو گویا اس نے تمام سال روزے رکھے [2]

نوٹ:۔ بُدھ کے دن پھپنے لگانے یا نہ لگانے کے سلسلے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔

جمعرات

جمعرات کے دن سب موحّد بخش دئے جاتے ہیں سوائے ان دو شخصوں کے جو ایک دوسرے سے بُغض رکھیں لہٰذا جمعرات کے دن دل کو صاف کر لے، کسی سے بُغض نہ رکھے۔ جمعرات کا روزہ رکھنا اچھا ہے اس

[1] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت فیہ ویوم بعثت او انزل علی فیہ (صحیح مسلم کتاب الصوم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم الاثنین والخمیس فقیل یا رسول اللہ انک تصوم یوم الاثنین والخمیس فقال ان یوم الاثنین والخمیس یغفر اللہ فیھما لکل مسلم الا اذا ھاجرین (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صہ ۲۹۴) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم (رواہ الترمذی وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد ۴ صہ ۲۸۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئًا الا رجلا کانت بینہ وبین اخیہ شحناء (صحیح مسلم کتاب البر باب باب النھی عن الفحشاء)

[2] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام الدھر فقال صم رمضان والذی یلیہ وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدھر کلہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صہ ۲۸۹)

لئے کہ اس دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال پیش کئے جاتے ہیں [1]

جہاں تک ہو سکے سفر کی ابتداء جمعرات سے کرے [2]

نوٹ:۔ ہفتہ کے دنوں یا راتوں میں مخصوص قسم کی نمازوں کے کا ذکر بعض کتابوں میں پایا جاتا ہے لیکن وہ تمام روایتیں گھڑی ہوئی ہیں۔ ان ایام و لیالی میں مخصوص طریقے سے مخصوص نمازوں کا پڑھنا بدعت ہے۔

مہینے

محرّم

محرم کے مہینے میں روزے رکھنا بہت اچھا ہے اس لئے کہ رمضان کے بعد اس مہینے کے روزے سب سے بہتر ہیں [3]

محرم کی دس تاریخ (یعنی عاشوراء) کا روزہ رکھنے کا اہتمام کرے اس لئے کہ اس دن روزہ رکھنا بہت اچھا ہے [4]

اور اس لئے بھی کہ یہودی اس دن عید مناتے ہیں لہٰذا روزہ رکھ کر ان کی مخالفت کی جائے [5]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم الاثنین والخمیس (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۲۹۴)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وأنا صائم (رواہ الترمذی وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۲۸۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئًا الا رجلا کانت بینہ وبین اخیہ شحناء (صحیح مسلم کتاب البر)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب أن یخرج یوم الخمیس (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد شہر رمضان صیام شہر اللہ المحرم (صحیح مسلم)

[4] قال ابن عباس رضی اللہ عنہ ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ علی غیرہ الا ھذا الیوم یوم عاشوراء وھذا الشہر یعنی رمضان (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ للبخاری)

[5] کان یوم عاشوراء یوم تعظمہ الیہود تتخذہ عیدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموہ انتم (صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

یہودی عاشوراء کے دن عید بھی مناتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں لہٰذا اُن کی مزید مخالفت اس طرح کی جائے کہ دسویں تاریخ کے ساتھ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھا جائے [1]

عاشوراء کا روزہ رکھنے سے سالِ گذشتہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں [2]

نوٹ:۔ مندرجہ بالا باتوں کے علاوہ محرم میں جو کچھ کیا جاتا ہے وہ سب بے ثبوت ہے خواہ وہ یکم محرم کو ہو یا دس محرم کو یا عشرہ محرم میں ہو یا پورے ماہ محرم میں۔ دس تاریخ کو توسیع طعام کی کوئی روایت ثابت نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اللہ کا مہینہ کہہ کر اس کی فضیلت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ لہٰذا محرم کے مہینہ میں خوشی وغیرہ کے تمام کام کئے جا سکتے ہیں [3]

محرم کا مہینہ حرمت والا مہینہ ہے اس مہینہ کا احترام کرے، اس مہینہ میں جنگ نہ کرے [4]

صفر

صفر کے مہینہ کو منحوس نہ سمجھے [5]

نوٹ:۔ صفر کے مہینہ میں جو کام۔ کئے جاتے ہیں وہ سب بدعت ہیں خواہ وہ تیرھویں تاریخ کو ہوں یا آخری بدھ کے دن ہوں یا پورے مہینے میں کسی بھی دن ہوں۔

ربیع الاوّل و ربیع الآخر

ان مہینوں میں جو کام کئے جاتے ہیں وہ سب بے ثبوت ہیں۔

[1] حین صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم تعظمہ الیہود والنصاریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کان العام المقبل انشاء اللہ صمنا الیوم التاسع فلم یأت العام المقبل حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم) وقال ابن عباس خالفوا الیہود وصوموا التاسع والعاشر (عبد الرزاق جلد ۴ صہ ۲۸۷ بسند صحیح)

[2] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عاشوراء فقال یکفر السنۃ الماضیۃ (صحیح مسلم باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد شہر رمضان شہر اللہ المحرم (صحیح مسلم کتاب الصیام)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا اربعۃ حرم ومحرم (صحیح بخاری کتاب التفسیر)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا صفر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جمادی الاولیٰ وجمادی الاخریٰ

ان مہینوں میں کوئی خاص کام کرنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

رجب

اس مہینہ میں مخصوص نمازیں مثلاً لیلۃ الرغائب کی نمازیں، مخصوص روزے مثلاً ہزاری روزہ وغیرہ اوران کے علاوہ جتنے بھی کام کئے جاتے ہیں سب بے ثبوت ہیں۔ لیلۃ الرغائب کی کوئی حقیقت نہیں البتہ یہ مہینہ حرمت والا ہے اس مہینہ کا احترام کرے، اس مہینہ میں جنگ نہ کرے [۱]

شعبان

شعبان کے مہینے میں کثرت سے روزے رکھنا اچھا ہے [۲] اس لئے کہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف اعمال بلند کئے جاتے ہیں [۳]

نصف شعبان (یعنی ۱۵ شعبان) کو روزہ رکھنا بہت اچھا ہے۔ اگر کسی وجہ سے ۱۵ شعبان کو روزہ نہ رکھا ہو تو رمضان کے بعد اس ایک روزے کے بدلے میں دو روزے رکھ لینے چاہئیں [۴]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا اربعۃ حرم..... ورجب (صحیح بخاری کتاب التفسیر)

[۲] قالت عائشۃ رض ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر الا رمضان وما رأیتہ اکثر صیاما منہ فی شعبان وفی روایۃ لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرا اکثر من شعبان (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۳] من اسامۃ قلت یا رسول اللہ لم ارک تصوم من شہر من الشہور ما تصوم من شعبان قال ذلک شہر یغفل الناس عنہ بین رجب ورمضان وہو شہر ترفع فیہ الاعمال الی رب العالمین فاحب ان یرفع عملی وأنا صائم (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۲۶۷)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل اما صمت سر ہذا الشہر (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ أصمت من سر شعبان (صحیح مسلم) وفی روایۃ اصمت من سرق ہذا الشہر (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر) فاذا افطرت فصم یومین (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ فاذا افطرت من رمضان فصم یومین مکانہ (صحیح مسلم)

نصف شعبان (یعنی ۱۵ تاریخ) کے بعد روزے نہ رکھے [۱]

۳۰ شعبان کو یکم رمضان کے شبہ میں روزہ نہ رکھے [۲]

۲۹ شعبان کو اگر ابر ہو اور چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کے ۳۰ دن پورے کرے [۳]

شعبان کے چاند کو اہتمام کے ساتھ دیکھے اور پھر رمضان کے لئے شعبان کی تاریخیں گنتا رہے [۴]

رمضان کی پیشوائی کی نیت سے شعبان کے آخر میں ایک یا دو روزے نہ رکھے سوائے ان روزوں کے جن کو وہ پابندی سے رکھتا رہا ہو۔ (مثلاً پیر یا جمعرات کا روزہ) [۵]

نوٹ:۔ شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت میں چند احادیث مروی ہیں لیکن بقول علامہ ابن دحیہ سب ضعیف ہیں۔ اس مہینہ میں پندرھویں رات کی یا اس کے علاوہ کسی اور رات کی عبادت کے سلسلہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔ پندرھویں رات کی عبادت کے سلسلے میں جو حدیث مروی ہے وہ موضوع ہے۔ اس رات کو قبرستان جانا بھی ثابت نہیں۔ شعبان کے مہینے میں روزوں کے علاوہ اور تمام باتیں من گھڑت ہیں [۶]

یہ روایت بھی صحیح نہیں کہ اس ماہ میں آئندہ سال مرنے والوں کے نام لکھ کر ملک الموت کو دے دئے جاتے ہیں [۷]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتصف شعبان فلا تصوموا (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صـ ۲۱۱)

[۲] قال عمار بن یاسرؓ من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صـ ۲۱۴)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلثین (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا ھلال شعبان لرمضان (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صـ ۲۱۲)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا أن یکون رجل کان یصوم صومًا فلیصم ذالک الیوم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۶] مرعاۃ جلد ۳ صـ ۲۳۸ و ۳۴۹

[۷] مرعاۃ جلد ۴ صـ ۲۶۷

رمضان

رمضان کے مہینے کو بابرکت اور عید کا مہینہ سمجھے [1]

پورے رمضان کے مہینے کے روزے رکھے۔ رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا فرض ہے [2]

رمضان کے مہینے میں عشاء کی نماز اور طلوع صبح صادق کے درمیان کسی بھی وقت گیارہ رکعت پڑھے۔ ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان میں قیام کرنے سے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں [3]

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے، عبادت کے لئے کمربستہ ہو جائے، راتوں کو جاگے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگائے [4]

اگر رمضان کے درمیانی عشرہ اور آخری عشرہ دونوں میں اعتکاف کرے تو زیادہ اچھا ہے [5]

اگر سفر کی وجہ سے اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال بیس دن اعتکاف کرے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شہر مبارک (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صد ۲۰۰) شہران لا ینقصان شہر اعید رمضان و ذوالحجۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال اللہ تعالیٰ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینات من الھدیٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ (البقرۃ - ۱۸۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایمانًا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح بخاری) وقالت عائشۃ ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علیٰ احدیٰ عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر وفی روایۃ کان اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی کل رمضان عشرۃ ایام فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یومًا (صحیح بخاری)

[6] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فسافر عاما فلم یعتکف فلما کان العام المقبل اعتکف عشرین (رواہ النسائی و ابوداؤد وسندہ صحیح۔ فتح الباری۔ ۵/۱۹۰)

اگر کسی وجہ سے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف پورا نہ کرسکے تو شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے [1]

رمضان کے آخری عشرہ میں ایک رات ہوتی ہے جسے لیلۃ القدر یا لیلۂ مبارکہ کہتے ہیں۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے افضل ہے۔ اس رات کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرے یعنی پانچ راتوں کو جاگے اور قیام کرے۔ اس رات کو ایمان اور احتساب کے ساتھ نماز پڑھنے سے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں [2]

لیلۃ القدر میں یہ دعا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، مجھے معاف کردے [3]

اگر ۲۹ تاریخ کو ابر کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو تیسویں تاریخ کا روزہ رکھے، محض شک کی وجہ سے روزہ نہ چھوڑے [4]

رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ملتا ہے [5]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی کل رمضان.... فلما انصرف من الغد ابصر اہبع قباب فقال ما ھذا فاخبر..... فلم یعتکف فی رمضان حتی اعتکف فی اخر العشر من شوال (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ۝ وما ادراک ما لیلۃ القدر ۝ لیلۃ القدر خیر من الف شھر (قدر ۱ تا ۳) وقال اللہ تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ (دخان ۔ ۲) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ) من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح بخاری)

[3] قالت عائشۃ یا رسول اللہ ارأیت ان علمت ای لیلۃ القدر ما اقول فیھا، قال قولی اللھم (رواہ الترمذی فی ابواب الدعوات واحمد ونسفہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۳۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلاثین یوما (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرۃ فی رمضان حجۃ (صحیح بخاری وروای مسلم نحوہ)

شوال

عید الفطر شوال کی پہلی تاریخ کو عید الفطر ہوتی ہے[1]

عید الفطر کے دن عید گاہ روانہ ہونے سے پہلے زکوٰۃ الفطر ادا کرے یعنی فی کس ایک صاع طعام ادا کرے۔ (ایک صاع گیہوں = ۲½ کلوگرام گیہوں) عید کے دن عمدہ لباس پہنے، پھر طاق کھجوریں کھا کر عید گاہ جائے، راستہ میں بلند آواز سے تکبیریں پڑھتا رہے۔ عید گاہ میں امام کے سامنے نیزہ یا برچھی گاڑ دی جائے۔ عید گاہ پہنچ کر عید کی دو رکعتیں امام کے ساتھ ادا کرے۔ امام پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں زائد کہے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں زائد کہے۔ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرے۔ امام کو چاہیئے کہ پہلی رکعت میں سورۂ قٓ اور دوسری رکعت میں سورۂ قمر پڑھے یا پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری میں سورۂ غاشیہ پڑھے۔ نمازِ عید کے لئے نہ اذان دی جائے اور نہ اقامت کہی جائے۔ نماز کے بعد امام مقتدیوں کے مقابل کھڑے ہو کر خطبہ دے۔ مقتدی صفوں میں بدستور بیٹھے رہیں۔ نماز طویل ہو اور خطبہ مختصر۔ خطبہ میں فوجی اور غیر فوجی اہم کاموں کا حکم دے۔

عورتیں اور لڑکیاں بھی عید گاہ میں حاضر ہوں۔ اگر اذیت ماہانہ کی وجہ سے نماز میں شریک نہ ہو سکیں تو علیحدہ بیٹھ جائیں لیکن مسلمین کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتی رہیں اور اُن کی دعاء کے ساتھ دعاء مانگیں۔ اگر عورتوں کو خطبہ کی آواز نہ پہنچے تو امام کو چاہیئے کہ عورتوں کے قریب جا کر ان کو بھی وعظ و نصیحت کرے۔ امام کو چاہیئے کہ خطبہ کے آخر میں دعائیں مانگے۔

خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد تمام لوگ راستہ بدل کر اپنے اپنے گھر واپس چلے جائیں۔ نہ عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز پڑھے نہ عید کی نماز کے بعد۔ عید کی نماز دو رکعت فرض ہے اور اس کا وقت وہی ہے جو اشراق کی نماز کا ہے۔

جب عید کے دن کسی سے ملاقات کرے تو یہ کہے: تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ (اللہ ہم سے اور آپ سے (نمازِ عید وغیرہ) قبول فرمائے۔

[1] ان ركبا جاؤا الى النبى صلى الله عليه وسلم يشهدون انهم رأوا الهلال فامرهم ان يفطروا واذا اصبحوا أن يغدوا الى مصلاهم (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صہ ۳۴۶)

اگر ہلالِ عید کی اطلاع دیر میں پہنچے اور عید کی نماز کا وقت نکل چکا ہو تو دوسرے روز یعنی ۲ شوال کو عیدگاہ جاکر عید کی نماز ادا کرے لیکن ہلالِ عید کی اطلاع ملتے ہی روزہ افطار کرلے۔

عید کے دن خوشی اور مسرت کا اظہار کرے۔ عید کے دن خصوصاً عیدالفطر پر جنگی کھیلوں کا مظاہرہ کرے۔ عید کے دن اگر بچے گائیں اور دف بجائیں تو کوئی حرج نہیں۔ عید اس دن منائے جس دن سب مسلمین منائیں۔ عید کی نماز مسجد میں نہ پڑھے۔

عید کو خیر و برکت اور مغفرت کا دن سمجھے اور عیدگاہ پہنچ کر ہی اس کی خیر و برکت اور مغفرت کا امیدوار رہے [۱]

عیدالفطر کے دن روزہ رکھنا حرام ہے [۲]

شش عید کے روزے جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر پھر شوال میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سال بھر روزے رکھے [۳]

اگر کسی وجہ سے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف پورا نہ کرسکے تو شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے [۴]

ذوالقعدہ

ذوالقعدہ کے مہینہ میں کسی قسم کی کوئی مخصوص عبادت مسنون یا جائز نہیں۔ یہ حرمت والا مہینہ ہے [۵]

[۱] تمام حوالوں کے لئے آداب عید صفحہ ۲۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

[۲] نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر (صحیح مسلم)

[۴] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی کل رمضان فلم یعتکف فی رمضان حتی اعتکف فی آخر العشر من شوال (صحیح بخاری)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا اربعۃ حرم ذوالقعدہ (صحیح مسلم)

ذوالحجہ

ذوالحجہ کے مہینہ کو عید کا مہینہ سمجھے [1]

یہ حرمت والا مہینہ ہے [2]

ذوالحجہ کا پہلا عشرہ بہت فضیلت والا عشرہ ہے۔ اس عشرہ میں نیک اعمال دوسرے ایام کے نیک اعمال سے زیادہ افضل ہیں سوائے جہاد کے جس میں آدمی اپنی جان اور اپنا مال دونوں قربان کردے۔ لہٰذا اس عشرہ میں کثرت سے نیک اعمال کرے [3]

ان دس دنوں میں کثرت سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھتا رہے [4]

یوم عرفہ اس ماہ کی ۹ تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔ یہ بہت فضیلت والا دن ہے۔ اس دن نہائے اور روزہ رکھے۔ اس دن روزہ رکھنے سے سال گذشتہ اور سال آئندہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن حاجی کو دورانِ حج عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا چاہیئے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہران لا ینقصان شہرا عید رمضان وذوالحجۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا اربعۃ حرم وذوالحجۃ (صحیح بخاری تفسیر سورۃ التوبۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما العمل فی ایام العشر افضل من العمل فی ھذہ؟ قالوا ولا الجہاد؟ قال ولا الجہاد الا رجل خرج یخاطر بنفسہ ومالہ فلم یرجع بشیء (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکثروا فیہن من التہلیل والتحمید (رواہ ابو عوانۃ عن ابن عمرؓ من طریق موسیٰ بن ابی عائشۃ عن مجاہد سکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری کتاب العیدین جزء ۳ صہ ۱۱۳) ما من ایام اعظم عند اللہ ولا احب الیہ من العمل فیہن من ھذہ الایام العشر فاکثروا فیہن من التہلیل والتکبیر والتحمید (رواہ احمد عن ابن عمرؓ وسندہ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۶ صہ ۱۶۸)۔ نوٹ:۔ الفاظ تکبیر کے سلسلے میں مرفوعاً کوئی حدیث صحیح نہیں۔ حضرت عمرؓ اور حضرت ابن مسعودؓ سے موقوفاً یہ الفاظ مروی ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ حضرت سلمانؓ سے موقوفاً امام عبدالرزاق نے یہ الفاظ روایت کئے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر کبیرا (فتح الباری جزء ۳/۱۱۵) مصنف عبدالرزاق جو حال ہی میں بیروت سے شائع ہوئی ہے اس میں حضرت سلمان کی مذکورہ روایت نہیں ملی۔

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیام یوم عرفۃ احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ (صحیح مسلم باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ) ان الناس شکوا فی صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفات فارسلت میمونۃ الیہ بحلاب وھو واقف فی الموقف فشرب منہ (صحیح بخاری کتاب الصیام) نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۵ صہ ۱۴۲) سأل رجل علیاً عن الغسل قال اغتسل کل یوم ان شئت قال لا، الغسل الذی ھو الغسل، قال یوم الجمعۃ ویوم عرفۃ ویوم النحر ویوم الفطر (بیہقی ۳/۲۷۸۔ سندہ صحیح)

عیدالاضحیٰ

اس مہینہ کی دس تاریخ کو عیدالاضحےٰ ہوتی ہے۔ عیدالاضحےٰ کے آداب پہلے زیرعنوان آداب عید صفحہ ۲۱۳ پر اور زیرعنوان آداب شوّال بسلسلہ عیدالفطر صحہ ۳۸۱ پر بیان کردئے گئے ہیں۔ عیدالاضحےٰ کے دن نمازِ عید اور خطبہ کے بعد گھر لوٹ کر قربانی کرے [۱]

قربانی کی دعاء آداب قربانی میں صفحہ ۵۱۶ پر نقل کردی گئی ہے۔

عیدالاضحےٰ کے دن بغیر کچھ کھائے عیدگاہ جائے۔ واپس آکر قربانی ذبح کرنے کے بعد کھائے [۲]

جو شخص قربانی کا ارادہ کرے وہ ذوالحجّہ کے شروع ہونے کے بعد جب تک قربانی نہ ہوجائے نہ ناخن کترے اور نہ بال یا رواں کترے [۳]

اگر کسی شخص کو قربانی کی وسعت نہ ہو تو وہ بھی ایسا ہی کرے، پھر نمازِ عید کے بعد بال کترے، ناخن کترے مونچھیں کترے اور ناف کے نیچے کے بال مونڈے تو اسے بھی قربانی کا ثواب مل جائے گا [۴]

عیدالاضحےٰ کے دن روزہ نہ رکھے، عیدالاضحےٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے [۵]

۱۰ ذوالحجّہ کو یومِ حجِ اکبر کہتے ہیں [۶]

۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدأ فی یومنا ھذا أن نصلی ثم نرجع فننحر (صحیح بخاری)

۲ لا یأکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاضحیٰ حتی یرجع (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۳۲۸ وبلوغ ۶/۱۲۹) لا یأکل یوم النحر حتی یذبح (ابوداؤد طیالسی صہ ۱۰۹ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی ۱/۱۵۲)

۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلت العشر واراد احدکم ان یضحی فلا یمس من شعرہٖ وبشرہٖ شیئا وفی روایۃ فلا یأخذن من شعرہٖ ولا من اظفارہٖ شیئا حتی یضحی (صحیح مسلم)

۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذٰلک تمام اضحیتک (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صہ ۲۶۸)

۵ نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صومین یوم الفطر ویوم الاضحیٰ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۶ قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذان من اللہ ورسولہٖ الی الناس یوم الحج الاکبر (التوبۃ-۳) بعث ابوبکر مؤذنین یوم النحر (صحیح بخاری تفسیر سورۃ التوبۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای یوم ھذا قالوا ھذا یوم النحر قال ھذا یوم الحج الاکبر (رواہ البخاری تعلیقاً فی کتاب المناسک فی باب الخطبۃ منیٰ ورواہ ابوداؤد وابن ماجۃ موصولا۔ سکت علیہ الحافظ فتح الباری جزء ۴ صہ ۳۲۵ وجزء ۹ صہ ۳۹۱)

ایّامِ تشویق ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذوالحجّہ کو ایّامِ تشریق کہتے ہیں۔ ان ایّام میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا رہے، لیکن ان ایّام میں روزہ نہ رکھے۔ ان ایّام میں صرف وہ شخص روزہ رکھے جس نے حج تمتّع کیا ہو، اور وہ کسی مجبوری سے قربانی نہ کر سکا ہو[1]

۹ ذوالحجّہ تا ۱۳ ذوالحجّہ یوم عرفہ، یوم النحر اور ایّامِ تشریق کو ایّامِ عید سمجھے[2]

۸ ذوالحجّہ تا ۱۲ یا ۱۳ ذوالحجّہ ۸ ذوالحجّہ سے ۱۲ یا ۱۳ ذوالحجّہ تک ایّامِ حج ہیں[3]

مہینے

مہینوں کا حساب چاند کی رویت سے کرے[4]

مہینہ کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ دن کا[5]

کُل مہینے بارہ ہیں۔ اسلام میں لوند کا کوئی مہینہ نہیں ہوتا یعنی ۱۳ مہینے کبھی نہیں ہوتے[6]

کسی مہینے کو آگے پیچھے نہ کرے[7]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذکروا اللہ فی ایام معدودات (البقرۃ - ۲۰۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام التشریق ایام اکل وشرب وذکر للہ (صحیح مسلم کتاب الصوم) قال اللہ عزوجل فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام فی الحج (البقرۃ - ۹۶) عن عائشۃ رضؓ وابن عمرؓ قالا لم یرخص فی ایام التشریق ان یصمن الا لمن لم یجد الھدی (صحیح بخاری کتاب الصوم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ ویوم النحر وایام التشریق عیدنا اھل الاسلام (رواہ احمد والترمذی وغیرہ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۰ ص ۱۴۳)

[3] حوالہ کے لئے حج کا عنوان ملاحظہ فرمائیں۔

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج (البقرۃ ۱۸۹) وقال اللہ عزوجل ھوالذی جعل الشمس ضیاءً والقمر نورًا وقدرہٗ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب (یونس - ۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہٖ وافطروا لرؤیتہٖ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر ھٰکذا وھٰکذا یعنی مرۃ تسعۃ وعشرین ومرۃ ثلاثین (صحیح بخاری ورواہ مسلم نحوہٗ)

[6] قال اللہ تعالیٰ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرًا (التوبۃ - ۳۶)

[7] قال اللہ تعالیٰ انما النسیٓء زیادۃ فی الکفر (التوبۃ - ۳۷)

www.sirat-e-mustaqeem.net

ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینوں کا یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کا خصوصیت کے ساتھ احترام کرے، گناہوں سے بچے [1]

ان چار مہینوں میں جنگ سے اجتناب کرے [2]

لیکن اگر دشمن ان مہینوں کا احترام نہ کرے اور جنگ کی ابتداء کرے تو پھر مسلمین بھی جنگ کر سکتے ہیں [3]

بارہ مہینے مسلسل روزے نہ رکھے [4]

اگر نفل روزوں کی کثرت کا شوق ہو تو ایک دن بیچ روزہ رکھے۔ یہ روزے افضل ترین ہیں، ان سے زیادہ نہ رکھے [5]

ہر مہینہ میں تین روزے رکھ لینا بہت اچھا ہے [6]

اگر یہ روزے ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو رکھے جائیں تو بہتر ہے [7] ان روزوں کو ایام بیض کے

[1] قال اللہ الرحمٰن الرحیم منہا اربعۃ حرم ذٰلک الدین القیم فلا تظلموا فیہن انفسکم (التوبۃ-۳۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا اربعۃ حرم ثلاث متوالیات ذوالقعدۃ وذوالحجۃ والمحرم ورجب (صحیح بخاری تفسیر سورۃ التوبۃ)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ قل قتال فیہ کبیر (البقرۃ-۲۱۷)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ الشہر الحرام بالشہر الحرام والحرمات قصاص (البقرۃ-۱۹۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صام من صام الابد (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صم یومًا وافطر یوما..... وھو افضل الصیام.... لا افضل من ذٰلک..... ولا تزد علیہ..... لا صوم فوق صوم داؤد علیہ السلام شطر الدھر صم یوما وافطر یوما (صحیح بخاری کتاب الصوم وروی مسلم نحوہ)

[6] سالت معاذۃ رض عائشۃ رض اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شہر ثلاثۃ ایام قالت عائشۃ رض نعم..... لم یکن یبالی من ای ایام الشہر یصوم (صحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر رض اذا صمت من الشہر ثلاثۃ ایام فصم ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ (رواہ الترمذی والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۴ صـ ۲۸۸)

روزے کہتے ہیں، جو شخص یہ روزے رکھ لے اس نے گویا سال بھر روزے رکھے [1]
اگر پچھنے لگانے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ کسی بھی مہینے کی ۱۷، ۱۹، یا ۲۱ تاریخ کو لگائے [2]

رؤیتِ ہلال (چاند دیکھنا)

جب ہلال (یعنی نیا چاند) دیکھے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔

ترجمہ: اے اللہ، اس چاند کو امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ ہم پر نکال (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے [3]
۲۹ تاریخ کو بغیر چاند دیکھے چاند کی رویت تسلیم نہ کرے۔ اگر ابر ہو تو تیس دن پورے کرے [4]
شعبان کے چاند کو اہتمام کے ساتھ دیکھے اور تاریخیں یاد رکھے تاکہ رمضان کے چاند میں غلطی نہ ہو [5]
جب دو مسلم چاند کی گواہی دیں تو رویت تسلیم کرے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر صیام الدھر ایام البیض صبیحۃ ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ (رواہ النسائی عن جریر وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صہ ۲۸۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم لسبع وعشرۃ وتسع وعشرۃ واحدی وعشرین کان شفاءً من کل داءٍ (رواہ ابوداؤد ورجالہ ثقات نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار جزء ۸ ص ۱۷۳ وسندہٗ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأی الھلال قال اللّٰھم... (رواہ الترمذی وسندہٗ حسن۔ بلوغ جزء ۱۴ ص ۲۵۸)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس (البقرۃ - ۱۸۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین (صحیح بخاری) ان اللہ قد أمدہ لرؤیتہٖ فان اغمی علیکم فاکملوا العدۃ (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا ھلال شعبان لرمضان (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صہ ۲۱۲)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شھد شاھدان مسلمان فصوموا وافطروا (رواہ احمد واسنادہٗ صحیح ارواء الغلیل جزء ۴ صہ ۱۷) وقال الحارث عھد الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ننسک للرؤیۃ فان لم نرہ وشھد شاھد اعدل نسکنا بشھادتھما (رواہ ابوداؤد فی کتاب الصیام وسندہٗ صحیح بلوغ جزء ۹ صہ ۲۶۷)

۲۹ شعبان کو اگر چاند کی رویت میں شک ہو تو اگلے دن روزہ نہ رکھے [1]

قرب وجوار کی رویت تسلیم کرے [2]

اگر ۲۹ کو چاند دکھائی نہ دے تو ۳۰ کو بڑا چاند دیکھ کر اسے ۲۹ تاریخ کا چاند تسلیم نہ کرے بلکہ اُسے اسی رات کا چاند تسلیم کرے [3]

کسی بھی تاریخ کا چاند ہو جب چاند پر نظر پڑے تو اس کی بُرائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے [4]

ابر و باد

بارش اور گرج و چمک

جب بارش ہو تو بارش کے کچھ قطرات کو اپنے جسم پر برسنے دے [5]

جب بارش ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا

ترجمہ:- اے اللہ! نفع بخش بارش برسا [6]

[1] قال عمار من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ ابوداؤد و الترمذی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صـ ۲۱۴)

[2] جاء اعرابیان فشھدا انھما اھلاہ بالامس عشیۃ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفطروا (رواہ احمد وسندہٗ حسن ثابت۔ بلوغ جزء ۹ صـ ۲۶) وقال صحابی غم علینا ھلال شوال فاصبحنا صیامًا فجاء رکب من آخر النھار فشھدوا انھم رأوا الھلال بالامس فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن یفطروا من یومھم وان یخرجوا العید ھم من الغد (رواہ احمد وسندہٗ حسن بلوغ جزء ۹ صـ ۲۶۶ وروی نحوہٗ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ ۳۴۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مدہ للرؤیۃ فھو للیلۃ رأیتموہ (صحیح مسلم)

[4] نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی القمر فقال یا عائشۃ استعیذی باللہ من شر ھذا فان ھذا ھو الغاسق اذا وقب (رواہ الترمذی والنسائی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۸ صـ ۲۵۲)

[5] حسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہٗ حتی اصابہٗ من المطر قلنا لم صنعت ھذا قال لانہٗ حدیث عھد بربہ تعالیٰ (صحیح مسلم کتاب الاستسقاء)

[6] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأی المطر قال اللھم صیبا نافعا (صحیح بخاری کتاب الاستسقاء)

جب بادل گرجے تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ:- اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے نہ مار اور نہ اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک کر بلکہ اس سے پہلے ہی ہم کو عافیت دے دے [1]

جمعہ کے خطبہ میں اگر کوئی شخص بارش کے لئے دعا کرائے تو ہاتھ اٹھا کر تین دفعہ یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا یا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا

ترجمہ:- اے اللہ! ہم پر بارش برسا [2]

اگر یہ خواہش ہو کہ شہر میں بارش نہ ہو بلکہ جنگلوں میں، کھیتوں میں بارش ہو تو یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ
وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

ترجمہ:- اے اللہ! ہمارے اِردگرد (برسا) ہم پر نہ (برسا)۔ اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑوں پر، وادیوں میں اور درخت کے اُگنے کے مقامات پر (برسا) [3]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال اللّٰھُمَّ الخ
(رواہ احمد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ ۴۰۶ و بلوغ الامانی جزء ۴ ا صـ ۲۵۵)

[2] رجل دخل المسجد یوم جمعة ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب قال ادع اللہ یغیثنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللّٰھُمَّ اَغِثْنَا الخ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایة اللّٰھُمَّ اسقنا (صحیح بخاری)

[3] قال رجل (ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب) ادع اللہ یمسکھا عنا قال فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللّٰھُمَّ حوالینا (صحیح بخاری کتاب الاستسقاء باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة غیر مستقبل القبلة و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ الاستسقاء)

اَبر اور آندھی

جب ابر یا آندھی آئے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے [1]

جب بارش ہونے لگے تو خوشی محسوس کرے [2] (کہ اللہ تعالیٰ نے عذاب نہیں بھیجا)

جب آندھی چلے تو یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَمَا فِیْھَا وَخَیْرَمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَا فِیْھَا وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔

ترجمہ: اے اللہ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس آندھی کی بھلائی کا، اس بھلائی کا جو اس آندھی میں ہے اور اس بھلائی کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس آندھی کی بُرائی سے، اس بُرائی سے جو اس آندھی میں ہے اور اس بُرائی سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے [3]

آندھی کو بُرا نہ کہے نہ اس پر لعنت بھیجے کیوں کہ وہ رحمت بھی لے کر آتی ہے اور عذاب بھی اور وہ مامور من اللہ ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے تو اگر وہ چیز لعنت کی مستحق نہ ہو تو لعنت لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے [4]

جب آندھی چلے اور شدید تاریکی چھا جائے تو سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھے [5]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأی غیما أو ریحا عرف فی وجھہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اذا تخیلت السماء تغیر لونہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] فاذا مطرت سرّ بہ وذھب عنہ ذالک (صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ الاستسقاء) وفی روایۃ سری عنہ (صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ الاستسقاء)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عصفت الریح قال اللّٰھُمَّ انی..... (صحیح مسلم کتاب الاستسقاء)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الریح من روح اللہ تأتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوھا وسلوا اللہ من خیرھا وعوذوا بہ من شرّھا (رواہ الشافعی فی الام وفی المسند وابوداؤد فی کتاب الادب وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ ۳۰۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوا الریح فانھا مامورۃ وانہ من لعن شیئًا لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ (رواہ الترمذی فی باب اللعنۃ من ابواب البر والصلۃ واخرجہ ابوداؤد فی الادب وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۳۰۴۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۴۸۰)

[5] غشیتنا ریح وظلمۃ شدیدۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ بِ (اعوذ برب الفلق) و (اعوذ برب النّاس) [ابوداؤد۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح ابی داؤد ۱/۲۷۵)

جب ابر آتا ہوا دیکھے تو سب کام چھوڑ دے اور اس کی طرف منہ کر کے یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا فِیْہِ

ترجمہ۔ اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس شر سے جو اس ابر میں ہے [1]

جب ابر کھل جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے [2] (یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اپنی رحمت سے نوازا)

جسم، اعضائے جسم اور اُن کے متعلقات

جسم

عبادت شاقہ سے جسم کو تکلیف نہ پہنچائے [3]

ہر مسلم کو چاہیئے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور نہائے [4]

مردوں کو چاہیئے کہ بدن پر زعفران نہ ملیں [5]

عورتوں کو چاہیئے کہ بدن کو نہ گودیں اور نہ گدوائیں [6]

[1] اذا أبصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناشئًا من السمآء تعنی السحاب ترک عملہ واستقبلہ فقال اللّٰھم..... الخ (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب وسکت علیہ ھو والمنذری۔ مرعاۃ جلد ۳ صد ۴۰۵ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۲۸۲)

[2] فان کشفہ حمد اللہ (رواہ احمد۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صد ۲۵۷ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۴۸۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولجسدک علیک حقا (صحیح مسلم کتاب الصیام)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علیٰ کل مسلم أن یغتسل فی کل سبعۃ ایام یومًا یغسل فیہ راسہ وجسدہ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ وصحیح مسلم)

[5] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللباس)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اگر اپنے جسم میں کوئی خرابی دیکھے تو اس شخص پر نظر کرے جس کے جسم میں زیادہ خرابی ہو[1]

دل

دل کی پاکیزگی کا بہت خیال رکھے، تمام اعمال کی اصلاح دل کی پاکیزگی پر موقوف ہے۔[2]
نصیحت کی بات دل سے سُنے[3]
عبادت حضورِ قلب کے ساتھ کرے[4]
نوٹ:۔ دل کے بقیہ آداب "وسوسہ" اور "تقویٰ" کے عنوانات میں صفحہ ۶۷، اور صفحہ ۶۱۵ پر دیکھیں۔

مُنہ (دہانہ)

منہ کو مسواک سے صاف کرتا رہے خاص طور پر جب سو کر اُٹھے تو اچھی طرح سے مسواک کر کے منہ کو صاف کرے[5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الیٰ من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ھو اسفل منہ (صحیح بخاری کتاب الرقاق وفی مسلم نحوہٗ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب (صحیح بخاری کتاب الایمان، وصحیح مسلم کتاب البیوع)

[3] قال اللہ تعالیٰ ان فی ذالک لذکریٰ لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید ○ (قٓ - ۳۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الاحسان) ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (صحیح بخاری کتاب الایمان وصحیح مسلم کتاب الایمان)

[5] قال ابو موسیٰ دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطرف السواک علی لسانہ (صحیح مسلم باب السواک) وفی روایۃ یقول اُع اُع والسواک فی فیہ کانہ یتھوع (صحیح بخاری باب السواک) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواک (صحیح مسلم عن ابی حذیفۃ)

کان

دوسروں کے راز کی بات چپکے سے نہ سُنے [1]

نوٹ :۔ کانوں کے جملہ آداب "سُننا" کے عنوان میں صفحہ (۴۱۲) پر ملاحظہ فرمائیں۔

دانت

دانتوں کو مسواک سے صاف کرتا رہے [2]

عورتوں کو چاہیئے کہ دانتوں میں سوہن نہ کریں یعنی دانتوں میں خلاء نہ پیدا کریں [3]

دانت سے ذبح نہ کرے [4]

ناک

ناک میں پانی ڈال کر ناک کو صاف کرتا رہے [5]

اگر ناک کٹ جائے تو سونے کی ناک لگانے میں کوئی حرج نہیں [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استمع الی حدیث قوم وھم لہ کارھون اویفرون منہ صب فی اذنیہ الانک (صحیح بخاری کتاب التعبیر باب من کذب فی حلمہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب والسواک (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ وفی روایۃ والنامصات المتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انھر الدم وذکر اسم اللہ فکل لیس السن والظفر (صحیح مسلم کتاب الاضاحی)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واستنشاق الماء (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ)

[6] ان عرفجۃ اصیب یوم الکلاب فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ انفا من ذھب (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۷ ص ۲۷۲)

www.sirat-e-mustaqeem.net

بدن کے جوڑ

جوڑوں کو دھوتا رہے [1]

بدن میں ۳۶۰ جوڑ ہیں، ہر جوڑ پر ہر روز ایک نیکی واجب ہوتی ہے لہٰذا روزانہ خوب نیکیاں کرے مثلاً اللہ اکبر کہے، الحمد للہ کہے، امر معروف کرے، برائی سے روکے، راستے سے ایذا دینے والی چیز ہٹائے وغیرہ وغیرہ۔ جو شخص ہر روز ۳۶۰ نیکیاں کرلے تو اس نے اپنے کو دوزخ سے بچا لیا۔ اگر اشراق کی دو رکعت پڑھ لے تو وہ ان تمام نیکیوں کے لئے کافی ہو جائیں گی [2]

بغل

بغل کے بالوں کو اکھاڑتا رہے [3]

بغل کے بال اکھاڑنے میں چالیس دن سے زیادہ کا وقفہ نہ ہو [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب وغسل البراجم (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ خلق کل انسان من بنی آدم علی ستین وثلاثمائۃ مفصل فمن کبر اللہ وحمد اللہ عدد تلک الستین والثلاثمائۃ السلامی فانہ یمشی یومئذ وقد زحزح نفسہ عن النار وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویجزی من ذلک رکعتان یرکعہما من الضحیٰ (صحیح مسلم عن ابی ذر رض کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب ونتف الابط (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

[4] وقت لنا فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانۃ ان لا نترک اکثر من اربعین لیلۃ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

www.sirat-e-mustaqeem.net

شرم گاہ

اپنے لڑکوں کی ختنہ کرائے [1]

کسی دوسرے کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے [2]

اپنی بیوی اور لونڈی کے علاوہ کسی کے سامنے اپنی شرم گاہ نہ کھولے بلکہ تنہائی میں بھی نہ کھولے کیوں کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے [3]

ران

نہ اپنی ران کسی کے سامنے کھولے، نہ کسی کی ران دیکھے [4]

زیر ناف

ناف کے نیچے کے بالوں کو مونڈ دیا کرے۔ ان بالوں کے مونڈنے میں چالیس دن سے زیادہ وقفہ نہ کرے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ خمس، الختان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم الاظفار و نتف الابط (صحیح بخاری کتاب اللباس وصحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل إلی عورۃ الرجل ولا المرأۃ إلی عورۃ المرأۃ (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفظ عورتك الا من زوجتك او ما ملكت يمينك قال (عبد بهز بن حكيم) قلت يا رسول اللہ إذا كان احدنا خاليا قال اللہ احق ان يستحيى من الناس (رواہ ابوداؤد فی کتاب اللباس والترمذی فی ابواب الاستئذان والآداب وحسنہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجرهد اما علمت ان الفخذ عورۃ (رواہ ابوداؤد والترمذی ومالك وسندہ صحیح۔ بلوغ ۳/۸۴ ورواہ الحاکم ۴/۱۸۰ وصححہ ھو والذھبی)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ خمس الختان والاستحداد (صحیح بخاری کتاب اللباس وصحیح مسلم کتاب الطہارۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ: قص الشارب وحلق العانۃ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ) وقت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانۃ ان لا نترك اكثر من اربعين ليلة (صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

چہرہ

عورت کو چاہیئے کہ چہرہ پر سے بالوں کو نہ نوچے [۱]
کسی کے چہرہ پر نہ مارے [۲]
نامحرم کے چہرے کو نہ دیکھے، اگر اتفاقاً ناگہانی طور پر نگاہ پڑ جائے تو فوراً نگاہ پھیر لے [۳]

زبان

زبان کو مسواک سے صاف کرتا رہے [۴]
زبان سے جہاد کرے (یعنی تبلیغ اسلام کرے) [۵]
نوٹ :۔ زبان کے باقی آداب "بات کرنا" کے عنوان میں صفحہ ۴۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلة والنامصات المتنمصات (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۲] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجہ (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال جریر رض سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجأة فامرنی ان اصرف بصری (صحیح مسلم کتاب الآداب) قال اللہ تعالیٰ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم (النور۔ ۳۰) قال اللہ تبارك وتعالیٰ وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارهن (النور۔ ۳۱)

[۴] قال ابو موسیٰ رض دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطرف السواك علی لسانه (صحیح مسلم باب السواك)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاهدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم (ابوداؤد کتاب الجهاد باب کراهیة ترك الغزو جزء اوّل صـ ۳۴۶۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۵۹۳)

ناخن

ناخن کاٹتا رہے [1]

ناخن کاٹنے میں سیدھی طرف سے ابتداء کرے [2]

ناخن کاٹنے میں چالیس دن سے زیادہ وقفہ نہ کرے [3]

ناخن سے ذبح نہ کرے اس لئے کہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے [4]

ہاتھ

سیدھے ہاتھ سے کھائے، سیدھے ہاتھ سے پیئے، سیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے، اُلٹے ہاتھ سے نہ کھائے، نہ پیئے، نہ لے اور نہ دے [5]

تسبیح وغیرہ سیدھے ہاتھ پر پڑھے [6]

کسی کو بدکاری کی نیت سے ہاتھ نہ لگائے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب وقص الاظفار (صحیح مسلم)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن فی شأنہ کلہ فی تنعلہ و ترجلہ وطہورہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم واللفظ لہ)

[3] وقت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ان لا نترک اکثر من اربعین لیلۃ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انہر الدم وذکر اسم اللہ فکل لیس السن والظفر اما الظفر فمدی الحبشۃ (صحیح مسلم کتاب الاضاحی)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ وفی روایۃ لا یأکلن احد منکم بشمالہ ولا یشربن بہا..... ولا یأخذ بہا ولا یعطی بہا (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیاخذ بیمینہ ولیعط بیمینہ (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ حواشی ابن ماجۃ جلد ۲ صد ۳۰۳)

[6] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح بیمینہ (رواہ ابوداؤد جلد ۱ صد ۲۱۷ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جلد ۱ صد ۱۱۳)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والید زناہا البطش (صحیح مسلم کتاب القدر)

جب کوئی چیز پہننے تو سیدھی طرف سے ابتداء کرے، یعنی پہلے سیدھے ہاتھ میں پہنے [۱]
سیدھے ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور نہ بیت الخلاء میں سیدھے ہاتھ سے شرم گاہ کو چھوئے [۲]
عورتوں کو چاہیئے کہ ہاتھ رنگ لیں [۳]
ناک اُلٹے ہاتھ سے سنکے [۴]
پیروں کو اُلٹے ہاتھ سے دھوئے [۵]
بیعت اور مصافحہ سیدھے ہاتھ سے کرے لیکن غیر محرم عورت سے مصافحہ نہ کرے [۶]

پیر

جب جوتا پہنے تو پہلے سیدھے پیر میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے اُلٹے پیر سے اُتارے [۷]
ایک جوتا پہن کر نہ چلے پھرے، دونوں پہنے یا دونوں اُتار دے [۸]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم فابدءوا بیمینکم (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی ۲/۵)
[۲] عن سلمان نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستنجی بالیمین (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم الخلاء فلا یمس ذکرہٗ بیمینہ (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہٗ)
[۳] قال لہند لا ابایعک حتی تغیری کفیک (ابوداؤد۔ سکت عنہ المنذری۔ عون ۴/۱۲۶)
[۴] ونثر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بیدہ الیسری (صحیح ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح جزء اول صہ ۷۶)
[۵] غسل (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بیدہ الیسری (صحیح ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح جزء ۱ صہ ۷۶)
[۶] قال عمرو بن العاص لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابسط یمینک فلا بایعک فبسط (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یمینہٗ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ ۱/۶۲) قالت امیمۃ دخلت فی نسوۃ نبایع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اصافح النساء (رواہ النسائی والترمذی واحمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۰، ص ۳۵۰)
[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنیٰ واذا انتزع فلیبدأ بالشمال (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
[۸] نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمشی احدکم فی نعل واحدۃ لیحفھما جمیعا اولینعلھما جمیعا (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللباس)

عورتیں اس طرح پیر مار کر نہ چلیں کہ دوسروں کو ان کے پوشیدہ زیورات کا علم ہو جائے [1]
بدنعلی کے ارادہ سے پیروں سے چل کر کہیں نہ جائے، یہ پیروں کا زنا ہے [2]
عورتیں اپنے قدموں کو غیر محرم سے چھپائیں [3]
نوٹ: بقیہ آداب "چلنا" کے عنوان میں صفحہ ۴۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

آنکھ

سوتے وقت آنکھوں میں سرمہ لگائے، ہر آنکھ میں تین سلائیاں لگائے [4]
رات کو زیادہ دیر تک جاگ کر عبادت نہ کرے، آنکھوں کا حق ہے کہ انہیں آرام دیا جائے [5]
نوٹ:۔ بقیہ آداب "دیکھنا" کے عنوان میں صفحہ ۴۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

سر اور بال

سر پر بال رکھے، مردوں کے بالوں کی لمبائی کم از کم نصف کانوں تک اور زیادہ سے زیادہ کندھوں تک ہونی چاہیئے [6]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن (النور۔ ۳۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل زناھا الخطا (صحیح مسلم کتاب القدر)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قال فی جر الذیل ما قال قالت (ام سلمۃؓ) قلت یا رسول اللہ کیف بنا؟ فقال جریہ شبراً فقالت اذاً تنکشف القدمان فقال فجریہ ذراعًا (رواہ ابو یعلیٰ وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء ۵ ص ۲۰۶)

[4] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکتحل بالاثمد کل لیلۃ قبل ان ینام وکان یکتحل فی کل عین ثلاثۃ امیال (رواہ احمد والترمذی والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۳۰۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن عمروؓ وبلغنی انک تصوم النہار وتقوم اللیل فلا تفعل فان لجسدک علیک حقا ولعینک علیک حقا وفی روایۃ قال فانک اذا فعلت ذلک ھجمت عیناک لعینک حق (صحیح مسلم کتاب الصیام)

[6] کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوق الوفرۃ ودون الجمۃ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وصححہ) کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اذنیہ وعاتقہ (صحیح مسلم کتاب الفضائل) وفی روایۃ الی انصاف اذنیہ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب صفۃ شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۲ ص ۲۳۱)

سر کے بال پراگندہ نہ ہونے دے بلکہ ان کا اکرام کرے یعنی تیل ڈالتا رہے اور ان کی اصلاح کرتا رہے [1]

بال منڈائے نہیں [2]

بچوں کے بال منڈوانے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن ایسا نہ کرے کہ سر کے بعض حصے کے بال منڈوادے اور بعض حصے کے رہنے دے، پورے بال رکھوائے یا پورے بال منڈوائے [3]

سر کے بالوں کے بالکل بیچ میں مانگ نکالے اور پیشانی کے بالوں کو دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑ دے [4]

روزانہ کنگھی نہ کرے بلکہ ایک دن بیچ کنگھی کرے [5]

اگر بال گھنے ہوں تو روزانہ کنگھی کرے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ شعر فلیکرمہ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء ۵ صـ ۲۷) رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا شعثا فقال اما کان یجد ھذا ما یسکن بہ رأسہ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی، سکت علیہ المنذری۔ بلوغ ۱۷/۳۲۴ وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء ۵ صـ ۲۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیماھم (ای الخوارج) التحلیق (صحیح بخاری)

[3] رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبیًّا قد حلق بعض رأسہ وترک بعضہ فنھاھم عن ذالک قال احلقوا کلہ او اترکوا کلہ (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح۔ نیل جلد ۱ صـ ۱۰۹) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القزع (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللباس)

[4] سدل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناصیتہٗ ثم فرق بعد (صحیح بخاری کتاب اللباس وصحیح مسلم) قالت عائشۃ رض کنت اذا رجعت ان افرق رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدعت الفرق من یافوخہ وارسل ناصیتہ (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ ۲۲۳ وارسلت ناصیتہ بین کتفیہ (ابویعلی۔ ۵/۵۶ سندہ صحیح)

[5] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ۔ بلوغ ۱۷/۳۲۴)

[6] عن ابی قتادۃ رض انہ کانت لہٗ جمۃ ضخمۃ فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فأمرہٗ ان یحسن الیھا و ان یترجل کل یوم (رواہ النسائی ورجالہٗ رجال الصحیح۔ نیل الاوطار ۱/۱۰۸ وسندہٗ صحیح)

کنگھی پہلے سیدھی طرف کرے [1]
عورتیں پٹھے رکھ سکتی ہیں [2]
عورتیں بالوں کو دراز کرنے کے لئے نہ اپنے بالوں میں جوڑ لگائیں اور نہ کسی دوسری عورت کے بالوں میں جوڑ لگائیں [3]
عورتیں بالوں کو اونٹ کے کوہان کے مانند نہ بنائیں [4]
جب بال سفید ہو جائیں تو انہیں رنگ لے لیکن سیاہ خضاب نہ لگائے [5]
بہتر یہ ہے کہ مہندی اور وسمہ سے سرخ رنگے [6]
سر میں کثرت سے تیل ڈالتا رہے، اکثر سر پر کچھ اوڑھے رہے [7]
سفید بال نہ چُنے [8]

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانہ کلہ: فی طہورہ وترجلہ وتنعلہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] کان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأخذن من رؤسہن حتی تکون کالوفرۃ (صحیح مسلم کتاب الحیض باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اھل النار لم أرھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس والنساء کاسیات عاریات مسیلات مائلات رؤسھن کاسنمۃ البخت المائلۃ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ وکتاب اللباس)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود والنصاریٰ لا یصبغون فخالفوھم (صحیح بخاری کتاب اللباس و صحیح مسلم کتاب اللباس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجتنبوا السواد (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما غیرتم بہ ھذا الشیب الحناء والکتم (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ)

[7] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر دھن رأسہ ویکثر القناع کان ثوبہ ثوب زیات (شرح السنۃ عن انس سکت علیہ الحافظ واحتج بہ (فتح الباری کتاب اللباس باب التقنع جزء ۱۲ ص ۲۸۹)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنفوا الشیب فانہ نور المسلم (رواہ ابوداؤد واحمد والترمذی وسندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۳۱۵)

ڈاڑھی

ڈاڑھی کو بڑھائے [1]

ڈاڑھی کو وافر مقدار میں رکھے [2]

ڈاڑھی کو پورا رکھے (اوپر نیچے خط نہ بنوائے) [3]

ڈاڑھی کو لٹکتا رکھے ۔ (چڑھائے نہیں) [4]

ڈاڑھی میں کثرت سے کنگھی کرتا رہے، کنگھی کی ابتداء داہنی طرف سے کرے [5]

جب ڈاڑھی کے بال سفید ہو جائیں تو اہلِ کتاب کی مشابہت نہ کرے بلکہ انہیں رنگ لے لیکن سیاہ خضاب نہ لگائے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعفوا اللحیٰ (صحیح بخاری کتاب اللباس و صحیح مسلم کتاب الطھارۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفروا اللحیٰ (صحیح بخاری کتاب اللباس باب تقلیم الاظفار)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوفوا اللحیٰ (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخوا اللحیٰ (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر دھن راسہ وتسریح لحیتہ (شرح السنۃ عن انس: سکت علیہ الحافظ بل احتج بہ (فتح الباری کتاب اللباس باب التقنع جزء ۱۲ ص ۳۸۹) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شأنہ کلہ فی طھورہ وترجلہ وتنعلہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود والنصاریٰ لا یصبغون فخالفوھم (صحیح بخاری کتاب اللباس و صحیح مسلم کتاب اللباس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجتنبوا السواد (صحیح مسلم کتاب اللباس)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مونچھ

مونچھوں کے بالوں کو پست کرے [1]

مونچھوں کے بالوں کو پست کرنے میں چالیس دن سے زیادہ وقفہ نہ ہو [2]

تھوک

جب نماز میں تھوکنا پڑے تو نہ اپنے سامنے تھوکے، نہ اپنی دائیں جانب تھوکے، بلکہ بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکے اگر بائیں جانب کوئی اور نمازی ہو تو بائیں طرف نہ تھوکے [3]

یا کپڑے کے ایک کونے میں تھوک کر اُسے کپڑے میں مل ڈالے [4]

مسجد میں ہرگز نہ تھوکے، اگر غلطی سے تھوک دے تو تھوک کو مٹی میں دبا دے [5]

جو شخص نماز میں قبلہ کی طرف تھوکے اُسے امام نہ بنایا جائے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھکوا الشوارب (صحیح بخاری) احفوا الشوارب (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الطھارۃ) جزّوا الشوارب (صحیح مسلم)

[2] وقت لنا فی قص الشارب ان لا نترک اکثر من اربعین لیلۃ (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم فی صلوٰۃ فانہ یناجی ربہ فلا یبزقن بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن شمالہ تحت قدمہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن انس) وفی روایۃ ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی سعید) وفی روایۃ عن طارق وابصق تلقاء شمالک ان کان فارغا (عبدالرزاق ۱/۴۳۲ وسندہٗ صحیح وروی نحوہٗ ابوداؤد والنسائی)

[4] اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف ردائہ فبصق فیہ ثم رد بعضہ علی بعض فقال او یفعل ھکذا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] ان رجلاً امّ قومًا فبصق فی القبلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی لکم (رواہ ابوداؤد عن السائب وسکت علیہ ھو والمنذری۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۱۹۲ وفی الباب عن ابن عمر عند الطبرانی فی الکبیر وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۱/۲۳۲)

نفس

عبادت کی کثرت اور مشقت سے اپنے نفس کو تکلیف نہ پہنچائے، نہ ساری رات جاگے اور نہ ہمیشہ روزے رکھے، نفس کو آرام بھی پہنچائے [۱]

اپنے نفس کے متعلق یہ نہ کہے کہ "میرا نفس خبیث ہوگیا ہے" بلکہ یہ کہے، "میرا نفس کاہل ہوگیا ہے" [۲]

نفس کو غنی بنائے، مال و دولت کی محبت سے بچائے [۳]

اپنے نفس کو ایسی آزمائش میں نہ ڈالے جو اس کے لئے ناقابلِ برداشت ہو [۴]

اپنے نفس سے جہاد کرے یعنی اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے احکام کا تابع بنائے [۵]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن عمرو رضہ ولنفسک حق ولاھلک حق، قم ونم، صم وافطر (صحیح مسلم کتاب الصیام)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی لکن لیقل لقست نفسی (صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

[۳] لیس الغنی عن کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لمسلم ان یذل نفسہ قیل وکیف یذل نفسہ؟ قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وسندہٗ حسن بلوغ جزء ۱۶ صہ ۱۳)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجاھد من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللہ (رواہ احمد عن فضالۃ ورواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۱۰۴)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مختلف کام

لیٹنا ـــــ سونا ـــــ جاگنا

چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو کھڑا کر کے دوسری ٹانگ اس پر نہ رکھے [۱]

اُلٹا نہ لیٹے [۲]

ایسی چھت پر نہ سوئے جس کے ارد گرد کوئی منڈیر نہ ہو [۳]

بحالت جنابت (ناپاکی) اگر سوئے تو شرم گاہ دھوئے اور وضوء کرے [۴]

جب سونے لگے تو آگ بجھا دے [۵]

[۱] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرفع الرجل احدیٰ رجلیہ علی الاخریٰ وھو مستلق علیٰ ظھرہٖ (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[۲] عن طخفۃ الغفاری قال انہ ضاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع نفر فبتنا عندہٗ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فرأہ منبطحًا علیٰ وجھہٖ فرکضہ برجلہ فایقظہٗ وقال ھٰذہٖ ضجعۃ اھل النار (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ، سکت عنہ ابوداؤد والمنذری وسندہٗ جیّد۔ بلوغ جزء ۱۴ صہ ۲۴۵) وفی روایۃ ان ھٰذہٖ ضجعۃ لا یحبھا اللہ (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۳ صہ ۱۳۳۶)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات علیٰ ظھر بیت لیس علیہ حجار فقد برئت منہ الذمّۃ (رواہ ابوداؤد والحدیث صحیح لغیرہٖ۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱۳/۱۳۳۶)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضّاوا اغسل ذکرک ثم نم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام وھو جنب غسل فرجہ وتوضأ للصلوٰۃ (صحیح بخاری)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون (صحیح بخاری کتاب الاستئذان وصحیح مسلم)

جب سونے کا ارادہ کرے تو بسم اللہ کہہ کر اپنے کپڑے کے کونے سے بستر کو تین دفعہ جھاڑے[1]
پھر سر کو اس طرف کرے جس طرف نمازی کا سیدھا ہاتھ رہتا ہے اور سیدھی کروٹ لیٹ جائے[2]
سیدھے ہاتھ کو سیدھے رخسار کے نیچے رکھے[3]
پھر یہ دعاء پڑھے:۔

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب، میں نے تیرے نام کے ساتھ اپنے پہلو کو رکھا اور تیری توفیق ہی سے اس کو اٹھاؤں گا، اگر تو میرے نفس کو روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اس کی اس چیز سے حفاظت کر جس چیز سے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے[4]

نوٹ:۔ نفس کو روکنے سے مراد موت دینا اور نفس کو چھوڑ دینے سے مراد زندہ رکھنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم فراشہ فلینفضہ بصنفۃ ثوبہ ثلث مرات (صحیح بخاری کتاب التوحید و صحیح مسلم) وفی روایۃ فانہ لایدری ما خلفہ علیہ (صحیح بخاری کتاب الدعوات) وفی روایۃ فلینفض بھا فراشہ ولیسم اللہ (صحیح مسلم کتاب الدعوات)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیضطجع علی شقہ الایمن (صحیح مسلم کتاب الدعوات) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ نام علی شقہ الایمن (صحیح بخاری من البراء رض) عن عائشۃ انھا قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ وفی روایۃ وھی بینہ وبین القبلۃ علی فراش اھلہ اعتراض الجنازۃ وفی روایۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وعائشۃ معترضہ بینہ وبین القبلۃ علی الفراش الذی ینامان (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلاۃ علی الفراش جزء اول ص۱۰۷ وروی مسلم نحوہ فی صحیحہ فی کتاب الصلوٰۃ فی باب الاعتراض بین یدی المصلی جزء اول ص۲۰۹)

[3] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ من اللیل وضع یدہ تحت خدہ (صحیح بخاری عن حذیفۃ کتاب الدعوات)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقول باسمک ربی الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات) وفی روایۃ ولیقل (صحیح مسلم کتاب الذکر)

سوتے وقت کی مزید مسنون وماثور دعائیں

۱۔ سیدھی کروٹ لیٹ کر داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعاء پڑھنا سنّت ہے۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

ترجمہ:۔ اے اللہ، میں تیرے نام کے ساتھ سوتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ جاگوں گا [1]

۲۔ حضرت فاطمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے ایک خادم طلب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا لیٹ کر یہ حمد پڑھنا خادم سے بہتر ہے:۔

۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ [2]

۳۔ جب بستر پر آئے تو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر ہاتھوں کو جمع کر کے ان میں پھونکے اور اپنے بدن پر اوپر کی طرف جہاں جہاں ہاتھ پہنچیں ہاتھوں سے مسح کرے۔ اس طرح تین مرتبہ کرے۔ ایسا کرنا سنّت ہے [3]

۴۔ بستر پر لیٹ کر آیت الکرسی پڑھے تو صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ایک نگہبان ہوگا اور شیطان قریب نہ آسکے گا [4]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اذا اخذ مضجعہ یقول اللّٰھم الخ (صحیح بخاری ورواہ مسلم نحوہٗ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم لفاطمۃ وعلیؓ اذا اخذتما مضاجعکما فکبّرا ھٰذا خیر لکما من خادم (صحیح بخاری کتاب الدعوات وصحیح مسلم)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اذا اَوٰی الیٰ فراشہٖ نفث فی کفیہ وفی روایۃ جمع کفیہ ثم نفث فیھما فقرأ فیھما بقل ھو اللہ احد ثم یمسح بھما وجھہ وما بلغت یداہ من جسدہٖ (صحیح بخاری کتاب الطب) یبدأ بھما رأسہ ووجھہ وما اقبل من جسدہٖ یفعل ذٰلک ثلاث مرات (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن)

[4] اذا اَویت الیٰ فراشک فاقرأ آیۃ الکرسی لم یزل معک من اللہ حافظ ولا یقربک شیطان حتی تصبح (رواہ البخاری تعلیقا فی کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ البقرۃ وفی کتاب الوکالۃ ورواہ النسائی موصولاً، سکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۵ صـ ۳۹۲ وسندہٗ صحیح)

www.sirat-e-mustaqeem.net

۵۔ بستر پر لیٹ کر یہ دعاء پڑھنا بھی سنت ہے۔

اَللّٰھُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاھَا، لَکَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا، اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْ لَھَا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ، تو نے میرے نفس کو پیدا کیا اور تو ہی اس کو وفات دے گا، اس کی موت اور زیست تیرے لئے ہے، اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور اگر تو اسے موت دے تو اسے بخش دے۔ اے اللہ میں تجھ سے عافیت طلب کرتا ہوں [1]

۶۔ بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِمَّنْ لَّا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مُؤْوِیَ

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا، ہمارے لئے کفایت کی اور ہمیں ٹھکانہ دیا۔ کتنے آدمی ایسے ہیں جن کا نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا [2]

۷۔ جب بستر پر آئے تو یہ دعاء پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ [3]

ترجمہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے میرے لئے کفایت کی، مجھے ٹھکانہ دیا، مجھے کھلایا اور پلایا، جس نے مجھ پر احسان کیا اور خوب احسان کیا، جس نے مجھے دیا اور خوب دیا۔ ہر حال میں اللہ کے لئے تعریف ہے۔ اے اللہ، اے ہر چیز کے رب، اے ہر چیز کے بادشاہ، اے ہر چیز کے الٰہ، ہر چیز کا مالک تو ہے۔ میں دوزخ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

[1] عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امر رجلاً اذا اخذ مضجعۃ قال اللّٰھم الخ فقال لہ رجل اسمعت ھٰذا من عمر رضی اللہ عنہ قال من خیر من عمر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم کتاب الذکر باب مایقول عند النوم ۲/۴۷۹)

[2] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی إلی فراشہ قال الحمد للہ الخ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب مایقول عند النوم ۲/۴۸۰)

[3] عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا تبوأ مضجعہ الحمد للہ الخ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی فی الکبری وسندہ جید بلوغ الامانی ۱۴/۲۵۲ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۵/۴۳)

(۸) سیدھی کروٹ لیٹ کر یہ دعاء پڑھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ[1]

ترجمہ:۔ اے اللہ، اے آسمانوں کے مالک، اے زمین کے مالک، اے عرشِ عظیم کے مالک، اے ہمارے مالک، اے ہر چیز کے مالک، اے دانہ اور گٹھلی کے پھاڑنے والے، اے توریت اور انجیل اور فرقان کے نازل کرنے والے، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں، ہر چیز کی بُرائی سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اے اللہ، تو اوّل ہے، تجھ سے پہلے کچھ نہیں۔ تو آخر ہے، تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ظاہر ہے، تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو پوشیدہ ہے، تیرے نیچے کوئی چیز نہیں۔ ہم سے قرض ادا کروا دے اور ہمیں فقر سے مستغنی کر دے۔

(۹) جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر کے سیدھی کروٹ لیٹ جائے پھر بالکل آخر میں مندرجہ ذیل دعاء پڑھے، اس دعاء کو پڑھنے کے بعد اگر وہ رات کو مر جائے تو اس کی موت فطرت پر ہو گی، اور اگر صبح کو زندہ اُٹھے تو بھلائی کو پہنچ گیا۔

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.

ترجمہ:۔ اے اللہ، میں نے اپنے نفس کو تیری طرف جھکا دیا، میں نے اپنے چہرہ کو تیری طرف متوجہ کیا، میں نے اپنا کام تیرے سپرد کیا، میں نے اپنی پیٹھ تیری طرف لگا دی (یعنی تجھ پر اعتماد کیا) تیرے شوق سے اور تیرے خوف سے، تیرے عذاب سے نہ کوئی جائے پناہ ہے اور نہ جائے نجات مگر تیری طرف،

[1] عن ابی ھریرۃ رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا اخذنا مضجعنا (وفی روایۃ اذا اراد احدنا ان ینام ان یضطجع علی شقہ الایمن) ان نقول اللّٰھم رب السمٰوٰت..... الخ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء)

میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور اس نبی پر ایمان لایا جو تُو نے بھیجا [1]

۱۰۔ سیدھا ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹ جائے، پھر تین دفعہ یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَجْمَعُ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَکَ [2]

ترجمہ :۔ اے اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اٹھائے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔

جاگ کر پڑھنے کی دُعا جب جاگے تو یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ [3]

ترجمہ :۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں سلانے کے بعد جگایا اور اسی کی طرف زندہ ہو کر جانا ہے۔

جاگ کر پڑھنے کی ایک اور دُعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ [4]

ترجمہ :۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے میرے جسم میں عافیت دی، مجھ پر میری روح واپس کر دی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق دی۔

جب سو کر اُٹھے تو مسواک کرے [5]

برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ کو تین مرتبہ دھوئے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اُتیت مضجعک فتوضأ وضوءک للصلوٰۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن وقل اللّٰھم اسلمت.... الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات وکتاب الوضوء وصحیح مسلم کتاب الذکر) فان مت مت علی الفطرۃ واجعلھن آخر ما تقول (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ فان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبت خیرًا (صحیح مسلم)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اَراد اَن ینام وضع یدہٗ تحت رأسہٖ ثم قال اللّٰھم قنی..... الخ (رواہ احمد والترمذی فی ابواب الدعوات عن حذیفۃ وصححہ) وفی روایۃ عن حفصۃ اللّٰھم.... تبعث عبادک ثلاثًا (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۴۳ ورواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری مرعاۃ ۵/۳۳)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ قال الحمد للّٰہ..... (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ (احدکم) فلیقل الحمد للّٰہ الذی (رواہ الترمذی فی ابواب الدعوات وسندہٗ حسن)

[5] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للتھجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من نومہٖ فلا یغمس یدہٗ فی الاناء حتی یغسلھا ثلثًا (صحیح مسلم وروی البخاری فی صحیحہ الا ثلثًا)

زائد از ضرورت بستر گھر میں نہ رکھے مثلاً اگر دو میاں بیوی ہوں تو تین بستر رکھے، ایک بستر اپنے لئے، ایک بیوی کے لئے اور ایک مہمان کے لئے، چوتھا بستر اگر ہے تو وہ شیطان کے لئے ہے [1]

عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے نہ سوئے [2]

سوتے ہوئے آدمی کو نماز کے لئے جگادے [3]

نمازِ فجر کے وقت سوتا نہ رہے [4]

اگر رات کو آنکھ کھلے تو یہ ثناء پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے۔ اللہ تمام عیبوں اور کمزوریوں سے پاک ہے، کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ کے۔ اللہ سب سے بڑا ہے، نہ نیکی کرنے کی طاقت کسی میں ہے اور نہ برائی سے بچنے کی قوت کسی میں ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔

پھر مغفرت کی دعاء کرے یا اور کوئی دعاء کرے تو دعاء قبول ہوگی، اگر نماز پڑھے تو نماز قبول ہوگی [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراش للرجل وفراش لامرأتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ النوم قبل العشاء (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قالت عائشۃ رض اذا اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوتر ایقظنی (صحیح بخاری ابواب الوتر) خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یوقظ الناس الصلوٰۃ الصلوٰۃ وکان اذا خرج یوقظ الناس للصلاۃ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۶۲)

[4] ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقیل ما زال نائما حتیٰ اصبح ما قام الی الصلوٰۃ فقال بال الشیطان فی اذنہ (صحیح بخاری کتاب التہجد)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعار من اللیل فقال لا الٰہ الا اللہ ثم قال اللھم اغفرلی او دعا استجیب لہ فان توضأ وصلی قبلت صلوتہ (صحیح بخاری کتاب التہجد)

سُننا

نامحرم کی باتیں بے ضرورت مزا لینے کے لئے نہ سُنے، یہ کانوں کا زنا ہے [۱]

جب بے ہودہ بات سنے تو اس سے منہ پھیر لے [۲]

جب کسی مجلس میں سُنے کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے یا ان کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے تو وہاں نہ بیٹھے [۳]

اللہ تعالیٰ کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو کان لگا کر پوری توجہ سے سُنے [۴]

جب کسی مؤمن یا مؤمنہ کے متعلق کوئی بُری بات سُنے تو حُسنِ ظن رکھتے ہوئے یہ کہہ دے یہ جھوٹ ہے [۵]

گانا نہ سنے، باجوں کی آواز نہ سُنے، البتہ عید اور شادی کے موقعہ پر اگر بچے دف بجا کر ایسے اشعار گائیں جن میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو تو انہیں سُن لینے میں کوئی حرج نہیں [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاذنان زناھما الاستماع (صحیح مسلم کتاب القدر)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذا سمعوا اللغو أعرضوا عنہ (القصص - ۵۵)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بھا ویستھزأ بھا فلا تقعدوا معھم (النساء - ۱۴۰)

[۴] قال اللہ عزوجل ان فی ذٰلک لذکریٰ لمن کان لہ قلب او ألقی السمع وھو شھید (ق - ۳۷)

[۵] قال اللہ تبارک وتعالیٰ لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسھم خیرا وّقالوا ھذا افک مبین ○ (النور - ۱۲)

[۶] قالت عائشۃ دخل ابوبکر وعندی جاریتان تغنّیان وفی روایۃ تدفّفان ولیست بمغنّیتین فقال ابوبکر أمزامیر الشیطان فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذٰلک فی یوم عید، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکر وعھما ان لکل قوم عیدًا وھذا عیدنا (صحیح بخاری) قالت الرّبیع جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنیٰ علی فجلس علیٰ فراشی ... فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر اذ قالت احداھن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی ھٰذہ وقولی بالذی کنت تقولین (صحیح بخاری کتاب النکاح)

دوسروں کی خبریں اور راز کی باتیں نہ سنے خصوصًا ایسی صورت میں کہ وہ اس کے سننے کو ناپسند کرتے ہوں، دوسروں کے راز کی باتیں سننے والے کے کان میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا[1]

جب کوئی بات سُنے تو اس کے اچھے پہلو کو اختیار کرے، بُرا پہلو نہ اختیار کرے[2]

جب کوئی افواہ سنے تو اُسے کسی سے بیان نہ کرے، بلکہ اُسے متعلقہ امراء تک پہنچا دے تاکہ وہ تحقیق کر کے صحیح بات معلوم کریں[3]

چھُونا

کسی کو بدکاری کی نیت سے ہاتھ نہ لگائے، یہ ہاتھ کا زنا ہے[4]

چلنا

بدفعلی کے ارادہ سے کہیں چل کر نہ جائے، یہ پیر کا زنا ہے[5]

اکڑ کر نہ چلے[6]

عاجزی اور انکساری کے ساتھ چلے[7]

چال میں میانہ روی اختیار کرے[8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحسّسوا (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استمع الی حدیث قوم وھم لہٗ کارھون صبّ فی اذنہ الآنک (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ فبشر عباد ۵ الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ (الزمر ۱۷، ۱۸)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذا جاءھم امرٌ من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردّوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم (النساء - ۸۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والید زناھا البطش (صحیح مسلم کتاب القدر)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : والرجل زناھا الخطا (صحیح مسلم کتاب القدر)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تمش فی الارض مرحًا (بنی اسرائیل ۳۷)

[7] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا (الفرقان - ۶۳)

[8] قال اللہ عزّ وجلّ : واقصد فی مشیک (لقمان - ۱۸)

عورتیں اس طرح نہ چلیں کہ ان کے پیر کے زیورات سے جھنکار کی آواز آئے [1]
جب کھیل، تماشے یا بے ہودہ مشاغل کے پاس سے گذرے تو وقار سے گذر جائے [2]
چال پُرسکون اور باوقار ہو، گھبرا کر چلنے اور بھاگنے سے پرہیز کرے [3]
چلتے وقت نظریں نیچے رکھے، منہ موڑ کر ادھر اُدھر نہ دیکھے [4]
عورتیں بیچ راستہ پر نہ چلیں [5]

دیکھنا

مرد، مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور عورت، عورت کے ستر کو نہ دیکھے [6]
اپنی نظریں نیچی رکھے تاکہ غیر محرم پر نظر نہ پڑے، اگر ناگہانی طور پر کسی غیر محرم پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر پھیر لے، دوبارہ نہ دیکھے [7]

[1] قال اللہ ذوالجلال والاکرام ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن (النور۔۳۱)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذا مرّوا باللغو مرّوا کراماً (الفرقان۔۷۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلوٰۃ وعلیکم بالسکینۃ والوقار ولا تسرعوا (صحیح بخاری وروی مسلم بنحوہٖ)

[4] قال اللہ مالک الملک قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (النور۔۳۰) قال اللہ تعالیٰ وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن (النور۔۳۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلتفت اذا مشیٰ (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۹ صہ ۱۷) خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجۃ فکان لا یلتفت (صحیح بخاری کتاب الوضوء)

[5] لیس للنساء وسط الطریق (رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی عمرو ابن حماس وعن ابی ھریرۃ۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر جزء ۲ صہ ۹۵۵)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ (صحیح مسلم)

[7] قال اللہ عزوجل قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (النور۔۳۰) قال اللہ عزوجل: وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن (النور۔۳۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتبع النظرۃ النظرۃ فانما لک الاولیٰ ولیست لک الآخرۃ۔ (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۶/۷۳) عن جریر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجأۃ فامرنی ان اصرف بصری (صحیح مسلم کتاب الادب)

غیر محرم اگر نابینا ہو تب بھی اس کی طرف نہ دیکھے [1]

الغرض کسی غیر محرم کو نہ دیکھے، یہ آنکھ کا زنا ہے [2]

اگر کسی غیر محرم عورت پر نظر پڑ جائے اور دل میں اس کا خیال آئے تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس سے اپنی خواہش پوری کرے، اس طرح بُری خواہش جاتی رہے گی [3]

بات کرنا

بدنیتی کے ساتھ غیر محرم سے بات نہ کرے، یہ زبان کا زنا ہے [4]

لوگوں سے شیریں کلامی سے بات کرے [5]

افواہیں نہ پھیلائے بلکہ ان کو متعلقہ امراء تک پہنچا دے [6]

اگر مستحقین کو کچھ نہ دے سکے تو اُن سے نرمی سے بات کرے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لام سلمۃ رض و میمونۃ رض) احتجبا منہ (ای من ابن ام مکتوم) قالت ام سلمۃ رض فقلنا یا رسول اللہ أ لیس اعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا قال افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۶ صہ ۷۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالعینان زناہما النظر (صحیح مسلم کتاب القدر) وفی روایۃ فزنا العین النظر (صحیح بخاری کتاب الاستیذان)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیواقع فان ذلک یرد ما فی نفسہ (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وزنا اللسان المنطق (صحیح بخاری کتاب الاستئذان وروی مسلم فی صحیحہ نحوہ)

[5] قال اللہ تعالیٰ وقل لعبادی یقولوا التی ھی احسن (بنی اسرآئیل-۵۳)

[6] قال اللہ عزوجل واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم (النساء-۸۳)

[7] قال اللہ تعالیٰ واما تعرضن عنھم ابتغاء رحمۃ من ربک ترجوھا فقل لھم قولاً میسورًا (بنی اسرآئیل-۶۸)

بغیر انشاءاللہ کہے کسی کام کے کرنے کے ارادے کا اظہار نہ کرے، اگر انشاءاللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے اللہ کا ذکر کرے [1]

بات کرتے وقت آواز کو پست رکھے، چیخے چلّائے نہیں [2]

عورت غیر محرم مرد سے نرم لہجہ میں بات نہ کرے [3]

سچ بولے، جھوٹ نہ بولے [4]

اگر لوگوں میں صُلح کرانے کے لئے کوئی بات خلاف واقعہ کہدے تو کوئی حرج نہیں [5]

کسی مسلم کو بُرا بھلا نہ کہے [6]

اگر دو مسلم ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہیں تو اس کا وبال ابتداء کرنے والے پر ہوگا بشرطیکہ دوسرا آدمی زیادتی نہ کرے [7]

کسی مسلم بھائی کو نہ کافر کہے، نہ اللہ کا دشمن کہے کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ آئے گا [8]

چُغل خوری نہ کرے [9]

[1] قال اللہ عزوجل ولا تقولن لشای ءانی فاعل ذالک غدًا الا أن یشآء اللہ واذکر ربک اذا نسیت (الکھف ۲۳-۲۴)

[2] قال اللہ عزوجل واغضض من صوتک (لقمان-۱۹)

[3] قال اللہ تعالیٰ فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا (الاحزاب ۳۲)

[4] قال اللہ عزوجل وقولوا قولا سدیدًا (الاحزاب-۷۰) واجتنبوا قول الزور (الحج-۳۰)

[5] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب البر)

[6] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سباب المسلم فسوق (صحیح بخاری)

[7] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم المستبان ما قالا فعلی البادئ مالم یعتد المظلوم (صحیح مسلم کتاب البر)

[8] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما وقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذالک الا حار علیہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[9] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قتّات (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

غیبت نہ کرے یعنی اپنے مسلم بھائی کا ذکر اس کی عدم موجودگی میں اس طرح نہ کرے کہ اگر وہ اس کو سنتا تو اسے ناگوار گذرتا[۱]

کسی مسلم بھائی کا مذاق نہ اُڑائے[۲]

کسی مسلم بھائی پر بہتان نہ لگائے[۳]

کسی مسلم بھائی کو بُرے لقب سے نہ پکارے[۴]

عصبیّت کی پکار نہ پکارے یعنی قومی و قبائلی، صوبائی و ملکی عصبیتوں کو نہ جگائے۔ ایسی پکار کو تفریق بین المسلمین کا سبب نہ بنائے خواہ وہ پکار بظاہر کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو[۵]

نہ طعنہ دے، نہ لعنت کرے، نہ فحش بکے اور نہ بدزبانی کرے[۶]

کسی جانور پر بھی لعنت نہ کرے[۷]

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا یغتب بعضکم بعضًا (الحجرات - ۱۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ أعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ فقد بھتہ (صحیح مسلم کتاب البر)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ یا أیھا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم (الحجرات - ۱۱)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تلمزوا انفسکم (الحجرات - ۱۱)

[۴] قال اللہ تعالیٰ ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان (الحجرات - ۱۱)

[۵] اقتتل غلامان فنادی المھاجر یا للمھاجرین ونادی الانصاری یا للانصار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا دعوی اھل الجاھلیۃ دعوھا فانھا خبیثۃ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء وصحیح مسلم کتاب البر)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی (رواہ الترمذی وحسنہ وروی الحاکم نحوہ وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۳۲۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شر الناس منزلۃ عند اللہ یوم القیامۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہ (صحیح بخاری)

[۷] بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ وامرأۃ من الانصار علی ناقۃ فضجرت فلعنتھا فسمع ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال خذوا ما علیھا ودعوھا فانھا ملعونۃ (صحیح مسلم کتاب البر ۲/۴۳۴)

آندھی پر بھی لعنت نہ کرے، نہ اُسے بُرا کہے [1]

کسی بُرائی کو علانیہ بیان نہ کرے، البتہ مظلوم، ظالم کی بُرائی کو علانیہ بیان کرسکتا ہے [2]

لوگوں کو ہنسانے کے لئے مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولے [3]

بچے کو بہلانے، پھُسلانے کے لئے بھی جھوٹ نہ بولے [4]

لوگوں کی بدکلامی کا جواب خوش کلامی سے دے [5]

الغرض اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے [6]

اگر کوئی شخص کسی کی بُرائی سے واقف ہے اور وہ اُسے بیان کرتا ہے، تو وہ شخص جس کی بُرائی کی جارہی ہے بُرائی کرنے والے کی کسی بھی بُرائی کو جس سے وہ واقف ہے بیان نہ کرے۔ اس کو اجر ملے گا اور بُرائی کرنے والے پر گناہ ہوگا [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوا الریح فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئًا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ (رواہ الترمذی فی باب اللعنۃ من ابواب البر والصلۃ واخرجہ ابوداؤد فی الادب وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۳۰۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الریح من روح اللہ تأتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوہا (رواہ ابوداؤد فی الادب وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۳۰۴)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ لا یحب اللہ الجہر بالسُّوء من القول الا من ظلم (النسآء۔ ۱۴۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہٗ ویل لہٗ (رواہ الترمذی وابوداؤد واحمد وحسنہ الترمذی) قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقًا (رواہ الترمذی وحسنہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک لو لم تعطہ شیئًا کتب علیک کذبۃ" (احمد وابوداؤد سندہٗ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صد ۲۸۲)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: اِدفع بالتی ہی احسن السیئۃ (المؤمنون۔ ۹۶)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرًا او لیصمت (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سبک رجل بما یعلم منک فلا تسبہ بما تعلم منہ فیکون اجر ذلک لک ووبالہ علیہ (ابن منیع عن ابن عمر۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صد ۱۶۴)

لینا، دینا

سیدھے ہاتھ سے دے اور سیدھے ہاتھ سے لے، اُلٹے ہاتھ سے نہ دے، نہ لے [۱]

دینے یا تقسیم کرنے کی ابتداء سیدھی طرف سے کرے سوائے اس صُورت کے کہ سیدھی طرف والا اجازت دے دے [۲]

کھانا

کھانا کھانے کے لئے دسترخوان بچھائے [۳]

کھانا تپائی وغیرہ پر رکھ کر کھانے میں کوئی حرج نہیں [۴]

کھانا کھاتے وقت تکیہ نہ لگائے [۵]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یأکلن احد منکم بشمالہ ولا یأخذ بھا ولا یعطی بھا (صحیح مسلم باب آداب الطعام) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیأخذ بیمینہ ولیعط بیمینہ (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح، حواشی ابن ماجۃ جلد ۲ صـ ۳۰۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمن فالایمن (صحیح بخاری کتاب الاشربۃ) وفی روایۃ الافیمنوا (صحیح بخاری کتاب الھبۃ) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بشراب فشرب منہ وعن یمینہ غلام وعن یسارہ الاشیاخ فقال للغلام أتاذن لی ان اعطی ھؤلاء (صحیح بخاری)

[۳] قیل لقتادۃ فعلام کانوا یأکلون ؟ قال علی السفر (صحیح بخاری) امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالانطاع فبسطت (صحیح بخاری)

[۴] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ھو عند میمونۃ اذ قرب الیہ خوان علیہ لحم فلما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یأکل قالت لہ میمونۃ رض انہ لحم ضب فکف یدہ (صحیح مسلم کتاب الصید باب اباحۃ الضب)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اکل متکئًا (صحیح بخاری)

کھانا بیٹھ کر کھائے [1] کھڑے ہو کر کھانا نہ کھائے [2]
بہتر یہ ہے کہ دوزانو بیٹھ کر کھائے، پیٹ کے بل لیٹ کر کھانا نہ کھائے [3]
علیحدہ کھانا کھائے یا سب کے ساتھ مل کر کھائے، دونوں طرح جائز ہے لیکن اکٹھے ہو کر کھانے سے برکت ہوتی ہے [4]
بہت گرم کھانا نہ کھائے [5]
کھانے کو ٹھنڈا کرنے کے لئے یا کسی اور وجہ سے برتن میں نہ پھونکے اور نہ سانس لے [6]
بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کرے [7]

[1] عن عمر بن سلمة قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس یا بنی وسم اللہ وکل بیمینك (رواہ ابن حبان۔ موارد الظمآن ص۳۲۶ وسندہ صحیح) عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی ان یشرب الرجل قائمًا قال قتادۃ فقلنا فالاکل فقال ذٰلك اشر واخبث (صحیح مسلم)
نوٹ:۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کے معاشرہ میں کھڑے ہو کر کھانے کا رواج نہیں تھا

[2] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب قائمًا والاکل قائمًا (مسند ابی یعلیٰ جزء ۵ ص۵۲۲) سندہ حسن۔

[3] اھدیت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فجثیٰ علیٰ رکبتیہ فقال لہ اعرابی ما ھٰذہ الجلسہ فقال ان اللہ جعلنی عبدًا کریمًا ولم یجعلنی جبارًا عنیدًا (رواہ ابن ماجۃ) وفی روایۃ ابی داؤد کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قصعۃ فلما اضحوا وسجدوا الضحیٰ اتی بتلك القصعۃ یعنی وقد ثرد فیہا فالتفوا فلما کثروا جثا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ابن ماجۃ جزء ۲ ص۳۰۲ ۔ وسندہ صحیح، وصحیح ابی داؤد ۲/۷۱۹) نہی عن یاکل الطعام وھو منبطح علیٰ بطنہ (حاکم جزء ۴ ص۱۲۹ وسندہ صحیح)

[4] قال اللہ تبارك وتعالیٰ:۔ لیس علیکم جُنَاحٌ ان تاکلوا جمیعًا اَو اشتاتًا (النور۔ ۶۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی الاثنین (صحیح مسلم)

[5] عن اسماء انہا کانت اذا ثردت غطتہ شیئًا حتی یذھب فورہ ثم تقول انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اعظم للبرکۃ (رواہ احمد وسندہ حسن۔ بلوغ جزء ۱۷ ص۹۹ ورواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء ۴ ص۱۳۱)

[6] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتفس فی الاناء (صحیح مسلم) او ینفخ فیہ (رواہ الترمذی وصححہ)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمّ اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) اذا قرب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعام یقول بسم اللہ (رواہ احمد وسندہ جیّد۔ بلوغ ۱۷/۹۲ وعزاہ الحافظ الی النسائی وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۱ ص۵۱۴)

اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ

ترجمہ:۔ بسم اللہ اس کے شروع میں بھی اور اس کے آخر میں بھی [1]

کھانا سیدھے ہاتھ کی تین انگلیوں سے کھائے [2]

کھانا اپنے آگے سے کھائے، برتن کے وسط میں سے نہ کھائے کیونکہ وسط میں برکت نازل ہوتی ہے [3]

اُلٹے ہاتھ سے ہرگز نہ کھائے [4]

اگر بحالتِ جنابت کھانا کھائے تو پہلے وضو کرلے [5]

کھانا کھاتے وقت اگر نوالہ گر جائے تو اُسے اُٹھالے، اس کی خاک جھاڑے اور بسم اللہ کہہ کر اُسے کھالے، ہوسکتا ہے کہ برکت اُسی نوالہ میں ہو [6]

ایک قسم کی چیز میں سے دو دو کو اکٹھا کرکے نہ کھائے جب تک اپنے ساتھی سے اجازت نہ لے لے اور نہ دو چیزوں کو اکٹھا کرکے کھائے جب تک اجازت نہ لے لے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل بسم اللہ فان نسی فی اولہ فلیقل بسم اللہ فی اولہ واٰخرہ (رواہ الترمذی فی کتاب الاطعمۃ وصححہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بیمینک (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل بثلثۃ اصابع (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مما یلیک (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان البرکۃ تنزل فی وسط الطعام فکلوا من حافتیہ ولا تاکلوا من وسطہ (رواہ الترمذی وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایاکل احدکم بشمالہ فان الشیطٰن یاکل بشمالہ (صحیح مسلم)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اراد ان یاکل او یشرب او ینام ان یتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سقطت من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بہا اذی ثم لیاکلہا ولا یدعہا للشیطٰن فانہ لا یدری فی ای طعامۃ البرکۃ (صحیح مسلم) وفی روایۃ فلیمسح عنہا التراب ولیسم اللہ ولیاکلہا (رواہ الدارمی وسندہ صحیح)

[7] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاقران الا ان یستأذن الرجل اخاہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

کھانا اتنا کھائے کہ بس بیٹھ سیدھی رہے، اگر لامحالہ زیادہ کھانا ہو تو تہائی پیٹ کھائے۔ تہائی پانی کے لئے اور تہائی سانس کے لئے چھوڑ دے [1]

ڈکاریں کم لے یعنی کھانا بہت زیادہ نہ کھائے [2]

کھانے کو برا نہ کہے، اگر رغبت ہو تو کھالے ورنہ چھوڑ دے [3]

سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ کھائے [4]

اگر کوئی شخص کھانے کے لئے بلائے تو بھوک ہوتے ہوئے یہ نہ کہے "مجھے بھوک نہیں" کیوں کہ یہ بھوک اور جھوٹ کو جمع کرنا ہے [5]

ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو [6]

کھانا کھانے کے بعد رکابی کو صاف کرے، انگلیوں کو چاٹ لے [7]

پہلے بیچ کی انگلی چاٹے، پھر انگشتِ شہادت، پھر انگوٹھا [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب ابن آدم اکلات یقمن صلبہ فان کان لا محالۃ فثلث طعام وثلث شراب وثلث لنفسہ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزو ۷، ص ۸۹ وفتح الباری جزو ۱۰ ص ۵۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقصر من جشائک فان اکثر الناس شبعا فی الدنیا اکثرھم جوعا فی الآخرۃ (حاکم۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص ۲۵۹)

[3] ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط إن اشتھاہ اکلہ وان کرھہ ترکہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا فی آنیۃ الذھب والفضۃ ولا تأکلوا فی صحافھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللباس)

[5] عن اسماء قالت اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطعام فعرض علینا فقلنا لا نشتھیہ قال لا تجمعن جوعا وکذبا (رواہ ابن ماجۃ وسندہ حسن۔ ابن ماجۃ جلد ۲ ص ۳۱۰)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یقعد علی مائدۃ یدار علیھا الخمر (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۲/۱۲۷۰)

[7] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلعق الاصابع والصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایہ البرکۃ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلا یمسح یدہ حتی یلعقھا او یلعقھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلث (صحیح مسلم عن انس رض)

[8] یلعق اصابعہ الثلاث الوسطی ثم التی تلیھا ثم الابھام (طبرانی اوسط۔ سکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری ۱۱/۵۱۲)

جب کھانا کھا چکے اور دسترخوان اٹھایا جائے تو یہ دُعاء پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا [1]

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو کثرت سے ہو، پاک ہو، بابرکت ہو، نہ کافی سمجھی گئی، نہ چھوڑی گئی، اور اے ہمارے رب کوئی اس سے بے پرواہ نہیں۔

کھانا کھانے کے بعد ہاتھ کو دھولے [2]

دوسرے کے کپڑے سے ہاتھ نہ پونچھے [3]

روٹی کا اکرام کرے [4]

سرد اور گرم چیزوں کو اس طرح ملا کر کھائے کہ ان کی تاثیر معتدل ہو جائے [5]

جو کھانا زبان کے پھرانے سے حاصل ہو اُسے کھالے اور جو خلال سے نکلے اُسے تھوک دے [6]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع مائدتہ قال الحمد للہ کثیرا (صحیح بخاری) وفی روایۃ عند القضاء الطعام وفی روایۃ اذا فرغ من طعامہ او رفعت مائدتہ (رواہ احمد۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۱۰۲۔ رواتہ ثقات (تقریب) وسکت علیہ الحافظ (فتح الباری جزء ۱۱ ص ۱۱۳) وفی روایۃ الحمد للہ حمدا کثیرا (رواہ الترمذی وصححہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام وفی یدہ غمر ولم یغسلہ فاصابہ شئی فلا یلومن الا نفسہ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۹) دعا رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقنا معہ فلما طعم وغسل یدیہ او یدہ قال الحمد للہ (رواہ الحاکم وسندہ صحیح المستدرک ج ۴ ص ۱۲۲)

[3] نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الرجل للرجل من مجلسہ ان یجلس فیہ وعن ان یمسح الرجل یدہ بثوب من لا یملک (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۱۶۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا الخبز (رواہ الحاکم وصححہ ھو والذہبی۔ المستدرک ج ۴ ص ۱۲۲)

[5] عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل البطیخ بالرطب (رواہ الترمذی وسندہ صحیح التعلیقات ج ۲ ص ۱۲۲۰) ورواہ ابوداؤد ویقول یکسر حر ھذا ببرد ھذا وبرد ھذا بحر ھذا وسندہ حسن التعلیقات ج ۲ ص ۱۲۲۰)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل فما لاک بلسانہ فلیبلع وما تحلل فلیلفظ من فعل ھذا فقد احسن ومن لا فلا حرج (حاکم کتاب الاطعمۃ جزء ۴ ص ۱۳۷۔ سندہ صحیح)

کھانا کھانے کے بعد پڑھنے کی مزید دُعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَ وَ اَسْقَیْتَ وَ اَغْنَیْتَ وَ اَقْنَیْتَ
وَھَدَیْتَ وَ اَحْیَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَعْطَیْتَ

ترجمہ:۔ اے اللہ تُو نے کھلایا، تُو نے پلایا، تُو نے غنی کر دیا، تُو نے راضی کر دیا، تُو نے ہدایت دی اور تُو نے زندہ کیا، جو کچھ تُو نے عطا فرمایا اس پر تیری ہی تعریف ہے (تیرا ہی شکر ہے)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُعا کو کھانے کے بعد پڑھا کرتے تھے [۱]

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَ سَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا۔

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے جس نے کھلایا پلایا، اس کو نگلنے میں آسان بنایا اور اسکے نکلنے کیلئے راستہ بنایا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے یا پانی وغیرہ پینے کے بعد اس دُعا کو پڑھا کرتے تھے [۲]

(۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاٰوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مَکْفُوْرٍ۔

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے کفایت دی ہم کو اور سیر کیا ہم کو، یہ تعریف نہ کافی سمجھی گئی ہے اور نہ اس کی ناشکری کی گئی [۳]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو اس وقت پڑھتے جب کھانا کھا چکتے یا جب دسترخوان اٹھایا جاتا۔

[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ قال اللھم..... الخ (رواہ احمد وسندہ جید بلوغ جزء ۱، ص ۹۲ وعزاہ الحافظ الی النسائی وقال سندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۱ ص ۵۱۴)

[۲] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب قال الحمد للہ الخ (رواہ ابوداؤد بسند صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۱۲۱۷}$)

[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ وقال مرۃً اذا رفع مائدتہ قال الحمد للہ..... الخ (صحیح بخاری)

④ لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب سب تعریف تیرے ہی لئے ہے، ایسی تعریف جو نہ کافی سمجھی گئی، نہ چھوڑی گئی اور اے ہمارے رب کوئی اس سے بے پرواہ نہیں ہو سکتا۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو اس وقت پڑھتے تھے جب کھانا کھا چکتے یا جب دسترخوان اٹھایا جاتا۔

⑤ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ:۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور جس نے یہ کھانا مجھے بغیر میری طاقت اور قوت کے عطا فرمایا۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس دعاء کو پڑھ لے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

پینا

جب کوئی چیز پیئے تو پہلے بسم اللہ کہے، تھوڑا سا پینے کے بعد سانس لے اور الحمد للہ کہے، پھر بسم اللہ کہہ کر پیئے، پھر سانس لے اور الحمد للہ کہے، پھر بسم اللہ کہہ کر پیئے، پھر سانس لے (یعنی تین

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ وقال مرۃً اذا رفع مائدتہ قال لک الحمد (صحیح بخاری کتاب الاطعمۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طعامًا فقال الحمد للہ الخ غفر لہ ما تقدم (رواہ الترمذی فی کتاب الدعوات وحسنہ وسکت عنہ المنذری۔ بلوغ جزء ۷ ص ۱۰۱)

نوٹ:۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے صرف بسم اللہ کہنا چاہیئے۔ پوری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

(۲) بسم اللہ وعلیٰ برکۃ اللہ پڑھنے کی حدیث ضعیف ہے۔

(۳) کھانا کھانے کے بعد "الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا المسلمین" کی سند مخدوش ہے (نیل الاوطار جزء ۸ ص ۱۳۹) بلکہ ضعیف ہے (التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ)

سانس میں پیئے، درمیان میں تین دفعہ سانس لے) آخر میں یہ دعاء پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے کھلایا، پلایا، اس کو نگلنے میں آسان بنایا اور اس کے نکلنے کے لئے راستہ بنایا[1] ایک سانس میں نہ پیئے[2]

سیدھے ہاتھ سے پیئے، اُلٹے ہاتھ سے ہرگز نہ پیئے[3]

پیتے وقت بیٹھ جائے، کھڑے ہو کر ہرگز نہ پیئے، اگر بھولے سے کھڑے ہو کر پی لے تو قے کر دے اس لئے کہ کھڑے ہو کر پینے والے کے ساتھ شیطان پیتا ہے[4] (اور اس کا جھوٹا پیٹ میں چلا جاتا ہے)

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشرب فی ثلاثۃ انفاس اذا ادنی الاناء الی فیہ یسمی اللہ فاذا اخرہ حمد اللہ یفعل ذالک ثلاثا (رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ وسندہ حسن۔ فتح الباری جزء ۱۲ صـ ۱۹۷) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلاثا (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن انس رض) و فی روایۃ کان یتنفس فی الشراب ثلاثا (صحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب قال الحمد للہ الذی اطعم وسقی الخ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۱۲۱۷}$)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب احدکم فلا یشرب بنفس واحد (حاکم۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صـ ۱۶۹)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب (احدکم) فلیشرب بیمینہ وفی روایۃ لا یاکلن احد منکم بشمالہ ولا یشربن بھا (صحیح مسلم)

[4] زجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب قائما (صحیح مسلم عن انس وابی سعید) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقی (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض) رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یشرب قائما فقال لہ قہ أیسرک ان یشرب معک الھر؟ قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان قد شرب معک من ھو شر منہ الشیطان (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۵۷۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ ۱۰۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الذی یشرب وھو قائم ما فی بطنہ لاستقاء (رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح۔ بلوغ $\frac{۱۰}{۱۱۰}$ وسندہ صحیح۔ فتح الباری $\frac{۱۲}{۱۸۴}$ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۵۷)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مشک کے دہانے سے نہ پیئے [1]
مشک کو اس طرح لٹکا کر نہ پیئے کہ دہانہ نیچے ہو [2]
برتن میں نہ سانس لے اور نہ پھونک مارے [3]
سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے دور کر دے [4]
اگر پینے کی چیز میں تنکا وغیرہ پڑا ہو تو اُسے پھونک مار کر نہ گرائے بلکہ برتن کو ٹیڑھا کر کے گرائے [5]
جس جگہ سے برتن ٹوٹ گیا ہو اس جگہ منہ لگا کر نہ پیئے اور نہ برتن کے سوراخ سے پیئے [6]
جانور کی طرح پینے کی چیز میں منہ ڈال کر نہ پیئے [7]
سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیئے [8]
ایسا شربت نہ پیئے جو خشک اور تر کھجور یا خشک کھجور اور کشمش کو ایک ساتھ بھگو کر بنایا گیا ہو بلکہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگو کر شربت بنائے [9]

[1] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من فی السقاء (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[2] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[3] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتنفس فی الاناء (صحیح مسلم) او ینفخ فیہ وفی روایۃ نھیٰ عن النفخ فی الشراب (رواہ الترمذی وصححہ)
[4] قال رجل انی لا اروی من نفس واحد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن اذّ اعن فیک (رواہ الترمذی وصححہ) وفی روایۃ ثم تنفس (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۷، ص ۱۱۳)
[5] نھیٰ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النفخ فی الشراب فقال رجل القذاۃ اراھا فی الاناء فقال اُھرقھا (رواہ الترمذی وصححہ)
[6] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من ثلمۃ القدح (رواہ ابوداؤد وسندہٗ حسن)
[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکرعوا ولکن اغسلوا ایدیکم ثم اشربوا فیھا (رواہ ابن ماجۃ وسندہٗ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۷، ص ۱۱۴)
[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا فی انیۃ الذھب والفضۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب اللباس)
[9] نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یجمع بین التمر والزھو والتمر والزبیب ولینبذ کل واحد منھما علی حدۃ (صحیح بخاری کتاب الاشربۃ)

اگر بحالت جنابت کوئی چیز پیئے تو وضوء کرے [1]

پلانا

سیدھی طرف سے پلانا شروع کرے اور اسی طرح پلاتا رہے [2]

پلانے والا سب کو پلا کر آخر میں پیئے [3]

تعریف کرنا

کسی کی بے ضرورت تعریف نہ کرے، اگر تعریف کرنی ضروری ہو اور تعریف کرنے والے کو یقین ہو کہ جس کی وہ تعریف کر رہا ہے۔ وہ واقعی اس تعریف کا مستحق ہے تو اس طرح کہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں آدمی ایسا ہے اور حساب لینے والا تو اللہ ہی ہے [4]

کسی کی مبالغہ آمیز تعریف نہ کرے [5]

مبالغہ آمیز تعریف کرنے والے کے منہ میں خاک ڈال دے [6]

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا أراد أن یأکل أو یشرب او ینام ان یتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمن فالایمن (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ساقی القوم آخرھم شربًا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قضاء الصلوٰۃ الفائتۃ)

[4] اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلک قطعت عنق اخیک ثلاثا من کان منکم مادحًا لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا یزکی علی اللہ احدا (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الزھد)

[5] سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یثنی علی رجل ویطریہ فی المدحۃ فقال اھلکتم او قطعتم ظھر الرجل (صحیح مسلم کتاب الزھد)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب (صحیح مسلم کتاب الزھد)

بیٹھنا

بے دین اور ملحد لوگوں کی مجلس میں جبکہ وہ بے دینی کی باتیں کر رہے ہوں نہ بیٹھے اگر وہ کسی اور بات میں مشغول ہوں تو ان کے پاس بیٹھ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں [۱]

جب کسی مجلس میں کہا جائے کہ کھل کر بیٹھ جاؤ تو کھل کر بیٹھ جائے [۲]

جب کسی مجلس میں بیٹھے تو دوسروں کے بہت قریب ہو کر نہ بیٹھے بلکہ درمیانی جگہ کو فراخ رکھے [۳]

دو آدمیوں کے درمیان بغیر اُن کی اجازت کے نہ بیٹھے [۴]

ایسی جگہ پر نہ بیٹھے جہاں بدن کے کچھ حصّہ پر دھوپ آجائے اور کچھ حصّہ سایہ میں ہو [۵]

جب دو آدمی سرگوشی کر رہے ہوں تو ان کی بغیر اجازت ان کے پاس نہ بیٹھے [۶]

[۱] قال اللہ تعالیٰ : واذا رأیت الذین یخوضون فی اٰیاتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہٖ (الانعام - ۶۸)

[۲] قال اللہ تعالیٰ : یا ایھا الذین اٰمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا (المجادلۃ - ۱۱)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرا لمجالس اوسعھا (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح - بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۱۶۵)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنھما (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ)

[۵] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ان یجلس الرجل بین الشمس والظل (رواہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی ، المستدرک ۴/۲۷۱ وروی احمد نحوہٗ بلوغ جزء ۱۹ ص ۱۶۵)

[۶] قال رسول اللہ صلّی علیہ وسلم اذا تناجیٰ اثنان فلا تجلس الیھما حتی تستأذنھما (رواہ احمد عن ابن عمر ورجالہ ثقات - بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۱۶۷ وسندہٗ حسن)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جب کسی مجلس میں آکر بیٹھے تو جہاں مجلس ختم ہو وہیں بیٹھ جائے، البتہ اگر کہیں جگہ خالی نظر آئے تو وہاں جاکر بیٹھنا اچھا ہے [1]

دوسرے شخص کو اُٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے [2]

اگر کوئی شخص آنے والے شخص کے لئے کھڑا ہو جائے اور اپنی جگہ اس کو دے دے تو آنے والے شخص کو اس حالت میں بھی اس کی جگہ نہ بیٹھنا چاہیئے [3]

کسی شخص کے گھر میں بغیر اجازت کے اس کی عزت کی جگہ پر نہ بیٹھے [4]

ہاتھ کی ہتھیلی کو پیچھے ٹیکا کر نہ بیٹھے [5]

لکھنا

جب کوئی تحریر لکھے تو پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھے [6]

جب خط لکھے تو خط کے شروع میں بھی "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھے، پھر لکھنے والا اپنا نام لکھے

[1] عن جابر رضؓ بن سمرۃ کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلسنا احدنا حیث ینتھی (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب والنسائی والترمذی وحسنہ) ان رجلاً رای فرجۃ فی الحلقۃ فجلس..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم..... فاوای الی اللہ فاواہ اللہ (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا وتوسعوا (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب السلام)

[3] عن ابی بکرۃ قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الرجل للرجل من مجلسہ ان یجلس فیہ (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح وروی احمد وابوداؤد عن ابن عمرؓ نحوہٗ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ صـ ۱۶۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤمن الرجل فی اھلہ ولا فی سلطانہ ولا تجلس علیٰ تکرمتہ فی بیتہ الا باذنہ (صحیح مسلم باب من احق بالامامۃ)

[5] عن شرید قال انا جالس ھٰکذا وقد وضعت یدی الیسریٰ خلف ظھری واتکأت علیٰ الیۃ یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتقعد قعدۃ المغضوب علیھم (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح بلوغ جزء ۱۹ صـ ۱۶۸)

[6] دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکاتب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (صحیح بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد وصحیح مسلم)

یعنی "منجانب فلاں" یا "ازطرف فلاں" لکھے، پھر اپنے نام کے بعد "اللہ کا بندہ" لکھے پھر عہدہ لکھے پھر مکتوب الیہ کا نام اور عہدہ لکھے یعنی "بخدمت فلاں ..." لکھے، پھر سلام لکھے۔ اگر کافر کو خط لکھے تو "سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی" لکھے، پھر امّا بعد لکھے، پھر خط کا مضمون لکھے [1]

خط کے آخر میں اپنے نام اور عہدہ کی مہر لگائے [2]

ہنسنا

ہنستے وقت بہت زیادہ منہ نہ کھولے۔ مسکرائے، قہقہہ نہ لگائے [3]

کم ہنسے، اللہ تعالےٰ کے خوف سے خوب روئے [4]

رونا

تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور خوب روئے [5]

[1] دعا (ھرقل) بکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعث بہ دحیۃ فاذا فیہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدٰی اما بعد (صحیح بخاری کتاب الوحی و صحیح مسلم)

[2] اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی کسریٰ وقیصر والنجاشی فقیل انھم لا یقبلون کتابًا الا بخاتم فصاغ خاتمًا حلقتہ فضۃ و نقش فیہ محمد رسول اللہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم واللفظ لمسلم)

[3] عن عائشۃ رض قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعًا ضاحکًا حتی اری منہ لھواتہ انما کان یتبسم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرًا ولضحکتم قلیلًا (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل اخفاء الصدقہ جزء ۱ صـ ۴۱۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تکثر الضحک فان کثرۃ الضحک تمیت القلب (رواہ احمد والترمذی وسندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صـ ۸۲)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ: امام عادل. ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

قرآن مجید کو سُن کر روئے اور اس طرح کہے :۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

ترجمہ :۔ اے ہمارے رب، ہم ایمان لائے، ہم کو (ایمان کی) شہادت دینے والوں کے ساتھ لکھ لے [1]

تنگدستی کی وجہ سے اگر جہاد نہ کر سکے تو اس محرومی پر رنج وغم کرے اور روئے [2]

رنج وغم کے موقعہ پر آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں لیکن کوئی ایسی بات نہ کہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے [3]

چلا کر نہ روئے، واویلا نہ کرے [4]

جماہی آنا

جب جماہی آئے تو حتی الامکان اُسے روکے [5]

ہاہ ہاہ نہ کرے۔ ہاہ ہاہ کرنے سے شیطان ہنستا ہے [6]

اگر جماہی نہ رُکے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے [7]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : واذا سمعوا ما انزل الی الرسول ترآی اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق یقولون ربنآ اٰمنا فاکتبنا مع الشاھدین (المآئدۃ۔۸۳)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لآ اجد ما احملکم علیہ تولوا واعینھم تفیض من الدمع حزنا الا یجدوا ما ینفقون (التوبہ۔۹۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا بریٔ ممن حلق وصلق وخرق (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ لمسلم) اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المعروف الذی اخذ علینا ان..... ولا ندعوا ویلا (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۳۰)

[5] اذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع ولا یقول ھاہ ھاہ فانما ذالک من الشیطان یضحک منہ (رواہ الترمذی فی ابواب الاستیذان وصححہ)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ (صحیح مسلم)

چھینکنا

جب چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے، پھر ہر وہ شخص جو الحمد للہ کی آواز سنے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے پھر چھینکنے والا یہ دعا پڑھے:۔

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ

ترجمہ:۔ اللہ تمہیں ہدایت دے (یا ہدایت پر قائم رکھے) اور تمہارے حال کی اصلاح کرے۔[1]

چھینکنے والا بجائے الحمد للہ کے الحمد للہ رب العالمین بھی کہہ سکتا ہے لیکن جواب دینے والا یرحمک اللہ ہی کہے پھر چھینکنے والا یہ دُعاء پڑھے:۔

یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ[2]

اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو دوسرے لوگ یرحمک اللہ نہ کہیں[3]

چھینکنے والے کا جواب ایک مرتبہ دے اگر وہ ایک مرتبہ سے زیادہ چھینکے تو جواب دینا ضروری نہیں ایک مرتبہ سے زیادہ چھینکنا زکام کی علامت ہے[4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعہ ان یقول لہ یرحمک اللہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ولیقل اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یھدیکم اللہ ویصلح بالکم (صحیح بخاری)

[2] اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ رب العلمین ولیقل لہ من یرد علیہ یرحمک اللہ ویقل یغفر اللہ لی ولکم (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء ۳ صـ ۱۳۴)

[3] عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما ولم یشمت الآخر فقال الرجل یا رسول اللہ شمت ھذا ولم تشمتنی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا حمد اللہ ولم تحمد اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ (صحیح مسلم)

[4] عن سلمۃ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عندہٗ فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل مزکوم (صحیح مسلم کتاب الزھد ۲/۵۹۸)

جب چھینک آئے تو اپنے ہاتھ یا کپڑے سے اپنے چہرہ کو چھپالے اور آواز کو پست کرے [1]
کافر اگر چھینکے تو سننے والا یہ دعا پڑھے:۔

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح کرے [2]

لڑنا جھگڑنا

مُسلم سے ہرگز نہ لڑے، مُسلم سے لڑنا کُفر ہے [3]
اگر کسی سے جھگڑا ہو جائے اور نوبت مار پیٹ یا لڑائی تک پہنچے تو چہرہ پر نہ مارے [4]
قتل کرنے کے ارادے سے کسی مسلم سے ہرگز نہ لڑے، اگر دونوں کی نیّت ایک دوسرے کو قتل کرنے کی ہو تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں [5]
لڑائی جھگڑے میں گالی نہ بکے، بدزبانی نہ کرے، مُسلم کو بُرا بھلا نہ کہے [6]

[1] کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا عطس غطّی وجھہ بیدہ او ثوبہ وغضّ بھا صوتہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصحّحہ)

[2] کان الیھود یتعاطسون عند النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ فیقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصحّحہ)

[3] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا قاتل احدکم اخاہ فلیجتنب الوجہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ فلا یلطمن الوجہ (صحیح مسلم کتاب البر)

[5] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا التقی المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اربع من کنّ فیہ کان منافقا خالصًا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا واذا خاصم فجر (صحیح بخاری وصحیح مسلم) سباب المسلم فسوق (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

پہننا ، اُتارنا

کپڑا پہننے کی ابتداء سیدھی طرف سے کرے [1]

جب نیا کپڑا پہنے تو اس کپڑے کا نام لے پھر یہ دعاء پڑھے [2]

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَ خَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔

ترجمہ :۔ اے اللہ! سب تعریف تیرے لئے ہے، تونے یہ کپڑا مجھے پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور وہ بھلائی طلب کرتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں اس کی بُرائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس بُرائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس بُرائی کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

جب جوتا پہنے تو پہلے سیدھے پیر میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے اُلٹے پیر میں سے اتارے [3]

جوتا کھڑے ہوکر نہ پہنے [4]

رہنا

مشرک کے ساتھ اس طرح نہ رہے کہ دونوں کی آگ (ساتھ) دکھائی دے [5]

[1] کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم یعجبہ التیمن فی شانہ کلّہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اذا لبس قمیصًا بدأ بمیامنہ (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۷ ص ۲۳۶)
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اذا لبستم فابدء وابمیامنکم (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۲ ص ۵)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اذا استجد ثوبًا سمّاہ باسمہ ثم یقول اللّٰھم لک الحمد الخ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۴/۲۵۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا نزع فلیبدأ بالشمال (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما (ابوداؤد کتاب اللباس۔ سندہٗ صحیح)

[5] انی بریٔ من کل مسلم مع مشرک الا لا تتراءی نارا ھما (نسائی کتاب القسامۃ باب القود بغیر حدیدۃ جزء ۲ ص ۲۱۲/۳ ۔ سندہ صحیح۔ صحیح نسائی ۹۹۰)

دودھ دوہنا

ناخن کتر کے دودھ دوہے تاکہ تھن زخمی نہ ہوں عہ

کوئی کام کرنا

ہر کام کو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے [1]

ہر کام کی ابتداء سیدھی طرف سے کرے (سوائے مسجد سے نکلنے اور جوتیاں اتارنے کے) [2]

جلد بازی نہ کرے [3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ یا جابر فصب علی وقل بسم اللہ (صحیح مسلم فی حدیث جابر الطویل وغیرہ وغیرہ)

[2] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ التیمن ما استطاع فی شأنہ کلہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وکان الانسان عجولا (بنی اسرائیل-۱۱) وقال اللہ تبارک وتعالیٰ خلق الانسان من عجل (الانبیاء-۱۷) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاشج عبد القیس ان فیک لخصلتین یحبھما اللہ: الحلم والاناۃ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التأنی من اللہ والعجلۃ من الشیطان (رواہ البیہقی فی شعب الایمان وسندہٗ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صـ ۵۷۸)

عہ مرھم فلیقلموا اظفارھم ولا یخدشوا بھا ضروع مواشیھم (طبرانی کبیر جزء ۷ صـ ۹۸ واحمد جزء ۳ صـ ۴۸۴ ۔ سندہٗ جید۔ مجمع الزوائد جزء ۸ صـ ۱۹۶)

نکاح اور اس کے متعلقات

نکاح

اگر استطاعت ہو تو نکاح ضرور کرے، اگر استطاعت نہ ہو تو پاکدامن رہنے کے لئے روزے رکھے۔ باوجود استطاعت کے نکاح نہ کرنے والے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں رہے گا[1]

جب نکاح کرے تو دیندار اور پاکدامن عورت سے نکاح کرے[2]

زانی یا زانیہ سے نکاح نہ کرے[3]

بانجھ کے مقابلہ میں بچہ جننے والی۔ محبت کرنے والی سے نکاح کرے[4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی (صحیح بخاری کتاب النکاح)

[2] قال اللہ عزوجل الیوم احل لکم الطیبات والمحصنات من المؤمنات والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم (المائدۃ-۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدینها فاظفر بذات الدین تربت یداک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الزانی لا ینکح الا زانیۃً او مشرکۃً والزانیۃ لا ینکحها الا زان او مشرک وحرم ذالک علی المؤمنین ○ (النور-۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجوا الودود الولود (رواہ ابوداؤد والنسائی عن معقل وسندہ صحیح ورواہ احمد وابن حبان عن انس وسندہ صحیح نیل الاوطار ۶/۸۹)

بیک وقت چار سے زیادہ نکاح نہ کرے۔ اگر اسلام قبول کرتے وقت چار سے زیادہ بیویاں ہوں تو چار کو رکھ لے، باقی سب کو چھوڑ دے [1]

نکاح کے وقت عورت کو مستقل اپنے پاس نکاح میں رکھنے کی نیت رکھے، مطلب برآری کے بعد طلاق دینے کی نیت نہ ہو [2]

اپنی پسند کی عورت سے نکاح کر سکتا ہے لیکن بہ یک وقت چار سے زیادہ نکاح نہ کرے [3]

جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اُسے دیکھ لے خواہ عورت کو اس کے دیکھنے کی خبر ہو یا نہ ہو، دیکھ لینے سے دونوں میں محبت زیادہ ہوتی ہے [4]

بیوہ عورت کا نکاح بغیر اس کے مشورہ کے نہ کرے، کنواری لڑکی کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے نہ کرے، کنواری لڑکی کی خاموشی کو اس کی اجازت تصور کرے، اگر لڑکی یتیم ہو تو یتیم سمجھ کر اس پر جبر نہ کیا جائے [5]

کنواری لڑکی سے اس کا باپ اجازت لے [6]

اگر کوئی لونڈی کسی غلام کی زوجیت میں ہو تو آزاد ہونے کے بعد اُسے اختیار ہے کہ غلام کے نکاح میں رہے یا کسی آزاد مرد سے نکاح کر لے [7]

[1] فانکحوا ما طاب لکم من النسآء مثنیٰ وثلٰث ورُبٰع (النسآء۔۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختر منھن اربعا وفارق سائرھن (ابوداؤد عن الحارث۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص ۱۰۴)

[2] قال اللہ عزوجل محصنین غیر مسافحین (النسآء۔۲۴)

[3] قال اللہ تعالیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النسآء مثنیٰ وثلاث ورباع (النسآء۔۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل انظر الیھا فانہ احری ان یؤدم بینکما (رواہ احمد والنسائی والترمذی عن مغیرۃ وسندہٗ صحیح) وفی روایۃ عن ابی حمید عند احمد "وان کانت لا تعلم" (بعال السعال الصحیح نیل الاوطار جزء ۶ ص ۹۴ وبلوغ جزء ۱۶ ص ۱۵۴ وسندہٗ صحیح)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکح الایم حتی تستأمر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا وکیف اذنھا قال ان تسکت (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) وان أبت لم تکرہ (رواہ احمد وبعالہ بعال الصحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۱۶ وسندہٗ صحیح) وان کرھت فلا جواز علیھا یعنی الیتیمۃ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہٗ حسن بلوغ ۱۶/۱۶۰)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والبکر یستامرھا ابوھا فی نفسھا واذنھا صماتھا (صحیح مسلم)

[7] ان بریرۃ رضی اللہ عنہا خیرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان زوجھا عبدًا (صحیح مسلم)

نکاح کے لئے دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے [1]

اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو بہت اچھا۔ ہے دوہرا ثواب ملے گا [2]

اگر میاں بیوی کافر ہوں اور ان میں سے کوئی ایک پہلے اسلام لائے اور دوسرا بعد میں تو وہ پہلے ہی نکاح پر میاں بیوی رہیں گے، دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں [3]

طلاق رجعی کی صورت میں عدت گذرنے کے بعد میاں بیوی دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں، اگر وہ ایسا کریں تو عورت کے ولی کو روکنے کا اختیار نہیں [4]

کنواری لڑکی کا نکاح اگر اس کی مرضی کے خلاف کر دیا جائے تو اس نکاح کو رد کر دیا جائے [5]

اگر بیوہ کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف کر دیا جائے تو وہ نکاح بھی رد کر دیا جائے [6]

نکاح کی تمام (جائز) شرطوں کو احسن طریقے سے پورا کرے، بدعہدی نہ کرے [7]

عورت بغیر گواہوں کے نکاح نہ کرے اور جو عورت بغیر گواہوں کے اپنا نکاح کرے وہ بدکار ہے [8]

[1] لا نکاح الا بولی وشاهدی عدل (بیہقی عن عائشۃ وعن عمران۔ سندہ صحیح۔ لا نکاح الا بولی وشاهدین (طبرانی کبیر عن ابی موسیٰ۔ سندہ صحیح ۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ ص ۱۲۵۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل کانت عندہ ولیدۃ فعلمها فأحسن تعلیمها وادبها فاحسن تأدیبها ثم اعتقها وتزوجها فلہ اجران (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رد ابنتہ زینب رضی اللہ عنہا علی ابی العاص رضی اللہ عنہ وکان اسلامها قبل اسلامہ بست سنین علی النکاح الاول (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۲۸)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ فلا تعضلوهن ان ینکحن ازواجهن (البقرۃ - ۲۳۲)

[5] جاءت فتاۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان ابی زوجنی ابن اخیہ لیرفع بی خسیستہ قال فجعل الامر الیها (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح، ابن ماجۃ کتاب النکاح باب من زوج ابنتہ وهی کارهۃ جلد اول ص ۵۷۸ وبلوغ جزء ۱۶ ص ۱۶۳)

[6] عن خنساء ان اباها زوجها وهی ثیب فکرهت ذلک فأتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد نکاحها (صحیح بخاری کتاب النکاح باب اذا زوج ابنتہ وهی کارهۃ فنکاحہ مردود)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق الشروط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البغایا اللاتی ینکحن انفسهن بغیر بینۃ (رواہ الترمذی وسندہ صحیح او حسن۔ انظر منتقی الاخبار مع شرح نیل الاوطار جزء ۶ ص ۱۰۷)

کوئی عورت بغیر ولی کی اجازت کے اپنا نکاح نہ کرے [1]

اگر دو ولی ایک عورت کا نکاح دو مردوں سے کر دیں تو پہلا نکاح برقرار رکھا جائے اور دوسرا مسترد کر دیا جائے [2]

جس کا کوئی ولی نہ ہو تو سلطان اس کا ولی ہے [3]

دوسرے شخص کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جب تک پہلے پیغام کا فیصلہ نہ ہو جائے [4]

نکاح میں یہ شرط نہ لگائے کہ تم اپنی بیٹی (یا بہن) میرے نکاح میں دے دو تو میں تمہیں اپنی بیٹی (یا بہن) نکاح میں دے دوں گا [5]

کوئی عورت کسی مرد سے نکاح کرتے وقت یہ شرط نہ لگائے کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے [6]

کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرتے وقت یہ شرط نہ لگائے کہ وہ اس کے طلاق دینے کے بعد کسی سے نکاح نہ کرے گی، اگر لگائے تو یہ شرط باطل ہو گی [7]

غلام بغیر آقا کی اجازت کے نکاح نہ کرے [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۶ صـ ۱۰۱ و بلوغ جزء ۱۶ صـ ۱۵۵ والتعلیقات للالبانی جزء ۲ صـ ۹۳۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انکح الولیان فھی للاول (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ صـ ۱۵۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ حتی ینکح او یترک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشغار (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تشترط المرأۃ طلاق اختھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب ام مبشر فقالت انی شرطت لزوجی ان لا أتزوج بعدہ فقال ان ھذا لا یصلح (رواہ الطبرانی فی الصغیر وسندہ حسن، نیل الاوطار جزء ۶ صـ ۱۲۳)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن سیدہ فھو عاھر (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ صـ ۱۵۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

نکاح کے وقت مندرجہ ذیل خطبہ پڑھے اور پھر ایجاب وقبول کرائے [1]

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً، وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ○ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ○ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ○

ترجمہ:۔ بے شک سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اسی کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اللہ گمراہ کردے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مُسلم ہو۔ اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اس نفس سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد (پیدا کئے) اور بہت سی عورتوں کو (پیدا کیا اور ان کو روئے زمین پر) پھیلا دیا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو قطع کرنے) سے بھی ڈرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔ اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو محکم ہو اور ہر قسم کے فتنہ اور فساد کا سدِ باب کرنے والی ہو، اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرمائے گا، تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

[1] قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ الحاجۃ ثم تذکر حاجتک (رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ عن ابی الاحوص عن ابن مسعود وسندہٗ صحیح۔ بدیع التمام جزء ۱۶ ص ۱۶۵ وصححہ اللالبانی فی خطبۃ الحاجۃ ص ۱۵) اِنَّ سوائے ابن ماجہ کے سب کتابوں میں ہے۔ من سیئات اعمالنا صرف ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے۔ لیکن ترمذی میں "مِنْ" نہیں ہے۔ نحمدہٗ اور وحدہٗ لا شریک لہٗ صرف ابن ماجہ میں ہے۔ یُضْلِلْ کے بعد اللہ صرف نسائی میں ہے۔

جب کسی عورت سے نکاح کرے تو نکاح کے بعد اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے [1]

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور وہ خیر طلب کرتا ہوں جس خیر پر تُو نے اسے پیدا کیا ہے اور میں اس کی بُرائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس بُرائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس بُرائی پر تو نے اسے پیدا کیا۔

دولہا کو نکاح کی مبارکباد مندرجہ ذیل الفاظ میں دے [2]

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ

ترجمہ:۔ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر کے ساتھ اکٹھا رکھے

نکاح کا اعلان کرے، پوشیدہ طور پر نکاح نہ کرے [3]

اعلان کے لئے دف بجائے اور جائز گانے کا اہتمام کرے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقاد احدکم امرأۃ فلیاخذ بناصیتھا ولیقل اللّٰھم (رواہ ابن ماجۃ فی کتاب النکاح وفی ابواب التجارۃ وروی ابوداؤد والحاکم نحوہ وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۶ صـ ۲۱۴، ۲۱۵)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفأ انسانًا اوتزوج قال بارک اللہ الخ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ وھو للالبانی۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ۔ ترمذی میں بارک اللہ کے بعد لک نہیں ہے۔)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا النکاح (رواہ احمد عن عبداللہ بن الزبیرؓ وسندہ صحیح، بلوغ جزء ۱۶ صـ ۲۱۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فصل مابین الحلال والحرام الصوت (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ صـ ۲۱۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل مابین الحلال والحرام الصوت والدف فی النکاح (رواہ الترمذی وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صـ ۹۴۳) عن عائشۃ رضؓ انھا زفت امرأۃ الی رجل من الانصار، فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ رضؓ ما کان معکم لھو فان الانصار یعجبھم اللھو (صحیح بخاری کتاب النکاح باب النسوۃ اللاتی یھدین المرأۃ الی زوجھا) وعن قرظۃ بن کعب وابی مسعود قالا رخص لنا فی اللھو عند العرس (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی ۲/۹۴۴ وفتح الباری ۱۱/۱۳۳) سمع ناسا یغنون فی عرس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم مافی غد الا اللہ سبحانہ (طبرانی صغیر صـ ۹۶، حاکم ۲/۱۸۲، بیہقی ۷/۲۸۹، شرح السنۃ ۹/۴۷۔ صححہ الحاکم والذہبی وحسنہ الحافظ فی الفتح ۹/۱۴۴ من طریق الطبرانی فی الاوسط)۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

لڑکی کے ولی کو چاہیئے کہ نکاح کے وقت لڑکی کو کچھ جہیز دے [1]

مندرجہ ذیل عورتوں سے نکاح نہ کرے۔

ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، رضاعی ماں، رضاعی بہن، ساس، پہلے شوہر سے بیوی کی لڑکی، بہو، دو بہنیں بہ یک وقت، شوہر والی عورت، البتہ اگر کوئی لونڈی مالِ غنیمت میں ملے تو ایسی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر سکتا ہے یا اس کو بطور لونڈی کے رکھ سکتا ہے اگرچہ اس کا شوہر زندہ موجود ہو [2]

(۱) پھوپھی اور بھتیجی اور (۲) خالہ اور بھانجی سے بہ یک وقت نکاح نہ کرے [3] (یعنی دو بہنیں، پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی ایک وقت میں کسی مرد کی زوجیت میں نہ ہوں)

کسی لونڈی سے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کرے [4]

حالت احرام میں نہ نکاح کرے، نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے [5]

مشرک مرد یا عورت سے نکاح نہ کرے، البتہ اہلِ کتاب کی پاکدامن عورت سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں [6]

جن مردوں سے یا عورتوں سے ولادت کی وجہ سے نکاح حرام ہے ایسے مردوں اور عورتوں سے رضاعت کی وجہ سے بھی نکاح حرام ہے۔ مثلاً (چچا سے نکاح حرام ہے تو رضاعی چچا سے بھی نکاح حرام ہے، بہن سے نکاح حرام ہے تو رضاعی بہن سے بھی نکاح حرام ہے) [7]

[1] جهز رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة (رواه احمد والنسائي وسنده صحيح، بلوغ ۱۶/۱۲۷)

[2] قال الله تعالى حرمت عليكم امهاتكم ... والمحصنات من النساء الا ما ملكت ايمانكم (النساء ۲۳، ۲۴)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها (صحيح بخاري وصحيح مسلم)

[4] قال الله تبارك وتعالى فانكحوهن باذن اهلهن (النساء - ۲۵)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينكح المحرم ولا ينكح ولا يخطب (صحيح مسلم كتاب النكاح)

[6] قال الله تبارك وتعالى ولا تنكحوا المشركات حتى يؤمن ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا (البقرة ۲۲۱) اليوم احل لكم والمحصنات من الذين اوتوا الكتب من قبلكم (المائدة - ۵)

[7] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة (صحيح بخاري وصحيح مسلم)

نوٹ:۔ رضاعت سے مراد بچّے کو اُس زمانہ میں دُودھ پلانا ہے جس زمانہ میں دودھ بچّے کی خوراک ہو لیکن ایک دو دفعہ دودھ پلانے سے حرمت نہیں ہوگی، کم از کم پانچ دفعہ دودھ پلانے سے حرمت ہوگی [۱]

دولہا کو چاہیئے کہ دلہن کے پاس جانے سے پہلے اسے کچھ دے [۲]

نکاح ضرور کرے اس لئے کہ نکاح کرنا نصف ایمان کی تکمیل ہے [۳]

جماع

جب جماع کا ارادہ کرے تو یہ دُعا پڑھے:۔ [۴]

بِسْمِ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ، ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) تو ہمیں دے اُسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔

ایک مرتبہ جماع کرنے کے بعد اگر (بغیر غسل کئے) دوبارہ جماع کرے تو درمیان میں وضوء کرلے [۵]

[۱] قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الرضاعۃ من المجاعۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) لا تحرم الرضعۃ او الرضعتان (صحیح مسلم) قالت عائشۃ عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات (صحیح مسلم کتاب الرضاع)

[۲] لما تزوج علیؓ فاطمۃ اراد ان یدخل بھا فمنعہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یعطیھا شیئاً (رواہ ابو داؤد وسکت علیہ المنذری وسندہ صالح۔ بلوغ جزء ۱۶ صـ ۱۷۴)

[۳] قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم من تزوج فقد استکمل نصف الایمان فلیتق اللّٰہ فی نصف الباقی (طبرانی اوسط۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر جزء ۲ صـ ۱۰۵۹)

[۴] قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اتی اھلہ قال بسم اللّٰہ فقضی بینھما ولد لم یضرہ وفی روایۃ مسلم اذا اراد ان یأتی اھلہ (صحیح بخاری کتاب الوضوء و صحیح مسلم کتاب النکاح)

[۵] قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ (صحیح مسلم کتاب الحیض جزء اوّل صـ ۱۴۰)

عزل نہ کرے اس لئے کہ جو بچہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گا، عزل کرنا بچہ کو خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے [1]

اگر کسی شخص کے قبضہ میں لونڈی آئے تو وہ اس سے اس وقت تک جماع نہ کرے جب تک وہ ایک مرتبہ اذیت ماہانہ آنے کے بعد پاک نہ ہو جائے [2]

یا اگر وہ حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد پاک نہ ہو جائے۔ حالتِ حمل میں ہرگز جماع نہ کرے [3]

شوہر بیوی کی پوشیدہ باتوں کو جو جماع کے وقت اس سے سرزد ہوں ظاہر نہ کرے اور نہ بیوی شوہر کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کرے [4]

اذیتِ ماہانہ میں جماع نہ کرے [5]

جب بیوی اذیتِ ماہانہ کے بعد نہا دھو کر پاک ہو جائے پھر جماع کر سکتا ہے [6]

اگر اذیتِ ماہانہ کے زمانہ میں جماع کر بیٹھے تو کفارہ میں نصف دینار صدقہ دے [7]

[1] عن ابی سعید کنا نعزل ثم سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لنا وانکم لتفعلون وانکم لتفعلون وانکم لتفعلون ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیامۃ الا ھی کائنۃ (صحیح مسلم کتاب النکاح) و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الوأد الخفی (صحیح مسلم کتاب النکاح باب جواز الغیلۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یسقی ماءہ ولد غیرہ (رواہ الترمذی فی کتاب النکاح وحسنہ) لا توطأ حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضۃ (ابوداؤد سندہ حسن نیل الاوطار جزء ۶ ص ۲۵۹)

[3] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ أتی بامرأۃ مجح فقال لعلہ (ای سیدھا) یرید ان یلم بھا فقالوا نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ھممت ان العنہ لعنا یدخل معہ قبرہ (صحیح مسلم کتاب النکاح)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیامۃ الرجل یفضی الی امرأتہ و تفضی الیہ ثم ینشر سرھا (صحیح مسلم کتاب النکاح) عسی رجل یحدث بما یکون بینہ وبین اھلہ او عسی امرأۃ تحدث بما یکون بینھا وبین زوجھا فلا تفعلوا (طبرانی کبیر سندہ حسن۔ صحیح الجامع ۲/۷۴۲)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تقربوھن حتی یطھرن (البقرۃ - ۲۲۲)

[6] قال اللہ تعالیٰ فاذا تطھرن فأتوھن من حیث امرکم اللہ (البقرۃ - ۲۲۲)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار (رواہ ابوداؤد و

خلاف وضع فطری نہ کرے [1]
جماع جس طریقے سے چاہے کرے [2]

جنابت

اگر بحالت جنابت سونا چاہے تو شرمگاہ دھو کر وضو کرے [3]
اگر بحالت جنابت کھانا کھائے یا کوئی چیز پیئے تو کھانے یا پینے سے پہلے وضو کرے [4]
زیادہ دیر بغیر نہائے نہ رہے کیوں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں جنبی ہو [5]
بحالت جنابت نہ قرآن شریف کی تلاوت کرے، نہ قرآن مجید کو ہاتھ لگائے اور نہ مسجد میں داخل ہو [6]
نوٹ:۔ جنابت اس حالت کو کہتے ہیں جو جماع کے بعد نہانے سے پہلے ہوتی ہے۔

[1] قال اللہ عزوجل نسآؤکم حرث لکم (البقرۃ-۲۲۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صماھو احد (صحیح مسلم کتاب النکاح باب جواز جماعۃ امرأۃ فی قبلھا من قدامھا جزء اوّل صہ ۶۰۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تأتوا النساء فی ادبارھن (رواہ الشافعی والطحاوی وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء ۲ صہ ۹۵۳)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ نسآؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انّٰی شئتم (البقرۃ-۲۲۳)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنبًا فاراد أن یأکل او ینام توضأ وضوءہ للصلوٰۃ (صحیح مسلم) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا أراد ان یاکل او ینام ان یتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتًا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۵۲۰)

[6] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئنا القرآن علی کل حال مالم یکن جنبًا (رواہ الترمذی وسندہ صحیح مرعاۃ جلد اوّل صہ ۵۱۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمس القرآن الا طاھر (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ۵۲۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا احل المسجد لحائض ولا جنب (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۵۱۹)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اذیّت ماہانہ اور نفاس

اذیّت ماہانہ

اذیتِ ماہانہ میں جماع نہ کرے [1]

اگر بحالت اذیتِ ماہانہ جماع کرے تو کفارہ میں نصف دینار صدقہ دے [2]

بحالت اذیت ماہانہ مسجد میں داخل نہ ہو [3]

بحالت اذیت ماہانہ قرآنِ مجید کو ہاتھ نہ لگائے [4]

جب اذیت ماہانہ کے بعد غسل کرے تو خون کے مقامات پر خوشبو لگائے [5]

عورت اذیت ماہانہ میں عمرہ نہ کرے البتہ حج کر سکتی ہے لیکن طواف افاضہ پاک ہونے کے بعد کرے [6]

اگر طواف وداع سے پہلے اذیتِ ماہانہ شروع ہو جائے تو عورت بغیر طواف وداع کئے مکہ معظمہ سے روانہ ہو سکتی ہے [7]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، ولا تقربوھن حتی یطھرن (البقرۃ۔۲۲۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۱/۱۴۳)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا احل المسجد لحائض ولا جنب (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص۵۱۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمس القرآن الا طاھر (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص۵۲۲)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاسماء تحذی فرصۃ من مسک فتطھری بھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا الامر کتبہ اللہ علیٰ بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت وفی روایۃ حتی تطھری (صحیح بخاری کتاب الحیض ۱/۸۱ و ۱/۸۴)

[7] ان صفیۃ بنت حیی قد حاضت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلھا تحبسنا الم تکن طافت معکن فقالوا بلیٰ قال فاخرجی (صحیح بخاری کتاب الحیض ۱/۹۰)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اگر شوہر مسجد میں معتکف ہو تو حائضہ عورت اپنے گھر میں رہتے ہوئے شوہر کا سر دھو سکتی ہے یا اس کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے [1]

اگر بیوی اذیتِ ماہانہ میں ہو تو شوہر اس کی گود میں تکیہ لگا کر قرآنِ مجید کی تلاوت کر سکتا ہے [2]

اذیت ماہانہ میں عورت نہ نماز پڑھے اور نہ روزے رکھے، نماز کی قضاء نہ کرے البتہ رمضان کے روزے اگر رہ جائیں تو بعد میں ان کی گنتی پوری کرے [3]

اگر کپڑے پر اذیت ماہانہ کا خون لگ جائے تو اسے کھرچ دے، پھر پانی سے رگڑے پھر پانی میں بیری کے پتے جوش دے کر اس پانی سے اس کپڑے کو دھو ڈالے [4]

عورت اگر اذیت ماہانہ میں ہو تب بھی عید کے دن عید گاہ جائے، نماز کی جگہ سے علیحدہ بیٹھ جائے لیکن جماعت المسلمین کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتی رہے اور ان کی دعاؤں کے ساتھ دعاء مانگے [5]

حائضہ عورت نماز پڑھنے والے کے سامنے لیٹ سکتی ہے، اگر نماز پڑھنے والے کا کپڑا اس پر جا پڑے تو کوئی حرج نہیں [6]

[1] قالت عائشة انها كانت ترجل تعني رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي حائض ورسول الله صلى الله عليه وسلم حينئذٍ مجاور في المسجد يدني لها رأسه وهي في حجرتها وفي رواية فاغسله وانا حائض (صحیح بخاری کتاب الحیض ۱/۸۲ وصحیح مسلم کتاب الحیض ۱/۱۳۸)

[2] قالت عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتكئ في حجري وانا حائض ثم يقرأ القرآن (صحیح بخاری کتاب الحیض ۱/۸۲ وصحیح مسلم کتاب الحیض ۱/۱۳۸)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اليس اذا حاضت لم تصل ولم تصم (صحیح بخاری کتاب الحیض ۱/۱۸۳) قالت عائشة كانت تصيبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوٰة (صحیح مسلم کتاب الحیض ۱/۱۵۰)

[4] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحته ثم تقرصه بالماء (صحیح مسلم) واغسليه بماء وسدر (نسائی کتاب الطهارة ۱/۳۲ وسندہٗ صحیح - نیل ۱/۳۶)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما الحيض فيشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم ويعتزلن مصلاهم (صحیح بخاری کتاب العیدین ۲/۲۸) فيكبرن بتكبيرهم ويدعون بدعائهم (صحیح بخاری کتاب العیدین ۲/۲۵)

[6] قالت ميمونة رضي الله عنها انها كانت تكون حائضا وهي مفترشة بحذاء مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي على خمرته اذا سجد اصابني بعض ثوبه (صحیح بخاری کتاب الحیض وکتاب الصلوٰة ۱/۹۰ و

نفاس

بچہ کی ولادت کے بعد زچہ ۴۰ دن نماز نہ پڑھے اور نہ ان نمازوں کی قضا کرے [1]
بحالت نفاس اگر حج کرنا چاہے تو غسل کر کے حج کے ارکان ادا کرے [2]

ولیمہ

دولہا کو چاہیئے کہ نکاح کے دوسرے دن صبح کو دن چڑھے ولیمہ کرے [3]
ولیمہ میں فقراء کو بھی ضرور بلائے [4]
اگر ولیمہ میں بلایا جائے تو ضرور جائے [5]
ولیمہ میں کفار کو بلائے تو کوئی حرج نہیں [6]

[1] عن ام سلمہؓ قالت کانت المرأۃ من نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم (وفی روایۃ کانت النفساء علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم) تقعد فی النفاس اربعین لیلۃ لا یأمرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقضاء الصلوٰۃ النفاس (رواہ ابوداؤد فی کتاب الطہارۃ فی باب ماجاء فی وقت النفساء جلد ۱ صـ ۴۹ ورواہ الحاکم فی کتاب الطہارۃ وسندہ صحیح المستدرک ۱/۱۷۵)

[2] نفست اسماء بنت عمیس بمحمد ابن ابی بکر بالشجرۃ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر یأمرھا ان تغتسل و تھل (صحیح مسلم کتاب الحج باب احرام النفساء جزء اوّل صـ ۴۰۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولم ولو بشاۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا بدّ للعرس من ولیمۃ (رواہ احمد عن ابی موسیٰ رضؓ وسندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۶ صـ ۲۰۵) اصبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم عروسا فدعا القوم فاصابوا من الطعام (صحیح بخاری کتاب الاستئذان ۸/۶۵) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمنا الخبز واللحم حین امتدّ النہار (صحیح مسلم کتاب النکاح ۱/۶۰۰) فاصبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ ۱/۱۰۴) فلما اصبح (صحیح مسلم کتاب النکاح ۱/۶۰۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمۃ یدعی لھا الاغنیاء ویترک الفقراء (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی الولیمۃ فلیأتھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ومن ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[6] لو ترکتونی فاعرست بین اظھرکم نصنعت لکم طعاما نحضرتموہ قلو الا حجۃ لنا فی طعامک (رواہ الحاکم جزء ۴ صـ ۲۱ وسندہ صحیح

مہر

نکاح کرتے وقت مہر مقرر کرے اور بیوی کو ادا کرے [۱]

لونڈی سے یا اہلِ کتاب کی کسی عورت سے نکاح کرے تب بھی دستور کے مطابق مہر مقرر کر کے ادا کرے [۲]

مہر مقرر کرنے کے بعد باہمی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں [۳]

مہر دینے کے بعد اس میں سے کچھ واپس نہ لے [۴]

مہر کو خوشی و خوش اسلوبی سے ادا کرے، اگر بیوی خود بخوشی کچھ دے دے تو لے سکتا ہے [۵]

اگر مہر مقرر کرنے کے بعد بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے تو نصف مہر ادا کرے۔ اگر بیوی یا بیوی کا ولی مہر معاف کر دے تو پھر مہر ادا نہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں [۶]

اگر اتفاق سے مہر مقرر نہ ہوا ہو اور بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دینے کی نوبت آجائے تو بیوی کو دستور کے مطابق حسبِ حیثیت کچھ دے [۷]

۱ قال اللہ تبارک وتعالیٰ حرمت علیکم امہاتکم واحل لکم ما وراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ (النسآء ۔۲۴)

۲ قال اللہ تبارک وتعالیٰ فانکحوہن باذن اہلہن واتوہن اجورہن بالمعروف (النسآء ۔۲۵) وقال اللہ تعالیٰ الیوم احل لکم الطیبٰت وطعام الذین اوتوا الکتب حل لکم وطعامکم حل لہم والمحصنٰت من المؤمنات والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتب من قبلکم اذا اٰتیتموہن اجورہن (المائدۃ ۔۵)

۳ قال اللہ تعالیٰ : ولا جناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ (النسآء ۔۲۴)

۴ قال اللہ عزوجل، وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واتیتم احدٰہن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا اتاخذونہ بہتانا واثما مبینا (النسآء ۔ ۲۰)

۵ قال اللہ تبارک وتعالیٰ واتوا النسآء صدقاتہن نحلۃ فان طبن لکم عن شیء منہ نفسا فکلوہ ہنیئا مریئا (النسآء ۔۴)

۶ قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموہن من قبل ان تمسوہن وقد فرضتم لہن فریضۃ فنصف ما فرضتم الا ان یعفون او یعفوا الذی بیدہ عقدۃ النکاح (البقرۃ ۔۲۳۷)

۷ قال اللہ تعالیٰ لا جناح علیکم ان طلقتم النسآء ما لم تمسوہن او تفرضوا لہن فریضۃ ومتعوہن علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعا بالمعروف حقا علی المحسنین (البقرۃ ۲۳۶)

اگر مہر مقرر نہ ہوا ہو اور بیوی کے پاس جانے سے پہلے شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوی کو اس کے خاندان کی عورتوں کے برابر مہر دیا جائے [1]

اگر بیوی خلع چاہے اور اس سلسلے میں کچھ دے دے تو لے لے اور اسے طلاق دے دے [2]

مہر میں بہت بڑی رقم بھی دی جا سکتی ہے اور معمولی رقم بھی، لیکن مہر کا کم ہونا بہتر ہے [3]

قرآن مجید کی تعلیم کو بھی مہر مقرر کیا جا سکتا ہے [4]

بیوی کے پاس جانے سے پہلے مہر میں سے کچھ رقم ضرور ادا کرے [5]

مرد کے اسلام لانے کو بھی مہر مقرر کیا جا سکتا ہے [6]

لونڈی کی آزادی کو بھی مہر مقرر کیا جا سکتا ہے [7]

[1] أتی عبداللہ فی امرأۃ تزوجھا رجل ثم مات عنھا ولم یفرض لھا صداقا ولم یکن دخل بھا قال فاختلفوا الیہ فقال ارای لھا مثل مھر نسآءھا..... فقال معقل ؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی بروع ابنۃ واشق بمثل ما قضیٰ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ صہ ۱۴۷)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت بہ (البقرہ۔ ۲۲۹)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وان أردتم استبدال زوج مکان زوج واتیتم احداھن قنطارا فلا تأخذوا منہ شیئا (النسآء۔ ۲۰) ان امرأۃ تزوجت علیٰ نعلین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضیت من نفسک ومالک بنعلین؟ قالت نعم فاجازہ (رواہ احمد والترمذی وصححہ) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل التمس ولو خاتما من حدید (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الصداق ایسرہ (رواہ ابوداؤد والحاکم عن عقبۃ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ صہ ۱۴۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل قد ملکتکھا بما معک من القرآن (صحیح بخاری وصحیح مسلم) نعلمھا من القرآن (صحیح مسلم)

[5] لما تزوج علی ؓ فاطمۃ اراد ان یدخل بھا فمنعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یعطیھا شیئا (رواہ ابوداؤد وسندہ صالح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۶ صہ ۱۷۴) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطھا شیئا (رواہ ابو داؤد والنسائی والحاکم وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار ۶/۱۴۸)

[6] تزوج ابوطلحۃ ام سلیم فکان صداق بینھما الاسلام اسلمت ام سلیم قبل ابی طلحۃ ؓ فخطبھا فقالت، انی قد اسلمت فان اسلمت نکحتک فاسلم فکان صداق بینھما (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۵۹)

[7] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق صفیۃ وتزوجھا وجعل عتقھا صداقھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

طلاق اور اس کے متعلقات

طلاق

ایک مرتبہ یا دو مرتبہ طلاق دینے کے بعد شوہر اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے [1]
تیسری مرتبہ طلاق دینے کے بعد رجوع نہیں کر سکتا [2]
پہلی یا دوسری طلاق دینے کے بعد رجوع کرنے کا حق صرف عدت کے زمانہ میں ہے، عدت گذر جانے کے بعد رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے، دوبارہ نکاح کرنا چاہیئے، رجوع کا حق صرف اس صورت میں ہے کہ شوہر اصلاح کا ارادہ کرے اور دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت صرف اس صورت میں ہے کہ شوہر اور بیوی معروف کے مطابق باہمی رضامندی کا اظہار کریں اور جب رضامند ہو جائیں تو پھر کوئی شخص نکاح میں رکاوٹ نہ ڈالے [3]
تیسری طلاق کے بعد نہ رجوع کر سکتا ہے اور نہ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے، البتہ اگر وہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور پھر اگر وہ مرد جماع کے بعد طلاق دے دے تو اس عورت کا پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے، بشرطیکہ دونوں کو یقین ہو کہ وہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے یعنی شریعت الٰہیہ کی پابندی کر سکیں گے اگر دوسرے شوہر نے جماع نہ کیا ہو تو عورت پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی [4]
دوبارہ نکاح کرتے وقت یا طلاق دیتے وقت، دو گواہ کر لئے جائیں [5]

[1] قال اللہ تعالیٰ: الطلاق مرتان، فامساک بمعروف او تسریح باحسان (البقرۃ - ۲۲۹)
[2] قال اللہ تعالیٰ: فان طلقها فلا تحل له من بعد (البقرۃ - ۲۳۰)
[3] وقال اللہ تعالیٰ: وبعولتهن احق بردهن فی ذلک ان ارادوا اصلاحا (البقرۃ - ۲۲۸) وقال اللہ تعالیٰ واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ینکحن ازواجهن اذا تراضوا بینهم بالمعروف (البقرۃ - ۲۳۲)
[4] قال اللہ تعالیٰ: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره فان طلقها فلا جناح علیهما ان یتراجعا ان ظنا ان یقیما حدود اللہ (البقرۃ / ۲۳۰) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامرأۃ رفاعۃ اتریدین ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتک (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[5] قال اللہ عزوجل فاذا بلغن اجلهن فامسکوهن بمعروف او فارقوهن بمعروف واشهدوا ذوی عدل منکم (الطلاق ۲)

جب طلاق دینی ہو تو اس طرح دے :۔ ہر طلاق طہر میں (یعنی پاکی کے زمانہ میں) دی جائے لیکن ایک طہر میں صرف ایک طلاق دے جس طہر میں طلاق دے اس طہر میں جماع نہ کرے [1]

اذیت ماہانہ کے زمانہ میں طلاق نہ دے، اگر غلطی سے دیدے تو رجوع کرلے، البتہ یہ طلاق شمار کی جائے گی۔ حالت حمل میں طلاق دی جاسکتی ہے [2]

تین طلاقیں ایک طہر میں اکٹھی نہ دے، اگر دانستہ یا نادانستہ دے دے تو یہ تین طلاقیں ایک شمار ہوں گی [3]

بحالت جبر اگر طلاق دی جائے تو وہ واقع نہ ہوگی [4]

نکاح سے پہلے دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوگی یعنی اگر کوئی شخص اس طرح کہے کہ جب میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اسے فوراً طلاق ہے یا فلاں وقت طلاق ہے تو یہ طلاق لغو ہے۔ طلاق نکاح کے بعد ہی دی جاسکتی ہے پہلے نہیں [5]

[1] عن عبداللہ قال طلاق السنۃ تطلیقۃ وھی طاھر فی غیر جماع فاذا حاضت وطھرت طلقھا اخری فاذا حاضت وطھرت طلقھا اخری (رواہ النسائی ۲/۸۲ وسندہ صحیح) وعن عبداللہ بن عمر انہ طلق امرأۃ لہ وھی حائض تطلیقۃ واحدۃ فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یراجعھا ثم یمسکھا حتی تطھر ثم تحیض عندہ حیضۃ اخری ثم یمھلھا حتی تطھر من حیضتھا فان اراد ان یطلقھا فلیطلقھا حین تطھر من قبل ان یجامعھا (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[2] عن ابن عمر رض انہ طلق امرأتہ وھی حائض فذکر ذالک عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعھا اولیطلقھا طاھرا او حاملا (صحیح مسلم وروی نحوہ البخاری) عن عمر قلت تحتسب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمہ قال ابن عمر حسبت علی بتطلیقۃ (صحیح بخاری کتاب الطلاق ۷/۵۳۱، ۵۲)

[3] اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امرأتہ ثلاث تطلیقات جمیعا فقام غضبانا ثم قال أیلعب بکتاب اللہ وأنا بین اظھرکم (رواہ النسائی ۲/۸۲ ورواتہ ثقات، نیل الاوطار جزء ۶ صـ ۲۹۳ و سندہ صحیح) ان ابا الصھباء قال لابن عباس رض الم یکن الطلاق الثلاث علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر واحدۃ فقال قد کان ذالک (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاطلاق ولاعتاق فی اغلاق (رواہ الحاکم بطریقین احدھما صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ ۱۱)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاطلاق لہ فیما لایملک (رواہ احمد والترمذی عن عبداللہ بن عمرو بحسنہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاطلاق قبل نکاح (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء ۲ صـ ۲۰۵)

مرد بغیر ضرورت طلاق نہ دے اور نہ عورت بے ضرورت طلاق لے ۱۵

مُطلّقہ عورت

مطلقہ عورت کو اگر حمل ہو تو اُسے چھپائے نہیں ۲۵

شوہر کو چاہیئے کہ طلاق دینے سے پہلے جو کچھ بیوی کو دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لے ۳۵

مطلقہ عورت کو بحسنِ سلوک رخصت کر دے، تکلیف پہنچانے کے ارادے سے اس کو روکے نہ رکھے ۴۵

مطلقہ عورت کو جب رخصت کرے تو ہر حالت میں اسے ضرور کچھ دے ۵۵

تیسری طلاق سے پہلے مطلقہ عورت کو گھر سے نہ نکالے، نہ عدت کے زمانہ میں گھر سے نکالے، نہ وہ خود نکلے، البتہ اگر وہ کھلی بے حیائی کی بات کرے تو گھر سے نکال سکتا ہے ۶۵

عدت کے زمانہ میں مطلقہ عورت کو اپنی استطاعت کے مطابق اپنے گھر میں جگہ دے، اس کو تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ پہنچائے، نہ اس کو اپنے گھر کے علاوہ کسی اور مکان میں رکھے ۷۵

پہلی اور دوسری طلاق کے بعد عدت کے زمانہ میں مطلقہ عورت کو نان و نفقہ دے یعنی اس کے تمام اخراجات برداشت کرے۔ تیسری طلاق کے بعد شوہر کے ذمہ نہ اسکے اخراجات ہیں نہ اسکے رہنے کا بندوبست ۸۵

۱۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الحلال الی اللہ عزوجل الطلاق (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۱۸۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ سألت زوجھا الطلاق فی غیر ما بأس فحرام علیھا رائحۃ الجنۃ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ)

۲۵ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا یحل لھن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامھن (البقرۃ ۲۲۸)

۳۵ قال اللہ تعالیٰ ولا یحل لکم ان تأخذوا مما آتیتموھن شیئًا (البقرۃ ۲۲۹)

۴۵ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: سرحوھن بمعروف ولا تمسکوھن ضرارًا لتعتدوا (البقرۃ ۲۳۰) فارقوھن بمعروف (الطلاق ۲)

۵۵ قال اللہ عزوجل: وللمطلقٰت متاعٌ بالمعروف حقا علی المتقین (البقرۃ ۲۴۱)

۶۵ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا تخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن الا ان یأتین بفاحشۃ مبینۃ (الطلاق ۱)

۷۵ قال اللہ تبارک وتعالیٰ اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم ولا تضآروھن لتضیقوا علیھن (الطلاق ۲)

۸۵ عن فاطمۃ بنت قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المطلقۃ ثلاثًا قال لیس لھا سکنی ولا نفقۃ وفی روایۃ امرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتقل الی ام شریک (صحیح مسلم)

مطلقہ عورت جب تک نکاح نہ کرے بچہ کی زیادہ حقدار ہے [1]

اگر مطلقہ عورت حاملہ ہو تو وضع حمل تک اس کے اخراجات برداشت کرے اور اس کو اپنے گھر ہی میں رکھے [2]

نوٹ:۔ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل تک ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

اگر شوہر بچے کو مطلقہ بیوی سے دودھ پلوانا چاہے تو دودھ پلانے کے زمانہ میں اسے نان ونفقہ دے [3]

اگر شوہر بچے کو دودھ پلوانا چاہے تو مطلقہ عورت کو ۲ سال تک دودھ پلانا چاہیئے [4]

مطلقہ عورت مقررہ عدت گذارے پھر نکاح کرے (عدت کا بیان آگے آرہا ہے) [5]

اگر مہر مقرر کرنے کے بعد بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دے تو نصف مہر ادا کرے، اگر اتفاق سے مہر مقرر نہ ہوا ہو اور بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دے تو بھی دستور کے مطابق حسب حیثیت کچھ دے [6]

مطلقہ عورت سے محض اس لئے نکاح نہ کرے کہ اس کو طلاق دے کر پہلے شوہر کے لئے حلال کرے اور نہ پہلا شوہر اس مقصد کیلئے مطلقہ کا کسی سے نکاح کرائے [7]

[1] قالت امرأۃ ان ابنی ھذا کان بطنی لہ وعاء وان أباہ طلقنی وارادان ینتزعہ منی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت احق بہ مالم تنکحی (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۸ صہ ۶)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم ولا تضاروھن لتضیقوا علیھن وان کن اولات حمل فانفقوا علیھن حتی یضعن حملھن (الطلاق۔ ۶)

[3] قال اللہ تعالیٰ: وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف۔ (البقرۃ۔ ۲۳۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ: والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ (البقرۃ ۲۳۳)

[5] قال اللہ تعالیٰ: فاذا بلغن اجلھن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف (البقرۃ ۲۳۴)

[6] قال اللہ تعالیٰ: لا جناح علیکم ان طلقتم النساء مالم تمسوھن او تفرضوا لھن فریضۃ ومتعوھن علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعا بالمعروف حقا علی المحسنین ○ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن وقد فرضتم لھن فریضۃ فنصف ما فرضتم (البقرہ ۔ ۲۳۶، ۲۳۷)

[7] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحلِّل والمحلَّل لہ (رواہ الدارمی وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء ۲ صہ ۹۸۲)

عدّت

عدّت اس مدّت کو کہتے ہیں جس میں مطلقہ عورت، یا وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو نکاح نہیں کر سکتی

ایسی مطلّقہ عورت جس کو اذیّت ماہانہ ہوتی ہو اس وقت تک عدت میں بیٹھے جب تک طلاق کے بعد تین ماہانہ اذیتیں نہ گذر جائیں [1]

اگر بڑی عمر ہو جانے کی وجہ سے اذیّت ماہانہ بند ہو جائے یا اتنی کم عمر ہو کہ اذیّت ماہانہ کا آغاز نہ ہوا ہو تو تین مہینے عدّت میں بیٹھے، اگر حاملہ ہو تو وضع حمل تک عدّت میں بیٹھے [2]

شوہر کے مرنے کے بعد بیوہ کو چار ماہ دس دن عدت میں بیٹھنا چاہیئے [3]

عدّت کے زمانہ میں بیوہ نہ سرمہ لگائے، نہ خوشبو لگائے، اور نہ رنگ کر کپڑے پہنے۔ البتہ اذیّتِ ماہانہ کے غسل کے بعد خون کے مقامات پر خوشبو لگا سکتی ہے [4]

عدّت کے زمانہ میں بیوہ نہ زیور پہنے اور نہ خضاب لگائے [5]

عدّت کے زمانہ میں اگر آنکھیں دکھنے آجائیں تب بھی سرمہ نہ لگائے [6]

عدّت کے زمانہ میں عورت نکاح نہیں کر سکتی، عدّت گذر جانے کے بعد نکاح کر سکتی ہے [7]

[1] قال اللہ تعالیٰ: والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء (البقرۃ-۲۲۸)

[2] قال اللہ تعالیٰ: واللّٰئی یئسن من المحیض من نسآئکم ان ارتبتم فعدتھن ثلاثۃ اشھر واللّٰئی لم یحضن، واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا (الطلاق ۴)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا (البقرۃ-۲۳۴)

[4] عن ام عطیہ کنا ننھیٰ ان نحد علی میت فوق ثلث الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا ولا نکتحل ونطیب ولا نلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب وقد رخص لنا عند الطھر اذا اغتسلت احدانا من محیضھا فی نبذۃ من کست اظفار (صحیح بخاری کتاب الطلاق. باب القسط للحادۃ عند الطھر)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتوفی عنھا زوجھا لا تلبس المعصفر من الثیاب... ولا الحلی ولا تختضب (رواہ ابوداؤد وحالہ ثقات. نیل ۶/۲۵۲ وسندہ صحیح)

[6] قالت امرأۃ ان بنتی توفی عنھا زوجھا وقد اشتکت عینھا افنکحلھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال اللہ عزوجل فاذا بلغن اجلھن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف (البقرۃ ۲۳۴)

کسی مرد کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ ایسی عورت کو جو عدت میں ہو نکاح کا پیغام بھیجے، نہ وہ دونوں آپس میں کوئی عہد و پیمان کریں، البتہ مرد کنایۃً کوئی بات کہدے تو کوئی مضائقہ نہیں [1]

اگر بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے تو کوئی عدت نہیں [2]

اگر ہاتھ لگانے سے پہلے مرجائے تو بیوی عدت میں بیٹھے [3]

مطلقہ عورت کی عدت پہلی طلاق سے شروع ہوتی ہے، اگر تین مسلسل طہروں میں سے ہر طہر میں طلاق دی جائے تو تیسری طلاق کے بعد عدت کی مدت صرف ایک اذیت ماہانہ رہ جاتی ہے [4]

عدت کی مدت کا اچھی طرح حساب رکھے [5]

اگر بیوی خود طلاق لے تو عدت صرف ایک اذیت ماہانہ ہوگی اور طلاق بھی ایک ہوگی [6]

عدت کے زمانہ میں اپنے گھر میں رہے صرف ضرورتاً باہر نکلے یا اس گھر میں رہے جہاں شوہر کی وفات کی خبر پہنچے [7]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا جناح علیکم فیما عرضتم بہ من خطبۃ النسآء او اکننتم فی انفسکم علم اللہ انکم ستذکرونھن ولکن لا تواعدوھن سرا الا ان تقولوا قولا معروفا ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ (البقرۃ۔۲۳۵)

[2] قال اللہ تعالیٰ: اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ (الاحزاب ۴۹)

[3] عن ابن مسعود انہ سئل عن رجل تزوج امرأۃ ولم یفرض لھا صداقا ولم یدخل بھا حتی مات فقال ابن مسعود لھا مثل صداق نسائھا لا وکس ولا شطط وعلیھا العدۃ ولھا المیراث فقام معقل فقال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بروع بنت واشق امرأۃ منا مثل ما قضیت ففرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب النکاح باب ماجاء فی الرجل یتزوج المرأۃ فیموت عنھا قبل ان یفرض لھا ۱/۳۵۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ یآ ایھا النبی اذا طلقتم النسآء فطلقوھن لعدتھن (الطلاق۔۱) عن عبد اللہ انہ قال طلاق السنۃ تطلیقۃ وھی طاھر فی غیر جماع فاذا حاضت وطھرت طلقھا اخری فاذا حاضت وطھرت طلقھا اخری ثم تعتد بعد ذلک بحیضۃ (رواہ النسائی ۲/۸۲ وسندہٗ صحیح)

[5] قال اللہ تعالیٰ واحصوا العدۃ (الطلاق۔۱)

[6] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتربص حیضۃ واحدۃ (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح۔ نیل جزء ۶ ص ۲۱۲)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل طلقھا تطلیقۃ (صحیح بخاری)

[7] قال جابر طلقت خالتی فارادت ان تجد نخلھا فزجرھا رجل ان تخرج فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بلی فجدی نخلک فانک عسی ان تصدقی او تفعلی معروفا (صحیح مسلم کتاب الطلاق) امکثی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب اجلہ (رواہ الترمذی وصححہ ۱/۳۲۵) امکثی فی بیت الذی اتاک فیہ نعی زوجک (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک ۲/۲۰۸)

خلع

اگر بیوی خود طلاق کا مطالبہ کرے اور شوہر اُسے طلاق دیدے تو اس علیحدگی کو خلع کہتے ہیں۔
اگر یہ اندیشہ ہو کہ میاں بیوی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نباہ نہ کرسکیں گے تو بیوی شوہر کو کچھ مال دے دے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرلے، لیکن یہ مال مہر سے زیادہ نہ ہو[1]
اگر شوہر کے دین اور اخلاق میں کوئی خرابی نہ ہو پھر بھی اگر بیوی اسے پسند نہ کرے اور اس کے حقوق کی ادائیگی میں اسے قصور کا اندیشہ ہو تو وہ خلع لے سکتی ہے۔ شوہر اُسے طلاق دیدے[2]
مخلوعہ عورت خلع کے بعد اپنے میکے چلی جائے اور ایک اذیت ماہانہ عدت میں بیٹھے[3]

طلاق کے بعد بچہ کی پرورش کرنا اور دُودھ پلانا

طلاق کے بعد بچہ کی پرورش کی زیادہ حقدار ماں ہے جب تک دوسرا نکاح نہ کرے[4]
اگر ماں مرجائے تو بچہ کی پرورش کی سب سے زیادہ حقدار اس کی خالہ ہے[5]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت بہ (البقرۃ ۲۲۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یزداد (رواہ ابن ماجۃ وسندہٗ مستقیم۔ نیل الاوطار جزء ۶ صـ ۲۱)

[2] ان امرأۃ ثابت بن قیس رض قالت یا رسول اللہ ثابت بن قیس ما اعتب علیہ فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام وفی روایۃ ولکنی لا أطیقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أترددین علیہ حدیقتہٗ قالت نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقۃ وطلقھا تطلیقۃ (صحیح بخاری کتاب الطلاق باب الخلع)

[3] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ ان تتربص حیضۃ واحدۃ وتلحق باھلھا (رواہ النسائی و سندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ صـ ۲۱)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامرأۃ انت أحق بہ مالم تنکحی (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ ۶۴)

[5] عن البراء ان ابنۃ حمزۃ اختصم فیھا علی وجعفر وزید..... فقضی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخالتھا وقال الخالۃ بمنزلۃ الام (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اگر بچہ بڑا ہو تو اسے اختیار ہے خواہ ماں کے ساتھ رہے یا باپ کے ساتھ [1]

اگر شوہر اپنی مطلقہ بیوی سے اپنے بچے کو دودھ پلوانا چاہے تو مطلقہ بیوی کو دودھ پلانا چاہیئے اگر شوہر پورے دو سال دودھ پلوانا چاہے تو مطلقہ بیوی کو دو سال تک دودھ پلانا چاہیئے [2]

دودھ پلانے کے زمانے میں مطلقہ بیوی کا کھانا اور کپڑے دستور کے مطابق بچے کے باپ کے ذمہ ہوں گے [3]

دودھ پلانے کے سلسلے میں نہ ماں کو تکلیف دی جائے نہ باپ کو (یعنی ہر کام معروف کے مطابق ہو [4]

اگر باپ نہ ہو تو ماں کا کھانا اور کپڑے وارث کے ذمہ ہوں گے [5]

دو سال سے پہلے ماں اور باپ کی باہمی رضامندی اور مشورے کے بعد دودھ چھڑایا جائے [6]

اگر مطلقہ بیوی کے علاوہ کسی اور عورت سے دودھ پلوانا چاہے تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کو معروف کے مطابق مقررہ اجرت دی جائے [7]

بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا (ایلاء)

نوٹ:۔ بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کو ایلاء کہتے ہیں۔

بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کی زیادہ سے زیادہ مدت چار مہینے ہے اس مدت میں شوہر

[1] خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاما بین ابیہ وامہ (رواہ الترمذی وصححہ وروی نحوہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۶۴)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ (البقرہ۔۲۳۳)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف (البقرۃ۔۲۳۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ لا تضآر والدۃ بولدھا ولا مولود لہ بولدہ (البقرۃ۔۲۳۳)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وعلی الوارث مثل ذالک (البقرۃ۔۲۳۳)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ فان ارادا فصالاً عن تراض منھما وتشاور فلا جناح علیھما (البقرۃ۔۲۳۳)

[7] قال اللہ عزوجل وان اردتم ان تسترضعوا اولادکم فلا جناح علیکم اذا سلمتم ما اٰتیتم بالمعروف (البقرۃ۔۲۳۳)

کو چاہیئے کہ رجوع کرے ورنہ طلاق دے [1]

اگر مقررہ مدت سے پہلے بیوی کے پاس جائے تو قسم توڑنے کا کفارہ دے [2]

بیوی کو ماں کہنا (ظہار)

نوٹ:۔ بیوی کو ماں (یا بہن) کہنے کو ظہار کہتے ہیں۔

اگر بیوی کو ماں کہہ دے تو اس کے کہنے سے وہ ماں نہیں بن جائے گی، البتہ ایسا کہنا بہت بری بات ہے اور بہت بڑا جھوٹ ہے [3]

اگر بیوی کو ماں کہدے تو پھر بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرے [4]

اگر غلام آزاد کرنے کی استطاعت نہ ہو تو بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے مسلسل ۲ دو مہینے کے روزے رکھے، اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے [5]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ للذین یؤلون من نسآءھم تربص اربعۃ اشھر فان فآء وافان اللہ غفور رحیم ۝ وان عزموا الطلاق فان اللہ سمیع علیم ۝ (البقرۃ ۲۲۶، ۲۲۷)

[2] عن ابن عباس رض قال اذا حرم الرجل إمرأتہ فھی یمین یکفرھا وقال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وقال تبارک وتعالیٰ قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم (التحریم-۲)

[3] قال اللہ تعالیٰ الذین یظاھرون منکم من نسآءھم ما ھن أمھاتھم ان أمھاتھم الا اللائی ولدنھم وانھم لیقولون منکرا من القول وزورا (المجادلۃ-۲)

[4] قال اللہ تعالیٰ والذین یظاھرون من نسآئھم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃ من قبل ان یتماسا (المجادلۃ-۳)

[5] قال اللہ تعالیٰ فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین من قبل أن یتماسا فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکینا (المجادلۃ-۴)

www.sirat-e-mustaqeem.net

ہر مسکین کو ایک مد (۶۲۵ گرام) طعام دے [1]

اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے غلطی سے بیوی کو ہاتھ لگالے یا جماع کرلے تو ایک ہی کفارہ دے، دوبارہ ایسا ہرگز نہ کرے [2]

بیوی پر تہمت لگانا اور لعان

اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو اسے (چار) گواہ پیش کرنے چاہئیں، اگر وہ گواہ پیش نہ کرسکے تو حاکم کو چاہیئے کہ ان دونوں سے تین مرتبہ کہے " اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے کیلئے تیار ہے "

پھر ان دونوں کو نصیحت کرے اور عذابِ آخرت سے ڈرائے، اگر کوئی بھی توبہ نہ کرے تو پھر لعان کرائے اور لعان کے بعد ان دونوں میں ہمیشہ کے لئے تفریق کرادے۔ لعان کا طریقہ درج ذیل ہے۔

شوہر چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ " میں سچوں میں سے ہوں " اور پانچویں بار یہ کہے کہ " اگر میں جھوٹوں میں سے ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت " اگر بیوی اعتراف نہ کرے تو وہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ " بے شک یہ جھوٹوں میں سے ہے " اور پانچویں بار یہ کہے کہ " اگر یہ سچوں میں سے ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو " پھر شوہر تین مرتبہ طلاق دے اور حاکم ان دونوں میں ہمیشہ کیلئے

[1] ان سلمان بن صخر جعل امرأته علیه کظهر امه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتق رقبة قال لا اجدها قال فصم شهرین متتابعین قال لا استطیع قال اطعم ستین مسکینا قال لا اجد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لفزوة ابن عمر اعطه ذالك العرق وهو مکتل یأخذ خمسة عشر صاعًا او ستة عشر صاعًا اطعام ستین مسکینا (رواه الترمذی وحسنه)

[2] عن سلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی المظاهر یواقع قبل ان یکفر قال کفارة واحدة (رواه الترمذی وحسنه) ان رجلاً اتی النبی صلی الله علیه وسلم قد ظاهر من امرأته فوقع علیها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلا تقربها حتی تفعل ما امرك الله (رواه الترمذی وصححه)

تفریق کرادے [1]

اگر بچے کا رنگ باپ کے رنگ سے مختلف ہو تو باپ کو چاہیئے کہ اپنی بیوی پر تہمت نہ لگائے [2]

لعان کرنے کی صورت میں شوہر کو مہر میں سے کچھ بھی واپس نہ دلایا جائے [3]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم فشھادۃ احدھم اربع شھٰدٰت باللہ انہٗ لمن الصادقین ۝ والخامسۃ ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ۝ ویدرؤا عنھا العذاب ان تشھد اربع شھٰدٰت باللہ انہ لمن الکاذبین ۝ والخامسۃ ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصادقین (النور۔ ۶ تا ۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ یعلم ان احدکما کاذب فھل منکما من تائب ثلاثا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وعظہ وذکرہٗ واخبرہٗ ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الاخرۃ ثم دعاھا ووعظھا واخبرھا ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الاٰخرۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ان رجلاً لاعن امرأتہ ففرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھما (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن سھل قال مضت السنۃ بعد فی المتلاعنین ان یفرق بینھما ثم لا یجتمعان ابدًا (رواہ ابوداؤد ۱/۳۱۳ ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۲۳۰ وسندہٗ صحیح) نطلقھا ثلاث تطلیقات (ابوداؤد جزء ۱ ص ۳۱۳ وسندہٗ صحیح)

[2] قال رجل ولدت امرأتی غلامًا اسود وھو حینئذٍ یعرض بان ینفیہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک من ابل؟ قال نعم قال فما الوانھا قال حمر، قال ھل فیھا من اورق؟ قال نعم۔ قال فانّٰی اتاھا ذٰلک قال عسی ان یکون نزعہ عرق قال فھٰذا عسٰی ان یکون نزعہ عرق (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال مالی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا مال لک ان کنت صدقت علیھا فھو بما استحللت من فرجھا وان کنت کذبت علیھا فذالک ابعد لک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حرمین شریفین اور اُن کے متعلقات

مکّہ معظّمہ

مکّہ معظمہ کا احترام کرے، نہ وہاں کا درخت کاٹے اور نہ کانٹا توڑے، نہ وہاں سے شکار بھگائے، نہ وہاں کی گری پڑی چیز اُٹھائے، البتہ وہ شخص اُٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے اور سوائے اِذخر کے وہاں کی گھاس نہ کاٹے [1]

مکّہ معظمہ میں ہتھیار لے کر نہ جائے [2]

نہ حدودِ حرم میں ہتھیار لے کر داخل ہو [3]

مکّہ معظمہ میں خونریزی نہ کرے، ہر ایک کو امن سے رہنے دے [4]

مکّہ معظّمہ کو تمام روئے زمین سے افضل اور سب سے زیادہ محبوب سمجھے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیمۃ لا یعضد شوکہ (وفی روایۃ شجرھا) ولا ینفر صیدہٗ ولا یلتقط لقطتہ الا من عرفھا ولا یختلی خلاہ الا الاذخر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لاحدکم ان یحمل بمکۃ السلاح (صحیح مسلم)

[3] قال ابن عمر لم یکن السلاح یدخل الحرم (صحیح بخاری)

[4] قال اللہ تعالیٰ وھٰذا البلد الامین (والتین-۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بھا دمًا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لمکۃ) واللہ انک لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی اللہ ولولا (انی اخرجت منک ما خرجت (رواہ الترمذی واحمد وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۲۴)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمکۃ ما اطیبک من بلد واحبک الی ولولا ان قومی اخرجونی منک ما سکنت غیرک (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۲۴)

یہ یقین رکھے کہ مکّہ معظّمہ میں دجّال داخل نہیں ہوگا [1]

مسجد حرام (کعبہ)

مسجد الحرام کو بابرکت اور ہدایت کا سرچشمہ سمجھے، جو اس میں داخل ہو جائے اسے امن دے [2]

اگر استطاعت ہو تو زندگی میں ایک مرتبہ کعبہ کا حج کرے [3]

مسجد الحرام کو جانے والے شخص کی بے حرمتی نہ کرے اور نہ ان جانوروں کی بے حرمتی کرے جو قربانی کے لئے مسجد حرام کی طرف جا رہے ہوں [4]

کعبہ کا احترام کرے [5]

مشرکین کو مسجدِ حرام کے قریب نہ آنے دے [6]

مسجدِ حرام میں نماز پڑھنا باقی تمام مساجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے [7]

نماز میں مسجد حرام کی طرف منہ کرے [8]

[1] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لیس من بلد الا سیطؤہ الدجال الا مکۃ والمدینۃ (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ان اوّل بیت وضع للناس للّذی ببکۃ مبارکا وھدًی للعالمین ○ فیہ آیات بیّنٰت مقام ابراھیم ومن دخلہ کان اٰمنا (آل عمران - ۹۶ و ۹۷)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وللہ علی النّاس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا (آل عمران - ۹۷) قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قد فرض اللہ علیکم الحج فحجّوا فقال رجل أکل عام یا رسول اللہ فسکت فقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لو قلت نعم لوجبت (صحیح مسلم)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ لا تحلّوا شعآئر اللہ ولا الشھر الحرام ولا الھدی ولا القلآئد ولآ آمّین البیت الحرام (المآئدۃ - ۲)

[5] قال اللہ تعالیٰ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام (المآئدۃ - ۹۷)

[6] قال اللہ تبارک انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام (التوبۃ - ۲۸)

[7] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم صلاۃ فی مسجدی ھذا افضل من الف صلاۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام (صحیح مسلم کتاب المناسک $\frac{1}{580}$)

[8] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : فولوا وجوھکم شطرہ (البقرۃ - ۱۵۰)

پیشاب، پاخانہ، کرتے وقت اگر درمیان میں آڑ نہ ہو تو نہ کعبہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ [1]

اللہ کے ذکر کے لئے کعبہ کا طواف کرے [2]

برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف نہ کرے [3]

ناپاکی کی حالت میں طواف نہ کرے [4]

حج کے بعد جب واپس جائے تو طواف وداع کرے [5]

اگر وداع کے وقت عورت حائضہ ہو تو وہ بغیر طواف وداع کے مکہ معظمہ سے رخصت ہو سکتی ہے [6]

بابِ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی دیوار سے رُخسار، پیشانی، ہاتھ اور سینہ چمٹائے [7]

کعبہ کے اندر اگر جائے تو دروازہ کے قریب کے دو ستونوں کے درمیان بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے، دُعا مانگے، گناہوں کی معافی مانگے پھر کھڑا ہو جائے اور کعبہ کی پُشت کی دیوار پر سینہ، چہرہ، رخسار اور دونوں ہاتھ رکھے۔ اللہ کی حمد و ثناء کرے، دعاء مانگے اور معافی مانگے پھر ہر کونے پر جائے اور اس طرف منہ کر کے اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ، سبحان اللہ کہے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے۔ دُعا مانگے، استغفار کرے پھر باہر نکل کر

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلۃ ولا یولّیھا ظھرہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ لغائط او بول (صحیح مسلم عن سلمان رض) قال ابن عمر رض انما نھی عن ھذا فی الفضاء فاذا کان بینک و بین القبلۃ شیء یسترک فلا بأس (رواہ ابوداؤد و سندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء ۱ ص ۱۲۰)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الطواف بالبیت لاقامۃ ذکر اللہ تعالیٰ (رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و صححہ۔ نیل جزء ۵ ص ۴۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطوف بالبیت عریان (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ لا تطوفی بالبیت حتی تطھری (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفر احد حتی یکون آخر عھدہٗ بالبیت (صحیح مسلم)

[6] عن عائشۃ رض قالت یا رسول اللہ انھا (ای صفیۃ رض) قد افاضت وطافت بالبیت ثم حاضت بعد الافاضۃ قال فلتنفر اذًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[7] قام عبد اللہ بن عمرو بین الحجر والباب فالصق صدرہٗ و یدیہ و خدہٗ الیہ وفی روایۃ الصق جبھتہ ثم قال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع (رواہ عبد الرزاق ۵/۷۵ و سندہٗ حسن مناسک الحج للالبانی ص ۲۱)

کعبہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے [1]

آبِ زمزم

آبِ زمزم کو گھر لے جا سکتا ہے [2]
آبِ زمزم کو جس مقصد کے لئے چاہے پئے [3]
آبِ زمزم پئے اور سر پر ڈالے [4]

شعائر اللہ

نوٹ:۔ شعائر اللہ سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن کا ادب و احترام اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ کے تمام شعائر کا احترام کرے مثلاً حرمت والے مہینہ میں جنگ نہ کرے۔ قربانی کے جانور، مسجد حرام جانے والوں اور صفا مروہ وغیرہ کا احترام کرے [5]
قرآنِ مجید کا خصوصی احترام کرے [6]

[1] ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ما استقبل من دبر الکعبۃ فوضع وجھہ وخدہ علیہ وفی روایۃ صدرہ وخدہ ویدیہ وحمد اللہ واثنی علیہ وسألہ واستغفرہ ثم انصرف الی کل رکن فاستقبلہ بالتکبیر والتھلیل والتسبیح والثناء علی اللہ والمسألۃ والاستغفار ثم خرج فصلی رکعتین مستقبل وجہ الکعبۃ (رواہ النسائی ورجالہ رجال الصحیح نیل جزء ۵ ص ۲۷، وسندہ صحیح)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ (رواہ الترمذی وسندہ صحیح۔ نیل ۵/۲۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماء زمزم لما شرب لہ (رواہ الدارقطنی عن ابن عباس رض وسندہ صحیح بناسک الحج للالبانی ص ۲۳)

[4] ثم ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلی زمزم فشرب منھا وصب علی رأسہ (رواہ احمد وسندہ جید بلوغ ۱۲/۲۷)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ لا تحلوا شعائر اللہ ولا الشھر الحرام ولا الھدی ولا القلائد ولا آمین البیت الحرام (المائدۃ۔۲) قال اللہ عزوجل ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (الحج۔۳۲) قال اللہ تعالیٰ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ (البقرۃ ۱۵۸)

[6] قال اللہ تعالیٰ انہ لقرآن کریم (الواقعۃ۔۷۷) قال اللہ عزوجل بل ھو قرآن مجید (البروج۔۲۱) قال اللہ العزیز مرفوعۃ مطھرۃ (عبس۔۱۴)

مدینہ منوّرہ

مدینہ منوّرہ کی بھی عزّت کرے۔ عیر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک کے تمام علاقہ کو حرم سمجھے، نہ وہاں کی گھاس کاٹے، نہ وہاں سے شکار بھگائے، نہ وہاں کی گری پڑی چیز اُٹھائے مگر وہ شخص اُٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے۔ وہاں لڑائی کے لئے ہتھیار لے کر داخل نہ ہو، نہ درخت کاٹے، البتہ اونٹ کو چَرا سکتا ہے۔ وہاں بدعت جاری کرنا یا کسی بدعتی کو پناہ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ [1]

مدینہ منوّرہ میں خونریزی نہ کی جائے، نہ کسی شکار کو مارا جائے، اور نہ شکار کیا جائے [2]

اگر مدینہ منوّرہ میں کسی کو شکار کرتے ہوئے یا درخت کاٹتے ہوئے یا پتے جھاڑتے ہوئے دیکھے تو دیکھنے والا اس کا مال و اسباب ضبط کرے، اب وہی اس کا مالک ہوگا [3]

مدینہ منوّرہ کی سکونت کو غنیمت سمجھے اور یہ یقین رکھے کہ (کسی زمانہ میں) ایمان سمٹ کر مدینہ منوّرہ میں آجائے گا [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرم ما بین عیر الی ثور (صحیح بخاری و صحیح مسلم واللفظ لمسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یختلی خلاھا ولا ینفر صیدھا ولا تلتقط لقطتھا الا لمن اشاد بھا ولا یصلح لرجل ان یحمل فیھا السلاح لقتال ولا یصلح ان تقطع فیھا شجرۃ الا ان یعلف رجل لبعیرہ (رواہ ابوداؤد و رجالہ رجال الصحیح نیل الاوطار ۵/۲۷ وسندہ حسن ولہ شواہد) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع شجرھا ولا یحدث فیھا (صحیح بخاری عن انسؓ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فیھا حدثًا او اٰوٰی محدثًا فعلیہ لعنۃ اللہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یھراق فیھا دم ولا یحمل فیھا سلاح (صحیح مسلم) ولا یصاد صیدھا (صحیح مسلم)

[3] ان سعدا..... وجد عبدًا یقطع شجرًا او یخبطہ فسلبہ فلما رجع سعد جاءہ اھل العبد فکلموہ ان یرد غلامھم او ما اخذ من غلامھم فقال معاذ اللہ ان ارد شیئًا نفلنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأیتموہ یصید فیہ شیئًا فلکم سلبہ (رواہ احمد و ابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل ۵/۲۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الایمان لیأرز الی المدینۃ کما تأرز الحیۃ الی جحرھا (صحیح بخاری)

مدینہ منورہ میں رہنے والوں کے ساتھ کسی قسم کا مکر وفریب نہ کرے۔ ورنہ بربادی لازمی ہے [1]

اس بات پر یقین رکھے کہ مدینہ منورہ میں دجال نہیں آئے گا اور نہ انشاء اللہ مدینہ منورہ میں طاعون پھیلے گا [2]

مدینہ میں سکونت کی وجہ سے اگر مصیبتیں آئیں تو انہیں برداشت کرے اور وہیں مرنے کو ترجیح دے بلکہ کوشش کرے جہاں تک ہو سکے وہیں موت آئے، ایسے شخص کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن شفیع ہوں گے [3]

مدینہ منورہ کو یثرب نہ کہے، اگر بھولے سے کہہ دے تو اللہ سے مغفرت طلب کرے [4]

جبلِ اُحد

اُحد پہاڑ سے محبت کرے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکید اھل المدینۃ احدٌ الا انماع کما ینماع الملح فی الماء (صحیح بخاری و در مسلم نحوہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلھا الطاعون والدجال (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ انشاء اللہ (صحیح بخاری کتاب الفتن)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصبر احد علی لأوائھا فیموت الا کنت لہ شفیعا أو شھیدا یوم القیامۃ اذا کان مسلما (صحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینہ فلیمت بھا (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بقریۃ تأکل القری یقولون یثرب وھی المدینۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ ھی طابۃ (رواہ احمد عن البراء، سکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۴ ص ۴۵۹)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلع لہ احد فقال ھذا جبل یحبنا ونحبہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

مسجد قباء

اہلِ مدینہ اگر ہفتہ کو مسجد قبا جا کر دو رکعت نماز پڑھیں تو بہت اچھا ہے [1]
مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے [2]

مسجد نبوی

مسجد نبوی میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے [3]

مسجد نبوی میں بیت نبوی اور منبر نبوی کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے [4]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی مسجد قباء کل سبت ماشیا او راکبا (صحیح مسلم و صحیح بخاری)
وفی روایۃ فیصلی فیہ رکعتین (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج حتی یأتی ھذا المسجد مسجد قباء فصلی فیہ کان لہ عدل عمرۃ (رواہ النسائی عن سھل بن حنیف فی کتاب الصلاۃ فی ابواب المسجد فی باب فضل مسجد قباء والصلوٰۃ فیہ جزء اوّل صـ۸ وسندہٗ حسن ورواہ نحوہ الترمذی عن اسید بن ظہیر وحسنہ فی کتاب الصلوٰۃ فی ابواب المساجد فی باب ما جاء فی الصلاۃ فی مسجد قباء جزء ۱ صـ۱۰۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ فی مسجدی ھذا افضل من الف صلاۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام (صحیح مسلم کتاب المناسک جزء ۱ صـ۵۸)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک جزء ۳ صـ۲۹ وصحیح مسلم کتاب الحج جزء ۱ صـ۴۷۹)

www.sirat-e-mustaqeem.net

گھر اور گھر کا ساز و سامان

گھر

جب گھر میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

ترجمہ:۔ اے اللہ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں داخل ہونے کی جگہ کی بھلائی کا اور نکلنے کی جگہ کی بھلائی کا۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے تھے ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے۔

یہ دُعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے [1]

گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر توکل کیا۔ نہ (کسی کو) نیکی کرنے کی قوت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی قوت ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔

جو شخص اس دُعا کو پڑھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے، تجھے ہدایت دی گئی، تو کفایت کیا گیا اور بچا لیا گیا پھر شیطان اس کے پاس سے ہٹ جاتا ہے [2]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولج الرجل بیتہ فلیقل اللّٰھم..... ثم یسلم علی اھلہ (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء ۳ صہ ۵۰) وقال اللہ تعالیٰ: فاذا دخلتم بیوتًا فسلّموا علیٰ انفسکم (النور۔ ۶۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج رجل من بیتہ فقال بسم اللہ..... یقال لہ حینئذ ھدیت وکفیت ووقیت فیتنحی لہ الشیطان (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ واللفظ لابی داؤد ورواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صہ ۵۱۹)

گھر سے نکلنے کی دوسری دُعا:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، میں پھسلوں یا پھسلایا جاؤں، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جہالت سے پیش آؤں یا مجھ سے کوئی جہالت سے پیش آئے۔

اس دُعا کو آسمان کی طرف نظر کرکے پڑھے [1]

گھر کو قبرستان نہ بنائے بلکہ جہاں تک ہوسکے فرض کے علاوہ تمام نمازیں گھر میں پڑھے، سورۂ بقرہ کی تلاوت کرتا رہے، کیوں کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے [2]

نوٹ:۔ قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے، اگر کوئی نماز بھی گھر میں نہ پڑھی جائے تو وہ قبرستان کے مثل ہوجائے گا

گھنٹی کی قسم کی کوئی چیز گھر میں نہ رکھے [3]

گھر میں نہ تصویر رکھے، نہ کتا، نہ صلیب، گھر میں اگر صلیب ہو تو اسے توڑ ڈالے۔ اگر تصویر ہو تو اس کا سر کاٹ دے [4]

غیر مزروعی پردے نہ ڈالے، چھت گیریاں اور دیوار گیریاں استعمال نہ کرے [5]

[1] عن ام سلمۃ قالت ما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ کتاب الدعوات ۵/۸۵ وروی الترمذی نحوہ وصححہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوھا قبورًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا بیوتکم مقابر ان الشیطان ینفر من البیت الذی تقرأ فیہ سورۃ البقرۃ (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجرس مزامیر الشیطان (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتًا فیہ کلب ولا تصاویر (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب اللباس) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یترک فی بیتہ شیئًا فیہ تصالیب الا نقضہ (صحیح بخاری) قال جبریل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر برأس التمثال الذی فی الباب فیقطع فیصیر کھیئۃ الشجرۃ۔ (رواہ الترمذی فی کتاب الآداب وصححہ وروی نحوہ ابوداؤد والنسائی)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لم یأمرنا ان نکسو الحجارۃ والطین (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

تصویر نہ مجسّم ہو، نہ پردے میں ہو اور نہ فرش وگدّے وغیرہ میں [1]
بیل بوٹے، نقش ونگار وغیرہ اگر کسی چیز میں ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں [2]
ایسے برتن کو گھر میں نہ رکھے جس برتن میں پیشاب ہو کیوں کہ ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے [3]
رات کو گھر میں اکیلا نہ رہے [4]
صحنوں کو اور گھر کے باہر کھلی جگہ کو پاک وصاف رکھے [5]
رات کو سوتے وقت گھر میں آگ یا دیا جلتا ہوا نہ چھوڑے [6]
گھر میں اگر کسی جگہ کتا بیٹھ جائے تو اسے نکال کر وہاں پانی چھڑک دے [7]

[1] قالت عائشة انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فقام النبي صلى الله عليه وسلم بالباب فلم يدخل فقلت اتوب الى الله مما اذنبت قال ما هذه النمرقة قلت لتجلس عليها وتوسدها قال..... ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه الصور (صحیح بخاری کتاب اللباس) قالت عائشة سترت بقرام لی على سهوة لی فيها تماثيل فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم هتكه (صحیح بخاری کتاب اللباس)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة الا رقما في ثوب (صحیح بخاری کتاب اللباس باب من کره القعود على الصور) قال جبريل لرسول الله صلى الله عليه وسلم مر برأس التمثال الذي في الباب فليقطع فيصير كهيئة الشجرة (رواه الترمذی فی کتاب الآداب وصححه وروى ابوداؤد والنسائی نحوه)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينتقع بول في طست في البيت فان الملائكة لا تدخل بيتا فيه بول منتقع (رواه الطبرانی فی الاوسط وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء اوّل صد ۲۰۴)

[4] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوحدة ان يبيت الرجل وحده (رواه احمد وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحة جلد اوّل حدیث نمبر ۶۰)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طهروا افنيتكم (طبرانی اوسط) طيبوا اساحاتكم (طبرانی اوسط بسند صحیح حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صد ۳۰۷)

[6] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون وفي رواية اطفؤا المصابيح بالليل اذا رقدتم (صحیح بخاری کتاب الاستئذان)

[7] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان جبريل كان وعدني ان يلقاني الليلة فلم يلقني..... ثم وقع في نفسه جرو كلب..... فامر به فاخرج ثم اخذ بيده ماء فنضح مكانه (صحیح مسلم ۲/۲۴۵)

فرش اور بچھونے

اپنی اور مہمان کی ضرورت سے زیادہ بچھونے نہ رکھے [1]

درندوں کی کھال نہ بچھائے [2]

ارغوانی زین پر سوار نہ ہو [3]

مرد ریشمی کپڑے پر نہ بیٹھے [4]

برتن

برتن میں اگر کوئی چیز ہو تو ڈھانک کر لائے لے جائے، اگر ڈھانکنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو اس پر لکڑی ہی رکھ دے [5]

رات کو سوتے وقت اللہ کا نام لے کر برتنوں کو ڈھانک دے اور مشکیزوں کا منہ باندھ دے اگر

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراش للرجل وفراش لامرأتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جلود السباع (رواہ الترمذی واحمد والنسائی وابوداؤد وسندہ صحیح التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اول صـ ۱۵)

[3] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن میاثر الارجوان (رواہ احمد عن علی وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۷/۲۵۰ و ۲۵۱)

[4] عن حذیفۃ قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نلبس الحریر والدیباج وان نجلس علیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] جاء رجل بقدح فیہ نبیذ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا خمرتہ ولو ان تعرض علیہ عودًا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

ڈھانکنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو لکڑی وغیرہ ہی رکھ دے [۱]

سونے چاندی کے برتنوں میں نہ کھائے نہ پئے [۲]

اگر برتن ٹوٹ جائے تو اس کو چاندی کے تار سے جوڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں [۳]

اہلِ کتاب کے برتنوں میں نہ کھائے نہ پئے، اگر دوسرے برتن میسّر نہ ہوں تو اہلِ کتاب کے برتنوں کو دھو کر استعمال کرے [۴]

وضوء کے برتن کو ڈھانک کر رکھے [۵]

پینے کا برتن، وضوء کا برتن اور استنجے کا برتن علیٰحدہ رکھے اور سب کو ڈھکا رکھے [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون وقال خمروا الآنیۃ وفی روایۃ اطفئوا المصابیح باللیل اذا رقدتم واغلقوا الابواب واوکوا الاسقیۃ وخمروا الطعام والشراب ولو بعود یعرضہ (صحیح بخاری کتاب الاستیذان) وفی روایۃ اوک سقاءک واذکر اسم اللہ وخمر اناءک واذکر اسم اللہ ولو تعرض علیہ شیئًا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس وجنودہ وروی مسلم نحوہ فی کتاب الاشربۃ)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ ولا تأکلوا فی صحافہا (صحیح مسلم وصحیح بخاری)

[۳] ان قدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکسر فاتخذ مکان الشعب سلسلۃ من فضۃ (صحیح بخاری)

[۴] عن ابی ثعلبۃ قال قلت یا رسول اللہ انا بارض قوم اہل الکتاب افنأکل فی آنیتہم قال ان وجدتم غیرہا فلا تأکلوا فیہا وان لم تجدوا فاغسلوہا وکلوا فیہا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۵] امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتغطیۃ الوضوء (رواہ ابن خزیمۃ وسندہ صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ جزء اوّل صـ ۶۷)

[۶] عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء أتیتہ بماءٍ فی تور او رکوۃ فاستنجی.... ثم اتیتہ بانآءٍ آخر فتوضأ (رواہ ابوداؤد وسکت عنہ المنذری مرعاۃ جلد اوّل صـ ۴۲۹) کنا نضع لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ اوانی مخمرۃ اناء لطہورہ واناء لسواکہ واناء لشرابہ (الحاکم ۴/۱۴۲ وسندہ صحیح)

اسباب زینت

لباس

لباس ایسا پہنے جس سے ستر چھپ جائے اور جو زینت بخش ہو[۱]

لباس حسبِ حیثیت پہنے، اللہ تعالیٰ نے جو نعمت دی ہے لباس سے اس کا اظہار ہونا چاہیے لیکن اتنا قیمتی بھی نہ ہو کہ اس کی شہرت ہو جائے، شہرت کا لباس پہننے والے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا[۲]

فضول خرچی اور تکبر سے بچتے ہوئے عمدہ سے عمدہ لباس پہنے[۳]

[۱] قال اللہ تعالیٰ یٰبنی آدم قد أنزلنا علیکم لباسًا یواری سوٰاتکم وریشًا ولباس التقوی ذٰلک خیر (الاعراف - ۲۶) قال اللہ تبارک وتعالیٰ قل من حرم زینة اللہ التی اخرج لعبادہ (الاعراف - ۳۲)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب ان یرٰی اثر نعمتہ علی عبدہٖ (رواہ الترمذی وسندہ حسن بلوغ جزء ۱۷ ص ۲۳۵ والتعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۴۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اٰتاک اللہ مالا فلیر علیک نعمتہٗ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ فتح الباری ۱۲/۳۷۲۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۴۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس ثوب شھرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیٰمۃ (رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح بلوغ جزء ۱۷ ص ۲۸۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انعم اللہ علیہ نعمۃ فان اللہ یحب ان یرٰی اثر نعمۃ علی عبدہٖ (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۵۲)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا لم یخالط اسراف ولا مخیلۃ (رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ وسندہٗ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۵۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جمیل یحب الجمال (صحیح مسلم کتاب الایمان)

لباس پاک اور صاف ستھرا پہنے، میلا ہو جائے تو دھو لے، سفید کپڑے پہنے وہ بہت زیادہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں [1]

نوٹ:۔ سفید کپڑا میل خوردہ نہیں ہوتا، اس کا میلا ہونا بآسانی ظاہر ہو جاتا ہے لہٰذا وہ جلدی جلدی دھو لیا جاتا ہے۔

ایسا کپڑا نہ پہنے جس میں سے بدبو آئے [2]

کفار کا لباس نہ پہنے اور نہ کفار کی مشابہت کرے [3]

لباس میں مرد، عورت کی مشابہت نہ کرے اور نہ عورت، مرد کی مشابہت کرے [4]

قمیص کی آستینیں پہنچوں تک رکھے [5]

مرد خالص ریشمی کپڑا نہ پہنے، اگر دو چار انگل کا حاشیہ لگا لے تو کوئی حرج نہیں، اگر خارش کی شکایت

[1] قال اللہ تعالیٰ وثیابک فطھر (المدثر) رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً علیہ ثیاب وسخۃ فقال اما کان یجد ھذا ما یغسل بہ ثیابہ (رواہ احمد والنسائی وابوداؤد وسکت علیہ المنذری بلوغ جزء ۱۷ ص ۲۴۴)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا الثیاب البیض فانھا اطھر واطیب (رواہ احمد والنسائی و الترمذی وصححہ۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۴۶۵۔ واللفظ للنسائی)

[2] صنعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بردۃ سوداء فلبسھا فلما عرق فیھا وجد ریح الصوف فقذفھا (رواہ ابوداؤد والنسائی واحمد وسندہ صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۱۲۴۹}$ بلوغ جزء ۱۷ ص ۲۴۱)

[3] قال عبداللہ بن عمرو رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان ھذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسھا (صحیح مسلم کتاب اللباس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم (رواہ ابوداؤد واحمد عن ابن عمر رض وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۶ ص ۱۲۱)

[4] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال (صحیح بخاری)

[5] کان کم قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ)

ہو تو ریشمی کپڑا پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں [1]

مرد کا پاجامہ یا تہ بند آدھی پنڈلی تک ہونا چاہیئے، اگر ٹخنوں تک نیچا کرلے تو بھی کوئی حرج نہیں لیکن ٹخنوں سے نیچا ہرگز نہ کرے، اگر تکبر کی نیت سے نیچا کرے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے [2]

قمیص اور عمامہ بھی ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکائے [3]

اگر تہ بند کا حاشیہ آگے سے قدم پر رہے تو کوئی حرج نہیں [4]

عورت اپنے پاجامہ یا ازار کو نصف پنڈلی سے ایک ہاتھ نیچے تک دراز کرسکتی ہے لیکن اس سے زیادہ نہیں، عورت کا پاجامہ، ازار یا غرارہ اتنا لمبا ہونا ضروری ہے کہ اس سے اس کے قدم ڈھک جائیں [5]

[1] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلاث او اربع (صحیح مسلم کتاب اللباس) نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب المصمت من قز (اخرجہ الحاکم باسناد صحیح والطبرانی باسناد حسن۔ نیل الاوطار جزء ۲ صد ۷۶ ورواہ احمد نحوہ بسند صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۵۲) رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد الرحمٰن والزبیر فی لبس الحریر لحکۃ کانت بھما (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال علی اھدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فبعث بھا الی فلبستھا فعرفت الغضب فی وجھہ فقال انی لم ابعث بھا الیک لتلبسھا انما بعثت بھا الیک لتشققھا خمرا بین النساء (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار (صحیح بخاری کتاب اللباس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفع ازارک الی نصف الساق فان ابیت فالی الکعبین وایاک واسبال الازار فانھا من المخیلۃ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۲ صد ۲۶۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ یوم القیمۃ من جر ازارہ بطرا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ (رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۲/۱۲۴۳)

[4] یأتزر فیضع حاشیۃ ازارہ من مقدمہ علی ظھر قدمہ (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ التعلیقات ۲/۱۲۵۰)

[5] قالت ام سلمۃ فکیف تصنع النساء بذیولھن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرخین شبرا فقالت اذا تنکشف اقدامھن قال فیرخینہ ذراعا لا یزدن علیہ (رواہ الترمذی والنسائی عن ابن عمر رض و سندہ صحیح۔ فتح الباری ۱۲/۲۷۱ ورواہ نحوہ مالک وابوداؤد والنسائی عن ام سلمۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۷/۲۹۶)

سارے بدن پر ایک کپڑا نہ لپیٹے اور نہ ایسی حالت میں کہ شرم گاہ کھلی ہوئی ہو ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے [1]

کپڑا پہننے میں ابتداء سیدھی طرف سے کرے [2]

عمامہ باندھے تو دو شملے رکھے اور ان دونوں کو کندھوں کے درمیان لٹکتا ہوا چھوڑ دے [3]

عورتیں ایسے باریک کپڑے نہ پہنیں کہ ان میں سے بدن نظر آئے [4]

عورتیں اپنی زینت کی چیزیں غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں، اگر کوئی چیز خود بخود کھل جائے تو مضائقہ نہیں، وہ لوگ جن کے سامنے زینت ظاہر کی جا سکتی ہے یہ ہیں :-

(۱) شوہر (۲) باپ (۳) شوہر کا باپ (۴) بیٹا (۵) شوہر کا بیٹا (۶) بھائی (۷) بھتیجہ (۸) بھانجہ (۹) اپنی عورت (۱۰) اپنا غلام (۱۱) ایسے خدام جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے (۱۲) چھوٹے لڑکے جو عورتوں کے ستر سے ناواقف ہوں. عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے سینوں پر دوپٹوں کے بکل مارے رہا کریں [5]

عورت غیر محرم کے سامنے اپنا سر اور پیر نہ کھولے [6]

[1] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشتمال الصماء وان یحتبی الرجل فی الثوب الواحد لیس علی فرجہ منہ شیء (صحیح بخاری کتاب اللباس) وفی روایۃ کا شفا عن فرجہ (صحیح مسلم)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ... فی شأنہ کلہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس قمیصًا بدأ بمیامنہ (رواہ الترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱ ص ۲۳۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم فابدءوا بمیامنکم (رواہ احمد وسندہ صحیح بلوغ جزء ۲ ص ۵)

[3] عن ابن حریث قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیہا بین کتفیہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اہل النار نساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسہن کاسنمۃ البخت المائلۃ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ والنار)

[5] قال اللہ ذو الجلال والاکرام ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا ولیضربن بخمرہن علی جیوبہن ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن او اٰبآئہن او اٰبآء بعولتہن او ابنآئہن او ابنآء بعولتہن او اخوانہن او بنی اخوانہن او بنی اخواتہن او نسآئہن او ما ملکت ایمانہن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظہروا علی عورات النسآء (النور۔ ۳۱)

[6] علی فاطمۃ ثوب اذا قنعت بہ رأسہا لم یبلغ رجلیہا و اذا غطت بہ رجلیہا لم یبلغ رأسہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیس علیک باس انما ہو ابوک و غلامک (ابوداؤد ۲/۲۱۳ سندہ صحیح)۔

مرد کو بھی اکثر اپنا سر ڈھکا رکھنا چاہیئے، خاص طور پر جب کہیں آئے جائے [1]

جب کوئی نیا کپڑا پہنے تو اس کپڑے کا نام لے کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَ خَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ سب تعریف تیرے لئے ہے، تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس بھلائی کو طلب کرتا ہوں جس بھلائی کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں اس کپڑے کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس برائی کے لئے یہ بنایا گیا ہے [2]

جب کسی کو نیا کپڑا پہنے ہوئے دیکھے تو یہ دعا پڑھے:۔

اِلْبَسْ جَدِیْدًا وَعِشْ حَمِیْدًا وَمُتْ شَھِیْدًا وَیَرْزُقُکَ اللّٰہُ قُرَّۃَ عَیْنٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

ترجمہ:۔ نیا کپڑا پہنو، اچھی طرح زندہ رہو، شہادت کی موت مرو اور اللہ تم کو دنیا اور آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرمائے [3]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر القناع (رواہ البغوی فی شرح السنۃ سکت علیہ الحافظ واحتج بہ۔ فتح الباری باب التقنع فی کتاب اللباس جزء ۱۲ صـ ۳۸۹) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء (صحیح مسلم کتاب الحج) عن عمرو بن حریث قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام) عن المغیرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین ومقدم رأسہ وعلی عمامتہ (صحیح مسلم) عن کعب بن عجرۃ عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین والخمار (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب المسح علی الناصیۃ والعمامۃ ۱/۱۳۰) وغیرہ وغیرہ

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استجد ثوبًا سمّاہ باسمہ ثم یقول اللّٰھم لک الحمد.... الخ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۴/۲۵۷)

[3] رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی عمرؓ ثوبًا ابیض فقال أجدید ثوبک ام غسیل قال ابن عمرؓ فلا ادری ما ردّ علیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البس جدیدًا..... (رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ ۲۳۵ وسندہٗ صحیح)

مرد جسم پر زعفرانی رنگ نہ لگائے اور نہ زعفرانی کپڑے پہنے [1]
جب کسی سے ملنے جائے تو اپنے کپڑے اور کاٹھیاں وغیرہ ٹھیک کرے [2]

سونا، چاندی اور زیورات

سونے، چاندی کے برتنوں میں نہ کھائے اور نہ پیئے [3]
مرد سونا نہ پہنے، حتیٰ کہ سونے کی انگوٹھی بھی نہ پہنے [4]
عورت سونا پہن سکتی ہے بشرطیکہ اسے کاٹ چھانٹ کر زیور بنا لیا گیا ہو [5]
عورت ایسا زیور نہ پہنے جس سے گھنٹی کی آواز نکلے [6]
عورت اپنے زیورات کو کسی پر ظاہر نہ کرے سوائے ان کے جن کی تفصیل لباس کے عنوان میں صفحہ ۴۷۸ پر دی ہوئی ہے [7]
عورت اس طرح پیر مار کر نہ چلے کہ اس کے پوشیدہ زیور کا علم ہو جائے [8]

[1] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل (صحیح مسلم کتاب اللباس و صحیح بخاری)
[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم قادمون علیٰ اخوانکم فاصلحوا رحالکم واصلحوا لباسکم فان اللہ عزوجل لا یحب الفحش ولا التفحش (رواہ احمد وابوداؤد وسکت علیہ المنذری۔ بلوغ الامانی جزء ۱ ص ۲۳۴)
[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا فی آنیۃ الذھب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافھا (صحیح مسلم کتاب اللباس)
[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم لباس الحریر والذھب علیٰ ذکور امتی واحل لاناثھم (رواہ الترمذی وصححہ وروی النسائی نحوہ) نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذھب (رواہ الترمذی وصححہ)
[5] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الذھب الا مقطعا (رواہ احمد ورواتہ ثقات۔ بلوغ ۱۷/۲۴۸ و رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۵۵)
[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجرس مزامیر الشیطان (صحیح مسلم کتاب اللباس)
[7] قال اللہ عزوجل: ولا یبدین زینتھن الخ (النور۔ ۳۱)
[8] قال اللہ عزوجل ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن (النور۔ ۳۱)

انگوٹھی اور مہر

انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی میں انگوٹھی یا مہر نہ پہنے [1]

مہر یا انگوٹھی خواہ سیدھے ہاتھ میں پہنے یا اُلٹے ہاتھ میں مہر کو چھوٹی انگلی میں پہنے اور نگینہ کو ہتھیلی کی طرف رکھے [2]

مہر کے نگینہ میں محمد رسول اللہ نہ کھدوائے [3]

جوتے

جب جوتے پہنے تو پہلے سیدھے پیر میں پہنے اور جب اُتارے تو پہلے اُلٹے پیر میں سے اُتارے [4]

ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پہنے یا دونوں اُتار دے [5]

جوتے پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں، اگر جوتے اتار کر نماز پڑھے تو جوتوں کو بائیں طرف رکھے، اگر بائیں طرف کوئی نمازی ہو تو جوتوں کو اپنے پیروں کے درمیان رکھے [6]

[1] عن علی رض قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتختم فی اصبعی ھذہ او ھذہ قال فاومأ الی الوسطی والتی تلیھا (صحیح مسلم کتاب اللباس) وفی روایۃ فی ھذہ وفی ھذہ واشار الی السبابۃ والوسطی (ترمذی کتاب اللباس۔ صحیح الترمذی۔ جزء اوّل ص ۵۵۴)

[2] عن انس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس خاتم فضۃ فی یمینہ فیہ فص حبشی کان یجعل فصہ مما یلی کفہ (صحیح بخاری صحیح مسلم) وفی روایۃ کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذہ واشار الی الخنصر من یدہ الیسری (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقش احد علی نقش خاتمی ھذا (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا نزع فلیبدأ بالشمال (صحیح بخاری صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمشی احدکم فی نعل واحدۃ لیحفھما جمیعا او لینعلھما جمیعا (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب اللباس)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون علی یسارہ احد ولیضعھما بین رجلیہ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۲۱۵) وفی روایۃ او لیصل فیھما (رواہ ابوداؤد ورجالہ ثقات وسندہ صحیح)

جوتے بیٹھ کر پہنے کھڑے کھڑے نہ پہنے [1]

کنگھی

کنگھی پہلے سیدھی طرف کرے [2]
سر کے بالوں میں روزانہ کنگھی نہ کرے بلکہ ایک دن بیچ کنگھی کرے [3]
اگر سر کے بال گھنے ہوں تو روزانہ کنگھی کرے [4]
ڈاڑھی میں کثرت سے کنگھی کرتا رہے [5]

سرمہ

سوتے وقت سُرمہ لگائے، ہر آنکھ میں تین سلائیاں لگائے [6]

[1] عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينتعل الرجل قائما (ابوداؤد کتاب اللباس باب فی الانتعال جزء ۲ صـ ۲۱۷۔ سکت علیہ المنذری۔ تحفۃ الاحوذی جزء ۳ صـ ۶۷ وسندہٗ صحیح) وعن ابی هریرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينتعل الرجل قائما (ابن ماجۃ کتاب اللباس باب الانتعال قائما جزء ۲ صـ ۲۸۰۔ رواتہ کلہم ثقات۔ تحفۃ الاحوذی جزء ۳ صـ ۶۷۔ سندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی جزء ۲ صـ ۱۲۶۰) وعن ابن عمر رض قال نهى النبى صلى الله عليه وسلم ان ينتعل الرجل قائما (ابن ماجۃ کتاب اللباس باب الانتعال قائما جزء ۲ صـ ۲۸۱۔ سندہٗ صحیح تحفۃ الاحوذی جزء ۳ صـ ۶۷)

[2] كان النبى صلى الله عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع فى شأنه كله فى طهوره وترجله وتنعله (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الترجل الا نبا (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ۔ بلوغ جزء ۱۷ صـ ۳۲۲)

[4] عن ابى قتادة انه كانت له جمة فسأل النبى صلى الله عليه وسلم فامره ان يحسن اليها وان يترجل كل يوم (رواہ النسائی ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل الاوطار جزء اوّل صـ ۱۰۸ وسندہٗ صحیح)

[5] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر دهن رأسه وتسريح لحيته (شرح السنۃ عن انس۔ سکت علیہ الحافظ بل احتج بہ۔ فتح الباری کتاب اللباس باب التقنع جزء ۱۲ صـ ۲۸۹)

[6] كان النبى صلى الله عليه وسلم يكتحل بالاثمد كل ليلة قبل ان ينام وكان يكتحل فى كل عين ثلاثة امیال (رواہ احمد والترمذی والنسائی وسندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ ۳۰۹)

خوشبو

اگر کوئی شخص خوشبو پیش کرے تو اُسے ردّ نہ کرے [1]

احرام باندھنے سے پہلے اور احرام اُتارنے کے بعد سر اور ڈاڑھی میں خوشبو لگائے، اگر احرام باندھنے کے بعد خوشبو کی چمک باقی رہے تو کوئی حرج نہیں [2]

لیکن احرام باندھتے وقت بدن پر جو خوشبو لگی ہوئی ہے اسے تین مرتبہ دھوڈالے اور خوشبودار کپڑے اُتار دے [3]

احرام باندھتے وقت سر اور ڈاڑھی میں بہترین خوشبو لگائے [4]

حالت احرام میں اگر بالوں سے خوشبو آتی رہے تو کوئی حرج نہیں [5]

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب (صحیح بخاری کتاب اللباس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ طیب فلا یرده فانه طیب الریح خفیف المحمل (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۲ صـ ۴۹۳ وسلم نحوہ)

[2] عن عائشة رض قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامه حین یحرم ولحله قبل ان یطوف بالبیت (صحیح بخاری کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام وصحیح مسلم) عن عائشة قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم (صحیح بخاری باب الطیب عند الاحرام وصحیح مسلم) وفی روایة ثم اری وبیص الدھن فی رأسه ولحیته بعد ذلك (صحیح مسلم باب الطیب للمحرم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل اغسل الطیب الذی بك ثلاث مرات وانزع عنك الجبة (صحیح بخاری باب غسل الخلوق وصحیح مسلم)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم یتطیب باطیب ما یجد (صحیح مسلم) قالت عائشة رض ثم اری وبیص الدھن فی راسه ولحیته (صحیح مسلم)

[5] عن عائشة قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یطوف علی نسائه ثم یصبح محرمًا ینضح طیبًا (صحیح بخاری کتاب الغسل وصحیح مسلم باب الطیب للمحرم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اگر خوشبو میسّر ہو تو جمعہ کے دن ضرور خوشبو لگا کر آئے [1]

بہتر ہے کہ کبھی کبھار کسی خوشبودار چیز مثلاً عود وغیرہ کی دھونی لیتا رہے یا کافور میں خوشبودار چیز ملا کر اس کی دھونی لیتا رہے [2]

عورت خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے نہ گذرے، نہ خوشبو لگا کر مسجد میں جائے [3]

عورت کو چاہیئے کہ اذیتِ ماہانہ کے غسل کے بعد جسم کے اُن مقامات پر خوشبو لگائے جہاں جہاں خون لگا تھا [4]

مرد ایسی خوشبو لگائے جس میں مہک ہو، رنگ نہ ہو، عورت ایسی خوشبو لگائے جس میں رنگ ہو، مہک نہ ہو [5]

فرش اور بچھونے

فرش اور بچھونوں کے متعلق صفحہ ۴۷۳ ملاحظہ فرمائیں۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم وان لستن وان یمس طیبا ان وجد (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ)

[2] کان ابن عمر رض اذا استجمر استجمر بالالوۃ غیر مطرأۃ وبکافور یطرحہ مع الالوۃ ثم قال ھٰکذا کان یستجمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ اذا استعطرت فمرت بالمجلس فھی کذا وکذا یعنی زانیۃ (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شھدت احداکن المسجد فلا تمس طیبا (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامرأۃ خذی فرصۃ من مسک فتطھری بھا..... قالت عائشۃ تتبعی بھا اثر الدم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وطیب الرجال ریح لا لون الا وطیب النساء لون لا ریح (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی عن عمران وسندہ حسن۔ بلوغ جزء ۱۷ صہ ۲۰۸ وروی النسائی عن ابی ھریرۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۱۲۶۴}$)

حقوق العباد

والدین

والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئے [1]

بُوڑھے ماں باپ کے سامنے اُف بھی نہ کرے، ان سے جب بات کرے ادب سے کرے [2]

ماں باپ کے سامنے محبّت اور عجز و انکساری کے ساتھ اپنے بازو جھکائے رکھے، ان کی خدمت کرتا رہے [3]

ماں باپ کے حق میں اس طرح دعاء کرے

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

ترجمہ:- اے رب، جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پالا اسی طرح تُو اُن پر شفقت فرما [4]

ماں باپ کا شکر ادا کرتا رہے، ان کی خدمات کی قدردانی کرے [5]

[1] قال اللہ تعالیٰ وقضیٰ ربك الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانًا (بنی اسرآئیل-۲۳)

[2] قال اللہ تبارك وتعالیٰ اما یبلغن عندك الكبر احدهما او كلٰهما فلا تقل لهما اُف ولا تنهرهما وقل لهما قولا كریما (بنی اسرائیل-۲۳)

[3] قال اللہ عزّوجل واخفض لهما جناح الذل من الرحمة (بنی اسرائیل-۲۴)

[4] قال اللہ الرحمٰن الرحیم قل رب ارحمهما كما ربیٰنی صغیرًا (بنی اسرائیل-۲۴)

[5] قال اللہ تعالیٰ ووصینا الانسان بوالدیه حملته امه وهنًا علی وهن وفصٰله فی عامین ان اشكر لی ولوالدیك الی المصیر (لقمان-۱۴)

کافر ماں باپ کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے [1]

ماں کے ساتھ باپ سے زیادہ حسنِ سلوک سے پیش آئے [2]

ماں باپ کی نافرمانی قطعاً نہ کرے [3]

اپنے ماں باپ کو گالی دلوانے کا سبب نہ بنے یعنی دوسرے شخص کے ماں باپ کو گالی نہ دے ورنہ وہ بھی جواباً گالی دے گا [4]

ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کے لئے دعا و استغفار کرتا رہے، ان کے عہد کو پورا کرے، ان کے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے، ان کے دوستوں کی عزت کرے [5]

ماں باپ کی خدمت کو جہاد پر ترجیح دے [6]

والدین کی اجازت سے جہاد کرے [7]

[1] قال اللہ تعالیٰ صاحبھما فی الدنیا معروفا (لقمٰن۔ ۱۵) عن اسماء قالت قدمت علیّ امی وھی مشرکۃ قالت یا رسول اللہ ان امی قدمت علی وھی راغبۃ أفاصلھا قال نعم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رجل من احق بحسن صحابتی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال ثم ابوك (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا أنبئکم باکبر الکبائر ثلاثا قلنا بلیٰ یا رسول اللہ قال الاشراك باللہ وعقوق الوالدین (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا وھل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] قال رجل یا رسول اللہ ھل ابقی من بر ابوی شیئ أبرھما بہ بعد موتھما قال نعم الصلوٰۃ علیھما و الاستغفار لھما وانفاذ عھدھما من بعدھما وصلۃ الرحم التی لا توصل الا بھما واکرام صدیقھما (رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ وسکت عنہ المنذری بلوغ ۱۹/۳۹)

[6] قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم أجاھد؟ قال أ لك ابوان؟ قال نعم قال ففیھما فجاھد (صحیح بخاری کتاب الادب)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل ارجع فاستأذنھما فان اذنا لك فجاھد والا فبرھما (رواہ ابو داؤد عن ابی سعید وسندہ صحیح۔ فتح الباری کتاب الجہاد جزء ۶/۸۱)

اگر باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو تو باپ کا حکم مانے اور اپنی بیوی کو طلاق دیدے [1]
اپنے مال کو باپ کا مال سمجھے [2]

اولاد

بچہ پیدا ہو تو اس کے کانوں میں اذان دے [3]
بچہ کا عقیقہ کرے [4]
لڑکے کی ختنہ کرائے [5]
بچوں کو نماز کا پابند بنائے، جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دے، جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مار کر نماز پڑھوائے اور علیحدہ بستروں پر سلائے یعنی ساتھ نہ سلائے [6]
اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچائے تاکہ وہ دوزخ سے بچ جائیں [7]
اولاد کی محبت میں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر و احکام سے غافل ہو جائے [8]
ایسی اولاد سے ہوشیار رہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا کرے [9]

[1] عن ابن عمر قال کانت تحتی امرأۃ احبہا وکان عمر یکرہہا فقال طلقہا فابیت فاتی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح بلوغ جزء ۱۰، ص۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت ومالک لابیک (رواہ ابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص۱۱)

[3] اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اذن الحسن رض (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الغلام عقیقۃ (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ خمس الختان (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وأمر اھلک بالصلوٰۃ (طٰہٰ ۔۱۳۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیہا وھم ابناء عشر سنین وفرقوا بینہم فی المضاجع (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص۱۰ وبلوغ ۸۳/۳)

[7] قال اللہ تبارک وتعالیٰ قوا انفسکم واھلیکم نارًا (التحریم ۔۶)

[8] قال اللہ تعالیٰ لا تلھکم اموالکم ولا أولادکم عن ذکر اللہ (منافقون ۔۹)

[9] قال اللہ تعالیٰ ان من ازواجکم واولادکم عدوًا لکم فاحذروھم (تغابن ۔۱۴)

ماں کو چاہیئے کہ بچے کو اپنا دودھ پینے سے نہ روکے [1]

اولاد کے کھانے، پینے اور دوسری ضروریات کا خیال رکھے [2]

لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے، اُن کو وبال نہ سمجھے، ان کے ساتھ حسن سلوک کو دوزخ کے آگے رکاوٹ بن جانے کا سبب سمجھے [3]

اولاد کے درمیان برابری کا برتاؤ کرے، ناانصافی نہ کرے، اپنی عطاء و بخشش میں سب کو برابر رکھے [4]

اولاد کو ادب سکھائے، تنبیہ کرتا رہے، اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں انہیں ڈراتا رہے۔ ضرورتاً سزا بھی دے، لیکن چہرہ پر نہ مارے [5]

مناسب رشتہ ملتے ہی اولاد کی شادی کرے، دیر نہ لگائے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا انا بنساء تنهش ثديهن الحيات قلت ما بال هؤلاء قال هؤلاء يمنعن اولادهن اسا نهن (صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصیام باب ذکر تعلیق المفطرین قبل وقت الافطار سندہٗ صحیح)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفیٰ بالمرء اثما ان یحبس عمن یملك قوته (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتلی من هذه البنات بشیء فاحسن الیهن کن له سترا من النار (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رجل انی نحلت ابنی هذا غلاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل ولدك نحلت مثله قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارجعه فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترفع العصا عن اهلك واخفهم فی اللہ عزوجل (معجم صغیر للطبرانی مطبوعۃ مطبع انصاری دہلی صفحہ ۲۲ رواہ الطبرانی فی الاوسط ایضاً عن عبداللہ بن عمرو سندہٗ جید۔ نیل الاوطار جزء ۶ صہ ۱۸۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ (صحیح بخاری) نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجه (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[6] قال اللہ عزوجل وانکحوا الایامیٰ منکم (النور-۳۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة لا تؤخرهن والایم اذا وجدت کفؤا (رواہ احمد بلوغ ۶۴ وروی الترمذی وحسنہ فی بعض النسخ وصححہ احمد محمد شاکر۔ التعلیقات لاحمد شاکر علی الترمذی)

شادی سے پہلے باپ کو چاہیئے کہ اپنی لڑکی سے اجازت لے، اس کی مرضی معلوم کرے۔ اس کی خاموشی کو اس کی اجازت تصور کرے [1]

اولاد کے ساتھ شفقت سے پیش آئے [2]

ماں کو چاہیئے کہ بچہ یا بچی کو دو سال یا اس سے کچھ کم مدت تک دودھ پلائے [3]

عقیقہ

جب بچہ پیدا ہو تو اس کا عقیقہ کرے [4]

عقیقہ پیدائش کے ساتویں دن کرے یعنی بچہ کی طرف سے قربانی کرے، لڑکے کی طرف سے دو بکریاں (یا بکرے) اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (یا بکرا) ذبح کرے۔ بچہ یا بچی کا نام رکھے اور اس کا سر مونڈ دے [5]

سر مونڈنے کے بعد بچہ کے سر پر زعفران لگائے۔ بکرے (یا بکری) کو ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ فُلَانٍ [6] (ترجمہ) اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ (یہ) تیری طرف سے تیرے لئے ہے، یہ فلان کا عقیقہ ہے۔ (نوٹ: فُلَانٍ کی جگہ بچہ کا نام لے)

نوٹ:۔ نام رکھنے کے آداب صفحہ (۶۰۸) پر ملاحظہ فرمائیں۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البکر یستأمرھا ابوھا فی نفسھا واذنھا صماتھا (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا (رواہ الترمذی وروی احمد نحوہ وسندہ حسن، بلوغ الامانی جزء اوّل صہ ۱۴۷)

[3] قال اللہ تعالیٰ والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین (البقرۃ ۲۳۳) وقال اللہ تعالیٰ وفصلہ فی عامین (لقمان۔۱۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الغلام عقیقۃ (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل غلام رھین بعقیقتہ تذبح عنہ یوم السابع ویسمّی ویحلق رأسہ (رواہ احمد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۳ صہ ۱۲۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ لا یضرکم ذکرانا او اناثا (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۳ صہ ۱۲۲)

نوٹ:۔ چودھویں اور اکیسویں دن عقیقہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے (فتح الباری)

[6] عن بریدۃ قال فلما جاء الاسلام کنا نذبح الشاۃ یوم السابع ونحلق رأسہ ونلطخہ بزعفران (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۳ صہ ۱۲۳ ورواہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی۔ المستدرک ۴/۲۳۸) قال اذبحوا علی اسمہ وقولوا بسم اللہ الخ (ابویعلیٰ عن عائشۃ جزء ۸ صہ ۱۸ وسندہ صحیح)

بچہ کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی مساکین کو دے [1]

بچہ کی کفالت اور پرورش

بچہ باپ کا ہوتا ہے لہٰذا بچہ کی کفالت باپ کو کرنی چاہیئے [2]

بچہ کی پرورش کا حق ماں کو ہے۔ اگر ماں نہ ہو تو خالہ کا حق ہے کہ پرورش کرے [3]

اگر ماں کو طلاق دے دی گئی ہے، تب بھی ماں ہی پرورش کی زیادہ حقدار ہے جب تک دوسرا نکاح نہ کرے [4]

اگر بچہ بڑا ہو جائے تو اُسے اختیار دیا جائے کہ وہ ماں کے پاس رہے یا باپ کے [5]

اقرباء

رشتہ کو نہ توڑے بلکہ ملائے رکھے، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے [6]

جو شخص رشتہ توڑے اس سے بھی رشتہ نہ توڑے، رشتہ توڑنے والے سے رشتہ کو ملائے رکھنا

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ رض احلقی راسہ وتصدقی بوزن شعرہ من فضۃ علی المساکین (رواہ احمد عن ابی رافع وسندہ حسن وروی نحوہ الترمذی والحاکم عن علی۔ بلوغ الامانی جزء ۱۳ ص ۱۲۷)

[2] قال اللہ تعالیٰ وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف (البقرۃ ۲۳۳)

[3] عن البراء ابنۃ حمزۃ اختصم فیھا علی وجعفر وزید فقضیٰ بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخالتھا وقال الخالۃ بمنزلۃ الام (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامرأۃ مطلقۃ انت احق بہ مالم تنکحی (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۲۷۹)

[5] خیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلامًا بین أبیہ وامہ (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

[6] قال اللہ تعالیٰ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئًا وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ (النساء ۳۶) لا یدخل الجنۃ قاطع (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

ہی درحقیقت رشتہ کو ملانا ہے۔ رشتہ ملانے والے سے رشتہ ملانا تو محض بدلہ ہے، رشتہ ملانا نہیں ہے[۱]

رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتا رہے[۲]

اگر رشتہ داروں کو دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو نرمی سے بات کرے[۳]

اگر ورثہ کی تقسیم کے وقت رشتہ دار آجائیں تو ورثہ کے مال میں سے انہیں بھی کچھ دیدے اور ان سے شیریں کلامی سے بات کرے[۴]

اگر کوئی شخص اپنے کسی رشتہ دار سے جس کے پاس مال ہو کچھ مال طلب کرے اور وہ نہ دے تو قیامت کے دن جہنم سے ایک سانپ نکلے گا جو نہ دینے والے کے گلے میں مثل طوق کے لٹک جائے گا[۵]

شوہر

شوہر کو بیوی پر ایک درجہ فضیلت ہے، اس کے بیوی پر بہت سے حقوق ہیں[۶]

شوہر بیوی پر حکمران ہے[۷]

بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کی اطاعت کرے[۸]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافئ ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلھا (صحیح بخاری)

[۲] قال اللہ تعالیٰ "وات ذا القربیٰ حقہ" (بنی اسرآئیل۔ ۲۶)

[۳] قال اللہ تعالیٰ واما تعرضن عنھم ابتغاء رحمۃ من ربک ترجوھا فقل لھم قولا میسورا (بنی اسرائیل۔ ۲۸)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتامیٰ والمساکین فارزقوھم منہ وقولوا لھم قولا معروفا (النسآء۔ ۸)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ذی رحم یأتی ذا رحمہ فیسالہ نضلا اعطاہ اللہ ایاہ فیبخل علیہ الا اخرج اللہ لہ یوم القیٰمۃ من جھنم حیۃ یقال لھا شجاع فیطوق بہ (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط باسنادہ جید مجمع الزوائد جزء ۸ صـ ۱۵۴)

[۶] قال اللہ تعالیٰ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف وللرجال علیھن درجۃ (البقرۃ۔ ۲۲۸)

[۷] قال اللہ تبارک وتعالیٰ الرجال قوامون علی النسآء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض (النسآء۔ ۳۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل فی اھلہ راع وھو مسئول عن رعیتہ (صحیح بخاری)

[۸] قال اللہ تعالیٰ فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا (النسآء۔ ۳۴)

اگر شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے تو بیوی کو چاہیئے کہ انکار نہ کرے اگرچہ وہ چولہے کے پاس بیٹھی ہوئی پکا رہی ہو[1]

اگر شوہر گھر پر موجود ہو تو بیوی کو چاہیئے کہ بغیر اس کی اجازت کے نفل روزہ نہ رکھے[2]

بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کو خفا نہ کرے، شوہر کو خفا کرنے والی بیوی کی نماز اس کے سر سے اوپر نہیں جاتی[3]

بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے[4]

بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کے گھر میں سے بغیر شوہر کی اجازت کے کسی کو کچھ نہ دے البتہ روزمرہ کے کھانے پینے کی چیزوں کو بطور تحفہ بھیجنے میں کوئی مضائقہ نہیں[5]

بیوی کو چاہیئے کہ اپنے مال کو بھی بغیر شوہر کے مشورہ کے خرچ نہ کرے[6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یدعوا امرأتہ الی فراشہ فتابی علیہ الا کان الذی فی السماء ساخطاً علیہا حتی یرضی عنہا (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا الرجل دعا زوجتہ لحاجتہ فلتاتہ وان کانت علی التنور (رواہ الترمذی وحسنہ ۱/۲۵۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأۃ وبعلہا شاہد الا باذنہ (صحیح بخاری کتاب النکاح وصحیح مسلم) وفی روایۃ یوما من غیر رمضان (رواہ الترمذی وصححہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنان لا تجاوز صلاتہما رؤسہما: عبد آبق وامرأۃ غضب زوجہا حتی ترجع (رواہ الطبرانی وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۱ ص ۲۰۵)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للمرأۃ ان تصوم وزوجہا شاہد الا باذنہ ولا تاذن فی بیتہ الا باذنہ (صحیح بخاری کتاب النکاح)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنفق امرأۃ شیئاً من بیت زوجہا الا باذن زوجہا قیل یا رسول اللہ ولا الطعام؟ قال ذاک افضل اموالنا (رواہ الترمذی وسندہ حسن۔ بلوغ ۱۶/۲۳۰) قالت امرأۃ ما یحل لنا من اموالہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرطب تاکلنہ وتہدینہ (رواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری وبقیۃ ثقات۔ نیل ۶/۱۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز لامرأۃ عطیۃ الا باذن زوجہا (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۱۶)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز المرأۃ امر فی مالہا اذا ملک زوجہا عصمتہا (رواہ احمد عن عبداللہ بن عمرو وسندہ جید۔ بلوغ ۱۶/۲۳۰)

بیوی کو چاہیئے کہ اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگرانی کرے [1]

اگر شوہر اتنا خرچ نہ دے جو گھر کے اخراجات کے لئے کافی ہو تو بیوی شوہر کو اطلاع دئے بغیر اس کے مال میں سے اتنا لے لے جو معروف کے مطابق اس کے گھر کے اخراجات کے لئے کافی ہو [2]

بیوی

بیوی کے شوہر پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے شوہر کے بیوی پر ہیں، شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کے حقوق ادا کرے [3]

اگر شوہر کے کئی بیویاں ہوں تو اسے چاہیئے کہ سب کے ساتھ یکساں سلوک کرے، اگر یکساں سلوک نہ کرنے کا اندیشہ ہو تو پھر ایک ہی بیوی پر قناعت کرے [4]

شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کے ساتھ اچھی طرح رہے، بدسلوکی نہ کرے [5]

شوہر کو چاہیئے کہ بیوی سے بغض نہ رکھے، اگر اس کی کوئی ایک بات ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری پسندیدہ ہوگی [6]

شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کا مہر بخوشی ادا کرے [7]

شوہر اگر بیوی کو طلاق دینا چاہے تو جو مال اس نے بیوی کو دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لے [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وولدہ وھی مسئولۃ عنھم (صحیح بخاری)

[2] قالت ھند ان أبا سفیان رجل شحیح ولیس یعطینی ما یکفینی وولدی الا ما اخذت منہ وھو لا یعلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ تعالیٰ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف (البقرہ - ۲۲۸)

[4] قال اللہ تعالیٰ فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ (النسآء - ۴)

[5] قال اللہ تعالیٰ وعاشروھن بالمعروف (النسآء - ۱۹) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم خیارکم لنسآءھم (رواہ الترمذی وصححہ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منھا خلقا رضی منھا آخر (صحیح مسلم)

[7] قال اللہ تعالیٰ وآتوا النسآء صدقاتھن نحلۃ (النسآء - ۴)

[8] قال اللہ تعالیٰ وان اردتم استبدال زوج مکان زوج وآتیتم احداھن قنطارا فلا تأخذوا منہ شیئا (النسآء - ۲۰)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اگر بیوی اطاعت کرے تو شوہر کو اس پر زیادتی کرنے کا بہانہ تلاش نہیں کرنا چاہیئے [۱]

شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کی ہر قسم کی نگرانی کرے [۲]

شوہر کو چاہیئے کہ جب خود کھائے تو بیوی کو بھی کھلائے، جب خود پہنے تو بیوی کو بھی پہنائے [۳]

اگر بیوی سرکشی کرے یا ایسے آدمی کو بلا کر بچھونے پر بٹھائے جس کا بٹھانا شوہر کو ناگوار ہو یا بے حیائی کی بات کرے تو شوہر کو چاہیئے کہ پہلے اسے اچھی طرح نصیحت کرے، اگر وہ نہ مانے تو اس کے ساتھ سونا ترک کر دے۔ اگر پھر بھی نہ مانے تو اس کو سزا دے لیکن چہرہ کو ہاتھ نہ لگائے۔ اس طرح سزا دے کہ چوٹ نہ آئے۔ اگر اس کو چھوڑے تو گھر ہی میں اسے چھوڑے رکھے، گھر سے نہ نکالے، اُسے بُرا بھلا نہ کہے اور نہ بے ضرورت مارے [۴]

بیوہ سے نکاح کرنے کے بعد کنواری سے نکاح کرے تو شوہر کو چاہیئے کہ اس کے پاس سات دن رہے پھر مساویانہ تقسیم کرے، اگر کنواری سے نکاح کرنے کے بعد بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے پھر مساویانہ تقسیم کرے [۵]

[۱] قال اللہ تعالیٰ فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلاً (النسآء-۳۴)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل فی اھلہ راعٍ وھو مسئول عن رعیتہ (صحیح بخاری)

[۳] سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حق المرأۃ علی الزوج ؟ قال تطعمھا اذا طعمت وتکسوھا اذا اکتسیت (رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۲۳۱)

[۴] قال اللہ تعالیٰ واللّٰتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن (النسآء-۳۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تھجر الا فی البیت (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ ص ۲۳۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضربوھن ولا تقبحوھن (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۲۷۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکم علیھن ان لا یوطئن فرشکم احدًا تکرھونہ فان فعلن ذٰلک فاضربوھن ضربًا غیر مبرح (صحیح مسلم باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس تملکون منھن شیئًا غیر ذٰلک الا ان یأتین بفاحشۃ مبینۃ فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن ضربًا غیر مبرح (رواہ الترمذی وصححہ)

[۵] من السنۃ اذا تزوج الرجل البکر علی الثیب اقام عندھا سبعا ثم قسم واذا تزوج الثیب علی البکر اقام عندھا ثلاثا ثم قسم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

شوہر کو چاہیئے کہ عصر کے بعد تمام بیویوں کے ہاں دورہ کرے، آخر میں اس بیوی کے ہاں جائے جس کی باری ہو، پھر رات وہیں گذارے۔ رات کو تمام بیویاں اس بیوی کے ہاں جمع ہو جائیں جس کی باری ہو[1]

اگر سفر کا ارادہ ہو اور کسی ایک بیوی کو ساتھ لے جانا چاہے تو شوہر کو چاہیئے کہ قرعہ اندازی کرے، جس بیوی کا نام نکلے اُسے ساتھ لے جائے[2]

اگر ایک بیوی اپنی باری دوسری بیوی کو ہبہ کر دے تو شوہر کو اس دوسری بیوی کے پاس دو دن رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں[3]

شوہر کو چاہیئے کہ دوسری مدّوں میں خرچ کرنے کے مقابلہ میں بیوی پر خرچ کرنے کو ترجیح دے[4]

شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کے حقوق کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے، ایسا نہ ہو کہ کسی قسم کی زیادتی کر بیٹھے[5] گھر کے کام میں بیوی کا ہاتھ بٹائے[6]

سائل

سائل کو جھڑکی نہ دے[7]

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلاۃ العصر دخل علی النساء فیدنو من احداھن (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ فیدنو من کل امرأۃ من غیر مسیس حتی یبلغ التی ھو یومھا فیبیت عندھا (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ صـ ۱۸۴) کن یجتمعن کل لیلۃ فی بیت التی یأتیھا (صحیح مسلم)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا أراد ان یخرج سفرًا اقرع بین ازواجہ فأیتھن خرج سھمھا خرج بھا معہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] ان سودۃ رض لما کبرت قالت یا رسول اللہ قد جعلت یومی منک لعائشۃ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لعائشۃ یومین (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینار انفقتہ فی رقبۃ ودینار تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ علی اھلک، اعظمھا اجرًا الذی انفقتہ علی اھلک (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللہ فی النساء (صحیح مسلم باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

[6] قال اللہ تعالیٰ واما السائل فلا تنھر (والضحیٰ۔ ۱۰) عنہ کان فی مھنۃ اھلہ (صحیح بخاری کتاب الادب)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اُسے کچھ نہ کچھ دے [1]

مسکین

مسکین کو کھانا کھلائے خصوصاً جب کہ وہ بھوکا ہو [2]

مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دے [3]

اگر میراث کی تقسیم کے وقت مساکین آجائیں تو انہیں بھی اس میں سے کچھ دیدے اور اُن سے شیریں کلامی سے بات کرے [4]

صدقۃ الفطر مساکین کا حق ہے [5]

ان لوگوں کو مسکین نہ سمجھے جو دروازوں کا چکر کاٹتے ہیں اور ایک لُقمہ یا دو لُقمے یا ایک کھجور یا دو کھجور لے کر چلے جاتے ہیں بلکہ مسکین ان لوگوں کو سمجھے جو اتنا مال نہیں رکھتے جو انہیں مستغنی کردے، جن کی ظاہری حالت دیکھ کر کوئی انہیں مسکین نہ سمجھتا ہو اور نہ وہ کسی سے مانگتے ہوں [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سألکم بوجہ اللہ فاعطوہ (رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح. بلوغ الامانی جزء ۹ ص ۱۲۷)

[2] قال اللہ تعالیٰ ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکینا ویتیما و اسیرا (الدھر۔ ۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعموا الجائع (صحیح بخاری)

[3] قال اللہ عزوجل ارءیت الذی یکذب بالدین ○ فذلک الذی یدع الیتیم ○ ولا یحض علیٰ طعام المسکین ○ (ارءیت الذی۔ ۱ تا ۳)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتٰمیٰ والمساکین فارزقوھم منہ وقولوا لھم قولا معروفا (النساء۔ ۸)

[5] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر طھرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ ص ۱۵۷)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المسکین بھذا الطوّاف الذی یطوف علی الناس فترددہ اللقمۃ و اللقمتان والتمرۃ والتمرتان قالوا فما المسکین قال الذی لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن لہ فیتصدق علیہ ولا یسئل الناس شیئا (صحیح بخاری و صحیح مسلم واللفظ لمسلم)

یتیم

یتیم پر سختی نہ کرے [1]
یتیم کو دھکے نہ دے [2]
اگر میراث کی تقسیم کے وقت یتیم آجائیں تو انہیں بھی اس میں سے کچھ دیدے اور اُن سے شیریں کلامی سے بات کرے [3]
کفیل کو چاہیئے کہ یتیم کا مال بعینہٖ اس کے حوالے کردے، اس کے اچھے مال سے بُرے مال کو نہ بدلے، اس کا مال اپنے مال میں ملا کر نہ کھا جائے [4]
اگر یتیم لڑکی سے نکاح کرنے میں کفیل کو اس کی حق تلفی کا اندیشہ ہو تو پھر وہ اس سے نکاح نہ کرے، کسی اور سے کرے [5]
کفیل کو چاہیئے کہ یتیم کی عقل و تمیز کی جانچ کرتا رہے پھر جب وہ بالغ ہو جائے اور اس کی عقل میں پختگی نظر آئے تو اس کا مال اس کے حوالے کردے [6]
کفیل اگر غنی ہے تو یتیم کے مال میں سے کچھ نہ لے [7]

[1] قال اللہ عزوجل فاما الیتیم فلا تقھر ○ (والضحیٰ۔۹)
[2] قال اللہ تعالیٰ ارأیت الذی یکذب بالدین ○ فذالک الذی یدع الیتیم ○ ولا یحض علی طعام المسکین ○ (ارءیت الذی۔۱ تا ۳)
[3] قال اللہ تعالیٰ واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتمیٰ والمساکین فارزقوھم منہ وقولوا لھم قولا معروفًا (النسآء۔۸)
[4] قال اللہ تعالیٰ واٰتوا الیتمیٰ اموالھم ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب ولا تأکلوا اموالھم الیٰ اموالکم انہٗ کان حوبًا کبیرًا (النسآء۔۲)
[5] قال اللہ تعالیٰ وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتمیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النسآء (النسآء۔۳)
[6] قال اللہ تعالیٰ وابتلوا الیتامیٰ حتی اذا بلغوا النکاح فان اٰنستم منھم رشدًا فادفعوا الیھم اموالھم (النسآء۔۶)
[7] قال اللہ تعالیٰ ومن کان غنیا فلیستعفف (النسآء۔۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اور اگر تنگدست ہے تو دستور کے مطابق لے لے [1]
کفیل جب یتیم کا مال اس کے حوالے کرے تو گواہ کر لے [2]
یتیم کے حالات کی اصلاح کرتا رہے [3]

شیر خوار بچہ اور رضاعت

بچہ کو دودھ پلانے کی کامل مدت دو سال ہے دودھ دو سال کے اندر چھڑا دینا چاہیئے [4]
نسب یا پیدائش کی وجہ سے جو رشتے حرام ہوتے ہیں وہی رشتے رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ مثلاً: جس طرح حقیقی بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا اسی طرح رضاعی بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ رضاعی بہن بھی محرم بن جاتی ہے [5]
رضاعت سے مراد بچے کو اس زمانہ میں دودھ پلانا ہے جس زمانہ میں دودھ بچے کی خوراک ہو [6]
لیکن ایک دو دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت نہیں ہوگی اور نہ حرمت واقع ہوگی کم از کم پانچ دفعہ دودھ پلانے سے حرمت واقع ہوگی [7]

[1] قال اللہ تعالیٰ ومن کان فقیرا فلیأکل بالمعروف (النساء-۶)
[2] قال اللہ تعالیٰ فاذا دفعتم الیھم اموالھم فاشھدوا علیھم (النساء-۶)
[3] قال اللہ ذوالجلال والاکرام: اصلاح لھم خیر (البقرۃ - ۲۲۰)
[4] قال اللہ تعالیٰ والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن أراد ان یتم الرضاعۃ (البقرۃ-۲۳۳)
قال اللہ عزوجل وفصالہ فی عامین (لقمٰن -۱۴) قال اللہ تعالیٰ: وحملہ وفصالہ ثلثون شھرا (الاحقاف -۱۵)
[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرضاعۃ تحرم ما تحرم الولادۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب (رواہ احمد والترمذی وصححہ)
[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الرضاعۃ من المجاعۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
[7] قالت عائشۃ کان فیما نزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھن فیما یقرأ من القرآن (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحرم المصۃ ولا المصتان (صحیح مسلم عن عائشۃ) وفی روایۃ عن ام الفضل لا تحرم الرضعۃ والرضعتان والمصۃ والمصتان (صحیح مسلم)

بچہ کا دودھ چھڑانے کے بعد اگر کوئی عورت اس بچہ کو دودھ پلائے تو حرمت ثابت نہیں ہوگی [1]

اگر شوہر اپنی مطلقہ بیوی سے اپنے بچہ کو دودھ پلوانا چاہے تو مطلقہ بیوی کو دودھ پلانا چاہیئے اگر شوہر پورے دو سال تک دودھ پلوانا چاہے تو مطلقہ بیوی کو دو سال تک دودھ پلانا چاہیئے [2]

دودھ پلانے کے زمانہ میں مطلقہ بیوی کا کھانا اور کپڑے دستور کے مطابق بچے کے باپ کے ذمہ ہوں گے [3]

دودھ پلانے کے سلسلے میں نہ ماں کو تکلیف دی جائے اور نہ باپ کو (یعنی ہر کام دستور و معروف کے مطابق ہو) [4]

اگر باپ نہ ہو تو ماں کا کھانا اور کپڑے وارث کے ذمہ ہوں گے [5]

اگر دو سال سے پہلے دودھ چھڑانا ہو تو ماں اور باپ کی باہمی رضامندی سے دودھ چھڑایا جائے [6]

اگر باپ مطلقہ بیوی کے علاوہ کسی اور عورت سے دودھ پلوانا چاہے تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کو معروف کے مطابق مقررہ اجرت دے دے [7]

رضاعت کے ثبوت کے لئے دودھ پلانے والی کی شہادت کافی ہے [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء فی الثدی وکان قبل الفطام (رواہ الترمذی وصححہ ھو والحاکم۔ نیل الاوطار جزء ۶ صـ ۲۶۸)

[2] قال اللہ تعالیٰ: والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ (البقرۃ۔۲۳۳)

[3] قال اللہ تعالیٰ: وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف (البقرۃ۔۲۳۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ لا تضار والدۃ بولدھا ولا مولود لہ بولدہ (البقرۃ۔۲۳۳)

[5] قال اللہ تعالیٰ: وعلی الوارث مثل ذلک (البقرۃ۔۲۳۳)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان ارادا فصالا عن تراض منھما وتشاور فلا جناح علیھما (البقرۃ۔۲۳۳)

[7] قال اللہ تعالیٰ وان اردتم ان تسترضعوا اولادکم فلا جناح علیکم اذا سلمتم ما آتیتم بالمعروف (البقرۃ۔۲۳۳)

[8] عن عقبۃ ان تزوج ام یحییٰ فجاءت امۃ سوداء فقالت قد ارضعتکما فقال فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعرض عنی فقال وکیف وقد زعمت انھما قد ارضعتکما فنھاہ عنھا (صحیح بخاری)

اگر رضاعت کا پورا حق ادا کرنا چاہے تو دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا ایک لونڈی بطور انعام دے دے [1]

پڑوسی

پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئے [2]

اپنے پڑوسی کے فقر و فاقہ کا خیال رکھے، اپنے سالن میں پانی زیادہ ڈال دے اور کچھ سالن پڑوسیوں کے ہاں بھیج دے [3]

ایسا آدمی ایمان سے محروم ہے جو خود پیٹ بھر کر سو جائے اور پڑوسی کے بھوکا ہونے کا علم ہوتے ہوئے اُسے کچھ نہ کھلائے [4]

جس پڑوسی کا دروازہ دوسرے پڑوسیوں کے دروازوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ قریب ہو اس کا حق سب سے زیادہ سمجھے، تحفے تحائف میں اس کو مقدم رکھے [5]

پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے، پڑوسی کو تکلیف پہنچانے والا نہ جنتی ہو سکتا ہے نہ مومن [6]

[1] عن حجاج قال قلت یا رسول اللہ ما یذھب عنی مذمۃ الرضاع قال غرۃ عبد او امۃ (رواہ الترمذی وابو داؤد وصححہ الترمذی)

[2] قال اللہ تعالیٰ وبالوالدین احسانًا وبذی القربیٰ والیتٰمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب (النساء۔ ۳۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلیحسن الیٰ جارہٖ (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءھا وتعاھد جیرانک (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اٰمن بی من بات شبعان وجارہٗ جائع الیٰ جنبہ وھو یعلم بہ (رواہ البزار عن انس رضؓ وسندہٗ حسن، مجمع الزوائد جزء ۸ صـ ۱۶۷) لیس المؤمن الذی یشبع وجارہ جائع الیٰ جنبہ (طبرانی کبیر، حاکم و بیہقی عن ابن عباس۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صـ ۹۴۹)

[5] قالت عائشۃ رضؓ ان لی جارین فالیٰ ایھما اھدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ اقربھما منک بابا (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من لا یأمن جارہٗ بوائقہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل ومن یا رسول اللہ قال الذی لا یأمن جارہٗ بوائقہ (صحیح بخاری کتاب الادب)

مکان وغیرہ بیچتے وقت پڑوسی کو ترجیح دے، اگر دونوں کے مکانوں کا راستہ ایک ہے تو اپنے مکان پر پڑوسی کا زیادہ حق سمجھے، اگر پڑوسی موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کرے [۱]

اپنی دیوار میں پڑوسی کو کھونٹی ٹھوکنے سے منع نہ کرے [۲]

اپنی پڑوسن کے معمولی سے معمولی تحفہ کو حقیر نہ سمجھے [۳]

جب پڑوسی اچھا کہیں تو اپنے کو اچھا سمجھے اور جب پڑوسی برا کہیں تو اپنے کو برا سمجھے [۴]

ہم نشین

اپنے ہم نشین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے [۵]

دوست

کسی کو دوست بناتے وقت دیکھ لے کہ وہ کیسا آدمی ہے۔ اس لئے کہ دوست کے اعمال وعقائد کا اثر پڑ جایا کرتا ہے [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بسقبہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ ینتظر بھا وان کان غائبًا اذا کان طریقھا واحدًا (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ حسن بلوغ جزء ۱۵ ص ۱۵۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع جار جارہٗ ان یغرز خشبۃ فی جدارہٖ (صحیح بخاری کتاب المظالم وصحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو فرسن شاۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعت جیرانک یقولون قد احسنت فقد احسنت واذا سمعتھم یقولون قد اسأت فقد اسأت (رواہ ابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات $\frac{3}{1391}$) اذا اثنی علیک جیرانک انک محسن فانت محسن واذا اثنی علیک جیرانک انک مسیئ فانت مسیئ (ابن عساکر عن ابن مسعود۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر $\frac{1}{113}$)

[۵] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتٰمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب (النسآء ۔ ۳۶)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل علی دین خلیلہٖ فلینظر احدکم من یخالل (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۹ ص ۱۵۲)

www.sirat-e-mustaqeem.net

متّقی آدمی کو دوست بنائے [1]
ایسے کافر کو دوست نہ بنائے جو دین کے معاملے میں جنگ و جدال کرے [2]

کافر اور مشرک

ایسے کافر کو دوست نہ بنائے جو دین کے معاملے میں مسلمین سے لڑے۔ مسلمین کو ان کے ملک سے نکالے یا نکالنے والوں کی مدد کرے [3]
ایسے کافر کے ساتھ نیکی اور حُسنِ سلوک کرنے میں کوئی حرج نہیں جو نہ دین کے معاملے میں مسلمین سے لڑے، نہ مسلمین کو اُن کے ملک سے نکالے اور نہ نکالنے والوں کی مدد کرے [4]
مشرک کے ساتھ سکونت اختیار نہ کرے [5]
کافر کو برا کہہ کر اس کے مسلم رشتہ داروں کو تکلیف نہ پہنچائے [6]
کافر کو اس کے احسان کا بدلہ دے [7]

[1] قال اللہ تعالیٰ الاخلّآء یومئذ بعضھم لبعض عدوٌّ الا المتقین (الزخرف - ۶۷)
[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ لا تتخذوا عدوّی وعدوکم اولیآء (الممتحنۃ - ۱) قال اللہ تعالیٰ عزوجل انما ینھاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدّین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولّوھم (الممتحنۃ - ۹)
[3] قال اللہ تعالیٰ لا تتخذوا عدوّی وعدوّکم اولیآء (الممتحنۃ -) قال اللہ عزوجل انما ینھاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدّین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولّوھم (الممتحنۃ - ۹)
[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدّین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبرّوھم (الممتحنۃ - ۱۸)
[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ (ابوداؤد عن سمرۃ - سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ ص ۱۰۶۴)۔ لا تساکنوا المشرکین ولا تجامعوھم (حاکم ۲/۱۴۱) سندہ صحیح۔
[6] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لا تؤذوا مسلمًا بشتم کافر (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۸ ص ۵۰، ۵۱)
[7] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم فی اساری بدر لو کان المطعم بن عدی حیًّا ثم کلمنی فی ھٰؤلآء النتنیٰ لترکتھم لہ (صحیح بخاری)

www.sirat-e-mustaqeem.net

کافر قوم کی نقالی نہ کرے [1]

کافر سے جو عہد کرے اُسے پُورا کرے، جب تک وہ عہد پورا کرتا رہے اور جب تک وہ مسلمین کے خلاف کسی کی مدد نہ کرے [2]

منافق

منافق کو "سیدنا" (ہمارا سردار) نہ کہے۔ ایسا کہنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے [3]

اہلِ کتاب

اہلِ کتاب سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن نہ ان کی تصدیق کرے اور نہ تکذیب بلکہ ان کی روایت سُنے تو یہ کہے :-

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

ترجمہ- ہم اللہ پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے [4]

اہلِ کتاب کا ذبیحہ کھانا حلال ہے اور ان کی پاکدامن عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے [5]

[1] قالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لھم ذات انواط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ھذا کما قال قوم موسیٰ اجعل لنا الٰھًا کما لھم الٰھۃ (ترمذی سندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۳/۱۴۸۹)

[2] قال اللہ تعالیٰ: الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئًا ولم یظاھروا علیکم احدًا فاتموا الیھم عھدھم الیٰ مدتھم (التوبۃ-۴) قال اللہ فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم (التوبۃ-۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا للمنافق سیدنا فانہ ان یک سیدکم فقد اسخطتم ربکم عزوجل (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء ۴ صـ ۱۰۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حدثکم اھل الکتاب فلا تصدقوھم ولا تکذبوھم وقولوا اٰمنا باللہ وکتبہ ورسلہ فان کان حقًا لم تکذبوھم وان کان باطلا لم تصدقوھم (رواہ احمد وروی ابوداؤد نحوہٗ وسندھما جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱ صـ ۲۷۲)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتاب حلٌّ لکم وطعامکم حل لھم والمحصنٰت من المؤمنٰت والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم (المائدۃ-۵)

اہلِ کتاب سے ہوشیار رہو، یہ کبھی مسلمین سے خوش نہیں ہو سکتے جب تک مسلمین ان کی ملت کی پیروی نہ کریں [1]

اہلِ کتاب کو دوست نہ بنائے، ان کو دوست بنانے والا انہی میں شمار ہو گا [2]

اہلِ کتاب کے مقدمات کا فیصلہ قرآن مجید اور حدیث شریف کے مطابق کرے [3]

قبطی

قبطیوں سے حُسنِ سلوک کرے [4]

انسان

یہ نہ کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے [5]

لوگوں کو تکلیف نہ پہنچائے [6]

لوگوں سے ایسا برتاؤ نہ کرے کہ لوگ اس کے شر سے بچنے کے لئے اس سے ملنا چھوڑ دیں [7]

[1] قال اللہ تعالیٰ: ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصاریٰ حتی تتبع ملتھم (البقرۃ - ۱۲۰)

[2] قال اللہ تعالیٰ: یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم (المائدۃ - ۵۱)

[3] قال اللہ تعالیٰ: فاحکم بینھم بما انزل اللہ (المائدۃ - ۴۸)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فتحت مصرا فاستوصوا بالقبط خیرا فان لھم ذمۃ ورحما (طبرانی کبیر، مستدرک حاکم، سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص ۱۸۱)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اھلکھم (صحیح مسلم کتاب البر)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا (صحیح مسلم کتاب البر)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہٗ (صحیح بخاری کتاب الادب وصحیح مسلم کتاب البر واللفظ للبخاری)

www.sirat-e-mustaqeem.net

لوگوں کے جان ومال کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائے [1]

لوگوں پر رحم کرے [2]

لوگوں میں صلح کرانے کے لئے اگر کوئی بات خلافِ واقعہ کہہ دے تو کوئی حرج نہیں [3]

احسان کرنے والوں کا شکریہ ادا کرے [4]

کسی پر اللہ کی لعنت، اللہ کے غضب اور دوزخ کے الفاظ سے لعنت نہ کرے [5]

www.sirat-e-mustaqeem.net

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع الا اخبرکم بالمؤمن: من امنہ الناس علی اموالھم وانفسھم (رواہ احمد والنسائی والترمذی والحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱ ص ۱۰۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس فینمی خیرًا او یقول خیرًا (صحیح بخاری کتاب الصلح)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہٗ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضبہ ولا بالنار (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہٗ)

خبر اور اس کے متعلقات

خبر دینا اور خبر قبول کرنا

افواہیں نہ پھیلائے، اگر افواہ سُنے تو فوراً متعلقہ حکام کو اس کی اطلاع دے تاکہ وہ اس کی تحقیق کریں[1]
اگر کوئی فاسق (نامعتبر شخص) کوئی خبر لائے تو بغیر تحقیق کے اسے قبول نہ کرے[2]
ہر سُنی سنائی بات کو بیان نہ کرے[3]

اہل کتاب سے روایت کرنا

اہل کتاب سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن نہ ان کی تصدیق کرے اور نہ تکذیب بلکہ جب اُن کی روایت سُنے تو یہ کہے۔

اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ

ترجمہ:- ہم اللہ پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے[4]

[1] قال اللہ تعالیٰ واذا جآءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہٗ منھم (النسآء-۸۳)

[2] قال اللہ عزوجل ان جآءکم فاسق بنبإٍ فتبینوا (الحجرات-۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفیٰ بالمرء کذبا أن یحدث بکل ما سمع (مقدمہ صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حدثکم أھل الکتاب فلا تصدقوھم ولا تکذبوھم وقولوا اٰمنا باللہ وکتبہ ورسلہ فان کان حقا لم تکذبوھم وان کان باطلاً لم تصدقوھم (رواہ احمد وروی ابوداؤد نحوہٗ وسندھما جید۔ بلوغ الامانی جزء اوّل صـ۱۷۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

علم اور اس کے متعلقات

علم

علمِ دین کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے حاصل کرے، جو شخص علمِ دین کو دنیا کے لئے حاصل کرے گا اُسے قیامت کے دن جنّت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی [۱]

قرآن مجید کا سبق دس دس آیات لے، جب پچھلے سبق کو علم اور عمل کے لحاظ سے اچھی طرح سمجھ لے تو آگے سبق لے [۲]

دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کو اللہ کی طرف سے خیر سمجھے [۳]

دین میں سمجھ بوجھ کو باعثِ فضیلت سمجھے [۴]

علمِ دین حاصل کرنے کے لئے راستے اور ذرائع تلاش کرے اور سفر کرے [۵]

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو یاد کرے، ان کی حفاظت کرے اور ان کو دوسروں تک پہنچائے [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من تعلم علما مما یبتغی به وجه اللہ لا یتعلّمه الا لیصیب به عرضا من الدّنیا لم یجد عرف الجنة یوم القیٰمة (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح - مرعاۃ جلد اوّل صـ ۳۲۷)

[۲] انهم کانوا یقترءون من رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم عشر آیات فلا یأخذون فی العشر الاخری حتی یعلموا ما فی هٰذه من العلم والعمل (رواہ احمد وسندہٗ صحیح بلوغ الامانی جزء ۱۸ ص ۹)

[۳] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من یرد اللہ به خیرًا یفقهه فی الدّین (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا (صحیح بخاری کتاب الانبیاء وصحیح مسلم کتاب الفضائل)

[۵] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم من سلک طریقًا یلتمس فیه علما سهل اللہ له به طریقًا الی الجنة (صحیح مسلم کتاب الجہاد)

[۶] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نضّر اللہ عبدًا سمع مقالتی فحفظها ووعاها واداها (رواہ ابوداؤد والنسائی واحمد عن غیر واحد من الصحابة وبعض اسانیدهم صحیح - مرعاۃ جلد اوّل صـ ۳۲۸)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جس چیز کا علم نہ ہو سکے اس کے پیچھے نہ پڑے، مثلاً اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا علم اور حروف مقطعات وغیرہ کے معانی کے علم کے پیچھے نہ پڑے [1]

متشابہ آیتوں کے معنی تلاش نہ کرے بلکہ اس طرح کہے:۔

اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا

ترجمہ:۔ ہم اس پر ایمان لائے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے [2]

متشابہ آیتوں کے معنی تلاش کرنے والوں سے بچے (یعنی ان سے علیحدہ رہے) [3]

علم کو اس لئے حاصل نہ کرے کہ علماء میں فخر کرے اور جہلاء سے جھگڑے [4]

علم سیکھنے ہی سے آتا ہے لہٰذا علم سیکھنے کی کوشش کرے [5]

عالم

عالم کو چاہیئے کہ احکامِ الٰہی اور دینی علم کو چھپائے نہیں [6]

عالم کو چاہیئے کہ کوئی ایسا کام کر جائے جو اس کی موت کے بعد بھی ثواب کا سبب بن جائے [7]

[1] قال اللہ عزوجل: ولا تقف ما لیس لک بہ علم (بنی اسرائیل۔ ۳۶)

[2] قال اللہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا (آل عمران۔ ۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ فأولئک الذین سمی اللہ فاحذروھم (صحیح مسلم کتاب العلم وروی البخاری نحوہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعلموا العلم لتباھوا بہ العلماء او تماروا بہ السفھاء ولا لتحیزوا بہ المجالس فمن فعل ذلک فالنار النار (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء اوّل صہ ۱۵۶)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما العلم بالتعلم (رواہ الدارقطنی فی الافراد وسندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۴۶)

[6] قال اللہ تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدیٰ من بعد ما بینّٰہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللعنون (البقرۃ۔ ۱۵۹)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ (صحیح مسلم کتاب الوصایا)

اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو جواب نہ دے، کسی دوسرے سے معلوم کرے [۱]
عالم کو چاہیئے کہ طلباء کو علمِ دین سکھائے، ان کے لئے آسانی پیدا کرے، انہیں سختی میں مبتلا نہ کرے
اگر پڑھاتے وقت غصہ آجائے تو خاموش ہو جائے [۲]
معلّم کو چاہیئے کہ طلباء سے ایسے سوال کرتا رہے جس سے ان کی ذہنی ترقی و نشوونما ہو [۳]

جاہل

جاہل کو چاہیئے کہ فتویٰ نہ دے [۴]
جاہل کو چاہیئے کہ علماء کا احترام کرے [۵]

طالب علم

طلباء کو چاہیئے کہ علماء کا احترام کریں [۶]
علماء سے پیچیدہ اور دقیق مسائل نہ پوچھیں [۷]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما شفاء العی السؤال (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۵۹)
[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علموا ویسروا ولا تعسروا واذا غضبت فاسکت واذا غضبت فاسکت واذا غضبت فاسکت (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء اوّل صہ ۱۵۲)
[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقھا وانھا مثل المسلم فحدثونی ما ھی (صحیح بخاری کتاب العلم)
[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ..... یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا (صحیح بخاری کتاب العلم وصحیح مسلم)
[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من امتی من لم..... یعرف لعالمنا (رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر وسندہٗ حسن۔ مجمع الزوائد ۵/۱۲۲ ورواہ الحاکم ۱/۱۲۲)
[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من امتی من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا (رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر وسندہٗ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۸ صہ ۱۴)
[۷] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الغلوطات (رواہ احمد وسندہٗ جید بلوغ جزء اوّل صہ ۱۶۰)

www.sirat-e-mustaqeem.net

تبلیغ اور اس کے متعلقات

تبلیغ اور وعظ و نصیحت

مبلغ اور واعظ کو چاہیئے کہ دوسروں کے بزرگوں اور معبودانِ باطل کو برا نہ کہے [1]
مبلغ اور واعظ کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو [2]
کافروں کو بالجبر مسلم نہ بنائے [3]
حکمت کے ساتھ اچھے الفاظ میں تبلیغ و نصیحت کرے، خوبصورتی اور خوش اخلاقی سے بحث کرے [4]
مبلّغ کو چاہیئے کہ پہلے خود نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلم ہوں [5]
وعظ و نصیحت روزانہ نہ کرے بلکہ بیچ میں وقفہ دے [6]
علمی چیزوں کو چھپائے نہیں ورنہ قیامت کے دن آگ کی لگام لگائی جائے گی [7]

[1] قال اللہ تعالیٰ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم (الانعام - ۱۰۸)
[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون (الصف - ۳)
[3] قال اللہ عزوجل لا اکراہ فی الدین (البقرۃ - ۲۵۶)
[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن (النحل - ۱۲۵)
[5] قال اللہ تعالیٰ ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال انني من المسلمین (حٰمٓ السجدۃ - ۳۳)
[6] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بھا مخافۃ السآمۃ علینا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیٰمۃ بلجام من نار (رواہ ابوداؤد واحمد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۱/۲۲)

مساجد میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے درس کے لئے مجالس کا انعقاد کرے [1]
(اہم) باتوں کو تین دفعہ بیان کرے تاکہ لوگوں کی سمجھ میں آجائے [2]
آسانی پیدا کرے، لوگوں کو سختی میں نہ ڈالے، خوشخبری سنائے، نفرت نہ دلائے [3]
تبلیغ میں صبر واستقامت سے کام لے، ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہے، دلخراش باتیں سنے لیکن خاموش رہے [4]
تبلیغ کرتا رہے خواہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو [5]
اگر کافر سختی کرے تو اُسے نظر انداز کر دے [6]
مبلغین آپس میں اتفاق رکھیں، اختلاف نہ کریں [7]
کوئی جائز بات بھی ایسی نہ کرے جس سے بدنامی ہو [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ (صحیح مسلم کتاب الذکر)

[2] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم بکلمۃ اعادھا ثلثاً حتی تفھم عنہ (صحیح بخاری کتاب العلم وکتاب الاستیذان)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا (صحیح بخاری کتاب العلم)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر (والعصر-۳) قال اللہ تعالیٰ لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذًی کثیرًا وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور (آل عمران ۱۸۶)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ (صحیح بخاری)

[6] قال (ضمام بن ثعلبۃ) للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلک فمشدد علیک فی المسئلۃ فلا تجد علی فی نفسک فقال سل عما بدا لک (صحیح بخاری کتاب العلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لمعاذ وابی موسیٰ) تطاوعا ولا تختلفا (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب مایکرہ من التنازع ۴/۷۹)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھا (ای عائشۃ) الم تران قومک لما بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد ابراھیم (قالت عائشۃ) فقلت یا رسول اللہ الا ترددھا علی قواعد ابراھیم قال لولا حدثان قومک بالکفر لفعلت (صحیح بخاری کتاب المناسک)

جذبۂ خیر خواہی سے تبلیغ کرے [1]
جذبۂ انتقام نہ ہو [2]
بے باکی سے تبلیغ کرے [3]

خطبہ یا تقریر

خطبہ یا تقریر شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے، کلمۂ شہادت پڑھے، پھر اما بعد کہے [4]

جمعہ اور عید کا خطبہ مختصر دے [5]
جمعہ کے خطبہ میں سورۂ ق پڑھے، قرآنِ مجید کی تلاوت کرے اور لوگوں کو نصیحت کرے [6]
دورانِ خطبہ دونوں ہاتھوں سے اشارہ نہ کرے بلکہ شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے [7]

[1] قال اللہ عزوجل فلعلک باخع نفسک علیٰ آثارھم ان لم یؤمنوا بھٰذا الحدیث اسفا (الکہف ۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادانی ملک الجبال ان شئت ان اطبق علیھم الاخشبین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل ارجو ان یخرج اللہ من اصلابھم من یعبد اللہ وحدہٗ لا یشرک بہ شیئا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق و صحیح مسلم کتاب الجہاد)

[3] قال ای الجہاد افضل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ حق عند سلطان جائر (رواہ احمد و النسائی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۹ صـ ۱۷۱، ۱۷۲)

[4] خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ و اثنیٰ علیہ ثم قال اما بعد (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ) قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ بعد الصلوٰۃ فتشھد و اثنیٰ علی اللہ بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل خطبۃ لیس فیھا شھادۃ کالید الجذماء (ابوداؤد و ابن حبان و مسند احمد و ترمذی وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء ۲ صـ ۱۱۵۔ بلوغ جزء ۶ صـ ۸۵)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیلوا الصلوٰۃ واقصروا الخطبۃ (صحیح مسلم)

[6] کان یقرأھا کل جمعۃ علی المنبر اذا خطب الناس (صحیح مسلم) یقرأ القرآن ویذکر الناس (صحیح مسلم)

[7] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یزید علی ان یقول بیدہٖ ھٰکذا و اشار باصبعہ المسبحۃ (صحیح مسلم)

جمعہ کے خطبہ کے دوران بات نہ کرے، نہ کسی سے یہ کہے کہ "خاموش رہو" البتہ خطیب بات کرسکتا ہے اور اس سے بات کی جاسکتی ہے [1]

تصنّع اور تکلّف کے ساتھ مسجّع و مقفّٰی تقریر نہ کرے، نہ رخسار پھُلا کر بات کرے [2]

خطبہ میں آواز کو بلند کرے اور ڈرانے کا انداز اختیار کرے [3]

خطبہ میں مندرجہ ذیل مسنون الفاظ پڑھے :-

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ [4] وَنُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا [5] مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَ

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا قلت لصاحبك یوم الجمعة انصت والامام یخطب فقد لغوت (صحیح بخاری وصحیح مسلم) دخل رجل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال أصلّیت قال لا قال فصل رکعتین (صحیح بخاری وصحیح مسلم) بینا النّبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی یوم جمعة قام اعرابی فقال یا رسول اللہ ملك المال وجاع العیال فادع اللہ لنا (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم الا انبئکم بشراركم؟ فقال ھم الثرثارون المتشدقون (رواہ احمد عن عبداللہ بن عمرو وسندہٗ جیّد وفی الباب عند احمد عن ابی ثعلبة وسندہٗ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ صـ ۷۶ و صـ ۲۷۱)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اذا خطب احمرت عیناہ وعلا صوتہ واشتدّ غضبہ حتی کأنہ منذر جیش یقول صبحکم ومسّاکم (صحیح مسلم کتاب الجمعة ۳۴۴/۱)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحمد للہ (صحیح مسلم)

[5] دلائل النبوة للبیہقی جزء ۲ صـ ۲۲۳ ۔ سندہ صحیح۔

خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا [1] وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ [2]
وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ [3] وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ [4] صَبَّحَكُمْ وَ مَسَّاكُمْ
(وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ [5]

(اس حدیث کو پڑھتے وقت انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملائے)

پھر درود شریف پڑھے [6]

تقریر امیر کرے یا امیر کی طرف سے مقرر کردہ شخص [7]

[1] صحیح مسلم کتاب الجمعۃ۔

[2] نسائی کتاب العیدین۔

[3] صحیح مسلم۔

[4] نسائی کتاب العیدین

[5] صحیح مسلم

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لعبد اللہ بن مسعود) تکلم فحمد اللہ واثنی علی اللہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشهادة الحق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضیت لکم ما رضی لکم ابن ام عبد (حاکم ۳/۱۱۹ سندہ صحیح)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقص اللامیر او مامور او مختال (احمد وابوداؤد عن عوف۔ سندہ جید وروی نحوہ الدارمی واحمد عن ابن عمرو۔ سندہ حسن ولہ شواہد۔ مرعاۃ ۱/۲۰۰، بلوغ ۲۰/۱۴۳ صححہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ ۱/۸۰)

www.sirat-e-mustaqeem.net

قربانی اور ذبح

قربانی

جو شخص قربانی کا ارادہ کرے وہ ذوالحجہ شروع ہونے کے بعد جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے نہ ناخن کترے اور نہ بال یا رواں کترے [1]

قربانی کے جانور میں کسی قسم کا عیب نہ ہو، نہ آنکھ میں، نہ کان میں، نہ سینگ میں، ہر چیز صحیح و سالم ہو نہ دبلا ہو، نہ لنگڑا ہو اور نہ مریض [2]

قربانی اس جانور کی کرے جس جانور کے نیچے کے دو بڑے دانت نکل آئے ہوں، اگر ایسا جانور نہ مل سکے تو پھر دنبہ کا ایک سال کا بچہ ذبح کرے [3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا وفی روایۃ فلا یأخذ من شعرہ ولا من اظفارہ حتی یضحی (صحیح مسلم ۲/۱۸۶)

[2] امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص۳۶۰) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نضحی باعضب القرن والاذن (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص۳۶۰) سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماذا یتقی من الضحایا فاشار بیدہ فقال اربعًا العرجاء البین ظلعھا والعوراء البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعجفاء التی لا تنقی (رواہ مالک واحمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص۳۶۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان (صحیح مسلم)

عید کی نماز سے پہلے قربانی نہ کرے، اگر غلطی سے کرلے تو عید کی نماز کے بعد دوسری قربانی کرے[1]
ایک گھر والوں کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے[2]
قربانی کو ذبح کرنے سے پہلے یہ دعاء پڑھے :-

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

ترجمہ :- میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ میں ابراہیم کی ملّت پر ہوں جو ایک اللہ کے ماننے والے مسلم تھے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمین میں سے ہوں۔ اے اللہ (یہ جانور) تیری طرف سے (ملا) ہے۔ اور تیرے ہی لئے (فلاں) کی طرف سے (قربان کیا جا رہا ہے) اللہ کے نام کے ساتھ (میں ذبح کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

نوٹ :- "عن" کے بعد قربانی کرنے والے کا نام لیا جائے[3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدأ بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر (صحیح بخاری وصحیح مسلم) امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوٰۃ ان یعید ذبحہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] کان الرجل علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بالشاۃ عنہ وعن اھل بیتہ فیأکلون ویطعمون حتی تباھی الناس (رواہ مالک والترمذی عن ابی ایوب وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۳ صـ ۸۶) عن ابی سریحۃ قال حملنی اھلی علی الجفاء بعد ما علمت من السنۃ کان اھل البیت یضحون بالشاۃ والشاتین و الآن یبخلنا جیرانا (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۳ صـ ۸۶)

[3] ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح فلما وجھھما قال انی وجھت (رواہ ابوداؤد واحمد وابن ماجۃ وابویعلیٰ، فیہ ابوعیاش وھو مقبول وفیہ محمد بن اسحاق وقد صرح التحدیث فی روایۃ احمد، بلوغ ۱۳/۱۱ وسندہ صحیح۔ المستدرک ۱/۴۶۷ ومرعاۃ ۳/۳۸۶)

نوٹ :- علی ملۃ ابراھیم اور "انا من المسلمین" صرف ابوداؤد میں ہے اور حنیفاً کے بعد مسلما صرف احمد کی روایت میں ہے۔

قربانی کے جانور کی جھول اور کھال خیرات کر دے [1]

اگر قربانی کرنے والا کھال کو خود اپنے استعمال میں لائے تو کوئی حرج نہیں [2]

اونٹ یا گائے میں سات گھر شریک ہو سکتے ہیں [3]

اگر کسی شخص کو قربانی کی وسعت نہ ہو تو وہ (نماز عید کے بعد) بال کترے، ناخن کترے، مونچھیں کترے اور ناف کے نیچے کے بال مونڈے تو اسے بھی قربانی کا ثواب مل جائے گا [4]

ذبح کرنا

جب کسی جانور کو ذبح کرے تو احسن طریقہ سے کرے، اسے تکلیف میں مبتلا نہ کرے۔ چھری

[1] عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ واقسم جلودھا وجلالھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس یتخذون الاسقیۃ من ضحایاھم ویجملون منھا الودک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک قالوا نھیت ان تؤکل لحوم الضحایا بعد ثلاث فقال انما نھیتکم من اجل الدافۃ التی دفت فکلوا وادخروا وتصدقوا (صحیح مسلم کتاب الاضاحی باب بیان ما کان من النھی من اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث)

[3] امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نشترک فی الابل والبقرۃ کل سبعۃ منا فی بدنۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الحج)

[4] قال رجل یا رسول اللہ أرأیت ان لم اجد الا منیحۃ أنثیٰ أفاضحی بھا قال لا ولکن خذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذالک تمام اضحیتک عند اللہ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۳۶۸)

کو خوب تیز کرلے لیکن جانور کے سامنے تیز نہ کرے [۱]

اگر چھری نہ ہو تو کسی اور چیز سے بھی ذبح کیا جا سکتا ہے، ہر وہ چیز جو خون بہا دے ذبح کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے سوائے دانت اور ناخن کے اسلئے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے [۲]

جانور کو قبلہ رُخ لٹائے، پھر اس کے پہلو پر اپنا قدم رکھے پھر بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے [۳]

اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرے [۴]

اونٹ کو نحر کرتے وقت بائیں طرف کا ایک پیر باندھ دے اور اس کو صرف تین ٹانگوں پر کھڑا کرے [۵]

عورت بھی ذبح کر سکتی ہے [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ فلیرح ذبیحتہ (صحیح مسلم) مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل واضع رجلہ علی صفحۃ شاۃ وھو یحد شفرتہ وھی تلحظ الیہ ببصرھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلا قبل ھذا أتریدان تمیتھا موتتین ارواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والبیھقی وسندہٗ صحیح وروی الحاکم نحوہٗ وسندہٗ صحیح جزء ۴ صـ ۲۳۱ - الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء اوّل صـ ۳۲)

[۲] عن رافع قلت یا رسول اللہ انا لاقوا العدو وغدًا ولیست معنا مدی فقال اعجل او ارنی ما انھر الدم وذکر اسم اللہ فکل لیس السن والظفر.... اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشۃ (صحیح مسلم کتاب الاضاحی)

[۳] وجھھما (رواہ ابوداؤد وسندہٗ حسن - مرعاۃ ۳/۳۵۸) وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلہ علی صفاحھا (صحیح مسلم کتاب الاضاحی) اخذ الکبش فاضجعہ ثم ذبحہ (صحیح مسلم) وفی روایۃ یقول باسم اللہ و اللہ اکبر (صحیح مسلم کتاب الاضاحی)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ فاذکروا اسم اللہ علیھا صوآف (الحج ۳۶) عن ابن عمر رض انہ اتی علی رجل قد اناخ بدنتہ ینحرھا فقال ابعثھا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۵] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانوا ینحرون البدنۃ معقولۃ الیسری قائمۃ علی ما بقی من قوائمھا (رواہ ابوداؤد فی کتاب الحج ورجالہ رجال الصحیح نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۱۰۴ وسندہٗ صحیح)

[۶] عن کعب انہ کان لہ غنم ترعیٰ بسلع فابصرت جاریۃ لنا بشاۃ من غنمنا موتا فکسرت حجرًا فذبحتھا بہ فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ باکلھا (صحیح بخاری)

دعوت اور اُس کے متعلقات

دعوت

دعوت ضرور قبول کرے [1]

اگر دو آدمیوں کی طرف سے دعوت کے لئے کہا جائے تو اُس آدمی کی دعوت قبول کرے جس کی دعوت پہلے پہنچی ہو۔ اگر دونوں کی دعوتیں بیک وقت پہنچیں تو اس شخص کی دعوت قبول کرے جس کا دروازہ اس کے مکان سے زیادہ قریب ہو [2]

دعوت میں ضرور جائے، اگر روزہ سے نہ ہو تو کھانا کھائے، اگر روزہ سے ہو تو میزبان کے لئے دُعا کرے [3]

حقیر سے حقیر چیز کی دعوت دی جائے تو بھی دعوت کو قبول کرے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجب الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ (صحیح بخاری کتاب النکاح و صحیح مسلم کتاب النکاح واللفظ لمسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجتمع الداعیان فاجب اقربھما بابا فان اقربھما بابا اقربھما جوارا فاذا سبق احدھما فأجب الذی سبق (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ لا بأس بہ۔ بلوغ جزء ۱۶ صہ ۲۰۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم (صحیح مسلم کتاب النکاح) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام فلیجب فان شاء طعم وان شاء ترک (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعیتم الی کراع فاجیبوا (صحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو دعیت الی کراع لاجبت (صحیح بخاری)

www.sirat-e-mustaqeem.net

ہر دعوت میں غریبوں کو بھی بلائے، وہ دعوت بُری ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے [۱]

بغیر بلائے دعوت میں نہ جائے، اگر اتفاق سے دعوت میں پہنچ جائے تو بغیر میزبان کی اجازت کے کھانا نہ کھائے [۲]

میزبان کو چاہیئے کہ گھر کے باہر جا کر مہمان کا استقبال کرے اور واپسی میں اُسے رخصت کرنے کے لئے گھر کے باہر تک جائے [۳]

مہمان

مہمان کو چاہیئے کہ میزبان کے لئے اس طرح دعاء کرے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ

ترجمہ:۔ اے اللہ، جو روزی تُو نے ان کو عطا فرمائی ہے اس میں ان کو برکت عطاء فرما، ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما [۴]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمۃ یدعی لھا الاغنیاء ویترک الفقراء (صحیح بخاری و صحیح مسلم واللفظ للبخاری)

[۲] دعا ابو شعیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسۃ فتبعھم رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا شعیب ان رجلاً تبعنا فان شئت اذنت له وان شئت ترکته قال لا، بل اذنت له (صحیح بخاری کتاب الاطعمۃ)

[۳] فانطلق ابو طلحۃ حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری باب علامات النبوۃ) عن عبداللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیہ طعاما فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع اللہ لنا (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

[۴] عن عبداللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیہ طعاما فقال ابی و اخذ بلجام دابتہ ادع اللہ لنا فقال اللھم (صحیح مسلم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زار اھل بیت فی الانصار فطعم عندھم طعاما فلما اراد ان یخرج امر بمکان من البیت فنضح له علی لبساط فصلی علیہ ودعا لھم (صحیح بخاری کتاب الادب باب الزیارۃ)

مہمان کو چاہیئے کہ میزبان کے ہاں تین دن سے زیادہ ٹھہر کر اسے پریشان نہ کرے [1]
مہمان کھائے، پیئے لیکن میزبان سے یہ نہ پوچھے کہ وہ چیزیں اسے کس طرح حاصل ہوئیں [2]
اگر ایک میزبان دوسرے میزبان کو گرانے کی نیت سے کھانا کھلائے تو مہمان ان کے ہاں کھانا نہ کھائے [3]

میزبان

مہمان کا اکرام کرے، اس کے آنے سے خوش ہو، اس کو دیکھ کر مرحبا و خوش آمدید کہے تین دن تک مہمان کی ضیافت کرے، ایک دن اور ایک رات اچھی طرح خاطر و مدارت کرے لیکن تکلف سے بچے [4]

جب کسی قوم کا باعزت آدمی آئے تو اس کا (خاطر خواہ) اکرام کرے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الضیافۃ ثلاثۃ ایام فما بعد ذالک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ فاطعمہ طعاما فلیأکل منہ ولا یسأل عنہ... (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء ۴ ص ۱۲۶)

[3] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن طعام المتباریین ان یؤکل (رواہ الحاکم وسندہ صحیح المستدرک جزء ۴ ص ۱۲۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذالک فھو صدقۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر رجلا من الانصار..... فلما رأتہ المرأۃ قالت مرحبا و اھلا..... قال الانصاری الحمد للہ ما احد الیوم اکرم اضیافا منی (صحیح مسلم) اذا اتی الرجل القوم فقالوا لہ مرحبا فمرحبا بہ یوم القیمۃ (حاکم و طبرانی کبیر عن الضحاک سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر جزء اول ص ۱۱۱) قال سلمان لولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھانا عن التکلف لتکلفت لکم (حاکم کتاب الاطعمۃ ۴/۱۲۳ و الطبرانی الکبیر ۶/۲۲۵ و ۶/۲۷۱۔ صححہ الحاکم و الذہبی)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ (رواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر و البزار و ابن خزیمۃ عن جریر و الحاکم عن معاذ و ابی قتادۃ رضی اللہ عنہم۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۱۱۱)

اگر کوئی مسلم مسافر کسی قوم کے ہاں مہمان ہو تو پوری قوم پر اس کی مہمان داری لازم ہے، اگر وہ نہ کریں تو حق مہمانداری ان سے بذریعہ طاقت وصول کی جائے، ہر مسلم کو چاہیئے کہ اس مہمان کی مدد کرے [۱]

اگر مہمانی مسافر مہمان کے شایان شان نہ ہو تو میزبان سے مہمان کا حق وصول کیا جائے [۲]

اگر کوئی شخص مہمانی نہیں کرتا تو اس سے بدلہ نہ لے بلکہ اگر وہ مہمان ہو تو اس کی مہمانی کرے [۳]

گھر کے باہر جا کر مہمان کا استقبال کرے [۴]

واپسی میں اُسے رخصت کرنے کے لئے گھر کے باہر تک آئے [۵]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم اضاف قوما فاصبح الضیف محروما فان حقا علی کل مسلم نصرہ حتی یأخذ بقری اللیلۃ لیلتہ من زرعہ ومالہ (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۹ ص ۶۱)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزلتم بقوم فامر لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منہم حق الضیف (صحیح بخاری کتاب المظالم)

[۳] قال مالک یا رسول اللہ الرجل امر بہ فلا یقرنی ولا یضیفنی فیمر بی افأجزیہ قال لا اقرہ (رواہ الترمذی فی باب ماجاء فی الاحسان والعفو فی ابواب البر والصلۃ وصححہ)

[۴] فانطلق ابوطلحۃ حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری باب علامات النبوۃ)

[۵] عن عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیہ طعاما..... فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع اللہ لنا (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

www.sirat-e-mustaqeem.net

خواب اور اُس کے متعلّقات

خواب دیکھنا اور بیان کرنا

جب اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو، الحمدللہ کہے اور اس خواب کو اپنے محب، خیرخواہ، عالم یا عاقل کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرے[1]

اگر بُرا خواب دیکھے تو تین مرتبہ بائیں طرف تھتکارے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:-

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشَرِّھَا

ترجمہ:- میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان کی بُرائی سے اور اس خواب کی بُرائی سے۔

پھر کروٹ بدل دے یا نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے اور اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے[2]

اپنی طرف سے جھوٹا خواب نہ گھڑے، یہ بہت بڑا گناہ ہے[3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای احدکم ما یحب فلا یحدث بہ الا من یحب (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای احدکم رؤیا یحبھا فانما ھی من اللہ فلیحمد اللہ علیھا ولیحدث بھا (صحیح بخاری) فلیبشر (صحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحدثوا بھا الا عالما او ناصحا او لبیبا (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۷ صـ ۲۱۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رای (احدکم) شیئا یکرہ فلیتفل عن یسارہ ثلاثا ولیتعوذ باللہ من شر الشیطان وشرھا ولا یحدث بھا احدا فانھا لن تضرہ (صحیح بخاری کتاب التعبیر و صحیح مسلم کتاب الرؤیا واللفظ لمسلم) وفی روایۃ ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ (صحیح مسلم عن جابر) وفی روایۃ فلیقم فلیصل (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افری الفری ان یری الرجل عینیہ ما لم تریا (صحیح بخاری)

خواب میں ڈرے تو لیٹتے وقت یہ دعا پڑھے :۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ غَضَبِہٖ وَ عَذَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ

(ترجمہ)

اللہ کے نام کے ساتھ، میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں، اس کے غصّے کی بُرائی سے، اس کے عذاب کی بُرائی سے، اس کے بندوں کی بُرائی سے، شیاطین کے خبط اور ان کے میرے پاس حاضر ہونے سے [1]

تعبیر دینا

تعبیر دینے والے کو چاہیئے کہ اچھی تعبیر دے کیوں کہ خواب تعبیر کے مطابق واقع ہوتا ہے [2]

[1] کان خالد بن الولید یفزع فی منامہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اضطجعت فقل بسم اللہ..... (رواہ النسائی { لعلہ فی عمل الیوم واللیلۃ } وسندہٗ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۶ ص ۲۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عبرتم للمسلم الرؤیا فاعبروھا علیٰ خیر فان الرئیا تکون علی ما یعبر بہ (رواہ الدارمی عن عائشۃ وسندہٗ حسن فتح الباری ۱۶/۹۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا علی رجل طائر مالم تعبر فاذا عبرت وقعت (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ فتح الباری ۱۶/۹۱ وروی نحوہٗ الترمذی فی ابواب الرؤیا وصححہ)

سفر اور اس کے متعلّقات

سفر

جہاں تک ہو سکے سفر کی ابتداء جمعرات سے کرے [۱]

بہتر یہ ہے کہ صبح کے وقت روانہ ہو [۲]

رات کو تنہا سفر نہ کرے [۳]

سواریوں پر ابتدائے رات میں سفر کرتا رہے، رات کو فاصلہ جلدی طے ہوتا ہے [۴]

تین آدمی (یا زیادہ) مل کر اکٹھے سفر کریں [۵]

سفر میں کتا، گھنٹی اور چمڑے کی کھال ساتھ نہ رکھے [۶]

[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ان یخرج یوم الخمیس (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لامتی فی بکورھا وکان اذا بعث سریّۃ او جیشا بعثھم من اوّل النھار (رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۱۴۴)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس ما فی الوحدۃ ما اعلم ما سار راکب باللیل وحدہ (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالدلجۃ فان الارض تطوٰی باللیل (رواہ ابوداؤد وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۱۴۴)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلٰثۃ رکب (رواہ احمد ومالک وابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۶۴)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیھا کلب ولا جرس (صحیح مسلم کتاب اللباس) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصحب الملٰئکۃ رفقۃ فیھا جلد نمر (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن۔ نیل الاوطار جزء ۲ ص ۵۲)

سواری کے گلے میں تانت کا پٹہ نہ ڈالے [1]

سرسبزی کے زمانے میں سواری کو چرنے کا موقعہ دے، قحط سالی کے زمانے میں سفر کو جلدی طے کرے (تاکہ سواری کے جانوروں کو تکلیف نہ ہو) [2]

جس کے پاس زائد سواری ہو اُسے چاہیئے کہ فاضل سواری اسے دیدے جس کے پاس کوئی سواری نہ ہو، جس کے پاس زائد توشہ ہو وہ زائد توشہ اسے دیدے جس کے پاس توشہ نہ ہو [3]

اگر راستہ میں رات کو کہیں سوئے تو راستہ سے ہٹ کر سوئے [4]

کام ختم ہونے کے بعد سفر سے فوراً واپس آجائے [5]

مقررہ منازل سے آگے جاکر نہ ٹھہرے [6] (غالباً اس سے جانوروں کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ ممکن ہے کہ مسافروں کو بھی تکلیف پہنچے)

راستہ میں اگر کہیں اُترے تو نفل نماز سے پہلے سواری کی کاٹھی وغیرہ کھول دے، دیر نہ لگائے [7]

واپسی میں جہاں تک ہوسکے اپنے شہر میں اشراق کے وقت داخل ہو، اگر طویل عرصے کے بعد سفر سے لوٹے اور رات کو شہر میں داخل ہو تو فوراً اپنے گھر میں نہ جائے بلکہ کچھ دیر رُک جائے تاکہ بیوی کنگھی وغیرہ کرلے۔ شہر میں داخل ہونے کے بعد پہلے مسجد جائے، مسجد میں دو رکعت نماز پڑھے پھر

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر الا قطعت (صحیح بخاری، صحیح مسلم کتاب اللباس واللفظ لمسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا علیھا السیر (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ فضل ظھر فلیعد بہ علی من لا ظھر لہ ومن کان لہ فضل زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ (صحیح مسلم کتاب اللقطۃ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السفر قطعۃ من العذاب فاذا قضی نھمتہ من وجھہ فلیعجل الی اھلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعدوا المنازل (رواہ ابوداؤد $\frac{1}{354}$ رجالہ ثقات وسندہ صحیح)

[7] عن انس کنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتی نحل الرحال (رواہ ابوداؤد $\frac{1}{352}$ رجالہ ثقات وسندہ صحیح)

لوگوں سے ملاقات کرنے کے لئے کچھ دیر مسجد میں بیٹھ جائے [1]

اگر سفر میں تین آدمی بھی ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں [2]

بے ضرورت سواری پر نہ بیٹھا رہے [3]

سفر میں اگر صبح سے کچھ پہلے سوئے تو کلائی کو کھڑا کر کے سر کو ہتھیلی پر رکھ کر سوئے [4]

عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے [5]

یہ عقیدہ رکھے کہ اقامت کی حالت میں جو عمل وہ کرتا تھا اگرچہ سفر میں وہ اس عمل کو نہیں کر سکتا لیکن ثواب اس کو وہی ملتا رہتا ہے [6]

سفر میں جب بلندی پر چڑھے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور جب بلندی سے اترے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے [7]

[1] کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نہارًا فی الضحیٰ بدأ المسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ للناس (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا دخلت لیلا فلا تدخل اھلک حتی تستحد المغیبۃ وتمتشط الشعثۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الامارۃ) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا طال احدکم الغیبۃ فلا یطرق اھلہ لیلا (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن جابر رض)

[2] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا خرج ثلاثۃ فی سفر فلیؤمروا احدھم (رواہ ابوداؤد فی کتاب الجہاد عن ابی سعید و ابی ھریرۃ ۱/۳۵۸ رواتہ ثقات وسندہ صحیح وحسنہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ ۲/۱۱۳۵)

[3] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایاکم ان تتخذوا ظھور دوابکم منابر (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء ۱ ص ۳)

[4] ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ ووضع رأسہ علی کفہ (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حج النساء وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب لہ بمثل ما کان یعمل مقیما صحیحا (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[7] عن جابر کنا اذا صعدنا کبرنا واذا نزلنا سبحنا (صحیح بخاری کتاب الجہاد) وفی روایۃ عن ابی موسیٰ کنا اذا اشرفنا علی واد ھللنا وکبرنا (صحیح بخاری)

نوٹ:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اللّٰہُ اکبر کے درمیان واؤ ابو موسیٰ رض کی روایت سے صرف صحیح مسلم کتاب الذکر میں ہے۔

جب سفر کے لئے روانہ ہو تو سواری پر بیٹھ کر یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ [1]

ترجمہ:- اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جو تو پسند کرے، اے اللہ، ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ اے اللہ، تو سفر میں (ہمارا) ساتھی ہے اور ہمارے اہل (وعیال) میں ہمارا خلیفہ ہے۔ اے اللہ، میں اس سفر کی تکلیف سے، برے منظر سے اور مال و اہل (وعیال) میں برے رنگت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

جب سفر سے واپس ہو تو سواری پر بیٹھ کر مندرجہ بالا دعا پڑھے پھر یہ دعاء پڑھے۔

اٰئِبُوْنَ، تَآئِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ [2]

ترجمہ:- ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوٰی علیٰ بعیرہٖ خارجًا الی السفر کبر ثلاثا (صحیح مسلم کتاب الحج)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رجع قالھن وزاد فیھن آئبون تائبون (صحیح مسلم)

واپسی کے سفر میں اپنے شہر کے قریب پہنچ کر بار بار یہ دعاء پڑھے :۔

آئِبُوْنَ ، تَآئِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ [1]

ترجمہ :۔ ہم لوٹنے والے ہیں ، توبہ کرنے والے ہیں ، عبادت کرنے والے ہیں ، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں ۔

واپسی کے سفر میں جب کسی ٹیلے پر یا پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی میدان میں پہنچے تو یہ دعاء پڑھے :۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ [2]

(ترجمہ)

اللہ سب سے بڑا ہے ، اللہ سب سے بڑا ہے ، اللہ سب سے بڑا ہے ۔ کوئی الٰہ نہیں ہے سوائے اللہ کے ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے ، وہ ہر چیز پر قادر ہے ، ہم لوٹنے والے ہیں ، توبہ کرنے والے ہیں ، عبادت کرنے والے ہیں (اور) اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں ، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا ، اپنے بندہ کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اس اکیلے نے شکست دی ۔

سفر میں صبح کے وقت یہ دعاء پڑھے :۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَآئِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا

[1] قال انس اذا کنا بظھر المدینۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئبون فلم یزل یقول ذالک حتی قدمنا المدینۃ (صحیح مسلم کتاب الحج)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من الجیوش او السرایا او الحج او العمرۃ اذا اوفی علی ثنیۃ او فدفد کبر ثلاثا ثم قال لآ الٰہ الا اللہ الخ (صحیح مسلم کتاب الذکر)

بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ [1]

ترجمہ:- سننے والے (اللہ) نے (ہماری دعاء کو) سن لیا ایسی حالت میں کہ ہم اس کی حمد وثناء بھی کر رہے ہیں اور اس کی بہترین آزمائش سے بھی دوچار ہیں۔ اے ہمارے رب، تُو (ہمارے سفر میں) ہمارا ساتھی بن جا اور ہم پر فضل وکرم فرما، میں دوزخ سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

جب اس بستی کو دیکھے جس میں جانے کا ارادہ ہو تو یہ دعاء پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْھَا، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْھَا، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْھَا، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حَيَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَھْلِھَا اِلَيْنَا [2]

ترجمہ:- اے اللہ، اس بستی میں ہمیں برکت عطا فرما، اے اللہ، اس بستی میں ہمیں برکت عطا فرما اے اللہ اس بستی میں ہمیں برکت عطا فرما، اے اللہ، ہمیں اس کی سبزی عطا فرما، ہمیں اس کے باشندوں کا محبوب بنا دے اور اس بستی کے صالحین کو ہمارا محبوب بنا دے۔

جب کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَآ اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَآ اَذْرَيْنَ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَآ اَضْلَلْنَ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ ھٰذِهِ

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سفر واسحر یقول سمع الخ (صحیح مسلم کتاب الذکر)

[2] عن ابن عمر رض قال کنا نسافر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رای قریۃ یرید ان یدخلھا قال اللھم الخ (رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ جید مجمع الزوائد جزء ۱۰ ص ۱۳۴)

خَيْرَ مَا فِيهَا وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا [1]

ترجمہ:۔ اے اللہ، اے ساتوں آسمانوں کے رب اور ان چیزوں کے رب جن چیزوں پر آسمانوں نے سایہ کیا ہے، اے ساتوں زمینوں کے رب اور ان چیزوں کے رب جن چیزوں کو ان زمینوں نے اٹھا رکھا ہے، اے ہواؤں کے رب اور ان چیزوں کے رب جن چیزوں کو ہواؤں نے بکھیر دیا ہے اور اے شیطانوں کے رب اور ان لوگوں کے رب جن کو شیطانوں نے بہکا دیا ہے میں تجھ سے اس بستی کی خیر اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس بستی کی برائی اور جو کچھ اس بستی میں ہے اس کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

سفر میں اگر کسی منزل میں اترے تو یہ دعاء پڑھے:۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۔

ترجمہ:۔ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے مخلوق کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

جو شخص اس دعاء کو پڑھ لے تو اس کو اس منزل کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی [2]

سفر کو جاتے وقت اور سفر سے واپسی کے وقت مندرجہ ذیل دعاء بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ [3]

ترجمہ:۔ اے اللہ، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں سفر کی تکلیف سے، اس جگہ کی برائی سے جہاں لوٹ کر آنا ہے، نفع کے بعد نقصان سے، مظلوم کی بددعاء سے اور اہل و مال میں برا منظر دیکھنے سے۔

[1] عن ابی لبابۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد دخول قریۃ لم یدخلھا حتی یقول اللھم الخ (رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن مجمع الزوائد جزء ۱۰ ص ۱۳۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نزل منزلا ثم قال اعوذ الخ لم یضرہ شیئا حتی یرتحل من منزلہ ذالک (صحیح مسلم کتاب الذکر)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر (وفی روایۃ اذا رجع) یتعوذ من وعثاء السفر (وفی روایۃ اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر) (صحیح مسلم کتاب الحج)

غول کوئی چیز نہیں[1] (یعنی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ بیابان میں شیاطین ہوتے ہیں جو رات کو تاروں کی طرح چمکتے ہیں، راستہ بھی بتاتے ہیں اور مار بھی ڈالتے ہیں)

راستہ میں جب کہیں اُترے تو منزل کو تنگ نہ کرے اور راستے کو منقطع نہ کرے[2]

سفر میں جب رات ہو تو یہ دُعا پڑھے:۔

يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا دَبَّ عَلَيْكِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَحَيَّةٍ وَّعَقْرَبٍ وَّمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ[3]

ترجمہ:۔ اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے، میں تیرے شر سے، جو شر تیرے اندر اللہ نے پیدا کیا ہے اس سے اور جو چیز تیرے اوپر چلتی ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں، میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر شیر سے، کتے سے، سانپ سے بچھو سے، اس شہر کے رہنے والوں کے شر سے اور باپ اور اس کی اولاد کے شر سے۔

واپسی پر جب اپنے اہل وعیال کو دیکھے تو یہ دُعا پڑھے:۔

أَوْبًا أَوْبًا إِلٰى رَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا[4]

ترجمہ:۔ ہم توبہ کے لئے اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں، وہ ہم پر کوئی گناہ باقی نہ چھوڑے۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طیرۃ ولا غول (صحیح مسلم کتاب السلام)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ضیق منزلا او قطع طریقا فلا جہاد لہ (رواہ ابوداؤد وہذا صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۱۴۷)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا او سافر فادرکہ اللیل قال یا ارض (رواہ الحاکم وہذا سندہ صحیح۔ المستدرک جزء ۲ صـ ۱۰۰)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر فرأی اہلہ قال اوبا الخ (رواہ الحاکم وصححہ ووافقہ الذہبی۔ المستدرک جزء ۱ صـ ۴۸۸)

مسافر

اپنے مال میں سے مسافر کی امداد کرے [1]
مسافر کے ساتھ اچھا سلوک کرے [2]
ہم سفر کو ہر قسم کا آرام پہنچائے، اپنی فاضل سواری اور اپنا فاضل کھانا اس کو دے دے [3]
مسافر کو اپنے فاضل پانی سے ضرور فائدہ پہنچائے [4]
جب مسافر کو رخصت کرے تو اس سے مصافحہ کرے اور یہ دعاء پڑھے:۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ [5]

ترجمہ:۔ میں تمہارا دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

جب مسافر پیٹھ پھیرے تو رخصت کرنے والا یہ دعاء پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ [6]

ترجمہ:۔ اے اللہ، اس کے لئے فاصلہ کو لپیٹ دے اور اس کے سفر کو آسان کر دے

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وآت ذا القربیٰ حقہ والمسکین وابن السبیل (بنی اسرآئیل - ۲۶)

[2] قال اللہ عزوجل وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل (النسآء - ۳۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ فضل ظہر فلیعد بہ علی من لا ظہر لہ ومن کان لہ فضل من زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ینظر اللہ الیہم یوم القیٰمۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم رجل کان لہ فضل مآء بالطریق فمنعہ عن ابن السبیل (صحیح بخاری کتاب الشرب)

[5] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ ویقول استودع اللہ الخ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ)

[6] فلما ولی الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰہم اطو لہ الخ (رواہ الترمذی وحسنہ ورواہ الحاکم وصححہ ھو والذہبی۔ المستدرک ۱/۴۴۵ و ۲/۹۸)

سفر سے واپس آنے والے کا استقبال کرے [1]
مسافر جب کہیں منزل کریں تو آپس میں قریب قریب رہیں [2]

سواری

سفر کے علاوہ سواری پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہے، سوار ہونے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے پھر یہ دُعا پڑھے :-

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، سُبْحَانَكَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ۔

ترجمہ:- اللہ تمام برائیوں سے پاک ہے جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، (اے اللہ) تو پاک ہے، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، تو مجھے معاف کر دے کیونکہ گناہوں کا معاف کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں [3]
بے ضرورت سواری پر نہ بیٹھا رہے [4]

[1] اذا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر تلقی بصبیان اھل بیتہ (صحیح مسلم) لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبوک خرج الناس یتلقونہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ۔ نیل الاوطار جزء ۵، ص ۱۹۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفرقکم فی ھذہ الشعاب والاودیۃ انما ذلکم من الشیطان (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک ۲/۱۱۵)

[3] فلما وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظھرھا قال الحمد للہ (رواہ ابوداؤد والترمذی فی ابواب الدعوات وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ان تتخذوا ظھور دوابکم منابر (رواہ ابوداؤد فی کتاب الجہاد ورجالہ ثقات، وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء اوّل صد ۳۰)

سفر میں مقررہ منازل سے آگے جا کر نہ ٹھہرے [1]

راستہ میں جب کہیں اترے تو نوافل پڑھنے سے پہلے سواری کی کاٹھی وغیرہ کھول دے، دیر نہ لگائے [2]

سرسبزی کے زمانہ میں سواری کو چرنے کا موقع دے، قحط سالی کے زمانے میں سفر کو جلدی طے کرے (تاکہ سواری کے جانور کو وقت پر چارہ وغیرہ مل سکے) [3]

سواری پر آگے بیٹھنے کا حقدار سواری کا مالک ہے، اگر وہ اجازت دے تو دوسرا آدمی آگے بیٹھ سکتا ہے [4]

سواری پر اس وقت بیٹھے جب وہ تندرست ہو اور اس پر سے اس وقت اتر جائے جب کہ وہ تندرست ہو (اس پر اتنی سواری نہ کرے کہ وہ بیمار ہو جائے) [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعدوا المنازل (رواہ ابوداؤد وفی کتاب الجہاد ورجالہ ثقات و سندہ صحیح)

[2] عن انس رض کنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتی نحل الرحال (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۱۴۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظہا من الارض و اذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا علیہا السیر (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لرجل) انت احق بصدر دابتک منی الا ان تجعلہ لی (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ فتح الباری ۱۲/۵۲۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صاحب الدابۃ احق بصدرہا (رواہ احمد وسندہ جید۔ بلوغ ۵/۲۲)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارکبوا ہذہ الدواب سالمۃ ودعوہا سالمۃ ولا تتخذوہا کراسی (رواہ احمد والحاکم والبیہقی وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی مجلد اوّل جزء اوّل ص ۲۹)

www.sirat-e-mustaqeem.net

ملاقات ورخصت

سلام

جب کسی مسلم سے ملاقات ہو تو سلام کرے [1]

جان پہچان ہو یا نہ ہو ہر حالت میں سلام کرے [2]

جب کوئی سلام کرے تو اس کو سلام کا جواب دے، بہتر یہ ہے کہ سلام کا جواب سلام کرنے والے کے سلام سے زیادہ اچھا ہو یعنی دعائیہ کلمات زیادہ ہوں [3]

پیشاب کرتے وقت نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے [4]

جب سلام کرے تو ان الفاظ سے سلام کرے :۔ السلام علیکم (اس کے کہنے سے ۱۰ نیکیاں ملتی ہیں) یا السلام علیکم ورحمۃ اللہ (اس کے کہنے سے بیس ۲۰ نیکیاں ملتی ہیں) یا السلام علیکم ورحمۃ اللہ

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق المسلم علی المسلم ست اذا لقیتہ فسلم علیہ (صحیح مسلم کتاب السلام)

[2] ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف (صحیح بخاری کتاب الایمان وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ تعالیٰ واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوھا (النسآء - ۸۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس تجب للمسلم علی أخیہ رد السلام (صحیح مسلم)

[4] ان رجلا سلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول فلم یرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم السلام (رواہ الترمذی فی ابواب الاستیذان وصححہ) ان رجلا مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول فسلم علیہ فقال اذا رأیتنی علی مثل ھذہ الحالۃ فلا تسلم علی فانک اذا فعلت ذلک لم ار وعلیک (رواہ ابن ماجۃ ۱/۱۴۵ وسندہ حسن۔ الاحادیث الصحیحۃ جلد اوّل جزء ۲ صد ۱۷۵)

وبرکاتہ، (اس کے کہنے سے ۳۰ نیکیاں ملتی ہیں) [1]

جب ملاقات ہو تو چھوٹا بڑے کو سلام کرے، سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، کم آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں (یعنی چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے) [2]

بہت سے آدمی بیک وقت ایک آدمی کو سلام کر سکتے ہیں [3]

اگر گذرنے والی جماعت میں سے ایک آدمی سلام کر لے اور مجلس میں سے ایک آدمی جواب دے دے تو کافی ہے [4]

اگر بڑا آدمی بچوں کے پاس سے گذرے تو انہیں سلام کرے اگرچہ وہ کھیل رہے ہوں [5]

یہود و نصاریٰ کو سلام نہ کرے، اگر وہ سلام کریں تو جواب میں صرف "وعلیکم" کہدے [6]

[1] جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثون (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وسندہٗ صحیح - فتح الباری جزء ۱۱ صہ ۲۴۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ یسلم الصغیر علی الکبیر (صحیح بخاری)

[3] قال عبداللہ بن الشخیر انہ قدوفد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من بنی عامر قال فأتیناہ فسلمنا علیہ (رواہ احمد وسندہٗ جید - بلوغ جزء ۱۹ صہ ۳۰۰) اقبل اثنان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما وقفا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلما (موطا امام مالک باب جامع السلام صہ ۳۸۰ وسندہٗ صحیح)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجزئ عن الجماعۃ اذا مروا ان یسلم احدھم ویجزئ عن الجلوس ان یرد احدھم (رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابوداؤد فی کتاب الادب ۲/۳۶۱ وسندہٗ حسن - التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۳۱۸)

[5] مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی غلمان فسلم علیہم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن انس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا العب مع الغلمان فسلم علینا (صحیح مسلم باب من فضائل انس رضہ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبدؤا الیہود ولا النصاریٰ بالسلام (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا سلم علیکم اھل الکتاب فقولوا "وعلیکم" (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اگر یہود و نصاریٰ سلام کرتے وقت بددعا دیں تب بھی "وعلیکم" ہی کہے، بددعا نہ دے [1]

اگر ایسی مجلس ہو جس میں مسلمین اور کفار دونوں شامل ہوں تو السلام علیکم کہے [2]

نمازی کو اگر سلام کیا جائے تو اُسے چاہیئے کہ ہاتھ کے اشارہ سے جواب دے [3]

بے ضرورت سر یا ہاتھ کے اشارہ سے سلام نہ کرے [4]

اگر ضرورت محسوس ہو تو سلام کے ساتھ ہاتھ سے اشارہ کیا جاسکتا ہے [5]

سلام کے جواب میں "وعلیکم السلام" یا "وعلیک السلام" کہے اگر سلام کرنے والے نے دعائیہ کلمات کا اضافہ کیا ہے تو جواب میں بھی ان کا اضافہ ضروری ہے، مثلاً السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہنا ضروری ہے [6]

[1] اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناس من الیہود فقالوا السام علیک، یا ابا القاسم قال وعلیکم قالت عائشۃ بل علیکم السام والذام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ لا تکونی فاحشۃ فقالت ما سمعت ما قالوا قال اولیس قد رددت علیہم الذی قالوا قلت وعلیکم (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[2] مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین عبدۃ الاوثان والیہود فسلم علیہم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] عن زید بن اسلم قال سالت صہیبا کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع اذا سلم علیہ (فی الصلوٰۃ) قال یشیر بیدہ (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱ ص ۲۳۵)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسلموا تسلیم الیہود فان تسلیمہم بالرؤس والاکف والاشارۃ (رواہ النسائی وسندہ جید۔ فتح الباری ۱۳/۲۵۰)

[5] عن اسماء بنت یزید قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر فی المسجد یوما وعصبۃ من النساء قعود فالوی بیدہ بالتسلیم (رواہ الترمذی وسندہ حسن۔ بلوغ ۱۷/۲۳۷)

[6] قال اللہ تعالیٰ: واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا (النساء - ۸۶) جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک السلام (صحیح مسلم باب حدیث مسیئ الصلوٰۃ) فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق الی حجرۃ عائشہ فقال السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ فقالت وعلیک السلام ورحمۃ اللہ فتقری حجر نسائہ کلہن یقول لہن کما یقول لعائشۃ ویقلن لہ کما قالت عائشۃ (صحیح بخاری باب تفسیر سورۃ الاحزاب ۶/۱۴۹) قلت السلام علیکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیکم السلام (مصنف عبدالرزاق کتاب الطہارۃ باب الرجل ینام وھو جنب ۱/۲۸۱ - سندہ صحیح)

ملاقات کرنے والوں میں سے ہر ایک کو سلام کرنے میں سبقت کرنا بہتر ہے [1]
سلام کو خوب پھیلائے اور اس کو غلبہ کا ایک ذریعہ سمجھے [2]
جب کوئی شخص کسی دوسرے کا سلام پہنچائے تو اس طرح جواب دے۔

عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ [3]

رات کے وقت سلام اتنی آواز سے کرے کہ جاگنے والا سن لے، سونے والا بیدار نہ ہو [4]
اگر ایک دفعہ ملاقات کے بعد دوبارہ، سہ بارہ ملاقات ہو تو پھر سلام کرے [5]
جب اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرے [6]
جب کسی سے ملاقات ہو تو بات کرنے سے پہلے سلام کرے، اگر کوئی شخص سلام سے پہلے بات کرے تو اس کو جواب نہ دے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماشیان اذا اجتمعا فایھما بدأ بالسلام فھو افضل (رواہ البخاری فی الادب المفرد وسندہٗ صحیح۔ فتح الباری ۱۳/۲۵۲ ان اولی الناس باللہ من بدأھم بالسلام (ابوداؤد، سندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۳/۱۳۱۸)

[2] عن البراء قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع :..... افشاء السلام (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام بینکم (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام کی تعلوا (رواہ الطبرانی وسندہٗ جید۔ مجمع الزوائد جزء ۸ صہ ۳۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ھذا جبریل وھو یقرأ علیک السلام فقلت علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق) وفی روایۃ علیک وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (رواہ احمد ورواتہ ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۲۲ صہ ۱۲۵ وسندہٗ صحیح)

[4] فیجئ من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ نائما ویسمع الیقظان (صحیح مسلم)

[5] انہ جاء فصلی ثم سلم..... فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارجع فصل..... ثم جاء فسلم حتی فعل ذلک ثلاث مرات (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : فاذا دخلتم بیوتًا فسلموا علیٰ انفسکم (النور۔ ۶۱)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدأ بالکلام قبل السلام فلا تجیبوہ (طبرانی اوسط وحلیتہ عن ابن عمر۔ سندہٗ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صہ ۱۰۵۵)

اگر پہلی مرتبہ سلام کرنے کے بعد درمیان میں کوئی درخت یا دیوار یا پتھر آجائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرے [1]

رخصت کے وقت بھی سلام کرے [2]

مصافحہ

جب کسی مسلم سے ملاقات ہو تو مصافحہ بھی کرے [3]

لیکن مرد کسی نامحرم عورت سے مصافحہ نہ کرے [4]

مرد محرم عورت سے مصافحہ کرسکتا ہے [5]

مصافحہ ایک ہاتھ سے کرے، اگر سلام اور مصافحہ محض اللہ تعالیٰ کے لئے کرے تو دونوں کے گناہ

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقی احدکم اخاہ فلیسلم علیہ فان حالت بینھما شجرۃ او جدار او حجر ثم لقیہ فلیسلم علیہ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ۲ صـ ۱۵۲) عن انس رض قال اذا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتفرق بیننا شجرۃ فاذا التقینا نسلم بعضنا بعضا (رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۸ صـ ۳۴ ورواہ نحوہ ابن السنی وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی مجلد اول جزء ۲ صـ ۱۵۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتھی احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا لہ ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الاخرۃ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری ۱۳/۲۵۵ وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[3] عن قتادۃ قلت لانس رض اکانت المصافحۃ فی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اصافح النساء (رواہ الترمذی واحمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ ۲۵۰)

[5] قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیھا (ای فاطمۃ) فاخذ بیدھا..... قامت الیہ واخذت بیدہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ)

معاف ہو جاتے ہیں [1]

مصافحہ کرتے وقت دونوں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں، ایسا کرنے سے دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے [2]

مصافحہ سیدھے ہاتھ سے کرے [3]

معانقہ و بوسہ

جب کوئی شخص سفر سے آئے تو اس سے معانقہ کرے اور اس کا بوسہ لے [4]

حالتِ اقامت میں بھی بوقت ملاقات باپ اپنی اولاد کو اور اولاد اپنے باپ کو پیار کر سکتی ہے [5]

[1] عن ابی داؤد قال لقیت براء فسلم علی واخذ بیدی..... قال انه لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصنعل بی مثل الذی فعلت بک..... فقال ما من مسلمین یلتقیان فیسلم احدھما علی صاحبہ ویأخذ بیدہ لا یأخذ الا اللہ عزوجل لا یفترقان حتی یغفر لھما (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وحسنہ۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صہ ۲۴۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لھما (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۳ صہ ۱۳۲۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلمین التقیا فاخذ احدھما بید صاحبہ فتصافحا وحمدا اللہ تعالیٰ جمیعا، تفرقا ولیس بینھما خطیئۃ (رواہ احمد والضیاء۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۵۳۱)

[3] قال عمرو بن العاص لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابسط یمینک فلا بایعک فبسط یمینہ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ $\frac{1}{63}$)

[4] قدم زید بن حارثۃ المدینۃ فاعتنقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقبلہ (رواہ الترمذی وحسنہ و لہ شواہد)

[5] کانت (فاطمۃ) اذا دخلت علیہ (ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) قام الیھا فاخذ بیدھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا (رواہ ابوداؤد وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{3}{1329}$)

کیفیت بوقت ملاقات

جب اپنے مسلم بھائی سے ملے تو خندہ پیشانی سے ملے۔ خندہ پیشانی سے ملنا بھی ایک نیکی ہے [1]

کسی کے گھر جاکر ملاقات کرنا

اگر کسی کے گھر جائے تو بغیر اجازت اور بغیر سلام کے اندر داخل نہ ہو [2]

عورتیں بھی بغیر اجازت دوسرے کے مکان میں داخل نہ ہوں حتیٰ کہ بیٹی باپ کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہ ہو اور نہ بیوی شوہر کے مکان میں جس میں دوسری بیوی رہتی ہو بغیر اجازت اور سلام کے داخل ہو [3]

جب کسی کے گھر جائے تو گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر السلام علیکم کہے اور پھر اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کرے، اگر کوئی شخص بغیر سلام اور اجازت کے داخل ہو تو اُسے واپس کردے اور اُسے داخل ہونے کا طریقہ سکھائے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئاً ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلق (صحیح مسلم کتاب البر ۲/۳۲۶)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا تدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتی تستأنسوا وتسلموا علیٰ اھلھا (النور-۲۷)

[3] قالت عائشۃ استاذنت علی امرأۃ من الانصار (فی بیت ابی بکر) فاذنت لھا (صحیح بخاری کتاب المغازی باب حدیث الافک وصحیح مسلم) ارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستأذنت علیہ فاذن لھا فارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستأذنت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن لھا (صحیح مسلم باب فضل عائشۃ) جاءت زینب تستأذن علیہ ... قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ائذنوا لھا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الزکوٰۃ علی الاقارب ۲/۱۴۹)

[4] عن کلدۃ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم أسلم ولما استاذن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فقل السلام علیکم ادخل (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ حسن بلوغ ۱۲/۳۴۵ وفی الباب عن رجل من بنی عامر عند احمد وسندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۱۰۶)

گھر کے دروازے کے سامنے نہ کھڑا ہو بلکہ دائیں یا بائیں طرف کھڑا ہو [1]

اگر پہلی مرتبہ سلام کرنے کے بعد جواب یا اجازت نہ ملے تو دوسری مرتبہ سلام کرے، اگر دوسری مرتبہ سلام کرنے کے بعد جواب یا اجازت نہ ملے تو تیسری مرتبہ سلام کرے، اگر تین دفعہ سلام کرنے اور اجازت طلب کرنے کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو واپس چلا آئے [2]

اگر صاحبِ خانہ نماز پڑھ رہا ہو تو اجازت دینے کے لئے سبحان اللہ کہے، عورت اجازت دینے کے لئے ہاتھ پر ہاتھ مارے [3]

اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو پھر بھی بغیر اجازت گھر میں داخل نہ ہو [4]

اگر صاحبِ خانہ یہ کہے کہ (اس وقت) واپس چلے جاؤ تو واپس چلا آئے [5]

اگر صاحبِ خانہ پوچھے: کون ہے؟ تو اپنا نام بتلائے، یہ نہ کہے کہ میں ہوں [6]

تین اوقات میں لونڈیوں، غلاموں اور نابالغ بچوں کو بھی اجازت لینی چاہیئے: نمازِ فجر سے پہلے،

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی باب قوم اتاہ من تلقاء جدارہ ولا یأتیہ مستقبلا بابہ (رواہ احمد ورجالہ ثقات وسندہ صحیح او حسن۔ بلوغ ۱۷/۳۴۱)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم سلم ثلاثا (صحیح بخاری کتاب الادب) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استأذن احدکم ثلاثا فلم یؤذن لہ فلیرجع (صحیح بخاری کتاب الادب وصحیح مسلم کتاب الآداب)

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استأذن علی سعد فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فقال سعد وعلیک السلام ورحمۃ اللہ ولم یسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی سلم ثلاثا فرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ ابوداؤد واحمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۷/۳۴۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استؤذن علی الرجل وھو یصلی فاذنہ التسبیح واذا استئذن علی المرأۃ وھی تصلی فاذنھا التصفیق (رواہ البیہقی عن ابی ھریرۃ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۱۲۰)

[4] قال اللہ تعالیٰ: فان لم تجدوا فیھا احدا فلا تدخلوھا حتی یؤذن لکم (النور۔ ۲۸)

[5] قال اللہ تعالیٰ: وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکیٰ لکم (النور۔ ۲۸)

[6] عن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدققت الباب فقال من ذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرھھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الآداب)

دوپہر کے وقت اور عشاء کی نماز کے بعد[1]

اگر شوہر گھر پر موجود نہ ہو تو اس کی بیوی کے پاس غیر محرم مرد تنہا داخل نہ ہو، اگر دو ایک آدمی ساتھ ہوں تو داخل ہو سکتے ہیں[2]

کسی کے گھر میں بغیر اجازت نہ جھانکے[3]

روزانہ ملاقات کے لئے نہ جائے بلکہ ایک دو دن بیچ میں چھوڑ کر ملاقات کے لئے جائے تاکہ محبت زیادہ ہو[4]

اگر صاحبِ خانہ کی طرف سے کوئی شخص بلانے کے لئے آئے تو پھر اجازت لینے کی ضرورت نہیں[5]

اپنے مسلم بھائی سے ملاقات کرنے کے لئے سفر کرے، ایسے آدمی سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے[6]

جب کسی کے ہاں ملاقات کے لئے جائے پھر اس کے پاس بیٹھے تو اس کی اجازت کے بغیر نہ اُٹھے[7]

[1] قال اللہ تعالیٰ یآ ایھا الذین امنوا لیستأذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلٰث مرات، من قبل صلوٰۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظھیرۃ ومن بعد صلوٰۃ العشآء (النور-۵۸)

[2] عن عمرو بن العاص رض قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ندخل المغیبات (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۷/۳۴۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن رجل بعد یومی ھذا علی مغیبۃ الا ومعہٗ رجل او اثنان (صحیح مسلم کتاب السلام ۲/۲۷۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنھم فقد حل لھم ان یفقأوا عینہ (صحیح مسلم کتاب الآداب)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زر غبا تزدد حبا (رواہ الطبرانی واسنادہٗ جید مجمع الزوائد جزء ۸ صہ ۱۲۵۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۶۶۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول الرجل الی الرجل اذنہ (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب ۲/۳۵۸ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۳۲۴)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا قال این تریید قال اُرید اخا لی فی ھذہ القریۃ قال ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا؟ قال لا، غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ (صحیح مسلم)

[7] اذا زار احدکم اخاہ فجلس عندہٗ فلا یقوم حتی یستأذنہ (فردوس دیلمی، سندہٗ صحیح، صحیح الجامع الصغیر ۱/۱۶۲)

استقبال اور قیام

جب کوئی شخص ملاقات کے لئے آئے تو کھڑا ہو جائے اور اس کا استقبال کرے [1]

آنے والے سے مرحبا کہے [2]

سفر سے آنے والے کا اپنی بستی سے باہر جا کر استقبال کرے [3]

کسی بیٹھے ہوئے شخص کے سامنے تعظیماً کھڑا نہ رہے [4]

کوئی شخص اپنے سامنے کسی کو تعظیماً کھڑا نہ رکھے [5]

جب کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو حاضرین کو تعظیماً کھڑا نہیں ہونا چاہیئے [6]

جب مہمان رخصت ہو تو اسے رخصت کرنے کیلئے گھر کے باہر سواری تک جائے [7]

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام حین جاءہ وفد ھوازن (صحیح بخاری کتاب العتق وفضلہ) فانطلق ابوطلحۃ حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری باب علامات النبوۃ) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی فاطمۃ قامت الیہ فاخذت بیدہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وجیدہ الالبانی۔ التعلیقات الالبانی علی المشکوٰۃ)

[2] لما قدم وفد عبد القیس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بالوفد (صحیح بخاری کتاب الادب) قالت ام ھانئ ذھبت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم..... فسلمت علیہ فقال من ھذہ فقلت انا ام ھانئ.... فقال مرحبا بام ھانئ (صحیح بخاری باب الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ملتحفا بہ)

[3] اذا قدم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) من سفر تلقی بصبیان اھل بیتہ (صحیح مسلم) لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبوک خرج الناس یتلقونہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ نیل ۷/۱۹۹)

[4] اشتکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلینا وراءہ وھو قاعد وابوبکر یسمع الناس تکبیرہ فالتفت الینا فرانا قیاما فاشار الینا فقعدنا فصلینا بصلاتہ قعودا فلما سلم قال ان کدتم انفا لتفعلون فعل فارس وروم یقومون علی ملوکھم وھم قعود فلا تفعلوا (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یمثل لہ العباد قیاما فلیتبوأ مقعدہ من النار (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ المجلد الاول جزء ۴ ص ۸۲)

[6] عن انس رض قال ما کان شخص احب الیھم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھیتہ لذالک (رواہ احمد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۷/۳۵۲۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ۴ ص ۸۶)

[7] اخذ ابن بریدۃ بلجام دابتہ (وقال) ادع اللہ لنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لھم..... (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

مختلف اشیاء

گمشدہ اور گری پڑی چیز

اگر کسی کی بکری وغیرہ گم ہو جائے تو جو شخص اسے پائے، پکڑ لے پھر اس کا اعلان کرے اگر بغیر اعلان کئے کسی گم شدہ جانور کو اپنے ہاں رکھ لے تو وہ گمراہ ہے [1]

اگر کسی کا اونٹ کھو جائے تو اُسے کوئی نہ پکڑے۔ اس لئے کہ اس کے ضائع ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں۔ مالک اُسے ڈھونڈ لے گا [2]

اگر کوئی گری پڑی چیز مل جائے تو اس کے بندھن وغیرہ کو اچھی طرح یاد کر لے، رقم کا شمار کر لے، دو عادل گواہ کر لے، پھر سال بھر تک اس کا اعلان کرتا رہے، اگر مالک آجائے تو اسے دے دے ورنہ خود استعمال کر لے، اگر استعمال کرنے کے بعد مالک آجائے تو اسے اس کی رقم ادا کرے [3]

حج کرنے والے کی گری پڑی چیز نہ اٹھائے [4]

[1] قال رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضالۃ الغنم؟ قال ھی لک او لاخیک او للذئب (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ خذھا (صحیح مسلم کتاب اللقطۃ جزء ۲ صـ ۶۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اوی ضالۃ فھو ضال مالم یعرفھا (صحیح مسلم)

[2] قال رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضالۃ الابل؟ قال مالک ولھا معھا سقاءھا وحذاءھا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یلقاھا ربھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اللقطۃ فقال اعرف عفاصھا ووکاءھا ثم عرفھا سنۃ فان جاء صاحبھا والا فشانک بھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ وعددھا (صحیح بخاری) وفی روایۃ ثم استنفق بھا فان جاء ربھا فادھا الیہ (صحیح مسلم) من وجد لقطۃ فلیشھد ذوی عدل (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ صحیح ابی داؤد ۱/۳۲۱)

[4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لقطۃ الحاج (صحیح مسلم کتاب اللقطۃ)

بہت ہی حقیر چیز اگر کہیں گری پڑی مل جائے تو اُسے اُٹھالے، اس کے استعمال کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔[۱]

کھال

تمام کھالیں ناپاک ہیں جب تک انہیں دباغت نہ دی جائے، دباغت سے تمام کھالیں پاک ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ مُردار کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے[۲]

دباغت سے یہ مُراد ہے کہ کھال کو پانی اور درختِ شام کے پتوں میں پکایا جائے اور رنگ لیا جائے[۳]

درندوں کی کھال استعمال نہ کرے[۴]

مردار کی کھال اگرچہ دباغت سے پاک ہو جاتی ہے لیکن اس کا کھانا بدستور حرام رہتا ہے[۵]

گھی

گائے کے دودھ کا گھی استعمال کرے۔ اس میں شفا ہے[۶]

گوشت

گائے کے گوشت سے بچے۔ اس میں بیماری ہے[۶]

[۱] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بتمرۃ فی الطریق فقال لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ لاکلتھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۲] ان داجنا لمیمونۃ ماتت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انتفعتم باھا بھا الا دبغتموہ فانہ ذکاتھا رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۱ صد ۵۳ و روی البخاری و مسلم نحوہٗ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اھاب دبغ فقد طھر (صحیح مسلم)

[۳] مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجال یجرون شاۃ لھم مثل الحمار فقال اخذتم اھابھا فقالوا انھا میتۃ فقال لیطھرھا الماء والقرظ (رواہ مالک وابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء اوّل صد ۵۳)

[۴] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جلود السباع (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی واحمد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۱}{۱۵۷}$)

[۵] ماتت شاۃ لسودۃ فقالت یارسول اللہ ماتت فلانۃ فقال لولا اخذتم مسکھا قالوا انا خذ مسک شاۃ قد ماتت فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما قال اللہ تعالیٰ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علیٰ طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما مسفوحا او لحم خنزیر و انتم لا تطعمونہ ان تدبغوہ فتنتفعوا بہ (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء اوّل صد ۵۶)

[۶] علیکم بالبان البقر فانھا دواء و اسمانھا فانھا شفاء و ایاکم ولحومھا فان لحومھا داء (ابن السنی و ابونعیم و حاکم۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر $\frac{۲}{۷۴۹}$)

پھول

اگر پھول تحفۃً دیا جائے تو اس کو رد نہ کرے [1]

پھل

جب نیا پھل آئے تو اپنے سب سے چھوٹے بچے کو بلا کر اُسے دیدے [2]

اگر کسی شخص کو بھوک لگ رہی ہو تو وہ گرا ہوا پھل کھا سکتا ہے، اگر فاقہ سے بہت زیادہ پریشان ہو تو پھل توڑ کر بقدر ضرورت کھا سکتا ہے، لے جا نہیں سکتا [3]

پھلوں کی زکوٰۃ پھل توڑنے کے دن ادا کرے [4]

انگور

انگور کو کَرم نہ کہے بلکہ عِنَب (یعنی انگور) کہے یا حَبَلَہ کہے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فانہ خفیف المحمل طیب الریح (صحیح مسلم)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوا اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک الثمر (صحیح مسلم)

[3] عن رافع قال کنت أرمی نخل الانصار فاخذوفی فذھبوا بی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رافع لم ترمی نخلھم قلت یا رسول اللہ الجوع قال لا ترم وکل ما وقع اشبعک اللہ وارواک (رواہ الترمذی فی ابواب البیوع وصححہ) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الثمر المعلق فقال ما اصاب منہ من ذی حاجۃ غیر متخذ خبنۃ فلا شئ علیہ (رواہ الترمذی فی ابواب البیوع وحسنہ)

[4] قال اللہ تعالیٰ: کلوا من ثمرہ اذا اثمر واٰتوا حقہ یوم حصادہ (الانعام-۱۴۲)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ (صحیح مسلم) وفی روایۃ لا تسموا العنب الکرم (صحیح بخاری)

پانی

پانی پینے پلانے سے کسی کو نہ روکے۔ کنویں، تالاب وغیرہ سے ہر شخص کو پینے پلانے کا برابر حق ہے [۱]

کھیت والے کو اپنے کھیت کے لئے اتنا پانی روکنے کا اختیار ہے کہ پانی منڈیروں یعنی ٹخنوں تک پہنچ جائے [۲]

ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو اس سے کسی کو منع نہ کرے، نہ اس پانی کو بیچے [۳]

مسافر کو خاص طور پر اپنے فاضل پانی میں سے ضرور دے [۴]

ٹھنڈے پانی کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھے اور اس کا حق ادا کرے ورنہ قیامت کے دن سوال ہوگا [۵]

نوٹ:۔ پانی پینے اور پلانے کے آداب صفحہ ۴۲۵ پر اور پانی کی پاکی اور ناپاکی کے مسائل صفحہ ۱۰۳ پر بیان کئے گئے ہیں۔

آگ

آگ سے کسی کو روکا نہ جائے، جو شخص بھی کسی کی آگ سے فائدہ اٹھانا چاہے اٹھا سکتا ہے [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع الماء والنار والکلأ (رواہ ابن ماجۃ واسنادہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۲۵۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون شرکاء فی ثلاثۃ: فی الماء والکلأ والنار (رواہ ابوداؤد واحمد ورجالہ ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۲۵۹ وبلوغ جزء ۱۵ صـ ۱۳۲ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۰۴)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبس الماء حتی یرجع الجدر وفی روایۃ فقدرت الانصار والناس.... وکان ذالک الی الکعبین (صحیح بخاری کتاب الشرب)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلأ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ لا یباع فضل الماء لیباع بہ الکلأ (صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ینظر اللہ الیہم یوم القیٰمۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم رجل کان لہ فضل ماء بالطریق فمنعہ عن ابن السبیل (صحیح بخاری کتاب الشرب)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسأل العبد یوم القیٰمۃ من النعیم ان یقال لہ الم نصح جسمک ونروّیک من الماء البارد (رواہ الترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۴۳۵)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع الماء والنار والکلأ (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۲۵۸)

آگ کی سزا کسی کو نہ دے [1]

سوتے وقت آگ کو بجھا دے [2]

دوزخ کی آگ سے کسی کو لعنت نہ کرے [3]

گھاس

گھاس مسلمین کے مابین مشترک ہے، سب کو اس پہ برابر کا حق ہے لہٰذا کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کو گھاس کاٹنے یا جانوروں کو گھاس چرانے سے منع کرے [4]

اسلامی حکومت کے علاوہ کسی شخص کو اپنے لئے کوئی چراگاہ مخصوص نہیں کرنی چاہیئے، اسلامی حکومت سرکاری مویشی کے لئے چراگاہ مخصوص کر سکتی ہے [5]

تکیہ

اگر کوئی تکیہ دے تو رد نہ کرے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النار لا یعذب بھا الا اللہ (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضبہ ولا بالنار (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع الماء والنار والکلأ (رواہ ابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۵ ص ۲۵۹ و سندہٗ صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۹۰۴}$)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حمیٰ الا للہ ولرسولہ (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترد الوسائد والدھن واللبن (ترمذی۔ سندہٗ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر $\frac{۱}{۵۸۵}$)

www.sirat-e-mustaqeem.net

نمک

اگر کوئی شخص نمک مانگے تو دینے سے انکار نہ کرے [1]

نوٹ:۔ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کے ہاں سے آگ سُلگانے کے لئے انگارا، پینے کے لئے پانی اور کھانے میں ڈالنے کے لئے وقتی طور پر نمک مانگ لیا جاتا ہے تو اگر کوئی شخص یہ چیزیں مانگے تو دینے سے انکار نہ کرے، آگ اور پانی کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۵۴۹

تیل

اگر کوئی تیل دے تو رد نہ کرے [2]

دَرخت

کسی دوسرے کے درخت پر پتھر مار کر اپنے لئے پھل نہ گرائے، اگر بھوک لگ رہی ہو تو نیچے پڑے ہوئے پھل کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں [3]

اگر فاقہ سے پریشان ہو تو لٹکے ہوئے پھل بقدر ضرورت توڑ کر کھالے، لے جائے نہیں [4]

پودے خوب لگائے اس لئے کہ اگر ان میں سے کسی انسان یا جانور نے کھایا تو اسے ثواب ملے گا [5]

[1] عن بهيسة قالت استاذن ابي النبي صلى الله عليه وسلم قال يا نبي الله ما الشئ الذى لا يحل منعه؟ قال الماء، قال يا نبي الله ما الشئ الذى لا يحل منعه؟ قال الملح (رواه احمد وابو داؤد وسندہٗ جيد۔ نيل الاوطار جزء ۵ صـ ۲۶۳)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترد الوسائد والدهن واللبن (ترمذى۔ سندہٗ حسن۔ صحيح الجامع الصغير ۱/۵۸۵)

[3] عن رافع قال كنت ارمى نخل الانصار فاخذوني فذهبوا بي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رافع لم ترمى نخلهم قال قلت يا رسول الله الجوع قال لا ترمر وكل ما وقع (رواه الترمذى وابوداؤد واحمد وسندہٗ صحيح بلوغ الامانى جزء ۱۵ ط ۱۴۹)

[4] سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الثمر المعلق فقال ما اصاب منه من ذى حاجة غير متخذ خبنة فلا شئ عليه (رواه الترمذى فى ابواب البيوع وحسنہٗ)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع فيأكل منه طير او انسان او بهيمة الا كان له به صدقة (صحيح بخارى وروى مسلم نحوہٗ)

دودھ

اگر کوئی دودھ دے تو رد نہ کرے [1]

گائے کا دودھ استعمال کرے۔ وہ دواء ہے [2]

حلال اور حرام چیزیں

جس جانور پر ذبح کرتے وقت یا شکاری جانور چھوڑتے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے اُسے نہ کھائے [2]

اگر شکار کے پاس شکاری جانور کے علاوہ کوئی اور کتا ملے تو اس شکار کو نہ کھائے [3]

اگر نومسلم ذبح کرے اور یہ شک ہو کہ اس نے ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا یا نہیں تو کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لے [4]

مُردار، بہنے والا خون، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے لئے نذر کی ہوئی چیز نہ کھائے [5]

مُردار سے مراد وہ جانور ہے جو خود مر جائے یا گلا گھُٹ کر مر جائے یا چوٹ لگ کر مر جائے یا گر کر مر جائے یا سینگ لگ کر مر جائے یا وہ جانور جس کو درندے مار ڈالیں ایسے تمام جانور حرام ہیں [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترد الوسائد والدّھن واللبن (ترمذی۔ سندہٗ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر ۵۸۵/۱)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ۔ (الانعام ۔ ۱۲۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان وجدت مع کلبك اوکلابك کلبًا غیرہ فخشیت ان یکون اخذہ معہ وقد قتلہ فلا تاکل (صحیح بخاری کتاب الذبائح ۱۱۱/۲)

[4] قالوا یا رسول اللہ ان ھنا اقوامًا حدیث عھدھم بشرك یاتوننا بلحمان لا ندری أیذکرون اسم اللہ علیھا ام لا قال اذکروا اسم اللہ وکلوا (صحیح بخاری)

[5] قال اللہ تعالیٰ انما حرم علیکم المیتۃ والدّم ولحم الخنزیر وما اھل بہٖ لغیر اللہ (البقرۃ ۔ ۱۷۳) قال اللہ عزوجل قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علیٰ طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما مسفوحًا (الانعام ۔ ۱۴۵)

[6] قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم المیتۃ والدّم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہٖ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ وما اکل السبع (المائدۃ ۔ ۳)

[2] علیکم بالبان البقر فانھا دواء (ابن السنی، ابونعیم، حاکم۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۷۴۹/۲)

اگر جانور کو چوٹ لگ جائے یا اس کا گلا گھٹ جائے یا درندہ زخمی کر دے تو اگر وہ زندہ مل جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرے اور اُسے کھانا چاہے تو کھالے [1]

ایسے جانور کو ہرگز نہ کھائے جو غیر اللہ کے آستانوں پر ذبح کیا جائے [2]

اگر تیر چھوڑنے یا گولی مارنے سے جانور کے جسم پر زخم ہو جائے اور تمام خون بہہ کر نکل جائے تو وہ جانور کھالے، بشرطیکہ تیر یا گولی چلاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہو [3]

جو جانور پانی میں ڈوب کر مر جائے اُسے نہ کھائے [4]

اگر مادہ جانور کو ذبح کرے اور اس کے پیٹ میں سے مُردہ بچہ نکلے تو اگر چاہے تو اُسے کھالے [5]

اگر جمے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو اُسے نکال کر پھینک دے اور آس پاس کا گھی بھی نکال کر پھینک دے، باقی بچے ہوئے گھی کو اگر چاہے تو کھالے۔ اگر پگھلے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو سب گھی کو پھینک دے اس میں سے کچھ نہ کھائے [6]

حالتِ احرام میں خشکی کے جانور کا شکار نہ کرے اور اگر غلطی سے کر لے تو اس شکار کا گوشت نہ کھائے [7]

اگر خشکی کا شکار کسی محرم کی نیّت سے کیا گیا ہو تو وہ محرم اس شکار کا گوشت نہ کھائے [8]

[1] قال اللہ تعالیٰ والمنخنقة والموقوذة والمتردية والنطيحة وما أكل السبع الا ما ذكيتم (المآئدة-۳)

[2] قال اللہ تعالیٰ حرمت عليكم الميتة وما ذبح على النصب (المآئدة-۳)

[3] قال عدی یا رسول اللہ انا نرمی بالمعراض قال کل ما خرق وما اصاب بعرضه فقتل فانه وقيذ فلا تأكل وفی روایة قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما انهر الدم وذكر اسم اللہ فكل (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان وجدته غريقا فی الماء فلا تأكل (صحیح مسلم وروی البخاری نحوه)

[5] قال ابو سعید قلنا لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نجد فی بطنها الجنين أنلقيه امنأكله قال كلوه ان شئتم فان ذكاته ذكوة امه وفی روایة عن جابر ذكوة الجنين ذكوة امه (رواهما ابوداؤد ورواه الدارمی عن جابر وسنده صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰة ۲/۱۱۹۵ وروی نحوه احمد عن ابی سعید وسنده صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۱۵۵)

[6] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن الفأرة تقع فی السمن فقال ان كان جامدا فالقوها وما حولها وان كان مائعا فلا تقربوه (رواه ابوداؤد والنسائی وسنده صحیح۔ نیل ۵/۱۳۲)

[7] قال اللہ تبارک وتعالیٰ:۔ احلت لكم بهيمة الانعام الا ما يتلى عليكم غير محلی الصيد وانتم حرم (المآئدة-۱) قال اللہ عزوجل: وحرم عليكم صيد البر ما دمتم حرما (المآئدة-۹۶)

[8] صيد البر لكم حلال ما لم تصيدوه او يصاد لكم (ترمذی، نسائی۔ ابن خزیمة۔ سكت عنه الحافظ۔ فتح الباری جزء ۴ ص ۴۰۵)

اگر احرام باندھنے کے بعد کسی کو خشکی کے جانور کے شکار میں کسی قسم کی مدد دے، یا شکار بتلائے یا شکار کرنے پر آمادہ کرے تو اس شکار کا گوشت نہ کھائے [1]

اہل کتاب کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے [2]

ہر وہ چیز جو نشہ لائے نہ کھائے، نہ پیئے۔ اس کا کھانا پینا حرام ہے [3]

جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس میں سے قلیل مقدار بھی نہ کھائے، نہ پیئے۔ نشہ والی چیز کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے [4]

شراب کا سرکہ نہ بنائے [5]

پکی کھجور اور کچی کھجور، خشک کھجور اور خشک انگور اور کچی کھجور اور خشک کھجور کو ساتھ بھگو کر اس کا شربت نہ پیئے [6]

اگر کشمش بھگو کر اس کا شربت بنائے تو تین دن تک بھگونے کے بعد تیسرے دن کی شام تک اُسے پی سکتا ہے۔ تیسرے دن کی شام گذرنے کے بعد اُسے نہیں پی سکتا، اب اس کا پینا اور پلانا حرام ہے [7]

[1] عن ابی قتادۃ قال رکبت فشددت علی الحمار فعقرتہ ثم جئت بہ وقد مات فناولت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عضدًا فاکلہا وھو محرم (صحیح بخاری و مسلم نحوہ) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل اشار الیہ انسان او امرہ بشیء ؟ قالوا لا قال فکلوہ (صحیح مسلم) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أمنکم احد امرہ ان یحمل علیہا او اشار الیہا ؟ قالوا لا، قال کلوا (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ تعالیٰ الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم (المائدۃ - ۵)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (المائدۃ - ۹۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام (صحیح مسلم عن ابی موسیٰ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام (رواہ احمد وابن ماجۃ عن ابن عمر وسندہ صحیح۔ نیل اوطار ۸/۱۴۹)

[5] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر یتخذ خلًا فقال لا (صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنبذوا الزھو والرطب جمیعا ولا تنبذوا الزبیب والتمر جمیعًا (صحیح مسلم) وفی روایۃ نھی عن خلیط التمر والبسر وعن خلیط الزبیب والتمر وعن خلیط الزھو والرطب (صحیح مسلم)

[7] کان ینقع لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزبیب فیشربہ الیوم والغد وبعد الغد الی مساء الثالثۃ ثم یأمر بہ فیسقی او یھراق (صحیح مسلم)

دماغ میں فتور پیدا کرنے والی چیز نہ کھائے، نہ پئے [1]

زندہ جانور کے کسی عضو کو کاٹ کر نہ کھائے [2]

ناپاک، خبیث اور سڑی ہوئی چیز نہ کھائے [3]

غلاظت کھانے والے جانور کا نہ دودھ پئے، نہ گوشت کھائے [4]

درندے اور وہ پرندے جو پنجوں سے پکڑتے ہیں نہ کھائے [5]

شہری گدھے اور خچر کا گوشت نہ کھائے [6]

حلال اس چیز کو سمجھے جسے اللہ تعالیٰ نے حلال کیا، حرام اس چیز کو سمجھے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔ اور جن چیزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کچھ نہیں فرمایا انہیں حلال سمجھے [7]

وہ پاکیزہ چیزیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حلال کر دیا ہے ان کو حرام نہ کرے [8]

[1] نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۷/۱۳۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما قطع من بہیمۃ وھی حیۃ فما قطع منھا فھو میتۃ (رواہ ابن ماجۃ وسندہٗ جید ولہ شواہد۔ نیل ۵/۱۲۱)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث (الاعراف۔ ۱۵۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یدرک صیدہ بعد ثلاث فکلہ مالم ینتن (صحیح مسلم)

[4] نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شرب لبن الجلالۃ (رواہ الترمذی عن ابن عباس وصححہ) وفی روایۃ عن ابن عمر نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانھا (رواہ الترمذی وحسنہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وسندہٗ قوی۔ نیل ۸/۱۰۲)

[5] نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر (صحیح مسلم)

[6] حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الانسیۃ ولحوم البغال (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ لا بأس بہ۔ نیل ۸/۹۶)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احل اللہ فی کتابہ فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت عنہ فھو عفو فاقبلوا من اللہ عافیتہ فان اللہ لم یکن لینسی شیئا وتلا وما کان ربک نسیا (رواہ البزار والحاکم عن ابی الدرداء وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار ۱/۶۳)

[8] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا (المائدۃ۔ ۸۷)

مشکوک چیزوں سے بچے [1]
پچھنے لگانے کی اُجرت نہ لے، نہ پچھنے لگانے کی اُجرت کھائے [2]
مینڈک کو دوا کے لئے بھی نہ مارے [3]
مچھلی اور ٹڈی خود بخود مرجانے کے بعد بھی حلال ہے [4] جو چیز ذاتی طور پر ناپسند ہو اسے دوسرے پر حرام نہ کرے۔ [5]

نوٹ:۔ بقیہ حلال اور حرام چیزوں کی تفصیل "کاروبار اور اس کے متعلقات" کے عنوان میں صفحہ ۷۳۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مال و دولت

مال و دولت میں سے اقرباء، مساکین اور مسافروں کو ان کے حقوق ادا کرتا رہے، فضول خرچی نہ کرے [5]
اگر اللہ تعالیٰ مال و دولت دے تو اس کا اثر اس کے رہن سہن، لباس وغیرہ سے ظاہر ہونا چاہیئے [6]
بخل نہ کرے، ہاتھ نہ روکے، سائل کو بھی دیتا رہے اور محروم کو بھی [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: دع ما یریبک الی ما لا یریبک (رواہ احمد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار ۱/۶۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسب الحجام خبیث (صحیح مسلم)

[3] ان طبیبا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلها فی دواء فنهاه النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلها (ابوداؤد ۲/۳۶۸ وسندہ صحیح۔ المستدرک ۴/۴۱۱)

[4] سال رجل افنتوضأ بماء البحر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو الطهور ماؤه الحل میتته (رواہ الترمذی وصححہ)
عن ابن ابی اوفی غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات نأکل معه الجراد (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وآت ذا القربیٰ حقه والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا (بنی اسرائیل ۔ ۲۶)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب ان تریٰ نعمته علیٰ عبده (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۹/۱۲۴)

[7] قال اللہ تعالیٰ: ان الانسان خلق هلوعا ○ اذا مسه الشر جزوعا ○ واذا مسه الخیر منوعا ○ الا المصلین ○ الذین هم علی صلاتهم دآئمون ○ والذین فی اموالهم حق معلوم ○ للسآئل والمحروم ○ (المعارج ۱۹ تا ۲۵)

[8] ما کرهته فدعه ولا تحرمه علی احد (نسائی۔ کتاب الضحایا۔ سندہ صحیح۔ صحیح نسائی ۳/۹۱۳)

جہاد کے لئے اپنا مال دیتا رہے، ایسا نہ ہو کہ جہاد کی تیاری نہ کرنا خود کی ہلاکت کا باعث بن جائے [1]

مال کو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرے [2]

تنگدستی میں بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرے، تنگدستی کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ نہ کرنے کا بہانہ نہ بنائے۔ بغیر متقی بنے جنت ملنا مشکل ہے اور متقی بننے کے لئے خوشحالی میں بھی خرچ کرنا ضروری ہے اور تنگدستی میں بھی خرچ کرنا ضروری ہے [3]

اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنا محبوب اور عمدہ مال خرچ کرے [4]

مال و دولت کو فتنہ یعنی آزمائش کی چیز سمجھے، ایسا نہ ہو کہ مال و دولت کی محبت اور کثرتِ مال کی خواہش میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بھول جائے [5]

مال کی فراوانی سے ڈرتا رہے، مال و دولت کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے [6]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (البقرۃ-۱۹۵)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وما تنفقون الا ابتغآء وجہ اللہ (البقرۃ-۲۷۲)

[3] قال تبارک وتعالیٰ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقین ○ الذین ینفقون فی السرآء والضرآء (آل عمران ۱۳۳-۱۳۴)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم بآخذیہ (البقرہ-۲۶۷) قال اللہ تعالیٰ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (آل عمران-۹۲)

[5] قال اللہ تعالیٰ انما اموالکم واولادکم فتنۃ (التغابن-۱۵) وقال اللہ تعالیٰ لا تلھکم اموالکم ولآ اولادکم عن ذکر اللہ (المنافقون-۹) قال اللہ تعالیٰ الھٰکم التکاثر ○ حتی زرتم المقابر (التکاثر-۱و۲)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخشیٰ علیکم ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا وتلھیکم کما الھتھم (صحیح بخاری کتاب الرقاق وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنافسوا (صحیح مسلم)

مال و دولت کا بندہ نہ بن جائے، حرص و ہوس سے بچے، نفس کو غنی بنائے [1]

مال و دولت کو ضائع نہ کرے [2]

مال و دولت میں اپنے سے کم کو دیکھے [3]

مال و دولت کی حفاظت کرے، اگر کوئی شخص اپنے مال کی حفاظت اور اس کا بچاؤ کرتا ہوا قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے [4]

مال و دولت کو اپنے اوپر خرچ کرے، پھر اپنے اہل پر خرچ کرے، پھر جو بچے اسے رشتہ داروں پر خرچ کرے، پھر جو مال بچ جائے اسے اِدھر بھی خرچ کرے اور اُدھر بھی یعنی ہر ایک مستحق کو دے [5]

اگر مال بغیر حرص و سوال کے مل جائے تو لے لے، نفس کو مال کے پیچھے نہ لگائے [6]

اپنی عزت و آبرو بچانے کے لئے مال خرچ کرے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعس عبد الدینار والدرهم والقطیفة والخمیصة (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان هذا المال خضرة حلوة، فمن اخذه بطیب نفس بورك له فیه ومن اخذه باشراف نفس لم یبارك له فیه (صحیح بخاری کتاب الرقاق) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الغنیٰ عن کثرة العرض ولکن الغنیٰ غنی النفس (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینهیٰ عن قیل وقال وکثرة السوال واضاعة المال (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الی من فضل علیه فی المال والخلق فلینظر الیٰ من هو اسفل منه (صحیح بخاری کتاب الرقاق وروی مسلم نحوه فی کتاب الرقاق)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل دون ماله فهو شهید (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابدأ بنفسك فتصدق علیها فان فضل شیٔ فلاهلك فان فضل عن اهلك شیٔ فلذی قرابتك فان فضل عن ذی قرابتك شیٔ فهکذا وهکذا (صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جاءك من هذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذه والا فلا تتبعه نفسك (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ذبوا عن اعراضکم باموالکم (رواه الخطیب عن ابی هریرة بسند صحیح صحیح الجامع الصغیر جزء اول صـ ۶۴۴)

مختلف مقامات

مسجد

مسجد کے آداب صفحہ (۱۴۱) پر ملاحظہ فرمائیں۔

راستہ

ایذاء دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دے [1]

راستہ پر بیٹھنے سے بچے، اگر بیٹھنا ضروری ہو تو راستہ کے حقوق ادا کرے یعنی نگاہیں نیچی رکھے، اذیت دینے والی چیز کو راستے سے ہٹا دے، کسی کو تکلیف نہ پہنچائے، سلام کا جواب دے، اچھی باتوں کا حکم دے، بُری باتوں سے لوگوں کو روکے (راستہ نہ جاننے والے یا راستہ بھول جانے والے کو) راستہ بتائے، مظلوم کی مدد کرے، لوگوں سے خوش کلامی سے بات کرے [2]

راستہ میں قضائے حاجت نہ کرے [3]

جب راستہ کی چوڑائی کے متعلق اختلاف ہو تو راستے کی چوڑائی سات ہاتھ رکھے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعزل الأذی عن طریق المسلمین (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والجلوس فی الطرقات قالوا مالنا من مجالسنا بد، قال فاما اذا أبیتم فاعطوا الطریق حقہ، قالوا فما حق الطریق قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنھی عن المنکر (صحیح بخاری کتاب السلام عن ابی سعید) وفی روایۃ عن البراء فاھدوا السبیل وردوا السلام واعینوا المظلوم (رواہ الترمذی وحسنہ) وفی روایۃ عن ابی طلحۃ وحسن الکلام (صحیح مسلم)

[3] قال اتقوا اللعانین الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلھم (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اختلفتم فی الطریق فاجعلوہ سبعۃ اذرع (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تباہ شدہ بستیاں

اگر کسی ایسی بستی کے پاس سے گذرے جو عذابِ الٰہی سے برباد ہوگئی ہو تو اس میں داخل نہ ہو، اگر داخل ہونا پڑے تو روتا ہوا داخل ہو، اگر رونا نہ آئے تو نہ داخل ہو، اگر روتا ہوا اس میں داخل ہو تو سر کو ڈھانک لے اور تیزی کے ساتھ گذر جائے، ایسی بستی کے کنویں کا پانی نہ خود پیئے، نہ کسی کو پلائے اور نہ اس سے آٹا گوندھے[1]

سایہ دار مقام

سایہ دار مقام میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں قضائے حاجت نہ کرے[2]

بیت الخلاء

بیت الخلاء کے مسائل صفحہ (۱۰۶) پر ملاحظہ فرمائیں۔

گھر

اپنے اور دوسرے کے گھر کے آداب بالترتیب صفحہ (۴۷۰) اور صفحہ (۵۴۲) پر ملاحظہ فرمائیں۔

مجلس

جب لوگ بے دینی کی باتیں کریں تو ان کی مجلس میں نہ بیٹھے، اگر بھولے سے بیٹھ جائے تو یاد آنے کے بعد فوراً وہاں سے اٹھ جائے، ایسے لوگوں سے علیحدہ رہے لیکن انہیں نصیحت کرنا نہ چھوڑے، اگر وہ بے دینی کی باتیں نہ کریں تو ان کی مجلس میں بیٹھ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں[3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخلوا علیٰ ھؤلاء المعذبین الا ان تکونوا باکین فان لم تکونوا باکین فلا تدخلوا علیھم لا یصیبکم ما اصابھم (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ وصحیح مسلم) وفی روایۃ ثم تنع راسہ واسرع السیر حتی اجاز الوادی (صحیح بخاری کتاب المغازی) وفی روایۃ امرھم ان لا یشربوا من بئرھا ولا یستقوا منھا فقالوا قد عجنا منھا واستقینا فامرھم ان یطرحوا ذلک العجین (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب واذکر فی ثمود اخاھم صالحا وصحیح مسلم کتاب الزھد)

[2] قال اتقوا اللعانین الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلھم (صحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واذا رأیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ وامایُنسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین (الانعام - ۶۸) قال اللہ عزوجل وذر الذین اتخذوا دینھم لعبا ولھوا وغرتھم الحیوۃ الدنیا وذکر بہ (الانعام - ۷۰)

جب کسی مجلس میں یہ کہا جائے کہ کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھ جائے، اور اگر کہا جائے کہ مجلس سے اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جائے یا اگر کہا جائے کہ مل کر بیٹھ جاؤ تو مل کر بیٹھ جائے [1]

جہاں تک ہو سکے مجلس میں کشادگی رکھے [2]

دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے نہ بیٹھے [3]

جب دو آدمی سرگوشی کر رہے ہوں تو بغیر ان کی اجازت کے ان کے پاس نہ بیٹھے [4]

جب کسی مجلس میں آکر بیٹھے تو جہاں مجلس ختم ہو وہیں بیٹھ جائے یا اگر کہیں جگہ خالی ہو تو وہاں بیٹھ جائے [5]

اگر مجلس میں کسی جگہ گنجائش کم ہو تو وہاں نہ بیٹھے بلکہ وسیع تر جگہ تلاش کرے [6]

کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اُٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے [7]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یا ایھا الذین اٰمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا (المجادلۃ ۱۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر المجالس اوسعھا (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۹/۱۶۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنھما (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تناجی اثنان فلا تجلس الیھما حتی تستأذنھما (رواہ احمد عن ابن عمرو رجالہ ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ صـ ۱۶۷ وسندہ حسن)

[5] عن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتھی (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب والنسائی والترمذی وحسنہ) (ان رجلاً) رای فرجۃ فی الحلقۃ فجلس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاوی الی اللہ فاٰواہ اللہ (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتھی احدکم الی المجلس فان وسع لہ فلیجلس والا فلینظر اوسع مکان یراہ فیجلس (رواہ الطبرانی واسنادہ حسن۔ مجمع الزوائد ۸/۵۹)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا وتوسعوا (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب السلام)

اگر کوئی شخص کسی آنے والے شخص کے لئے کھڑا ہو جائے اور اپنی جگہ آنے والے شخص کو دیدے تو آنے والا شخص اس جگہ نہ بیٹھے [1]

اگر کوئی شخص ضرورتاً اُٹھ کر چلا جائے تو واپس آنے کے بعد وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے [2]

بغیر اجازت کے کسی شخص کے گھر میں اس کی عزت کی جگہ پر نہ بیٹھے [3]

ہامتہ کی ہمجلیس کو پیچھے ڈھکا کر نہ بیٹھے [4]

بہتر یہ ہے کہ اہلِ مجلس کا رُخ قبلہ کی طرف ہو [5]

اہل مجلس کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنا چاہیئے ورنہ یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے باعثِ حسرت ہوگی [6]

جب مجلس میں کوئی آئے تو اہل مجلس اس کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوں [7]

نوٹ:۔ ملاقات اور استقبال کے لئے کھڑا ہونا اس سے مستثنیٰ ہے اسکا ذکر قیام کے عنوان میں صفحہ (۵۴۵) پر ملاحظہ فرمائیں۔

[1] عن ابی بکرۃ قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الرجل للرجل من مجلسہ ان یجلس فیہ (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح وروای احمد وابوداؤد عن ابن عمر نحوہٗ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۹/۱۶۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فھو احق بہ (صحیح مسلم کتاب السلام)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤمن الرجل فی اھلہ ولا فی سلطانہ ولا تجلس علی تکرمتہ فی بیتہ الا باذنہ (صحیح مسلم باب من احق بالامامۃ ۱/۲۷۰)

[4] عن شرید قال انا جالس ھکذا وقد وضعت یدی الیسری خلف ظھری واتکأت علی الیۃ یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتقعد قعدۃ المغضوب علیھم (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۹/۱۶۸)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شئ سیدا وان سید المجالس قبالۃ القبلۃ (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہٗ حسن۔ مجمع الزوائد ۸/۵۹)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قعد قوم لا یذکرون اللہ عزوجل ویصلون علی النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) الا کان علیھم حسرۃ یوم القیٰمۃ وان دخلوا الجنۃ للثواب (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۹/۱۶۶) وفی روایۃ الا کان علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم (رواہ الترمذی والحاکم واحمد وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد ۱ جزء ۱ صـ ۱۱۴) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع قوم ثم تفرقوا لم یذکروا اللہ کانما تفرقوا عن جیفۃ حمار (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۹/۱۶۶)

[7] کانوا اذا رأوہ (ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) لم یقوموا لما یعلمون من کراھیتہ لذالک (رواہ الترمذی وصححہ)

اگر مجلس میں صرف تین آدمی ہوں تو دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں [1]

جب کسی مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ کرے تو یہ دعاء پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ،
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔

ترجمہ:۔ اللہ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، اے اللہ، تو اپنی حمد کے ساتھ ہر قسم کی کمزوری سے پاک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی الٰہ نہیں سوائے تیرے، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

اگر اس مجلس میں کوئی غلط بات اس سے سرزد ہو گئی ہو گی، تو یہ دعاء اس کے لئے کفارہ ہو جائے گی اور اگر اس نے مجلس میں صرف نیک باتیں کہی ہوں گی تو یہ دُعاء اس کی نیکیوں کے لئے مہر بن جائے گی [2]

مختلف ٹولیاں بنا کر الگ الگ نہ بیٹھیں [3]

بازار

بازار شہر کا بدترین مقام ہوتا ہے لہٰذا بازار میں بے ضرورت وقت نہ گذارے [4]

بازار میں لڑنے جھگڑنے، شور و غل کرنے اور وہاں کے لغو اور بیہودہ مشاغل میں شرکت کرنے سے

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون صاحبھما فان ذالک یحزنہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب السلام)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال سبحان اللہ الخ فقالھا فی مجلس ذکر کانت کالطابع یطبع علیہ ومن قالھا فی مجلس لغو کانت کفارۃ لہ (رواہ الطبرانی والحاکم ۱/۵۳۷ وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء اوّل صہ ۱۲۰)

[3] جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ جلوس فقال مالی اراکم عزین (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۳۳۶) وفی روایۃ اذا خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأنا حلقا فقال مالی اراکم عزین (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ ۱/۱۸۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض البلاد الی اللہ اسواقھا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

پرہیز کرے [1]

بازار میں پہنچ کر یہ دعاء پڑھے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ :- نہیں کوئی الٰہ سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جو شخص اس دعاء کو پڑھے تو اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس لاکھ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس لاکھ درجے بلند کئے جاتے ہیں [2]

حرمین شریفین

حرمین شریفین کے آداب صفحہ (۴۶۳) تا صفحہ (۴۶۹) پر ملاحظہ فرمائیں۔

چراگاہ

چراگاہ کے مسائل صفحہ (۶۹۱) پر ملاحظہ فرمائیں۔

قبرستان

قبرستان کے مسائل صفحہ (۸۳۶) پر ملاحظہ فرمائیں۔

دوسرے مقامات

مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی دوسرے مقام کو متبرک سمجھ کر اس کی زیارت کیلئے سفر نہ کرے [3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم وھیشات الاسواق (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی السوق لا الٰہ الا اللہ ... کتب اللہ لہ بھا الف الف حسنۃ ومحی عنہ بھا الف الف سیئۃ ورفع لہ الف الف درجۃ (رواہ الترمذی واحمد عن عمر رضہ وسندہ حسن ورواتہ ثقات اثبات وصححہ الحاکم ورواہ الحاکم عن ابن عمر وصححہ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صـ ۲۵۶ ومرعاۃ ۵/۲۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد، مسجد الحرام ومسجدی ومسجد الاقصیٰ (صحیح بخاری کتاب المناسک ۳/۲۵ وصحیح مسلم کتاب الحج ۱/۵۸۱)

بعض ناجائز افعال واشیاء

نسب اور وطن پر فخر کرنا

کافر آباء واجداد پر فخر نہ کرے [1]

اپنے حسب ونسب پر گھمنڈ نہ کرے، دوسرے کے حسب ونسب پر طعن نہ کرے [2]

حسب ونسب کو قیامت کے دن نجات کا ذریعہ نہ سمجھے [3]

نسب وخاندان کو شرف وبزرگی کا معیار نہ سمجھے، نسب وخاندان کو صرف آپس میں تعارف کا ذریعہ سمجھے، شرف وبزرگی کا معیار صرف تقوی کو سمجھے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتھین اقوام یفتخرون بآبائھم الذین ماتوا انما ھم فحم جھنم او لیکونن اھون علی اللہ من الجعل الذی یدھدہ الخراء بانفہ ان اللہ اذھب عنکم عبیۃ الجاھلیۃ وفخرھا بالأبلعا انما ھو مؤمن تقی وفاجر شقی، الناس بنو آدم وآدم خلق من التراب (رواہ الترمذی فی ابواب المناقب وحسنہ وحسنہ الالبانی۔ التعلیقات علی المشکوۃ ۳/۱۳۷۳ وروی نحوہ ابوداؤد فی کتاب الادب ۲/۳۵۰)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اوحی الیّ ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد (صحیح مسلم کتاب الجنۃ)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنتان فی الناس ھما بھم کفر: الطعن فی النسب والنیاحۃ علی المیت (صحیح مسلم کتاب الایمان) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فی امتی من الجاھلیۃ لا یترکونھن: الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب.... (صحیح مسلم کتاب الجنائز)

[3] قال اللہ تبارک وتعالی: فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون (المؤمنون۔۱۰۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن)

[4] قال اللہ تبارک وتعالی: یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ان اللہ علیم خبیر ○ (الحجرات۔۱۳)

قومی عصبیّت کو نہ اُبھارے، نہ قومی عصبیّت وحمیت کی دعوت دے۔ نہ قومی عصبیت کے لئے لڑے یہ کفر کے کام ہیں ان سے بچے [1]

اپنا نسب نہ بدلے یعنی کسی دوسرے کو اپنا باپ نہ بنائے [2]

نشہ لانے والی چیزیں

ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے [3]

جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے اس میں سے قلیل مقدار کا کھانا، پینا بھی حرام ہے [4]

نشہ آور چیز کا سرکہ نہ بنائے [5]

شربت بنانے کے لئے خشک کھجور اور کچی کھجور کو ساتھ نہ بھگوئے، کھجور اور خشک انگور کو ساتھ نہ بھگوئے اور نہ کچی کھجور اور تر کھجور کو ساتھ بھگوئے بلکہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوئے (ساتھ بھگونے سے جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے) [6]

[1] کان من المهاجرین رجل لعّاب فکسع انصاریًا فغضب الانصاری غضبا شدیدًا حتی تداعوا وقال الانصاری یا للانصار وقال المهاجری یا للمهاجرین فخرج النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم فقال ما بال دعوی اهل الجاهلیة..... دعوها فانها خبیثة (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء و صحیح مسلم کتاب البر والصلة) قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم من قاتل تحت رایة عمّیة یغضب لعصبة او یدعوا الی عصبة او ینصر عصبة فقتل فقتلة جاهلیة وفی روایة لیس من امتی (صحیح مسلم کتاب الامارة باب الامر بلزوم الجماعة)

[2] قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم: من ادعی الی غیر ابیه وهو یعلم فالجنة علیه حرام (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم کل مسکر حرام (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم ما اسکر کثیرہ فقلیله حرام (رواه احمد وابن ماجة والدارقطنی عن ابن عمر رضی اللّٰه عنه وسنده صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۸ صـ ۱۴۹)

[5] سئل رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم عن الخمر یتخذ خلًا فقال لا (صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم لا تنبذوا الزهو والرطب جمیعا ولا تنبذوا الزبیب والتمر جمیعا ولکن انبذوا کل واحد منهما علی حدته (صحیح بخاری) وفی روایة نهی رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم عن خلیط التمر والبسر من خلیط الزبیب والتمر من خلیط الزهو والرطب وقال انتبذوا کل واحد علی حدته (صحیح مسلم) وفی روایة قال ارمی من شربة منکم فلیشربه زبیبًا فردًا او تمرًا فردًا او بسرًا فردًا (صحیح مسلم)

نشہ آور چیز کو دوا کے طور پر بھی استعمال نہ کرے [1]

اگر کشمش وغیرہ کو بھگو کر شربت بنائے تو اسے تیسرے دن کی شام تک پئے پلائے، اگر شربت پھر بھی بچ جائے تو اسے پھینک دے [2]

نشہ آور چیز کی خرید و فروخت نہ کرے [3]

نشہ آور چیز کے بنانے میں کسی قسم کا تعاون نہ کرے مثلاً :۔ نہ شراب بنانے کے لئے انگور کا رس نکالے، نہ شراب بنانے کے لئے انگور بیچے اور نہ خریدے۔ نہ شراب کو اٹھا کر کہیں لے جائے وغیرہ وغیرہ [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیس بدواء ولکنہ داء (صحیح مسلم)

[2] کان ینقع لہ الزبیب فیشربہ الیوم والغد وبعد الغد الی مساء الثالثۃ ثم یأمر بہ فیسقی (الخادم) او یہراق (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی حرم شربہا حرم بیعہا (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جبریل ان اللہ عز وجل لعن الخمر وعاصرہا ومعتصرہا وشاربہا وحاملہا والمحمولۃ الیہ وبائعہا ومبتاعہا وساقیہا ومستقیہا (رواہ احمد عن ابن عباس وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۶ ص ۱۱۶ ۔ وروی ابن ماجۃ نحوہ عن ابن عمر وسندہ صحیح۔ التعلیقات علی المشکوٰۃ ۲/۸۴۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

فتور پیدا کرنے والی چیزیں

دماغ میں فتور پیدا کرنے والی چیز نہ کھائے، نہ پیئے [1]

غصّہ

غصہ نہ کرے [2]

اگر غصّہ آئے تو اُسے پی جائے، غصہ دلانے والے کو معاف کردے [3]

جب غصّہ آئے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے [4]

کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، اگر بیٹھنے کے بعد بھی غصّہ نہ جائے تو لیٹ جائے [5]

[1] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۷/۱۳۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغضب (صحیح بخاری)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموات والارض اعدت للمتقین ○ الذین ینفقون فی السرآء والضرآء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس (آل عمران۔ ۱۳۱)

[4] استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یسب صاحبہ مغضبا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم کلمۃ لو قالھا لذھب عنہ ما یجد لو قال اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (صحیح بخاری کتاب الادب وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غضب احدکم وھو قائم فلیجلس فان ذھب عنہ الغضب والا فلیضطجع (رواہ احمد وسندہٗ متصل ورجالہ رجال الصحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹، ص ۸۱، ۸۲ سندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۳/۱۴۱۵)

ظلم

کسی پر ظلم نہ کرے [1] نہ کسی پر ظلم ہونے دے [2]

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص پر اس کی عزت و آبرو یا کسی معاملہ میں ظلم کیا ہو تو اُسے چاہیئے کہ دنیا میں مظلوم سے معاف کرالے ورنہ میدانِ محشر میں اس کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر ظالم کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم کے گناہ اس پر لاد دئے جائیں گے [3]

فال نکالنا

کسی کام کرنے کے لئے فال نہ نکالے، یہ شیطانی کام ہے [4]

بدشگونی اور نحوست

بدشگونی نہ لے، بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے، اسے بے حقیقت سمجھے، بدشگونی کو شرک سمجھے، جس کام کا ارادہ کیا ہے اُسے کرے، بدشگونی کی وجہ سے کسی کام سے باز نہ رہے ورنہ شرک کا مرتکب ہوگا [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظلم ظلمات یوم القیٰمہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالماً او مظلوماً (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درھم، ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم یکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ (صحیح بخاری)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ حرمت علیکم المیتۃ وان تستقسموا بالازلام (المآئدۃ ۳)
قال تبارک وتعالیٰ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان (المآئدۃ - ۹۰)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعدوی ولا طیرۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطیرۃ شرک (رواہ احمد وروی نحوہٗ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی ۱۹۹/۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ردتہ الطیرۃ من حاجۃ فقد اشرک (رواہ احمد وسندہٗ حسن۔ بلوغ ۱۹۸/۱۷)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک شیٔ یجدہ احدکم فی نفسہ فلا یصدنکم (صحیح مسلم کتاب السلام)

کسی چیز میں نحوست کا عقیدہ نہ رکھے، اگر نحوست ہوتی تو گھر، گھوڑے، اور عورت میں ہوتی (لیکن ان میں بھی نہیں) [1]

صفر کے مہینہ کو اور اُلو کو منحوس نہ سمجھے [2]

جو شخص بدشگونی کے خیال سے کسی کام سے رُک جائے تو اس نے شرک کیا، اسے چاہیئے کہ اس کے کفارہ میں یہ دُعاء پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

ترجمہ:۔ اے اللہ، کوئی بھلائی نہیں آتی مگر تیری طرف سے، کوئی بُرائی نہیں پہنچتی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں [3]

نجوم وکہانت

کہانت یعنی آئندہ کی خبریں بتانا بالکل لغو ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں، جنات جو ایک آدھ بات اوپر بادل کے پاس جاکر سُن آتے ہیں وہ اسے کاہنوں کے کان میں آکر ڈال جاتے ہیں، پھر وہ کاہن اپنی طرف سے سو جھوٹی باتیں اس میں ملا کر بیان کرتے ہیں [4]

کہانت کی کمائی نہ کھائے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان الشوم فی شیء ففی الدار والمرأۃ والفرس (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا صفر ولا ھامۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ردتہ الطیرۃ من حاجۃ فقد اشرک قالوا یا رسول اللہ ما کفارۃ ذالک قال ان یقول اللھم لا خیر..... الخ (رواہ احمد عن عبداللہ بن عمرو وسندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۸، ص ۱۹۸)

[4] سئال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناس عن الکھان فقال لیس بشیء فقال یا رسول اللہ انھم یحدثونا احیانا بشیء فیکون حقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الکلمۃ من الحق یخطفھا الجنی فیقرھا فی اذن ولیہ فیخلطون معھا مائۃ کذبۃ (صحیح بخاری کتاب الطب) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الملائکۃ تتحدث فی العنان والعنان الغمام بالامر یکون فی الارض فتسمع الشیاطین الکلمۃ فتقرھا فی اذن الکاھن (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق)

[5] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن (صحیح بخاری کتاب الطب)

علم نجوم نہ سیکھے [1]

نجومی یا کاہن کے پاس نہ جائے، اس سے کچھ نہ پوچھے، اگر کسی چیز کے متعلق اس سے پوچھے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی [2]

اگر کاہن یا نجومی کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے کفر کیا [3]

ستاروں کے اثر، پنچھر وغیرہ پر یقین نہ رکھے [4]

جادو

جادو نہ کرے، نہ جادو سیکھے، یہ بہت بڑا گناہ بلکہ کفر ہے [5]

یہ یقین رکھے کہ جادوگر کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں [6]

جادو سے باذن اللہ نفع نقصان پہنچ سکتا ہے، ذہن متاثر ہو سکتے ہیں، لڑائی جھگڑا ہو سکتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو تو جادو سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۶ ص ۱۳۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسألہ عن شیء لم تقبل صلوٰة اربعین لیلة (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تأتوا الکہان (صحیح مسلم کتاب السلام)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی کاہنا او عرافا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۶ ص ۱۳۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نوء (صحیح مسلم)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واتبعوا ما تتلوا الشیٰطین علی ملک سلیمٰن وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر (البقرۃ ۔ ۱۰۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا الموبقات الشرک باللہ والسحر (صحیح بخاری کتاب الطب)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولقد علموا لمن اشتراہ ما لہ فی الاخرۃ من خلاق (البقرۃ ۔ ۱۰۲)

[7] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فیتعلمون منہما ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہ وما ہم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم (البقرۃ ۔ ۱۰۲)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جادو کے اثر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا رہے [1]

جادو جن چیزوں پر کیا گیا ہو انہیں نکلوا ڈالے اور کہیں دفن کر دے [2]

جادو کی تصدیق نہ کرے یعنی بغیر اذن اللہ اُسے مؤثر نہ سمجھے [3]

جادو کا علاج جادو سے نہ کرے [4]

خودکشی

خودکشی ہرگز نہ کرے، خودکشی کرنے والا ہمیشہ دوزخ میں رہے گا [5]

خودکشی کا ارادہ ایک لغو فعل ہے اس لئے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو (یعنی جب تک اللہ تعالیٰ کا مقررہ وقت نہ آجائے) [6]

ارتداد

مرتد کو قتل کر دے [7]

[1] قال اللہ تعالیٰ: قل اعوذ برب الفلق ○ من شر ما خلق ○ ومن شر غاسق اذا وقب ○ ومن شر النفّٰثٰت فی العقد ○ (قل اعوذ برب الفلق ـــ اتا ہم)

[2] فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم البئر حتی استخرجہ (صحیح بخاری کتاب الطب) وفی روایۃ امر بھا فدفنت (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یدخلون الجنۃ: مدمن خمر وقاطع رحم ومصدق بالسحر (مسند احمد)

[4] سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرۃ فقال ھو من عمل الشیطان (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۸۴)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہٖ یتوجأ بھا فی بطنہ فی نار جہنم خالدًا مخلّدًا فیھا ابدًا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتبًا مؤجلًا (آل عمران۔ ۱۴۵)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاث: الثیب الزانی، النفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق الجماعۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

گناہ

کسی گناہ کو حقیر نہ سمجھے [۱]
ہر اس کام کو گناہ سمجھے جو دل میں کھٹکے اور اس کا لوگوں پر ظاہر ہونا ناگوار ہو [۲]
گناہ کو مٹانے کے لئے گناہ کے بعد نیکی کرے [۳]
اگر گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کرے، توبہ کرے اور پھر اس گناہ کو نہ کرے [۴]

تکبر

تکبر ہرگز نہ کرے یعنی حق بات کا انکار نہ کرے اور لوگوں کو حقیر نہ سمجھے [۵]
انکساری اور تواضع اختیار کرے [۶]

[۱] قال انسؓ انکم لتعملون اعمالا ھی ادق فی اعینکم من الشعر ان کنا نعدھا علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الموبقات (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ومحقرات الذنوب فانما مثل محقرات الذنوب کمثل قوم نزلوا بطن واد فجاء ذا بعود وجاء ذا بعود حتی حملوا ما انضجوا بہ خبزھم وان محقرات الذنوب متی یؤخذ بھا صاحبھا تھلکہ (رواہ احمد عن سھل بن سعد وسندہٗ حسن۔ فتح الباری جزء ۱۴ صـ ۱۱۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاثم ما حاک فی صدرک وکرھت ان یطلع علیہ الناس (صحیح مسلم کتاب البر)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان الحسنات یذھبن السیئات (ھود-۱۱۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہ)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون (آل عمران-۱۳۵)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر.... الکبر بطر الحق وغمط الناس (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا (صحیح مسلم کتاب الجنۃ باب الصفات الذی یعرف بھا فی الدنیا اھل الجنۃ ۲/۵۴۳)

افعالِ محمودہ

ہدیہ و تحفہ

کسی شخص کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے [1]

ہدیہ کتنا ہی حقیر ہو اُسے قبول کرے [2]

ہدیہ کے بدلے میں ہدیہ بھیجے [3] اگر بدلہ میں دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس کے ہدیہ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اس ہدیہ کو ظاہر کرے، چھپائے نہیں [4]

ہدیہ کو رد نہ کرے خصوصاً خوشبو اور خوشبودار پھول کے ہدیہ کو ہرگز رد نہ کرے [4]

اگر اولاد میں سے کسی کو ہدیہ یا تحفہ دے تو باقی اولاد کو بھی اسی قسم کا ہدیہ دے۔ اگر سب کو یکساں قسم کا ہدیہ نہ دے سکے تو جس کو دیا ہے اس سے بھی واپس لے لے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو فرسن شاۃ (صحیح بخاری کتاب الھبۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اھدی الی ذراع او کراع لقبلت (صحیح بخاری)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل الھدیۃ و یثیب علیھا (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجیبوا الداعی ولا ترد وا الھدیۃ ولا تضربوا المسلمین (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ۹۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فانہ خفیف المحمل طیب الریح (صحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الطیب (صحیح بخاری)

[5] عن النعمان بن بشیر قال ان اباہ اتی بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ھذا غلاماً فقال أکل ولدک نحلت مثلہ قال لا قال فارجعہ وفی روایۃ فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم قال فرجع عطیتہ (صحیح بخاری کتاب الھبۃ و صحیح مسلم)

[4] فان لم یجد فلیثن بہ فمن اثنی بہ فقد شکرہٗ و من کتمہ فقد کفرہٗ (ابوداؤد، ترمذی۔ سندہ حسن)

اگر کسی کو قرض دے تو پھر مقروض سے نہ کسی قسم کا ہدیہ قبول کرے اور نہ اس کی سواری پر بیٹھے سوائے اس صورت کے کہ یہ باتیں پہلے سے جاری ہوں [1]

ہدیہ دے کر واپس نہ لے [2]

باپ اپنی اولاد کو ہدیہ دے کر واپس لے سکتا ہے [3]

اگر پڑوسیوں میں تحفہ بھیجنا ہو تو اس پڑوسی کو ترجیح دے جس کا دروازہ سب سے زیادہ قریب ہو [4]

اس نیت سے کسی کو تحفہ نہ دے کہ بدلہ میں زیادہ مل جائے [5]

سرکاری ملازم کو ایسا تحفہ نہیں لینا چاہیئے جو اُسے اس کے عہدے کی وجہ سے دیا جا رہا ہو [6]

کافر کو بھی تحفہ دیا جا سکتا ہے [7]

اگر کافر تحفہ بھیجے تو اُسے قبول کر لے [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقرض احدکم قرضًا فاھدٰی الیہ او حملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ ولا یقبلھا الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذالک (رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۸۶۰)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل یعطی عطیۃ او یھب ھبۃ فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والترمذی عن ابن عباس وابن عمر وصححہ الترمذی)

[4] قالت عائشۃ یا رسول اللہ ان لی جارین فالی ایّھما اھدی قال الی اقربھما منک بابا (صحیح بخاری کتاب الھبۃ)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تمنن تستکثر (المدثر۔ ۶)

[6] استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الازد فلما قدم قال ھذا لکم وھذا اھدی لی قال فھلا جلس فی بیت ابیہ او بیت امہ فینظر یھدٰی لہ ام لا (صحیح بخاری)

[7] جاءت حلل فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا حلۃ فکساھا عمر اخا لہ بمکۃ مشرکا (صحیح بخاری کتاب الھبۃ)

[8] ان یھودیہ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ مسمومۃ فاکل منھا (صحیح بخاری) جاء رجل مشرک مشعان طویل بغنم یسوقھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیعا ام عطیۃ او قال ام ھبۃ (صحیح بخاری)

اگر تحفہ میں کوئی ایسی چیز آجائے جس کا استعمال خود اس کے لئے حرام ہو تو وہ چیز اس کو دیدے جس کے لئے وہ حلال ہو[1]

حالتِ احرام میں اگر بڑی شکار ہدیہ میں دیا جائے تو اُسے قبول نہ کرے[2]

ہبہ (عطیّہ)

اگر اپنے کسی بچہ کو کوئی چیز ہبہ کرے تو سب بچوں کو اسی کے مثل دے[3]

ہبہ کی ہوئی چیز واپس نہ لے، البتہ باپ اپنی اولاد سے ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے[4]

اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اگر ورثے میں ملے تو لے لے[5]

اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اگر بکتی ہوئی دیکھے تو اُسے نہ خریدے[6]

[1] عن علی قال اھدی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فلبستھا فرأیت الغضب فی وجھہ فشققتھا بین نسائی (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ عزوجل: حرم علیکم صید البر ما دمتم حرما (المائدۃ - ۹۶) قال الصعب بن جثامۃ انہ اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا وحشا وھو بالابواء او بودان وھو محرم فرد..... وقال لیس بنا رد علیک ولکنا حرم (صحیح بخاری کتاب الھبۃ)

[3] قال بشیر انی نحلت ابنی ھذا غلاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أکل ولدک نحلت مثلہ قال لا قال فارجعہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل یعطی عطیۃ او یھب ھبۃ فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ عن ابن عباس وابن عمرؓ، صححہ الترمذی)

[5] ان امرأۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانھا ماتت قال فقال وجب اجرک ورھا علیک المیراث (صحیح مسلم کتاب الصوم باب قضاء الصیام عن المیت ۱/۴۶۴)

[6] قال عمر حملت علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان اشتریہ منہ فظننت انہ بائعہ برخص فسالت عن ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ وان اعطاکہ بدرھم واحد فان العائد فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ (صحیح بخاری کتاب الھبۃ)

اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز عمر بھر کے لئے دے دے تو یہ جائز ہے، اس ہبہ کو عمریٰ کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز اس شرط پر دے دے کہ اگر میں پہلے مر گیا تو یہ چیز تمہاری ہے اور اگر تم پہلے مر گئے تو یہ چیز میں واپس لے لوں گا تو یہ ہبہ بھی جائز ہے، اسے رُقبیٰ کہتے ہیں۔ عمریٰ اور رُقبیٰ دونوں صورتوں میں وہ چیز ہبہ کرنے والے کو کسی حالت میں واپس نہیں ہوگی اگرچہ وہ ہبہ کرتے وقت واپسی کی شرط ہی کیوں نہ کرلے، اس کی یہ شرط باطل ہوگی، وہ چیز جس کو ہبہ کی گئی ہے اسی کی رہے گی اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی [1]

نوٹ:۔ عمریٰ اور رُقبیٰ عاریت کے مثل نہیں ہیں، اس لئے کہ عاریت میں کوئی چیز ہبہ نہیں کی جاتی بلکہ جس کو ضرورت ہوتی ہے وہ خود طلب کر کے کچھ وقت کے لئے اس کو اپنے استعمال میں لاتا ہے اور پھر واپس کر دیتا ہے۔

بہتر یہ ہے کہ عمریٰ نہ کرے [2]

عورت اپنی باری کا دن اپنے شوہر کی دوسری بیوی کو ہبہ کر سکتی ہے [3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمریٰ جائزۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا لمن وہبت لہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعمر عمریٰ فہی للذی اعمرہا حیاً و میتاً ولعقبہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترجع الی الذی اعطاہا لانہ اعطی عطاءً وقعت فیہا المواریث (صحیح مسلم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضیٰ فیمن اعمر عمریٰ لہ ولعقبہ فہی لہ بتلۃ لا یجوز للمعطی فیہا شرط ولا ثنیا (صحیح مسلم کتاب الہبات) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرقبیٰ جائزۃ لاہلہا (رواہ الترمذی وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری ۲/۱۶۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمریٰ لمن اعمرہا والرقبیٰ لمن ارقبہا والعائد فی ہبتہ کالعائد فی قیئہ (رواہ النسائی وسکت علیہ الحافظ فتح الباری ۲/۱۶۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فی العمریٰ) امسکوا علیکم اموالکم ولا تفسدوہا فمن اعمر عمریٰ فہی للذی اعمر حیاً و میتاً ولعقبہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترقبوا فمن ارقب شیئاً فہو سبیل المیراث (رواہ احمد و ابوداؤد و النسائی وسندہ جید بلوغ ۱۵/۱۴۶)

[3] فلما کبرت (سودۃ رض) جعلت یومہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ (صحیح مسلم کتاب النکاح)

عاریت

کسی چیز کو عاریۃً طلب کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں [1]
اگر کوئی شخص عاریۃً کوئی چیز طلب کرے تو انکار نہ کرے [2]
بکری، گائے اور اونٹ کا ڈول عاریۃً ضرور دے، نر کو جست کرانے کے لئے بھی عاریۃً ضرور دے [3]
عاریۃً لی ہوئی چیز واپس کر دے، اگر کوئی شخص ضامن ہو تو واپسی کی ذمہ داری اس پر ہوگی [4]

قناعت

جو نعمتیں دوسروں کو دی گئی ہیں ان کو للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھے [5]
دنیا میں اس طرح رہے جیسے مسافر یا راہ گیر [6]
دل کو غنی رکھے، مال و دولت کی طمع نہ کرے [7]
حسن، قوت، صحت، مال و دولت میں اس شخص کو دیکھے جو اپنے سے کمتر ہو، اپنے سے برتر کو نہ دیکھے [8]

[1] کان فزع بالمدینۃ فاستعار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا من ابی طلحۃ (صحیح بخاری کتاب الھبۃ)

[2] قال اللہ تعالیٰ: فویل للمصلین ○ الذین ھم عن صلاتھم ساھون ○ الذین ھم یرآؤن ○ ویمنعون الماعون (اما ایت الذی ۴ تا ۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا یؤدی حقھا الا اقعد لھا یوم القیمۃ بقاع قرقر تطؤہ قلنا یا رسول اللہ وما حقھا قال اطراق فحلھا واعارۃ دلوھا (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العاریۃ مؤداۃ والزعیم غارم (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ فتح الباری ۶/۱۶۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الید ما اخذت حتی تؤدیہ (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح۔ فتح الباری ۶/۱۶۹)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تمدن عینیک.. الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیاۃ الدنیا (طٰہٰ ۱۳۱)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الغنی عن کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ بالمال والخلق فلینظر الی من ھو اسفل منہ ممن فضل علیہ (صحیح مسلم کتاب الزھد)

قناعت کو فلاح کا ذریعہ سمجھے [1]

درگذر

غصہ کو پی جائے اور درگذر کرے [2]
برائی کے بدلے میں بھلائی کرے [3]

توبہ

اگر نادانی سے گناہ کر بیٹھے تو فوراً توبہ کرے، دیر نہ لگائے، موت کے وقت توبہ کرنا بے کار ہے [4]
توبہ صدق دل سے کرے [5]
گناہ کے بعد نیک کام کرے [6]
توبہ کرنے کے بعد پھر اس گناہ کو نہ کرے، بلکہ اچھے عمل کرتا رہے، ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعہ اللہ بما آتاہ (صحیح مسلم)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وسارعوا الیٰ مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموات والارض اعدت للمتقین ○ الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس (آل عمران۔ ۱۳۳۔۱۳۴)
قال اللہ تعالیٰ: ولمن صبر وغفر ان ذلک من عزم الامور (الشوریٰ۔ ۴۳)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ (المؤمنون۔ ۹۶)

[4] قال اللہ تعالیٰ: انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب (النسآء۔ ۱۷) وقال اللہ تعالیٰ: ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتیٰ اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن (النسآء۔ ۱۸)

[5] قال اللہ تعالیٰ: توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا (التحریم۔ ۸)

[6] قال اللہ تعالیٰ: الا من ظلم ثم بدل حسنا بعد سوء فانی غفور رحیم (النمل۔ ۱۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصحہ)

[7] قال اللہ عزوجل: الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما ○ ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا (الفرقان۔ ۷۰ و ۷۱)

اگر اتفاقاً گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ کو یاد کرے، گناہ کی معافی مانگے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معاف کرنے والا نہیں [1]

بہتر یہ ہے کہ توبہ کے لئے بہت اچھا وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردے گا [2]

وقار

بے ہودہ مشاغل میں شریک نہ ہو، اگر لغو مشاغل کے پاس سے گذرے تو ان کی طرف التفات نہ کرے، شریفانہ انداز سے گذر جائے [3]

جھوٹ نہ بولے [4]

ہر سُنی سنائی بات کو بیان نہ کرے [5]

تمام لغو مشاغل سے پرہیز کرے، حتیٰ کہ لغو بات سُننے بھی نہیں، لایعنی (یعنی بے فائدہ) باتوں سے پرہیز کرے [6]

[1] قال اللہ تعالیٰ: والذین اذا فعلوا فاحشۃ اوظلموآ انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصرّوا علیٰ ما فعلوا وھم یعلمون (آل عمران۔ ۱۳۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطھر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہٗ (ترمذی۔ سندہ صحیح۔ التعلیقات لاحمد شاکر وفی روایۃ ابی داؤد وابن ماجۃ والنسائی والترمذی ما من رجل یذنب ذنبا فیتوضأ ویحسن الوضوء ثم یصلی رکعتین فیستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ۔ سندہٗ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۳۴)

[3] قال اللہ تعالیٰ: والذین لا یشھدون الزور واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما (الفرقان۔ ۷۲)

[4] قال اللہ تعالیٰ: واجتنبوا قول الزور (الحج۔ ۳۰)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفیٰ بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع (صحیح مسلم)

[6] قال اللہ تعالیٰ: والذین ھم عن اللغو معرضون (المؤمنون۔ ۳) وقال اللہ تعالیٰ واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ (القصص۔ ۵۵) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ (رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ولہ شواھد عن ابی بکر وابی ذر وعلی وزید وحسین۔ بلوغ ۱/۸۸ و ۱۹/۲۵۷ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۳۶۱)

چال میں میانہ روی اختیار کرے، نہ بھاگے، نہ دوڑے بلکہ شریفانہ انداز سے عاجزانہ چال چلے، چال سے گھبراہٹ ظاہر نہ ہو [1]

عورتیں اس طرح نہ چلیں کہ ان کے زیورات کی آواز دوسروں کو سنائی دے [2]

عورتیں اپنی زینت کی تمام چیزیں چھپائے رہیں اور جب باہر نکلیں تو چہرہ پر نقاب یا گھونگھٹ بھی ڈال لیں [3]

چیخ چلاتے نہیں، آہستہ آواز سے بات کرے [4]

زیادہ بات چیت نہ کرے، کم گوئی اختیار کرے [5]

نظریں نیچی رکھے [6]

بے ضرورت سر راہ نہ بیٹھے [7]

جاہلوں سے نہ اُلجھے بلکہ صاحب سلامت کہتا ہوا گذر جائے [8]

[1] قال اللہ تبارک: واقصد فی مشیک (لقمٰن-۱۹) قال اللہ عزوجل: ولا تمش فی الارض مرحا (اسرآء-۳۷) قال اللہ تبارک وتعالیٰ وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا (الفرقان-۶۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیتم الصلوٰۃ فلا تأتوھا وانتم تسعون وأتوھا وانتم تمشون علیکم الوقار والسکینۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ للبخاری)

[2] قال اللہ تعالیٰ، ولا یضربن بأرجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن (النور-۳۱)

[3] قال اللہ تعالیٰ ولا یبدین زینتھن (النور-۳۱) وقال اللہ تعالیٰ یدنین علیھن من جلابیبھن (الاحزاب-۵۹)

[4] ذکر اللہ تعالیٰ قول لقمٰن لابنہ واغضض من صوتک (لقمٰن-۱۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرًا او لیسکت (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا (رواہ الطبرانی وسندہٗ جید، ورجالہ ثقات۔ بلوغ جزء ۱۹ ص ۲۶۰)

[6] قال اللہ تعالیٰ: قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (النور-۳۰) قال اللہ تعالیٰ: قل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن (النور-۳۱)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والجلوس فی الطرقات (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[8] قال اللہ تعالیٰ: واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلامًا (الفرقان-۶۳) قال اللہ تعالیٰ اعرض عن الجاھلین (الاعراف-۱۹۹)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اگر نیک بات کسی کو بتائے تو خود بھی اس پر عمل کرے، قول و فعل میں تضاد نہ ہو[1]

چھینک آئے تو آواز کو پست کرے۔ منہ کو ڈھانک لے[2]

جماہی آئے تو حتی الامکان اسے روکے، اگر نہ رُکے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے[3]

لباس، وضع قطع غرض کہ ہر چیز میں خوبصورتی اختیار کرے[4]

ایک جوتا پہن کر نہ چلے[5]

تعالی نہ کرے[6]

کسی کے یہاں خارج ہونے پر نہ ہنسے[7]

نوحہ و ماتم، نالہ و شیون نہ کرے[8]

اہل و عیال کی بے راہ روی کو برداشت نہ کرے، انہیں سیدھے راستہ پر لگائے[9]

[1] قال اللہ تعالیٰ: کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون (الصف-۳)

[2] اذا عطس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غطی وجھہ بیدہ او ثوبہ وغض بھا صوتہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاوب احدکم فلیرد ما استطاع (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاوب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جمیل یحب الجمال (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمشی احدکم فی نعل واحدۃ (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا (رواہ ابوداؤد والترمذی فی ابواب صفۃ القیامۃ وصححہ)

[7] وعظھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مضحکھم من الضرطۃ فقال لم یضحک احدکم مما یفعل (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[9] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: قوا انفسکم واھلیکم نارا (التحریم-۶)

لوگوں کو ہنسانے کے لئے بھی جھوٹ نہ بولے [1]

بازار میں شور وغل کرنے، لڑنے جھگڑنے اور وہاں کے لغو اور بیہودہ مشاغل میں شرکت کرنے سے پرہیز کرے [2]

لوگوں کی غلطی پر انہیں معاف کرتا رہے [3]

قہقہہ لگا کر نہ ہنسے [4]

بدگمانی نہ کرے، عیب جوئی نہ کرے، کسی کی غیبت نہ کرے [5]

کسی کا مذاق نہ اڑائے، کسی پر تہمت نہ لگائے اور نہ کسی کو برے نام سے پکارے [6]

عاجزی اور انکساری اختیار کرے [7]

لوگوں کے عیب پر پردہ ڈالے [8]

تمام معاملات میں لوگوں سے نرمی سے پیش آئے [9]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ (رواہ ابوداؤد والنسائی واحمد والترمذی عن معاویہؓ وسندہ حسن وجید ورواہ احمد نحوہ عن ابی ہریرۃ رضؓ۔ بلوغ جزء ۱۹ ص ۲۶۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وایاکم وھیشات الاسواق (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زاد اللہ عبدا بعفو الا عزا (صحیح مسلم کتاب البر)

[4] عن عائشۃؓ قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا ضاحکا (صحیح بخاری)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یآایہا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ (الحجرات۔۱۲)

[6] یآایہا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب، بئس الاسم الفسوق بعد الایمان (الحجرات۔۱۱)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب استحباب العفو والتواضع ۲/۳۲۲)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا ستر اللہ یوم القیٰمۃ (صحیح مسلم کتاب البر باب بشارۃ من ستر اللہ تعالیٰ عیبہ ۲/۳۲۲)

[9] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرفق لا یکون فی شیء الا زانہ ولا ینزع من شیء الا شانہ (صحیح مسلم کتاب البر باب فضل الرفق ۲/۳۲۲)

کسی پر لعنت نہ کرے [1]

دوغلا پن نہ کرے [2]

حسد نہ کرے، کسی کے راز نہ معلوم کرے، محض قیمت بڑھانے کے لئے کسی کی بولی پر بولی نہ لگائے،

حرص نہ کرے [3]

خوش خلقی اختیار کرے [4]

رشتہ نہ توڑے [5]

کسی پر ظلم نہ کرے [6]

مظلوم کی مدد کرے، ظالم کو ظلم سے باز رکھے [7]

ماں، باپ اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون اللعانون شفعاء ولا شہداء یوم القیٰمۃ (صحیح مسلم کتاب البر باب النہی عن لعن الدواب ۲/۴۳۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من شر الناس ذا الوجہین الذی یأتی ہؤلاء بوجہ وہؤلاء بوجہ (صحیح مسلم کتاب البر باب ذم ذی الوجہین ۲/۴۳۷ ومدوی البخاری نحوہ فی کتاب الادب ۸/۲۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تناجشوا وفی روایۃ ولا تنافسوا (صحیح مسلم کتاب البر باب تحریم الظن والتجسس جزو ۲ صہ ۴۲۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من خیارکم احسنکم اخلاقا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قاطع (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تبارک وتعالیٰ یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی (صحیح مسلم کتاب البر باب تحریم الظلم ۲/۴۲۹)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینصر الرجل اخاہ ظالما او مظلوما ان کان ظالما فلینہہ فانہ لہ نصر وان کان مظلوما فلینصرہ (صحیح مسلم کتاب البر باب نصر الاخ ظالما او مظلوما ۲/۴۳۴)

[8] قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن الصحبۃ قال امک ثم امک ثم امک ثم ابوک ثم ادناک ادناک (صحیح مسلم کتاب البر باب بر الوالدین ۲/۴۱۷)

دھوکا نہ دے [1]

جاہلیت کی پکار نہ پکارے یعنی عصبیت کی دعوت نہ دے [2]

شبہ کی چیز سے بچے [3]

شہرت کا طالب نہ ہو [4]

خیانت نہ کرے، بدعہدی نہ کرے، گالی نہ بکے [5]

چغلی نہ کھائے [6]

کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کرے [7]

ہمسایہ کو تکلیف نہ پہنچائے [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا (صحیح مسلم کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا ۱/۵۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادعی دعوی الجاھلیۃ فانہ من جثی جھنم (روی الترمذی فی ابواب الامثال وصححہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن اتقی المشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ (صحیح بخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرأ لدینہ ۱/۲۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر (صحیح بخاری کتاب الایمان باب علامۃ المنافق ۱/۱۵ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان خصال المنافق جزو اول ص ۴۴)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قتات (صحیح بخاری کتاب الادب باب النمیمۃ من الکبائر ۲/۸۲۱)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الید العلیا خیر من الید السفلی (صحیح بخاری)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل ومن یا رسول اللہ قال الذی لا یامن جارہ بوائقہ (صحیح بخاری کتاب الادب باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ جزو ۸ ص ۱۲)

غصہ نہ کرے بلکہ غصہ کو پی جائے [1]

حیاء کرے [2]

کسی کے مکان میں نہ جھانکے [3]

کسی کو بدگمانی کا موقع نہ دے [4]

لوگوں کے راستے اور سائے میں پیشاب پاخانہ نہ کرے [5]

مرد عورتوں کی مشابہت نہ کرے اور عورت مردوں کی مشابہت نہ کرے [6]

مال اور شرف کی حرص نہ کرے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب (صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب جزء ۸ صـ ۳۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ : اذا لم تستحی فاصنع ما شئت (صحیح بخاری کتاب الادب باب اذا لم تستحی جزء ۸ صـ ۳۵)

[3] اطلع رجل من جحر فی حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدری یحک بہ رأسہ فقال لو اعلم انک تنظر لطعنت بہ فی عینک انما جعل الاستئذان من اجل البصر (صحیح بخاری کتاب الاستئذان جزء ۸ صـ ۶۶ وصحیح مسلم کتاب الآداب ۲/۲۶۴)

[4] ان صفیۃ جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہا یقلبہا حتی اذا بلغت باب المسجد عند باب ام سلمۃ مر رجلان من الانصار فسلما فقال لہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انما ھی صفیۃ (صحیح بخاری کتاب الصیام ابواب الاعتکاف ۳/۶۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللعانین قالوا وما اللعانان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلہم (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب النہی عن التخلی فی الطرق ۱/۱۲۷)

[6] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال (صحیح بخاری کتاب اللباس باب المتشبہون بالنساء ۲۰۵/۷)

[7] ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لہا من حرص المال والشرف لدینہ (رواہ الترمذی وصححہ فی ابواب الزہد جزء ۲ صـ ۱۵۵)

حیاء اور پردہ

عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی زینت غیر محرم کے سامنے ظاہر نہ کریں [1]

عورتیں اپنی زینت مندرجہ ذیل افراد کے سامنے ظاہر کر سکتی ہیں:۔

(۱) شوہر (۲) باپ (۳) خسر (۴) بیٹا (۵) شوہر کا بیٹا (۶) بھائی (۷) بھتیجا (۸) بھانجہ (۹) اپنی عورتیں (۱۰) غلام (۱۱) ایسا خادم جو عورت کی خواہش نہ رکھتا ہو (۱۲) ایسا لڑکا جو عورتوں کے پردہ کی چیز سے واقف نہ ہو [2]

عورت اپنے چچا کے سامنے آسکتی ہے۔ مزید برآں نسب کی وجہ سے جن رشتہ داروں کے سامنے عورت آسکتی ہے رضاعت کی وجہ سے بھی ان رشتہ داروں کے سامنے آسکتی ہے [3]

عورتیں اس طرح پیر مار کر نہ چلیں کہ دوسروں کو ان کے پوشیدہ زیورات کا علم ہو جائے [4]

عورتیں جب باہر نکلیں تو چہرہ پر نقاب ڈال لیں یعنی گھونگھٹ نکال لیں [5]

مردوں اور عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں [6]

کسی دوسرے کے مکان میں بغیر اجازت داخل نہ ہوں [7]

[1] قال اللہ تعالیٰ: ولا یبدین زینتھن (النور-۳۱)

[2] قال اللہ تعالیٰ: ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبائھن او اٰباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علی عورات النساء (النور-۳۱)

[3] عن عائشۃ رض قالت ان عمھا من الرضاعۃ استأذن علیھا فحجبتہ فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا لا تحتجبی منہ فانہ یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب (صحیح مسلم کتاب النکاح)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن (النور-۳۱)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یدنین علیھن من جلابیبھن ذٰلک ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین (الاحزاب-۶۰)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (النور-۳۰) قال اللہ تعالیٰ: وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن (النور-۳۱)

[7] قال اللہ تعالیٰ: یٰایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستأنسوا (النور-۲۷)

نابالغ بچے اور غلام اگر اجازت نہ لیں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن مندرجہ ذیل تین اوقات میں انہیں بھی اجازت لینی ضروری ہے [1]

(۱) نمازِ فجر سے پہلے،

(۲) دوپہر کو (قیلولہ کے وقت)،

(۳) نمازِ عشاء کے بعد۔

بالغ بچے ہر وقت اجازت لے کر آئیں [2]

عورتیں بھی دوسرے کے مکان میں اجازت لے کر داخل ہوں۔ حتّٰی کہ بیٹی بھی اپنے باپ کے گھر میں اجازت لے کر داخل ہو، بلکہ بیوی بھی اپنے شوہر کے مکان میں جس میں دوسری بیوی رہتی ہو اجازت لے کر داخل ہو [3]

ایسی عورتیں جن کو نکاح کی اُمید نہ رہی ہو اگر اپنی اوپر کی چادر اتار دیں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن زینت کی چیزیں پھر بھی ظاہر نہ کریں اور اگر اوپر کی چادر بھی نہ اُتاریں تو یہ بہتر ہے [4]

عورتوں کو گھر ہی میں رہنا چاہیئے، بے ضرورت باہر نہیں نکلنا چاہیئے [5]

گھر کے کسی کونے میں ایک، پردہ پڑا رہنا چاہیئے، کنواری لڑکیوں کو عموماً اس پردہ میں بیٹھنا چاہیئے [6]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لِیَسْتَاْذِنْکُمُ الَّذِیْنَ مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْکُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ مِّنَ الظَّھِیْرَۃِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ (النور - ۵۸)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا (النور - ۵۹)

[3] ارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستأذنت علیہ وھو مضطجع فاستأذنت زینب رض علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن لھا (صحیح مسلم باب فضل عائشۃ) وقال اللہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا (النور - ۲۷)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْھِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَھُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَۃٍ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّھُنَّ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (النور - ۶۰)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ (الاحزاب - ۳۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن (صحیح بخاری تفسیر سورۃ الاحزاب)

[6] عن ام عطیۃ رض قالت کنا نؤمر ان نخرج یوم العید، حتی نخرج البکر من خدرھا (صحیح بخاری کتاب العیدین)

عورتوں کو غیر محرم مرد سے نرم اور لوچ دار آواز سے بات نہیں کرنی چاہیئے [۱]

کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ دو مرد ایک کپڑے میں لپٹیں اور نہ دو عورتیں ایک کپڑے میں لپٹیں [۲]

کوئی مرد کسی بالغ عورت کے پاس رات نہ گذارے سوائے شوہر کے یا محرم رشتہ دار کے [۳]

کوئی مرد کسی عورت کے پاس تنہائی میں نہ جائے، حتی کہ دیور، جیٹھ بھی بھاوج کے پاس تنہائی میں نہ جائیں [۴]

شوہر کی اجازت کے بغیر اس کی بیوی کے پاس نہ جائے [۵]

کوئی شخص اپنی ران کسی دوسرے کے سامنے نہ کھولے اور نہ کسی دوسرے کی ران دیکھے [۶]

عورتیں سینہ پر اپنی اوڑھنیوں کے کُکّل ماریں [۷]

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فلا تخضعن بالقول (الاحزاب ع - ۳۲)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد (صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم (صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ أرأیت الحمو فقال الحمو الموت (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن رجل بعد یومی ھذا علی مغیبۃ الا ومعہ رجل او اثنان (صحیح مسلم کتاب السلام جزء ۲ صہ ۲۷۰)

[۵] عن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھانا او نھی ان ندخل علی النساء بغیر اذن ازواجھن (رواہ الترمذی وصححہ فی ابواب الاستیذان باب ما جاء فی النھی عن الدخول علی النساء الا باذن ازواجھن جزء ۲ صہ ۲۷۴)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجرھد اما علمت ان الفخذ عورۃ (رواہ ابوداؤد والترمذی ومالک وسندہ صحیح - بلوغ جزء ۳ صہ ۸۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفخذین عورۃ (رواہ احمد عن محمد بن جحش ورجالہ ثقات - بلوغ الامانی جزء ۳ صہ ۸۵)

[۷] قال اللہ عزوجل: ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن (النور - ۳۱)

www.sirat-e-mustaqeem.net

کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے سامنے ننگا نہ ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ تنہائی میں بھی ننگا نہ ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے [1]

کوئی عورت اپنے بال یا اپنے پیر کسی غیر محرم کے سامنے نہ کھولے [2]

حیاء کو اپنا شعار بنائے، حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے اور خیر (و برکت) کا سبب ہے [3]

اگر کوئی غیر محرم نابینا ہو تب بھی اُسے نہ دیکھے [4]

عورتوں کو چاہیئے کہ مُخنّث سے بھی پردہ کریں [5]

[1] عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا رسول الله عوراتنا ما تأتى منها وما نذر قال احفظ عورتك الا من زوجتك او ما ملكت يمينك قال قلت يا رسول الله اذا كان القوم بعضهم في بعض قال ان استطعت ان لا يرينها احد فلا يرينها قال قلت يا رسول الله اذا كان احدنا خاليا قال الله احق ان يستحيى من الناس (رواه ابوداؤد في كتاب الحمام ۲/۲۰۱ والترمذي في ابواب الاستيذان والآداب وحسنه)

[2] ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى فاطمة بعبد قد وهبه لها وعلى فاطمة ثوب اذا قنعت به رأسها لم يبلغ رجليها واذا غطت به رجليها لم يبلغ رأسها فلما رأى النبي صلى الله عليه وسلم ما تلقى قال انه ليس عليك بأس انما هو ابوك وغلامك (ابوداؤد كتاب اللباس باب في العبد ينظر الى شعر مولاته جزء ۲ صـ ۲۱۳ وسنده صحيح)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الحياء من الايمان وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء لا يأتي الا بخير وفي رواية الحياء خير كله (صحيح بخاري وصحيح مسلم)

[4] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لام سلمة رض وميمونة احتجبا منه (اي من ابن ام مكتوم) فقالا يا رسول الله (صلى الله عليه وسلم) اليس اعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا قال افعميا وان انتما الستما تبصرانه (رواه احمد وابوداؤد والترمذي وصححه الترمذي)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخلن هؤلاء عليكم (صحيح بخاري وصحيح مسلم)

احسان

اگر کوئی شخص تمہارے ساتھ احسان کرے تو تم بھی اس کے ساتھ احسان کرو، اگر احسان کرنے کی وسعت نہ ہو تو اس کے لئے اس وقت تک دُعاء کرتے رہو جب تک تم یہ نہ سمجھ لو کہ تم نے اسکے احسان کا بدلہ ادا کر دیا ہے [1]

جب کوئی احسان کرے تو بطور شکریہ کے اس سے کہے :-

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا [2]

شکر

جب کوئی خوشخبری سُنے تو سجدۂ شُکر کرے، سجدۂ شکر کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرے اور طویل سجدہ کرے [3]

جب کوئی احسان کرے تو اس کا شکر ادا کرے [4]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ھل جزآء الاحسان الا الاحسان (الرحمٰن - ۶۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتیٰ علیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئونہ فادعوا لہ حتی تعلموا ان قد کافأتموہ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۹ صـ ۱۲۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۹۱۱}$) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صنع الیہ معروف فقال لفاعلہ جزاک اللہ خیرًا فقد ابلغ فی الثناء (رواہ الترمذی وسندہٗ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صـ ۹۱۱)

[3] استقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القبلۃ فخر ساجدًا فأطال السجود قال عبد الرحمٰن بن عوف یا رسول اللہ سجدت سجدۃ خشیت ان یکون اللہ قد قبض نفسک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل أتانی فبشرنی فقال ان اللہ یقول من صلّی علیک صلّیت علیہ ومن سلّم علیک سلمت علیہ فسجدت للہ شکرًا (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ $\frac{۴}{۱۲۵}$)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۲}{۹۱۱}$)

شکران الفاظ سے ادا کرے :۔

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا [1]

ترجمہ :۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

فال نیک

جب کوئی نیک کلمہ سُنے تو اس کو سُن کر خوش ہو اور اسے نیک فال سمجھے [2]

عبادت

عبادت شاقّہ نہ کرے [3]

عبادت اس وقت تک کرے جب تک نشاط باقی رہے، جب تھک جائے تو پھر عبادت نہ کرے آرام کرے [4]

جو عمل کرے ہمیشہ کرے خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو، کم عمل جو ہمیشہ کیا جائے اس زیادہ عمل سے بہتر ہے جو کیا جائے پھر چھوڑ دیا جائے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صنع الیہ معروف فقال لفاعلہ جزاک اللہ خیرا فقد ابلغ فی الثناء (رواہ الترمذی وسندہٗ جید، التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۱۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبنی الفأل الکلمۃ الحسنۃ الکلمۃ الطیبۃ وفی روایۃ احب الفأل الصالح (صحیح مسلم) وفی روایۃ قیل یا رسول اللہ وما الفأل قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب السلام)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الا غلبہ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصل احدکم نشاطہ فاذا فتر فلیقعد (صحیح بخاری باب التہجد و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم ما تطیقون من الاعمال فان اللہ لا یمل حتی تملوا (صحیح بخاری باب التہجد و صحیح مسلم ابواب قیام اللیل)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل (صحیح بخاری کتاب الرقاق و صحیح مسلم ابواب قیام اللیل)

جب نماز میں اونگھ آنے لگے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند جاتی رہے [1]

نماز میں لمبا قیام بہتر ہے [2]

تہائی رات سے زیادہ نماز نہ پڑھے [3]

ہمیشہ روزے نہ رکھے، زیادہ سے زیادہ ایک دن بیچ روزہ رکھے، اس سے زیادہ نہیں [4]

وقف

اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال کو وقف کرنا بہت اچھا عمل ہے، جب کوئی شخص کسی چیز کو وقف کرے تو اس طرح کرے کہ اصل چیز کو وقف کرے اور اس کی آمدنی کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرے، وقف شدہ چیز کو نہ بیچا جائے، نہ ہبہ کیا جائے، نہ بطور ورثہ تقسیم کیا جائے، اس چیز کا متولی معروف کے مطابق اس چیز کی آمدنی میں سے خود بھی کھا سکتا ہے اور اپنے دوست کو بھی کھلا سکتا ہے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم فی الصلوٰۃ فلینم حتی یذھب عنہ النوم (صحیح مسلم ابواب قیام اللیل)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوٰۃ طول القنوت (صحیح مسلم ابواب قیام اللیل)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ (صحیح مسلم کتاب الصیام)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصیام الی اللہ صیام داؤد کان یصوم یوما ویفطر یوما (صحیح مسلم کتاب الصیام)

[5] قال عمر یا رسول اللہ اصبت ارضا بخیبر فما تامرنی؟ فقال ان شئت حبست اصلھا وتصدقت بھا فتصدق بھا عمر رض وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبس اصلھا وسبل ثمرتھا (وفی روایۃ فتصدق بھا عمر رض، علی ان لا تباع ولا توھب ولا تورث) فی الفقراء وذوی القربیٰ والرقاب والضیف وابن السبیل لاجناح من ولیھا ان یاکل منھا بالمعروف ویطعم غیر متمول وفی روایۃ ویوکل صدیقا لہ غیر متاثل (صحیح بخاری)

وقف کرنے والا بھی اپنے مال سے اتنا فائدہ حاصل کر سکتا ہے جتنا فائدہ کہ عام لوگ بغیر روک ٹوک حاصل کرتے ہیں [1]

مشورہ

تمام اہم امور میں مشورہ کرنا چاہیئے [2]

جس شخص سے مشورہ لیا جائے اسے چاہیئے کہ امانت داری کے ساتھ مشورہ دے (یعنی خیر خواہانہ مشورہ دے) [3]

[1] عن عثمان، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ ولیس ماء یستعذب غیر بئر رومۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یشتری بئر رومۃ فیجعل فیھا دلوہ مع دلاء المسلمین بخیر لہ منھا فی الجنۃ فاشتریتھا من صلب مالی (رواہ النسائی والترمذی وحسنہ)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وأمرھم شوریٰ بینھم (الشوریٰ - ۳۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ (صحیح مسلم)

امر معروف و نہی عن المنکر

اُمّتِ مُسلمہ کے عمومی فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ اچھّے کام کا حکم دے اور بُرے کام سے روکے [1]

اُمّتِ مسلمہ میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جس کے خصوصی فرائض یہ ہوں کہ وہ خیر کی دعوت دے نیک باتوں کا حکم دے اور بُری باتوں سے روکے [2]

مؤمن اور مؤمنات کی آپس کی دوستی کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو اچھّے کام کا حکم دیں اور بُرے کام سے روکیں [3]

حکومتِ اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ بھی اچھے کاموں کا حکم دے اور بُرے کاموں سے روکے [4]

ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا بہترین جہاد ہے [5]

[1] قال اللہ تعالیٰ: کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (آل عمران - ۱۱۰)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولتکن منکم اُمّۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر وأولٰئک ھم المفلحون (آل عمران - ۱۰۴)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والمؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیآء بعض یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر (التوبہ - ۷۱)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور (الحج - ۴۱)

[5] عن طارق قال جاء رجل الی النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فقال ای الجھاد افضل؟ قال کلمۃ حق عند سلطان جائر (رواہ احمد والنسائی وسندہٗ صحیح ورواہ احمد وابن ماجۃ عن ابی امامۃ نحوہٗ وسندہٗ صحیح - بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۱۷۱، ۱۷۲)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جو شخص لوگوں کو نیک کام کا حکم دے اور بُرے کام سے روکے اُسے خود بھی اپنی نصیحت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے [1]

ہر شخص کا فرض ہے کہ جب وہ کسی بُرے کام کو ہوتا دیکھے تو اُسے اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر اتنی قوت نہ ہو تو زبان سے منع کرے، اگر اتنی بھی استطاعت نہ ہو تو دل میں اسے بُرا سمجھے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے [2]

نیک کاموں کا حکم دینا اور بُرے کاموں سے منع کرنا کبھی نہ چھوڑے ورنہ اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا۔ اور پھر دُعائیں قبول نہیں ہوں گی [3]

لوگوں سے ڈر کر نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا نہ چھوڑے [4]

جب بڑوں میں بے حیائی کے کام ہونے لگیں، حکومت ان لوگوں کے ہاتھ میں آجائے جو ذلیل ہوں اور علم وہ لوگ حاصل کریں جو بے عزت ہوں تو پھر اچھے کام کا حکم نہ دینے اور بُرائی سے نہ روکنے کا کوئی گناہ نہیں [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالرجل یوم القیٰمۃ فیلقی فی النار فتندلق اقتاب بطنہ فیدور بھا فی النار کما یدور الحمار بالرحی قال فیجتمع اھل النار علیہ فیقولون یا فلان اما کنت تأمرنا بالمعروف وتنھانا عن المنکر فیقول بلیٰ قد کنت آمر بالمعروف فلا آتیہ وانھیٰ عن المنکر وآتیہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکرًا فلیغیرہ بیدہٖ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذٰلک اضعف الایمان (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہٖ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عقابًا من عندہ ثم لتدعنہ فلا یستجیب لکم (رواہ احمد والترمذی عن حذیفۃ وسندہٗ حسن۔ بلوغ جزء ۱۹ صـ ۱۷۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عزوجل لرجل یوم القیٰمۃ ما منعک ان تقول فی کذا وکذا فیقول خشیت الناس فیقول اللہ عزوجل فایای کنت احق ان تخشی (رواہ ابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۹ صـ ۱۷۴)

[5] عن انس قال قیل یا رسول اللہ متیٰ ندع الائتمار بالمعروف والنھی عن المنکر؟ قال اذا ظھر فیکم ما ظھر فی بنی اسرائیل اذا کانت الفاحشۃ فی کباركم والملک فی صغارکم والعلم فی رذالکم (رواہ احمد و ابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ صـ ۱۷۷)

نیک عمل

نیک عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرے یعنی نیک عمل کرنے سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو[۱]

نیک عمل صرف اس عمل کو سمجھے جس کا ثبوت قرآن وحدیث سے ملے جس عمل کا ثبوت قرآن وحدیث سے نہ ملے اسے بدعت سمجھے[۲]

بہترین نیک عمل وہ ہے جو اگرچہ کم ہو لیکن ہمیشہ کیا جائے[۳]

کسی نیک عمل کو حقیر نہ سمجھے[۴]

نیک عمل کا معیار سنت کو سمجھے[۵]

خوش اخلاقی

خوش اخلاقی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ بننے کی کوشش کرے[۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبل من العمل الا ما کان لہ خالصا وابتغی بہ وجہہ (رواہ احمد والنسائی وسندہ جید۔ نیل الاوطار جزء ۲ ص ۱۷۹)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ (صحیح مسلم) وفی روایۃ وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اوّل ۱۵۹)

[۳] قال رسول اللہ علیہ وسلم احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ ادومھا وان قل (صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحقرن احدکم شیئا من المعروف (رواہ الترمذی فی ابواب الاطعمۃ وصحح) لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلق (صحیح مسلم کتاب البر ۲/۳۲۶)

[۵] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واتبعون ھذا صراط مستقیم (الزخرف۔ ۶۱)

[۶] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وانک لعلیٰ خلق عظیم (القلم۔ ۴) قال اللہ تعالیٰ: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیرا (الاحزاب۔ ۲۱) قال اللہ تعالیٰ واتبعوہ لعلکم تھتدون (الاعراف۔ ۱۵۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی سمجھے کہ آپ مکارم اخلاق کے اتمام کے لئے مبعوث فرمائے گئے تھے [1]

جب مصافحہ کرے تو جب تک دوسرا آدمی ہاتھ نہ کھینچے، اپنا ہاتھ نہ کھینچے، مصافحہ کے وقت اس آدمی کی طرف منہ کرے، پھر اس سے منہ نہ موڑے جب تک وہ اپنی بات ختم نہ کرلے [2]

جب لوگ کسی خاص چیز پر گفتگو کر رہے ہوں تو ان کی قطع کلامی نہ کرے بلکہ ان کے ساتھ اسی چیز کے متعلق گفتگو کرے (بشرطیکہ گناہ کی بات نہ ہو) [3]

لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملے، اکثر مسکراتا رہے [4]

خوش طبعی کرے لیکن جھوٹ نہ بولے [5]

بچوں کے ورزشی کھیل کھود میں ان کی ہمت افزائی کرے۔ جیتنے والے کو انعام دے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما بعثت لاتمم صالح الاخلاق (رواہ الحاکم ۲/۶۱۳ من ابی ہریرۃ وسندہ صحیح ورواہ احمد وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر ۴۵)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن احد یاخذ بیدہ فینزع یدہ حتی یکون الرجل ھو الذی یرسلہ ولم یکن احد یصافحہ الا اقبل علیہ بوجھہ ثم لم یصرفہ عنہ حتی یفرغ من کلامہ (رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۹ صـ ۱۵)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکرنا الاخرۃ ذکرھا معنا واذا ذکرنا الدنیا ذکرھا معنا وان ذکرنا الطعام ذکرہ معنا (رواہ الطبرانی واسنادہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۹ صـ ۱۷)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ الوحی او وعظ قلت، نذیر قوم اتاھم العذاب فاذا ذھب عنہ ذلک رأیت اطلق الناس وجھا واکثرھم ضحکا واحسنھم بشرا (رواہ البزار واسنادہ حسن مجمع الزوائد جزء ۹ صـ ۱۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لامزح ولا اقول الا حقا (رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن مجمع الزوائد جزء ۹ صـ ۱۷)

[6] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصف عبداللہ وعبیداللہ وکثیر بن العباس ثم یقول من سبق الی فلہ کذا وکذا فیستبقون الیہ فیقعون علی ظھرہ وصدرہ فیقبلھم ویلتزمھم (رواہ احمد وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۹ صـ ۱۷)

اگر کوئی شخص مہمان داری نہ کرے تو اس سے انتقام نہ لے بلکہ جب وہ مہمان ہو تو اس کی مہمان داری کرے [1]

خادم کے ساتھ عفو و درگذر سے کام لے [2]

کافر کے احسان کا بدلہ ادا کرے [3]

لوگوں کی سختی اور ایذا دہی پر صبر کرے، مسکرائے اور حتی الامکان ان کا مطالبہ پورا کرے [4]

تواضع اور انکساری اختیار کرے [5]

تمام لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئے [6]

غصّہ کو پی جایا کرے [7]

اگر کوئی شخص تمہاری برائی بیان کرے تو تم اس کی برائی بیان نہ کرو [8]

[1] قال مالك يارسول الله الرجل امربه ولا يقرني ولا يضيفني فيمر بي أفأجزيه قال لا، اقره (رواه الترمذي في ابواب البر والصلة وصحّح)

[2] قال خدمت النبي صلى الله عليه وسلم في السفر والحضر ما قال لي شيئًا صنعته لم صنعت هٰذا هٰكذا؟ ولا بشيء لم اصنعه لِمَ لَمْ تصنع هٰذا هٰكذا (صحيح بخاري كتاب الوصايا)

[3] ان النبي صلى الله عليه وسلّم قال في اساري بدر لو كان المطعم بن عدي حيا ثم كلمني في هؤلاء النتنى لتركتهم له (صحيح بخاري كتاب فرض الخمس)

[4] علقت رسول الله صلى الله عليه وسلم الاعراب يسألونه حتى اضطروه الى سمرة فخطفت ردآءه فوقف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعطوني ردائي فلو كان عدد هذه العضاه نعما لقسمته بينكم (صحيح بخاري كتاب فرض الخمس) عن انس قال كنت امشي مع النبي صلى الله عليه وسلم وعليه برد نجراني غليظ الحاشية فادركه اعرابي فجذبه جذبة شديدة حتى نظرت الى صفحة عاتق النبي صلى الله عليه وسلم قد اثرت بها حاشية الردآء من شدة جذبته ثم قال مرلي من مال الله الذي عندك فالتفت اليه فضحك ثم امر له بعطاء (صحيح بخاري كتاب فرض الخمس)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالىٰ اوحى الي ان تواضعوا حتى لا يفخر احد على احد (صحيح مسلم) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما تواضع احد لله تعالى الا رفعه الله (صحيح مسلم كتاب البر)

[6] قال رسول الله صلى الله عليه وسلّم ان الله رفيق يحبّ الرفق (صحيح مسلم)

[7] قال الله تبارك وتعالىٰ: والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس (آل عمران ـ ۱۳۴)

[8] اذا سبك رجل بما يعلم منك فلا تسبه بما تعلم منه فيكون اجر ذلك لك ووباله عليه (احمد بن منيع. سنده صحيح. صحيح الجامع الصغير ۱۶۴/۱)

جب کسی مسلم بھائی سے ملاقات ہو تو خندہ پیشانی سے ملے [1]

بُرے آدمی سے بھی ترشروئی اور بدکلامی سے پیش نہ آئے [2]

فحش نہ بکے، بدزبانی اور زبان درازی نہ کرے اور یہ یقین رکھے کہ قیامت کے دن مومن کی ترازو میں خوش خلقی سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں [3]

جب کوئی شخص کسی قسم کا احسان کرے تو اس کا شکریہ ادا کرے یعنی اس طرح کہے :-

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحقرن احدکم شیئا من المعروف وان لم یجد فلیلق اخاہ بوجہ طلیق (رواہ الترمذی فی ابواب الاطعمۃ وصححہ ورواہ مسلم نحوہ فی کتاب البر) وفی روایۃ ان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہ)

[2] قالت عائشۃ استاذن رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بئس اخو العشیرۃ فلما جلس تطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجہہ وانبسط الیہ فلما انطلق الرجل قالت لہ عائشۃ یا رسول اللہ حین رأیت الرجل قلت لہ کذا کذا ثم تطلقت فی وجہہ وانبسطت الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ متی عہدتنی فاحشا ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہ (صحیح بخاری کتاب الادب ورواہ مسلم نحوہ فی کتاب البر)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شیء اثقل فی میزان المؤمن یوم القیمۃ من خلق حسن فان اللہ تعالیٰ یبغض الفاحش البذی (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صنع الیہ معروف فقال لفاعلہ :- جزاک اللہ خیرا فقد ابلغ فی الثناء (رواہ الترمذی فی ابواب البر وحسنہ وجبیۃ)

www.sirat-e-mustaqeem.net

لوگوں سے بڑی خوش اسلوبی سے بات کرے [1]

بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دے [2]

لوگوں سے گال پھُلا کر بات نہ کرے [3]

لوگوں کی اشتعال انگیزی اور اتہام پر صبر کرے، عفو و درگذر سے کام لے [4]

شرم و حیا کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہے [5]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وقولوا للناس حسنا (البقرۃ۔۸۳) قال اللہ عزوجل وقل لعبادی یقولوا التی ھی احسن (بنی اسرآئیل۔۵۳)

[2] قال اللہ تعالیٰ: ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ نحن اعلم بما یصفون (المؤمنون۔۹۶)

[3] قال اللہ تعالیٰ (قال لقمٰن) ولا تصعر خدک للناس (لقمان ۱۸)

[4] قال اللہ تعالیٰ: ولمن صبر وغفران ذٰلک لمن عزم الامور (الشوریٰ۔۴۳) لما کان یوم حنین اٰثر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناسا فی القسمۃ..... قال رجل واللہ ان ھٰذہ القسمۃ ما عدل فیھا وما ارید بھا وجہ اللہ..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ موسیٰ قد اوذی باکثر من ھٰذا فصبر (صحیح بخاری کتاب فرض الخمس)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ اذا لم تستح فاصنع ما شئت (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

www.sirat-e-mustaqeem.net

ذکر اور مجالس ذکر

جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا رہے [1]

تنہائی میں بھی اور مجلس میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے [2]

مجالسِ ذکر کا انعقاد کرے، مجالسِ ذکر میں شامل ہونے والا کسی بھی حالت میں بے نصیب نہیں رہتا، اللہ تعالیٰ کی مغفرت اسے بھی ڈھانک لیتی ہے [3]

ایسی کوئی مجلس نہیں ہونی چاہیئے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو، نہ ایسی حالت میں کوئی راستہ طے کرے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اور نہ بستر پر لیٹے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے [4]

ہر مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے [5]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا (الاحزاب - ۴۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ یا ابن آدم ان ذکرتنی فی نفسک ذکرتک فی نفسی وان ذکرتنی فی ملإ ذکرتک فی ملإ من الملائکۃ (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملآئکۃ یطوفون فی الطرق فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا ھلموا الی حاجتکم فیقول اللہ فاشھدکم انی قد غفرت لھم ھم الجلساء لا یشقی جلیسھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جلس قوم مجلسا فلم یذکروا اللہ الا کان علیھم ترۃ وما من رجل مشی طریقا فلم یذکر اللہ عزوجل الا کان علیہ ترۃ وما من رجل اوی الی فراشہ فلم یذکر اللہ الا کان علیہ ترۃ (رواہ احمد وسندہٗ جید۔ بلوغ ۱۴/۳۰۳ وروی ابوداؤد نحوہ الا الجملۃ الثانیۃ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۲۰۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیھم الا کان علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم (رواہ الترمذی واحمد والحاکم وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ جلد اوّل صہ ۱۱۴، ۱۱۶)

اگر ذکر کی مجلس کے پاس سے گذرے تو وہاں بیٹھ جائے اور ذکر میں شامل ہو جائے [۱]
چیخ چیخ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے [۲]
اگر مجلس میں یکے بعد دیگرے مختلف مقرر تقریر کریں تو کوئی حرج نہیں [۳]
ایمان کی تر و تازگی کے لئے مجالس ذکر کا انعقاد کرتا رہے [۴]
مسجدوں میں قرآنِ مجید کے درس کے لئے محفلیں قائم کرے [۵]
مختلف شہروں کے لوگوں کا اجتماع منعقد کرنے کا اہتمام کرے [۶]

۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قالوا وما رياض الجنة قال حلق الذكر (رواہ احمد والترمذی وحسنہ) قال رسول اللہ علیہ وسلم هم القوم لا يشقى جليسهم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعوا على انفسكم انكم لا تدعون اصم ولا غائبا انكم تدعون سميعا قريبا وهو معكم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۳ قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبيانهما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البيان لسحرا (صحیح بخاری کتاب النکاح وکتاب الطب)

۴ كان ابن رواحة اذا لقي الرجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعال نؤمن بربنا ساعة فقال ذات يوم لرجل فغضب الرجل فجاء الى النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال يا رسول اللہ الا ترى الى ابن رواحة يرغب عن ايمانك الى ايمان ساعة فقال النبي صلی اللہ علیہ وسلم يرحم اللہ ابن رواحة انه يحب المجالس التي تتباهى بها الملائكة (رواہ احمد بسند حسن، مجمع الزوائد جزء ۱۰ ص ۷۶)

۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع قوم في بيت من بيوت اللہ يتلون كتاب اللہ ويتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة (صحیح مسلم)

۶ ليبعثن اللہ اقواما يوم القيمة في وجوههم النور على منابر لؤلؤ يغبطهم الناس ليسوا بانبياء ولا شهداء فجثى اعرابي على ركبتيه فقال يا رسول اللہ صفهم لنا نعرفهم قال هم المتحابون في اللہ من قبائل شتى وبلاد شتى يجتمعون على ذكر اللہ يذكرونه (طبرانی۔ اسنادہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۱۰ ص ۷۷)

صلوٰۃ وسلام

ہر مجلس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے [۱]

جب دُعا کرے تو حمد کے بعد صلوٰۃ پڑھے پھر دعا کرے [۲]

نماز میں بھی صلوٰۃ پڑھے [۳]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آئے تو صلوٰۃ پڑھے [۴]

اذان ختم ہو جائے تو صلوٰۃ پڑھے [۵]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جلس قوم مجلسًا لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیہم الا کان علیہم ترۃ فان شاء عذبہم وان شاء غفر لہم (رواہ الترمذی واحمد والحاکم وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ جزء اوّل صہ ۱۱۴ و صہ ۱۱۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم لیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیدع بعد ما شاء (رواہ الترمذی فی باب جامع الدعوات وصححہ)

[۳] قال رجل کیف نصلی علیک اذا نحن صلینا فی صلاتنا فصمت ثم قال قولوا اللّٰھم صل (رواہ ابن خزیمۃ واسنادہ حسن وصححہ الحاکم۔ ابن خزیمۃ جزء اوّل صہ ۳۵۱)

[۴] قال اللہ تعالیٰ: صلوا علیہ وسلموا تسلیمًا (الاحزاب ۔ ۵۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علیّ (رواہ الترمذی فی ابواب الدعوات والنسائی وصححہ الحاکم والذہبی۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صہ ۲۰۷)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علیّ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ ابواب الاذان جزء ۱ صہ ۱۶۳)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اس کی دس خطائیں معاف ہوتی ہیں اور دس درجے اس کے بلند کئے جاتے ہیں [1]

نمازِ جنازہ میں بھی دُرود شریف پڑھے [2]

جمعہ کے دن کثرت سے صلوٰۃ بھیجے کیوں کہ اس دن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا جاتا ہے [3]

سلام پہنچانے کے لئے فرشتے مقرر ہیں [4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے لئے آپ کی قبر پر جمع نہ ہو بلکہ جہاں سے چاہے صلوٰۃ بھیجے آپ کو پہنچ جائے گا [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ صلاۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرًا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ۔ ابواب الاذان جزء ۱ ص ۱۶۳) من صلی علی صلاۃً واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوٰت وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات (النسائی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء ۱ ص ۲۹۱)

[2] عن ابن امامۃ السنۃ فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ ثم یصلی علی النبی (رواہ الشافعی والحاکم وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۱۲۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا علیّ من الصلوٰۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ علی (رواہ ابوداؤد والنسائی۔ صححہ الحاکم والذہبی والنووی۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۲۸۰ وصححہ الالبانی۔ تفضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاسماعیل القاضی ص ۱۱)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملٰئکۃ سیاحین فی الارض یبلغون من امتی السلام (رواہ النسائی فی کتاب الصلوٰۃ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۱ ص ۶۸۴ والتعلیقات علی المشکوٰۃ للالبانی جزء ۱ ص ۲۹۱)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا قبری عیدًا وصلوا علی فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم (ابوداؤد۔ سندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۳ ص ۳۴ ومرعاۃ جزء ۱ ص ۶۹۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علی وسلموا فان صلاتکم وسلامکم یبلغنی اینما کنتم (مسند ابی یعلیٰ ومصنف عبدالرزاق ۳/۵۱ سندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ۲/۵۰۱)

صلوٰۃ کے مختلف الفاظ جو صحیح یا حسن سند سے کُتُبِ احادیث میں آئے ہیں درج ذیل ہیں

۱ــــ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [1]

۲ــــ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [2]

۳ــــ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ [3]

[1] صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب یزفون النسلان فی المشی عن کعب بن عجرۃ جزء ۴ ص ۱۷۸ وروی النسائی عن طلحۃ فی کتاب الصلاۃ باب کیف الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۱ ص ۱۴۴ واللفظ للبخاری)

[2] صحیح بخاری کتاب البدء الخلق باب یزفون النسلان فی المشی عن ابی حمید ۴/۱۷۸)

[3] صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی سعید جزء ۲ ص ۹۵

٤ــــ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [1]

٥ــــ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [2]

٦ــــ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [3]

٧ــــ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [4]

[1] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد عن ابی مسعود جزء اوّل صہ ۱۷۳

[2] ابوداؤد عن ابی ہریرۃ کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۱ صہ ۱۴۸۔ سکت علیہ ابوداؤد والمنذری۔ نیل الاوطار جزء ۲ صہ ۲۴۵

[3] مسند امام احمد عن طلحۃ رض وسندہٗ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۴ صہ ۲۵

[4] مسند احمد، طبرانی کبیر عن زید بن خارجۃ۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صہ ۷۰۶

نام رکھنا، پکارنا اور کنیت

نام رکھنا

بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن بچہ کا نام رکھے [۱]
محمد نام رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں [۲]
مندرجہ ذیل نام نہ رکھے [۳]

۱۔ یسار ۲۔ رباح ۳۔ نجیح ۴۔ افلح ۵۔ نافع ۶۔ ملک الاملاک (یعنی شہنشاہ)
۷۔ برّہ ۸۔ عاصیہ ۹۔ حرام ۱۰۔ حرب ۱۱۔ عزیز ۱۲۔ حزن
۱۳۔ شہاب ۱۴۔ غراب ۱۵۔ عبد فلاں مثلاً عبد الحسین ۱۶۔ حکم ۱۷۔ اسود ۱۸۔ کثیر ۱۹۔ اصرم

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل غلام رہین بعقیقتہ تذبح عنہ یوم السابع ویسمی ویحلق رأسہ (رواہ احمد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۳/۱۲۷)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانی انما جعلت قاسمًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الآداب)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسم غلامک رباحًا ولا یسارًا ولا افلح ولا نافعًا (صحیح مسلم) و فی روایۃ نجیحًا (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخنع اسم عند اللہ رجل تسمی ملک الاملاک (صحیح مسلم) کانت جویریۃ اسمہا برۃ فحول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمہا جویریۃ (صحیح مسلم) غیر اسم عاصیۃ (صحیح مسلم) وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم حرام (رواہ احمد عن رجل من جہینۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۳/۱۴۹) غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم حرب (رواہ احمد عن علی ورجالہ ثقات۔ بلوغ ۱۳/۱۴۷ وسندہ حسن) غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم عزیز (رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح بلوغ ۱۳/۱۴۷ وسندہ صحیح) سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا ما اسمک قال حزن فقال بل انت سہل (صحیح بخاری) غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم شہاب (رواہ احمد عن عائشۃ الصدیقۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۳/۱۵۰) غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم غراب (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۳ ص ۱۵۰) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اچھا نام رکھے [1]
بُرا نام بدل دے [2]
شرکیہ نام نہ رکھے [3]

کنیت

ابوالقاسم کنیت نہ رکھے [4]
ابوالحکم کنیت نہ رکھے [5]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) غیر رسول اسم عبد عمرو (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۳ ص ۱۵۱) عن ھانیٔ انہ لما وفد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع قومہ سمعھم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ فقال ان اللہ ھو الحکم والیہ الحکم انت ابو شریح (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب ۲/۳۲۹ رواتہ ثقات وسندہٗ صحیح) غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم اسود (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہٗ حسن۔ بلوغ ۱۳/۱۵۲) وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم کثیر (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۳/۱۵۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل ما اسمک قال اصرم قال بل انت زرعۃ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ جید۔ التعلیقات ۳/۱۳۴۸)

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسنوا اسماءکم (رواہ ابوداؤد وسندہٗ جید۔ بلوغ ۱۳/۱۳۸)

[2] ان بنتا کانت لعمر یقال لھا عاصیۃ فسماھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیلۃ (صحیح مسلم کتاب الآداب)
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح (رواہ الترمذی ورواتہ ثقات وسندہٗ صحیح)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فلما اٰتٰھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما اٰتٰھما (الاعراف - ۱۹۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکتنوا بکنیتی فانی انما جعلت قاسما (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الآداب)

[5] من ھانیٔ انہ لما وفد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع قومہ سمعھم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ھو الحکم والیہ الحکم انت ابو شریح (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب ۲/۳۲۹) - رواتہ ثقات۔ جیدہ الالبانی فی التعلیقات ۳/۱۳۴۷ وسندہٗ صحیح)

پکارنا

اپنے غلام کو عَبْدِیْ (میرا بندہ)، لونڈی کو اَمَتِیْ (میری بندی) نہ کہے بلکہ یہ کہے "میرے بیٹے"، "میری بیٹی"، "میرے لڑکے"، "میری لڑکی" [1]

اپنے آقا کو "میرا رب" یا "میرا مولیٰ" نہ کہے، بلکہ میرا "سردار" کہے [2]

انگور کو کرم نہ کہے بلکہ عنب اور حبلہ کہے [3]

کسی کو بُرے لقب سے نہ پکارے [4]

عشاء کو عتمہ نہ کہے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نساءکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل صیدی وفی روایۃ ولا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ عزوجل (صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم وفی روایۃ ولکن قولوا العنب والحبلۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تنابزوا بالالقاب (الحجرات-۱۱)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوٰتکم الا وانہا العشاء وفی روایۃ انما یدعونہا العتمۃ (صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مدینہ منورہ کو یثرب نہ کہے، اگر (بھولے سے) کہدے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے [1]

منافرت، عصبیت اور تفرقہ پیدا کرنے والے القاب سے نہ پکارے، گروہ بندی اور فرقہ بندی کرنے والے امتیازی لقب نہ رکھے، مسلمین کو اگر لقب سے پکارنا ہو تو اسی لقب سے پکارے جس لقب سے اللہ نے، جس نے مسلمین نام رکھا ہے، پکارا ہے یعنی مومنین، اللہ کے بندو [2]

متبنّٰی کو اس کے اصل باپ کی نسبت سے پکارے [3]

اللہ تعالیٰ کو اچھے ناموں سے پکارے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بقریۃ تأکل القریٰ یقولون یثرب وھی المدینۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ ھی طابۃ (رواہ احمد عن البراء وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۴ ص ۴۵۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادعیٰ دعوی الجاھلیۃ فانہ من جثی جھنم فقال رجل ان صلی وصام فقال ان صلی وصام فادعوا بدعوی اللہ الذی سمّٰکم المسلمین المؤمنین عباد اللہ (رواہ الترمذی فی ابواب الامثال وصححہ)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ادعوھم لآبائھم (الاحزاب۔ ۵)

[4] قال اللہ تعالیٰ: وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا (الاعراف۔ ۱۸۰)

www.sirat-e-mustaqeem.net

قسم کھانا اور قسم دلانا

قسم کھانا

جب قسم کھائے تو صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے، کسی دوسرے کی قسم کھانا شرک ہے [1]

اگر غلطی سے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھالے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے یا تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ پڑھ کر تین مرتبہ بائیں طرف تھتکارے اور شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے [2]

کعبہ کی قسم بھی نہ کھائے بلکہ ربِّ کعبہ کی قسم کھائے [3]

اگر قسم کھائے کہ میں بس یہی کام کروں گا پھر اس کے علاوہ کسی اور کام میں بہتری دیکھے تو اپنی قسم توڑ کر کفارہ ادا کرے اور وہ کام کرے جو بہتر ہو [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان حالفاً فلیحلف باللہ او لیصمت (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بغیر اللہ فقد اشرک (رواہ ابوداؤد والحاکم وسندہٗ صحیح بلوغ الامانی جزء ۱۴ صہ ۱۶۶، المستدرک ۴/۲۹۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الٰہ الا اللہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ قل لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ ثلاثا ثم انفث عن یسارک ثلاثا وتعوذ (رواہ احمد وسندہٗ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صہ ۱۶۷، ۱۶۸)

[3] انی حبرت الایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم القوم انتم لولا تستثنون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ وما ذاک، قال تقولون اذا حلفتم والکعبۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف فلیحلف برب الکعبۃ (رواہ احمد والنسائی وسندہٗ صحیح بلوغ الامانی جزء ۱۴ صہ ۱۶۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حلفت علی یمین فرأیت غیرھا خیرًا منھا فکفر عن یمینک وائت الذی ھو خیر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

قسم کھاتے وقت اگر انشاء اللہ کہدے تو قسم توڑنے کا کوئی گناہ نہیں [1]

جب قسم توڑے تو کفارہ میں دس مساکین کو اوسط درجہ کا کھانا کھلائے یا دس مساکین کو کپڑے پہنائے یا ایک غلام آزاد کرے، اگر ان کاموں کی قدرت نہ ہو تو تین روزے رکھے [2]

قسم کی حفاظت کرے [3]

اگر بے ساختہ اور بے ارادہ منہ سے قسم نکل جائے تو اس پر کوئی گرفت نہیں اور نہ کفارہ ادا کرنا ہوگا [4]

اگر کوئی شخص قسم دلائے تو اس کی نیت کے مطابق قسم کھائے، توریہ وغیرہ سے اس کو دھوکہ نہ دے، ہر حالت میں قسم دلوانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا [5]

جھوٹی قسم ہرگز نہ کھائے [6]

امانت کی قسم نہ کھائے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین فقال انشاء اللہ فلا حنث علیہ (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی واحمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۱۷۱)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام ذلک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم (المائدۃ ۔۸۹)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واحفظوا ایمانکم (المائدۃ ۔۸۹)

[4] قال اللہ تعالیٰ: لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان (المائدۃ ۔۸۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمین علی نیۃ المستحلف (صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس (صحیح بخاری)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من حلف بالامانۃ فلیس منا (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۰۲۰)

قسموں کو نیکی نہ کرنے کا بہانہ نہ بنائے [1]

جب کسی مقدمے کے دو فریقوں میں سے ہر ایک قسم کھانا چاہے یا قسم کھانے کو ناپسند کرے تو قرعہ اندازی کی جائے [2]

قسم دلانا

اگر کوئی شخص قسم دلائے تو اس کی نیّت کے مطابق قسم کھائے، توریہ وغیرہ سے اسے دھوکا نہ دے

ہر حالت میں قسم دلانے والے کی نیّت کا اعتبار ہوگا [3]

قسم دلانے والے کی قسم کو پورا کرے [4]

[1] قال اللہ تعالیٰ: ولا تجعلوا اللہ عرضة لایمانکم ان تبروا (البقرة - ۲۲۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کرہ الاثنان الیمین او استحباها فلیستهما (ابوداؤد - سندہٗ صحیح - صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۱۹۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمین علیٰ نیة المستحلف (صحیح مسلم)

[4] امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابرار المقسم (صحیح بخاری کتاب الایمان)

www.sirat-e-mustaqeem.net

تقویٰ اور اس کے متعلقات

تقویٰ کی اہمیت

نوٹ:۔ تقویٰ، دل کی پاکیزگی، خلوص نیت اور دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت وخشیت کے پیدا ہونے کو کہتے ہیں۔

تقویٰ کا مقام دل ہے [1]

تقویٰ دل کی ایک خاص کیفیت کا نام ہے، جب تک وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی کوئی نصیحت اثر نہیں کرتی [2]

جب تک دل میں تقویٰ نہ ہو کوئی شخص ہدایت کے راستہ پر چل کر منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا [3]

تقویٰ اور ایمان لازم وملزوم ہیں گویا تقویٰ ہی ایمان ہے [4]

نجات کا دارومدار تقویٰ پر ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی ابدی اور لازوال نعمتوں کا حصول

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ومن یعظم شعآئر اللہ فانہا من تقوی القلوب (الحج ۔۳۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التقوی ھٰھنا (صحیح مسلم کتاب البر باب تحریم ظلم المسلم) قال اللہ عزوجل: اُولٰئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی (الحجرات ۔۳)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان فی ذٰلک لذکریٰ لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید (قٓ ۔۳۷) قال اللہ تعالیٰ: ھٰذا بیان للناس وھدیً وموعظۃ للمتقین (اٰل عمران ۔ ۱۳۸) قال اللہ عزوجل: وانہ لتذکرۃ للمتقین (الحآقۃ ۔۴۸)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین (البقرۃ ۔۲)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فمن اٰمن واصلح فلا خوف علیہم ولاھم یحزنون (الانعام ۔۴۸) قال اللہ عزوجل: فمن اتقیٰ واصلح فلا خوف علیہم ولاھم یحزنون (الاعراف ۔۳۵)

تقوٰی پر موقوف ہے [1]

جنّت ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جن کے دلوں میں تقوٰی ہے، جنّت کا وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کا دل تقوٰی سے معمور ہے [2]

سرخروئی و کامیابی اور انجام بخیر کا انحصار تقوٰی پر ہے [3]

اللہ تعالیٰ کی محبّت اور معیّت ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جنکے دلوں میں تقوٰی ہے [4]

اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچنے والی چیز تقوٰی ہے، بغیر تقوٰی یعنی خلوصِ نیّت کے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا [5]

اللہ تعالیٰ ان ہی کا دوست و مددگار ہوتا ہے جو تقوٰی شعار ہوتے ہیں [6]

اللہ تعالیٰ کے ولی وہی ہوتے ہیں جن کے دلوں میں تقوٰی ہوتا ہے [7]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: للذین اتقوا عند ربھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھٰر خلدین فیھا وازواج مطھرۃ ورضوان من اللہ، واللہ بصیر بالعباد (آل عمران-۱۵) قال اللہ عزوجل تلک عقبی الذین اتقوا وعقبی الکٰفرین النار (الرعد-۳۵) قال اللہ تعالیٰ: ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا (مریم-۷۲)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقین (آلِ عمران-۱۳۳) قال اللہ عزوجل: مثل الجنۃ التی وعد المتقون تجری من تحتھا الانھٰر اکلھا دائم وظلھا (الرعد-۳۵) قال اللہ عزوجل: مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیھا انھٰر من ماءٍ غیر آسن (محمّد-۱۵)

[3] قال اللہ عزوجل: والعاقبۃ للتقوٰی (طٰہٰ-۱۳۲) قال اللہ تعالیٰ: والعاقبۃ للمتقین (القصص-۸۳، الاعراف ۱۲۸) قال اللہ تعالیٰ: ان للمتقین مفازًا (النبأ-۳۱) قال اللہ تعالیٰ: والاخرۃ عند ربک للمتقین (الزخرف-۳۵)

[4] قال اللہ تعالیٰ: بلیٰ من اوفیٰ بعھدہٖ واتقیٰ فان اللہ یحب المتقین (آل عمران-۷۶) قال اللہ تعالیٰ: ان اللہ یحب المتقین (التوبۃ-۴ و ۷) قال اللہ تعالیٰ: واعلموا ان اللہ مع المتقین (البقرۃ-۱۹۴، التوبۃ-۳۶ و ۱۲۳)

[5] قال اللہ تعالیٰ: لن ینال اللہ لحومھا ولا دمآؤھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم (الحج-۳۷) قال اللہ تعالیٰ: انما یتقبل اللہ من المتقین (المآئدۃ-۲۷)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واللہ ولی المتقین (الجاثیۃ-۱۹)

[7] قال اللہ تعالیٰ: الا ان اولیآء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ○ الذین آمنوا وکانوا یتقون (یونس-۶۲ و ۶۳)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و مرتبہ حاصل کرنے کا دارومدار تقویٰ پر ہے [1]
تقویٰ بہترین زادِ راہ ہے [2]

تقویٰ کن چیزوں سے پیدا ہوتا ہے

تقویٰ، عبادت مثلاً نماز، روزے وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے [3]

تزکیۂ نفس:

(دل کی وہ کیفیات جن کا حصول تقویٰ کے لئے ضروری ہے)

دل شدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت سے معمور ہو، اللہ تعالیٰ کے برابر کسی سے محبت نہ کرے، اللہ تعالیٰ کے برابر کسی سے محبت کرنا شرک کی ایک قسم ہے [4]
اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی سے محبت نہ کرے اور جس کسی سے محبت کرے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرے [5]

[1] قال اللہ تعالیٰ: ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (الحجرات - ۱۳)
[2] قال اللہ جل ثناءہٗ: فان خیر الزاد التقویٰ (البقرۃ - ۲۳۷)
[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرۃ - ۲۱) قال اللہ عزوجل: یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرۃ - ۱۸۳)
[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادًا یحبونھم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ (البقرۃ - ۱۶۵)
[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث، من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للہ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

www.sirat-e-mustaqeem.net

کفر میں واپس جانے کو اتنا بُرا سمجھے جتنا بُرا کہ آگ میں گرنے کو سمجھتا ہے [1]

دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی خشیت پیدا کرے، اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرے، اللہ تعالیٰ ہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے، اللہ تعالیٰ کے ماسوا دوسروں کے ڈر کو دل سے نکال کر پھینک دے [2]

اللہ تعالیٰ سے حُسنِ ظن اور اچھی اُمید رکھے، ناامیدی سے دل کو پاک کر دے [3]

اللہ تعالیٰ کی توحید کو دل کے اندر مضبوطی سے قائم کرے، دل میں کسی قسم کا شرکیہ عقیدہ نہ رکھے [4]

قیامت اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا رہے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من یکرہ ان یعود فی الکفر بعد اذ انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ القوی العزیز: فلا تخشوھم واخشونی (البقرۃ-۱۵۰) قال اللہ عزوجل: فاللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مؤمنین (التوبۃ-۱۳) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یاعبادفاتقون (الزمر-۱۶) قال اللہ العزیز الحکیم فلا تخشوا الناس واخشون (المائدۃ-۴۴)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا (الزمر-۵۳) انہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکٰفرون (یوسف-۸۷) قال اللہ عزوجل ومن یقنط من رحمۃ ربہ الا الضآلون (الحجر-۵۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ عزوجل (صحیح مسلم کتاب الجنۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ انا عند ظن عبدی بی (صحیح بخاری کتاب التوحید)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون ○ (الانعام-۸۲) قال اللہ تعالیٰ: ان الشرک لظلم عظیم (لقمان-۱۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیکن اول ما تدعوھم الی ان یوحدوا اللہ تعالیٰ (صحیح بخاری کتاب التوحید)

[5] قال اللہ عزوجل: والذین اٰمنوا مشفقون منھا (الشوریٰ-۱۸) قال اللہ تبارک وتعالیٰ واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا (البقرۃ-۴۸) قال اللہ عزوجل: قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم (الزمر-۱۳)

دل میں رحم وکرم، ترس اور ہمدردی کے جذبات پیدا کرے [1]

دل میں رقت اور نرمی پیدا کرے، دل کو سختی سے دُور رکھے، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے تاکہ دل میں سختی پیدا نہ ہونے پائے [2]

دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف لگن ہو، اس کے احکام کو توجہ اور حضورِ قلب سے سنے [3]

دل مسجد میں لٹکا رہے یعنی مسجد سے آجانے کے بعد بھی دل کی کیفیت یہ ہو کہ کب نماز کا وقت آئے اور کب مسجد جا کر اپنے معبودِ برحق کے دربار میں حاضری دوں اور اس سے سرگوشی کروں [4]

دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت نہ پیدا ہونے دے، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے، بھول نہ جائے اور دل کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف جھکا دے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس (صحیح بخاری۔ کتاب التوحید) قال اسامۃ کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءتہ رسول احدی بناتہ یدعوہ الی ابنہا فی الموت۔۔۔ ففاضت عیناہ فقال لہ سعد یا رسول اللہ ما ھذا قال ھذہ رحمۃ جعلھا فی قلوب عبادہ وانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء (صحیح بخاری کتاب التوحید)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لیجعل ما یلقی الشیطان فتنۃ للذین فی قلوبھم مرض والقاسیۃ قلوبھم (الحج۔۵۳) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ اولئک فی ضلال مبین ○ اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم الی ذکر اللہ (الزمر۔۲۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ رفیق یحب الرفق (صحیح مسلم) قال اللہ تعالیٰ: انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم (الانفال۔۲)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید ○ (ق۔۳۷) قال اللہ عزوجل: وازلفت الجنۃ للمتقین غیر بعید ○ ھذا ما توعدون لکل اواب حفیظ ○ من خشی الرحمٰن بالغیب وجاء بقلب منیب (ق۔ ۳۱ تا ۳۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ رجل قلبہ معلق فی المساجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا صلی یناجی ربہ (صحیح بخاری باب المصلی یناجی ربہ عزوجل فی ابواب مواقیت الصلوٰۃ)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ (المنافقون۔۹) قال اللہ عزوجل: الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق (الحدید۔۱۶)

دل کو اتنا کمزور نہ بنائے کہ بیرونی برائیوں اور شیطانی وسوسوں سے متاثر ہو جائے بلکہ دل کو تمام بیرونی و اندرونی برائیوں سے محفوظ و مامون رکھے [۱]

دل میں دیانت داری ہو، کھوٹ، دغا و فریب نہ ہو [۲]

توکل اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھے، مادی وسائل پر بھروسہ نہ کرے [۳]

دل کو بینا بنائے، دل بینا ہی عبرت حاصل کر سکتا ہے، اگر دل اندھا ہو جائے تو پھر عذاب الٰہی کے آثار و نشانات سے کوئی نصیحت حاصل نہیں ہوگی [۴]

دل میں حق بات کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرے [۵]

دل میں جمود نہ پیدا ہونے دے، جذبۂ فعالیت کو پروان چڑھائے [۶]

حق کی حمایت اور عدل و انصاف کا جذبہ پیدا کرے، تعصب و عصبیت کو دل سے نکال کر پھینکدے [۷]

[۱] قال اللہ تعالیٰ: یوم لا ینفع مال ولا بنون ○ الا من أتی اللہ بقلب سلیم (الشعراء-۸۸،۸۹)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین (المائدۃ-۲۳) قال اللہ عزوجل: وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون (التوبۃ-۵۱) قال اللہ عزوجل: ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً (التوبۃ-۲۵)

[۴] قال اللہ تعالیٰ: افلم یسیروا فی الارض فتکون لھم قلوب یعقلون بھا او اٰذان یسمعون بھا فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور (الحج-۴۶)

[۵] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولقد ذرأنا لجھنم کثیرا من الجن والانس لھم قلوب لا یفقھون بھا (الاعراف-۱۷۹)

[۶] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو فی الصبح والمساء- اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم (صحیح مسلم)

[۷] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان اللہ یأمر بالعدل (النحل-۹۰) قال اللہ عزوجل: اعدلوا ھو اقرب للتقوی (المائدۃ-۸) قال اللہ عزوجل: اذ جعل الذین کفروا فی قلوبھم الحمیۃ حمیۃ الجاھلیۃ (الفتح-۲۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبۃ او یدعو الی عصبۃ او ینصر عصبۃ فقتل فقتلۃ جاھلیۃ وفی روایۃ لیس من امتی (صحیح مسلم)

عاجزی وانکساری پیدا کرے، فخر اور گھمنڈ، تکبر اور خودستائی سے پرہیز کرے [1]
جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہی چیز اپنے بھائی کے لئے پسند کرے [2]
زمین وآسمان کی پیدائش اور اپنے انجام پر غور وفکر کرے، آخرت سے لاپرواہ نہ ہو [3]
اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمین کے امام اور ہر مسلم کے لئے دل میں جذبۂ خیرخواہی ہو [4]
دل میں کسی مسلم کے لئے نہ حسد ہو نہ بغض [5]
دل میں خلوص پیدا کرے، ریاء کاری نہ ہو [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ (صحیح مسلم کتاب البر) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر (صحیح مسلم کتاب الایمان) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد (صحیح مسلم کتاب الجنۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف اللیل والنہار لآیٰت لاولی الالباب ○ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموٰت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحٰنک فقنا عذاب النار (آل عمران - ۱۹۰ و ۱۹۱)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ قلنا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحاسدوا ولا تباغضوا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا رجلا کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ھذین حتی یصطلحا..... (صحیح مسلم کتاب البر باب النہی عن الشحناء والتہاجر)

[6] قال اللہ تعالیٰ: ومثل الذین ینفقون اموالھم ابتغاء مرضات اللہ وتثبیتا من انفسھم کمثل جنۃ بربوۃ اصابھا وابل فاٰتت اکلھا ضعفین فان لم یصبھا وابل فطل واللہ بما تعملون بصیر۔ (البقرۃ - ۲۶۵) قال اللہ تعالیٰ: لنا اعمالنا ولکم اعمالکم ونحن لہ مخلصون (البقرۃ - ۱۳۹)

دل میں ہر کام کو سنّت کے مطابق کرنے کی رغبت پیدا کرے [1]

اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے رسول ہونے سے راضی رہے [2]

دل میں جو شیطانی وسوسے آئیں انہیں بُرا سمجھے [3]

دل میں نفاق نہ ہو۔ ایمان لانے کے بعد کسی قسم کا شک نہ کرے، پختہ یقین کے ساتھ ایمان لائے [4]

قناعت اور غناء پیدا کرے، طمع اور حرص کو دل سے نکال دے [5]

دل میں فیاضی اور سخاوت پیدا کرے، بخل کو دل میں جگہ نہ دے [6]

دل میں صبر و استقامت پیدا کرے [7]

[1] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من رغب عن سنّتی فلیس منی (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربًّا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[3] جاء ناس من اصحاب النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فسألوہ انا نجد فی انفسنا ما یتعاظم احدنا ان یتکلّم بہ قال وقد وجدتموہ قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان (صحیح مسلم)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وبشّر المنافقین بان لھم عذابًا الیمًا (النسآء - ۱۳۸) قال اللہ تعالیٰ: انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اُولٰئک ھم الصّٰدقون (الحجرات - ۱۵)

[5] قال اللہ تعالیٰ: الھاکم التکاثر (التکاثر - ۱) قال اللہ تعالیٰ: ویلٌ لکل ھمزۃ لمزۃ ○ الذی جمع مالا وعدّدہ ○ (الھمزۃ - ۱ و ۲) قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تعس عبد الدینار والدرھم والقطیفۃ والخمیصۃ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لیس الغنی عن کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

[6] قال اللہ تعالیٰ: ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتٰھم اللہ من فضلہ ھو خیرًا لھم بل ھو شرٌ لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیٰمۃ (آل عمران - ۱۸۰)

[7] قال اللہ عزّ وجلّ: وبشّر الصّابرین (البقرۃ - ۱۵۵) قال اللہ عزّ وجلّ: واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ (البقرۃ - ۴۵)

www.sirat-e-mustaqeem.net

احساسِ برتری پیدا کرے، یعنی یہ عقیدہ دل میں قائم کرے کہ عزت ایمان والوں کے لئے ہے، ایمان والوں کو جو دین دیا گیا ہے اس سے بہتر دین کسی کے پاس نہیں ہے [1]

احساسِ کمتری کو دل میں جگہ نہ دے، یہ کبھی خیال نہ کرے کہ اسلامی ضابطۂ حیات سے بہتر بھی کوئی ضابطہ ہوسکتا ہے یا ہے، ایسا عقیدہ کفر ہے [2]

دل میں جذبۂ احتیاط پیدا کرے، لاابالیت ولاپرواہی کو دل میں جگہ نہ دے، جس چیز کے حلال یا حرام ہونے میں شبہ پیدا ہوجائے اسے چھوڑ دے [3]

حق کو دل میں نہ چھپائے بلکہ اُسے ظاہر کرے، اسی طرح گواہی کو بھی نہ چھپائے، صاف صاف بیان کردے [4]

دل میں جذبۂ حیا پیدا کرے، بے حیائی سے نفرت کرے [5]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین (المنافقون - ۸) قال اللہ تعالیٰ: واذکروا نعمۃ اللہ علیکم وما انزل علیکم من الکتاب والحکمۃ (البقرۃ - ۲۳۱) قال اللہ تعالیٰ: ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا (البقرۃ - ۲۶۹)

[2] قال اللہ تعالیٰ: کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (آل عمران - ۱۱۰) قال اللہ تعالیٰ وکذلک جعلناکم امۃ وسطا (البقرۃ - ۱۴۳)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلال بین والحرام بین وبینہما مشبہات لا یعلمہا کثیر من الناس فمن اتقی المشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی المشبہات کراع یرعی حول الحمی یوشک ان یواقعہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دع ما یریبک الی ما لا یریبک (رواہ احمد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح - نیل الاوطار جزء ۱ ص ۶۳)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدیٰ من بعد ما بینہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللعنون ○ (البقرۃ - ۱۵۹) قال اللہ تعالیٰ: ومن اظلم ممن کتم شہادۃ عندہ من اللہ (البقرۃ - ۱۴۰) قال اللہ تعالیٰ: ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ (البقرۃ - ۲۸۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھے، اللہ تعالیٰ کے بندوں سے حسن ظن رکھے، بدگمانی سے بچے [۱]
دل میں حق کو تسلیم کرنے کا جذبہ پیدا کرے، ہٹ دھرمی نہ کرے، لوگوں کو حقیر نہ سمجھے [۲]
گناہ کر کے دل کو زنگ آلود نہ کرے، دل کو پاک وصاف، مزکّٰی ومصفّٰی رکھے [۳]

متقی کے اوصاف

جس شخص کے دل میں تقویٰ ہوگا اس میں مندرجہ ذیل اوصاف پائے جائیں گے:۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر، اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر، موت کے بعد زندہ ہونے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہونے پر، تقدیر کی بھلائی بُرائی پر بغیر دیکھے ایمان لانا [۴]

(۲) نماز قائم کرنا [۵]

(۳) اللہ تعالیٰ کے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرنا [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ (تبارک وتعالیٰ) انا عند ظن عبدی بی (صحیح بخاری کتاب التوحید) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (الحجرات-۱۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث (صحیح بخاری)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر قال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنًا ونعلہ حسنۃ قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[۳] قال اللہ تعالیٰ: کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (المطففین-۱۴) قال اللہ تعالیٰ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی (الاعلیٰ-۱۴) قال اللہ تعالیٰ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا (الشمس-۱۰)

[۴] قال اللہ تعالیٰ: ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ۝ (البقرۃ-۲و۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان ان تؤمن باللہ وملآئکتہ وکتبہ وبلقآئہ ورسلہ وتؤمن بالبعث (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ھریرۃ) وفی روایۃ وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ (صحیح مسلم عن عمرؓ) قال اللہ تعالیٰ: والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون (البقرۃ-۴) قال اللہ تعالیٰ: ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملآئکۃ والکتاب والنبیّین (البقرۃ-۱۷۷)

[۵] قال اللہ تعالیٰ: ویقیمون الصلوٰۃ (البقرۃ-۳)

[۶] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ومما رزقنٰھم ینفقون (البقرہ-۳)

(۴) اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں سرشار ہونا[1]

(۵) اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنا[2]

(۶) اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو بیچ کر (یعنی احکامِ الٰہی میں تحریف کرکے) دُنیا کا مال و متاع نہ حاصل کرنا[3]

(۷) عذابِ الٰہی کے ذکر سے عبرت حاصل کرنا[4]

(۸) اپنے مال کو رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مانگنے والوں اور غلام کو آزاد کرانے میں صرف کرنا، جب عہد کرنا تو عہد کو پورا کرنا، سختی، تکلیف اور میدانِ کارزار میں استقامت سے کام لینا[5]

(۹) قصاص سے عبرت حاصل کرنا[6]

(۱۰) اگر مرنے کے بعد مال چھوڑے تو دستور و انصاف کے مطابق وارث رشتہ داروں کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں کے متعلق وصیت کر جانا[7]

[1] قال اللہ تعالیٰ: یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ (البقرۃ-۲۱)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَاَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ وَاِیَّایَ فَارْھَبُوْنِ (البقرۃ-۴۰)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ (البقرۃ-۴۱)

[4] قال اللہ تعالیٰ: وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَھُمْ کُوْنُوْا قِرَدَۃً خٰسِئِیْنَ ○ فَجَعَلْنٰھَا نَکَالًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْھَا وَمَا خَلْفَھَا وَمَوْعِظَۃً لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ (البقرۃ- ۶۵ و ۶۶)

[5] قال اللہ تعالیٰ: وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ (البقرۃ- ۱۷۷)

[6] قال اللہ تعالیٰ: وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرۃ- ۱۷۹)

[7] قال اللہ تعالیٰ: کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرَا نِ الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ (البقرۃ- ۱۸۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وصیۃ لوارث (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وسندہٗ حسن ولہ شاھد عن عمرو بن خارجۃ عند احمد والنسائی والترمذی وصححہ۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۱۸۸)

(۱۱) رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا[1]

(۱۲) روزوں کے حدود و شرائط کو پورا کرنا، روزوں کے حدود کے قریب بھی نہ جانا[2]

(۱۳) حرمت والے مہینوں کی حُرمت کا لحاظ رکھنا، اگر کوئی شخص یا قوم زیادتی کرے تو اس پر اسی کے مثل زیادتی کرنا۔ زیادتی میں بڑھ نہ جانا[3]

(۱۴) حج کو جائے تو زادِ راہ ساتھ لے کر جانا[4]

(۱۵) مطلقہ عورت کو رخصت کرتے وقت دستور کے مطابق کچھ مال دینا[5]

(۱۶) خوشحالی ہو یا تنگدستی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، غصہ کو پی جانا، لوگوں کے قصور کو معاف کرنا، اگر کوئی گناہ یا بے حیائی کا کام ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا اور جان بوجھ کر اس گناہ پر اصرار نہ کرنا[6]

[1] قال اللہ تعالیٰ: یٰایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرۃ - ۱۸۳)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد تلک حدود اللہ فلا تقربوھا کذلک یبین اللہ اٰیٰتہ للناس لعلھم یتقون (البقرۃ - ۱۸۷)

[3] قال اللہ تعالیٰ: الشھر الحرام بالشھر الحرام والحرمات قصاص فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین (البقرۃ - ۱۹۴) قال اللہ تعالیٰ: قل قتال فیہ کبیر (البقرۃ - ۲۱۷)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وتزودوا فان خیر الزاد التقوی (البقرۃ - ۱۹۷)

[5] قال اللہ تعالیٰ: وللمطلقٰت متاع بالمعروف حقا علی المتقین (البقرۃ - ۲۴۱)

[6] قال اللہ تعالیٰ: وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموٰت والارض اعدت للمتقین ○ الذین ینفقون فی السرآء والضرآء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ○ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون (آل عمران - ۱۳۳ تا ۱۳۵)

(۱۷) جان ومال کی قربانی دینے میں دریغ نہ کرنا، دشمنانِ دین کی دل خراش باتوں پر صبر کرنا [1]

(۱۸) سچ، معقول، انصاف پر مبنی اور برائیوں کا سدباب کرنے والی بات کہنا اور انصاف کرنا [2]

(۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا [3]

(۲۰) جب شیطان دل میں کوئی وسوسہ پیدا کرے تو فوراً ہوشیار ہو جانا [4]

(۲۱) کافروں سے جو عہد کرنا اُسے پورا کرنا اور اس وقت تک پورا کرنا جب تک وہ اپنا عہد پورا کرتے رہیں، اسی میں کسی قسم کا قصور نہ کریں اور نہ مسلمین کے خلاف کسی کی مدد کریں [5]

(۲۲) جان ومال سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا [6]

(۲۳) سچ بیان کرنا اور سچ کی تصدیق کرنا [7]

[1] قال اللہ تعالیٰ: لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذًی کثیرًا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور (آل عمران - ۱۸۶)

[2] قال اللہ تعالیٰ: فلیتق اللہ ولیقولوا قولًا سدیدًا (النساء - ۹) قال اللہ تعالیٰ: اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی (المائدۃ - ۸)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ورحمتی وسعت کل شیء فسأکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین ھم بآیاتنا یؤمنون ○ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم (الاعراف ۱۵۶، ۱۵۷)

[4] قال اللہ تعالیٰ: ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون (الاعراف - ۲۰۱)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئا ولم یظاھروا علیکم احدًا فاتموا الیھم عھدھم الی مدتھم ان اللہ یحب المتقین ○ (التوبۃ - ۴) قال اللہ عزوجل: فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم ان اللہ یحب المتقین (توبۃ - ۷)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا یستأذنک الذین یؤمنون باللہ والیوم الآخر ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین (التوبۃ - ۴۴)

[7] قال اللہ تعالیٰ: والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون (الزمر - ۳۳)

www.sirat-e-mustaqeem.net

تقوی کے نتائج اور برکات

تقوٰی کی بدولت انسان ہدایت کے راستہ پر چل کر منزلِ مقصود تک پہنچتا ہے گویا ہدایت کا دارومدار تقوی پر ہے [1]

اللہ تعالیٰ کے ہاں تقوٰی ہی پہنچتا ہے اور اللہ تعالیٰ اہلِ تقوٰی ہی کے اعمال قبول کرتا ہے گویا قبولیت اعمال کا دارومدار تقوی پر ہے [2]

آخرت کی بھلائی اہلِ تقوٰی کے لئے ہے [3]

اللہ تعالیٰ کی رحمت اہلِ تقوٰی کے لئے ہے [4]

امتیاز اور مغفرت اہلِ تقوٰی کے لئے ہے [5]

جنت متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے اور جنت کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے [6]

کامیابی متقیوں کے لئے ہے [7]

متقی ہی اللہ کے ولی ہوتے ہیں [8]

[1] قال اللہ تعالیٰ: ھدی للمتقین ○ (البقرۃ-۲)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لن ینال اللہ لحومھا ولا دمآؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم (الحج-۳۷) قال اللہ تعالیٰ: انما یتقبل اللہ من المتقین (المآئدۃ-۲۷)

[3] قال اللہ عزوجل: والعاقبۃ للمتقین (الاعراف-۱۲۸)

[4] قال اللہ ذوالجلال والاکرام: ورحمتی وسعت کل شیٔ فسا کتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین ھم بایاتنا یؤمنون (الاعراف-۱۵۶)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یاایھا الذین اٰمنوآ ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانًا ویکفر عنکم سیاٰتکم ویغفرلکم واللہ ذوالفضل العظیم (الانفال-۲۹)

[6] قال اللہ تعالیٰ: وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقین ○ (آل عمران-۱۳۳) قال اللہ تعالیٰ مثل الجنۃ التی وعد المتقون (محمد-۱۵)

[7] قال اللہ تعالیٰ: ان للمتقین مفازًا (النبأ-۳۱)

[8] قال اللہ تعالیٰ: الآ ان اولیآء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون ○ الذین اٰمنوا وکانوا یتقون ○ (یونس ۶۲-۶۳)

اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے [1]

تقوی کی بدولت اللہ تعالیٰ مصائب سے نجات کی صورت پیدا کر دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے رزق ملنے کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا [2]

تقوی کی بدولت اللہ تعالیٰ کام میں آسانی پیدا کر دیتا ہے [3]

تقوی سے فلاح نصیب ہوتی ہے [4]

اہلِ تقوی کو دوزخ سے بچا لیا جائے گا [5]

تقوی کی بدولت گناہ معاف ہوتے ہیں اور اجرِ عظیم ملتا ہے [6]

اللہ تعالیٰ کی معیت اور رفاقت تقوی سے ہی حاصل ہوتی ہے [7]

اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے [8]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واللہ ولی المتقین (الجاثیۃ - ۱۹)

[2] قال اللہ تعالیٰ: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ○ ویرزقہ من حیث لا یحتسب (الطلاق - ۲،۳)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا (الطلاق - ۴)

[4] قال اللہ تعالیٰ: قد افلح من تزکی (الاعلیٰ - ۱۴) قال اللہ تعالیٰ: قد افلح من زکّٰھا (الشمس - ۹)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فانذرتکم نارا تلظّٰی ○ لا یصلٰھا الا الاشقی ○ الذی کذب و تولّٰی ○ وسیجنّبھا الاتقی ○ (اللیل - ۱۴ تا ۱۷)

[6] قال اللہ تعالیٰ: ومن یتق اللہ یکفر عنہ سیئاتہ ویعظم لہ اجرا ○ (الطلاق - ۵)

[7] قال اللہ تعالیٰ: واعلموا ان اللہ مع المتقین (التوبۃ - ۳۶)

[8] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان اللہ یحب المتقین (التوبۃ - ۷)

www.sirat-e-mustaqeem.net

خادم اور غلام اور ان کے متعلقات

خادم اور غلام کے حقوق

اگر خادم کھانا پکا کر لائے تو اس کو اپنے ساتھ کھلائے، اگر کھانا کم ہو تو ایک دو لقمے ہی اس کے ہاتھ میں رکھ دے [1]

اگر خادم کوئی غلط کام کرے تو اس کو ایک دن میں ستر بار معاف کرے یعنی کثرت سے معاف کرے [2]

جب کسی خادم کو لائے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعاء پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَمَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَ
اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ [3]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور اس خیر کو طلب کرتا ہوں جس خیر پر تو نے اُسے پیدا کیا ہے اور میں اس کی بُرائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس بُرائی پر تو نے اُسے پیدا کیا ہے۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیٰ احدکم خادمہٗ بطعامہٖ فان لم یجلسہ معہ فلیناولہ لقمۃ او لقمتین او اکلۃ او اکلتین فانہ ولی علاجہ (صحیح بخاری کتاب العتق وفضلہ) وفی روایۃ فلیقعدہ معہ فلیأکل فان کان الطعام مشفوھًا قلیلا فلیضع فی یدہٖ منہ اکلۃ او اکلتین (صحیح مسلم)

[2] قال رجل یا رسول اللہ کم اعفوا عن الخادم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل یوم سبعین مرۃ (رواہ احمد وابوداؤد ورجالہ ثقات۔ بلوغ جزء ۱۴ صہ ۱۵۲) وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ جلد اوّل جزء ۵ صہ ۲۵۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افاد احدکم امرأۃ او خادما او دابۃ فلیأخذ بناصیتھا ولیقل اللّٰھم..... (رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ واللفظ لہ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ صہ ۲۱۴ و ۲۱۵)

آقا کو چاہیئے کہ غلام کو اپنا بھائی سمجھے، اس کو وہی کھلائے جو خود کھائے، وہی پہنائے جو خود پہنے اور اس سے ایسے کام کے لئے نہ کہے جو اس سے نہ ہو سکے یا مشکل سے ہو سکے، اگر کہے تو (اس کام میں) اس کی مدد کرے [1]

اگر غلام کو بے تصور طمانچہ مارے یا سزا دے تو اُسے آزاد کر دے [2]

اگر غلام کو کسی قصور پر مارے تو یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے بہ نسبت اس قدرت کے جو میں اس پر رکھتا ہوں، یعنی غلام کو بے دردی کے ساتھ نہ مارے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ زیادتی کرے، اگر زیادتی کر بیٹھے تو اسے آزاد کر دے ورنہ دوزخ میں جائے گا [3]

غلام کے مُنہ پر ہرگز نہ مارے [4]

غلام کے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی نہ کرے [5]

غلام کے ساتھ نیکی کرے [6]

غلام سے پردہ نہیں ہے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخوانکم خولکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا تکلفوھم ما یغلبھم فان کلفتموھم ما یغلبھم فاعینوا ھم (صحیح بخاری کتاب العتق وفضلہ وروای مسلم نحوہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ضرب غلاما لہ حدا لم یاتہ او لطمہ فان کفارتہ ان یعتقہ (صحیح مسلم)

[3] عن ابی مسعود قال کنت اضرب غلاما لی فسمعت من خلفی صوتا اعلم ابا مسعود اللہ اقدر علیک منک علیہ فالتفت فاذا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ھو حر لوجہ اللہ فقال اما لو لم تفعل للفحتک النار (صحیح مسلم)

[4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجہ (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا منان ولا سیئ الملکۃ (رواہ احمد والترمذی وسندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۱۱۳)

[6] قال اللہ تعالیٰ: وبالوالدین احسانا وما ملکت ایمانکم (النساء - ۳۶)

[7] قال اللہ تعالیٰ: ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او ما ملکت ایمانھن (النور - ۳۱)

تین اوقات (یعنی قبل نمازِ فجر، دوپہر کے وقت اور بعد نمازِ عشاء) کے علاوہ غلام بغیر اجازت اپنے آقا کے ہاں آسکتا ہے [1]

نیک غلاموں اور لونڈیوں کا نکاح کرادے [2]

لونڈی کے مالک کی اجازت سے لونڈی سے نکاح کرے [3]

لونڈی سے نکاح کرے تو دستور کے مطابق مہر ادا کرے [4]

شادی شدہ لونڈی اگر کوئی بے حیائی کا کام کرے تو اس کو آزاد عورتوں کی سزا کی نصف سزا دے [5]

اگر کافر عورت میدانِ جنگ میں قید ہو جائے تو باوجود اس بات کے کہ اس کا شوہر دار الحرب میں زندہ ہو آقا اس سے صحبت کر سکتا ہے [6]

اگر کوئی شخص غلام کو قتل کرے یا خصی کرے تو اس کو قتل کے بدلے قتل کیا جائے، خصی کرنے کے قصاص میں خصی کیا جائے [7]

اگر غلام موافقت نہ کرے تو اسے بیچ دے لیکن اسے تکلیف نہ پہنچائے [8]

[1] قال اللہ تعالیٰ: لیستأذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلٰث مرات من قبل صلوٰۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظھیرۃ ومن بعد صلوٰۃ العشاء (النور-۳۲)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وامائکم (النور-۳۲)

[3] قال اللہ تعالیٰ: فانکحوھن باذن اھلھن (النسآء-۲۵)

[4] قال اللہ تعالیٰ: واتوھن اجورھن بالمعروف (النسآء-۲۵)

[5] فاذا احصن فان اتین بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنٰت من العذاب (النسآء-۲۵)

[6] قال اللہ تعالیٰ: والمحصنٰت من النسآء الا ما ملکت ایمانکم (النسآء-۲۴)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عبدًا قتلناہ ومن جدع عبدًا جدعناہ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ نیل جزء ۷ ص ۱۲)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لایلائمکم من خدمکم فبیعوہ ولا تعذبوا خلق اللہ عزوجل (رواہ احمد۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۱۴۷ وسندہٗ صحیح)

غلام کو گالی نہ دے، اُسے عار نہ دلائے [1]

غلام یا لونڈی پر تہمت نہ لگائے [2]

لونڈی اور اس کے بچے میں تفریق نہ کرے، نہ دو غلاموں میں جو ایک دوسرے کے بھائی ہوں تفریق کرے یعنی ایک کو دوسرے سے علیحدہ نہ کرے [3]

لونڈی اگر قبضہ میں آئے اور وہ حاملہ ہو تو اس سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک وضع حمل نہ ہو جائے اگر حاملہ نہ ہو تو اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک ایک ادیت ماہانہ نہ گذر جائے [4]

آقا کو چاہیے کہ غلام کو عبد نہ کہے اور نہ لونڈی کو امۃ کہے بلکہ میرا بچہ، میری بچی، میرا لڑکا، میری لڑکی کہے، نہ غلام کو چاہیے کہ وہ اپنے آقا کو رب کہے یا مولا کہے بلکہ سید کہے [5]

لونڈی کی اچھی طرح تربیت کرے، اسے تعلیم دے اگر اُسے آزاد کر کے نکاح کرے تو زیادہ بہتر ہے [6]

[1] قال ابوذر انه كان بيني وبين رجل كلام وكانت امه اعجمية فعيرته بامه فشكاني الى النبي صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اباذر انك امرؤ فيك جاهلية هم اخوانكم جعلهم الله تحت ايديكم فاطعموهم مما تاكلون (صحیح بخاری)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قذف مملوكه يقام عليه الحد يوم القيمة الا ان يكون كما قال (صحیح بخاری و صحیح)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فرق بين والدة وولدها فرق الله بينه وبين احبته يوم القيمة (رواه الترمذی واحمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۵ ص ۵۲) عن علی قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابيع غلامين اخوين فبعتهما ففرقت بينهما فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ادركهما فارجعهما ولا تبعهما الا جميعًا (رواه احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۵ ص ۵۲)

[4] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في سبي اوطاس لا توطأ حامل حتى تضع ولا غير حامل حتى تحيض حيضة (رواه احمد وابوداؤد وسندہ حسن۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۲۵۹)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقل احدكم عبدي امتي وليقل فتاي وفتاتي وغلامي (صحیح بخاری) وفي رواية كلكم عبيد الله وكل نساءكم اماء الله ولكن ليقل غلامي وجاريتي وفتاي وفتاتي (صحیح مسلم) وفي رواية لا يقل العبد ربي وليقل سيدي وفي رواية لا يقل العبد لسيده مولاي فان مولاكم الله عزوجل (صحیح مسلم)

[6] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل كانت عنده وليدة فعلمها فاحسن تعليمها وادبها فاحسن تاديبها واعتقها وتزوجها فله اجران (صحیح بخاری کتاب العتق وکتاب النکاح)

آقا کے حقوق

غلام کو بھاگنا نہیں چاہیئے، اگر وہ ایسا کرے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی [1]

غلام کو چاہیئے کہ آقا کی خیر خواہی کرے، جو غلام آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرے اس کو دوہرا اجر ملے گا [2]

غلام کو چاہیئے کہ آقا کے مال کی نگرانی کرے [3]

غلام کو چاہیئے کہ اپنے آقا کو میرا رب نہ کہے، نہ میرا مولا کہے بلکہ میرا سید کہے [4]

لونڈی اور غلام کو آزاد کرنا

لونڈی اور غلام کو آزاد کرانے میں اپنا روپیہ خرچ کرے [5]

جو شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ دے تو کفارہ میں ایک مؤمن غلام یا لونڈی آزاد کرے [6]

جو شخص قسم کھالے تو قسم توڑنے پر کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابق العبد لم تقبل لہ صلوٰۃ (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبد اذا نصح سیدہ واحسن عبادۃ ربہ کان لہ اجرہ مرتین (صحیح بخاری کتاب العتق وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعبد راع علی مال سیدہ وھو مسئول عنہ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی روایۃ ولا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ عزوجل (صحیح مسلم)

[5] قال اللہ تعالیٰ: وآتی المال علی حبہ ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ والمساکین وابن السبیل والسآئلین وفی الرقاب (البقرہ۔ ۱۷۷)

[6] قال اللہ تعالیٰ: والذین یظٰھرون من نسآءھم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃ من قبل ان یتماسا (المجادلۃ۔ ۳)

[7] قال اللہ عزوجل: لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ (المآئدۃ۔ ۸۹)

کسی مؤمن کو غلطی سے قتل کردے تو کفارہ میں ایک مؤمن غلام آزاد کرے۔ خواہ وہ مؤمن جس کو قتل کیا ہے دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو یا کسی ایسی دشمن قوم کا فرد ہو جس سے مسلمین کا معاہدہ ہو[1]

سورج گرہن ہو تو غلام آزاد کرے[2]

رمضان کا روزہ قصداً توڑ دے تو غلام آزاد کرے[3]

اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں پھر ایک شخص اس غلام کو اپنے حصہ کی حد تک آزاد کردے تو اس پر لازم ہے کہ اگر اس کے پاس اس کی قیمت کے برابر مال ہے تو اسے پورا آزاد کرادے، اس کی قیمت کا عدل کے ساتھ اندازہ لگایا جائے اور شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت دے دی جائے، اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر اس کو اس حد تک آزاد سمجھا جائے جس حد تک وہ آزاد کر دیا گیا ہے[4] یا

غلام سے اس کی بقیہ قیمت کے برابر مزدوری کرالی جائے اور شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت دے دی جائے لیکن غلام پر مزدوری کرنے کے لئے جبر نہ کیا جائے[5]

اگر کوئی شخص اپنے غلام کو اپنی موت کے بعد آزاد کردے تو وہ کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کے پاس اور مال ہو اور اس پر قرض نہ ہو، اگر اسکے پاس مال نہ ہو یا قرض ہو تو اسے بیچ کر اپنے اوپر خرچ کرے اور قرضہ ادا کرے[6]

[1] قال اللہ عزوجل: ومن قتل مؤمنا خطأ فتحریر رقبة مؤمنة (النسآء - ۹۲) وقال اللہ عزوجل: فان کان من قوم عدو لکم وھو مؤمن فتحریر رقبة مؤمنة وان کان من قوم بینکم وبینھم میثاق فدیة مسلمة الی اھلہ وتحریر رقبة مؤمنة (النسآء - ۹۲)

[2] امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقة فی کسوف الشمس (صحیح بخاری)

[3] قال رجل یا رسول اللہ وقعت علی امرأتی وانا صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تجد رقبة تعتقھا (صحیح بخاری) وفی روایة وقع علی امرأتہ فی رمضان (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شرکا لہ فی مملوکہ فعلیہ عتقہ کلہ ان کان لہ مال یبلغ ثمنہ فان لم یکن لہ مال یقوم علیہ قیمة عدل فاعتق منہ ما اعتق (صحیح بخاری کتاب العتق وفضلہ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا قوم علیہ فاستسعی بہ غیر مشقوق علیہ (صحیح بخاری)

[6] اعتق رجل عبدا لہ عن دبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الک مال غیرہ؟ قال لا، فباعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثمانمائة درھم فدفعھا الیہ ثم قال ابدا بنفسک فتصدق علیھا (صحیح مسلم ورواہ البخاری نحوہ) وفی روایة کان محتاجا وعلیہ دین، فباعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثمانمائة درھم فاعطاہ وقال اقض دینک (رواہ النسائی وسکت علیہ الحافظ - فتح الباری جزء ۵ صـ ۳۲۶)

مفلس آدمی موت کے وقت اپنے تمام غلام آزاد نہیں کر سکتا، قرعہ ڈال کر غلاموں کی صرف تہائی تعداد آزاد کرے [1]

اگر غلام یہ چاہے کہ وہ کچھ مال کما کر مالک کو دے دے اور مالک اسے آزاد کر دے تو مالک کو اس کی یہ شرط منظور کر لینی چاہیئے بشرطیکہ مالک کو یہ یقین ہو کہ یہ آزادی اس کے حق میں بہتر ہوگی، مالک اور غلام کے مابین اس معاملہ کو کتابت کہتے ہیں [2]

مکاتب غلام کو بیچا جا سکتا ہے، اگر کوئی شخص چاہے کہ زر کتابت ادا کر کے غلام کو خرید لے اور پھر آزاد کر دے تو ایسا کرنا جائز ہے [3]

جب زر کتابت طے ہو جائے تو مالک اور دوسرے لوگوں کو اپنے مال میں سے اس غلام کی امداد کرنی چاہیئے [4]

مالک ہونے سے پہلے غلام کو آزاد نہ کرے [5]

غلام کو اس شرط پر بھی آزاد کیا جا سکتا ہے کہ وہ کسی خاص شخص کی خدمت کرے [6]

اگر کوئی شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے تو وہ مملوک خود بخود آزاد ہو جائے گا [7]

[1] ان رجلاً اعتق ستة مملوكين له عند موته لم يكن له مال غيرهم فدعا بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فجزأهم ثلاثا ثم اقرع بينهم فاعتق اثنين وارق اربعة وقال له قولا شديدا (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[2] قال الله تعالیٰ: والذين يبتغون الكتاب مما ملكت ايمانكم فكاتبوهم ان علمتم فيهم خيرا (النور - ۳۳)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعائشة ابتاعي فاعتقي (صحیح بخاری کتاب العتق)

[4] قال الله تعالیٰ: وآتوهم من مال الله الذي آتاكم (النور - ۳۳)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عتق الا بعد ملك (رواه الحاكم وسنده صحيح - نيل الاوطار جزء ۶ صـ ۲۰۴)

[6] عن سفينة قال اعتقتني أم سلمة وشرطت علي ان اخدم النبي صلى الله عليه وسلم ما عاش (رواه احمد وروى نحوه ابوداؤد والنسائي وسنده لا بأس به - نيل الاوطار جزء ۶ صـ ۶۹ وسنده جيد - التعليقات اللالبانی علی المشكوٰة ۲/۱۰۱۵)

[7] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ملك ذا رحم محرم فهو حر (رواه ابوداؤد والترمذي وسنده صحيح - بلوغ جزء ۱۴ صـ ۱۵)

آزاد کردہ غلام کی میراث (بطور عصبہ) اس شخص کا حق ہے جس نے اُسے آزاد کیا تھا[1]
اگر غلام دارالحرب سے بھاگ کر دارالاسلام آجائے اور اسلام قبول کرلے تو وہ آزاد ہو جائے گا،
اُسے اُس کے مالکوں کے حوالہ نہ کیا جائے[2]
جس لونڈی سے بچّہ پیدا ہو جائے تو وہ لونڈی نہ بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے، اور نہ ورثہ میں تقسیم
کی جائے گی، مالک اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے لیکن اس کے مرنے کے بعد وہ آزاد ہو جائے گی[3]

مدبّر غلام

نوٹ:۔ مدبّر وہ غلام ہے جس کے متعلق آقا یہ کہدے کہ اس کے مرنے کے بعد وہ آزاد ہے۔
اگر کوئی شخص مفلس اور مقروض ہو تو اس کے مدبّر غلام کو بیچ کر قرضہ ادا کر دیا جائے اور باقی رقم
اس شخص کو دے دی جائے کہ وہ اپنے مصارف میں لائے[4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعتق (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] خرج عبدان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ قبل الصلح فکتب الیہ مواليهم..... ابی ان یردھم وقال ھم عتقاء اللہ عزوجل (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ)

[3] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع امھات الاولاد وقال لا یبعن ولا یوھبن ولا یورثن یستمتع بھا سیدھا ما دام حیًّا فاذا مات فھی حرۃ (رواہ الدارقطنی عن ابن عمر جزء ۲ صـ ۴۸۱ ورواتہ ثقات۔ نیل جزء ۶ صـ ۸۴ وسندہٗ صحیح)

[4] اعتق رجل عبدا لہ عن دبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ألک مال غیرہ قال لا..... فباعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثمانمائۃ درھم..... فدفعھا الیہ ثم قال ابدأ بنفسک فتصدق علیھا (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ) وفی روایۃ کان محتاجًا وعلیہ دین فباعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثمانمائۃ درھم فاعطاہ وقال اقض دینک (رواہ النسائی وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۵ صـ ۳۲۶)

مکاتب غلام

نوٹ:۔ مکاتب وہ غلام ہے جو اپنے مالک سے کسی مقررہ رقم کما کر دینے کے بعد آزادی کا معاہدہ کر لے۔
اگر کوئی غلام اپنے مالک سے مکاتبت کی درخواست کرے تو اگر مالک اس میں اس کی بہتری سمجھے تو ضرور مکاتبت کرے [1]
ہر شخص جس کے پاس مال ہو اس مکاتب غلام کی امداد کرے [2]
مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس پر زر کتابت کی کچھ بھی رقم باقی ہے [3]
جب مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو جائے کہ اس کی کتابت کی رقم کی ادائیگی کے لئے کافی ہو تو اس کی مالکہ کو اس مکاتب غلام سے پردہ کرنا چاہیئے [4]
مکاتب غلام کو خرید کر آزاد کیا جا سکتا ہے [5]
مکاتب غلام کا وارث (بطور عصبہ) وہی ہوگا جس نے اُسے آزاد کیا تھا [6]

[1] قال اللہ تعالیٰ: والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا (النور-۳۳)

[2] قال اللہ تعالیٰ: واتوھم من مال اللہ الذی اٰتٰکم (النور-۳۳)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المکاتب عبد ما بقی علیہ من مکاتبتہ درھم (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو وروی نحوہ الترمذی واحمد وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۴ صہ ۱۶۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لاحداکن مکاتب فکان عندہ ما یؤدی فلتحتجب منہ (رواہ احمد عن ام سلمۃ وروی نحوہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ صہ ۱۶۰)

[5] قالت عائشۃ اشتریت بریرۃ (وھی مکاتبۃ) فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتریھا فان الولاء لمن اعتق (صحیح بخاری، کتاب الفرائض)

[6] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتریھا فان الولاء لمن اعتق (صحیح بخاری)

www.sirat-e-mustaqeem.net

صدقات اور ان کے متعلقات

صدقہ دینا

صدقہ دینے کے بعد صدقہ لینے والے پر احسان نہ رکھے، نہ اسے کسی قسم کی تکلیف پہنچائے [1]

صدقہ پاک کمائی میں سے دے، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنی محبوب اور پسندیدہ چیز دے، ردی، کارہ اور ناپسندیدہ چیز نہ دے [2]

آسودگی اور تنگدستی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیتا رہے [3]

اتنا نہ دے کہ خود کے پاس کچھ نہ رہے پھر وہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ جائے [4]

اگر اقرباء یا مساکین سے کوئی غلطی ہو جائے تو ان کو معاف کر دے اور جو کچھ انہیں دیتا ہے دیتا رہے، دینا بند نہ کرے [5]

صدقات کی ابتداء اپنے اہل و عیال سے کرے [6]

[1] قال اللہ تعالیٰ: لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذیٰ (البقرۃ - ۲۶۴)

[2] قال اللہ تعالیٰ: انفقوا من طیبات ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون (البقرۃ - ۲۶۷) قال اللہ عزوجل: لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (آل عمران - ۹۲)

[3] قال اللہ تعالیٰ: وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السراء والضراء (آل عمران - ۱۳۳ و ۱۳۴)

[4] قال اللہ عزوجل: ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا (بنی اسرائیل - ۲۹)

[5] قال اللہ تعالیٰ: ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربیٰ والمساکین والمھاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا (النور - ۲۲)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابدأ بمن تعول (صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

غنی کو چاہیئے کہ صدقہ نہ لے اور نہ وہ شخص لے جو کمانے کے قابل ہو[1]

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گِن گِن کر نہ دے ورنہ اللہ تعالیٰ بھی گِن گِن کر دے گا[2]

بہتر یہ ہے کہ صدقہ ایسی حالت میں دے کہ تندرست ہو، زندگی کی اُمید ہو، مال کی حرص ہو، فقر کا اندیشہ ہو اور تونگری کی خواہش ہو[3]

صدقہ دے کر واپس نہ لے اور نہ اسے خریدے، البتہ باپ اپنی اولاد سے عطیہ واپس لے سکتا ہے۔[4]

مسکین کو کچھ نہ کچھ ضرور دے، اگر کچھ نہ ہو تو جلا ہوا کھُر ہی دے دے[5]

بہتر یہ ہے کہ صدقہ عموماً چھپا کر دے[6]

جو شخص اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر مانگے اُسے ضرور کچھ دے[7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۱۱۴ وروی الحاکم نحوہٗ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۹/۹۱) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحظ فیہا الغنی ولقوی مکتسب (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۱۱۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سماء انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أی الصدقۃ اعظم اجرا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشترہ ولا تعد فی صدقتک (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرجع احد فی ھبتہ الا الوالد عن ولدہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ)

[5] عن ام بجید قالت، قلت یا رسول اللہ ان المسکین لیقف علی بابی حتی استحیی فلا اجد فی بیتی ما ادفع فی یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادفعی فی یدہ ولو ظلفا محرقا (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وصححہ)

[6] قال اللہ تعالیٰ: وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم (البقرۃ۔ ۲۷۱)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سألکم بوجہ اللہ فاعطوہ (رواہ احمد وابوداؤد والحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۹/۱۲۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس: رجل یسئل باللہ ولا یعطی بہ (رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۶۰۴)

سوال کرنا

غنی اور ایسا شخص جو کمانے کے قابل ہو اسے سوال نہیں کرنا چاہیئے [1]
سائل کو چاہیئے کہ چمٹ کر سوال نہ کرے بلکہ جہاں تک ہو سکے سوال سے بچے [2]
بغیر سوال اور لالچ کے اگر مال ملے تو لے لے، ردّ نہ کرے [3]
مال کے علاوہ کسی اور چیز کے متعلق بھی کسی سے سوال نہ کرے [4]
جس شخص کے پاس ۵۰ درہم یا اس کی قیمت کے برابر سونا ہو وہ ہرگز سوال نہ کرے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحظ فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ۱۱۵/۲) وفی روایۃ لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ۲/۱۱۵) وروی الحاکم نحوہٗ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۹/۹۱)

[2] قال اللہ تعالیٰ: للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیماہم لا یسئلون الناس الحافا (البقرۃ۔ ۲۷۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسکین المتعفف وفی روایۃ لا یسئال الناس (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال المسئلۃ باحدکم حتی یلقی اللہ ولیس فی وجہہ مزعۃ لحم (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جاءک من ہذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ وما لا فلا تتبعہ نفسک (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسئلوا الناس شیئا (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ عن عوف بن مالک)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل الناس ولہ ما یغنیہ جاء یوم القیامۃ ومسألتہ فی وجہہ خموش او خدوش او کدوح قیل یا رسول اللہ وما یغنیہ؟ قال خمسون درہما او قیمتہا من الذہب (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۵۷۸)

سوال تین آدمیوں کے لئے حلال ہے، وہ تین آدمی یہ ہیں :۔

① وہ شخص جس پر قرضہ کا بوجھ ہو تو وہ اپنے قرضے کی ادائیگی کی حد تک سوال کرسکتا ہے۔

② وہ شخص جس پر کوئی آفت آگئی اور اس کا مال ضائع ہوگیا تو اس کو اس وقت تک سوال کرنا جائز ہے جب تک اس کو گذارہ کے لئے مال نہ مل جائے۔

③ وہ شخص جو فاقہ میں مبتلا ہو اور اس کی قوم کے تین ذی عقل آدمی تصدیق کریں کہ وہ واقعی فاقہ سے ہے تو وہ سوال کرسکتا ہے مگر اس وقت تک جب تک اس کو گذارہ کے لئے مال نہ مل جائے۔

ان تین آدمیوں کے علاوہ جو سوال کرتا ہے وہ حرام کھاتا ہے [1]

خزانچی

خزانچی کو چاہیئے کہ امانت میں خیانت نہ کرے، جو حکم اس کو ملے اس کے مطابق خوشدلی کے ساتھ رقم ادا کرے، ایسی صورت میں اُسے بھی صدقہ دینے کا ثواب ملے گا [2]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسألة لا تحل الا لاحد ثلاثة : رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش ورجل اصابته فاقة حتى يقوم ثلاثة من ذوي الحجا من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت له المسئلة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش فما سواهن من المسألة سحتا يا كلها صاحبها سحتا (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخازن المسلم الامين الذى ينفذ ما امر به فيعطيه كاملا موفرا طيبة به نفسه فيدفعه الى الذى امر له به احد المتصدقين (صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

قرض اور اس کے متعلّقات

قرض

جب میعاد معین کے لئے قرض دینے یا لینے کا ارادہ کرے تو اُسے لکھ لے [1]
قرض دار کو چاہیئے کہ وہ تحریر لکھوائے [2]
کاتب کو لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیئے [3]
اگر قرض دار لکھوانے کے قابل نہ ہو، یا کمزور ہو یا بے وقوف ہو تو اس کے ولی کو چاہیئے کہ وہ عدل و انصاف کے ساتھ تحریر لکھوائے [4]
قرض کی دستاویز پر اپنی پسند کے دو مَردوں کو گواہ کرلے، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ کرلے [5]
گواہوں کو جب گواہی کے لئے بلایا جائے تو وہ آنے سے انکار نہ کریں [6]
اور گواہی کو چھپائیں نہیں [7]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: اذا تداینتم بدین الی اجلٍ مسمی فاکتبوہ (البقرۃ - ۲۸۲)
[2] قال اللہ عزوجل: ولیملل الذی علیہ الحق (البقرۃ - ۲۸۲)
[3] قال اللہ تعالیٰ: ولا یأب کاتب ان یکتب کما علمہ اللہ فلیکتب (البقرۃ - ۲۸۲)
[4] قال اللہ تعالیٰ: فان کان الذی علیہ الحق سفیہا او ضعیفا او لا یستطیع ان یمل ھو فلیملل ولیہ بالعدل (البقرۃ - ۲۸۲)
[5] قال اللہ تعالیٰ: واستشھدوا شھیدین من رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشھداء (البقرۃ - ۲۸۲)
[6] قال اللہ تعالیٰ: ولا یأب الشھداء اذا ما دعوا (البقرۃ - ۲۸۲)
[7] قال اللہ تعالیٰ: ولا تکتموا الشھادۃ (البقرۃ - ۲۸۳)

قرض تھوڑا ہو یا بہت لکھ لیا جائے [1]

اگر سفر کی وجہ سے کاتب دستیاب نہ ہو تو قرض دار کو چاہیئے کہ قرض خواہ کے پاس کوئی چیز رہن رکھ دے [2]

قرض دار حضر میں بھی کسی چیز کو رہن رکھ سکتا ہے [3]

قرض دار کو چاہیئے کہ دینے کی نیت رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دے گا، کسی کے مال کو تلف کرنے یا ادا نہ کرنے کی نیت نہ رکھے ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو ضائع کر دے گا [4]

قرضدار کو چاہیئے کہ قرض کی ادائیگی بحسن و خوبی کرے، اگر کوئی جانور قرض لیا ہو اور قرض کی ادائیگی کے وقت اس جیسا جانور نہ ملے تو اس سے بہتر جانور دے دے [5]

مال دار آدمی قرض کی ادائیگی میں قطعاً دیر نہ کرے، یہ ظلم ہے [6]

مرتے وقت قرض دار کے پاس اتنا مال ہونا چاہیئے کہ مرنے کے بعد اس کا قرض ادا ہو سکے [7]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تسئموا ان تکتبوہ صغیرا او کبیرا (البقرۃ - ۲۸۲)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وان کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتبا فرھٰن مقبوضۃ (البقرۃ - ۲۸۳)

[3] اشتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما من یھودی الی اجل ورھنہ درعا۔ (صحیح بخاری کتاب فی الاستقراض وصحیح مسلم) وفی روایۃ بالمدینۃ (صحیح بخاری کتاب البیوع)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ اموال الناس یرید اداءھا ادی اللہ عنہ ومن اخذ یرید اتلافھا اتلفہ اللہ (صحیح بخاری کتاب فی الاستقراض) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مع الدائن حتی یقضی دینہ (رواہ ابن ماجۃ واسنادہ حسن۔ فتح الباری جزء ۵ صـ ۴۵)

[5] کان لرجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سن من الابل فجاء یتقاضاہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اعطوہ فطلبوا سنہ فلم یجدوا الا سنا فوقھا فقال اعطوہ فقال اوفیتنی وفی اللہ بک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان خیارکم احسنکم قضاءً (صحیح بخاری کتاب فی الاستقراض وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطل الغنی ظلم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقاہ بھا عبد بعد الکبائر التی نھی اللہ عنھا ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاءً (رواہ احمد وابو داؤد وسندہ حسن بلوغ ۱۵/۹)

اگر قرض خواہ تقاضا کرتے وقت سختی سے پیش آئے تو صبر کرے اور کچھ نہ کہے [1]
قرض دار قرض ادا کرتے وقت قرض خواہ کا شکریہ ادا کرے اور اس طرح اس کے لئے دعا کرے۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ
اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے [2]

جہاں تک ہو سکے قرض نہ لے، قرض سے بچے [3]
قرض دار اگر شہید ہو جائے تب بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا جبتک اس کا قرض نہ ادا ہو جائے [4]
قرض خواہ کو چاہیئے کہ اگر قرضدار تنگدست ہے تو اُسے فراخی حاصل ہونے تک مہلت دے [5]
قرض خواہ کو چاہیئے کہ بڑی نرمی کے ساتھ تقاضا کرے، سختی نہ کرے [6]

[1] ان رجلا تقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغلظ لہ فہم بہ اصحابہ فقال دعوہ فان لصاحب الحق مقالا (صحیح بخاری)

[2] عن عبداللہ بن ابی ربیعہ قال اشتری منی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین الفا فجاءہ مال فدفعہ الی وقال بارک اللہ لک فی اھلک ومالک انما جزاء السلف الحمد والاداء (رواہ النسائی واحمد وسندہ جید بلوغ جزء ۱۵ ص ۸۴)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فی الصلاۃ ویقول اللھم انی اعوذ بک من المأثم والمغرم فقال لہ قائل ما اکثرما تستعیذ یا رسول اللہ من المغرم قال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف (صحیح بخاری کتاب الاستقراض) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تخنقوا انفسکم فقیل لہ وما تخنق انفسنا قال الدین (رواہ احمد ورجالہ ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۸۷ وسندہ صحیح)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لوان رجلاً قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش وعلیہ دین ما دخل الجنۃ حتی یقضی دینہ (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۹۰)

[5] قال اللہ تعالیٰ وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ (البقرۃ - ۲۸۰)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلاً سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی (صحیح بخاری کتاب البیوع)

اگر جانور رہن رکھا جائے تو قرض خواہ اس جانور پر کھلانے پلانے کے عوض سواری کر سکتا ہے اور اگر دودھ والا جانور ہے تو اس کا دودھ پی سکتا ہے [1]

اگر قرض دار مفلس ہو جائے اور قرض خواہ کی کوئی چیز اس کے پاس بعینہٖ محفوظ ہو تو وہ قرض خواہ اس چیز کا زیادہ حقدار ہے [2]

قرض دار

قرض دار کو چاہیئے کہ قرضہ کی تحریر لکھوائے [3]

اگر قرضدار لکھوانے کے قابل نہ ہو یا کمزور ہو یا بے وقوف ہو تو اس کے ولی کو چاہیئے کہ وہ عدل و انصاف کے ساتھ تحریر لکھوائے [4]

اگر سفر کی وجہ سے کاتب دستیاب نہ ہو تو قرض دار کو چاہیئے کہ قرض دینے والے کے پاس کوئی چیز رہن رکھ دے [5]

قرض دار حضر میں بھی کسی چیز کو رہن رکھ سکتا ہے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرھن یرکب بنفقتہ اذا کان مرھونا ولبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرھونا (صحیح بخاری کتاب الرھن)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک مالہ بعینہ عند رجل او انسان قد افلس فھو احق بہ من غیرہ (صحیح بخاری کتاب فی الاستقراض)

[3] قال اللہ عزوجل: ولیملل الذی علیہ الحق (البقرۃ-۲۸۲)

[4] قال اللہ عزوجل: فان کان الذی علیہ الحق سفیھا او ضعیفا او لا یستطیع ان یمل ھو فلیملل ولیہ بالعدل (البقرۃ-۲۸۲)

[5] قال اللہ تعالیٰ: وان کنتم علیٰ سفر ولم تجدوا کاتبا فرھٰن مقبوضۃ (البقرۃ-۲۸۳)

[6] اشتریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما من یھودی الیٰ اجل ورھنہ درعا (صحیح بخاری کتاب الاستقراض صحیح مسلم) وفی روایۃ بالمدینۃ (صحیح بخاری کتاب البیوع)

www.sirat-e-mustaqeem.net

قرض دار کو چاہیئے کہ دینے کی نیت رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کرادے گا، کسی کے مال کو تلف کرنے یا ادا نہ کرنے کی نیت نہ رکھے ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو ضائع کردے گا [۱]

قرض دار کو چاہیئے کہ قرض کی ادائیگی بحسن وخوبی کرے [۲]

مالدار آدمی کو چاہیئے کہ قرض کی ادائیگی میں قطعاً دیر نہ کرے، یہ ظلم ہے [۳]

قرض دار کو مرتے وقت اتنا مال چھوڑنا چاہیئے کہ مرنے کے بعد اس کا قرض ادا ہوسکے [۴]

اگر قرض خواہ تقاضا کرتے وقت سختی سے پیش آئے تو قرضدار کو چاہیئے کہ صبر کرے [۵]

اگر قرضدار مال رہتے ہوئے قرض ادا نہ کرے تو اس کو رسوا کرنا اور سزا دینا جائز ہے [۶]

قرض دار کو چاہیئے کہ قرض ادا کرتے وقت قرض خواہ کا شکریہ ادا کرے اور اس کے لیے اس طرح دعا کرے [۷]

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ ۔

اللہ تمہارے اہل اور تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے [۸]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ اموال الناس یرید اداءھا ادی اللہ عنہ ومن اخذ یرید اتلافھا اتلفہ اللہ (صحیح بخاری کتاب الاستقراض) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مع الدائن حتی یقضی اللہ دینہ (رواہ ابن ماجۃ واسنادہ حسن۔ فتح الباری جزء ۵ صـ ۵۱)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیارکم احسنکم قضاء (صحیح بخاری کتاب الاستقراض وصحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطل الغنی ظلم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقاہ بھا عبد بعد الکبائر التی نھی اللہ عنھا ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاء (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ حسن بلوغ ۱۵/۹۰)

[۵] ان رجلا تقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغلظ لہ فھم بہ اصحابہ فقال دعوہ فان لصاحب الحق مقالا (صحیح بخاری)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی الواجد یحل عرضہ وعقوبتہ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۸۸۱)

[۷] عن عبد اللہ بن ابی ربیعۃ قال اشتراہ منی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باربعین الفا فجاءہ مال فدفعہ الی وقال بارک اللہ لک فی اھلک ومالک انما جزاء السلف الحمد والاداء رواہ النسائی واحمد وسندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۵ صـ ۸۴)

قرض دار کو اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے انتہائی کوشش کرنی چاہیئے اس لئے کہ قرضدار اگر شہید ہو جائے تب بھی جنت میں داخل نہیں ہو گا [1]

قرض کی ادائیگی کے لئے یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ [2]

(ترجمہ)

اے اللہ، اے بادشاہت کے مالک، تو جس کو چاہے بادشاہت دے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے، تو جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے دنیا اور آخرت میں رحم کرنے والے، تو جس کو چاہے دین اور دنیا دے اور جس کو چاہے دین اور دنیا کے کچھ حصے سے محروم کر دے، مجھ پر ایسی رحمت کے ساتھ مہربانی فرما کہ میں اس کے ذریعے تیرے علاوہ دوسروں کی مہربانی سے بے نیاز ہو جاؤں۔

نوٹ:۔ جو شخص اس دعا کے ذریعے دعا مانگے تو اگر اس پر احد پہاڑ کے برابر قرضہ ہو اللہ تعالیٰ اس قرضہ کو ادا کرا دے گا۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لوان رجلاً قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش وعلیہ دین ما دخل الجنۃ حتی یقضی دینہ (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۹۰)

[2] عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمعاذ الا اعلمک دعاء تدعو بہ لو کان علیک مثل جبل احد دیناً لادی اللہ عنک قل یا معاذ اللھم الخ (رواہ الطبرانی فی الصغیر ص ۱۱۵ ورجالہ ثقات مجمع الزوائد جزء ۱۰ ص ۱۸۶ وسندہ صحیح)

قرض خواہ

قرض خواہ کو چاہیئے کہ اگر قرضدار تنگ دست ہے تو اُسے فراخی حاصل ہونے تک مہلت دے[1]

اور اگر قرض معاف کردے تو بہت ہی اچھا ہے[2]

قرض خواہ کو چاہیئے کہ بڑی نرمی کے ساتھ تقاضا کرے[3]

اگر جانور رہن رکھا جائے تو قرض خواہ اس جانور پر اس کے کھلانے پلانے کے عوض سواری کر سکتا ہے اور اگر دودھ والا جانور ہے تو اس کا دودھ پی سکتا ہے[4]

اگر قرض دار مفلس ہو جائے اور قرض خواہ کی کوئی چیز اس کے پاس بعینہٖ محفوظ ہو تو وہ قرض خواہ اس چیز کا زیادہ حقدار ہے[5]

قرض خواہ کو چاہیئے کہ قرض کی ادائیگی کے بعد قرضدار کی مرہونہ امانت قرض دار کو واپس کردے[6]

کاتب

کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے[7]

[1] قال اللہ تعالیٰ: وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الیٰ میسرۃ (البقرۃ - ۲۸۰)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وان تصدقوا خیر لکم (البقرۃ - ۲۸۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضیٰ (صحیح بخاری، کتاب البیوع)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرھن یرکب بنفقتہ اذا کان مرھونا ولبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرھونا (صحیح بخاری کتاب الرھن)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک مالہ بعینہ عند رجل او انسان قد افلس فھو احق بہ من غیرہ (صحیح بخاری کتاب الاستقراض)

[6] قال اللہ تعالیٰ: فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی اؤتمن امانتہ ولیتق اللہ ربہ (البقرۃ ۲۸۳)

[7] قال اللہ تعالیٰ: ولا یأب کاتب ان یکتب کما علمہ اللہ فلیکتب (البقرۃ - ۲۸۲)

www.sirat-e-mustaqeem.net

گواہ

قرض کی دستاویز پر اپنی پسند کے دو مرد گواہ کرے، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ کرلے[1]

گواہ کو جب گواہی کے لئے بلایا جائے تو وہ انکار نہ کرے[2]

گواہ کو چاہیئے کہ گواہی کو نہ چھپائے، سچ سچ بیان کرے[3]

رہن

سفر میں قرض کی دستاویز لکھنے کے لئے اگر کوئی کاتب نہ میسر آئے تو قرض دار کو چاہیئے کہ قرض خواہ کے پاس کوئی چیز بطور امانت رکھوا دے[4]

قرض خواہ کو چاہیئے کہ قرض کی ادائیگی کے بعد قرض خواہ کی امانت کو واپس کردے[5]

قرض دار حضر میں بھی کسی چیز کو رہن رکھ سکتا ہے[6]

اگر جانور رہن رکھا جائے تو قرض خواہ اس جانور پر اس کے کھلانے پلانے کے عوض سواری کرسکتا ہے اور اگر دودھ والا جانور رہن رکھا جائے تو اس کے کھلانے پلانے کے عوض اس کا دودھ پی سکتا ہے[7]

[1] قال اللہ تعالیٰ: واستشھدوا شھیدین من رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشھداء (البقرۃ - ۲۸۲)

[2] قال اللہ تعالیٰ: ولا یأب الشھداء اذا ما دعوا (البقرۃ - ۲۸۲)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ولا تکتموا الشھادۃ (البقرۃ - ۲۸۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ: وان کنتم علیٰ سفر ولم تجدوا کاتبا فرھٰن مقبوضۃ (البقرۃ - ۲۸۳)

[5] قال اللہ تعالیٰ: فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی اؤتمن امانتہ ولیتق اللہ ربہ (البقرۃ - ۲۸۳)

[6] اشتریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما من یھودی الیٰ اجل ورھنہ درعا (صحیح بخاری کتاب فی الاستقراض وصحیح مسلم) وفی روایۃ بالمدینۃ (صحیح بخاری کتاب البیوع)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرھن یرکب بنفقتہ اذا کان مرھونا ولبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرھونا (صحیح بخاری کتاب الرھن)

www.sirat-e-mustaqeem.net

تفریحات

کھیل

جُوا نہ کھیلے [۱]

گھوڑدوڑ میں اپنے گھوڑے کو اس حالت میں شامل نہ کرے کہ اس کے جیتنے کا یقین ہو۔ ایسا کرنا جُوا ہے (یعنی اگر مقابلہ برابر کا نہ ہو تو شامل نہ کرے) [۲]

اگر اپنے ساتھی سے جُوا کھیلنے کے لئے کہے تو (بطور کفارہ) صدقہ دے [۳]

نرد شیر نہ کھیلے [۴]

نوٹ:۔ نرد شیر چوسر کی قسم کا ایک کھیل ہے۔

ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لئے دَوڑ لگانا جائز ہے [۵]

عورت بھی اپنے شوہر کے ساتھ دَوڑ لگا سکتی ہے [۶]

[۱] قال اللہ تعالیٰ: انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (المائدۃ۔ ۹۰)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادخل فرسًا بین فرسین وھو لا یأمن أن یسبق فلا بأس بہ ومن ادخل فرسا بین فرسین قد امن ان یسبق فھو قمار (رواہ احمد وابوداؤد والحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۴/۱۲۶ ونیل ۸/۶۷)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] من لعب بالنرد شیر فکأنما صبغ یدہٗ فی لحم الخنزیر ودمہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعب بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ (رواہ مالک واحمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ ۲۳۰)

[۵] عن سلمۃ قال بینا نحن نسیر وکان رجلا من الانصار لا یسبق شدًا فجعل یقول الا مسابق الی المدینۃ ھل من مسابق..... قلت یا رسول اللہ بابی وامی ذرنی فلاسابق الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئت قال فسبقتہ الی المدینۃ (صحیح مسلم)

[۶] عن عائشۃ قال سابقنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسبقتہ فلبثنا حتی اذا ارھقنی اللحم سابقنی فسبقنی فقال ھٰذہٖ بتلک (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والحمیدی ۱/۱۲۸ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ صـ ۱۲۷)

گھوڑوں اور اونٹوں کی دَوڑ کا اہتمام کرے، تیر اندازی کے مقابلوں کا بھی اہتمام کرے [1]
جنگی کھیل یعنی جنگ کے آلات و ہتھیار سے کھیلنا مستحسن کام ہے [2]
کبوتر بازی نہ کرے [3]
تیر اندازی، دَوڑ اور جنگی کھیلوں کے علاوہ بھی لڑکے کھیل کود سکتے ہیں [4]
لڑکیاں بھی آپس میں گڑیاں وغیرہ کھیل سکتی ہیں [5]
بچوں کے ورزشی کھیل میں ان کی ہمّت افزائی کرے۔ جیتنے والے کو انعام دے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی خف، او نصل او حافر (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہٗ صحیح، نیل الاوطار ۸/۶۵) سابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الخیل (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان القوۃ الرمی (صحیح مسلم)

[2] عن ابی ھریرۃ رض قال بینا الحبشۃ یلعبون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحرابھم دخل عمر فاھوی الی الحصباء فحصبھم بھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعھم یا عمر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ (رواہ احمد و ابوداؤد ورجالہ ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۸ ص ۷۷، وسندہٗ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۷۶)

[4] ان عمر انطلق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من اصحابہ قبل ابن صیاد حتی وجدہٗ یلعب مع الغلمان (صحیح بخاری کتاب الادب باب قول الرجل للرجل اخسأ) عن انس قال اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا العب مع الغلمان قال فسلم علینا فبعثنی الی حاجۃ (صحیح مسلم باب من فضائل انس) عن انس ارسلنی (نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یوما لحاجۃ..... فخرجت حتی امر علی صبیان وھم یلعبون بالسوق فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض بقفائی من ورائی قال فنظرت الیہ وھو یضحک (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقا) عن ابن عباس رض کنت العب مع الصبیان فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم..... قال لی اذھب فادع لی معاویۃ (صحیح مسلم کتاب البر باب من لعنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

[5] عن عائشۃ قالت کنت العب بالبنات عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان لی صواحب یلعبن معی (صحیح بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس)

[6] کان یصف عبد اللہ وعبید اللہ وکثیر بن العباس ثم یقول من سبق الی فلۃ کذا وکذا فیستبقون الیہ فیقعون علی ظھرہ وصدرہ فیقبلھم ویلتزمھم (رواہ احمد وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد ۹/۱۷)

گانا بجانا

باجوں کو حرام سمجھے [1]
گانے بجانے کو شیطانی کام سمجھے، البتہ عید کے دن دف بجا کر بچیاں اچھے اشعار گا سکتی ہیں [2]
شادی کے دن بھی گانا گانے اور گانا سننے کی اجازت ہے [3]
ولیمہ کے دن بھی گانے اور دف بجانے کی اور اس کے سننے کی اجازت ہے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکونن من امتی قوم یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف (رواہ البخاری تعلیقا و وصلہ الطبرانی والبیہقی وغیرھما وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۳/۱۴۶۸) ان اللہ حرم علیکم الخمر والمیسر والمزر والکوبۃ وکل مسکر حرام (بیہقی عن ابن عباس) ان اللہ حرم علی امتی الخمر والمیسر والمزر والکوبۃ والغبیراء (طبرانی کبیر و بیہقی عن عبداللہ بن عمرو۔ سندھما صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۳۶۰) سیکون فی آخر الزمان خسف وقذف ومسخ اذا ظهرت المعازف والقینات واستحلت الخمر (رواہ الطبرانی عن سہل ورواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی سعید ورواہ الترمذی عن عمران۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۶۸۳)

[2] عن عائشۃ قالت دخل ابوبکر وعندی جاریتان من جواری الانصار تغنیان (وفی روایۃ تدفقان وتضربان) بما تقاولت الانصار یوم بعاث قالت ولیستا بمغنیتین فقال ابوبکر أمزامیر الشیطان فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذلک فی یوم عید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر (وفی روایۃ دعهما ان لکل قوم عیدا وهذا عیدنا (صحیح بخاری کتاب العیدین)

[3] عن عائشۃ انها زفت امرأۃ الی رجل من الانصار فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ما کان معکم لهو فان الانصار یعجبهم اللهو (صحیح بخاری کتاب النکاح باب النسوۃ اللاتی یهدین المراۃ الی زوجها) عن عامر بن سعد قال دخلت علی قرظۃ ابن کعب وابی مسعود الانصاری فی عرس واذا جواری یغنین فقلت انتما صاحبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن اهل بدر یفعل هٰذا عندکم فقال ان شئت فاسمع معنا وان شئت فاذهب قد رخص لنا فی اللهو عند العرس (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۱ صہ ۱۳۳)

[4] قالت الربیع جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی علیّ فجلس علی فراشی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن (صحیح بخاری کتاب النکاح)

جنگ سے صحیح وسلامت واپس آنے کی خوشی میں بھی گانے اور دف بجانے کی اجازت ہے [1]
گانے میں اگر خلافِ شرع کوئی بات ہو تو نہ سنے بلکہ روک دے [2]

www.sirat-e-mustaqeem.net

[1] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فلما انصرف جاءت جاریۃ سوداء فقالت انی کنت نذرت ان رد ک اللہ صالحًا ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنی قال لھا ان کنت نذرت فاضربی والا فلا (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

[2] قالت الربیع جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بُنِیَ عَلَیَّ فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن اذ قالت احداھن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذہ (صحیح بخاری کتاب النکاح ۲۵/۷)

جانور

مُرغ

مُرغ کو بُرا نہ کہے اس لئے کہ وہ اذان دے کر نماز کے لئے جگاتا ہے [۱]
رات کو جب مُرغ کی اذان سنے تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرے [۲]

گھوڑا

گھوڑا پالنا بہت اچھا کام ہے اس لئے کہ گھوڑے کی پیشانی میں خیر و برکت ہوتی ہے [۳]
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں یعنی جہاد کے لئے گھوڑا وقف کرنا بہت اچھا کام ہے، جو شخص اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدہ کو سچا سمجھتے ہوئے گھوڑا وقف کرے تو قیامت کے دن اس کا کھانا، اس کا پینا، اس کی لید اور اس کا پیشاب سب ترازو میں تولا جائے گا۔ [۴]
گھوڑوں کو باقاعدگی کے ساتھ گھوڑ دوڑ کے لئے تیار کرے، ان کے بدن کو ہلکا کرنے اور رفتار کو تیز کرنے کی تدابیر اختیار کرے، ہر قسم کے گھوڑوں کے دوڑ کا اہتمام کرے البتہ تیار کئے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الدیک فانہ یوقظ للصلوٰۃ (رواہ ابوداؤد و احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۳۳۲)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ اذا سمعتم صیاح الدیکۃ من اللیل (رواہ احمد۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۵۹ وسندہٗ صحیح)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیٰمۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ فی نواصی الخیل (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرسًا فی سبیل اللہ ایمانا باللہ و تصدیقا بوعدہٖ فان شبعہ و ریہ و روثہ و بولہ فی میزانہ یوم القیٰمۃ (صحیح بخاری)

کا فاصلہ ان گھوڑوں کی دوڑ کے فاصلے سے زیادہ رکھے جو تیار نہ کئے گئے ہوں۔ جس کا گھوڑا سب سے آگے نکل جائے اسے انعام دے [1]

کوئی شخص اپنے گھوڑے کو انعامی دوڑ میں ایسی حالت میں شامل نہ کرے کہ اس کا آگے نکل جانا یقینی ہو، اگر یقینی نہ ہو تو شامل کر سکتا ہے [2]

گھوڑے کی پیشانی پر ہاتھ پھیرتا رہے اس کی گردن میں کچھ ڈال دے لیکن تانت نہ ڈالے، گھوڑے کے لئے برکت کی دعا کرتا رہے [3]

ایسا گھوڑا نہ پالے جس کے تین پیر سفید ہوں [4]

گدھے کو گھوڑی پر جست نہ کرائے (یعنی گھوڑے کی نسل کو خراب نہ کرے) [5]

گھوڑا حلال ہے [6]

[1] سابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الخیل فارسلت التی ضمرت وأمدها الحیاء الی ثنیة الوداع والتی لم تضمر أمدها ثنیة الوداع الی مسجد بنی زریق (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبق بالخیل وراهن (رواه احمد ورجاله ثقات واخرجه ایضاً ابن ابی عاصم وقوی اسنادہ الحافظ۔ بلوغ ۱۴/۱۲۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادخل فرسًا بین فرسین وهو لا یأمن ان یسبق فلا باس ومن ادخل فرسًا بین فرسین وهو آمن ان یسبق فهو قمار (رواه احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۸ صـ ۶۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامسحوا بنواصیها وادعوا لها بالبرکة وقلدوها ولا تقلدوها الاوتار (رواه احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ صـ ۱۳۲)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکره الشکال من الخیل (صحیح مسلم ۲/۱۲۵)

[5] عن ابن عباس امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم..... ان لا ننزی حمارا علی فرس (رواه النسائی والترمذی وصححہ)

[6] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لحوم الخیل (صحیح بخاری کتاب الاطعمة باب لحوم الخیل جزء ۷/۱۲۳)

www.sirat-e-mustaqeem.net

بکری

(فتنوں کے زمانہ میں) بکریاں پالے۔ (لوگوں سے) کنارہ کشی اختیار کرے اور بکریوں میں جو اللہ کا حق ہے اسے ادا کرے تو وہ بہترین آدمی ہے [1]

فتنوں کے زمانہ میں مسلم کا بہترین مال بکریاں ہیں جن کو لے کر وہ پہاڑیوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات کی طرف نکل جائے اور اپنے دین کو بچا لے [2]

فتنوں کے علاوہ دوسرے زمانوں میں بھی بکریاں پالنا (خیر و) برکت کا سبب ہے [3]

اونٹ

اونٹ پالے، اونٹ کا پالنا عزت کا باعث ہے [4]

اونٹوں کی قدر کرائے [5]

گائے

گائے کا دودھ پیئے، وہ دوا ہے، گھی کھائے وہ شفا ہے، گوشت سے بچے، وہ بیماری ہے۔ [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الناس رجل معتزل فی غنیمۃ یؤدی حق اللہ فیھا (رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۵/۶۰)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بھا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ الفتن (صحیح بخاری کتاب الایمان)

[3] عن ام ھانئ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لھا اتخذی غنما فان فیھا برکۃ۔ سندہ صحیح وفی روایۃ عن عروۃ البارقی "والغنم برکۃ" سندہ صحیح (رواھما ابن ماجۃ فی ابواب التجارۃ۔ ابن ماجۃ جلد ۲ ص ۴۷۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۷۸)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الابل عزلا ھلھا (رواہ ابن ماجۃ عن عروۃ البارقی وسندہ صحیح۔ ابن ماجۃ جلد ۲ ص ۴۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی خف او نصل او حافر (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۸ ص ۶۵)

[6] علیکم بالبان البقر فانھا دواء واسمانھا فانھا شفاء وایاکم ولحومھا فان لحومھا داء (ابن السنی، ابونعیم، حاکم۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۲/۹۴)

www.sirat-e-mustaqeem.net

کُتّا

سفر میں کتّے کو ساتھ نہ رکھے [۱]

گھر میں کتّے کو نہ رکھے [۲]

کھیتی کی حفاظت، مویشی کی حفاظت یا شکار کرنے کے لئے کُتّا پالنا جائز ہے، ان تین مقاصد کے علاوہ کسی اور مقصد سے کتا نہ پالے ورنہ ہر روز نیکیوں میں ایک قیراط کی کمی ہو جائے گی [۳]

کُتّے کی قیمت نہ لے [۴]

جب کُتّا برتن میں منہ ڈالے تو برتن میں جو کچھ ہے اُسے بہا دے پھر برتن کو سات دفعہ دھوئے اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھے یا سات مرتبہ دھوئے جن میں پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے [۵]

جب رات کو کتّے کے بھونکنے کی آواز سنے تو اللہ کی پناہ طلب کرے (یعنی اعوذ باللہ پڑھے) [۶]

کتا جس جگہ بیٹھا ہو اس جگہ پانی بہا دے [۷]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصحب الملآئکۃ رفقۃ فیھا کلب (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملآئکۃ بیتا فیہ کلب (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من امسک کلبًا فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراط الا کلب حرث او ماشیۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ الا کلب ماشیۃ او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط (صحیح مسلم کتاب البیوع)

[۴] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب (صحیح مسلم کتاب البیوع)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی انا احدکم فلیرقہ (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ) وفی روایۃ فاغسلوہ سبع مرات وعفروہ الثامنۃ فی التراب (صحیح مسلم) وفی روایۃ ان یغسلہ سبع مرات اولاھن بالتراب (صحیح مسلم)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم نباح الکلاب من اللیل فتعوذوا باللہ (رواہ احمد وابوداؤد والحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ ص ۲۶۰)

[۷] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح مکانہ (صحیح مسلم کتاب اللباس ۲/۲۴۵)

کالے کتّے کو جس کی آنکھوں پر دو[۲] سفید نقطے ہوں قتل کر دے اس لئے کہ وہ شیطان ہوتا ہے[۱]
کٹ کھنے کتّے کو قتل کر دے حتّٰی کہ حرم اور حالتِ احرام میں بھی قتل کر دے[۲]

بلّی

بلّی کی قیمت نہ لے[۳]
بلّی کا جھوٹا پاک ہوتا ہے[۴]

سانپ

تمام سانپوں کو خصوصًا دو لکیر والے اور دم بریدہ سانپوں کو قتل کر دے[۵]
گھر میں رہنے والے سانپوں کو فورًا قتل نہ کرے، پہلے انہیں تین دن تک خبردار کرے اگر وہ تین دن کے بعد بھی گھر میں دکھائی دیں تو انہیں قتل کر دے، البتہ دو لکیر والے اور دم بریدہ سانپوں کو خبردار کرنے کی ضرورت نہیں، انہیں فورًا قتل کر دے[۶]

۱؎ عن جابر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب..... ثم نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلھا وقال علیکم بالاسود البھیم ذی النقطتین فانہ شیطان (صحیح مسلم کتاب البیوع)

۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس لاجناح علی من قتلھن فی الحرم والاحرام..... والکلب العقور (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

۳؎ سئل جابر عن ثمن الکلب والسنور قال زجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک (صحیح مسلم)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا لیست بنجس انہا من الطوافین او الطوافات (رواہ مالک واحمد وابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۱ صـ ۵۴۶)

۵؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الحیات وذا الطفیتین والابتر فانہما یستسقطان الحبل ویلتمسان البصر (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ لہٗ)

۶؎ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل الجنان التی تکون فی البیوت الا الابتر وذا الطفیتین (صحیح مسلم کتاب قتل الحیات) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ البیوت عوامر فاذا رأیتم شیئًا منھا فحرجوا علیھا ثلاثا (وفی روایۃ فاذنوہ ثلاثۃ ایام) فان ذھب والا فاقتلوہ فانہ کافر وفی روایۃ فانما ھو شیطان (صحیح مسلم کتاب قتل الحیات)

سانپ کو قتل کرنے سے اس لئے باز نہ رہے کہ اس کی مادہ یا نر بدلہ لے گا (یہ عقیدہ غیر اسلامی ہے)[1]
سانپ کو نماز میں بلکہ حالتِ احرام میں بھی قتل کردے[2]

سانڈھا

سانڈھا حلال ہے[3]

گدھا

رات کو جب گدھے کی آواز سنے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے[4]

چھپکلی

چھپکلی کو مار ڈالے، یہ موذی جانور ہے[5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحیات ما سالمناھن منذ حاربناھن فمن ترک شیئًا خیفتھن فلیس منا (رواہ احمد وابوداؤد وعن ابی ھریرۃ وسندہٗ جید بلوغ جزء ۱۶ صـ ۱۵) وفی روایۃ ابی داؤد والنسائی عن ابن مسعود فمن خاف ثارھن فلیس منی وروی نحوہٗ ابن عباس (ابوداؤد ۲/۳۶۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ: الحیۃ والعقرب (رواہ ابوداؤد ۱/۱۴۰ ورواہ الترمذی وصححہ وھو والمنذری والحاکم مرعاۃ ۳/۳۰) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بقتل الحیۃ فی الاحرام (صحیح مسلم)

[3] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الضب لست آکلہ ولا احرمہ (صحیح بخاری کتاب الاطعمہ باب الضب ۷/۱۲۵)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان الرجیم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم نباح الکلاب ونھاق الحمیر من اللیل فتعوذوا باللہ (رواہ احمد وابوداؤد وعن جابر وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صـ ۲۶۰)

[5] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الوزغ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وسماہ فویسقا (صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مینڈک

مینڈک کو نہ مارے حتیٰ کہ دواء کے لئے بھی اس کو نہ مارے [1]

خرگوش

خرگوش حلال ہے [2]

چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور کلچڑی

چیونٹی، شہد کی مکھی، ہُدہُد اور کلچڑی کو نہ مارے [3]

اُلّو

اُلّو کو منحوس نہ سمجھے اور نہ یہ سمجھے کہ مقتول کی روح اُلّو کی شکل میں آتی ہے اور یہ مطالبہ کرتی ہے کہ قاتل کو قتل کیا جائے، جب قاتل کو قتل کر دیا جاتا ہے تو وہ روح آنی بند ہو جاتی ہے۔ یہ خیال لغو ہے [4]

[1] ذکر طبیب عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم دواء وذکر فیہ الضفدع یجعل فیہ فنھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل الضفدع (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۶ صہ ۲۸)

[2] فذبحھا (ابوطلحۃ) فبعث بورکیھا او فخذیھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلھا (صحیح بخاری کتاب الاطعمۃ باب الارنب ۷/۱۲۵)

[3] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل اربع من الدواب: النملۃ والنحلۃ والھدھد والصرد (رواہ احمد وابوداؤد ورجالہ ثقات بلوغ جزء ۱۶ صہ ۲۷ وسندہٗ صحیح)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا ھامۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

بچھّو

بچھّو کو نماز میں بھی قتل کر دے [1]

بچھّو کو حرم اور حالتِ احرام میں بھی قتل کر دے [2]

چیل اور کوّا

چیل اور ایسے کوّے کو جس کی پیٹھ یا پیٹ پر سفیدی ہو حالتِ احرام اور حرم میں بھی قتل کر دے۔ یہ موذی جانور ہیں [3]

درندے

حملہ کرنے والے درندے کو حالتِ احرام میں بھی قتل کر دے [4]

کبوتر

کبوتر بازی نہ کرے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ الحیۃ والعقرب (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ ھو والمنذری والحاکم مرعاۃ ۳/۲۰)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس لاجناح علیٰ قتلھن فی الحرم والاحرام الفأرۃ والعقرب.... (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہٗ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس فواسق یقتلن فی الحرم العقرب (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الحج ۱/۴۹۳)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح وفی روایۃ خمس من الدواب یقتلن فی الحرم الغراب والحدأۃ والکلب العقور والعقرب والفأرۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک وصحیح مسلم کتاب الحج) وفی روایۃ الغراب الابقع (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل المحرم السبع العادی (رواہ الترمذی وحسنہ)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ (رواہ احمد وابوداؤد ورجالہ ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۸ صـ۷۷ وسندہٗ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۷۶)

مچھلی

مچھلی حلال ہے[1]

مچھلی مُردار بھی حلال ہے[2]

تازہ مچھلی کھائے[3]

مچھلی کا شکار حالتِ احرام میں بھی جائز ہے[4]

اگر سمندر مردار مچھلی کو ساحل پر پھینک دے تو وہ مچھلی حلال ہے[5]

ٹِڈی

ٹڈی حلال ہے[6]

ٹڈی مردار بھی حلال ہے[7]

مکھی

اگر برتن میں مکھی گر جائے اور اس برتن کی چیز کو کھانا چاہے تو مکھی کو پورا ڈبو کر پھینک دے[8]

[1] قال اللہ تعالیٰ: احل لکم صید البحر وطعامہ (المائدۃ۔ ۹۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور ماءہ والحل میتتہ (رواہ الترمذی وصححہ جزء اوّل ۲۳)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وھو الذی سخر البحر لتاکلوا منہ لحمًا طریًّا (النحل۔ ۱۴)

[4] قال اللہ تعالیٰ احل لکم صید البحر (المائدۃ۔ ۹۶)

[5] فالقی لنا البحر دابۃً قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ سیف البحر ۵/۲۱۱)

[6] عن ابن ابی اوفی قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات کنا ناکل معہ الجراد (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلت لنا میتتان ودمان المیتتان الحوت والجراد (رواہ احمد وابن ماجۃ والدارقطنی، سندہٗ جید۔ التعلیقات ۲/۱۲۰۳۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صـ ۱۰۲)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فلیغمسہ کلہ ثم لیطرحہ (صحیح بخاری)

www.sirat-e-mustaqeem.net

چوہا

چوہے کو حرم اور حالتِ احرام میں بھی قتل کر دے [1]

اگر جمے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو چوہے کو نکال کر پھینک دے اور اس کے آس پاس کا تمام گھی نکال کر پھینک دے اور اگر پگھلے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو سارے گھی کو پھینک دے [2]

مویشی

کسی دوسرے آدمی کی بکری وغیرہ کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے نہ دوہے [3]

اگر کوئی شخص بھوک سے سخت پریشان ہو، دودھ پیئے بغیر چارہ نہ ہو اور مویشی کا مالک موجود نہ ہو تو تین دفعہ آواز دے، اگر مویشی کا مالک مل جائے تو اس سے اجازت لے ورنہ دودھ دوہ کر پی لے لیکن لے کر نہ جائے [4]

مویشی اگر کسی کو زخمی کر دے تو مالک پر کوئی تاوان نہیں [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح وفی روایۃ خمس من الدواب یقتلن فی الحرم الغراب والفأرۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القوھا وما حولھا (صحیح بخاری) وان کان مائعا فلا تقربوہ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۸ صہ ۱۳۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلبن احد ماشیۃ امری ءٍ بغیر اذنہ (صحیح بخاری کتاب اللقطۃ وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم علی ماشیۃ فان لم یکن صاحبھا فیھا فلیصوّت ثلاثا فان اجاب فلیستأذنہ فان اذن لہ والا فلیحلب ولیشرب ولا یحمل (رواہ ابوداؤد والترمذی عن سمرۃ وصححہ) وفی روایۃ فان کنتم لا بد فاعلین فاشربوا ولا تحملوا (رواہ احمد عن ابی ھریرۃ سکت علیہ الحافظ۔ فتح $\frac{6}{15}$)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحھا جبار (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

دن کے وقت باغ وغیرہ کے مالک کو چاہیئے کہ مویشی سے اپنے باغ وغیرہ کی حفاظت کرے، اگر رات کے وقت مویشی کسی کے باغ وغیرہ کا نقصان کرے تو مویشی کا مالک اس نقصان کا ذمہ دار ہوگا [1]

اگر کسی کے پاس اونٹ، گائے، بیل یا بکریاں ہوں تو ان کا حق ادا کرے یعنی نر کو عاریۃً دے، ان کا ڈول عاریۃً دے، عاریۃً کسی کو دودھ پینے کے لئے گائے، بکری وغیرہ دے، پانی پلانے لیجائے تو وہاں دودھ دوہ کر مساکین کو پلائے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سواری کے لئے دے [2]

نر کو جفت کرانے کی اُجرت نہ لے [3]

اگر کوئی جانور رہن ہو تو اس کو کھلانے پلانے کے عوض اس کا دودھ پی سکتا ہے [4]

جب سورج غروب ہو تو مویشی کو باندھ دے، کھلا نہ چھوڑے جب تک رات کی تاریکی نہ چلی جائے اس لئے کہ مغرب کے وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں [5]

سواری کے جانور

سرسبزی کے زمانہ میں دورانِ سفر سواری کو چرنے کا موقع دے، قحط سالی کے زمانہ میں سفر کو جلدی طے کرے (تاکہ جانور کو بھوک کی تکلیف نہ ہو) [6]

[1] قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علی اھل الحوائط حفظھا فی النھار وان ما افسدت المواشی باللیل ضامن علی اھلھا (رواہ البیھقی وابوداؤد واحمد وابن ماجۃ ومالک وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء ۳ صہ ۷۹ تا ۸۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا یؤدی حقھا الا اقعد لھا یوم القیٰمۃ بقاع قرقر تطؤہ قلنا وما حقھا قال اطراق فحلھا، واعارۃ دلوھا ومنحتھا وحلبھا علی الماء وحمل علیھا فی سبیل اللہ (صحیح مسلم)

[3] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرھونًا (صحیح بخاری کتاب الرھن)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا مواشیکم وصبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء فان الشیاطین تنبعث اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ ۲۰۵/۲)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا علیھا السیر (صحیح مسلم)

سواری کو عاریۃً اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سواری کے لئے دے [1]

نر کو جفت کرانے کی اجرت نہ لے [2]

اگر جانور رہن ہو تو اس کے کھلانے کے عوض اس پر سوار ہو سکتا ہے [3]

نوٹ:۔ سواری کے جانور کے بقیہ مسائل کے لئے "سواری" کا عنوان صفحہ (۵۳۴) پر ملاحظہ فرمائیں۔

عام جانور

کسی جانور کے بچے پکڑ کر اس جانور کو رنج نہ پہنچائے [4]

جب کوئی نیا جانور خرید کر لائے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعاء پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور اس خیر کو طلب کرتا ہوں جس خیر پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور میں اس کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس برائی پر تو نے اسے پیدا کیا ہے [5]

کسی جانور کو تکلیف نہ پہنچائے [6]

[1] قلنا وما حقها قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحمل علیها فی سبیل اللہ (صحیح مسلم)

[2] نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرهن یرکب بنفقته اذا کان مرهونا (صحیح بخاری کتاب الرهن)

[4] قال ابن مسعود رأینا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخیها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها الیها (رواه ابوداؤد وسنده صحیح۔ بلوغ ۱۹/۸۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افاد احدکم امرأة او خادما او دابة فلیاخذ بناصیتها ولیقل اللهم (رواه ابن ماجة فی ابواب التجارة وکتاب النکاح، صححه الحاکم والذهبی ورواه ابوداؤد والنسائی نحوه وسنده صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۶۱۴)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فیها (ای فی النار) صاحبة الهرة التی ربطتها فلم تطعمها ولا تدعها تاکل من خشاش الارض حتی ماتت جوعا (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشاة ان رحمتها رحمک اللہ (رواه احمد ورجاله ثقات۔ بلوغ ۱۹/۸۸ وسنده صحیح)

نر جانور کو خصی نہ کرے [1]

کسی جانور کو بے ضرورت قتل نہ کرے، نہ ذبح کرے، اگر ذبح کرے تو کھانے کے لئے ذبح کرے [2]

جب کسی جانور کو مارے یا ذبح کرے تو اچھی طرح مارے یا ذبح کرے یعنی جانور کو تکلیف نہ پہنچائے ذبح کرتے وقت چھری تیز کرلے [3]

چھری کو جانور کے سامنے تیز نہ کرے [4]

قتل کرنے کے لئے یا محض نشانہ بازی کے لئے کسی جانور کو باندھ کر یا قید کر کے نشانہ نہ بنائے [5]

جانور کے منہ پر نہ مارے اور نہ جانور کا منہ گودے [6]

جانور کے کان، ناک وغیرہ نہ کاٹے [7]

جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے [8]

[1] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اخصاء البھائم نھیًا شدیدًا (رواہ البزار عن انس وسندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۸ ص ۱۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عصفورًا فما فوقھا بغیر حقھا سأل اللہ عن قتلہ قیل یا رسول اللہ و ما حقھا قال ان یذبحھا فیأکلھا ولا یقطع راسھا فیرمی بھا (رواہ احمد والنسائی وسندہ حسن بلوغ ۱۷ ص ۱۵۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم الذنوب عند اللہ رجل یقتل دابۃ عبثا (رواہ الحاکم وسندہ صحیح جزء ۲ ص ۱۸۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ (صحیح مسلم)

[4] مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل واضع رجلہ علی صفحۃ شاۃ وھو یحد شفرتہ وھی تلحظ الیہ ببصرھا فقال افلا قبل ھذا أتریدان امیتتھا موتتین (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والبیھقی وسندہ صحیح وروی الحاکم نحوہ وصححہ ھو والذھبی ۴/۲۳۱ ۔ الاحادیث الصحیحۃ جلد اوّل جزء اوّل ص ۳۲)

[5] عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی ان تصبر بھیمۃ او غیرھا للقتل وفی روایۃ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتخذ شیئًا فیہ الروح غرضًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[6] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ضرب الوجہ (صحیح مسلم) وفی روایۃ مر علیہ بحمار قد وسم وجھہ فقال لعن اللہ الذی وسمہ (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[7] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النھبۃ والمثلۃ (صحیح بخاری)

[8] قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لنا فی البھائم اجرًا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اجرام فلکی

سورج

سورج گہن کو اللہ تعالیٰ کی نشانی سمجھے اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ گہن کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، اس میں کسی کی موت وزیست سے گہن نہیں لگتا [1]

جب سورج گہن ہو تو ڈر کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کچھ صدقہ وخیرات کرے، غلام آزاد کرے، اور فوراً نماز، اللہ تعالیٰ کے ذکر، تکبیر، دعاء واستغفار کے لئے مسجد روانہ ہو جائے۔ مسجد پہنچ کر باجماعت نماز ادا کرے اور جب گہن جاتا رہے تو امام خطبہ دے اور مقتدی خطبہ سنیں [2]

نماز اور دعاء وغیرہ میں اس وقت تک مشغول رہے جب تک گہن دور نہ ہو جائے [3]

نوٹ:۔ گہن کی نماز کے متعلق مزید تفصیلات صفحات ۲۲۹ تا ۲۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنہما آیتان من آیات اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ولکن اللہ یخوف بہما عبادہ (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتموہا فافزعوا الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ فاذکروا اللہ (صحیح مسلم وصحیح بخاری) فادعوا اللہ وکبروا وصلوا وتصدقوا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) فافزعوا الی ذکرہ ودعائہ واستغفارہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ثم سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تجلت الشمس فخطب الناس (صحیح بخاری) امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ فی کسوف الشمس (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلوا وادعوا اللہ حتی ینجلی (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن مغیرۃ) وفی روایۃ فصلوا وادعوا حتی یکشف ما بکم (صحیح بخاری عن ابی بکرۃ)

www.sirat-e-mustaqeem.net

چاند

چاند گہن کو اللہ تعالیٰ کی نشانی سمجھے، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ چاند میں کسی کی موت و زیست سے گہن نہیں لگتا [1]

جب چاند گہن دیکھے تو ڈر کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ و خیرات کرے اور فوراً نماز، اللہ کے ذکر، تکبیر، دعاء و استغفار کے لئے مسجد روانہ ہو جائے، مسجد پہنچ کر جماعت سے نماز ادا کرے اور جب گہن جاتا رہے تو امام خطبہ دے اور مقتدی خطبہ سنیں [2]

نماز اور دعا وغیرہ میں اس وقت تک مشغول رہے جب تک گہن دور نہ ہو جائے [3]

چاند کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے [4]

اوقات کا تعین اور ماہ و سال کا حساب و کتاب، چاند کے گھٹنے، بڑھنے اور اس کی رؤیت سے کرے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنھما آیتان من آیات اللہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ولکن اللہ یخوف بھما عبادہ (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتموھا فافزعوا الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) فاذکروا اللہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) فادعوا اللہ وکبروا وصلوا وتصدقوا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) فافزعوا الی ذکرہ ودعائہ و استغفارہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ثم سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تجلت الشمس فخطب الناس (صحیح بخاری عن عائشۃ الصدیقۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلوا وادعوا اللہ حتی ینجلی (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] عن عائشۃ الصدیقۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر الی القمر فقال یا عائشۃ استعیذی باللہ من شر ھذا فان ھذا ھو الغاسق اذا وقب (رواہ الترمذی وصححہ ۲/۴۷۴)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج (البقرۃ-۱۸۹) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والقمر نورا وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب (یونس-۵)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جب نیا چاند دیکھے تو یہ دُعاء پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ [1]

نوٹ :۔ چاند گہن کی نماز کے متعلق مفصل معلومات صفحات ۲۲۹ تا ۲۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

تارے

بارش اور دوسرے اچھے یا بُرے کاموں کو تاروں کی طرف منسوب نہ کرے بلکہ ہر کام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرے [2]

علمِ نجوم جس سے آئندہ کے حالات معلوم ہوں ہرگز نہ سیکھے [3]

تاروں کو تری و خشکی کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ سمجھے اور آسمانِ دنیا کی زینت اور شیطانوں کو انگارہ مارنے کا ذریعہ سمجھے [4]

نجومیوں کی پیشن گوئی کی تصدیق نہ کرے [5]

جب تارہ ٹوٹے تو اُسے دیکھتا نہ رہے [6]

[1] رواہ الترمذی وحسنہ

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نوء ولا صفر (صحیح مسلم کتاب السلام) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مؤمن بی وکافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ لہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس علماً من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ صہ ۱۲۷)

[4] قال اللہ تعالیٰ : وھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدوا بھا فی ظلمات البر والبحر (الانعام۔ ۹۷) وقال اللہ تعالیٰ : ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح وجعلناھا رجوماً للشیاطین (الملک۔ ۵)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخاف علی امتی من بعدی خصلتین : تکذیباً بالقدر وتصدیقاً بالنجوم (مسند ابی یعلی، سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۱۰۳)

[6] قال ابوقتادۃ لا تتبعوہ ابصارکم فانا قد نھینا عن ذلک (شرح السنۃ ۴/۳۹۶ - سندہٗ صحیح)

خلافت اور اس کے متعلقات

خلافت علیٰ منہاج النبوّت

خلافت علیٰ منہاج النبوّت وہ طرزِ حکومت ہے جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے تعلیم کردہ اور قائم کردہ طرزِ حکومت کے مطابق ہو۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:۔

تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ اِذَا شَآءَ اَنْ يَّرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ (رواہ احمد وسندہٗ حسن او صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء اوّل صہ ۸)

تم میں نبوت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ نبوت رہے، پھر جب اللہ چاہے گا کہ اسے اُٹھالے تو اُسے اُٹھالے گا، پھر خلافت علی منہاج النبوت قائم ہوگی (یعنی نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہوگی)۔

خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کے قیام کے لئے عمل صالح کرے[1]

خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کی علامت یہ ہے کہ دین مستحکم ہو، امن وامان قائم ہو، اللہ تعالیٰ کا قانون نافذ ہو اور صرف اللہ اکیلے کی حکومت قائم ہو، اس کے قانون واطاعت میں کسی دوسرے کی شرکت نہ ہو، پوری سلطنت میں اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کیا جائے۔ نظامِ صلوٰۃ اور نظامِ زکوٰۃ قائم ہو۔ نیک باتوں کا حکم دیا جائے اور بُری باتوں سے روکا جائے[2]

[1] قال اللہ تعالیٰ: وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض (النور۔ ۵۵)

[2] قال اللہ تعالیٰ: ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنًا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا (النور۔ ۵۵) الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر (الحج۔ ۴۱)

خلافت کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھے، اس میں کسی قسم کی خیانت نہ کرے یعنی بالکل اسی طرح خلافت قائم کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ہو[1]

خلافت اور سیاست کو انبیاء علیہم السلام کی سنت سمجھے اور اس میں اسی طرح عمل کرے جس طرح انبیاء علیہم السلام عمل کیا کرتے تھے[2]

امیر کے حقوق (رعایا کے فرائض)

رعایا کو چاہیئے کہ امیر کی اطاعت کرے خواہ امیر حبشی غلام اور بدصورت ہی کیوں نہ ہو[3]

امیر کا حکم اگر ناگوار بھی گذرے تو بھی اس کی اطاعت کرے، البتہ اگر وہ گناہ کے کام کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرے[4]

[1] قال اللہ تعالیٰ: انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان (الاحزاب - ۷۲) عن ابی ذر قلت یا رسول اللہ ألا تستعملنی قال فضرب بیدہ علی منکبی ثم قال یا اباذر انک ضعیف وانھا امانۃ وانھا یوم القیامۃ خزی (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب کراھۃ الامارۃ لغیر ضرورۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ماذکر عن بنی اسرائیل وصحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[3] قال اللہ تعالیٰ: یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (النساء - ۵۹) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان رأسہ زبیبۃ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ ما لم یؤمر بمعصیۃ فاذا أمر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ (صحیح بخاری کتاب الاحکام) لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق (رواہ فی شرح السنۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۰۹۲)

امیر کی اطاعت کرتا رہے جب تک وہ کتاب اللہ کے مطابق چلاتا رہے [1]
اگر امیر کا کوئی فعل ناپسندیدہ ہو تب بھی اس کے خلاف کچھ نہ کرے، صبر کرتا رہے [2]
امیر کی برائیوں سے کراہت کرے، اس کی برائیوں کو بُرا سمجھے، امیر کی برائیوں سے راضی نہ ہو، برائیوں میں امیر کی پیروی نہ کرے، لیکن اس کی اطاعت سے منہ نہ موڑے، اس کو معزول نہ کرے اور نہ اس سے جنگ کرے جب تک وہ نماز پڑھتا رہے، جب وہ نماز چھوڑ دے یا اور کوئی کفرِ صریح کرے جس کو کفر کہنے کے لئے صریح دلیل موجود ہو تو پھر اس سے جنگ کرے اور اس کو امارت سے ہٹا دے [3]
امیر کے سامنے حق بیان کرے اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو استعمل علیکم عبد یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأی من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر فانہ لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا فیموت الا مات میتۃ جاھلیۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یستعمل علیکم امراء فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد برئ ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع قالوا یا رسول اللہ الا نقاتلھم قال لا ما صلوا (صحیح مسلم کتاب الامارۃ) وفی روایۃ خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم وتصلون علیھم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم قلنا یا رسول اللہ افلا ننابذھم بالسیف عند ذلک قال لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ الا من ولی علیہ والٍ فرآہ یأتی شیئا من معصیۃ اللہ فلیکرہ ما یأتی من معصیۃ اللہ ولا ینزعن یدا من طاعۃ (صحیح مسلم) قال عبادۃ دعانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعناہ فکان فیما اخذ علینا ان بایعنا علی السمع والطاعۃ فی منشطنا ومکرھنا وعسرنا ویسرنا واثرۃ علینا وان لا ننازع الامر اھلہ الا ان تروا کفرا بواحا عندکم من اللہ فیہ برھان (صحیح مسلم کتاب الامارۃ وصحیح بخاری کتاب الفتن)

[4] من عبادۃ قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ ان نقول بالحق اینما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم (صحیح مسلم و صحیح بخاری)

امیر اگر حق تلفی بھی کرے تو رعایا کو چاہیئے کہ اس کا حق اسے دے (یعنی اس کی اطاعت کرے، زکوٰۃ دے وغیرہ وغیرہ) اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرے [1]

جب دو خلیفوں کے ہاتھ پر بیعت کی جائے تو بعد والے کو قتل کر دیا جائے [2]

جب تمام مسلمین ایک امیر پر مجتمع ہو جائیں تو اس شخص کو قتل کر دیا جائے جو مسلمین میں تفرقہ ڈالے، خواہ وہ تفرقہ ڈالنے والا کوئی بھی ہو [3]

حکام سے نڈر رہے، جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کرے، ظلم میں ان کی مدد نہ کرے [4]

عورت کو امیر نہ بنائے [5]

امارت کو طلب نہ کرے، جو امارت طلب کرے اسے امیر نہ بنایا جائے اور نہ اسے امیر بنایا جائے جو امارت کا حریص ہو [6]

امیر مشورہ سے بنایا جائے یا موجودہ امیر خود کسی کو آئندہ کے لئے امیر نامزد کر دے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللہ حقہم وسلوا اللہ حقکم (صحیح بخاری کتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منہما (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان یفرق امر ہذہ الامۃ وہی جمیع فاضربوہ کائنا من کان و فی روایۃ من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سیکون بعدی امراء فمن دخل علیہم فصدقہم بکذبہم واعانہم علی ظلمہم فلیس منی ولست منہ (رواہ الترمذی فی ابواب الفتن وصححہ) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی ابواب السلطان افتتن (رواہ الترمذی وحسنہ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یفلح قوم ولوا امرہم امرأۃ (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسأل الامارۃ فان اعطیتہا عن مسئلۃ وکلت علیہا وان اعطیتہا عن غیر مسئلۃ اعنت علیہا (صحیح بخاری کتاب الاحکام وصحیح مسلم کتاب الامارۃ) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نولی ہذا من سألہ ولا من حرص علیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وامرہم شوریٰ بینہم (الشوریٰ۔۳۸) لقد ہممت او اردت ان ارسل الی ابی بکر وابنہ واعہد ثم قلت یابی اللہ ویدفع المؤمنون اویدفع اللہ ویابی المؤمنون (صحیح بخاری کتاب الطب)

امیر کی خیر خواہی کرے [1]

امیر کا اکرام کرے، اس کی توہین نہ کرے [2]

اگر کسی کی سفارش کرے تو اس سفارش پر ہرگز اس سے ہدیہ نہ لے [3]

رعایا کے حقوق (امیر کے فرائض)

امیر کو چاہیئے کہ رعایا میں نماز کی اقامت کا انتظام کرے، زکوٰۃ کی وصولیابی کا بندوبست کرے، نیکی کا حکم کرے، بُرائی سے روکے [4]

امیر کو چاہیئے کہ رعایا میں سے جو لوگ سود لینا یا شراب پینا نہ چھوڑیں ان سے جنگ کرے [5]

امیر کو چاہیئے کہ اہم امور میں مشورہ لے لیا کرے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ ثلثا قلنا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ واستذل الامارۃ لقی اللہ ولا حجۃ لہ عند اللہ (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جلد اول صہ ۱۱۹)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شفع لاحد شفاعۃ فاھدی لہ ھدیۃ علیھا فقبلھا فقد اتی بابا عظیما من ابواب الربا (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۱۰۹)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر (الحج۔ ۴۱)

[5] قال اللہ تعالیٰ: یآیھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوٰ ان کنتم مؤمنین ○ فان لم تفعلوا فأذنوا بحرب من اللہ ورسولہ (البقرۃ۔ ۲۷۸، ۲۷۹) عن دیلم الحمیری قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ انا بارض باردۃ ونعالج فیھا عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من ھذا القمح نتقوی بہ علی اعمالنا وعلی برد بلادنا قال ھل یسکر قلت نعم قال فاجتنبوہ قلت الناس غیر تارکیہ قال ان لم یترکوہ ○ فقاتلوھم (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۲/۱۰۸۳)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وامرھم شوریٰ بینھم (الشوریٰ۔ ۳۸) قال اللہ عزوجل وشاورھم فی الامر (آل عمران۔ ۱۵۹)

www.sirat-e-mustaqeem.net

امیر کو چاہیئے کہ رعایا کے دینی و دنیوی امور کی نگرانی کرے، رعایا کو خلافِ شرع کام کرنے سے باز رکھے، رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتا رہے اور رعایا کی خیر خواہی کرے [1]

رعایا کو دھوکہ نہ دے، رعایا کو مشقت میں نہ ڈالے اور نہ رعایا پر ظلم کرے [2]

رعایا سے محبت کرے، رعایا کے لئے دعاء کرتا رہے، اپنے فرائض اس طرح انجام دے کہ وہ بھی اس سے محبت کریں اور اس کے لئے دعاء خیر کریں، رعایا سے بغض نہ رکھے اور نہ اس پر لعنت کرے [3]

رعایا کو کسی خاص نرخ پر بیچنے پر مجبور نہ کرے [4]

امیر کو چاہیئے کہ سزا دیتے وقت کسی کے چہرہ پر نہ مارے [5]

حدود اللہ کے علاوہ کسی جرم میں دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فالامام الذی علی الناس راع وھو مسئول عن رعیتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ فلم یحطھا بنصیحۃ الا لم یجد رائحۃ الجنۃ (صحیح بخاری و روی مسلم نحوہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من وال یلی رعیۃ من المسلمین فیموت وھو غاش لھم الا حرم اللہ علیہ الجنۃ (صحیح بخاری و روی مسلم نحوہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ یوم القیامۃ ومن یشاق یشاق اللہ علیہ یوم القیامۃ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم من ولی من امر امتی شیئاً فشق علیھم فاشق علیہ ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بھم فارفق بہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا (صحیح مسلم کتاب البر) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شر الرعاء الحطمۃ (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم ویصلون علیکم وتصلون علیھم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[4] غلا السعر فقالوا سعر لنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ھو المسعر القابض الباسط الرازق وانی لارجو ان القی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمۃ بدم ولا مال (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح نیل الاوطار ۵/۱۸۶)

[5] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجہ (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حدٍ من حدود اللہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

نہ سخت سزا دے [1]

اور نہ اللہ کے عذاب سے کسی کو سزا دے مثلاً آگ میں نہ جلائے [2]

امیر کو چاہیئے کہ رعایا کی ضروریات کو پورا کرتا رہے، ایسے حالات پیدا نہ کرے کہ رعایا کو امیر تک پہنچنا دشوار ہو جائے [3]

امیر کو چاہیئے کہ فوج اور پولیس کے محکمے قائم کرے [4]

امیر کو چاہیئے کہ اس شخص کو سرکاری عہدہ نہ دے جو اس کا طلب گار ہو [5]

امیر کو چاہیئے کہ رعایا میں شک کی باتوں کی جستجو نہ کرے [6]

امیر کو چاہیئے کہ مورتوں کو توڑنے اونچی قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا انتظام کرے [7]

سرکاری ملازم

سرکاری ملازم کو اپنے عہدہ کی بنیاد پر کوئی تحفہ نہیں لینا چاہیئے [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا (صحیح مسلم کتاب البر)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ (صحیح بخاری کتاب استتابۃ المرتدین)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تولی شیئا من امر المسلمین فاحتجب عن حاجتھم وفقرھم احتجب اللہ دون حاجتہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ جید۔ نیل الاوطار جزء ۸ ص ۲۲۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ: واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل (الانفال۔ ۶۰) ان قیس بن سعد کان یکون بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلۃ صاحب الشرط من الامیر (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نستعمل علی عملنا من اراد ہ (صحیح بخاری کتاب استتابۃ المرتدین)

[6] قال اللہ تعالیٰ: ولا تجسسوا (الحجرات۔ ۱۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدھم (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر جزء اول ص ۳۲۹)

[7] عن ابی الھیاج الاسدی عن علی قال ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ (صحیح مسلم)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال العامل نبعثہ فیأتی یقول ھذا لکم وھذا لی فھلا جلس فی بیت ابیہ وامہ فینظر أیھدی لہ ام لا والذی نفسی بیدہ لا یأتی بشیء الا جاء بہ یوم القیمۃ یحملہ علی رقبتہ (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

سرکاری ملازم مقررہ تنخواہ لے سکتا ہے [1]

سرکاری عہدہ دار کے پاس کوئی ملازم نہیں ہے تو سرکاری خرچ پر ملازم رکھ سکتا ہے مکان نہیں ہے تو مکان حاصل کر سکتا ہے، بیوی نہیں ہے تو نکاح کر سکتا ہے [2]

رشوت ہرگز نہ لے [3]

اگر امیر کسی کو کچھ رقم دینے کا حکم دے تو وہ رقم بے کم و کاست خوشی کے ساتھ اسے دے دے [4]

مقررہ تنخواہ یا اجرت سے زائد کچھ نہ لے [5]

سرکاری عہدہ

سرکاری عہدہ طلب نہ کرے، امیر کو چاہیئے کہ اس شخص کو سرکاری عہدہ نہ دے جو اس کا خواہشمند ہو [6]

اگر کسی کو عہدہ دیا جائے اور وہ اس کے انجام سے ڈرے تو امیر اُسے عہدہ قبول کرنے کے لئے مجبور نہ کرے [7]

[1] عن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لنا عاملا فلیکتسب زوجۃ فان لم یکن لہ خادم فلیکتسب خادما فان لم یکن لہ مسکن فلیکتسب مسکنا (رواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری۔ بلوغ الامانی جزء ۹ ص ۵۶ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۱۰۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعنۃ اللہ علی الراشی والمرتشی (رواہ الترمذی وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخازن المسلم الامین الذی یعطی ما امر بہ کاملا موفرا طیب بہ نفسہ فیدفعہ الی الذی امر لہ بہ احد المتصدقین (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا فما اخذ بعد ذلک فہو غلول (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۱۰۷)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نستعمل علی عملنا من ارادہ (صحیح بخاری کتاب استتابۃ المرتدین)

[7] عن ابی مسعود قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعیا ثم قال لا الفینک یوم القیمۃ تجیء علی ظہرک بعیر قد غللتہ قال اذا لا انطلق قال اذا لا اکرھک (صحیح ابوداؤد کتاب الخراج باب فی غلو الصدقۃ۔ سندہ صحیح ۲/۵۶۹)

جزیہ

اگر کفار اسلام قبول کرنے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ لیا جائے [1]
جزیہ میں ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کی قیمت کا کپڑا وصول کیا جائے [2]
نوٹ:۔ دینار سونے کا ایک سکہ ہے۔

ذمّی

نوٹ:۔ ذمّی وہ کافر ہے جو کسی اسلامی حکومت سے وفاداری وغیرہ کا معاہدہ کر کے اسلامی حکومت میں سکونت اختیار کرے
ذمّی کو ہرگز قتل نہ کرے، ذمّی کو قتل کرنے والا جنّت کی بُو بھی نہ پائے گا [3]
اگر کسی ذمی کو قتل کر دے تو مسلم کی نصف دیت مقتول کے ورثاء کو ادا کرے [4]
ذمّی سے جزیہ لے جس کا بیان "جزیہ" کے عنوان کے تحت اوپر پر گذر چکا ہے۔
اگر ذمّی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بُرا بھلا کہے تو اُسے قتل کر دے، اس کا ذمّہ ٹوٹ گیا [5]

[1] قال اللہ تعالیٰ: قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتٰب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون (التوبۃ-۱۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فان ھم ابوا فسلھم الجزیۃ (صحیح مسلم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اخذھا من مجوس ھجر (صحیح بخاری)

[2] عن معاذ: قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم الی الیمن وامرنی ان آخذ من کل حالم دینارًا او عدلہ معافر (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح نیل ۴/۱۱۳)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم من قتل معاھدًا لم یرح رائحۃ الجنۃ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم دیۃ الکافر نصف دیۃ المسلم (رواہ احمد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح بلوغ الامانی جزء ۱۶ ص ۵۵)

[5] ان یھودیۃ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلّم وتقع فیہ فخنقھا رجل حتی ماتت فابطل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم دمھا (رواہ ابوداؤد عن علی ۲/۲۵۳ وسندہ صحیح)

بیعت

مَردوں سے بیعت لیتے وقت اپنے داہنے ہاتھ سے ان کا داہنا ہاتھ پکڑے، عورتوں سے بیعت لیتے وقت ان کا ہاتھ نہ پکڑے، صرف زبانی بیعت لے یعنی وہ صرف زبان سے اقرار کریں [1]

جب اسلام قبول کرے تو بیعت کرے [2]

عورتیں جب اسلام قبول کریں تو ان سے مندرجہ ذیل باتوں پر بیعت لے [3]

(۱) شرک نہ کرنا (۲) چوری نہ کرنا (۳) زِنا نہ کرنا (۴) اولاد کو قتل نہ کرنا (۵) کسی پر بُہتان نہ لگانا (۶) معروف باتوں میں نافرمانی نہ کرنا [3] (۷) نوحہ و ماتم نہ کرنا [4]

جب عورتیں بیعت کرلیں تو بیعت لینے والا ان کے لئے دُعائے مغفرت کرے [5]

اسلام قبول کرنے کے بعد بھی بطور تجدید ان باتوں پر بیعت لے (۱) شرک نہ کرنا (۲) چوری نہ کرنا (۳) زنا نہ کرنا (۴) اولاد کو قتل نہ کرنا (۵) کسی پر بہتان نہ لگانا (۶) معروف باتوں میں نافرمانی نہ کرنا [6]

(۷) کسی کو ناحق قتل نہ کرنا [7]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للمرأۃ قد بایعتک کلامًا یکلمھا بہ واللہ ما مست ید رسول اللہ ید امرأۃ قط فی المبایعۃ (صحیح بخاری کتاب التفسیر و صحیح مسلم کتاب الامارۃ) قال اللہ تعالیٰ: ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم (الفتح - ۱۰) قال عمرو بن العاص رض لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابسط یمینک فلابایعک فبسط یمینہ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ ۱/۶۳)

[2] ان اعرابیًا بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسلام (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

[3] قال اللہ تعالیٰ: یٰاَیھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علیٰ ان لا یشرکن باللہ شیئًا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یأتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفورٌ رحیم (الممتحنۃ - ۱۲)

[4] قالت ام عطیۃ لما نزلت ھذہ الآیۃ یبایعنک علیٰ ان لا یشرکن باللہ شیئًا ولا یعصینک فی معروف قالت کان منہ النیاحۃ (صحیح مسلم کتاب الجنائز و روی نحوہ البخاری فی کتاب الاحکام)

[5] قال اللہ تعالیٰ: فبایعھن واستغفر لھن اللہ (الممتحنۃ - ۱۲)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحولہ عصابۃ من اصحابہ بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئًا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تأتوا ببھتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف (صحیح بخاری کتاب الایمان) ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق (طبرانی اوسط ۵۰۴۸/۱ - سندہ صحیح)

اسلام قبول کرنے کے بعد دوسرے امور پر کسی وقت بھی بیعت لی جاسکتی ہے [1]

جب کوئی شخص اسلام قبول کرے تو اس سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلم کی خیر خواہی پر بھی بیعت لی جاسکتی ہے [2]

بوقت جنگ، جہاد اور جان دے دینے پر بھی بیعت لی جاسکتی ہے [3]

ساری عمر جہاد کرنے پر بیعت لی جاسکتی ہے [4]

بہت سے دیگر امور پر بھی بیعت لی جاسکتی ہے مثلاً ہمیشہ حق بات کہنے پر، بغاوت نہ کرنے پر [5]

جب کوئی خلیفہ مقرر ہو جائے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے پھر اگر کوئی دوسرا خلیفہ بیعت لینے لگے تو اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے بلکہ اسے قتل کر دیا جائے [6]

[1] قال عوف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تبایعون رسول اللہ وکنا حدیث عھد ببیعۃ نقلنا قد بایعناک یا رسول اللہ فبسطنا ایدینا وقلنا قد بایعناک یا رسول اللہ فعلام نبایعک قال علی ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا والصلوات الخمس (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)

[2] عن جریر قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم علی الاسلام وفی روایۃ قلت ابایعک علی الاسلام (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] اخبر عبد اللہ ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایع تحت الشجرۃ قال فانطلق حتی بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المغازی) عن یزید قلت لسلمۃ بن اکوع علی ای شیء بایعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الموت (صحیح بخاری کتاب المغازی وصحیح مسلم)

[4] قال المھاجرون والانصار وھم یحفرون الخندق نحن الذین بایعوا محمدا علی الجھاد ما بقینا ابدا (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

[5] عن عبادۃ قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی المنشط والمکرہ وان لا ننازع الامر اھلہ وان نقوم او نقول بالحق حیثما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم (صحیح بخاری کتاب الاحکام و صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منھما (صحیح مسلم کتاب الامارۃ) کان طائفۃ منھم قد بایعوہ قبل ذلک فی سقیفۃ بنی ساعدۃ وکانت بیعۃ العامۃ علی المنبر (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

بیعت لیتے وقت امیر یہ کہے کہ جہاں تک تم سے ہو سکے سننا اور اطاعت کرنا اور بیعت کرنے والا بھی یہ کہے کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا میں حکم سنوں گا اور اطاعت کروں گا[1]

بیعت دوبارہ اور سہ بارہ بھی لی جا سکتی ہے[2]

اسلام پر بیعت ہو جانے کے بعد نہ بیعت لینے والا بیعت توڑے اور نہ بیعت کرنے والا بیعت توڑے[3]

بیعت بالغ سے لی جائے، بچے سے نہیں[4]

بیعت خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرے، دنیا کی لالچ کے لئے بیعت نہ کرے[5]

امیر کی بیعت بہت ضروری ہے، جو شخص بیعت نہ کرے وہ جاہلیت کی موت مرے گا[6]

ایسا شخص جس پر کسی قوم یا کسی فرد کو بھروسہ ہو وہ اس قوم یا اس فرد کی طرف سے بیعت کر سکتا ہے[7]

[1] عن ابن عمر قال کنا اذا بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول لنا فیما استطعتم (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وعن جریر رض قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فلقننی فیما استطعت (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

[2] قال سلمۃ بن اکوع بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للبیعۃ فبایعتہ اول الناس ثم بایع وبایع حتی اذا کان فی وسط الناس قال بایع یا سلمۃ قلت قد بایعتک قال وایضاً ثم بایع حتی اذا کان فی آخر الناس قال الا تبایعنی یا سلمۃ فبایعتہ الثالثۃ (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب غزوہ ذی قرد)

[3] ان اعرابیاً بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسلام فاصابہ وعک فقال اقلنی بیعتی فابی ثم جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

[4] عن عبداللہ بن ہشام قال ذہبت بہ امہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ بایعہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو صغیر (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم رجل بایع اماماً لا یبایعہ الا لدنیاہ (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خلع یدا من طاعۃ لقی اللہ یوم القیامۃ لا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[7] فبایعہ (ضماد) فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی قومک قال وعلی قومی (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلوٰۃ ۳۴۴)

جماعت المسلمین

جماعتُ المسلمین سے وابستہ اور چمٹا رہے [1]

جماعت سے ذرا بھی علیٰحدہ نہ ہو خواہ امیرِ جماعت کا حکم اُسے ناگوار ہی کیوں نہ گذرے ، اگر جماعت سے علیٰحدہ ہونے کے بعد اسے موت آجائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی [2]

جماعت سے کسی حالت میں علیٰحدہ نہ ہو، جماعت سے علیٰحدہ ہونا گویا اسلام سے علیٰحدہ ہونا ہے [3]

اگر جماعتُ المسلمین نہ ہو تب بھی کسی فرقہ میں شامل نہ ہو، بلکہ تمام فرقوں سے علیٰحدہ رہے خواہ اس علیٰحدگی کی وجہ سے کیسی ہی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے حتیٰ کہ اس علیٰحدگی کی وجہ سے اسے درخت کی جڑیں چبانی پڑیں تو انہیں ہی چباتا رہے اور اسی حالت میں مرجائے [4]

[1] قال اللہ تعالیٰ : یٰایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ۝ (التوبۃ-۱۱۹) قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم (صحیح بخاری کتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[2] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من رأی من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر فانہ من فارق الجماعۃ شبرًا فمات فمیتۃ جاھلیۃ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ وصحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من فارق الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ (رواہ الترمذی عن الحارث وسندہٗ صحیح ۲/۲۹۶ - مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اوّل صہ ۲۸۹)

[4] قال حذیفۃ لرسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ان لم تکن لھم جماعۃ ولا امام قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فاعتزل تلک الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علیٰ ذٰلک (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اسلامی معاشرہ

معاشرہ میں ایک دوسرے کے ساتھ صلح و صفائی سے رہے [1]
آپس میں ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھے، اگر دو آدمیوں میں کچھ جھگڑا ہو جائے تو صلح کرا دے [2]
اگر مؤمنین کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دے، اگر ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والی جماعت سے اس وقت تک لڑے جب تک وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع نہ کرے [3]
ایک دوسرے کے ساتھ معافی اور درگذر سے کام لے [4]
ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتا رہے [5]
معاشرہ میں بلا تحقیق افواہیں نہ پھیلائے بلکہ ان کو امراء تک پہنچا دے تاکہ وہ تحقیق کریں [6]
آپس میں محبت کرے [7]

[1] قال اللہ تعالیٰ: فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم (الانفال-۱)
[2] قال اللہ تعالیٰ: انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم (الحجرات-۱۰)
[3] قال اللہ تعالیٰ: وان طآئفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدٰھما علی الاخرٰی فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓء الیٰٓ امر اللہ (الحجرات-۹)
[4] قال اللہ تعالیٰ: ولیعفوا ولیصفحوا (النور-۲۲)
[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ قالوا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین و عامتھم (صحیح مسلم)
[6] قال اللہ تعالیٰ: واذا جآءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والیٰٓ اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم (النسآء-۸۳)
[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتیٰ تحابوا (صحیح مسلم کتاب الایمان)

www.sirat-e-mustaqeem.net

معاشرہ میں بے حیائی کی باتوں کو نہ پھیلائے [1]

اپنے پوشیدہ گناہ کو ظاہر نہ کرے [2]

دوسرے کے عیب کو چھپائے [3]

جو لوگ ظالم یا مجرم ہوں ان کی طرف، نہ جھکے یعنی ان کی حمایت نہ کرے [4]

افتراق اور اختلاف سے بچے، سب کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی رسّی یعنی اللہ تعالیٰ کی شریعت کو مضبوطی سے پکڑے رہے [5]

جو لوگ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں انہیں اپنا دوست نہ بنائے خواہ وہ اس کے باپ دادا یا بھائی ہی کیوں نہ ہوں [6]

کسی کی طرف کوئی عیب منسوب نہ کرے یعنی کسی پر تہمت نہ لگائے، نہ کسی کو بُرے لقب سے پکارے [7]

آپس میں ایک دوسرے کے متعلق بدگمانی نہ کرے [8]

سلام کو پھیلائے [9]

ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرے، نہ ایک دوسرے کی غیبت کرے [10]

[1] قال اللہ تعالیٰ: ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ (النور-۱۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی معافی الا المجاھرین (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ستر مسلما ستر اللہ یوم القیامۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال اللہ تعالیٰ: ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (ھود-۱۱۳)

[5] قال اللہ عزوجل: واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا (آل عمران-۱۰۳)

[6] قال اللہ تعالیٰ: لا تتخذوا اٰباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظالمون (التوبۃ-۲۳)

[7] قال اللہ تعالیٰ ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب (الحجرات-۱۱)

[8] قال اللہ تعالیٰ: یاایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم (الحجرات-۱۲)

[9] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام بینکم (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[10] قال اللہ تعالیٰ: ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا (الحجرات-۱۲)

نہ ایک دوسرے کو منہ در منہ بُرا کہے، نہ طعن و حقارت آمیز اشارے کرے [1]
ایک دوسرے کی چُغل خوری نہ کرے [2]
اگر کوئی شخص عاریۃً کوئی چیز مانگے تو انکار نہ کرے [3]
کسی کا مذاق نہ اُڑائے [4]
دو رُخی باتیں نہ کرے یعنی ایسا نہ کرے کہ جس کے پاس جائے اس کی سی باتیں کرے، خوشامد کرے اور فساد کا بیج بوئے [5]
اگر کسی کا ریاح خارج ہو تو ہنسے نہیں [6]
کسی پر لعنت نہ کرے اور نہ کسی کو کفر کی طرف منسوب کرے [7]
اور نہ کسی کو فسوق کی طرف منسوب کرے [8]
نہ کسی مسلم سے لڑے [9]

[1] قال اللہ تعالیٰ: ویلٌ لکل ھمزۃ لمزۃ ۝ (الھمزۃ۔۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قتات (صحیح بخاری کتاب الادب)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فویل للمصلین ۝ الذین ھم عن صلاتھم ساھون ۝ الذین ھم یرآءون ۝ و یمنعون الماعون (الماعون۔۴ تا ۷)

[4] قال اللہ تعالیٰ: یٰاَیھا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرًا منھم (الحجرات۔۱۱)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجد من شرار الناس یوم القیٰمۃ عند اللہ ذا الوجھین الذی یأتی ھٰؤلاء بوجہ وھٰؤلاء بوجہ (صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم)

[6] وعظھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضحکھم من الضرطۃ فقال لم یضحک احدکم مما یفعل (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعن مؤمنا فھو کقتلہ ومن قذف مؤمنا بکفر فھو کقتلہ (صحیح بخاری کتاب الادب)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[9] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر (صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم)

جھگڑالو نہ بنے، ہر ایک سے رحم و کرم سے پیش آئے [1]

ضرورت مند، پریشان حال، بے روزگار کی مدد کرے [2]

آپس میں ایک دوسرے کو ایک جسم کے اعضاء کی طرح سمجھے، دوسرے کی تکلیف پر بے چین ہو جائے اور اس کی مدد کرے [3]

آپس میں ایک دوسرے کی تقویت کا سبب بنے [4]

معاشرہ میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو خیر کی دعوت دے، نیکی کا حکم کرے اور برائیوں سے روکے [5]

لوگوں کے مراتب کا خیال رکھے [6]

اگر تیر کے ساتھ مسجد یا بازار میں سے گذرے تو پیکان پر ہاتھ رکھ لے (ایسا نہ ہو کہ کسی کو اس کی نوک چبھ جائے) نُلیل وغیرہ سے کنکر نہ پھینکے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یرحم لا یرحم (صحیح بخاری کتاب الادب)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کل مسلم صدقۃ قالوا فان لم یجد قال فیعمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یستطع او لم یفعل قال فیعین ذا الحاجۃ الملہوف (صحیح بخاری کتاب الادب)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترٰی المؤمنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکٰی عضوتداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمّٰی (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا (صحیح بخاری ابواب المساجد و صحیح مسلم)

[5] قال اللہ تعالیٰ: ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر (آل عمران ۱۰۴)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلھم (رواہ ابوداؤد وصححہ الحاکم فی معرفۃ علوم الحدیث واحتج بہ مسلم فی مقدمۃ صحیحہ)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک او علی نصالھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخذف (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

کسی شخص سے دو مرتبہ دھوکہ نہ کھائے (ایک مرتبہ دھوکہ کھانے کے بعد اس سے ہوشیار رہے)[1]
کسی کے راز کو ظاہر نہ کرے، لیکن ایسے راز کو ضرور ظاہر کرے جو قتل و خونریزی، عصمت دری اور لوٹ پر مبنی ہو[2]

معاشرہ میں برائی نہ پھیلنے دے، جو برائی دیکھے اسے ہاتھ سے اور اگر اتنی قوت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے[3]

آپس میں ایک دوسرے کی پوشیدہ خبریں نہ معلوم کرے، نہ عیب تلاش کرے، نہ حسد کرے، نہ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے، نہ ایک دوسرے سے منہ موڑے، نہ کسی سے بغض رکھے، نہ محض قیمت بڑھانے کی نیت سے کسی کی بولی پر بولی لگائے، نہ دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے کوشش کرے، بلکہ بھائی بھائی بن کر رہے[4]

کسی پر ہتھیار نہ اٹھائے[5]

کسی کو ڈرائے نہیں[6]

کسی کی بدنامی اور بے عزتی کو ناحق شہرت نہ دے[7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجالس بالامانۃ الا ثلاثۃ مجالس سفک دم حرام او فرج حرام او اقتطاع مال بغیر حقہ (رواہ ابوداؤد و احمد و سندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۱۶۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا ولا تباغضوا وکونوا عباد اللہ اخوانا (صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم) وفی روایۃ ولا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلاثۃ ایام (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ ولا تناجشوا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ ولا تنافسوا (صحیح مسلم) وفی روایۃ ولا تقاطعوا (صحیح مسلم کتاب البر) وفی روایۃ ولا تھجروا (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمل علینا السلاح فلیس منا (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلما (رواہ احمد و ابوداؤد و سندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۲۴۱)

[7] ان من اربی الربا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق (صحیح ابی داؤد ۳/۹۲۳)

ہر ایک سے تواضع اور انکساری کے ساتھ پیش آئے، آپس میں ایک دوسرے پر فخر نہ کرے نہ زیادتی کرے[1]

معاشرہ میں خاندانی، نسلی اور وطنی عصبیت اور حمیت کو نہ پھیلائے[2]

مسلمین کو ایسے القاب سے نہ پکارے جن القاب سے اُمتِ مسلمہ میں تفریق پیدا ہو جائے۔ مسلمین کو صرف اسی مشترکہ لقب سے پکارے جس لقب سے اللہ تعالیٰ نے پکارا ہے یعنی مؤمنین کہہ کر پکارے[3]

جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے مسلم بھائی کے لئے پسند کرے[4]

غیر مسلم قوم کی نقالی نہ کرے[5]

امانت کو ادا کرے اور خیانت کے بدلہ میں خیانت نہ کرے[6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احدٌ علی احد ولا یبغی احد علی احد (صحیح مسلم)

[2] اقتتل غلامان فقال المہاجری یا للمہاجرین وقال الانصاری یا للانصار، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال دعوی اہل الجاہلیۃ..... دعوہا فانہا خبیثۃ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء و صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبۃ او یدعوا الی عصبۃ او ینصر عصبۃ فقتل فقتلۃ جاہلیۃ وفی روایۃ لیس من امتی (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادعی دعوی الجاہلیۃ فانہ من جثی جہنم فقال رجل یا رسول اللہ وان صلی وصام فقال وان صلی وصام فادعوا بدعوی اللہ الذی سمّٰکم المسلمین المؤمنین عباد اللہ (رواہ الترمذی فی ابواب الامثال وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

[5] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی حنین مر بشجرۃ للمشرکین یقال لہا ذات انواط یعلقون علیہا اسلحتہم فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ہذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الہا کما لہم الہۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنۃ من کان قبلکم (رواہ الترمذی فی ابواب الفتن وصححہ) من تشبہ بقوم فہو منہم (ابوداؤد۔ سندہ صحیح)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادالامانۃ من ائتمنک ولا تخن من خانک (رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ ۲/۸۸۵)

بیوی کو شوہر سے اور غلام کو آقا سے برگشتہ نہ کرے [1]

کسی کو ستائے نہیں [2]

ظلم کو روکے [3]

جھگڑا فساد نہ کرے [4]

لوگوں کے سامنے علانیہ برائی نہ کرے [5]

نظم و ضبط قائم رکھے [6]

اپنے مسلم بھائی کی مدد کرے [7]

جنازہ کے ساتھ جائے، مریض کی عیادت کرے، دعوت قبول کرے، مظلوم کی مدد کرے، قسم دلانے والے کی قسم کو پورا کرے، سلام کا جواب دے اور چھینکنے والا اگر الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمك اللہ کہے [8]

اپنے بھائی کی آبروریزی جو اس بھائی کی غیر موجودگی میں کی جارہی ہو دفع کرے (یعنی آبروریزی نہ ہونے دے) [9]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خبب امرأۃ علیٰ زوجہا او عبدًا علیٰ سیدہ (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک ۲/۱۹۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلّم المسلمون من لسانہ ویدہٖ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاك ظالما او مظلومًا (صحیح بخاری)

[4] قال اللہ تعالیٰ: واللہ لا یحب الفساد (البقرۃ۔ ۲۰۵)

[5] قال اللہ تبارك وتعالیٰ: أئنّكم لتأتون الرجال وتقطعون السبیل وَتأتون فی نادیکم المنکر (العنکبوت۔ ۲۹)

[6] قال اللہ تعالیٰ: انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علیٰ امر جامع لم یذھبوا حتی یستأذنوہ (النور۔ ۶۲)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[8] امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع امرنا باتباع الجنائز وعیادۃ المریض واجابۃ الداعی ونصر المظلوم وابرار القسم ورد السلام وتشمیت العاطس (صحیح بخاری کتاب الجنائز ۲/۹۰)

[9] من ذب عن عرض اخیہ بالغیب حقًا علی اللہ ان یعتقہ من النار (مسند احمد، سندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۸ ص ۹۵)

چراگاہ

سرکاری مویشی کے علاوہ چراگاہ میں کسی خاص شخص کے مویشی کے لئے کوئی خاص جگہ مخصوص نہ کی جائے، صرف سرکاری مویشی کے لئے جگہ مخصوص کی جاسکتی ہے [1]

ولایت اور رفاقت

جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اپنی جان و مال سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے مہاجرین کو جگہ دی اور ان کی مدد کی یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور رفیق ہیں، انہیں ایک دوسرے کی مدد اور رفاقت کرنی چاہیئے [2]

جو لوگ ایمان لائے لیکن ہجرت نہیں کی تو مؤمنین پر ان کی ولایت اور رفاقت ضروری نہیں [3]

اگر ایسے لوگ جو ایمان لانے کے بعد ہجرت نہ کریں لیکن مؤمنین سے دین کے معاملات میں مدد مانگیں تو مؤمنین کو ان کی مدد کرنی چاہیئے، البتہ ایسی قوم کے خلاف مدد نہیں کرنی چاہیئے جس قوم سے مؤمنین کا کوئی عہد و میثاق ہو [4]

ایسے کافر جو دین کے معاملہ میں لڑیں ان سے کسی قسم کی دوستی اور رفاقت کے مراسم نہ رکھے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حمیٰ الا للہ ورسولہ (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذین اٰووا ونصروا اولٰئک بعضھم اولیاء بعض (الانفال-۷۲)

[3] قال اللہ عزوجل: والذین اٰمنوا ولم یھاجروا مالکم من ولایتھم من شیء حتی یھاجروا (الانفال-۷۲)

[4] قال اللہ تعالیٰ: وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علیٰ قوم بینکم وبینھم میثاق واللہ بما تعملون بصیر (الانفال-۷۲)

[5] قال اللہ تعالیٰ: انما ینھاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم فاولٰئک ھم الظٰلمون ○ (الممتحنۃ-۹)

زمین

خلیفہ جس کو مناسب سمجھے زمین کا کوئی قطعہ بطور جاگیر دے سکتا ہے [1]

کسی کی بالشت بھر زمین بھی ناجائز طور پر نہ لے ورنہ قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اس کے (گلے میں) ڈالا جائے گا [2]

جب کوئی شخص مسلم ہو جائے تو پھر وہی اپنی زمین کا حقدار ہے [3]

زمین کی برکت کے لئے اس طرح دعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَکَتَھَا وَزِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہماری زمین میں اس (زمین) کی برکت، اسکی زینت اور اس کے رہنے والوں کو جاگزیں فرما [4]

[1] عن وائل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطعہ ارضا بحضرموت (رواہ الترمذی وصححہ) اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقطع منا البحرین فقالت الانصار حتی تقطع لاخواننا الذین من المہاجرین (صحیح بخاری کتاب فی الشرب)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ شبرا من الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیامۃ سبع ارضین (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اسلم الرجل فھو احق بارضہ (رواہ ابوداؤد ورجالہ موثقون نیل الاوطار ۸/۱۰ وسندہ جید۔ بلوغ الامانی ۱۴/۱۱۳)

[4] عن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعوا اللّٰھم ضع فی ارضنا برکتھا وزینتھا وسکنھا (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہ جید۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۸۲)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جہاد اور اس کے متعلقات

جہاد

اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے، اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے جو کوشش بھی کی جائے وہ جہاد ہے [1]

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لئے اپنے گھر سے نکلے [2]

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے مالوں سے، اپنے ہاتھوں سے، اپنی زبانوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کرے [3]

جہاد کو بہترین عمل سمجھے [4]

جہاد کو ترک نہ کرے ورنہ بلاؤں میں گھر جائے گا [5]

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جنگ کرے، اگر جنگ کا موقع نہ آئے تو جنگ کی نیت رکھے ورنہ موت نفاق پر ہوگی [6]

[1] قال اللہ تعالیٰ: وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ (الحج - ۷۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغدوۃ او روحۃ فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما فیھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ عز وجل: وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ (التوبۃ - ۴۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاھدوا المشرکین باموالکم وایدیکم والسنتکم (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح - نیل الاوطار جزء ۷ صـ ۱۷۶)

[4] سأل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان باللہ والجھاد فی سبیل اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ضن الناس بالدینار والدرھم وتبایعوا بالعینۃ واتبعوا اذناب البقر وترکوا الجھاد فی سبیل اللہ انزل اللہ بھم بلاءً فلم یرفعہ عنھم حتی یراجعوا دینھم (رواہ احمد عن ابن عمر وسندہٗ صحیح - بلوغ الامانی جزء $\frac{۱۴}{۲۶}$)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب ذم من مات ولم یغز $\frac{۲}{۱۵۸}$)

اتباعِ شریعت

اپنے نفس سے جہاد کرے یعنی اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی شریعت کا تابع بنائے [1]

اقماعِ بدعت

بدعت کے خلاف ہاتھ سے، زبان سے اور دل سے جہاد کرتا رہے [2]

تبلیغ

اسلام کی تبلیغ کرے، احکامِ الٰہی کی تعلیم دے [3]

نوٹ:۔ تبلیغ کے بقیہ آداب صفحہ ۵۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجاھد من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللہ۔ (رواہ احمد والحاکم عن فضالۃ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۱۰۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امۃ قبلی الا کان لہ من امتہ حواریون واصحاب یأخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدھم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون مالا یؤمرون فمن جاھدھم بیدہٖ فھو مؤمن، ومن جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن ولیس وراء ذالک من الایمان حبۃ خردل (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان جلد اوّل صہ ۳۹، ۴۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ (صحیح بخاری کتاب الایمان وصحیح مسلم کتاب الایمان ۱/۳۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امر امیرا علی جیش او سریۃ اوصاہ اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ ادعھم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب تامیر الامام الامراء ۲/۹۹)

خدمتِ والدین

والدین کی خدمت کرتا ہے یہ بھی جہاد ہے [1]

حج

عورتوں کے لئے بہترین جہاد حج ہے [2]

نوٹ:۔ حج کے بقیہ آداب صفحہ ۲۹۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حق بات کہنا

حق بات کہے، ظالم بادشاہ کے سامنے بھی حق بات کہنے سے نہ ڈرے، یہ افضل ترین جہاد ہے [3]

جنگ

اللہ عزوجل کے راستہ میں ان لوگوں سے لڑے جو مسلمین سے لڑتے ہیں لیکن زیادتی نہ کرے [4]
جب جنگ جاری ہو جائے تو پھر دشمن کو جہاں کہیں پائے قتل کر دے [5]
مسجدِ حرام کے قریب جنگ کی ابتدا نہ کرے، اگر کافر ابتداء کریں تو پھر ان سے جنگ کرے اور

[1] جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستأذنہ فی الجھاد قال أحیّ والداک؟ قال نعم، قال ففیھما فجاھد (صحیح بخاری)

[2] قالت عائشۃ یا رسول اللہ نری الجھاد افضل العمل افلا نجاھد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکنّ افضل الجھاد حج مبرور (صحیح بخاری)

[3] عن طارق قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الجھاد افضل؟ قال کلمۃ حق عند سلطان جائر۔ (رواہ احمد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل $\frac{5}{264}$ وروی احمد وابن ماجۃ عن ابی امامۃ نحوہٗ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ صـ ۱۷۱ و ۱۷۲ وورد من حدیث ابی سعید، حسنہ الترمذی)

[4] قال اللہ تعالیٰ: وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا (البقرۃ۔ ۱۹۰)

[5] قال اللہ تعالیٰ: واقتلوھم حیث ثقفتموھم (البقرۃ۔ ۱۹۱)

انہیں قتل کردے [1]

اگر کافر جنگ اور فتنہ وفساد سے باز آجائیں تو لڑائی بند کردے [2]

جنگ بند ہوجانے کے بعد عام لوگوں پر کسی قسم کی زیادتی نہ کرے، صرف ظالموں کو سزا دے [3]

جنگ اس وقت تک جاری رکھے جب تک فتنہ وفساد، سازش وبغاوت ختم نہ ہوجائے اور اللہ تعالیٰ کا قانون نافذ نہ ہوجائے [4]

جنگ کے لئے لشکر کو صبح کے وقت روانہ کرے [5]

حرمت والے مہینوں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کا احترام کرے، ان مہینوں میں جنگ نہ کرے [6]

اگر کافر ان مہینوں میں جنگ کریں تو پھر ان سے جنگ کرے لیکن اتنی ہی زیادتی کرے جتنی انہوں نے کی ہو [7]

کافر کو اپنا رازدار نہ بنائے [8]

دشمن سے لڑنے کے لئے سامانِ جنگ ہر وقت تیار رکھے اور تیاری کرتا رہے [9]

جنگ میں جانے کے لئے والدین سے اجازت لے۔ اگر وہ اجازت نہ دیں تو نہ جائے [10]

[1] قال اللہ تعالیٰ: ولا تقاتلوھم عند المسجد الحرام حتیٰ یقاتلوکم فیہ فان قاتلوکم فاقتلوھم (البقرۃ-۱۹۱)

[2] قال اللہ تعالیٰ: فان انتھوا فان اللہ غفور رحیم ○ (البقرۃ-۱۹۲)

[3] قال اللہ تعالیٰ: فلا عدوان الا علی الظالمین ○ (البقرۃ-۱۹۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ: وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ (البقرۃ-۱۹۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لامتی فی بکورھا وکان اذا بعث سریۃ او جیشا بعثھم من اول النھار (رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۱۴۴)

[6] قال اللہ تعالیٰ: یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر (البقرۃ-۲۱۷)

[7] قال اللہ تعالیٰ: الشھر الحرام بالشھر الحرام والحرمات قصاص، فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم واتقوا اللہ (البقرۃ-۱۹۴)

[8] قال اللہ تعالیٰ: لا تتخذوا بطانۃ من دونکم (آل عمران-۱۱۸)

[9] قال اللہ تعالیٰ: واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ (الانفال-۶۰)

[10] فان اذنا لک فجاھد والا فبرھما (ابوداؤد-سندہ صحیح)

www.sirat-e-mustaqeem.net

دورانِ جنگ اگر درختوں کو کاٹنے کی ضرورت محسوس ہو تو انہیں کاٹ دے [1]

جب جنگ کے لئے نکلے یا جب جنگ کا خطرہ ہو تو ہتھیار ساتھ رکھے [2]

جب جنگ شروع کرے تو بسم اللہ کہے [3]

جب دشمن سے مقابلہ ہو تو پیٹھ پھیر کر نہ بھاگے، البتہ پینترا بدلنے کے لئے یا اپنی فوج میں مل جانے کے لئے پیٹھ پھیرے تو کوئی حرج نہیں [4]

دشمن کا تعاقب کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے [5]

اگر دشمن صلح کی درخواست کرے تو صلح کرلے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے [6]

اگر کافر توبہ کرکے ایمان لے آئیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو پھر جنگ سے باز آجائے [7]

جنگ کے لئے ایسی مضبوط صفیں بنائے گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں [8]

جنگ صرف اس لئے کرے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو [9]

جب جنگ کے لئے بلایا جائے تو فوراً نکل آئے [10]

[1] قال اللہ عزوجل: ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علیٰ اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین (الحشر ۵)

[2] قال اللہ تعالیٰ: خذوا حذرکم فانفروا ثبات او انفروا جمیعا ۝ (النسآء - ۷۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ۲/۶۹)

[4] قال اللہ تعالیٰ: یٰایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار ۝ ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الیٰ فئۃ فقد باٰ بغضب من اللہ (الانفال - ۱۵، ۱۶)

[5] قال اللہ تعالیٰ: ولا تھنوا فی ابتغاء القوم (النسآء - ۱۰۴)

[6] قال اللہ تعالیٰ: وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ (الانفال - ۶۱)

[7] قال اللہ تعالیٰ: فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فخلوا سبیلھم (التوبۃ - ۵)

[8] قال اللہ تعالیٰ: ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص (الصف - ۴) صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ (فی غزوۃ حنین) (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[9] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم

[10] قال اللہ تعالیٰ: مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض (التوبۃ - ۳۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استنفرتم فانفروا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جنگ کے لئے نہ نکلنے کو موجب عذاب سمجھے [1]

دشمن کی عورتوں کو قتل نہ کرے، نہ مزدوروں، بچوں اور بہت زیادہ بوڑھوں کو قتل کرے [2]

جنگ کی ابتداء کرنے سے پہلے کافروں کو اسلام کی دعوت دے، اگر وہ دعوت قبول کرلیں تو جنگ نہ کرے، اگر وہ دعوت قبول نہ کریں تو ان سے جزیہ طلب کرے، اگر وہ جزیہ دینے پر راضی ہوجائیں تو جنگ نہ کرے، اگر وہ جزیہ دینے پر بھی راضی نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے اور ان سے جنگ شروع کردے [3]

جب جنگ میں بہت زیادہ پریشانی ہو تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

ترجمہ:۔ اے اللہ ہمارے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور ہمیں گھبراہٹوں سے امن دے [4]

جب دشمن کا خوف ہو تو یہ دعاء پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ترجمہ:۔ اے اللہ ہم ان کے مقابلہ میں تجھ کو کرتے ہیں اور ان کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں [5]

[1] قال اللہ عزوجل: الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما (التوبۃ۔۳۹)

[2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلوا ولیدا (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلوا شیخا فانیا (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلون ذریۃ ولا عسیفا (رواہ احمد وروی نحوہ ابوداؤد والنسائی والحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۶۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعھم الی ثلاث خصال او خلال ادعھم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم فان ھم ابوا فسلھم الجزیۃ فان اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم وان ابوا فاستعن باللہ وقاتلھم (صحیح مسلم)

[4] عن ابی سعید قلنا ھل من شیء نقولہ فقد بلغت القلوب الحناجر قال نعم اللھم استر (رواہ احمد والبزار، اسنادہ متصل ورواتہ ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۶۴ وسندہ صحیح)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خاف من رجل او قوم قال اللھم الخ (رواہ احمد والنسائی وابوداؤد والحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{۱۴}{۲۶۲}$)

فتح کے لئے اس طرح دُعا کرے :-

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ ، سَرِیْعَ الْحِسَابِ ، اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ۔

ترجمہ: اے اللہ! اے کتاب کے نازل کرنے والے، اے جلد حساب لینے والے، اے اللہ (دشمن کی) فوجوں کو شکست دے۔ اے اللہ، انہیں شکست دے اور انہیں جھنجھوڑ دے [1]

دورانِ جنگ نہ چیخے نہ چلّائے اور نہ آواز بلند کرے [2]

دوران جنگ اگر کوئی کافر کلمہ پڑھ لے یا یہ کہے کہ میں نے اسلام قبول کیا تو پھر اسے قتل نہ کرے خواہ اس نے اس سے پہلے کتنا ہی نقصان پہنچایا ہو [3]

جنگ کی تمنا نہ کرے بلکہ عافیت کی دُعا کرتا رہے، لیکن جب دشمن سے مقابلہ ہو تو پھر ثابت قدم رہے [4]

کسی بستی پر رات کو حملہ نہ کرے بلکہ صبح تک انتظار کرے، اگر اذان کی آواز آئے تو حملہ سے رک جائے، اگر اذان کی آواز نہ آئے تو حملہ کرے [5]

[1] دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاحزاب اللّٰھم الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات وکتاب الجہاد وصحیح مسلم کتاب الجہاد)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الصوت عند القتال (رواہ ابوداؤد والحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک ۲/۱۱۶)

[3] قال مقداد یا رسول اللہ ان لقیت رجلا من الکفار فقاتلنی فضرب احدی یدیّ بالسیف فقطعھا ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اَسلمت للہ اَفاَقتلہ بعد ان قالھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فقال یا رسول اللہ انہ قد قطع یدی..... فقال لا تقتلہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الایمان واللفظ لمسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتم فاصبروا (صحیح بخاری کتاب الجہاد وصحیح مسلم)

[5] عن انس قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بنا حتی یصبح وینظر الیھم فان سمع اذانا کف عنھم وان لم یسمع اذانا اغار علیھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اگر شروع دن میں لڑائی کی ابتداء نہ ہو تو پھر ظہر کے وقت ابتداء کرے [1]
جنگی معاملات کو کسی پر ظاہر نہ کرے بلکہ توریہ کر کے حقیقت کو چھپائے [2]
جنگ میں جھنڈے استعمال کرے، ایک جھنڈا سپہ سالار کے لئے ہو اور باقی علیحدہ علیحدہ فوجی دستوں کے لئے [3]
جنگ میں مشرکوں سے مدد نہ لے [4]
میدانِ جنگ میں بد دیانتی اور خیانت نہ کرے، کافروں سے جو عہد کرے اسے پورا کرے [5]
کافروں کی لاشوں کے اعضاء نہ کاٹے [6]
جب جنگ کرے تو یہ دعاء پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ، بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ

ترجمہ: اے اللہ تو ہی میرا قوتِ بازو ہے، تو ہی میرا مددگار ہے، تیری ہی مدد کے ساتھ میں تدبیر کرتا ہوں، تیری ہی مدد کے ساتھ دشمن کا استیصال کرتا ہوں اور تیری ہی مدد کے ساتھ لڑتا ہوں [7]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لم یقاتل اول النہار انتظر حتی تہب الارواح وتحضر الصلوٰۃ (صحیح بخاری کتاب فرض الخمس باب الجزیۃ)

[2] لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید غزوۃ الا ورّی بغیرھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] عن ثعلبۃ ان قیس بن سعد وکان صاحب لواء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر اوالحج فرجل (صحیح بخاری کتاب الجہاد) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن استعین بمشرک (صحیح مسلم) انا لا نستعین بالمشرکین (رواہ البیہقی وسندہ صحیح نیل ۷/۱۲۸)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا (صحیح مسلم کتاب الجہاد)

[6] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النھبی والمثلۃ (صحیح بخاری) وفی روایۃ لاتمثلوا (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب تامیر الامام الامراء ۲/۶۹)

[7] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللّٰھم.... (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد ۵ صد ۸۳)

اپنی فوج کے لئے ایسے خفیہ کلمات تجویز کرے جس سے وہ ایک دوسرے کو پہچان سکیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنے سے بچ سکیں [1]

جب کفار قریب آجائیں تو تیر (یا گولی) چلائے تاکہ تیر (یا گولی) ضائع نہ ہو [2]

جنگ میں ایسی چالیں چلے کہ دشمن دھوکے میں آجائے [3]

عورتوں کا جنگ میں شریک ہونا مناسب نہیں لیکن اگر ضرورتاً شریک ہوں تو اپنے خیموں میں رہیں، مجاہدین کی خدمت کریں، ان کو پانی پلائیں، ان کے لئے کھانا تیار کریں، زخمیوں کی مرہم پٹی کریں، بیماروں کی تیمارداری کریں اور شہیدوں کی لاشوں اور زخمیوں کو مناسب مقام پر منتقل کریں [4]

فتح کے بعد اسلامی فوج کو چاہیئے کہ تین رات تک میدانِ جنگ ہی میں قیام کرے [5]

جنگ میں سامانِ جنگ اور اپنی کثرت پر بھروسہ نہ کرے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے [6]

میدانِ جنگ میں بھی باقاعدہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا کرتا رہے، فوج کے دو حصے کرے، باری باری سے ایک حصہ سپہ سالار کے ساتھ نماز ادا کرے اور دوسرا دشمن کا مقابلہ کرتا رہے، بحالت نماز ہتھیار وغیرہ

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بیتکم العدو فقولوا حٰمٓ لا ینصرون (رواہ النسائی والحاکم وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ صـ ۲۰۳) عن سلمۃ قال غزونا مع ابی بکر زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان شعارنا أمت أمت (رواہ ابوداؤد وسکت عنہ المنذری والحافظ۔ نیل ۷/۲۰۳ وحسنہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ ۲/۱۱۵۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکثبوکم فارموھم واستبقوا نبلکم (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحرب خدعۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] عن عائشۃ قالت یا رسول اللہ نری الجہاد افضل العمل افلا نجاھد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکنّ افضل الجہاد حج مبرور (صحیح بخاری) عن الربیع قالت کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نسقی القوم ونخدمھم ونرد القتلی والجرحی الی المدینۃ (صحیح بخاری) عن ام عطیۃ قالت غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات اخلفھم فی رحالھم واصنع لھم الطعام واداوی الجرحی واقوم علی المرضی (صحیح مسلم)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظھر علی قوم اقام بالعرصۃ ثلاث لیال (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال اللہ تعالیٰ: وما النصر الا من عند اللہ العزیز الحکیم (آل عمران ۔ ۱۲۶) قال اللہ تعالیٰ: ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً (التوبۃ ۔ ۲۵)

پہنے رہے [1]

اگر بارش ہو یا بیماری ہو تو ہتھیار اتار دینے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن سامان دفاع پھر بھی پہنے رہے [2]

نماز ختم ہونے کے بعد بھی، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے لیٹتے غرض یہ کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہے، اس کا ذکر کرتا رہے، اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا رہے آپس میں کسی قسم کا جھگڑا اور اختلاف نہ کرے [3]

جنگ شروع ہونے سے پہلے سپہ سالار کو چاہیئے کہ فتح کے لئے دعا کرے، جب جنگ شروع ہو جائے تو سپہ سالار بھی جنگ میں شریک ہو، آگے بڑھے، حملہ کرے اور دشمن کا تعاقب کرے [4]

[1] قال اللہ تعالیٰ: واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوٰۃ فلتقم طآئفۃ منھم معک ولیأخذوا اسلحتھم فاذا سجدوا فلیکونوا من ورآئکم ولتأت طآئفۃ اخری لم یصلوا فلیصلوا معک ولیأخذوا حذرھم واسلحتھم (النساء-۱۰۲)

[2] قال اللہ تعالیٰ: ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضیٰ ان تضعوا اسلحتکم وخذوا حذرکم (النساء-۱۰۲)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبکم (النساء-۱۰۳) قال اللہ تعالیٰ: یاایھا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون ۰ واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا (الانفال ۴۵ و ۴۶)

[4] عن علی قال ما کان فینا فارس یوم بدر غیر المقداد ولقد رأیتنا وما فینا الا نائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت شجرۃ یصلی ویبکی حتی اصبح (رواہ احمد وسندہ صحیح) عن علی قال لما حضر البأس یوم بدر التقینا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان من اشد الناس (یعنی بأساً) ما کان اولم یکن احد اقرب الی المشرکین منہ (رواہ احمد وسندہ صحیح) وفی روایۃ قال علی لقد رأیتنا یوم بدر ونحن نلوذ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اقربنا الی العدو وکان من اشد الناس یومئذ باساً (رواہ احمد وسندہ صحیح - بلوغ الامانی جزء ۲۱ صـ ۳۶) قال العباس شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فلما التقی المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین وطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکض بغلتہ قبل الکفار قال عباس وانا آخذ بلجام بغلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکفھا ارادۃ ان لا یسرع حتی ھزمھم اللہ قال وکانی انظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرکض خلفھم علیٰ بغلتہ (صحیح مسلم باب غزوۃ حنین) لما کان یوم بدر استقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم القبلۃ ثم مد یدیہ یھتف بربہ (صحیح مسلم)

اگر باقاعدہ طور پر نماز ادا کرنے کا موقع نہ مل سکے تو پیادہ و سوار ہر حالت میں نماز ادا کرتا رہے [1]
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ضرور جنگ کرے، اگر جنگ کا موقع نہ ملے تو جنگ کرنے کی نیت ضرور کرے [2]
شہادت کی تمنا کرے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا رہے [3]
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جب ضرورت ہو قیامت تک جنگ کرتا رہے [4]

جنگ کی تیاری

جنگ کے لئے سامانِ جنگ اور گھوڑے وغیرہ تیار رکھے [5]
تیراندازی (اور دیگر فنونِ جنگ) کی مشق کرتا رہے [6]
تیراندازی (اور دیگر جنگی مشقوں) کو چھوڑے نہیں [7]
جنگ کے لئے گھوڑے پالے [8]

[1] قال اللہ تعالیٰ: فان خفتم فرجالا او رکبانا (البقرۃ-۲۳۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم تصبہ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال عصابۃ من المسلمین یقاتلون علی الحق ظاہرون علی من ناواہم الی یوم القیامۃ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[5] قال اللہ تعالیٰ: واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل (الانفال-۶۰)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یعجز احدکم ان یلہو باسہمہ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا او قد عصی (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ فی نواصی الخیل (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

گھوڑوں کو گھوڑ دوڑ کے لئے سدھائے اور تیار کرے، سدھائے اور غیر سدھائے تمام گھوڑوں کی گھوڑ دوڑ کراتا رہے[1] جیتنے والے کو انعام دے[2]

گھوڑوں کی پیشانیوں پر ہاتھ پھیرے، ان کی گردن میں کچھ ڈال دے لیکن تانت نہ ڈالے، ان کے لئے برکت کی دعا کرتا رہے[3]

گدھوں کو گھوڑیوں پر جست نہ کرائے[4]

دو گھوڑوں کی دوڑ میں کوئی شخص اپنا گھوڑا اس حالت میں شامل کرے کہ اسے جیتنے کا یقین نہ ہو، اگر اس کے جیتنے کا یقین ہو (یعنی مقابلہ برابر کا نہ ہو) تو پھر اس کو دوڑ میں شامل نہ کرے[5]

ہتھیار

کسی مسلم پر ہتھیار نہ اٹھائے[6]

کسی مسلم کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے[7]

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بالخیل التی قد اضمرت وسابق بین الخیل التی لم تضمر (صحیح بخاری و صحیح مسلم) و سبق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین الخیل واعطی السابق (احمد عن ابن عمرؓ ۲/۱۴۱۔ سندہ صحیح)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامسحوا بنواصیھا وادعوا لھا بالبرکۃ وقلدوھا ولا تقلدوھا الاوتار (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ ص ۱۳۲)

[3] عن علی نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ننزی حمارًا علی فرس (رواہ احمد وسندہ جید۔ بلوغ ۱۴/۱۳۵ وروی نحوہ الترمذی والنسائی عن ابن عباس وصححہ الترمذی)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من ادخل فرسًا بین فرسین وھو لا یأمن ان یسبق فلا بأس بہ ومن ادخل فرسا بین فرسین قد امن ان یسبق فھو قمار (رواہ احمد وابوداؤد والحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۱۲۶ ونیل الاوطار جزء ۸ ص ۶۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمل علینا السلاح فلیس منا (صحیح بخاری کتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب الایمان)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشیر احدکم علی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار (صحیح بخاری کتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب البر)

جب آپس میں ایک دوسرے کو تلوار دے تو میان میں رکھ کر دے [1]
جب مسجد یا بازار سے تیر لے کر گزرے تو اس کے پیکان کو ہاتھ سے پکڑے رہے [2]
دشمن سے مقابلہ کے لئے ہتھیار جمع کرے [3]
عید کے دن امام کے آگے آگے نیزہ لے جایا جائے اور اس کو عید گاہ میں گاڑ دیا جائے، امام اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھائے [4]
امام کو چاہیئے کہ عید کے دن ہتھیاروں کے کھیل کی ہمت افزائی کرے اور خود بھی دیکھے [5]
مکہ معظمہ میں ہتھیار لے کر نہ جائے [6]

سپہ سالار

فوج پر امیر یا سپہ سالار مقرر کرے، سپہ سالار کو روانہ کرتے وقت نصیحت کرے، سپہ سالار کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور جو مسلمین اس کے ساتھ ہیں ان کی خیر خواہی کرے [1]

[1] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتعاطى السيف مسلولا (رواه الترمذي وسنده صحيح - فتح الباري - جزء ١٦ صـ ١٣٢) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سل احدكم سيفه فاراد ان يناوله اخاه فليغمده ثم يناوله اياه (رواه احمد عن ابي بكرة وسنده جيد - فتح الباري جزء ١٦ صـ ١٣٢)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مر احدكم في مسجدنا او في سوقنا ومعه نبل فليمسك على نصالها ان يصيب احدا من المسلمين منها شئ (صحيح بخاري كتاب الفتن وصحيح مسلم كتاب البر)

[3] قال الله تعالى: واعدوا لهم ما استطعتم من قوة (الانفال - ٦٠)

[4] كان النبي صلى الله عليه وسلم يغدو الى المصلى والعنزة بين يديه تحمل وتنصب بالمصلى بين يديه فيصلي اليها (صحيح بخاري كتاب العيدين)

[5] كان يوم عيد يلعب السودان بالدرق والحراب ... ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول دونكم يا بني ارفدة (صحيح بخاري كتاب العيدين)

[6] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحمل السلاح بمكة (صحيح مسلم)

[1] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امر اميرا على جيش او سرية اوصاه في خاصة بتقوى الله ومن معه من المسلمين خيرا ثم قال اغزوا بسم الله (صحيح مسلم كتاب الجهاد باب تامير الامام الامراء على البعوث ٢/٦٩)

مجاہدین

جہاد کے لئے اپنے گھوڑے وغیرہ وقف کر دے [1]

مجاہدین کو سامانِ جنگ فراہم کرے، ایسا کرنے والے کو بھی جہاد کا ثواب ملتا ہے [2]

مجاہد کو چاہیئے کہ جنگ میں جانے کے لئے اپنے والدین سے اجازت لے اگر وہ اجازت دیں تو جہاد پر جائے ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہے [3]

مجاہدین کا لشکر روانہ کرتے وقت یہ دُعا پڑھے :-

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَ اَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ

ترجمہ:- میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں [4]

مجاہدین کے اہل وعیال

مجاہدین کے اہل وعیال کی خبر گیری کرے، مجاہدین کے اہل وعیال کی خبر گیری کرنے والے کو بھی جہاد کا ثواب ملتا ہے [5]

جہاد میں نہ جانے والے کو چاہیئے کہ مجاہدین کی بیویوں کو اپنی ماں کی طرح سمجھے، اگر کوئی شخص مجاہد کی بیوی کے معاملے میں اس مجاہد کی خیانت کرے تو قیامت کے روز مجاہد کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اس

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرسًا فی سبیل اللہ ایمانا باللہ وتصدیقا بوعدہ فان شبعہ ورِیہ ورَوثہ وبولہ فی میزانہ یوم القیٰمۃ (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل ارجع فاستأذنھما فان اذنا لک فجاھد والا فبرھما (رواہ ابو داؤد وسندہٗ صحیح۔ فتح الباری جزء ۸ صـ ۴۸۱)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع اللہ دینکم..... (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جلد ۲ صـ ۷۵۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خلف غازیًا فی سبیل اللہ بخیر فقد غزا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

خائن شخص کے عمل میں سے جو چاہے لے لے[1]

صُلح

اگر کافر صلح کی درخواست کریں تو صلح کرے، اور اللہ پر توکل کرے[2]

صلح کی شرائط میں کوئی ایسی شرط نہ ہونی چاہیئے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو[3]

صلح کرنے کے بعد صلح کے شرائط کی خلاف ورزی نہ کرے[4]

صلح کے زمانہ میں نہ صلح کے عہد کو توڑے اور نہ اس کو مضبوط کرے جب تک مدتِ صلح گذر نہ جائے کچھ نہ کرے، اگر معاہدہ توڑنے پر مجبور کر دیا جائے تو فریق ثانی کو مطلع کر کے صلح نامہ کو کالعدم قرار دے[5]

اگر محصور کافر یہ چاہیں کہ اللہ اور رسول کی ذمہ داری پر صلح کریں تو اللہ اور رسول کی ذمہ داری پر صلح نہ کرے بلکہ اپنے اور اپنے اصحاب کے ذمہ پر صلح کرے کیوں کہ اللہ اور رسول کا ذمہ توڑنا زیادہ ہلاکت خیز ہے

اگر وہ یہ چاہیں کہ اللہ کے حکم یا فیصلہ پر اپنے قلعہ سے باہر نکلیں تو اپنے حکم یا فیصلہ پر انہیں باہر آنے کے

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ النساء المجاھدین علی القاعدین کحرمۃ امھٰتھم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاھدین فی اھلہ فیخونہ فیھم الا وقف لہ یوم القیٰمۃ فیأخذ من عملہ ماشاء فما ظنکم (صحیح مسلم کتاب البر)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ انہ ھو السمیع العلیم (الانفال۔۶۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا یسألونی خطۃ یعظمون فیھا حرمات اللہ الا اعطیتھم ایاھا (صحیح بخاری کتاب الشروط فی الاسلام باب الشروط فی الجہاد) ما کان من شرط لیس فی کتاب اللہ فھو باطل (صحیح بخاری) الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا حرم حلالا او احل حراما (رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ وسندہ صحیح نیل ۵/۲۱۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل غادر لواء یوم القیٰمۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان بینہ وبین قوم عھد فلا یحلن عھدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیھم سواء (رواہ الترمذی فی ابواب السیر وابوداؤد وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح)

لئے کہے اس لئے کہ اسے نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یا فیصلہ کیا ہے ۱۔
لوگوں میں صلح کرانے کے لئے اگر کوئی بات خلافِ واقعہ کہدے تو کوئی حرج نہیں ۲۔

امان دینا

اگر کوئی مشرک امان کا خواستگار ہو تو اسے امان دے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام سنانے کے بعد اسے اس کے امن کی جگہ پہنچا دے ۳۔
ہر مسلم مرد و عورت کو پناہ دینے کا حق ہے، ان کی پناہ پوری قوم کی پناہ تصور کی جائے گی، حکومت کو بھی ان کی پناہ کا احترام کرنا ہوگا ۴۔

قاصد

قاصد کو قید نہ کرے ۵۔
خوبصورت اور اچھے نام کے آدمی کو قاصد بنا کر بھیجے ۶۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حاصرت اھل حصن فارادوک ان تجعل لھم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ فلا تجعل لھم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ ولکن اجعل لھم ذمتک وذمۃ اصحابک فانکم ان تخفروا ذممکم وذمۃ اصحابکم اھون من ان تخفروا ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ واذا حاصرت اھل حصن وارادوک ان تنزلھم علی حکم اللہ فلا تنزلھم علی حکم اللہ ولکن انزلھم علی حکمک فانک لا تدری اتصیب فیھم حکم اللہ املا (صحیح مسلم)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس فینمی خیرا او یقول خیرا (صحیح بخاری کتاب الصلح)

۳۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مأمنہ (التوبۃ-۶)

۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بھا ادناھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام ھانیٔ اجرنا من اجرت (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۵۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحبس البرد (رواہ ابوداؤد احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ المرام فی جزء ۱۴ ص ۱۱۸)

۶۔ اذا بردتم الی برید فابعثوہ حسن الوجہ حسن الاسم (البزار عن بریدۃ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر جزء اول ص ۱۱)

www.sirat-e-mustaqeem.net

قاصد کو قتل نہ کرے [1]

قاصد ایسے آدمی کو بنائے جو خوبصورت ہو اور جس کا نام اچھا ہو [2]

جاسوس

جاسوس کو قتل کر دے [3]

مالِ غنیمت

مالِ غنیمت کا (یعنی اس مال کا جو کافر میدانِ جنگ میں چھوڑ جائیں) پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کرے تاکہ وہ حکومت کی ضروریات، اقربا و یتامیٰ، مساکین اور مسافروں پر خرچ کیا جائے [4]

مالِ غنیمت کا $\frac{4}{5}$ حصہ مجاہدین میں تقسیم کر دے، سوار کو تین حصہ اور پیدل کو ایک حصہ دے یعنی سوار اور پیدل کے حصوں کی نسبت ۳:۱ ہو [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرسولی مسیلمۃ الکذاب لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقکما (رواہ ابو داؤد و احمد عن نعیم۔ کذا فی عون المعبود ابو داؤد و المنذری والحافظ۔ نیل الاوطار ۸/۲۵ وروی احمد عن عبداللہ بن مسعودؓ نحوہ وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۵ ص ۳۱۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا أبردتم الی بریدًا فابعثوہ حسن الوجہ حسن الاسم (رواہ البزار عن بریدۃ رضؓ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص ۱۱۰)

[3] اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عین من المشرکین ثم انتبہ فزال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوہ واقتلوہ فقتلہ سلمۃ ابن الاکوع (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الحربی اذا دخل دار الاسلام بغیر امان)

[4] قال اللہ تعالیٰ: واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین وابن السبیل (الانفال-۴۱)

[5] انہ صلی اللہ علیہ وسلم للرجل ولفرسہ ثلثۃ اسہم سہما لہ وسہمین لفرسہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اگر تیمارداری وغیرہ کے لئے عورتیں شریکِ جنگ ہوں تو ان کا حصہ مقرر نہ کرے بلکہ انہیں کچھ مال بطور انعام دے دے [1]

جو غلام مجاہدین کی خدمت کے لئے شریک ہوں انہیں بھی کچھ دے دیا جائے لیکن ان کا حصہ مقرر نہ کرے [2]

جو مزدور اجرت پر شریکِ جنگ ہوا سے کچھ نہ دے [3]

اگر امیر چاہے تو خمس میں سے بطور انعام کسی کو کچھ مال دے سکتا ہے [4]

اگر کافر کسی مسلم کا مال، لوٹ لیں اور پھر وہ مال اسباب غنیمت میں شامل ہو تو وہ مال اس مسلم کو واپس کر دے [5]

تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت میں سے کچھ نہ لے، البتہ کھانے، پینے کی چیزوں کو تقسیم سے پہلے استعمال کیا جا سکتا ہے [6]

مقتول کا مال قاتل کو بطور انعام دے دے، بشرطیکہ وہ قتل کرنے کا ثبوت مہیا کرے، مقتول کے اس مال کو مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت تقسیم کئے جانے والے مال میں شامل نہ کرے [7]

[1] قد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بھن فیداوین الجرحی ویحذین من الغنیمۃ واما بسھم فلم یضرب لھن (صحیح مسلم کتاب الجہاد)

[2] عن ابن عباس انہ کتب الی نجدۃ الحروری سالت عن المرأۃ والعبد ھل کان لھما سھم معلوم اذا حضر الناس وانہ لم یکن لھما سھما معلومًا الا ان یحذیا من غنائم القوم (صحیح مسلم)

[3] قال یعلی التمست اجیرًا..... فسمیت لہ ثلاثۃ دنانیر..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجد لہ فی غزوۃ ھذہ فی الدنیا والاخرۃ الا الدنانیر التی سمی (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح بنیل الاوطار ۷/۲۴۰)

[4] عن ابن عمر رض قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوی نصیبنا من الخمس (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] عن ابن عمر قال ذھبت فرس لہ فاخذھا العدو فظھر علیھا المسلمون فرد علیہ فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[6] ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلول فعظمہ وعظم امرہ (صحیح بخاری کتاب الجہاد وصحیح مسلم) عن ابن عمر کنا نصیب فی مغازینا العسل والعنب فنأکلہ ولا نرفعہ (صحیح بخاری)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

مالِ غنیمت میں سے اس شخص کو بھی حصہ دے جو امیر کے حکم سے کسی دوسرے کام میں مصروف ہو اور شریکِ جنگ نہ ہو سکے [1]

مالِ غنیمت میں دیہاتیوں کا کوئی حصہ نہیں جب تک وہ مسلمین کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہوں [2]

فے

فے وہ مال ہے جو کافروں سے بغیر جنگ کے حاصل ہو۔

مالِ فے کو مجاہدین وغیرہ میں تقسیم نہ کرے بلکہ سب کا سب بیت المال میں جمع کر دے، اس مال کو اقرباء، یتامیٰ، مساکین، مسافر اور جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرے [3]

مالِ فے میں سے دیہاتیوں کا کوئی حصہ نہیں جب تک وہ مسلمین کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہوں [4]

جنگی قیدی

جب تک دشمن کی فوج کو اچھی طرح قتل کر کے اپنی دھاک نہ بٹھا لے اس وقت تک دشمن کی فوج کے آدمیوں کو قیدی نہ بنائے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعثمان ان لک اجر رجل وسھمہ (صحیح بخاری) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام یعنی یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ اما ابایع لہ فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسھمہ (رواہ ابوداؤد ۲/۱۸ ورجال اسنادہ موثقون۔ نیل الاوطار ۷/۲۳۹ وسندہٗ صحیح)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یکون لھم فی الغنیمۃ والفیٔ شیٔ الا ان یجاھدوا مع المسلمین (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب تامیر الامام الامراء جزء ۲ صـ ۶۹)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ما افاء اللہ علیٰ رسولہ من اھل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتمیٰ والمسٰکین وابن السبیل (الحشر ۷) فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ ینفق علی اھلہ نفقۃ سنتھم ثم یجعل مابقی فی السلاح والکراع عدۃً فی سبیل اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یکون لھم فی الغنیمۃ والفیٔ شیٔ الا ان یجاھدوا مع المسلمین (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب تامیر الامام الامراء علی البعوث جزء ۲ صـ ۶۹)

[5] قال اللہ تعالیٰ: ما کان لنبی ان یکون لہٗ اسریٰ حتیٰ یثخن فی الارض (الانفال ۶۷)

خوب قتل کر کے دھاک بٹھانے کے بعد کافروں کو قیدی بنایا جائے، کافروں کو مضبوطی کے ساتھ قید کرے، پھر جنگ ختم ہونے کے بعد یا تو بطور احسان ان کو چھوڑ دیا جائے یا فدیہ میں کچھ مال لے کر چھوڑ دیا جائے، یہ چیز اس وقت تک جاری رہے جب تک حالتِ جنگ کا بالکل خاتمہ نہ ہو جائے [1]

قیدیوں سے کہہ دیا جائے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں خیر دیکھے گا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تم کو عطاء فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا کیوں کہ وہ غفور رحیم ہے [2]

قیدیوں کو کھانا کھلائے [3]

[1] قال اللہ تعالیٰ: فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموھم فشدوا الوثاق فاما منا بعد واما فداء حتی تضع الحرب اوزارھا (محمد-۴)

[2] قال اللہ تعالیٰ: یاایھا النبی قل لمن فی ایدیکم من الاسری ان یعلم اللہ فی قلوبکم خیرا یؤتکم خیرا مما اخذ منکم ویغفر لکم واللہ غفور رحیم ۝ (الانفال-۷۰)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (ھل اتیٰ-۸)

www.sirat-e-mustaqeem.net

عدل وانصاف

مقدمات

نہ جھگڑے اور نہ ناحق مقدمہ بازی کرے [1]

اگر قاضی غلط فیصلہ کردے تو ہر فریق پر لازم ہے کہ غلط فیصلہ سے فائدہ نہ اُٹھائے بلکہ جو جس کا حق ہے اسے دے دے، ایسی حالت میں بھی حق تلفی کرنے والا گناہ گار ہوگا [2]

مدعی کو چاہیئے کہ اپنے دعوے کے سچا ہونے کا ثبوت پیش کرے (مثلاً تحریری دستاویز یا دو گواہ) اگر مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو تو مدعا علیہ سے قسم لی جائے اور اسی پر فیصلہ کردیا جائے [3]

اگر مدعی کے پاس دو گواہ نہ ہوں صرف ایک گواہ ہو تو وہ اس گواہ کو پیش کرے اور قسم کھائے [4]

اگر کسی چیز کے دو دعویدار ہوں اور دونوں دو گواہ پیش کریں تو وہ چیز ان دونوں میں تقسیم کردے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضیت لہ بشیٔ من حق اخیہ فلا یأخذ نہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل الک بینۃ قال لا قال فلک یمینہ (صحیح مسلم) قضیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالیمین علی المدعیٰ علیہ (صحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل شاھداک او یمینہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قضیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمین وشاھد (صحیح مسلم)

[5] ان رجلین ادعیا بعیرا فبعث کل واحد منھما شاھدین فقسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینھما نصفین (رواہ ابوداؤد وثق المنذری اسنادہ۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۲۱۵ ونیل الاوطار جزء ۸ ص ۲۵۱)

اگر دو دعویداروں میں سے ثبوت کسی کے پاس نہ ہو تو دونوں کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے اور جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ قسم کھائے [۱]

مدعی اور مدعا علیہ دونوں قاضی کے سامنے بیٹھیں [۲]

قاضی

قاضی کو چاہیئے کہ غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے [۳]

منصبِ قضاء کو طلب نہ کرے [۴]

قاضی کو چاہیئے کہ جب تک دونوں فریقوں کا بیان نہ سن لے فیصلہ نہ کرے [۵]

قاضی کو چاہیئے کہ قصاص طلب کرنے والے کو معاف کرنے کی ترغیب دے [۶]

فیصلہ انصاف سے کرے اور اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین سے کرے [۷]

[۱] ان رجلین اختصما فی دآبۃ ولیس لھما بینۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استھما علی الیمین (رواہ ابوداؤد و سندہٗ جید۔ بلوغ جزء ۱۵ ص ۲۱۷)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخصمین یقعدان بین یدی الحاکم (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۲۱۴)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقضین حکم بین اثنین وھو غضبان (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتغی القضاء وسأل وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل اللہ علیہ ملکا یسددہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وروی احمد والحاکم نحوہٗ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۵/۲۰۹)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علیؓ اذا جلس الیک الخصمان فلا تقض بینھما حتی تسمع من الاخر کما سمعت من الاول فانک اذا فعلت تبین لک القضاء (رواہ احمد وروی نحوہٗ ابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح بلوغ ۱۵/۲۱۳)

[۶] ما رفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر فیہ القصاص الا امر فیہ بالعفو (رواہ ابوداؤد والنسائی وسکت عنہ المنذری واسنادہٗ لا بأس بہ۔ نیل الاوطار ۷/۲۵)

[۷] قال اللہ تعالیٰ: وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط (المائدۃ ۔ ۴۲) قال اللہ تعالیٰ: اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی (المائدۃ ۔ ۸) قال اللہ تعالیٰ: ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون (مائدۃ ۔ ۴۴)

شہادت (گواہی)

گواہی سچی دے، سچی گواہی دینے سے منہ نہ موڑے، پیچدار گواہی نہ دے، گواہی واضح اور صاف ہو[1]

گواہ کو جب گواہی کے لئے بلایا جائے تو انکار نہ کرے[2]

اگر کسی شخص کو کسی مقدمہ کے سلسلہ میں کسی چیز کا علم ہے تو اسے چاہیئے کہ خود گواہی کے لئے اپنے کو پیش کردے، گواہی کے لئے بلائے جانے کا انتظار نہ کرے[3]

گواہی کو چھپائے نہیں[4]

جھوٹی گواہی ہرگز نہ دے[5]

مقدمات کے سلسلے میں عموماً دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے[6]

رضاعت کے معاملہ میں صرف اس عورت کی گواہی کافی ہے جس نے دودھ پلایا ہو[7]

[1] قال اللہ تعالیٰ: کونوا قوامین بالقسط شہدآء للہ ولو علیٰ انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولیٰ بہما، فلا تتبعوا الہوآی ان تعدلوا وان تلوٗا او تعرضوا فان اللہ کان بما تعلمون خبیرا ۝ (النساء-۱۳۵)

[2] قال اللہ تعالیٰ، ولا یأب الشہدآء اذا ما دعوا (البقرۃ-۲۸۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الا اخبرکم بخیر الشہدآء الذی یأتی بشہادتہ قبل ان یسألہا (صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ)

[4] قال اللہ تعالیٰ: ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ اثم قلبہ (البقرۃ-۲۸۳)

[5] سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الکبائر قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وشہادۃ الزور (صحیح بخاری کتاب الشہادات)

[6] قال اللہ تعالیٰ: واستشہدوا شہیدین من رجالکم (البقرۃ-۲۸۲) قال اللہ عزوجل: واشہدوا ذوی عدل منکم (الطلاق-۲) اصبح رجل بخیبر مقتولا فانطلق اولیآءہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لکم شاہدان یشہدان علی قتل صاحبکم (رواہ ابوداؤد ورجالہ ثقات سکت عنہ المنذری-نیل ۷/۲۸)

[7] عن عقبۃ انہ تزوج ام یحییٰ فجآءت امۃ سوداء فقالت قد ارضعتکما فقال فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال وکیف وقد زعمت انہا قد ارضعتکما فنہاہ عنہا (صحیح بخاری)

www.sirat-e-mustaqeem.net

زنا کی تہمت میں چار گواہوں کی گواہی ضروری ہے [1]

پاکدامن عورت پر تہمت لگانے والا اگر چار گواہ پیش نہ کر سکے تو اس کی گواہی کبھی قبول نہ کرے۔

سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے [2]

اگر عام مقدمات میں دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کافی ہے [3]

گواہ کو چاہیئے کہ لوگوں کے ڈر سے حق بات نہ چھپائے [4]

خائن، خائنہ، زانی اور زانیہ کی گواہی قبول نہ کی جائے، نہ کسی شخص کی گواہی اس شخص کے حق میں قبول کی جائے جس سے وہ بغض رکھتا ہو اور نہ کسی شخص کی گواہی ان لوگوں کے حق میں قبول کی جائے جن لوگوں کا وہ محتاج ہو یا جن کا وہ خادم ہو [5]

گواہوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے [6]

اگر مدعی کے پاس دو گواہ نہ ہوں تو ایک گواہ پیش کرے اور قسم بھی کھائے [7]

[1] قال اللہ تعالیٰ: والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا باربعۃ شہداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ (النور-۴)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا باربعۃ شہداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شہادۃ ابدا واولئک ھم الفسقون ○ الا الذین تابوا من بعد ذلک واصلحوا فان اللہ غفور رحیم (النور-۴و۵)

[3] قال اللہ تعالیٰ: فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان (البقرۃ-۲۸۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن احدکم ھیبۃ الناس ان یقول فی حق اذا رآہ او شہدہ او سمعہ (رواہ احمد والترمذی وسندہ صحیح-بلوغ ۱۵/۲۲۱)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا ذی غمر علی اخیہ ولا تجوز شہادۃ القانع لاھل البیت وفی روایۃ شہادۃ القانع الخادم التابع لاھل البیت (رواہ احمد وسندہ صحیح) وفی روایۃ ابی داؤد ولا زان ولا زانیۃ (سکت عنہ المنذری وسندہ قوی-بلوغ ۱۵/۲۲۰)

[6] قال اللہ تعالیٰ: ولا یضار کاتب ولا شہید (البقرۃ-۲۸۲)

[7] قضیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمین وشاھد (صحیح مسلم)

قصاص اور دیت

قاتل خواہ کوئی بھی ہو مقتول کے قصاص میں قتل کر دیا جائے۔ اگر مقتول کے ورثاء قصاص معاف کر دیں اور دیت لینے پر راضی ہو جائیں تو قاتل کو چاہیئے کہ بحسن و خوبی دیت ادا کر دے، دیت کی ادائیگی کے بعد کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے، اگر مقتول کے ورثاء دیت بھی معاف کر دیں تو انہیں اختیار ہے[1]

مندرجہ ذیل دو صورتوں میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا:۔

(۱) اگر کوئی مسلم کسی کافر کو قتل کر دے[2]

(۲) اگر باپ بیٹے کو قتل کر دے[3]

نہ باپ کے بدلہ بیٹے سے قصاص لیا جائے اور نہ بیٹے کے بدلہ باپ سے قصاص لیا جائے[4]

[1] قال اللہ تعالیٰ: یٰآیھا الذین اٰمنوا کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ، الحر بالحر والعبد بالعبد والانثیٰ بالانثیٰ فمن عفی لہ من اخیہ شیء فاتباع بالمعروف واداء الیہ باحسان: ذلک تخفیف من ربکم ورحمۃ فمن اعتدیٰ بعد ذلک فلہ عذاب الیم ۝ (البقرۃ - ۱۷۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما یودی واما یقاد (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولی المقتول أتعفوا قال لا قال افتأخذ الدیۃ قال لا قال افتقتل قال نعم قال اذھب بہ..... قال اما انک ان عفوت عنہ فانہ یبوء باثمہ واثم صاحبہ نعفی عنہ (رواہ ابوداؤد ۲/۲۷۰ والنسائی ورواتہ ثقات وسندہ صحیح)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقتل مسلم بکافر (صحیح بخاری کتاب الدیات)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقاد الوالد من ولدہ (رواہ احمد وسندہ جید وروی البیہقی نحوہ وسندہ صحیح - بلوغ الامانی جزء ۱۶ ص ۳۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجنی جان الا علیٰ نفسہ ولا یجنی والد عن ولدہ ولا مولود عن والدہ (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

قصاص میں جان کے بدلہ جان لی جائے، آنکھ کے بدلہ آنکھ پھوڑی جائے، ناک کے بدلہ ناک کاٹی جائے۔ اسی طرح تمام اعضاء کا اور تمام زخموں کا قصاص لیا جائے، اگر بدلہ لینے والا بدلہ معاف کردے تو پھر یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہوجائے گا[1]

اگر قاتل قسم کھا کر یہ کہے کہ اس نے قصداً قتل نہیں کیا ہے تو حاکم اس کی قسم کا اعتبار نہ کرے بلکہ شہادتوں کی بنیاد پر فیصلہ کرے، البتہ مقتول کے ورثاء کو چاہیئے کہ ایسی صورت میں حاکم کے فیصلے کے باوجود اسے قتل نہ کریں بلکہ معاف کردیں[2]

اگر کوئی شخص اپنے مال کی مدافعت میں کسی چور یا ڈاکو سے لڑنے پر مجبور ہوجائے اور اسے قتل کردے تو اس سے نہ قصاص لیا جائے اور نہ دیت[3]

قصاص امیر سے بھی لیا جائے[4]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص فمن تصدق بہ فھو کفارۃ لہ (المائدۃ - ۴۵) ان الربیع کسرت ثنیہ جاریۃ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقصاص فقال انس بن نضر یا رسول اللہ أتکسر ثنیۃ الربیع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس کتاب اللہ القصاص (صحیح بخاری وصحیح مسلم واحمد واللفظ لہ)

[2] قتل رجل فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدفع القاتل الی ولیہ فقال القاتل یا رسول اللہ واللہ ما اردت القتل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ ان کان صادقا فقتلتہ دخلت النار فخلاہ الرجل (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والترمذی وصححہ - نیل ۷/۲۷)

[3] جاء رجل فقال یا رسول اللہ، أرأیت ان جاء رجل یرید اخذ مالی؟ قال فلا تعطہ مالک قال ارأیت ان قاتلنی؟ قال قاتلہ، قال ارأیت ان قتلنی قال فانت شھید قال أرأیت ان قتلتہ قال ھو فی النار (صحیح مسلم)

[4] عن اسید قال بینما ھو یحدث القوم وکان فیہ مزاح، بینا یضحکھم فطعنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاصرتہ بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا ولیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قمیصہ فاحتضنہ وجعل یقبل کشحہ قال انما اردت ھذا یا رسول اللہ (رواہ ابوداؤد وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۳۲۸)

کفارہ اور دیتیں مندرجہ ذیل شرح سے ادا کی جائیں:۔

جرم	دیت و کفّارہ
① قتل عمد	
۱ اگر مقتول مؤمن ہو:۔	۱۰۰ اونٹنیاں، جن میں سے ۳۰ اونٹنیاں ایسی ہوں جو چوتھے سال میں لگی ہوں، ۳۰ اونٹنیاں ایسی ہوں جو پانچویں سال میں لگی ہوں اور چالیس اونٹنیاں ایسی ہوں جو حاملہ ہوں [1]
۲ اگر مقتول ذمی ہو:۔	مؤمن کی دیت کا نصف یعنی کل پچاس اونٹنیاں، جن میں سے ۱۵ اونٹنیاں ایسی ہوں جو چوتھے سال میں لگی ہوں، ۱۵ اونٹنیاں ایسی ہوں جو پانچویں سال میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں ایسی ہوں جو حاملہ ہوں [2]
② قتل خطا شبہ عمد	سو اونٹ جن میں ۴۰ گیابھن اونٹنیاں ہوں [3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل متعمدا دفع الی اولیآء المقتول فان شآؤا قتلوا وان شاءوا اخذوا الدیۃ وھی ثلثون حقۃ وثلثون جذعۃ واربعون خلفۃ (رواہ الترمذی عن عبداللہ بن عمرو وحسنہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی النفس الدیۃ مائۃ من الابل (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ صـ۴۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقل الکافر نصف دیۃ المسلم وفی روایۃ دیۃ المعاھد نصف دیۃ الحر (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو وسندہٗ صحیح نیل الاوطار جزء ۷، ص ۵۴ و ۵۶)

[3] قال قتیل الخطاء شبہ العمد بالسوط او العصا (وفی روایۃ والحجر) مائۃ من الابل اربعون منھا فی بطونھا اولادھا (صحیح نسائی کتاب القسامۃ باب کم دیۃ شبہ العمد۔ سندہ صحیح۔ جزء ۳ صـ۹۹۲ و صـ۹۹۳)

③ قتل خطاء

۱ اگر مقتول مؤمن ہو اور دارالاسلام کا رہنے والا ہو۔	دیت :۔ پوری دیت جو قتل عمد کے سامنے بیان کی گئی ہے۔ کفارہ :۔ ایک مؤمن لونڈی یا غلام آزاد کرے [1]
۲ اگر مقتول مؤمن ہو اور دارالحرب کا رہنے والا ہو یعنی دشمن قوم کا فرد ہو۔	دیت :۔ کچھ نہیں کفارہ :۔ ایک مؤمن لونڈی یا غلام آزاد کرے [2]
۳ اگر مقتول مؤمن ہو اور اس کا تعلق ایسی کافر قوم سے ہو جس سے مسلمین کا عہد و پیمان ہو۔	دیت :۔ پوری دیت ادا کرے جو قتل عمد کے سامنے بیان کی گئی ہے۔ کفارہ :۔ ایک مؤمن غلام یا لونڈی آزاد کرے [3]

اگر کفارہ میں غلام یا لونڈی آزاد کرنے کی مقدرت نہ ہو تو دو مہینے مسلسل روزے رکھے [4]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : ومن قتل مؤمنا خطأً فتحریر رقبة مؤمنة ودیة مسلمة الیٰ اھلہ الا ان یصدقوا (النسآء-۹۲)

[2] قال اللہ تعالیٰ : فان کان من قوم عدو لکم وھو مؤمن فتحریر رقبة مؤمنة (النسآء-۹۲)

[3] قال اللہ تعالیٰ : وان کان من قوم بینکم وبینھم میثاق فدیة مسلمة الیٰ اھلہ وتحریر رقبة مؤمنة (النسآء-۹۲)

[4] قال اللہ تعالیٰ : فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین (النسآء-۹۲)

www.sirat-e-mustaqeem.net

④ پوری ناک کاٹنا، زبان کاٹنا، دونوں ہونٹ کاٹنا، دونوں بیضے کاٹنا، ذکر کاٹنا، پیٹھ توڑنا یا دونوں آنکھیں پھوڑنا۔ — پوری دیت جو قتلِ عمد کے سامنے بیان کی گئی ہے [1]

⑤ ایک پیر کاٹنا، ایک ہاتھ کاٹنا یا ایک آنکھ پھوڑنا۔ — پوری دیت کا نصف [2]

⑥ سر میں ایسا زخم لگانا جو مغزِ سر تک پہنچ جائے یا پیٹ پر زخم لگانا (یعنی پیٹ پھاڑنا) — پوری دیت کا تہائی [3]

[1] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الانف اذا اوعب جدعه الدیة وفی اللسان الدیة وفی الشفتین الدیة وفی البیضتین الدیة وفی الذکر الدیة وفی الصلب الدیة وفی العینین الدیة (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار ۷/۴۸)

[2] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وفی الرجل الواحدة نصف الدیة (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار ۷/۴۸)
وفی روایة: وفی العین خمسون وفی الید خمسون (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح)

[3] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وفی المامومة ثلث الدیة وفی الجائفة ثلث الدیة (رواہ النسائی و سندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار ۷/۴۸)

www.sirat-e-mustaqeem.net

⑦ ایسی چوٹ لگانا جس سے ہڈی سرک جائے۔	۱۵۔ اونٹ [1]
⑧ ہاتھ یا پیر کی انگلی کاٹنا۔	۱۰۔ اونٹ فی انگلی [2]
⑨ دانت توڑنا۔	۵۔ اونٹ فی دانت [3]
⑩ ایسا مارنا کہ گوشت کٹ جائے اور ہڈی نکل آئے یا کھل جائے	۵۔ اونٹ [4]
⑪ ایسی آنکھ کو پھوڑنا جس کی بینائی جاتی رہی ہو۔	اچھی آنکھ کی دیت کا ½ [5]

[1] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی المنقلۃ خمسۃ عشر من الابل (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح نیل ۷/۴۸)

[2] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وفی اصبع من اصابع الید والرجل عشر من الابل (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ نیل ۷/۴۸)

[3] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی السن خمس من الابل (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح۔ نیل ۷/۴۸)

[4] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الموضحۃ خمس من الابل (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح۔ نیل ۷/۴۸)

[5] قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العین العوراء السادۃ لمکانہا اذا طمست بثلث دیتہا (رواہ النسائی ۲/۲۱۷ ورواتہ ثقات۔ نیل ۷/۵۳ وسندہ صحیح)

⑫ ایسا ہاتھ کاٹنا جو پہلے سے شل ہو۔	اچھے ہاتھ کی دیت کا ۱/۳ [1]
⑬ کالا دانت توڑنا۔	اچھے دانت کی دیت کا ۱/۳ [2]
⑭ حاملہ عورت کے پیٹ کے بچّہ کا قتل کرنا (حاملہ عورت کو قتل کرنا جس کی وجہ سے پیٹ میں جو بچّہ ہو وہ مرجائے یا حاملہ عورت کے پیٹ پر مارنا جس سے بچّہ مرجائے)۔	دیت : ایک غلام یا لونڈی [3]

www.sirat-e-mustaqeem.net

[1] قضی النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم وفی الید الشلاّء اذا قطعت بثلث دیتھا (رواہ النسائی ۲/۲۱۷ رواتہ ثقات۔ نیل ۷/۵۳ وسندہٗ صحیح)

[2] قضی النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم وفی السن السوداء اذا انزعت بثلث دیتھا (رواہ النسائی ۲/۲۱۷ و رواتہ ثقات۔ نیل ۷/۵۳ وسندہ صحیح)

[3] قضیٰ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی جنین امرأۃ سقط میّتا بغرۃ عبد او امۃ (صحیح بخاری، صحیح مسلم) ان امرأۃ ضربتھا ضرتھا بعمود فسطاط فقتلتھا وھی حبلی فاتی فیہ النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فقضیٰ فی الجنین غرۃ (صحیح مسلم کتاب القسامۃ ۲/۴۵)

قصاص میں جب کسی کو قتل کرے تو قتل میں زیادتی نہ کرے، قصاص لینے کے سلسلے میں مقتول کے ولی کی مدد کی جائے [1]

زخموں کا بدلہ اس وقت تک نہ لیا جائے جب تک زخم اچھا نہ ہو جائے [2]

تمام مقدمات میں کافر کی دیت مسلم کی دیت کا نصف ہوگی [3]

اگر وہ لوگ جن کے ذمہ دیت واجب الادا ہو بہت غریب ہوں تو ان پر سے دیت کو موقوف کر دیا جائے [4]

اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر دے تو اسے قتل کیا جائے گا، اگر غلام کے اعضاء کاٹے تو اس کے اعضاء کاٹے جائیں گے۔ اگر غلام کو خصی کرے تو اسے خصی کیا جائے گا [5]

قتل کی دیت میں سونے کے مالکوں سے اونٹوں کے بجائے ایک ہزار دینار لئے جائیں [6]

اگر کوئی شخص بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکے اور صاحب خانہ اس کی آنکھ پھوڑ دے تو صاحب خانہ سے نہ قصاص لیا جائے گا اور نہ دیت [7]

[1] قال اللہ تبارک و تعالیٰ: ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا (بنی اسرائیل-۳۳)

[2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقتص من جرح حتی یبرأ صاحبہ (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو وسندہ صحیح)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقل الکافر نصف دیۃ المسلم (رواہ احمد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۷، ص ۵۴)

[4] ان غلاما قتل اذن غلام فاتی اھلہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ انا اناس فقراء فلم یجعل علیہ شیئا (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح نیل ۷/۶۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عبدہ قتلناہ ومن جدعہ جدعناہ ومن اخصاہ اخصیناہ (رواہ النسائی ۲/۲۰۸ وسندہ حسن وروی الترمذی نحوہ وحسنہ)

[6] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اھل الذھب الف دینار (رواہ النسائی ۲/۲۱۸ وسندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۷، صـ۳۸)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل لو اطلع فی بیتک احد ولم تأذن لہ فخذفتہ بحصاۃ ففقات عینہ ما کان علیک من جناح (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا ہاتھ منہ میں لے کر دانتوں سے دبائے، ایسی صورت میں اگر وہ شخص اس کے منہ سے اپنا ہاتھ نکالے اور ہاتھ نکالنے کی وجہ سے دبانے والے شخص کے دانت گر جائیں تو نہ قصاص واجب ہوگا اور نہ دیت [1]

قاتل کو اسی طرح قتل کیا جائے جس طرح اس نے قتل کیا تھا [2]

دیت کی ادائیگی عصبہ رشتہ داروں (مثلاً باپ، چچا وغیرہ) کو کرنی ہوگی، اگر مجرم عورت ہو تو اس کے شوہر پر دیت کی ادائیگی کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ دیت نہ اولاد سے لی جائے گی اور نہ قاتل کے ترکہ میں سے وصول کی جائے گی [3]

اگر عصبہ رشتہ دار نہ ہوں تو ماموں دیت ادا کرے [4]

اگر کسی کو ایسا زخم لگا ہو جس کی دیت مقرر نہیں تو حاکم کو چاہیئے کہ اس زخم کی دیت طالبین قصاص کے مشورے سے طے کرے [5]

[1] عن یعلی کان لی اجیر فقاتل انسانا فعض احدھما ید الآخر فانتزع المعضوض یدہ من فی العاض فاندر ثنیتہ فسقطت فانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاھدر ثنیتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] ان یھودیاً رضّ رأس جاریۃ بین حجرین فقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الحجرین (صحیح بخاری کتاب الدیات و صحیح مسلم)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضیٰ فی جنین امرأۃ بغرۃ عبد او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضیٰ علیھا بالغرۃ توفیت فقضیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میراثھا لبنیھا و زوجھا وان العقل علی عصبتھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخال وارث من لا وارث لہ، یعقل عنہ ویرثہ (رواہ احمد و ابوداؤد عن المقدام وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار ۶/۵۳)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث اباجھم مصدقا فلاجہ رجل فی صدقتہ فضرب بہ ابوجھم فشجہ فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا القود فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکم کذا وکذا فلم یرضوا قال فلکم کذا وکذا فرضوا (رواہ احمد والنسائی ورجالہ رجال الصحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۳۸ و سندہ صحیح)

حُدود و تعزیرات

زنا

کنوارا یا کنواری اگر زنا کرے تو اسے سو کوڑے مار کر ایک سال کے لئے جلاوطن کر دے ، اگر شادی شُدہ مرد یا عورت زنا کرے تو اسے سو کوڑے مار کر سنگسار کر دے بشرطیکہ زنا کے ثبوت میں چار چشم دید گواہ گواہی دیں یا مجرم خود چار مرتبہ زنا کا اعتراف کرے [۱]

اگر کنواری لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے ، اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو اُسے پھر کوڑے مارے اگر وہ پھر زنا کرے تو اسے پھر کوڑے مارے اور اسے بیچ دے خواہ اس کو ایک رسی کے عوض ہی کیوں نہ بیچنا پڑے [۲]

اگر شادی شدہ لونڈی زنا کرے تو اس کو پچاس کوڑے مارے [۳]

اگر زانی یا زانیہ ایسی حالت میں ہوں کہ کوڑے مارنے سے موت کا ڈر ہو تو کوڑے مارنے میں تاخیر کرے [۴]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثیب جلد مائۃ ثم رجم بالحجارۃ والبکر جلد مائۃ ثم نفی سنۃ (صحیح مسلم) قال اللہ تبارک وتعالیٰ : والذین یرمون المحصنٰت ثم لم یأتوا باربعۃ شھدآء فاجلدوھم ثمنین جلدۃ (النور-۴) فلما شھد اربع شھدت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھبوا بہ فارجموہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۲] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الامۃ اذا زنت ولم تحصن قال اذا زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا ثم بیعوھا ولو بضفیر (صحیح بخاری)

[۳] قال اللہ تعالیٰ : فاذا احصن فان اتین بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنٰت من العذاب (النسآء-۲۵)

[۴] قال علی رضؓ اقیموا علیٰ ارقائکم الحد من احصن ومن لم یحصن فان امۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زنت فامرنی ان اجلدھا فاذا ھی حدیث عھد بنفاس فخشیت ان انا جلدتھا ان اقتلھا فذکرت ذالک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنت (صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اگر کوئی مریض زنا کر بیٹھے اور وہ سو کوڑوں کی تاب نہ لاسکتا ہو اور صحت کی اُمید بھی نہ ہو تو سو پتلی پتلی ٹہنیاں ملا کر اسے ایک دفعہ مارے [1]

اگر زانیہ حاملہ ہو تو جب تک وضع حمل نہ ہو جائے اور بچہ کا دودھ نہ چھڑا دیا جائے اسے سنگسار نہ کرے [2]

زانی اور زانیہ کو سنگسار کرتے وقت ایک گڑھے میں کھڑا کر دیا جائے جسکی گہرائی ان کے سینے تک ہو [3]

جو شخص اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے تو اسے قتل کر دیا جائے اور اس کا مال ضبط کر لیا جائے [4]

زنا کی سزا میں جس وقت زانی یا زانیہ کو کوڑے مارے جائیں تو مؤمنین کی ایک جماعت کو وہاں موجود ہونا چاہیئے اور کسی کو اس پر ترس نہیں آنا چاہیئے [5]

اگر زنا کا اعتراف کرنے والا سنگسار کرتے وقت بھاگے تو اسے واپس حاکم کے پاس لے آنا چاہیئے [6]

[1] انه اشتکی رجل منهم حتی اضنی فعاد جلدة علی عظم فدخلت علیه جاریة لبعضهم فهش لها فوقع علیها..... فذکروا ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم وقالوا..... ما هو الا جلد عظم فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یأخذوا له مائة شمراخ فیضربوه بها ضربة واحدة (رواه ابوداؤد جزء ۲ صـ ۲۶۶ و روی احمد نحوه $\frac{16}{99}$ وسنده حسن وله طرق کثیرة مرفوعة ومرسلة یعضد بعضها بعضا۔ بلوغ $\frac{16}{99}$)

[2] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لامرأة اذهبی حتی تلدی فلما ولدت..... قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذهبی فأرضعیه حتی تفطمیه فلما فطمته..... امر الناس فرجموها (صحیح مسلم)

[3] فلما کانت الرابعة حفر لها حفرة ثم امر به فرجم (صحیح مسلم) ثم امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بهما فحفر لهما الی صدرها (صحیح مسلم)

[4] عن البراء قال لقیت خالی ومعه الرایة فقلت این ترید قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی رجل تزوج امرأة ابیه من بعده ان اضرب عنقه وآخذ ماله (رواه ابوداؤد والنسائی والترمذی وحسنه وللحدیث اسانید کثیرة منها ما رجاله رجال الصحیح۔ نیل الاوطار جزء ، صـ ۹۷)

[5] قال الله تعالیٰ: ولا تأخذکم بهما رأفة فی دین الله ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الاخر ولیشهد عذابهما طائفة من المؤمنین ○ (النور-۲)

[6] انه (ای ماعز) فرحین وجد مس الحجارة ومس الموت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هلا ترکتموه (رواه احمد وابن ماجة والترمذی عن ابی هریرة حسنه الترمذی ورجاله ثقات۔ نیل الاوطار جزء ، صـ ۸۶) وفی روایة عن جابر رض فهلا ترکتموه وجئتمونی به (رواه ابوداؤد $\frac{۳}{۲۵۸}$ ورجاله ثقات۔ نیل الاوطار جزء ، صـ ۸۶ وسنده صحیح)

محض شبہ میں کسی کو زنا کی سزا نہ دے[1]

زنا کی تہمت

اگر کوئی شخص کسی پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگائے اور چار چشم دید گواہ پیش نہ کر سکے تو اس کو اسّی کوڑے مارے جائیں[2]

اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور چار چشم دید گواہ نہ پیش کر سکے تو اس شخص کو تہمت کی حد نہ لگائی جائے بلکہ شوہر اور بیوی کے درمیان لعان کرایا جائے[3]

اگر کوئی شخص اپنے غلام پر تہمت لگائے تو اس کو تہمت کی حد نہ لگائی جائے[4]

خلاف وضع فطری

اگر کوئی شخص کسی جانور سے بدفعلی کرے تو اسے قتل کر دیا جائے اور اس جانور کو بھی قتل کر دیا جائے تاکہ بعد میں یہ چرچا نہ ہو کہ یہی وہ جانور ہے جس سے بدفعلی کی گئی تھی، اس کے باقی رکھنے سے اس واقعہ کی یاد تازہ ہوتی رہے گی اور یہ نامناسب ہوگا[5]

اگر دو مرد آپس میں بدکاری کریں تو انہیں قتل کر دیا جائے[6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت راجما احدا بغیر بینۃ لرجمتھا..... امرأۃ کانت قد اعلنت فی الاسلام (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال اللہ تعالیٰ: والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا باربعۃ شھداء فاجلدوھم ثمنین جلدۃ (النور-۴)

[3] قال اللہ تعالیٰ: والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم فشھادۃ احدھم اربع شھدٰت باللہ انہ لمن الصادقین ۵.... (النور-۶ تا ۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قذف مملوکا وھو بریٔ مما قال جلد یوم القیٰمۃ الا ان یکون کما قال (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من وقع علی بھیمۃ وقال اقتلوہ واقتلوھا لا یقال ھٰذہ التی فعل بھا کذا وکذا (رواہ البیہقی وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷، صـ ۹۹)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد تموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ وسندہٗ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صـ ۱۰۶۳)

www.sirat-e-mustaqeem.net

ارتداد

جو شخص مسلم ہونے کے بعد پھر کافر ہو جائے اسے قتل کر دیا جائے[1]

چوری

اگر کوئی شخص چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت کی کوئی چیز چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے[2] درخت پر لگے ہوئے پھل یا خوشے میں سے اگر کوئی شخص کچھ کھالے بشرطیکہ وہ ضرورت مند ہو تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے، البتہ اگر کوئی شخص پھلوں کو دامن میں رکھ کر باغ کے باہر نکلے تو ان کی قیمت سے دوگنی قیمت بطور جرمانہ اس سے وصول کی جائے اور اسے سزا بھی دی جائے۔ اگر پھل خرمن میں پہنچ جائے پھر خرمن سے کوئی شخص پھل چرائے تو چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی قیمت کے پھل چرانے پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے[3]

خائن، لٹیرے اور اچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے[4]

جنگ کے دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے[5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما (المائدۃ - ۳۸) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع ید السارق فی ربع دینار فصاعدا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدًا (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا قطع فی ثمر ولا کثر (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷، ص ۱۰۷) سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثمر المعلق فقال من اصاب منہ بفیہ من ذی حاجۃ غیر متخذ خبنۃ فلا شیء علیہ ومن خرج بشیء فعلیہ غرامۃ مثلیہ والعقوبۃ ومن سرق منہ شیئا بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیہ القطع (رواہ النسائی وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷، ص ۱۰۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی خائن ولا منتہب ولا مختلس قطع (رواہ الترمذی وصححہ) (ان لوگوں کی سزا اگلی سرخی میں ملاحظہ فرمائیں)۔

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقطع الایدی فی الغزو (رواہ الترمذی والدارمی وصححہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۰۶۸)

ہاتھ جوڑ پر سے کاٹا جائے [1]

چور کا ہاتھ کاٹ کر مقامِ قطع کو آگ سے داغ دیا جائے (تاکہ خون نکلنا بند ہو جائے) [2]

اگر کوئی شخص عاریۃً لی ہوئی چیز کا انکار کر دے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے [3]

ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کو بُلا کر توبہ کرنے کے لئے کہا جائے، جب وہ توبہ کرے تو حاکم کو چاہیئے کہ خود بھی اس کی توبہ قبول ہونے کی دعاء کرے یعنی اس طرح کہے :۔ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْکَ [4]

ڈاکہ، بغاوت اور بدامنی پھیلانا

جو شخص بغاوت کرے، ملک میں فساد، بدامنی اور لاقانونیت پھیلائے اسے یا تو قتل کیا جائے یا پھانسی دے دی جائے یا مخالف سمت سے اس کا ایک ہاتھ اور ایک پیر کاٹ دیا جائے یا اسے جلاوطن کر دیا جائے [5]

اگر ایسا شخص گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرے تو اسے معاف کر دیا جائے [6]

قتل میں شرکت

قتل کے بدلہ قتل قصاص کی تعریف میں آتا ہے لہٰذا قاتل کی سزا کے سلسلے میں قصاص کا عنوان ملاحظہ فرمائیں۔

اگر کوئی شخص کسی شخص کو پکڑے اور کوئی اور آدمی اسے قتل کر دے تو قاتل کو قتل کیا جائے اور

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع من المفصل (رواہ ابو الشیخ فی کتاب حد السرقۃ عن عدی وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۱۵ ص ۱۰۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھبوا بہ (ای السارق) فاقطعوہ ثم احسموہ (رواہ الدار قطنی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ ص ۱۱۳)

[3] کانت امرأۃ تستعیر المتاع وتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقطعوہ ثم احسموہ ثم ائتونی بہ فقطع فاتی بہ فقال تب الی اللہ قال قد تبت الی اللہ فقال تاب اللہ علیک (رواہ الدار قطنی وسندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۷ ص ۱۱۳)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: انما جزآؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادًا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض (المآئدۃ - ۳۳)

[6] قال اللہ تعالیٰ: الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیھم فاعلموا ان اللہ غفور رحیم (المآئدۃ - ۳۳)

پکڑنے والے کو قید کر دیا جائے [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنا

اگر کوئی ذمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہے تو اُسے قتل کر دیا جائے [2]

نشے کی چیز کھانا یا پینا

نشے کی چیز پینے یا کھانے پر ۴۰ یا ۸۰ کوڑے مارے جائیں، سزا کے بعد اس سزا یافتہ کے منہ پر مٹی ڈالی جائے [3]

پہلی مرتبہ نشہ کی چیز پینے یا کھانے پر کوڑے مارے، دوسری مرتبہ نشہ کی چیز پینے یا کھانے پر کوڑے مارے، تیسری مرتبہ نشہ کی چیز پینے یا کھانے پر کوڑے مارے، اگر چوتھی مرتبہ نشہ کی چیز پیئے یا کھائے تو اسے قتل کر دے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسک الرجل الرجل وقتلہ الآخر یقتل الذی قتل ویحبس الذی امسک (رواہ الدارقطنی وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ صـ ۱۹)

[2] ان یھودیۃ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فخنقھا رجل حتی ماتت فابطل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دمھا (رواہ ابوداؤد عن علیؓ ۲/۲۵۲ وسندہٗ صحیح)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل قد شرب الخمر فجلدہ بجریدتین نحوا من اربعین (صحیح مسلم عن انسؓ) جلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین (صحیح مسلم عن علی) ثم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترابا من الارض فرمی بہ فی وجھہٖ (رواہ ابوداؤد وروی نحوہ الشافعی فی مسندہ بسند صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ صـ ۱۲۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شربوا الخمر فاجلدوھم ثم اذا شربوا فاجلدوھم ثم ان شربوا فاجلدوھم ثم ان شربوا فاقتلوھم (رواہ ابوداؤد فی کتاب الحدود باب اذا تتابع فی شرب الخمر ۲/۲۶۷ عن معاویۃ ورواہ النسائی ایضاً عن معاویۃ) وفی روایۃ فان عاد فاضربوا عنقہ (رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃؓ وروی احمد عن الشرید وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷، صـ ۱۲۳)

www.sirat-e-mustaqeem.net

محدود (سزا یافتہ)

سزا کے بعد سزا یافتہ کو فضیحت نہ کرے، نہ اس پر لعنت کرے، اس پر قابو پانے میں شیطان کی مدد نہ کرے بلکہ اس کے لئے دعائے رحمت کرے یعنی اس طرح کہے رَحِمَكَ اللّٰهُ یا یہ کہے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

(ترجمہ)

اے اللہ اس کو معاف کردے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔[1]

زنا کی تہمت لگانے کے سلسلے میں جو شخص سزا یافتہ ہو اس کی گواہی قبول نہ کرے سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلے[2]

[1] قال بعض القوم (للمحدود) اخزاك الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا هكذا، لا تعينوا عليه الشيطان (صحیح بخاری) وفی روایة قال رجل من القوم اللّٰهم العنه فقال النبی صلى الله عليه وسلم لا تلعنوه فوالله ما علمت الا انه يحب الله ورسوله (صحیح بخاری) وفی روایة ولكن قولوا ارحمك الله (رواه احمد وسنده صحیح۔ رجاله رجال الصحیح بلوغ جزء ۱۶ صـ ۱۱۸) وفی روایة قولوا اللّٰهم اغفر له اللّٰهم ارحمه (رواه ابوداؤد وسنده صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰة جزء ۲ صـ ۱۰۷۴)

[2] قال الله تعالیٰ: والذين يرمون المحصنات ثم لم يأتوا بأربعة شهداء فاجلدوهم ثمانين جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا واولئك هم الفسقون ۝ الا الذين تابوا من بعد ذلك واصلحوا فان الله غفور رحيم ۝ (النور۔ ۴، ۵)

حُدود کے متفرق مسائل

اگر سونے والا (نیند میں) یا نابالغ یا پاگل کوئی جرم کرے تو اس پر حد نہ جاری کی جائے [1]

حدود کی معافی کے لئے ہرگز سفارش نہ کرے [2]

حدود کے معاملات کو آپس میں درگذر کرے، حاکم تک نہ پہنچائے لیکن جب حاکم کے پاس معاملہ پہنچ جائے تو حاکم پر حدود نافذ کرنا فرض ہے، حاکم کے پاس پہنچ جانے کے بعد حد کی معافی کے لئے سفارش نہ کرے [3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القلم قد رفع عن ثلاثۃ: عن المجنون حتی یبرأ وعن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یعقل وفی روایۃ حتی یحتلم وفی روایۃ حتی یبلغ (رواہ ابوداؤد وعن علی وسندہ صحیح وروی الترمذی نحوہ وھو حدیث صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۸۰ وروی الحاکم وابوداؤد ونحوہ عن عائشۃ رض وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء ۲ ص ۵۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حالت شفاعتہ دون حدٍ من حدود اللہ فھو مضادّ اللہ فی امرہٖ (رواہ احمد ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ ص ۹۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعافوا الحدود فیما بینکم فما بلغنی من حدٍ فقد وجب (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۵ ص ۹۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حالت شفاعتہ دون حدٍ من حدود اللہ فھو مضادّ اللہ فی امرہٖ (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہٗ صحیح۔ نیل ۷/۹۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاسامۃ أتشفع فی حدٍ من حدود اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن صفوان کنت نائما فی المسجد علی خمیصۃ لی فسرقت فاخذنا السارق فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقطعہ قلت أفی خمیصۃ ثمن ثلاثین درھما انا اھبھا لہ قال فھلّا کان قبل ان تأتینی بہ (رواہ مالک وسندہٗ صحیح۔ نیل جزء ۷ ص ۱۰۸)

تعزیرات

تعزیر وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ نہ ہو۔
اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدوں کے علاوہ اگر کسی کو کوڑے مارے تو دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے[1]
چہرہ پر نہ مارے[2]
اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کسی کو سزا نہ دے مثلاً آگ میں نہ جلائے[3]
اگر کسی پر کسی جرم کی تہمت ہو تو اسے قید میں رکھے، اگر جرم ثابت نہ ہو تو چھوڑ دے[4]

قسامت

قسامت پچاس آدمیوں کے قسم کھا کر اپنے دعوٰی کو ثابت کرنے یا مدعی کے دعوٰی کو باطل کرنے کو کہتے ہیں۔
قتل کے سلسلے میں اگر دو گواہ موجود نہ ہوں تو قسامت سے فیصلہ کرے۔ قسامت کی صورت یہ ہے کہ مقتول کے ورثاء میں سے ۵۰ آدمی قسم کھائیں کہ فلاں آدمی نے قتل کیا ہے، اگر وہ قسم کھالیں تو قاتل کو ان کے حوالے کر دیا جائے، اگر وہ قسم کھانے سے انکار کریں تو مبینہ قاتل کے قبیلہ کے ۵۰ آدمی قسم کھائیں کہ ان میں سے کسی نے قتل نہیں کیا اگر مبینہ قاتل کے قبیلہ والے قسم کھالیں تو وہ بری ہو جائیں گے، اگر

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلد فوق عشرۃ اسواط الا فی حد من حدود اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
[2] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجہ (صحیح مسلم کتاب اللباس)
[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ (صحیح بخاری عن ابن عباس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النار لا یعذب بہا الا اللہ (صحیح بخاری کتاب الجہاد عن ابی ہریرۃ)
[4] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلا فی تہمۃ ثم خلی عنہ (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ ص ۱۲۶)

مقتول کے ورثاء فریق مخالف کی قسموں کا اعتبار نہ کریں تو بیت المال سے دیت دے دی جائے [1]

زنا کا اعتراف کرنا

اگر کوئی شخص خود زنا کا اعتراف کرے تو حاکم اس سے کہے: جاؤ، استغفار کرو، توبہ کرو، یہ کہہ کر حاکم اس کی طرف سے منہ موڑ لے [2]

اگر وہ پھر سامنے آکر اعتراف کرے تو حاکم پھر اس سے منہ موڑ لے، اس طرح اگر وہ چار مرتبہ اپنے اوپر زنا کی گواہی دے تو حاکم اس سے مختلف قسم کے سوال کرے مثلاً

(۱) کیا تمہیں جنون ہے؟ پھر اس کی قوم سے بھی معلوم کرے کہ اسے جنون تو نہیں ہے،

(۲) کیا تم نے شراب پی ہے؟

(۳) شاید تم نے پیار کیا ہوگا، شاید تم نے ہاتھ سے دبایا ہوگا، شاید تم نے اس کی طرف دیکھا ہوگا۔

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقر القسامۃ علی ما کانت علیہ فی الجاھلیۃ (صحیح مسلم) اصبح رجل من الانصار بخیبر مقتولا فانطلق اولیاءہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ذلک فقال لکم شاھدان یشھدان علی قتل صاحبکم فقالوا یا رسول اللہ لم یکن ثم احد من المسلمین قال فاختاروا منھم خمسین فاستحلفوھم (رواہ ابوداؤد فی الدیات جزء ۲ صـ ۲۷۴ و رجالہ ثقات نیل الاوطار جزء ۷، صـ ۲۸ و سندہ صحیح) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لورثاء المقتول اتحلفون وتستحقون قاتلکم او صاحبکم قالوا وکیف نحلف ولم نشھد ولم نر؟ قال فتبرئکم یھود بخمسین یمینا فقالوا کیف نأخذ ایمان قوم کفار فعقلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم خمسون منکم علی رجل منھم فیدفع برمتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رجل یا رسول اللہ انی زنیت فاعرض عنہ (صحیح بخاری) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک ارجع فاستغفر اللہ وتب الیہ (صحیح مسلم)

(۴) کیا تم اس کے ساتھ لیٹے تھے؟ کیا تم نے اس کے بدن سے بدن ملایا تھا؟ کیا تم نے جماع کیا تھا؟ کیا تم نے اس سے صحبت کی تھی؟

(۵) کیا تمہاری شادی ہوگئی ہے؟

اگر ان تمام باتوں کا جواب زنا کے اثبات میں ہو تو اس پر حد جاری کرے [۱]

اگر زنا کا اعتراف کرنے والی شادی شدہ عورت ہو اور وہ حاملہ ہو تو اس کو اس وقت تک سنگسار نہ کیا جائے جب تک وضع حمل نہ ہو جائے اور بچہ کا دودھ نہ چھڑایا جائے، اس مدت میں اس عورت کے ولی کو چاہیئے کہ اس عورت کو اچھی طرح رکھے [۲]

اگر اعتراف کرنے والا سنگسار کرتے وقت بھاگے تو اسے چھوڑ دینا چاہیئے اور حاکم کے پاس لے آنا چاہیئے [۳]

[۱] قال رجل یا رسول اللہ انی زنیت فاعرض عنہ حتی ردد علیہ اربع مرات فقال أبک جنون قال لا قال فہل احصنت قال نعم (صحیح بخاری) وفی روایۃ قال لہ لعلک قبلت او غمزت او نظرت قال لا یا رسول اللہ قال أنکتہا (صحیح بخاری) وفی روایۃ اعرض عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتنحی بشق وجہہ الذی اعرض قبلہ فاعرض عنہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ ہل ضاجعتہا؟ قال نعم، قال فہل باشرتہا؟ قال نعم: قال ہل جامعتہا؟ قال نعم (رواہ ابوداؤد عن نعیم وسندہ صحیح۔ التعلیقات الالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۰۶۰) وفی روایۃ أشربت خمرًا؟ (صحیح مسلم) وفی روایۃ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قومہ فقال اتعلمون بعقلہ باسًا تنکرون منہ شیئًا (صحیح مسلم)

[۲] جاءت الغامدیہ فقالت یا رسول اللہ انی قد زنیت فطہرنی وانہ ردہا فلما کان الغد قالت یا رسول اللہ لم تردنی فواللہ انی لحبلی قال اما لا فاذہبی حتی تلدی فلما ولدت اتتہ بالصبی فی خرقۃ قالت ہذا قد ولدتہ قال اذہبی فارضعیہ حتی تفطمیہ فلما فطمتہ اتتہ بالصبی فی یدہ کسرۃ خبز فقالت ہذا یا نبی اللہ قد فطمتہ وقد اکل الطعام امر الناس فرجموہا (صحیح مسلم) وفی روایۃ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیہا فقال احسن الیہا (صحیح مسلم)

[۳] فلما رجمہا عز فوجد مس الحجارۃ فجزع فخرج یشتد فلقیہ عبد اللہ بن انیس فرماہ فقتلہ ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لہ ذلک فقال ہلا ترکتموہ لعلہ ان یتوب فیتوب اللہ علیہ (رواہ ابوداؤد عن نعیم وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۱۲ ص ۱۳۴ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۰۶۰ و ۲/۱۰۶۵) وفی روایۃ انہ فر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلا ترکتموہ (رواہ احمد والترمذی وحسنہ) وفی روایۃ عن جابر فہلا ترکتموہ وجئتمونی بہ (رواہ ابوداؤد ۲/۲۵۸ ورجالہ ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۷، ص ۸۶ وسندہ صحیح)

کاروبار اور اس کے متعلقات

تجارت

خرید و فروخت، بیچنے والے اور خریدنے والے کی باہمی رضامندی سے ہونی چاہیئے [1]
بیچنے والے کو چاہیئے کہ پورا ناپ کر یا تول کر دے، ناپ تول میں کمی نہ کرے [2]
تجارت میں اتنا مشغول نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے [3]
تجارت کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے [4]
جس تجارت میں حلال و حرام کا شبہ ہو اس سے بچے، ایسی تجارت کرے جس کے متعلق یقین ہو کہ حلال ہے [5]
کتے اور بلی کی قیمت نہ لے۔ زنا حرام ہے، اس کی اجرت بھی حرام ہے۔ سینگی لگانے کی اجرت نہ لے، کہانت یعنی آئندہ کی خبریں بتانا حرام ہے، اس کی اجرت بھی حرام ہے۔ خون کی قیمت بھی حرام ہے [6]

[1] قال اللہ تعالیٰ: لا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم (النساء۔ ۲۹)
[2] قال اللہ تعالیٰ: واوفوا الکیل اذا کلتم وزنوا بالقسطاس المستقیم (بنی اسرائیل۔ ۳۵)
[3] قال اللہ ذو الجلال: لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ (المنافقون۔ ۹) قال اللہ ذو الاکرام: رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (النور۔ ۳۷)
[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون (الجمعۃ۔ ۱۰)
[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتقی الشبھات استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبھات وقع فی الحرام (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسب الحجام خبیث (صحیح مسلم) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن (صحیح بخاری و صحیح مسلم) سئل جابر عن ثمن الکلب والسنور قال زجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک (صحیح مسلم کتاب البیوع) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الدم (صحیح بخاری)

جس چیز کا کھانا حرام ہو اس کی قیمت لینا حرام ہے [1]

شراب، مردار اور اس کی چربی، سور اور بتوں کی خرید و فروخت نہ کرے [2]

حرام چیزوں کے کاروبار میں کسی قسم کا تعاون نہ کرے [3]

تجارتی و شرعی معاملات میں مدینہ منورہ کے پیمانے اور مکہ معظمہ کے وزن کا اعتبار کرے [4]

خرید و فروخت کے معاملات میں نرمی کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نرمی کرنے والے کے لئے رحمت کی دعاء کی ہے [5]

بیچتے وقت زیادہ قسمیں نہ کھائے، قسمیں کھانے سے برکت سلب ہو جاتی ہے [6]

بیچنے کے لئے جھوٹی قسم ہرگز نہ کھائے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اذا حرم علی قوم اکل شیٔ حرم علیھم ثمنہ (رواہ احمد عن ابن عباس وسندہٗ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۲۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل أرأیت شحوم المیتۃ..... فقال ھو حرام (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدۃ-۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا وبائعھا ومبتاعھا وعاصرھا ومعتصرھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ واحمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۷/۳۵)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المکیال اھل المدینۃ والوزن وزن اھل مکۃ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار ۵/۱۶۸)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضیٰ (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم وکثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق (صحیح مسلم کتاب البیوع وروی البخاری نحوہ ۳/۷۸)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیٰمۃ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم قال ابوذر خابوا وخسروا من ھم یا رسول اللہ قال المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب (صحیح مسلم)

بیچنے والے کو چاہیئے کہ صدقہ دیتا رہے تاکہ قسموں اور لغو باتوں کا کفارہ ہو جائے [1]

بیچنے والے اور خریدنے والے کو اپنی بیع کے کالعدم کرنے کا اختیار ہے جب تک ان دونوں میں جدائی نہ ہو، جدائی ہونے کے بعد کالعدم کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا سوائے اس صورت کے کہ ناپسندیدگی کی صورت میں واپسی کی شرط کرلی ہو [2]

بیچنے والے اور خریدنے والے کو باہمی رضامندی سے علیحدہ ہونا چاہیئے [3]

اگر بیع میں خریدی ہوئی چیز کی واپسی کی شرط ہو اور اگر خریدار اس کا خرچ برداشت کر رہا ہو تو وہ اس چیز سے اس وقت تک نفع حاصل کرسکتا ہے جب تک وہ چیز اس کے پاس رہے، مثلاً دودھ والے جانور کا دودھ پی سکتا ہے، سواری کے جانور پر سوار ہوسکتا ہے، غلام کی مزدوری لے سکتا ہے [4]

بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی چیز کا عیب بیان کردیں اور سچ بولیں تاکہ برکت ہو، اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو برکت سلب ہو جائے گی [5]

ہم جنس اشیاء کے باہمی تبادلے کی دو شرطیں ہیں :-

(۱) دونوں اشیاء کا وزن برابر ہو (مثلاً گیہوں کی دو قسموں میں باہمی تبادلہ کرے تو دونوں اقسام کا وزن برابر ہو، خواہ ان میں سے ایک قسم بڑھیا ہو اور دوسری گھٹیا)۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان البیع یحضرہ اللغو والحلف فشوبوہ بالصدقۃ (رواہ ابوداؤد والنسائی واحمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۵/۲۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتبایعان کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا الا بیع الخیار (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یتفرقن اثنان الا عن تراض (رواہ ابوداؤد وروی احمد نحوہ، رجالہ ثقات، سکت عنہ المنذری۔ بلوغ ۱۵/۵۸ وسندہٗ صحیح)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخراج بالضمان (رواہ الترمذی فی ابواب البیوع وصححہ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صدقا وبیّنا بورک لہما فی بیعہما وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعہما (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۲) دونوں اشیاء کا تبادلہ دست بدست ہو، قرض پر نہ ہو۔

اگر ان دونوں شرطوں کا لحاظ نہ رکھا تو یہ لین دین سودی ہوگا [۱]

اگر جنسیں مختلف ہوں (مثلاً ایک جنس گیہوں ہو اور دوسری جو ہو) تو ایسی صورت میں وزن مختلف ہو سکتے ہیں لیکن وقت مختلف نہیں ہو سکتے، دونوں جنسوں کا تبادلہ دست بدست ہونا چاہیئے، قرض پر نہیں (یعنی ہر شخص اپنی جنس کو اسی وقت دوسرے کی تحویل میں دیدے بعد میں کسی وقت کے دینے پر خرید و فروخت نہ کرے) [۲]

اگر ایک جنس کے بدلہ میں اسی جنس کی دوسری قسم خریدنی ہو اور دونوں جنسوں کا ہموزن تبادلہ منظور نہ ہو تو اپنی جنس کو رقم کے عوض بیچ دے اور اس رقم سے اس جنس کی مطلوبہ مقدار خرید لے [۳]

اگر کسی چیز کی مقدار یا وزن معلوم نہ ہو تو اس کو اسی جنس کی مقررہ مقدار یا وزن کے عوض نہ بیچے (کیوں کہ اس صورت میں ہم جنس کی دو قسموں کی مقدار یا وزن میں فرق ہونے کا امکان ہے اور یہ ناجائز ہے۔ ہم جنس اشیاء کے تبادلے کی صورت میں دونوں قسموں کی مقدار یا وزن برابر ہونا ضروری ہے) [۴]

کسی زیور کو نہ بیچے جب تک اس کے نگینوں اور سونے (یا چاندی) کو علیحدہ علیحدہ نہ کرے (یعنی سونے یا چاندی کو نگینے نکال کر فروخت کرے) [۵]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء یدا بید (صحیح مسلم) وفی روایۃ فمن زاد او استزاد فقد اربی الآخذ والمعطی فیہ سواء (صحیح مسلم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فاذا اختلف ھذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید (صحیح مسلم وروی نحوہ البخاری)

[۳] قال رجل انا لنأخذ الصاع من ھذا بالصاعین والصاعین بالثلث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بع الجمع بالدراھم ثم ابتع بالدراھم جنیبا وقال فی المیزان مثل ذلک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الصبرۃ من التمر لا یعلم مکیلتھا بالکیل المسمی من التمر (صحیح مسلم)

[۵] عن فضالۃ رض قال اشتریت قلادۃ باثنی عشر دینارا، فیھا ذھب وخرز، ففصلتھا فوجدت فیھا اکثر من اثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی تفصل (صحیح مسلم)

چاندی (سونے) کو کچھ نقد اور کچھ ادھار پر نہ خریدے اور نہ بیچے، صرف نقد قیمت پر بیچے اور خریدے [۱]

تر جنس کو اسی جنس کی خشک قسم کے عوض نہ بیچے، نہ خریدے (مثلاً تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض نہ بیچا جائے اور نہ خریدا جائے) [۲]

درختوں پر لگے ہوئے پھل کو اسی پھل کی خشک معین مقدار کے عوض نہ بیچے (مثلاً بیل میں لگے ہوئے انگور کو کشمش کی مقررہ مقدار کے عوض نہ بیچے) [۳]

اگر بیچنے والا یہ شرط کرے کہ اگر پھل زیادہ نکلیں تو میرے ہیں اور اگر کم نکلیں تو میرے ذمہ واجب الادا ہیں، اس صورت میں بھی مندرجہ بالا قسم کی خرید و فروخت نہ کرے [۴]

درختوں پر لگے ہوئے پھل یا غلہ کو روپیہ کے عوض بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ پھل یا غلہ پک چکا ہو اور آفات سے محفوظ ہو چکا ہو۔ جب تک پھل یا غلہ پک کر محفوظ نہ ہو جائے اس وقت تک اسے روپیہ کے عوض بھی بیچنا حرام ہے [۵]

جانور کو جانور کے بدلے ادھار پر نہ بیچے [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان یدا بید فخذوہ وما کان نسیئۃ فردوہ (صحیح بخاری۔ نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۲۲۴)

[۲] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شری التمر بالرطب فقال اینقص الرطب اذا یبس فقال نعم فنہاہ عن ذالک (رواہ مالک وابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ صـ ۳۰)

[۳] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ ان یبیع ثمر حائطہ ان کان نخلا بتمر کیلا وان کان کرما ان یبیعہ بزبیب کیلا وان کان زرعا ان یبیعہ بکیل طعام نہی عن ذالک کلہا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۴] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ والمزابنۃ ان یباع ما فی رؤس النخل بتمر بکیل مسمی ان زاد فلی وان نقص فعلی (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۵] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع النخل حتی تزہو وعن السنبل حتی یبیض ویامن العاہۃ وفی روایۃ نہی البائع والمشتری (صحیح مسلم) نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع التمر حتی یطیب ولا یباع شئ منہ الا بالدینار والدرہم (صحیح بخاری ۳/۹۹)

[۶] نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ)

اگر کوئی شخص اپنے باغ کے کچھ درخت کسی مسکین کو کچھ عرصہ کے لئے فی سبیل اللہ ہبہ کردے تو وہ مسکین اپنے درختوں کے تر پھل کو خشک پھل کے عوض اندازے سے بیچ سکتا ہے بشرطیکہ پھلوں کا وزن ۵ وسق (تقریباً ۳۰ من یا ۱۱۹۱ کلو گرام) سے زیادہ نہ ہو[1]

غلّہ کو اس وقت تک نہ بیچے جب تک اس کا وزن نہ ہو جائے اور اس پر پوری طرح قبضہ کر کے اپنی دکان پر منتقل نہ کرے، جہاں خریدے اسی جگہ نہ بیچے، تول کر خریدے، پھر اپنی دکان پر منتقل کر کے تول کر بیچے[2]

تمام اشیاء کو خریدنے کے بعد اس وقت تک نہ بیچے جب تک اسے اپنی دکان یا گودام میں منتقل نہ کرلے[3]

اندازے سے نہ بیچے[4]

تجارتی قافلہ سے شہر کے باہر جا کر خرید و فروخت کا معاملہ طے نہ کرے، اسے شہر میں آجانے دے تاکہ وہ شہر کے بھاؤ سے واقف ہو جائے، اگر کسی شخص نے کسی قافلہ والے سے خرید و فروخت کا معاملہ طے کرلیا تو قافلہ والے کو بازار میں آنے کے بعد اس خرید و فروخت کے معاملہ کو کالعدم کرنے کا اختیار ہے[5]

[1] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیع العرایا فی خمسۃ اوسق او دون خمسۃ اوسق (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ رخص فی العریۃ ان تباع بخرصھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ رخص فی العریۃ ان تباع بخرصھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ رخص فی بیع العریۃ بخرصھا تمرا (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ وفی روایۃ حتی یقبضہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ حتی یکتالہ (صحیح مسلم) نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نبیعہ حتی ننقلہ من مکانہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلوا طعامکم یبارک لکم (صحیح بخاری کتاب البیوع) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتریت فاکتل واذا بعت فکل (رواہ احمد وسندہ حسن۔ بلوغ ۱۵/۴۸)

[3] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تباع السلع حیث تبتاع حتی یحوزھا التجار الی رحالھم (ابوداؤد وسندہ صحیح، فتح الباری جزء ۵ ص ۲۵۳) عن ابن عمر قال رأیت الناس فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبتاعون جزافا یعنی الطعام یضربون ان یبیعوہ فی مکانھم حتی یوووہ الی رحالھم (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یکتالہ (صحیح مسلم عن ابن عباس)

[5] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التلقی (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ لا تلقوا السلع حتی یھبط بھا الی السوق (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ لا تلقوا الجلب فمن تلقاہ فاشتری منہ فاذا اتی سیدہ السوق فھو بالخیار (صحیح مسلم)

اگر کوئی شخص اپنی چیز کسی کو بیچ رہا ہو تو کوئی اور شخص خریدار کو اپنی طرف راغب کر کے اپنی چیز نہ پیش کرے جب تک بیچنے والا اجازت نہ دے یا خریدار اس کی چیز لینے کا ارادہ ترک نہ کر دے یا اسے خرید نہ لے [۱]

اگر کوئی خریدار کسی چیز کا سودا کر رہا ہو تو اس چیز کو خریدنے کے لئے اپنی آمادگی کا اظہار نہ کرے [۲]

دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے قیمت نہ بڑھائے (مثلاً خریدنا مقصود نہ ہو لیکن محض قیمت بڑھانے کے لئے نیلام میں بولی لگائے) [۳]

نیلام کرنا جائز ہے [۴]

شہر کا رہنے والا دیہاتی کا دلال بن کر خرید و فروخت نہ کرے خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی یا باپ ہی کیوں نہ ہو [۵]

دودھ کا جانور بیچنا ہو تو اس کے تھنوں میں دودھ جمع نہ کرے، اگر کسی نے ایسا جانور خریدا جس کے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا تھا تو اسے تین دن کے اندر واپس کرنے کا اختیار ہے، واپس کرتے وقت (جمع شدہ دودھ کے عوض) ایک صاع کھجور اس بیچنے والے کو دے دے [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع بعضکم علی بیع اخیہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ حتی یبتاع او یذر (رواہ النسائی و سکت علیہ الحافظ ابن حجر فتح الباری جزء ۵ ص ۲۵۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسم المسلم علی سوم اخیہ (صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تناجشوا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۴] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یزید علی درھم من یزید علی درھم (رواہ الترمذی وحسنہ فی ابواب البیوع باب ماجاء فی بیع من یزید جزء اول ص ۳۷۹)

[۵] عن انس قال نھینا ان یبیع حاضر لباد وان کان اخاہ او اباہ (صحیح مسلم) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تُصَرُّ الابل والغنم فمن ابتاعھا بعد فانہ بخیر النظرین بین ان یحتلبھا ان شاء امسک وان شاء ردھا وصاع تمر (صحیح بخاری) وفی روایۃ ففی حلبتھا صاع من تمر (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع شاۃ مصراۃ فھو فیھا بالخیار ثلاثۃ ایام ان شاء امسکھا وان شاء ردھا وردمعھا صاعًا من تمر (صحیح مسلم)

غیر معین مجہول چیز کی خرید و فروخت نہ کرے، نہ ایسی چیز کی خرید و فروخت کرے جس کے ملنے نہ ملنے میں تردّد ہو (جیسے دریا میں مچھلی) [1]

نر کے جفت کرانے کی اجرت نہ لے یعنی نر سے مادہ کو حاملہ کرانے کی اجرت نہ لے بلکہ اس کو ویسے ہی دیدے [2]

جو چیز موجود نہ ہو اس کو فروخت نہ کرے [3]

فاضل پانی کو نہ بیچے اور فاضل پانی کے بہاؤ میں جو گھاس اُگے اس کو اپنے لئے محفوظ کرنے کے لئے فاضل پانی سے جانوروں کو نہ روکے [4]

بیعانہ کے ساتھ اس شرط پر خرید و فروخت نہ کرے کہ اگر خریدار نے نہیں خریدا تو بیعانہ واپس نہیں ہوگا [5]

گوشت کو جانور کے بدلے فروخت نہ کرے [6]

[1] نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین نہیٰ عن الملامسۃ والمنابذۃ نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الحصاۃ وعن بیع الغرر (صحیح مسلم)

[2] نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل (صحیح بخاری کتاب البیوع وروی مسلم نحوہ عن ابن عمر فی کتاب البیوع باب تحریم فضل الماء) وفی روایۃ عن عسب التیس (رواہ النسائی عن جابر وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۵ صـ ۳۶۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبع مالیس عندک (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۵ صـ ۴۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع فضل الماء لیمنع بہ الکلأ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یباع فضل الماء لیباع بہ الکلأ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ھریرۃ) عن جابر قال نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء (صحیح مسلم)

[5] نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع العربان (رواہ مالک عن الثقۃ عندہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ولھذا رواۃ ثقات وسندہٗ جید۔ بلوغ $\frac{15}{46}$)

[6] نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع اللحم بالحیوان (رواہ ابن خزیمۃ وسندہٗ قوی۔ نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۱۷۲)

غیر موجودہ چیز کی خرید و فروخت صرف اس صورت میں جائز ہے کہ پیشگی رقم دے کر اس کے عوض کسی چیز کی مقررہ مقدار کسی مقررہ وقت پر لی جائے۔ ایسی بیع کو بیع سلم کہتے ہیں [1]

کسی چیز کو اس طرح نہ بیچے اور نہ خریدے کہ نقد میں قیمت کم ہو اور قرض میں قیمت زیادہ ہو [2]

کسی شخص کو کچھ رقم قرض دے کر اپنی کوئی چیز اس کو اصلی قیمت سے زائد میں نہ بیچے اور نہ وہ چیز بیچے جو اس کے قبضہ میں نہ ہو [3]

اگر کسی شخص نے تابیر کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو پھل بیچنے والے کے ہوں گے سوائے اس صورت کے کہ خریدنے والا پھلوں کی شرط کر لے [4]

نوٹ:۔ تابیر، نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور کے شگوفے پر چھڑکنے کو کہتے ہیں۔

اگر کسی شخص نے اپنا غلام بیچا تو غلام کا مال بیچنے والے کا ہوگا سوائے اس صورت کے کہ خریدنے والا اس کی شرط کر لے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اسلف فی شیء ففی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ (رواہ مالک و ابوداؤد والترمذی وصححہ ھو والالبانی التعلیقات علی المشکوٰۃ جزء ۲ صہ ۸۶۷) وفی روایۃ نہی عن بیعتین فی صفقۃ واحدۃ (رواہ احمد وسکت عنہ الحافظ۔ بلوغ جزء ۱۵ صہ ۴۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح ما لم یضمن ولا بیع ما لیس عندک (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتھا للبائع الا ان یشترط المبتاع (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع (صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

غلاموں یا لونڈیوں کو اس طرح نہ بیچے کہ باپ اور اس کی اولاد، ماں اور اس کی اولاد اور بھائی بھائی میں تفریق ہو جائے [1]

غلام کو آزاد کرنے والا غلام کا وارث ہوتا ہے یہ حق وراثت (یعنی وَلاء) نہ بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے [2]

اگر بیچنے والے اور خریدنے والے میں اختلاف ہو جائے اور کوئی گواہ یا ثبوت نہ ہو تو بیچنے والے کے قول کا اعتبار ہوگا۔ خریدنے والے کو اختیار ہوگا کہ وہ بیچنے والے کی شرط پر خریدے یا نہ خریدے [3]

ضروریاتِ زندگی کو اس ارادہ سے روک کر نہ رکھے کہ جب خوب مہنگی ہو جائے تو بیچے [4]

اگر ایسی زمین یا جائیداد بیچے جس میں دوسرے بھی شریک ہوں، جائیداد نہ تقسیم کی گئی ہو اور نہ ہر شریک کے راستے علیحدہ علیحدہ ہوں تو بغیر شریک کی اجازت کے نہ بیچے، کیوں کہ ایسی جائیداد کا سب سے زیادہ حق دار شریک ہے، اگر بغیر شریک کی اجازت کے بیچ بھی دے تب بھی وہ شریک ہی اس کا حقدار رہے گا [5]

[1] عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیع غلامین اخوین فبعتھما وفرقت بینھما..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرکھما فارتجعھما ولا تبعھما الا جمیعا (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۱۳۷) لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرق بین الوالد وولدہ وبین الاخ واخیہ (رواہ ابن ماجۃ واسنادہٗ لا بأس بہ۔ نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۱۳۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرق بین والدۃ وولدھا فرق اللہ بینہ وبین احبتہ یوم القیٰمۃ (رواہ الترمذی وسندہٗ حسن وصححہ الحاکم۔ المستدرک جزء ۲ صـ ۵۵)

[2] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الولاء وعن ھبتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعتق (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اختلف البیعان ولم یکن بینۃ فالقول قول البائع او یترادان البیع (رواہ ابوداؤد والحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۵ صـ ۶۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر فھو خاطئ (صحیح مسلم)

[5] قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل ما لم یقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعۃ (صحیح بخاری) قضیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل شرکۃ لم تقسم ربعۃ او حائط لا یحل لہ ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان شاء اخذ وان شاء ترک فاذا باع ولم یؤذنہ فھو احق بھا (صحیح مسلم)

مندرجہ بالا رعایت کا پڑوسی بھی حقدار ہے بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہو، اگر فروخت کرتے وقت پڑوسی موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے [1]

اگر کوئی چیز دو آدمیوں کو بیچی جائے تو وہ چیز اس کو ملے گی جس کو پہلے بیچی گئی [2]

کسی آدمی کو زبردستی پکڑ کر نہ بیچے، نہ اس کی قیمت کھائے [3]

ایک دینار کو دو دینار کے عوض اور ایک درہم کو دو درہم کے عوض نہ بیچے [4]

باغ وغیرہ کو ایک ہی وقت کئی سال کے لئے نہ بیچے اور نہ بیچی جانے والی چیز میں سے غیر معین مقدار اپنے لئے خاص کرے [5]

اگر کسی چیز کو کسی خاص سکہ میں بیچے اور قیمت دوسرے سکہ میں لے تو اس دن کے بھاؤ کے حساب سے دوسرا سکہ لے، مزید برآں یہ معاملہ دست بدست ہو نہ کہ جدائی کے بعد [6]

بھاؤ مقرر نہ کرے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بسقبہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ ینتظر بہا وان کان غائبا اذا کان طریقہما واحدا (رواہ احمد وابوداؤد ورواتہ ثقات، حسنہ الترمذی بلوغ جزء ۱۵ صـ ۱۵۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من باع بیعا من رجلین فہو للاول منہما (رواہ احمد عن سمرۃ وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۵ صـ ۴۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ ثلاثۃ انا خصمہم یوم القیامۃ : رجل اعطی بی ثم غدر، ورجل باع حرا فاکل ثمنہ، ورجل استأجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ (صحیح بخاری باب فی الاجارۃ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرہم بالدرہمین (صحیح مسلم)

[5] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمعاومۃ وعن الثنیا (صحیح مسلم)

[6] عن ابن عمر قال کنت ابیع الابل بالدنانیر فآخذ مکانہا الدراہم..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا بأس ان تأخذ بسعر یومہا مالم تفترقا وبینکما شئ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۵ صـ ۱۳۳)

[7] غلا السعر علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سعر لنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ہو المسعر القابض الباسط الرازق (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صـ ۸۷۵)

جب تولے تو جھکتا تولے [1]

زراعت

کھیت کو غلہ کی معین مقدار کے عوض نہ بیچے [2]

زمین کو اگر کرایہ پر دے تو روپیہ پیسہ کے عوض یا کل پیداوار کے کسی جزء کے عوض کرایہ پر دے [3]

زمین کو کرایہ پر دے کر اس کے عوض کھیت کے کسی خاص حصّہ کی پیداوار کو کرایہ میں نہ لے [3]

غلّہ کو اس وقت تک نہ بیچے جب تک بال سفید نہ ہو جائے یعنی غلہ پک نہ جائے اور آفات سے مامون و محفوظ نہ ہو جائے [4]

اگر ضرورت سے زائد پانی ہو تو اس کے پینے پلانے سے کسی کو نہ روکے اور نہ اسے بیچے بلکہ ویسے ہی دے دے [5]

ہر شخص کو اپنے کھیت کے لئے منڈیروں یعنی ٹخنوں تک پانی روکنے کا حق ہے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وزنتم فأرجحوا (ابن ماجۃ، سنۃ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص۲۱۰)

[2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ او کان ربوا ان یبیعہ بکیل طعام نھی عن ذلک کلہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمنح احدکم خیر لہ من ان یأخذ علیہ خرجا معلوما (صحیح بخاری)
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی خیبر الیھود علی ان یعملوھا و یزرعوھا ولھم شطر ما خرج منھا (صحیح بخاری) عن رافع کنا نکری الارض علی ان لنا ھذہ ولھم ھذہ فربما اخرجت ھذہ ولم تخرج ھذہ فنھانا عن ذلک فلما الورق فلم ینھنا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) فاما شیء معلوم مضمون فلا بأس بہ (صحیح مسلم)

[4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع النخل حتی تزھو عن السنبل حتی یبیضّ و یأمن العاھۃ (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا فضل الماء و فی روایۃ لا یباع فضل الماء لیباع بہ الکلأ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر فکان ذلک الی الکعبین (صحیح بخاری)

جو شخص کسی مُردہ غیر مملوکہ زمین کو زندہ کرے تو وہ اسی کی ہے، اس پر قبضہ کرنے والا ظالم ہے [۱]
کسی زمین پر اس کے مالک کی اجازت کے بغیر کھیتی باڑی نہ کرے، اگر کسی نے بغیر اجازت ایسا کیا تو کھیتی کرنے والے کو صرف اس کا خرچ دیا جائے گا [۲]
کوئی چیز بوئے یا کوئی درخت لگائے تو ثواب کی امید رکھے، کوئی پرند یا جانور یا انسان اگر اس میں سے کھائے گا تو بونے والے کو ثواب ملے گا [۳]
اگر پھل بیچنے کے بعد کسی آفت سے ضائع ہو جائیں تو پھر خریدار سے قیمت نہ لے [۴]
صرف زراعت ہی کا ہو کر نہ رہ جائے بلکہ زراعت کے ساتھ جہاد اور جہاد کی تیاری بھی کرتا رہے [۵]
اگر کوئی شخص کسی کھجور کے درخت کا مالک ہے تو جہاں تک اس درخت کی شاخیں پہنچتی ہیں اس جگہ کا وہی حقدار ہے [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعمر ارضا لیست لاحد فھو احق بھا (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی ارضا میتۃ فھی لہ (رواہ احمد والترمذی وصححہ) ولیس لعرق ظالم حق (رواہ الترمذی وحسنہ)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زرع فی ارض قوم بغیر اذنھم فلیس لہ من الزرع شیء ولہ نفقتہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وروی احمد نحوہ، حسنہ البخاری والترمذی۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۱۴۸)

[۳] ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیأکل منہ طیر او انسان او بھیمۃ الا کان لہ بہ صدقۃ (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو بعت من اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک ان تأخذ منہ شیئا، بم تأخذ مال اخیک بغیر حق (صحیح مسلم)

[۵] عن ابی امامۃ ورأی سکۃ وشیئا من آلۃ الحرث فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل ھذا بیت قوم الا ادخلہ الذل (صحیح بخاری)

[۶] قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نخلۃ مبلغ جریدھا حریما (حاکم وسندہ صحیح جزء ۴ ص ۹۷)

www.sirat-e-mustaqeem.net

اُجرت

اجرت پر کام لینا اور کام کرنا جائز ہے [1]

میدان جنگ میں اپنی خدمت کے لئے کسی کو اجرت پر رکھ لینا جائز ہے [2]

مزدور کو اس کی اجرت پوری دی جائے [3]

اگر کسی مزدور کو خوش ہو کر زیادہ مزدوری دے دے تو دوسرے مزدوروں کو اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کرنا چاہیئے، نہ کسی مزدور کو مقررہ مزدوری سے زیادہ کا مطالبہ کرنا چاہیئے [4]

قرآن مجید پر اجرت لی جا سکتی ہے۔ یہ اجرت بہترین اجرت ہے [5]

قرآن مجید سنانے اور پڑھنے کی اجرت نہ لے [6]

[1] قال اللہ تعالیٰ: نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوٰۃ الدنیا ورفعنا بعضھم فوق بعض درجٰت لیتخذ بعضھم بعضا سخریا (الزخرف-۳۲) استأجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر رجلا من بنی الدیل (صحیح بخاری کتاب الاجارۃ)

[2] عن یعلی قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم..... فکان لی اجیر (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ انا خصمھم یوم القیٰمۃ: رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استأجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما مثلکم والیھود والنصاریٰ کرجل استعمل عمالا..... فعملت الیھود علی قیراط قیراط ثم عملت النصاریٰ علیٰ قیراط قیراط ثم انتم الذین تعملون من صلوٰۃ العصر الیٰ مغارب الشمس علی قیراطین قیراطین فغضب الیھود والنصاریٰ وقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاءً قال ھل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا فقال ذٰلک فضلی اوتیہ من اشاءُ (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ (صحیح بخاری عن ابن عباس)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا القرآن ولا تأکلوا بہ (رواہ احمد وسندہٗ قوی۔ بلوغ ۱۵/۱۲۵ نیل الاوطار ۵/۲۴۲) عن عمران انہ مر برجل وھو یقرأ علی قوم فلما فرغ سأل فقال عمران انا للہ وانا الیہ راجعون انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قرأ القرآن فلیسئل اللہ بہ فانہ سیجیء قوم یقرءون القرآن یسألون الناس بہ (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ حسن، بلوغ الامانی جزء ۱۵ صـ ۱۲۵)

پچھنے لگانے کی اجرت نہ لے [1]

شفعہ اور جائیداد

اگر ایسی جائیداد بیچے جس میں دوسرے بھی شریک ہوں، جائیداد کی تقسیم نہ ہوئی ہو اور نہ ہر شریک کے راستے علیحدہ علیحدہ ہوں تو بغیر شریکوں کی اجازت کے اپنی جائیداد کو نہ بیچے اگر بغیر اجازت بیچ دی تب بھی وہ شریک ہی اس جائیداد کے زیادہ حقدار ہیں [2]

مندرجہ بالا رعایت کا پڑوسی بھی حقدار ہے بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہو، اگر پڑوسی موجود نہ ہو تو بیچنے میں جلدی نہ کرے [3]

سود

سود نہ کھائے، نہ کھلائے، نہ سود کے معاملات کو لکھے اور نہ سود کے معاملات پر گواہ بنے [4]

[1] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کسب الحجام (رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل جزء ۵ صہ ۲۴۰ وسندہٗ صحیح) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسب الحجام خبیث (صحیح مسلم کتاب البیوع باب تحریم ثمن الکلب ۱/۶۸۵

[2] قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل مالم یقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعۃ (صحیح بخاری) قضیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل شرکۃ لم تقسم ربعۃ او حائط لا یحل لہ ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان شاء اخذ وان شاء ترک فاذا باع ولم یؤذنہ فھو احق بھا (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بسقبہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ ینتظر بھا وان کان غائبا اذا کان طریقھما واحدا (رواہ احمد وابوداؤد ورواتہ ثقات وحسنہ الترمذی۔ بلوغ جزء ۱۵ صہ ۱۵۳)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واحل اللہ البیع وحرم الربوٰا (البقرۃ۔ ۲۷۵) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن آکل الربا وموکلہ وشاھدیہ وھم سواء (صحیح مسلم عن جابر) وفی روایۃ عن ابی مسعود رضہ وکاتبہ (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ)

نہ سود مفرد (سادہ سود) کھائے، نہ سود مرکب (سود در سود) کھائے، قرض دے کر صرف زر اصل واپس لے، اس سے زیادہ کچھ نہیں [1]

اسلامی حکومت میں جو لوگ سودی کاروبار سے باز نہ آئیں تو اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ ان سے جنگ کرے [2]

ہم جنس اشیاء کو اس طرح نہ بیچے کہ دونوں کا وزن برابر نہ ہو اور لین دین دست بدست نہ ہو [3]

مختلف اجناس کی باہمی فروخت اس طرح نہ کرے کہ ایک نقد ہو دوسرا ادھار [4]

اگر کسی کو قرض دے تو مقروض کا نہ ہدیہ قبول کرے اور نہ اس کی سواری پر بیٹھے سوائے اس صورت کے کہ یہ چیزیں پہلے سے جاری ہوں [5]

اگر کسی شخص کی سفارش کرے تو اس شخص سے اس سفارش کے صلہ میں کوئی تحفہ قبول نہ کرے ایسا تحفہ قبول کرنا سود ہے [6]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا تاکلوا الربوٰا اضعافاً مضاعفۃ (آل عمران - ۱۳۰) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فذروا ما بقی من الربوٰا (البقرۃ - ۲۷۸) قال اللہ تعالیٰ: وان تبتم فلکم رءوس اموالکم (البقرہ - ۲۷۹)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ (البقرہ - ۲۷۹)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالذہب والفضۃ بالفضۃ..... مثلا بمثل یدا بید فمن زاد او استزاد فقد ارٰبی (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالورق ربا الا ہاء وہاء..... (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقرض احدکم قرضا فاہدی الیہ او حملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ ولا یقبلہا الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذالک (رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۸۶۰)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شفع لاحد شفاعۃ فاہدی لہ ہدیۃ علیہا فقبلہا فقد اتی بابا عظیما من ابواب الربوا (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۲/۱۱۰۹)

www.sirat-e-mustaqeem.net

ہجرت اور اس کے متعلقات

ہجرت

دشمن کے ملک سے دارالہجرت کی طرف ہجرت کرنا ضروری ہے [۱]

ایسے کمزور مرد، عورت اور بچے جو ہجرت کرنے کی کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ راستہ سے واقف ہوں ہجرت نہ کر سکیں تو وہ قابل معافی ہیں [۲]

ہجرت خالص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کرے [۳]

ہجرت صرف اپنے ملک، شہر چھوڑنے کا ہی نام نہیں بلکہ اصلی ہجرت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام ممنوعات کو چھوڑ دے [۴]

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاھدوا وصبروا ان ربک من بعدھا لغفور رحیم ○ (النحل - ۱۱۰) قال اللہ تعالیٰ: ان الذین توفٰھم الملٰئکۃ ظالمی انفسھم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا فاولٰئک ماوٰھم جھنم وساءت مصیرا ○ (النسآء - ۹۷)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الا المستضعفین من الرجال والنسآء والولدان لا یستطیعون حیلۃ ولا یھتدون سبیلا ○ فاولٰئک عسی اللہ ان یعفو عنھم وکان اللہ عفوا غفورا (النسآء ۹۸، ۹۹)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوای فمن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او الی امرأۃ ینکحھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ (صحیح بخاری کتاب بدء الوحی) وفی روایۃ فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

جو لوگ باوجود قدرت کے ہجرت نہ کریں وہ ایمان والوں کی محبت اور دوستی کے مستحق نہیں [1]

دارالحرب سے ہجرت کرنا صرف اس وقت تک فرض ہے جب تک وہ فتح نہ ہو، جب وہ فتح ہو جائے تو ہجرت نہ کرے [2]

ہجرت کے بعد دیہات میں نہ رہے [3]

دارالہجرت کے باشندے

دارالہجرت کے باشندوں کو چاہیئے کہ وہ مہاجرین کو رہنے کا ٹھکانہ دیں، ان کی مدد کریں اور ان کے رفیق اور دوست بن کر رہیں [4]

[1] قال اللہ تعالیٰ والذین امنوا ولم یہاجروا ما لکم من ولایتہم من شیٔ حتّٰی یہاجروا (الانفال-۷۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ہجرۃ بعد الفتح (صحیح مسلم کتاب الامارۃ جلد ۲ صـ ۱۴۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا الکبائر السبع: الشرک باللہ والتعرب بعد الہجرۃ (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن سہل بن ابی حثمۃ بسند حسن۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۹۲)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والذین اٰمنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ والذین اٰووا ونصروا اولٰئک ہم المؤمنون حقا لہم مغفرۃ ورزق کریم (الانفال-۷۴) وقال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان الذین اٰمنوا وہاجروا وجٰہدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ والذین اٰووا ونصروا اولٰئک بعضہم اولیآء بعض (الانفال-۷۲)

متفرق عنوانات

بڑا اور چھوٹا

بڑے کا احترام کرے، چھوٹے پر شفقت کرے [1]

اگر قرأتِ قرآنِ مجید، سنت کے علم اور ہجرت کے سلسلے میں سب برابر ہوں تو جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے، ایسی صورت میں چھوٹے کو امامت نہیں کرنی چاہیئے [2]

بڑے کی موجودگی میں چھوٹا کسی معاملے کو پیش نہ کرے، گفتگو کا آغاز بڑے کا حق ہے جب بڑا کسی معاملہ کو پیش کردے تو چھوٹا بھی وقتاً فوقتاً کوئی ضروری بات کہہ دے تو مضائقہ نہیں [3]

نماز باجماعت میں بڑے اگلی صف میں کھڑے ہوں نیچے پچھلی صف میں [4]

بڑوں کو برکت کا باعث سمجھے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من امتی من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا (رواہ احمد وسندہٗ حسن۔ بلوغ جزء اوّل ص۱۴۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم (رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان واسنادہٗ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جلد۳ ص۱۳۸۸) لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویعرف شرف کبیرنا (احمد وترمذی عن عبادۃ رضؓ۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء۲ ص۹۵۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم..... فان کانوا فی الھجرۃ سواءً فاقدمھم سنا (صحیح مسلم)

[3] ذھب عبدالرحمٰن لیتکلم قبل صاحبیہ۔ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر اکبر فصمت فتکلم صاحباہ وتکلم معھما (صحیح مسلم وفی البخاری نحوہٗ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلنی اولوا الاحلام منکم (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ مع اکابرکم (صحیح ابن حبان والحاکم۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص۵۵۸)

www.sirat-e-mustaqeem.net

زانی یا زانیہ

زانی یا زانیہ سے نکاح نہ کرے [1]

زانی اس بچے کا حقدار نہیں ہے جو زنا سے پیدا ہوا ہو، زانی کے لئے پتھر ہوں گے اور بچہ اس کو دیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا ہو (یعنی عورت کا شوہر یا مالک اس بچہ کا حقدار ہو گا) [2]

نوٹ: زانی اور زانیہ کے متعلق بقیہ مسائل مندرجہ ذیل عنوانات میں ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) زنا کا اعتراف صفحہ (۷۳۵)

(۲) زنا کی حد صفحہ (۷۲۶)

انتقام

برائی کے بدلے میں بھلائی کرے [3]

اگر ایسا نہ کر سکے تو صبر کرے، بدلہ نہ لے اور اگر بدلہ لے تو اتنی ہی تکلیف پہنچائے جتنی تکلیف اس نے پہنچائی ہے [4]

شعر و شاعری

شعر میں جھوٹ اور مبالغہ آمیز باتیں نہ کہے، جو کہے اس پر خود بھی عمل کرے، اللہ کا ذکر کثرت سے کرے اسلام کی مدافعت کرے اگر کسی کی ہجو کرے تو اس صورت میں کہ پہلے اس کی ہجو کی جا چکی ہو [5]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک وحرم ذلک علی المؤمنین (النور-۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولد للفراش وللعاھر الحجر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ (المؤمنون-۹۶)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصبرین (النحل-۱۲۶) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فلا یسرف فی القتل (بنی اسرائیل-۳۳)

[5] قال اللہ ذوالجلال والاکرام: والشعراء یتبعھم الغاوون ۝ الم تر انھم فی کل وادٍ یھیمون ۝ وانھم یقولون ما لا یفعلون ۝ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت وذکروا اللہ کثیرًا وانتصروا من بعد ما ظلموا (الشعراء-۲۲۴ تا ۲۲۷)

شعر میں اچھائی اور حکمت کی باتیں بیان کرے [1]
خلافِ شرع شعر نہ کہے اور نہ پڑھے [2]

تقدیر

تقدیر پر ایمان لائے [3]
تقدیر کے مسئلہ میں بحث اور غور و فکر نہ کرے [4]
اس بات پر یقین رکھے کہ کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی [5]
تقدیر کی وجہ سے عمل نہ چھوڑ بیٹھے بلکہ عمل کرتا رہے، تقدیر کو تسلی اور انکساری کا ذریعہ سمجھے یعنی جب کوئی مصیبت یا نقصان پہنچے تو اس کے غم میں نہ گھلے بلکہ یہ کہہ کر تسلی کرے کہ تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا اور جو کوئی نعمت یا عزت سے بہرہ ور ہو تو اترانہ جائے بلکہ یہ کہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس نے میری قسمت میں پہلے سے لکھ دیا تھا [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشعر بمنزلۃ الکلام فحسنہ کحسن الکلام وقبیحہ کقبیح الکلام (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہٗ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۸ صـ ۱۲۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلئ جوف رجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلئ شعرًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأھا، ان ذالک علی اللہ یسیر (الحدید-۲۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[4] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھم یختصمون فی القدر فکانما یفقأ فی وجھہ حب الرمان من الغضب فقال بھذا امرتم (رواہ ابن ماجۃ فی باب القدر من السنۃ عن عبداللہ بن عمرؓ وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ ۱۸۹)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا (التوبۃ-۵۱)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لکیلا تأسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اٰتٰکم (الحدید-۲۳) قالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل قال اعملوا فکل میسّر لما خلق لہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تقدیر کے متعلق یہ ایمان رکھے کہ وہ آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھی گئی ہے[1]
تقدیر کا انکار کرنے والوں کی عیادت نہ کرے، نہ ان کے جنازہ میں شرکت کرے، نہ ان کے پاس بیٹھے اور نہ ان کو سلام کرے[2]

اگر کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہے کہ "اگر میں ایسا کرتا" (تو یہ مصیبت مجھے نہیں پہنچتی) بلکہ یہ کہے:۔

قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ

ترجمہ:۔ یہ اللہ کی تقدیر ہے، اس نے جو چاہا کیا۔

"اگر" کا لفظ شیطانی کام (کا دروازہ) کھولتا ہے[3]

خوشی اور مسرّت

جب کوئی خوشی پہنچے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور سجدۂ شکر کرے[4]
خوشی کے موقع پر اترانہ جائے بلکہ اسے اللہ کا فضل سمجھے[5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السمٰوٰت والارض بخمسین الف سنۃ (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل امۃ مجوس ومجوس امتی الذین یقولون لا قدر، ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی ۱/۱۴۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱ ص ۱۴۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصابک شئ فلا تقل لو انی فعلت کذا کنا وکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان (صحیح مسلم کتاب القدر)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذالک لاحد الا المؤمن ان اصابتہ سرآء شکر فکان خیرا لہ (صحیح مسلم) اذا جاء امر سرور خر ساجدا للہ تعالیٰ (رواہ ابوداؤد فی الجہاد والترمذی فی ابواب السیر عن ابی بکرۃ رض وسندہٗ صحیح وفی الباب عن البراء، اخرجہ البیہقی فی المعرفۃ باسناد صحیح مرعاۃ المفاتیح جلد ۳ صہ ۳۸۸)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تفرحوا بما اٰتٰکم (الحدید-۲۳) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان اللہ لا یحب الفرحین (القصص-۷۶)

جب اپنی کسی خوش کر دینے والی چیز کو دیکھے تو کہے:۔

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ:۔ جو اللہ چاہے (وہی ملتا ہے) کسی میں کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے [1]

دوسرے کی خوشی پر اسے مبارک باد دے [2]

مصیبت زدہ

جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا جس مصیبت میں اس نے تم کو مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔

اس دعا کا پڑھنے والا اس مصیبت سے محفوظ رہتا ہے [3]

خضاب

جب بال سفید ہو جائیں تو خضاب ضرور لگائے [4]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولولا اذا دخلت جنتک قلت ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ (الکہف۔۳۹)

[2] قال کعب بن مالک فیلقانی الناس فوجا فوجا یھنئونی بالتوبۃ فدخلت المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فقام الی طلحۃ رض یھنئنی (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل رای مبتلیٰ فقال الحمد للہ لم یصبہ ذلک البلاء کائنا ما کان (رواہ الترمذی والبزار عن ابی ھریرۃ رض وسندھما حسن۔ مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۵ صـ ۷۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود والنصاریٰ لا یصبغون فخالفوھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

سیاہ خضاب نہ لگائے [۱]

وسمہ اور مہندی سے رنگنا بہتر ہے [۲]

صرف مہندی کے مقابلہ میں مہندی اور وسمہ ملا کر دونوں کے آمیزے سے رنگنا بہتر ہے اور زرد رنگ سے رنگنا سب سے بہتر ہے [۳]

اگر چند بال بھی سفید ہوں تو انہیں رنگ لیا جائے [۴]

معاہدہ

اگر کافروں سے کسی قسم کا معاہدہ ہو تو جب تک وہ معاہدہ کی پابندی کریں مسلمین بھی اس معاہدہ کی پابندی کریں [۵]

[۱] اتی بابی قحافۃ یوم فتح مکۃ ورأسہ ولحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ھذا بشیء واجتنبوا السواد (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۱۲۶۵)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما غیرتم بہ ھذا الشیب الحناء والکتم (رواہ الترمذی و ابوداؤد والنسائی وصححہ الترمذی)

[۳] مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن ھذا قال فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال ھذا احسن من ھذا ثم مر آخر قد خضب بالصفرۃ فقال ھذا احسن من ھذا کلہ (رواہ ابوداؤد وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صہ ۱۲۶۶)

[۴] عن عثمان بن عبداللہ قال دخلت علی ام سلمۃ رض فاخرجت الینا شعرا من شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مخضوبا (صحیح بخاری) قال انس رض لو شئت ان اعد شمطات کن فی رأسہ فعلت (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۵] قال اللہ تعالیٰ: فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم (التوبۃ-۷)

اگر کوئی مؤمن دار الحرب میں ہو اور وہ دین کے معاملہ میں مدد طلب کرے تو مسلمین کو چاہیئے کہ اس کی مدد کریں لیکن اس قوم کے مقابلہ میں نہیں جس سے مسلمین کا معاہدہ ہو[1]

عہد و پیمان جس کسی سے بھی کرے اسے پورا کرے[2]

صحبت

ایسے لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑائیں یا ان کا انکار کریں[3]

اچھی صحبت میں بیٹھے، بُری صحبت سے بچے[4]

نذر

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نذر نہ پیش کی جائے[5]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علیٰ قوم بینکم وبینھم میثاق (الانفال ۷۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ (رواہ احمد وسندہ قوی۔ بلوغ ۱۴/۱۱۸)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا (بنی اسرائیل ۳۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل غادر لواء یوم القیمۃ یعرف بہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: اذا سمعتم ایٰت اللہ یکفر بھا ویستھزأ بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلھم (النساء ۱۴۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی (رواہ ابوداؤد احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۹/۱۵۲)

[5] قال اللہ تعالیٰ: انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ (البقرۃ ۱۷۳)

ایسے کام کی نذر مانے جس کے کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہو، ایسے کام کی نذر نہ مانے جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو، اگر غلطی سے کسی نافرمانی کے کام کی نذر مان لی ہو تو اسے پورا نہ کرے، صرف جائز کام کی نذر پوری کرے [1]

ایسی چیز کی نذر نہ مانے جس چیز کا مالک نہ ہو، اگر مان لے تو اسے پورا نہ کرے [2]

اگر حالتِ کفر میں کوئی نذر مانی ہو تو اسلام لانے کے بعد اسے پورا کرے [3]

مالی نذر نہ مانی جائے [4]

ایسی نذر نہ مانے جس سے اپنی ذات کو جسمانی اذیت دینا مقصود ہو، نہ ایسی نذر پوری کرے [5]

نذر توڑنے کا وہی کفارہ ہے جو کفارہ قسم توڑنے کا ہے، اگر نذر کسی ایسے کام کی ہو جس کا کرنا گناہ ہے تو اس نذر کو توڑنا ضروری ہے اور اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے [6]

نوٹ :- قسم توڑنے کا کفارہ "قسم کھانا" کے عنوان میں صفحہ (۶۱۲) پر ملاحظہ فرمائیں۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصہ (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وفاء لنذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد (صحیح مسلم)

[3] قال عمر یا رسول اللہ انی نذرت فی الجاھلیۃ ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام قال اوف بنذرک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل (صحیح مسلم) وفی روایۃ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النذر وقال انہ لا یرد شیئا ولکنہ یستخرج بہ من البخیل (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ)

[5] رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیخا یھادی بین ابنیہ قالوا نذر ان یمشی قال ان اللہ تعالیٰ عن تعذیب ھذا نفسہ لغنی وامرہ ان یرکب (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفارۃ النذر کفارۃ الیمین (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ الیمین (رواہ ابو داؤد والنسائی والترمذی وسندہ حسن وروی احمد نحوہ عن عائشۃ الصدیقۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ صـ ۱۸۷)

اگر بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی ہو تو مسجد الحرام میں نماز پڑھ لے، نذر پوری ہو جائے گی [۱]
اگر کوئی شخص اپنی نذر کو اپنی زندگی میں پوری نہ کر سکا ہو تو اس کے ورثاء اس کی نذر کو پورا کریں [۲]

سفارش

حدود کی معافی کے لئے ہرگز سفارش نہ کرے [۳]
اگر کسی شخص کی سفارش کرے پھر اس سفارش پر وہ شخص جس کی سفارش کی تھی ہدیہ بھیجے تو اسے ہرگز قبول نہ کرے [۴]
عطائے صدقات اور دوسروں کی حاجت برآری کے لئے سفارش کرے [۵]

شکار

ایسے جانور جن کو شکار کرنے کی تربیت دی گئی ہو، اگر کسی جانور کا شکار کریں تو اس جانور کا کھانا حلال ہے بشرطیکہ شکاری نے جانور کو چھوڑتے وقت "بسم اللہ" کہی ہو اور جانور نے شکار کو پکڑ رکھا ہو، خود اس میں

[۱] قال رجل یا رسول اللہ انی نذرت لئن فتح اللہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم والمؤمنین مکۃ لاصلین فی بیت المقدس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھٰھنا فصل فوالذی بعث محمدا بالحق لو صلیت ھٰھنا لقضی عنک ذالک کل صلوٰۃ فی بیت المقدس (رواہ احمد وسندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۴ ص ۱۹۵ وروی ابوداؤد والدارمی نحوہ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جلد ۲ ص ۱۰۲۵)

[۲] ان سعدا استفتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ فتوفیت قبل ان یقضیہ فافتاہ ان یقضیہ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حالت شفاعتہ دون حد من حدود اللہ فھو مضاد اللہ فی امرہ (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ ص ۸۹)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شفع لاحد شفاعتہ فاھدی لہ ھدیۃ علیھا فقبلھا فقد اتی بابا عظیما من ابواب الربوا (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۱۰۹)

[۵] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءہ السائل او طلبت الیہ حاجۃ قال اشفعوا تؤجروا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب التحریض علی الصدقۃ والشفاعۃ جزء ۲ ص ۱۴۰)

سے کچھ نہ کھایا ہو[۱]

اگر شکاری جانور شکار میں سے کچھ کھالے تو پھر اس شکار کا گوشت نہ کھائے[۲]

اگر شکاری جانور کسی شکار کو مار ڈالے لیکن خود نہ کھائے تو اس شکار کا گوشت حلال ہے[۳]

اگر شکاری، جانور کے پکڑے ہوئے شکار کو زندہ پائے تو اسے ذبح کر کے کھائے[۴]

اگر کسی کے شکاری جانور کے ساتھ دوسرا کوئی شکاری جانور شکار کرنے میں شریک ہو جائے اور وہ شکار مرچکا ہو تو اس شکار میں سے کچھ نہ کھائے[۵]

اگر شکاری جانور کو سدھایا ہوا اور اس کو چھوڑتے وقت بسم اللہ کہی ہو تو اس کا شکار کھایا جا سکتا ہے۔ غیر سدھائے ہوئے شکاری جانور کا شکار نہ کھائے[۶]

حالت احرام میں بری شکار کرنا ناجائز ہے[۷]

اگر غیر سدھائے ہوئے شکاری جانور سے شکار کرے اور شکار زندہ مل جائے تو اسے ذبح کر کے کھالے[۸]

اگر تیر سے شکار کرے تو بسم اللہ کہہ کر تیر چھوڑے[۹]

۱ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: قل احل لکم الطیبٰت وما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونھن مما علمکم اللہ فکلوا مما امسکن علیکم واذکروا اسم اللہ علیہ (المائدہ-۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارسلت کلبک فاذکر اسم اللہ (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہٗ)

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اکل فلا تاکل فانما امسک علیٰ نفسہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادرکتہ قد قتل ولم یاکل منہ فکلہ (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہٗ)

۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امسک علیک فادرکتہ حیا فاذبحہ (صحیح مسلم)

۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان وجدت مع کلبک کلبا غیرہ وقد قتل فلا تاکل فانک لا تدری ایھما قتل (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہٗ)

۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما صدت بکلبک المعلم فذکرت اسم اللہ فکل (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہٗ)
قال اللہ تعالیٰ حرم علیکم صید البر ما دمتم حرما (المائدۃ - ۹۶)

۸ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما صدت بکلبک غیر معلم فادرکت ذکوتہ فکل (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہٗ)

۹ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رمیت بسھمک فاذکر اسم اللہ (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہٗ)

اگر بے پروں کا تیر ہو اور وہ تیر شکار کو زخمی کر دے تو اس شکار کو کھالے، اگر تیر عرضًا شکار پر لگے اور اس چوٹ سے شکار مر جائے تو اسے نہ کھائے [1]

اگر تیر لگنے کے بعد شکار غائب ہو جائے تو جب وہ ملے اور تیر کے علاوہ اس کے جسم پر کسی اور چیز کا نشان نہ ہو تو اسے اگر کھانا چاہے تو کھالے [2]

اگر شکار تین دن غائب رہنے کے بعد ملے اور تیر کے علاوہ اس کے جسم پر کسی اور چیز کا نشان نہ ہو تو اگر وہ سڑا نہ ہو تو اسے کھالے [3]

اگر شکار پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو اسے نہ کھائے [4]

کنکری نہ مارے کیوں کہ کنکری سے شکار نہیں ہو سکتا [5]

تصویر اور مورت

گھر میں تصویر نہ رکھے [6]

گھر میں کسی کی صورت بھی نہ رکھے [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ما خرق وما اصاب بعرضہ فقتلہ فانہ وقیذ فلا تاکل (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان غاب عنک یومًا فلم تجد فیہ الا اثر سہمک فکل ان شئت (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یدرک صیدہ بعد ثلاث فکلہ ما لم ینتن (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان وجدتہ غریقًا فی الماء فلا تاکل (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[5] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخذف وقال انہ لا یصاد بہ صید (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[7] عن میمونۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبح یومًا واجما وقال ان جبریل کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی، امَا واللہ ما اخلفنی ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط لہ، فامر بہ فاخرج، ثم اخذ بیدہ ماءً فنضح مکانہ فلما امسی لقیہ جبریل قال لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ (صحیح مسلم)

گھر میں ایسے گدّے یا تکیے بھی نہ رکھے جن میں تصویر بنی ہوئی ہو[1]

تصویر کسی پردے میں بھی نہیں ہونی چاہیئے[2]

اگر دیوار وغیرہ پر تصویر بنی ہوئی ہو تو اس کا سر کاٹ دے، اگر درخت کی تصویر ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے[3]

تصویر تو دراصل سر ہی ہے جب سر کاٹ دیا جائے تو تصویر نہیں رہتی[4]

ذی روح کی تصویر ہرگز نہ بنائے، ذی روح کی تصویر بنانے والے پر اس وقت تک عذاب ہوتا رہے گا جب تک وہ اس میں روح نہ پھونکے اور وہ ہرگز روح نہ پھونک سکے گا[5]

بچوں کے کھلونے اور گڑیاں گھر میں رکھنا جائز ہے لیکن ان کو طاق میں رکھے اور طاق پر پردہ ڈال دے[6]

[1] عن عائشة الصدیقة رض انها اشترت نمرقة فیها تصاویر فلما رآها رسول الله صلی الله علیه وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجهه الکراهیة قال ما بال هذه النمرقة قلت اشتریتها لك لتقعد علیها وتوسدها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیمة ان البیت الذی فیه الصورة لا تدخله الملئکة (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] عن عائشة الصدیقة رض انها کانت اتخذت علی سهوة لها سترا فیها تماثیل فهتکه النبی صلی الله علیه وسلم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال جبریل لرسول الله صلی الله علیه وسلم مر برأس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع، فیصیر کهیئة الشجرة فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم (رواه ابوداؤد وسنده صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۱۲۷۵}$)

[4] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصورة الرأس فاذا قطع الرأس فلا صورة (رواه الاسماعیلی فی معجمه عن ابن عباس۔ سنده صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۲/۷۱۸)

[5] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صوّر صورة فان الله معذّبه حتی ینفخ فیه الروح ولیس بنافخ فیها ابدًا (صحیح بخاری)

[6] عن عائشة رض قالت قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم من غزوة تبوك او حنین وفی سهوتها ستر فهبّت ریح فکشفت ناحیة الستر عن بنات لعائشة لُعب فقال ما هذا یا عائشة؟ قالت بناتی ورأی بینهن فرسًا له جناحان من رقاع (رواه ابوداؤد وسنده صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰة جزء ۲ صہ ۹۷۴)

حکومت کا فرض ہے کہ تمام مورتوں کو مسمار کرادے [1]

صلیب

اگر گھر کی کسی چیز میں صلیب ہو تو اسے توڑ ڈالے [2]

محبت اور بغض

سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرے، اللہ تعالیٰ کے برابر کسی سے محبت نہ کرے، اللہ تعالیٰ کے برابر کسی اور سے محبت کرنا شرک ہے [3]

جس کسی سے محبت کرے اللہ تعالیٰ کے لئے کرے [4]

انسانوں میں سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کرے [5]

اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرے [6]

[1] عن ابی الہیاج عن علی قال ابعثک علیٰ ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدع تمثالا الا طمستہ (صحیح مسلم)

[2] عن عائشۃ الصدیقۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یترک فی بیتہ شیئا فیہ تصالیب الا نقضہ (صحیح بخاری)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً یحبونہم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ (البقرۃ۔ ۱۶۵)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان: من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد اذ انقذہ اللہ کما یکرہ ان یلقی فی النار (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (صحیح بخاری کتاب الایمان)

[6] قال عمر یا رسول اللہ لانت احب الی من کل شیء الا من نفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا والذی نفسی بیدہ حتی اکون احب الیک من نفسک فقال لہ عمر فانہ الان واللہ لانت احب الی من نفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الان یا عمر (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مؤمن سے ضرور محبت کرے، اگر ایسا نہیں کرے گا تو ایماندار نہیں ہو سکتا [1]

جب اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کرے تو اس کے گھر جا کر اس سے کہے مجھے آپ سے اللہ کے لئے محبت ہے [2]

اللہ تعالیٰ کے اور مسلمین کے دشمنوں سے محبت نہ کرے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں سے دوستی و محبت نہ کرے [3]

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا دعوی ہو تو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے [4]

کسی مسلم سے بغض نہ رکھے [5]

جب کسی مسلم بھائی سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے تو اس سے ملاقات کرتا رہے، اگر وہ کسی دوسرے مقام پر ہو تو اس سے ملاقات کرنے کے لئے سفر کرے، ایسے آدمی سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: والذی نفسی بیدہ لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[2] قال رجل یا رسول اللہ انی لاحب ھذا الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل اعلمتہ بذلک؟ قال لا، قال قم فاعلمہ، قال فقام الیہ فقال یا ھذا واللہ انی لاحبک فی اللہ قال احبک الذی احببتنی لہ (وفی لفظ) قم فاخبرہ تثبت المودۃ بینکم (رواہ احمد وابن حبان والحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۹/۱۵۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ ۳/۱۳۹۶) اذا احب احدکم صاحبہ فلیاتہ فی منزلہ فلیخبرہ انہ یحب للہ (احمد۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۱۱۳)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء (الممتحنۃ-۱) قال اللہ عزوجل لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم (المجادلۃ-۲۲)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی (اٰل عمران-۳۱)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا رجل کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ھذین حتی یصطلحا (صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ: وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتباذلین فی (رواہ مالک وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ ۳/۱۳۹۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا قال این ترید قال اخا لی فی ھذہ القریۃ قال ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا قال لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ (صحیح مسلم)

فتنے

فتنوں کے زمانہ میں جماعت المسلمین اور اس کے امیر کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہے، اگر جماعت المسلمین اور اس کا امیر نہ ہو تو بھی کسی فرقہ میں شامل نہ ہو بلکہ تمام فرقوں سے علیٰحدہ رہے خواہ اسے کیسی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے [1]

فتنوں کے زمانہ میں کسی پناہ گاہ میں چھپ کر بیٹھ جائے یا اپنے اونٹوں یا بکریوں میں چلا جائے یا اپنے کھیت میں زندگی گذارے، اگر نہ اونٹ ہوں اور نہ بکریاں اور نہ زمین تو تلوار کی دھار توڑ کر حتی الوسع کسی پناہ گاہ میں جاکر پناہ لے [2]

جب مسلم معاشرہ میں اختلاف رونما ہو، خانہ جنگی شروع ہو جائے تو اس وقت اگر کوئی پناہ کی جگہ نہ مل سکے تو اپنے گھر میں بیٹھا رہے، زبان کو روکے، اچھی بات کو لازم پکڑے، بری بات کو چھوڑ دے، عوام کی اصلاح سے قطع نظر کرے اور اپنی اصلاح میں لگ جائے [3]

[1] عن حذیفة..... قلت فهل بعد ذلك الخير من شر؟ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم، دعاة على ابواب جهنم من اجابهم اليها قذفوه فيها، قلت يا رسول الله صفهم لنا قال هم من جلدتنا ويتكلمون بالسنتنا، قلت فما تامرني ان ادركني ذلك؟ قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم، قلت فان لم تكن لهم جماعة ولا امام؟ قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجرة حتى يدركك الموت وانت على ذلك (صحیح بخاری کتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب الامارة)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي، من تشرف لها تستشرفه فمن وجد ملجأ او معاذا فليعذ به (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفي رواية الا فاذا وقعت فمن كان له ابل فيلحق بابله ومن كان له غنم فليلحق بغنمه ومن كانت له ارض فليلحق بارضه فقال رجل يا رسول الله ارأيت من لم تكن له ابل ولا غنم ولا ارض قال يعمد الى سيفه فيدق على حده بحجر ثم لينج ان استطاع النجاء (صحیح مسلم)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الزم بيتك واملك عليك لسانك وخذ ما تعرف ودع ما تنكر وعليك بأمر خاصة نفسك ودع امر العامة (رواه الترمذی وصححه)

اگر کوئی شخص قتل کرنے کے ارادے سے آئے تو ابنِ آدم کی طرح بن جائے (جس نے اپنے بھائی سے کہا تھا کہ تم مجھے قتل کرتے ہو تو کردو، میں تمہیں قتل نہیں کروں گا) [1]

نامحرم

کسی عورت کے جسم کی کیفیت اور خدوخال کسی غیر محرم سے بیان نہ کرے [2]

کوئی مرد کسی نامحرم شادی کے قابل عورت کے ساتھ رات نہ گذارے [3]

کسی غیر محرم عورت کے پاس تنہائی میں نہ جائے حتی کہ دیور، جیٹھ بھی اپنی بھاوج کے پاس تنہائی میں نہ جائیں [4]

مخنث بھی کسی غیر محرم کے گھر نہ جائے [5]

کوئی عورت کسی غیر محرم کے ساتھ سفر نہ کرے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یمنع احدکم اذ جاءہ من یرید قتلہ ان یکون مثل ابن آدم، القاتل فی النار والمقتول فی الجنۃ (رواہ احمد و ابوداؤد وسندہ جید بلوغ الامانی جزء ۱۶ ص ۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتھا لزوجھا کانہ ینظر الیھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم (صحیح مسلم کتاب السلام)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل بامرأۃ الا ومعھا ذو محرم (صحیح مسلم کتاب الحج) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ أرأیت الحمو فقال الحمو الموت (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب السلام)

[5] عن ام سلمۃ أن مخنثا کان عندھا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت فقال لاخی ام سلمۃ یا عبد اللہ ابن ابی امیۃ ان فتح اللہ علیکم الطائف غدا فانی ادلک علی بنت غیلان فانھا تقبل باربع وتدبر بثمان فسمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یدخل ھؤلاء علیکم (صحیح مسلم کتاب السلام)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم (صحیح مسلم کتاب الحج)

www.sirat-e-mustaqeem.net

نامحرم کی باتیں مزا لینے کے لئے نہ سنے، نہ نامحرم کو ہاتھ لگائے، نہ نامحرم کی طرف بری نیت سے جائے، نہ بُری نیت سے بات کرے، نہ نامحرم کو دیکھے [1]

عورت کو چاہیئے کہ نامحرم مرد کے سامنے اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کرے [2]

تاوان

اگر کسی دوسرے کی چیز کو قصداً توڑ دے تو اس کے بدلہ میں ویسی ہی چیز اس کے مالک کو دیدے [3]

اگر برتن توڑنے سے کھانا ضائع ہو جائے تو کھانے کے بدلے کھانا دے [4]

اگر مویشی کسی کو زخمی کر دے تو مالک پر اس کا کوئی تاوان نہیں [5]

اگر رات کے وقت مویشی کسی باغ وغیرہ کا نقصان کرے تو مویشی کا مالک اس نقصان کا ذمہ دار ہوگا [6]

اگر کوئی شخص کنویں میں گر کر مر جائے، یا کنواں کھودنے کے دوران مر جائے یا زخمی ہو جائے یا کان کھودنے کے دوران مر جائے یا زخمی ہو جائے تو کسی پر تاوان نہیں [7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاذنان زناهما الاستماع، واليدين زناهما البطش، والرجل زناها الخطا، والعين زناها النظر (صحیح مسلم کتاب القدر) وزنا اللسان المنطق (صحیح بخاری کتاب الاستئذان)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا يبدين زينتهن الا لبعولتهن الخ (النور-۳۱)

[3] فدفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصحفة الصحيحة الى التي كسرت صحفتها وامسك المكسورة في البيت التي كسرت (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام بطعام وإناء بإناء (رواہ الترمذی وصححہ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحها جبار (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان على اهل الحوائط حفظها في النهار، وان ما افسدت المواشي بالليل ضامن على اهلها (رواہ البیہقی وابوداؤد وابن ماجۃ ومالک وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل۔ جزء ۳ ص ۷۹ تا ۸۱)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحها جبار، والبئر جبار، والمعدن جبار (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ البئر جرحها جبار، والمعدن جرحها جبار (صحیح مسلم)

اسلام قبول کرنا

جب کوئی شخص اسلام قبول کرے تو اسے چاہیئے کہ بیری کے پتے پانی میں جوش دے کر اس پانی سے نہائے [1]

اسلام قبول کرتے وقت کلمۂ شہادت پڑھے یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ [2]

پھر جس شخص کے ہاتھ پر وہ اسلام قبول کرے اسے چاہیئے کہ اس نو مسلم کو نماز سکھائے اور اس سے کہے کہ مندرجہ ذیل الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

ترجمہ :- اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت پر چلا، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما [3]

اگر کوئی شخص کراہت کے ساتھ اسلام قبول کرے تو اس کے اسلام کو قبول کرلے [4]

اگر کوئی غلام دارالحرب سے بھاگ کر دارالاسلام آجائے اور اسلام قبول کرلے تو اہل اسلام کے نزدیک وہ آزاد سمجھا جائے گا، اسے اس کے مالکوں کے حوالے نہیں کیا جائے گا [5]

[1] عن قیس انه اسلم فامره النبی صلی اللہ علیه وسلم ان یغتسل بماء وسدر (رواه ابن خزیمة وسنده صحیح. صحیح ابن خزیمة - جزء اول صـ ۱۲۶)

[2] فاغتسل ثمامة ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله (صحیح بخاری کتاب المغازی باب وفد بنی حنیفة)

[3] کان الرجل اذا اسلم علمه النبی صلی اللہ علیه وسلم الصلاة ثم امره ان یدعو بهؤلاء الکلمات اللهم اغفرلی الخ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل التهلیل)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لرجل اسلم قال احبنی کارها قال اسلم وان کنت کارها (رواه احمد وسنده صحیح - بلوغ الامانی ۱/۹۲)

[5] خرج عبدان الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعنی یوم الحدیبیة قبل الصلح فکتب الیهم مواليهم الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان یردهم وقال هم عتقاء اللہ عز وجل (رواه ابوداؤد والترمذی وسنده صحیح. نیل الاوطار جزء ۸ صـ ۹)

اگر میاں بیوی دونوں ساتھ اسلام قبول کریں تو وہ بدستور میاں بیوی رہیں گے، اگر بیوی یہ جانتے ہوئے کہ شوہر نے اسلام قبول کر لیا ہے کسی اور سے نکاح کر لے تو نکاح فسخ کر کے اُسے پہلے شوہر کے حوالہ کیا جائے[1]

اگر میاں بیوی کے اسلام قبول کرنے میں کچھ وقفہ ہو تب بھی وہ دونوں پہلے ہی نکاح پر میاں بیوی رہیں گے، دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں[2]

زمانہ

زمانہ کو بُرا نہ کہے اس لئے کہ زمانہ کا اُلٹ پھیر تو اللہ تعالیٰ کرتا ہے[3]

مخنّث

عورتوں کو چاہیئے کہ مخنث سے پردہ کریں[4]

ایسے مردوں کو جو عورتوں کی مشابہت کریں اور ایسی عورتوں کو جو مردوں کی مشابہت کریں گھر میں نہ آنے دے، اگر آجائیں تو فوراً گھر سے نکال دے[5]

[1] اسلمت امرأۃ فتزوجت فجاء زوجها الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد اسلمت معها و علمت باسلامی فنزعها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن زوجها الاخر وردها الی زوجها الاول (رواہ ابن الجارود واحمد وابوداؤد والترمذی وحسنہ وصححہ الحاکم۔ المنتقی لابن الجارود ص ۲۵۵ وصححہ الذہبی۔ المستدرک جزء ۲ ص ۲۰)

[2] عن ابن عباس رضؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رد ابنتہ زینب علی ابی العاص ابن الربیع وکان اسلامها قبل اسلامہ بست سنین علی النکاح الاول ولم یحدث شهادۃ ولا صداقا (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۲۰۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسب بنو آدم الدهر وانا الدهر بیدی الامر اقلب اللیل والنهار (صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

[4] عن ام سلمۃ ان مخنثا کان عندها ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت فقال لاخی ام سلمۃ یا عبد اللہ بن ابی امیۃ ان فتح اللہ علیکم الطائف غدا فانی ادلک علی بنت غیلان فانها تقبل بار بع وتدبر بثمان فسمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یدخل هؤلاء علیکم (صحیح مسلم کتاب السلام)

[5] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوهم من بیوتکم فاخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلانۃ (صحیح بخاری)

دجال

دجال سیدھی آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، اس کو ہر مسلم پڑھ لے گا، اس کے ساتھ دو نہریں جاری ہوں گی، ایک نہر کا پانی بظاہر سفید نظر آئے گا، دوسری نہر میں بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی، جو شخص اسے پائے وہ بھڑکتی ہوئی آگ کی نہر میں جائے، آنکھ بند کرلے اور سر جھکا کر اس میں سے پانی پیئے اس لئے کہ وہ شیریں اور ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس نہر میں پانی نظر آئے گا وہ درحقیقت آگ ہوگی[1]

جو شخص دجال کو پائے اسے چاہیئے کہ اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھے، وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور چالیس دن زمین میں رہے گا، پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن ایک مہینہ کے برابر اور تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا، ان ایام میں معمولی ایام کے اندازے کے مطابق نمازیں پڑھی جائیں[2] (یعنی گھڑی سے معلوم کرلیا جائے کہ اگر ۲۴ گھنٹے کا دن ہوتا تو کس وقت ختم ہوتا، کس وقت شروع ہوتا، کس وقت ظہر کا وقت ہوتا، کس وقت عصر کا وقت ہوتا، وغیرہ وغیرہ)

دجال سے دور رہنے کی کوشش کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ فتنہ میں مبتلا ہوجائے[3]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسیح الدجال اعور العین الیمنی وفی روایۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرأہ کل مسلم وفی روایۃ معہ نھران یجریان احدھما رأی العین ماء ابیض والآخر رأی العین نار فأتجج فاما ادرکن احد فلیأت النھر الذی یراہ نارا ولیغمض ثم لیطأطئ رأسہ فیشرب منہ فانہ ماء بارد وفی روایۃ اما الذی ترون انہ ماء نار (صحیح مسلم)

[2] عن النواس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکھف انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشھر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ أتکفینا فیہ صلاۃ یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ (صحیح مسلم) وفی روایۃ من قرأ ثلاث آیات من اول الکھف عصم من فتنۃ الدجال (رواہ الترمذی فی ابواب فضائل القرآن وصححہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال فلینأ عنہ فواللہ ان الرجل لیأتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبھات (رواہ ابوداؤد واسنادہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صہ ۱۵۱۵)

قیافہ شناسی

قیافہ شناسی میں کوئی مضائقہ نہیں، قیافہ شناسی سے جو معلومات ہو اس کو بطور تائید استعمال کیا جا سکتا ہے [1]

مذاق

کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے [2]

اگر کسی سے بطور خوش طبعی و ظرافت مذاق کرے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن ایسے مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولے [3]

ایسا مذاق جس میں جھوٹ شامل ہو سنے بھی نہیں [4]

ایسا مذاق نہ کرے جس سے دوسرے کو ملال ہو [5]

[1] عن عائشۃ رض قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیّ مسروراً تبرق اسارير وجهه فقال الم تری ان مجززاً نظر آنفا الی زید بن حارثة واسامة بن زید فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یآایها الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیراً منهم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیراً منهن (الحجرات ۔۱۱)

[3] قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا (رواہ الترمذی واحمد وسندہٗ حسن بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۲۶۹ و روی الطبرانی نحوہٗ فی الصغیر وسندہٗ حسن مجمع الزوائد جزء ۸ ص ۸۹) ان رجلا استحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی حاملک علی ولد ناقة قال ما اصنع بولد الناقة؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهل تلد الابل الا النوق (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۳۶۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للذی یحدث القوم ثم یکذب لیضحکهم ویل له وویل لهم (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہٗ حسن۔ بلوغ جزء ۱۹ ص ۲۶۸)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمار اخاک ولا تمازحه (رواہ الترمذی وسکت علیہ الحافظ العسقلانی فتح الباری جزء ۱۳ ص ۱۴۲)

کسی کے مال کو مذاق میں بھی نہ لے [1]
مذاق میں بھی کسی مسلم کو نہ ڈرائے [2]

وسوسہ

اگر دل میں کوئی شیطانی وسوسہ آئے تو اس کو زبان سے نہ نکالے اور نہ اس پر عمل کرے [3]
اگر دل میں یہ وسوسہ آئے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے تو اس خیال کو دفع کرے، اللہ کی پناہ طلب کرے یعنی اعوذ باللہ پڑھے اور پھر یہ پڑھے :- اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ (میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا [4]

جب شیطان برائی سے ڈرائے (یعنی نیک کام کے انجام کو برا کر کے دکھائے) اور حق کی تکذیب کا وسوسہ ڈالے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے، اگر حق کی تصدیق اور خیر کا خیال دل میں آئے تو یہ سمجھے کہ یہ

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاخذن احدکم متاع اخیہ جادًّا ولا لاعبًا (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وحسنہ۔ نیل الاوطار جزء ۵ صہ ۲۶۸)

[2] عن عبد الرحمٰن قال حدثنا اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہم کانوا یسیرون مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنام رجل منہم فانطلق بعضہم الی حبل معہ فاخذہ ففزع فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلمًا (رواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری واسنادہ لا باس بہ۔ نیل الاوطار جزء ۵ صہ ۲۶۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورہا ما لم تعمل بہ او تتکلم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطٰن احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق و صحیح مسلم کتاب الایمان) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ھذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فمن وجد من ذٰلک شیئًا فلیقل اٰمنت باللہ ورسلہ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

اللہ کی طرف سے ہے لہٰذا الحمد للہ پڑھے [۱]

اگر کسی غیر محرم عورت پر نظر پڑ جائے اور اس کا خیال دل میں آئے تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس سے اپنی خواہش پوری کرے، اس طرح شیطانی وسوسہ دور ہو جائے گا [۲]

مرد

مرد عورتوں پر حکمران ہیں [۳]

مردوں کو عورت پر ایک درجہ فضیلت ہے [۴]

مرد غیر محرم عورت کے پاس تنہائی میں نہ جائے [۵]

اگر یکایک نامحرم پر نظر پڑ جائے تو فوراً نگاہ پھیر لے [۶]

کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور نہ دو مرد ایک کپڑے میں ننگے لیٹیں یا بیٹھیں [۷]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان لمۃ بابن آدم وللملک لمۃ فاما لمۃ الشیطان فایعاد بالشر وتکذیب بالحق ولما لمۃ الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ ومن وجد الاخرای فلیتعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ثم قرأ الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشآء (رواہ الترمذی وحسنہ ۲/۳۳۴)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعھا فان ذلک یرد ما فی نفسہ (صحیح مسلم)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الرجال قوامون علی النسآء (النسآء-۳۴)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وللرجال علیھن درجۃ (البقرۃ-۲۲۸)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النسآء (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثھما الشیطان (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صہ ۹۳۵)

[۶] عن جریر سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجأۃ فامرنی ان اصرف بصری (صحیح مسلم)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل..... ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد (صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مرد، عورت کی مشابہت نہ کرے [1]

مرد، عورت سے مصافحہ نہ کرے [2]

مردوں کے لئے عورت سے زیادہ بڑا فتنہ کوئی نہیں لہذا مرد کو چاہیئے کہ عورت سے ہوشیار رہے [3]

بیویوں کے ساتھ اچھی طرح رہے [4]

عورت

عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے [5]

عورت بغیر محرم کے حج کے لئے بھی نہ جائے [6]

عورت کو حکمران نہ بنائے [7]

عورت چھپانے کی چیز ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے غور سے دیکھتا ہے، اسے خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے، وہ مرد کے لئے شیطان بن کر آتی ہے اور شیطان بن کر جاتی ہے [8]

[1] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبہین من الرجال بالنسآء (صحیح بخاری)

[2] انی لا اصافح النساء (نسائی۔ سندہ صحیح۔ بلوغ ۱۷/۳۵۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النسآء (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتقوا النسآء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النسآء (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستوصوا بالنسآء خیرًا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر امرأۃ الا مع ذی محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حج النسآء وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحجن امرأۃ الا ومعہا ذو محرم (رواہ عبدالرزاق والدارقطنی وصححہ ابوعوانۃ۔ فتح الباری ۴/۴۴۶) قال رجل یا رسول اللہ انی اریدان اخرج فی جیش کذا وکذا وامرأتی تریدالحج فقال اخرج معہا (صحیح بخاری)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یفلح قوم ولوا امرہم امرأۃ (صحیح بخاری)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفہا الشیطان (رواہ الترمذی واسنادہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۳۳) ان المرأۃ تقبل فی صورۃ شیطان وتدبر فی صورۃ شیطان (صحیح مسلم)

کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے اور نہ دو عورتیں ایک کپڑے میں ننگی لیٹیں یا بیٹھیں [1]

کوئی عورت کسی دوسری عورت کے خدوخال اپنے شوہر سے اس طرح بیان نہ کرے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے [2]

عورت کی گواہی کو ایک مرد کی گواہی کا نصف سمجھے [3]

عورت کا جہاد حج ہے [4]

عورت اگر ضرورتاً جہاد کو جائے تو زخمی مجاہدین کو پانی پلائے، ان کی مرہم پٹی کرے، بیماروں کی تیمارداری کرے مقتول اور مجروح لوگوں کو مناسب مقام پر منتقل کرے [5]

عورت صنف نازک ہے، اس کو شیشے کے مانند نازک سمجھے، اس کی نزاکت کا ہر معاملہ میں خیال رکھے [6]

عورت، مرد سے مصافحہ نہ کرے [7]

عورت بھی کسی دشمن کو پناہ دے سکتی ہے، حکومت کو چاہیئے کہ اسکی پناہ کو تسلیم کرے [8]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتھا لزوجھا کانہ ینظر الیھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان (البقرۃ-۲۸۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھادکن الحج (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب جہاد النساء)

[5] عن ربیع قالت کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نسقی ونداوی الجرحی ونرد القتلی الی المدینۃ وفی روایۃ نسقی القوم ونخدمھم ونرد القتلی والجرحی الی المدینۃ (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[6] کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حاد یقال لہ انجشۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشۃ، لا تکسر القواریر وفی روایۃ رویدک یا انجشۃ سوقک بالقواریر (صحیح بخاری کتاب الادب باب المعاریض)

[7] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للمرأۃ قد بایعتک کلامًا یکلمھا بہ واللہ ما مست یدہ ید امرأۃ قط فی المبایعۃ (صحیح بخاری کتاب التفسیر و صحیح مسلم کتاب الامارۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اصافح النساء (رواہ النسائی واحمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱، ص ۳۵)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام ھانی اجرنا من اجرت (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

عورت کو تعلیم و تربیت حاصل کرنی چاہیئے[1]۔ عورت، مرد کی مشابہت نہ کرے[2]۔ عورت کو چاہیئے کہ ہاتھ رنگ لے[3]

نابالغ بچّے

نمازِ صبح سے پہلے، دوپہر اور نمازِ عشاء کے بعد، ان تین اوقات کے علاوہ نابالغ بچّوں کو گھروں میں داخل ہونے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں[4]۔ نابالغ پر حد نہ جاری کی جائے[5] بچے کی عمر جب سات سال کی ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دے اور جب دس سال کی عمر ہو تو اسے نماز ترک کرنے پر مارے اور نماز پڑھوائے[6] بچّے کو ادب سکھائے، اسے تنبیہ کرتا رہے، اللہ تعالےٰ کے معاملہ میں اسے ڈراتا رہے، ضرورتاً سزا بھی دے لیکن چہرہ پر نہ مارے[7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل کانت عندہ ولیدۃ فعلمھا فاحسن تعلیمھا، وادبھا فاحسن تادیبھا، ثم اعتقھا وتزوجھا فلہ اجران (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للشفاء بنت عبداللہ الا تقیہ، علیھا حفصۃ کما علمتیھا الکتابۃ (رواہ الحاکم ۴/۵۶ وسندہ صحیح ورواہ ایضاً احمد وابوداؤد التعلیقات للالبانی علی حقوق النساء فی الاسلام لمحمد رشید رضا ص ۱۷)

[2] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال (صحیح بخاری)

[3] ان ھند ابنۃ عتبۃ قالت یا نبی اللہ بایعنی قال لا ابایعک حتی تغیری کفیک کانھما کفا سبع (ابوداؤد کتاب الرجل ۲/۲۳۰ سکت عنہ المنذری۔ عون المعبود ۴/۱۲۶)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یٰایھا الذین اٰمنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلاث مرات، من قبل صلوٰۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظھیرۃ ومن بعد صلوٰۃ العشاء ثلث عورات لکم لیس علیکم ولا علیھم جناح بعدھن طوافون علیکم بعضکم علیٰ بعض کذٰلک یبین اللہ لکم الایٰت واللہ علیم حکیم ٥ واذا بلغ الاطفال منکم الحلم فلیستاذنوا (النور۔ ۵۸۔۵۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القلم قد رفع عن ثلاثۃ عن المجنون حتی یبرء وعن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یعقل وفی روایۃ حتی یحتلم وفی روایۃ حتی یبلغ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح ورواہ البخاری فی صحیحہ موقوفاً تعلیقاً ورواہ ابوداؤد والحاکم نحوہ عن عائشۃ الصدیقۃ۔ ورواہ الترمذی نحوہ وھو حدیث صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۸۰۔ صححہ الحاکم والذھبی۔ المستدرک ۲/۵۹)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر (رواہ ابوداؤد عن ابن عمرو وسندہ صحیح۔ مرعاۃ۔ ۲/۱۰)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترفع العصا عن اھلک واخفھم فی اللہ عزوجل (طبرانی الاوسط الصغیر ص ۲۲ وسندہ جید۔ نیل ۶/۱۸۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجہ (صحیح مسلم)

عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول

(قیامت کے قریب) عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے۔ وہ عادل حکمراں ہونگے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ساقط کر دیں گے، مال بہا بہا پھرے گا، کوئی اُسے قبول نہیں کرے گا، اس زمانہ میں ایک سجدہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہوگا[1] جوان اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی، کوئی ان پر سواری نہیں کریگا، کینہ، بغض اور حسد باقی نہیں رہے گا[2] عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام ایسے وقت پر نازل ہوں گے کہ مسلمین جنگ کے لئے صفیں بنا رہے ہوں گے، اسی اثناء میں اقامت ہوگی، عیسٰی علیہ السلام امامت کرینگے پھر آپ دجال کو قتل کریں گے[3] عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام دمشق کے شرقی سفید مینار کے پاس اتریں گے، وہ دو زرد چادریں اوڑھے ہوں گے۔ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے[4] ان کے زمانے میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک انار سے ایک جماعت سیر ہو جائے گی، لوگ انار کے چھلکے کے سایہ میں بیٹھیں گے، ایک اونٹنی کا دودھ ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگا[5] ان ہی کے زمانہ میں یاجوج ماجوج نکلیں گے[6] عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے[7] ان کے زمانہ میں اسلام کے علاوہ تمام ادیان مٹ جائینگے۔ ان کے زمانہ میں ایسا امن ہوگا کہ شیر اور اونٹ، تیندوے اور بیل، بھیڑیئے اور بکریاں ساتھ کھائیں گے۔ بچے سانپوں سے کھیلیں گے، سانپ بچوں کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ وہ چالیس سال زندہ رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوگا۔ مسلمین ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے[8] جو شخص ان سے ملاقات کرے اسے چاہئے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچا دے[9]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیر من الدنیا وما فیھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)۔

[2] ولیترکن القلاص فلا یسعٰی علیھا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد (صحیح مسلم)

[3] فبینا ھم یعدون القتال لیسون الصفوف اذا اقیمت الصلوٰۃ فینزل عیسٰی ابن مریم (صلی اللہ علیہ وسلم) فامھم یقتلہ اللہ بیدہ (صحیح مسلم)

[4] فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین (صحیح مسلم)

[5] فیومئذ تاکل العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفئ الفئام من الناس (صحیح مسلم) [6] ویبعث اللہ یاجوج وماجوج (صحیح مسلم)

[7] لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنینھما (صحیح مسلم کتاب الحج ۱/۵۲۷)

[8] انہ نازل یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک اللہ فی زمانہ المسیح الدجال و تقع الامنۃ علی الارض حتی ترتع الاسود مع الابل والنمار مع البقر والذئاب مع الغنم ویلعب الصبیان بالحیات لا تضرھم فیمکث اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون ویدفنون (رواہ احمد عن ابی ہریرۃؓ صححہ احمد محمد شاکر ۱۸/۴۸ و ۱۸/۱۸۶) [9] من لقیہ منکم فلیقرئہ منی السلام (احمد عن ابی ہریرۃؓ۔ صححہ احمد شاکر ۱۵/۱۲۲)

شیاطین اور جنّات

مغرب کے قریب شیطان روئے زمین پر پھیل جاتے ہیں لہٰذا اس وقت بچوں کو اور مویشی کو گھر میں روک لے اور جب رات کی ایک ساعت گذر جائے تو پھر انہیں چھوڑ دے [1]

شیطان خون کے ساتھ گردش کرتا ہے لہٰذا اپنے متعلق کسی کو بدگمانی میں مبتلا نہ ہونے دے اور شیطان سے ہمیشہ ہوشیار رہے [2]

شیاطین کاہنوں کے پاس آتے ہیں، پھر وہ ان سے فرشتوں سے سنی ہوئی ایک سچی بات بیان کرتے ہیں، کاہن اس میں سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں لہذا کاہنوں کی بات کا قطعاً اعتبار نہ کرے [3]

بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے لہٰذا جب کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھتکارے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے [4]

نوٹ:۔ خواب کے متعلق مفصل ہدایات "خواب" کے عنوان میں صفحہ (۵۲۳) پر ملاحظہ فرمائیں۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنح اللیل فکفوا صبیانکم فان الشیاطین تنتشر حینئذ فاذا ذھب ساعۃ من العشآء وفی روایۃ من اللیل فخلوھم (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس ۴/۱۵۵)
وفی روایۃ لا ترسلوا مواشیکم (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ ۲/۲۰۵)

[2] عن صفیۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلاً فمر رجلان... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انھا صفیۃ بنت حیی فقالا سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما سوءاً او قال شیئا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۱۵۰)

[3] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الملائکۃ تنزل فی العنان وھو السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکھان فیکذبون معھا مائۃ کذبۃ من عند انفسھم (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ ۴/۱۳۵)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحلم من الشیطان فاذا حلم احدکم حلما یخافہ فلیبصق عن یسارہ و لیتعوذ باللہ من شرھا فانھا لا تضرہ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق)

شیطان انسان کی ناک کے بانسے پر رات گذارتا ہے لہٰذا جب جاگے تو وضو کرے اور تین مرتبہ ناک صاف کرے [۱]

جنات سانپ کی شکل میں آدمیوں کے گھر میں آباد ہو جاتے ہیں لہٰذا گھر کے سانپوں کو فوراً قتل نہ کرے بلکہ ان کو تین دن تک خبردار کرے، اگر وہ چلے جائیں تو فبہا ورنہ ان کو قتل کر دے اس لئے کہ وہ شیطان یعنی کافر ہیں [۲]

شیطان مدہوش اور حیران بھی بنا دیتا ہے، خبطی بھی بنا دیتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کا علاج سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے کرے [۳]

جماہی شیطان کی طرف سے واقع ہوتی ہے، جب جماہی لینے والا "ہا" کی آواز نکالتا ہے تو شیطان ہنستا ہے اور جب جماہی لینے والا منہ کھولتا ہے تو شیطان جسم کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جب جماہی آئے تو اُسے

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من منامہ فتوضأ فلیستنثر ثلاثا فان الشیطان یبیت علی خیشومہ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس ۴/۱۵۳)

[۲] قال عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امر بقتل الحیات قال ابولبابۃ انہ نھی بعد ذلک عن خوامر البیوت (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الجن ۴/۱۵۴ وروی مسلم نحوہ فی کتاب الحیات ۲/۲۹۴) وفی روایۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن قتل الجنان التی فی البیوت (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۱۵۶ وصحیح مسلم۔ ۲/۲۹۴) دخل فتی (بیتہ) فاذا بحیۃ عظیمۃ منطویۃ علی الفراش فاھوی الیھا بالرمح فما یدری ایھما کان اسرع موتا الحیۃ ام الفتی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بالمدینۃ جنا قد اسلموا فاذا رأیتم منھم شیئا فآذنوہ ثلاثۃ ایام فان بدا لکم بعد ذلک فاقتلوہ فانما ھو شیطان وفی روایۃ فانہ کافر (صحیح مسلم کتاب قتل الحیات ۲/۲۹۶)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: کالذی استھوتہ الشیاطین فی الارض حیران (الانعام ۔۷۱) قال اللہ تعالیٰ الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطن من المس (البقرۃ ۔۲۷۵) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلت اخذ بھما وترک ما سواھما (رواہ الترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۸۶)

روکنے کی کوشش کرے، اگر نہ رکے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے [1]

شیطان انسانی شکل میں بھی آتا ہے، رات کے وقت اس سے بچنے کے لئے جب بستر پر لیٹے تو آیۃ الکرسی پڑھ لے [2]

شیطان سونے والے کی گدی میں تین گرہیں لگاتا ہے اور کہتا جاتا ہے رات طویل ہے، سوتا رہ لہٰذا جب جاگے تو اللہ کا ذکر کرے، اللہ کا ذکر کرنے سے ایک گرہ کھل جائے گی، پھر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جائے گی، پھر نماز پڑھے تو تیسری گرہ کھل جائے گی، جو شخص ایسا کرلے تو پھر وہ خوش طبعی کے ساتھ صبح کرلیتا ہے ورنہ خبیث طبع اور کاہل ہونے کی حالت میں صبح کرتا ہے [3]

صبح تک سوتا نہ رہے بلکہ صبح سے پہلے اُٹھ جائے ورنہ شیطان کان میں پیشاب کردیتا ہے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التثاؤب من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع فان احدکم اذا قال ھا ضحک الشیطان (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس ۴/۱۵۲) وفی روایۃ فلیمسک بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل (صحیح مسلم کتاب الزھد باب تشمیت العاطس ۲/۵۱۵)

[2] قال ابوھریرۃ وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکاۃ رمضان فاتانی آت فجعل یحثو من الطعام فاخذتہ فقلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم..... قال اذا اویت الی فراشک فاقرأ آیۃ الکرسی لن یزال علیک من اللہ حافظ ولا یقربک شیطان حتی تصبح فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقک وھو کذوب ذاک شیطان (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۵/۱۴۹ وکتاب الوکالۃ۔ روی البخاری تعلیقا و رواہ النسائی موصولا۔ فتح الباری ۵/۳۹۴ وسندہ صحیح)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد الشیطان علی قافیۃ رأس احدکم اذا ھو نام ثلاث عقد یضرب کل عقدۃ مکانھا علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضأ انحلت عقدۃ فان صلی انحلت عقدہ کلھا فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح خبیث النفس کسلان (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۳/۱۴۸)

[4] ذکر عندالنبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل نام لیلۃ حتی اصبح قال ذاک رجل بال الشیطان فی اذنیہ او فی اذنہ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۱۴۸)

اگر صبح کے وقت سو مرتبہ مندرجہ ذیل کلمہ پڑھ لے تو شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [1]

بچے کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے جماع سے پہلے یہ دعاء پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو بچہ تو ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ [2]

طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھے اس لئے کہ اس وقت آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہوتا ہے [3]

شیطان دلوں میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے، وہ کہتا ہے "تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا" جب وہ یہ وسوسہ ڈالے تو اللہ کی پناہ طلب کرے اور اس خیال سے باز رہے اور یہ کلمہ پڑھے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ (میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا) [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا إله الا الله الخ فی یوم مائة مرة کانت له حرزا من الشیطان یومه ذلك حتی یمسی (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل التهلیل ۲/۴۷۲ و صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۱۵۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان احدکم اذا اتی اهله وقال بسم الله الخ فرزق ولداً لم یضره الشیطان (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تحینوا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبها فانها تطلع بین قرنی الشیطان (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق جزء ۴ صہ ۱۴۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق ربك فاذا بلغه فلیستعذ بالله ولینته (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۱۴۹)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جب کوئی شخص نمازی اور سترہ کے درمیان سے گذرے تو نمازی کو چاہیئے کہ اسے دو بار روکے، اگر وہ نہ رُکے تو اس سے لڑے اس لئے کہ وہ شیطان ہے [1]

غصہ شیطانی عمل ہے لہٰذا جب غصہ آئے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے غصہ جاتا رہے گا [2]

نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھے، یہ شیطان کی لُوٹ کھسوٹ ہے [3]

رات کو سوتے وقت اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر دے، شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا، مشکیزوں کا منہ باندھ دے، شیطان مشکیزوں کو نہیں کھولتا، برتنوں کو ڈھانک دے، شیطان برتنوں کو نہیں کھولتا [4]

شیطان آدمی کے ساتھ کھانا کھاتا ہے، اس کو کھانے سے باز رکھنے کے لئے کھانے سے پہلے بسم اللہ کہے [5]

شیطان آدمی کے گھر میں رات گذارتا ہے، اگر آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو پھر شیطان گھر میں رات نہیں گذارتا [6]

[1] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر بین یدی احدکم شیء وھو یصلی فلیمنعہ فان ابی فلیمنعہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان وفی روایۃ اذا صلی احدکم الی شیء یستترہ من الناس (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق وکتاب الصلوۃ)

[2] اسب رجلان احدھما یسب صاحبہ مغضبا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم کلمۃ لو قالھا لذھب عنہ ما یجد لو قال اعوذ باللہ الخ (صحیح بخاری کتاب الادب وصحیح مسلم)

[3] من عائشۃ رض سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التفات الرجل فی الصلوۃ فقال ھو اختلاس یختلس الشیطان من صلاۃ احدکم (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۱۵۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واغلقوا الابواب واذکروا اسم اللہ فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۵۵ وصحیح مسلم کتاب الاشربۃ ۲/۲۰۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غطوا الاناء واوکوا السقاء فان الشیطان لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ ۲/۲۰۴)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان لیستحل الطعام أن لا یذکر اسم اللہ علیہ (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام ۲/۲۰۶)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ علیہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء لکم واذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اسم اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام ۲/۲۰۶)

جب آدمی گھر سے باہر نکلتا ہے تو اس وقت بھی شیطان ساتھ لگ جاتا ہے، اس سے بچنے کے لئے گھر سے نکلتے وقت یہ دعاء پڑھے، اس دعاء کے پڑھنے سے شیطان ہٹ جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [1]

نوٹ:۔ گھر کے بقیہ آداب گھر کے عنوان میں صفحہ (۴۷۰) پر ملاحظہ فرمائیں

عورت کو چاہیئے کہ گھر میں رہے، اگر باہر نکلے تو خوب اچھی طرح سے اپنے کو کپڑوں میں چھپا کر نکلے کیوں کہ شیطان خاص طور پر اس کے پیچھے لگ جاتا ہے اور اسے اچھا کر کے دکھاتا ہے [2]

کھڑے ہو کر پانی پینے والے کے ساتھ شیطان پانی پیتا ہے لہٰذا ہرگز کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے، اگر بھولے سے بھی پی لے تو قے کر دے [3]

شیطان انسان کا دشمن ہے لہٰذا اُسے دشمن سمجھے [4]

شیطان بڑی بڑی امیدیں دلاتا ہے لیکن اسکے امیدیں دلانے پر بھروسہ نہ کرے [5]

جب قرآن مجید کی تلاوت کرے تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے [6]

نوٹ:۔ قرآن مجید کی قرأت کے جملہ آداب صفحہ (۳۴۶) پر ملاحظہ فرمائیں۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج رجل من بیتہ فقال بسم اللہ الخ یقال لہ حینئذٍ ھدیت وکفیت ووقیت فیتنحی الشیطان (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ وصححہ الحاکم والذہبی۔ المستدرک ۱/۵۱۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفھا الشیطان (رواہ الترمذی واسنادہ صحیح التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۳۳)

[3] رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً یشرب قائماً فقال لہ ایسرک ان یشرب معک الھر قال لا قال فانہ قد شرب معک من ھو شر منہ، الشیطان (رواہ احمد وسندہ صحیح) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احدکم قائماً فمن نسی فلیستقئ (صحیح مسلم)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان الشیطان لکم عدوٌّ فاتخذوہ عدوًّا (فاطر۔ ۶)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یعدھم ویمنیھم وما یعدھم الشیطان الا غرورًا (النساء۔ ۱۲۰)

[6] قال اللہ عزوجل: فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم (النحل۔ ۹۸)

شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے [1]

ہر شیطانی وسوسہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے [2]

جب شیطان نماز میں وسوسہ ڈالے تو اللہ کی پناہ طلب کرے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرَّجیم پڑھے اور تین دفعہ بائیں طرف تھتکارے [3]

www.sirat-e-mustaqeem.net

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین (الزخرف-۳۶)

[2] قال اللہ عزوجل: واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ (الاعراف-۲۰۰)

[3] ان عثمان بن ابی العاص اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وقراءتی یلبسھا علیّ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہ فتعوذ باللہ منہ واتفل عن یسارک ثلاثا (صحیح مسلم کتاب السلام باب التعوذ من شیطان الوسوسۃ فی صلاۃ ۲/۲۸۰)

قنوتِ نازلہ

قنوتِ نازلہ اس دُعاء کو کہتے ہیں جو پُر آشوب زمانہ میں آفات و مصائب کے دفع کرنے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔

قنوتِ نازلہ میں مؤمنین کی نجات و فلاح کے لئے دعاء کرے اور کافروں پر بددعاء کرے [۱]

قنوت نازلہ فجر اور مغرب یا پانچوں نماز میں پڑھے [۲]

قنوتِ نازلہ فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اُٹھانے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنے کے بعد دونوں ہاتھ اُٹھا کر بلند آواز سے پڑھے [۳]

مقتدی آمین کہتے رہیں [۴]

[۱] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقنت الا اذا دعا لقوم او دعا علیٰ قوم (رواہ ابن خزیمہ عن انس بسندہٖ صحیح۔ صحیح ابن خزیمہ جزء اوّل صہ ۳۱۴)

[۲] کان القنوت فی المغرب والفجر (صحیح بخاری ابواب الوتر عن انس رض) قنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شھرًا متتابعًا فی الظھر والعصر والمغرب والعشاء والصبح (رواہ ابن خزیمہ عن ابن عباس باسنادہٖ حسن، صحیح ابن خزیمہ جزء اوّل صہ ۳۱۳ وروی الحاکم نحوہٗ وصححہ الذھبی بلوغ الامانی جزء ۳ صہ ۳۰۸)

[۳] اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فی الرکعۃ الاخیرۃ یدعو علی حی من بنی سلیم (رواہ ابن خزیمہ وسندہٗ حسن۔ ابن خزیمہ ۱/۳۱۳ وروی نحوہ الحاکم وصححہ الذھبی بلوغ ۳/۳۰۸) اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد اللھم انج الولید..... یجھر بہ (صحیح بخاری باب تفسیر "لیس لک من الامر شیء") کلما صلی الغداۃ یرفع یدیہ یدعو علیھم (رواہ البیہقی وسندہٗ حسن) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ (رواہ احمد والطبرانی و سندہٗ صحیح۔ صلاۃ النبی للالبانی صہ ۱۹۳)

[۴] (کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یدعو علی حی من بنی سلیم..... ویؤمن من خلفہ (رواہ ابن خزیمہ وسندہٗ صحیح۔ ابن خزیمہ ۱/۳۱۳ وروی نحوہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی۔ بلوغ ۳/۳۰۸)

www.sirat-e-mustaqeem.net

قنوتِ نازلہ رکوع سے پہلے بھی پڑھی جاسکتی ہے [1]

قنوتِ نازلہ کے الفاظ یہ ہیں :-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ، اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ ، نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ الْجِدَّ ، اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ، اَللّٰھُمَّ عَذِّبِ الْکَفَرَۃَ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَاَلْقِ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ وَخَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَ اَنْزِلْ عَلَیْھِمْ رِجْزَکَ وَعَذَابَکَ ، اَللّٰھُمَّ عَذِّبْ کَفَرَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَالْحِکْمَۃَ وَاَوْزِعْھُمْ اَنْ یَّشْکُرُوْا نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ وَاَنْ یُّوْفُوْا بِعَھْدِکَ الَّذِیْ عَاھَدْتَّھُمْ عَلَیْہِ وَتَوَفَّھُمْ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِکَ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ اِلٰہَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

ترجمہ :- اے اللہ، ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں ، تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں ، تیری بہترین

[1] عن انس رضؓ انہ سئل عن القنوت فی صلوٰۃ الصبح فقال کنا نقنت قبل الرکوع وبعدہٗ (رواہ ابن ماجۃ وسندہٗ صحیح - بلوغ ۳/۳۰۳) عن عاصم عن انس قال سالتہ عن القنوت قبل الرکوع او بعد الرکوع فقال قبل الرکوع (صحیح مسلم باب استحباب القنوت)

ثناء وصفت بیان کرتے ہیں، ہم تیری ناشکری نہیں کرتے بلکہ تجھ پر ایمان لاتے ہیں ہم تیری نافرمانی کرنے والوں کو علیٰحدہ کر دیتے ہیں اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں، تیری ہی طرف ہم کوشش کرتے ہیں اور تیری ہی اطاعت میں ہم جلدی کرتے ہیں، ہم تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا سخت عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔ اے اللہ، کافروں اور مشرکوں کو عذاب میں مبتلا کر، ان کے دلوں میں رعب ڈال دے، ان کی بات میں اختلاف پیدا کر دے اور ان پر اپنی سزا اور اپنا عذاب نازل فرما۔ اے اللہ، اہلِ کتاب کافروں کو عذاب میں مبتلا کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں، تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں۔ اے اللہ مؤمنین اور مؤمنات، مسلمین اور مسلمات کی مغفرت فرما۔ اے اللہ، ان کے تعلقات کی اصلاح فرما، ان کے دلوں میں الفت ڈال دے، ان کے دلوں میں ایمان اور حکمت ڈال دے انہیں توفیق دے کہ تیری نعمت کا جو تو نے ان پر کی ہے شکر ادا کریں، جو عہد تو نے ان سے لیا ہے وہ اسے پورا کریں، انہیں اپنے رسول کی ملت پر موت دے، اپنے اور ان کے دشمن کے مقابلہ میں ان کی مدد فرما۔ اے معبود برحق و حاکم حقیقی ہمیں ان میں سے کر دے [1]

[1] عن الحسن رح یقول القنوت فی الوتر والصبح اللھم انا نستعینک..... الخ۔ الخ سمعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزیدون علیٰ ھذا (مصنف عبدالرزاق ۱۱۶/۳ - سندہ صحیح)

نوٹ:۔ یہ دُعاء اگرچہ حقیقتاً موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے اس لئے کہ تمام صحابہ کرام اس دعاء کو پڑھتے تھے تمام صحابہ کرام کا اس دعاء کو پڑھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس دعاء کا سرچشمہ واحد ہے۔

خون

بہتا ہوا خون حرام ہے [1]

خون کی قیمت لینا حرام ہے [2]

اگر حلال جانور کو ذبح کرے یا حلال جانور کا شکار کرے تو اس جانور کا خون نکل جانا ضروری ہے۔ اگر خون نہ نکلے تو اس کا کھانا حرام ہوگا [3]

امام مہدیؒ

آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو بغیر گنے مال (و دولت) تقسیم کریگا [4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت میں سے ایک شخص ہوگا جس کا نام محمد ہوگا اور جس کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ وہ روئے زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی [5]

مہدی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا [6]

مہدی کی پیشانی کشادہ ہوگی، ناک لمبی اور پتلی ہوگی، وہ سات سال حکومت کرے گا [7]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ قل لا اجد فی ما اوحی الیّ محرمًا علیٰ طاعم یطعمہٗ الا ان یکون میتۃ او دمًا مسفوحًا (الانعام ۱۴۶)

[2] نہی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم عن ثمن الدم (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انہر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکل لیس السن والظفر (صحیح مسلم کتاب الاضاحی)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہٗ (صحیح مسلم کتاب الفتن)

[5] لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطوّل اللہ ذلک الیوم حتی یبعث اللہ فیہ رجلا منی او قال من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورًا (ابوداؤد عن عبداللہ۔ سندہ حسن وروی الترمذی مختصراً وصححہ وفی الباب عن علی عند ابی داؤد وسندہٗ حسن قوی)

[6] المہدی من عترتی من ولد فاطمۃ (ابوداؤد۔ سندہ حسن)۔ [7] المہدی منی اجلی الجبہۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین (ابوداؤد، سندہ حسن)

دُنیا اور آخرت

صرف دُنیا طلبی میں نہ لگا رہے [۱]
بلکہ دنیا کے ساتھ آخرت کا بھی طلب گار رہے [۲]
دنیا ناپائیدار اور غیر یقینی ہے لہٰذا دنیا کی زندگی کے ساز و سامان کو دھوکہ اور فریب سمجھے اور اس میں دل نہ لگائے [۳]
آخرت کے بدلے دنیا نہ خریدے [۴]
دنیا کی زندگی کو کھیل، تماشہ سمجھے یعنی دُنیا کی زندگی کو بہت جلد ختم ہونے والی سمجھے [۵]
دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دے بلکہ آخرت کو دُنیا پر ترجیح دے [۶]
آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو بہت حقیر سمجھے [۷]

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فمن الناس من یقول ربنآ اٰتنا فی الدنیا وما لہ فی الاٰخرۃ من خلاق (البقرۃ - ۲۰۰)
ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منھا وما لہ فی الاٰخرۃ من نصیب (الشوریٰ - ۲۰)

[۲] قال اللہ عزوجل: ومنھم من یقول ربنآ اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۝ اولٰئک لھم نصیب مما کسبوا واللہ سریع الحساب (البقرۃ - ۲۰۱ و ۲۰۲)

[۳] قال اللہ عزوجل: وما الحیٰوۃ الدنیآ الا متاع الغرور (آل عمران - ۱۸۵)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: اولٰئک الذین اشتروا الحیاۃ الدنیا بالاٰخرۃ فلا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینصرون (البقرۃ - ۸۶)

[۵] قال اللہ تعالیٰ: وما الحیٰوۃ الدنیآ الا لعب ولھو (الانعام - ۳۲)

[۶] قال اللہ ذوالجلال والاکرام: ارضیتم بالحیٰوۃ الدنیا من الاٰخرۃ (التوبۃ - ۳۸) بل تؤثرون الحیٰوۃ الدنیا ۝ والاٰخرۃ خیر وابقیٰ (الاعلیٰ - ۱۶، ۱۷)

[۷] قال اللہ عزوجل: فما متاع الحیٰوۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا قلیل (التوبۃ - ۳۸) قال اللہ تعالیٰ: وما الحیٰوۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا متاع (الرعد - ۲۶)

ایسے شخص سے روگردانی کرے جو صرف دنیا کا طلب گار ہو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی شریعت سے منہ موڑے [1]

دنیا کو بکری کے مردار، بے کان والے بچے سے بھی زیادہ حقیر سمجھے [2]

دنیا کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے [3]

دنیا میں اس طرح رہے جس طرح مسافر یا راہ گیر (یعنی زیادہ ساز و سامان جمع نہ کرے) [4]

دُنیا سے محبت نہ کرے، دنیا کی محبت ذلّت کا سبب ہے [5]

دنیا کے شرف اور مال و متاع کی حرص نہ کرے، حرص دین کی تباہی کا سبب ہے [6]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فاعرض عن من تولّی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوٰۃ الدنیا (النجم-۲۹)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بجدی اسک میت قال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء قال فواللہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ لا الفقر اخشی علیکم ولکن اخشیٰ علیکم ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا وتھلککم کما اھلکتھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الاکلۃ الی قصعتھا فقال قائل ومن قلۃ نحن یومئذٍ؟ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المھابۃ منکم ولیقذفن فی قلوبکم الوھن قال قائل یا رسول اللہ! وما الوھن؟ قال حب الدنیا وکراھیۃ الموت (رواہ ابوداؤد والبیہقی فی دلائل النبوۃ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۳ ص ۱۴۷۵)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لھا من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ (رواہ الترمذی والدارمی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۳/۱۴۳۱)

صحت

صحت کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھے اور اس کا حق ادا کرے ورنہ قیامت کے دن نعمتوں کے سلسلے میں سب سے پہلے اس کے متعلق سوال ہوگا[1]

اللہ تعالیٰ صحت دے تو تقویٰ اختیار کرے[2]

عمر

ساٹھ سال کی عمر کو علم و عمل کے لئے کافی سمجھے، ساٹھ سال کی عمر ہو جانے کے بعد لاعلمی، کم عقلی وغیرہ کا کوئی عذر اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوگا[3]

رازداری

کسی کے راز کو ظاہر نہ کرے، اگر کوئی شخص بات کرتے وقت اِدھر اُدھر دیکھے تو سمجھ لے کہ وہ اس بات کو راز میں رکھنا چاہتا ہے لہٰذا اس بات کو کسی سے نہ کہے[4]

رنگ اور مہندی

سُرخ رنگ کا زین استعمال نہ کرے[5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوّل ما یسأل العبد یوم القیٰمۃ من النعیم ان یقال لہ الم نصح جسمک ونروک من الماء البارد (رواہ الترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۳ صہ ۱۴۳۵) نعمتان مغبون فیھما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصحۃ لمن اتقی خیر من الغنی (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۳ صہ ۱۴۵۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعذر اللہ الی امرئ اخر اجلہ حتی بلّغہ ستین سنۃ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فھی امانۃ (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۳ صہ ۱۴۰۵)

[5] عن علیؓ قال نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذھب وعن لبس القسی والمیثرۃ الحمراء (رواہ ابوداؤد فی کتاب اللباس ورواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ وقال الترمذی حسن صحیح)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مرد ایسی خوشبو لگائیں جس میں رنگ نہ ہو[1]

زعفرانی رنگ کا کپڑا نہ پہنے[2]

حتی الامکان سفید کپڑے پہنے اور میت کو سفید کفن دے[3]

زعفران یا ورس میں رنگے ہوئے کپڑے کا احرام نہ باندھے[4]

عورتوں کو ناخن رنگ لینے چاہئیں[5]

جب بال سفید ہو جائیں تو انہیں رنگ لے[6]

اگر چند بال بھی سفید ہوں تو انہیں رنگ لینا چاہیئے[7]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا طیب الرجال ریح لا لون لہ (رواہ احمد و ابوداؤد عن عمران وسندہ حسن بلوغ ۱۷/۲۰۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر طیب الرجال ما ظھر ریحہ وخفی لونہ (اخرجہ الترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۶۴)

[2] عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان ھذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسھا (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیض فانھا من خیر ثیابکم وکفنوا فیھا موتاکم (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح مرعاۃ ۳/۴۶۵ واحکام الجنائز للالبانی ص ۶۲)

[4] ان رجلا قال یا رسول اللہ ما یلبس المحرم من الثیاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... لا تلبسوا من الثیاب شیئا مسہ الزعفران او ورس (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ للبخاری)

[5] اومات امرأۃ من وراء الستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فقال ما ادری ایدرجل امرید امرأۃ قالت بل امرأۃ قال لو کنت امرأۃ لغیرت اظفارک (صحیح ابی داؤد کتاب الترجل - ۲/۷۸۵ - سندہ حسن)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود والنصاریٰ لا یصبغون فخالفوھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] عن عثمان بن عبداللہ قال دخلت علی ام سلمۃ فاخرجت الینا شعرا من شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مخضوبا (صحیح بخاری) قال انس لو شئت ان اعد شمطات کن فی رأسہ فعلت (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

وسمہ اور مہندی سے رنگنا بہتر ہے اور زرد رنگ میں رنگنا سب سے زیادہ اچھا ہے [۱]
بالوں کو سیاہ رنگ میں نہ رنگے [۲]

خط

خط لکھنے کے آداب "لکھنا" کے عنوان میں صفحہ (۴۳۰) پر ملاحظہ فرمائیں۔

سرگوشی

جب دو آدمی سرگوشی کر رہے ہوں تو بغیر ان کی اجازت کے ان کے پاس نہ بیٹھے [۳]
جب مجلس میں صرف تین آدمی ہوں تو دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں [۴]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما غیرتم بہ ھذا الشیب الحنا والکتم (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وصححہ الترمذی) مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن ھذا قال فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال ھذا احسن من ھذا ثم مر آخر قد خضب بالصفرۃ فقال ھذا احسن من ھذا کلہ (رواہ ابوداؤد وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صہ ۱۲۶۶)

[۲] اتی بابی قحافۃ فتح مکۃ ورأسہ ولحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ھذا بشیء واجتنبوا السواد (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۶۵)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تناجی اثنان فلا تجلس الیھما حتی تستأذنھما (احمد عن عمر رضؓ رجالہ ثقات۔ بلوغ ۱۲/۱۶۷ سندہ حسن)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون صاحبھما فانہ ذلک یحزنہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب السلام)

شہد

شہد سے علاج کرے [1]

دستوں کی بیماری میں شہد پلائے [2]

کلونجی

ہر بیماری میں کلونجی سے علاج کرے، اس میں ہر مرض کی دوا ہے [3]

شرم

جلاب کے لئے شبرم نہ دے [4]

سناء

جلاب کے لئے سناء استعمال کرے [5]

[1] قال اللہ تعالیٰ: فیہ شفاء للناس (النحل۔ ۶۹)

[2] جاء رجل فقال اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلاً..... فسقاہ فبرأ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] عن اسماء بنت عمیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سألہا بما تستمشین قالت بالشبرم قال حارٌّ حارٌّ (رواہ الترمذی وحسنہ)

[5] قالت اسماء استمشیت بالسناء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئاً کان فیہ الشفاء من الموت لکان فی السناء (رواہ الترمذی وحسنہ)

www.sirat-e-mustaqeem.net

قسط بحری (یعنی عود ہندی)

حلق کی بیماریوں کے لئے عود ہندی کو ناک میں ڈالے [۱]

ذات الجنب کا علاج عود ہندی سے کرے [۲]

زیتون

ذات الجنب کا علاج زیتون سے کرے [۳]

زیتون کے تیل میں سالن پکائے، زیتون کا تیل سر میں ڈالے اس لئے کہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے [۴]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بھذا العود الھندی یسعط من العذرۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بھذا العود الھندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منھا ذات الجنب (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۳] عن زید قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت (رواہ الترمذی وصححہ)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتدموا بالزیت وادّھنوا بہ فانہ یخرج من شجرۃ مبارکۃ (رواہ ابن ماجۃ والحاکم عن ابن عمر۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص ۶۶)

www.sirat-e-mustaqeem.net

بیماری اور اس کے متعلقات

بیماری اور وبا

جب کسی بستی میں طاعون پھیل جائے تو وہاں نہ جائے اور نہ طاعون زدہ بستی کو چھوڑ کر دوسری بستی میں جائے [1]

بخار کو برا نہ کہے اس لئے کہ وہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے [2]

غم اور امراض، صدمات اور تکالیف کو گناہوں کا کفارہ سمجھے [3]

یہ عقیدہ رکھے کہ تندرستی میں جو عمل وہ کرتا تھا اگرچہ بیماری میں وہ اس عمل کو نہیں کر سکتا لیکن ثواب اس کو وہی ملتا رہتا ہے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بھا فلا تخرجوا فرارا منہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب السلام)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام السائب لا تسبی الحمی فانھا تذھب خطایا بنی آدم کما یذھب الکیر خبث الحدید (صحیح مسلم کتاب الادب)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط اللہ تعالیٰ بہ سیئاتہ کما تحط الشجرۃ ورقھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ھم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکھا الا کفر اللہ بھا من خطایاہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب لہ بمثل ما کان یعمل مقیما صحیحا (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

یہ عقیدہ رکھے کہ کسی کی بیماری کسی کو اُڑ کر نہیں لگتی یعنی بیماری میں بذاتِ خود کسی کو بیمار کر ڈالنے کی قدرت نہیں البتہ وہ کسی کی بیماری کا سبب بن سکتی ہے مگر اسی وقت جب اللہ تعالیٰ اسے بیمار ڈالنا چاہے [1]

بیماری کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی مشیت پر پوری طرح بھروسہ رکھتے ہوئے بھی احتیاطی تدابیر سے غفلت نہ برتے، مثلاً بیمار کو تندرست کے پاس نہ لائے، جذامی سے دور رہے [2]

بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ دعا پڑھتا رہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَیِّیءِ الْاَسْقَامِ

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں برص سے، جنون سے، جذام سے اور تمام بُری بیماریوں سے [3]

اگر ناموافق آب و ہوا کی وجہ سے بیمار ہو جائے تو شہر کے باہر کھلی ہوا میں منتقل ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعدوٰی فقال اعرابی فما بال الابل تکون فی الرمل کانھا الظباء فیجیئ البعیر الاجرب فیدخل فیھا فیجربھا کلھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن اعدی الاول (صحیح بخاری کتاب الطب و صحیح مسلم کتاب السلام)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تورد وا الممرض علی المصح (صحیح بخاری کتاب الطب و صحیح مسلم کتاب السلام) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فر من المجذوم کما تفر من الاسد (صحیح بخاری کتاب الطب)

[3] عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم (رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صہ ۳۰۳)

[4] ان نفرا من عکل ثمانیۃ قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعوہ علی الاسلام فاستوخموا الارض وسقمت اجسامھم فشکوا ذالک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا تخرجون مع راعینا فی ابلہ (صحیح مسلم کتاب القسامۃ)

استحاضہ

استحاضہ ایک بیماری کا نام ہے جس میں کسی رگ سے خون آتا ہے، یہ خون اذیت ماہانہ کے خون سے مختلف ہوتا ہے [1]

اس بیماری میں نماز پڑھتے رہنا چاہیئے۔ جب اذیت ماہانہ ختم ہو جائے تو نہائے، خون دھوئے اور نماز پڑھے [2]

اذیتِ ماہانہ کا خون سیاہی مائل ہوتا ہے لہذا جب سیاہی مائل خون آنا بند ہو جائے تو نماز شروع کر دینی چاہیئے [3]

اذیت ماہانہ کے ختم ہونے کا وقت اس طرح بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ جب دستور کے مطابق اذیتِ ماہانہ کے دن اور رات گذر جائیں تو سمجھ لے کہ اذیتِ ماہانہ ختم ہو چکی ہے، اس مدت کے بعد نہائے، خون روکنے کے لئے ایک کپڑا باندھ لے، پھر نماز پڑھے [4]

[1] جاءت فاطمة بنت ابي حبيش الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله انى امرأة أستحاض فلا اطهر، أفأدع الصلوٰة فقال لا، انما ذلك عرق وليس بحيض (صحيح بخاری وصحيح مسلم)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، فاذا اقبلت حيضتك فدعي الصلوٰة واذا أدبرت فاغسلي عنك الدم ثم صلي (صحيح بخاری وصحيح مسلم)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان دم الحيض فانه دم اسود يعرف فاذا كان ذلك فامسكي عن الصلوٰة فاذا كان الآخر فتوضئي وصلي فانما هو عرق (رواه ابوداؤد والنسائی وسندہ صحيح۔ التعليقات للالبانی على المشكوٰة جزء ۱ صـ ۱۷۵)

[4] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتنظر عدد الليالي والايام التي كانت تحيضهن من الشهر قبل ان يصيبها الذي اصابها فلتترك الصلوٰة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل (رواه مالك وابوداؤد واسنادہ صحيح۔ التعليقات للالبانی على المشكوٰة ۱/۱۷۶)

ہر نماز کے لئے وضوء کرے [1]

اگر ہر روز تین مرتبہ نہانے کی قوت ہو تو ایسا کرے کہ ظہر کی نماز کو مؤخر کرے اور عصر کی نماز کو معجل کرے اور ان دونوں نمازوں سے پہلے نہالے، پھر مغرب کو مؤخر کرے اور عشاء کو معجل کرے اور ان دونوں نمازوں کے لئے نہائے پھر جب صبح کی نماز پڑھے تو نہا کر پڑھے [2]

اس بیماری کے دوران اگر قدرت ہو تو روزہ بھی رکھے [3]

اگر کوئی عورت اس بیماری کے دوران اعتکاف کرنا چاہے تو اعتکاف کر سکتی ہے، مسجد میں جا سکتی ہے، ایسی صورت میں اسے چاہیئے کہ طشت میں بیٹھی رہے تاکہ خون نہ بہے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اغتسلی ثم توضئی لکل صلوٰۃ وصلی (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۱ صـ ۱۷۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قویت علیٰ ان توخرین الظہر وتعجلین العصر فتغتسلین وتجمعین بین الصلوٰتین الظہر والعصر، وتؤخرین المغرب وتعجلین العشاء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلاتین فافعلی وتغتسلین مع الفجر فافعلی (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی جزء اوّل صـ ۱۷۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : صومی ان قدرت علیٰ ذالک (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۱۷۷)

[4] عن عائشۃ الصدیقۃ رض قالت اعتکف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من ازواجہ مستحاضۃ فکانت تری الحمرۃ والصفرۃ فربما وضعنا الطست تحتہا وھی تصلی (صحیح بخاری کتاب الصوم الباب الاعتکاف جزء ۳ صـ ۶۴)

مریض اور عیادت

مریض کی عیادت کرے[1]

جب مریض کی عیادت کرے تو اس کو ان الفاظ میں تسلی دے:۔

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

ترجمہ:۔ کوئی ڈر کی بات نہیں، (یہ بیماری تو) انشاء اللہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے[2]

جب عیادت کرے تو مریض کے بدن پر سیدھا ہاتھ پھیرے اور یہ دعاء پڑھے:۔

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

ترجمہ: اے لوگوں کے رب، اس بیماری کو دور کر دے، شفاء عطاء فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے، کوئی شفاء نہیں سوائے تیری شفاء کے، ایسی شفاء دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے[3]

عیادت کرتے وقت مندرجہ ذیل دعاء کو سات مرتبہ پڑھنے سے مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودوا المریض (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس تجب للمسلم علی اخیہ رد السلام..... وعیادۃ المریض (صحیح مسلم کتاب السلام)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی مریض یعودہ قال لا بأس طھور ان شاء اللہ (صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب عیادۃ الاعراب)

[3] عن عائشۃ الصدیقۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذھب البأس..... الخ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب السلام) وفی روایۃ اذا عاد مریضا (صحیح مسلم)

بشرطیکہ موت نہ آئی ہو :۔

اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ۔

ترجمہ :۔ میں عظمت والے اللہ سے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفاء دے[1]

مریض کی عیادت کرتے وقت مندرجہ ذیل دعاء پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ

ترجمہ :۔ اے اللہ، اپنے بندے کو شفاء دے تاکہ وہ تیرے لئے دشمن کو تکلیف پہنچائے یا تیرے لئے کسی جنازہ کی طرف جائے[2]

کافر کی بھی عیادت کرے، اس کو اسلام کی دعوت دے، اگر وہ اسلام قبول کرلے تو یہ دعاء پڑھے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ مِنَ النَّارِ

ترجمہ :۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اسے دوزخ سے نجات دی[3]

جب کسی مریض کے پاس بیٹھے تو خیر کا کلمہ منہ سے نکالے اس لئے کہ فرشتے اس کی بات پر آمین کہتے ہیں[4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یعود مریضا لم یحضر اجلہ فیقول سبع مرات اسأل اللہ ... الخ الا عوفی (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہٗ صحیح مرعاۃ المفاتیح جلد ۳ ص ۴۲۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللھم اشف الخ (رواہ ابوداؤد فی الجنائز وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۳ ص ۴۲۳)

[3] کان غلام یھودی یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ فقعد عند رأسہ فقال اسلم فاسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول الحمد للہ الخ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون (صحیح مسلم)

اگر مریض کھانا نہ کھائے تو اسے تلبینہ (حریرہ) پکا کر کھلائے اس لئے کہ اس سے پیٹ کی صفائی ہو جاتی ہے [1] (نوٹ :۔ تلبینہ دودھ، شہد اور بھوسی سے بنتا ہے)

عورت بھی عیادت کر سکتی ہے۔ عورت غیر محرم کی بھی عیادت کر سکتی ہے [2]

مریض کو چاہیئے کہ بیماری کے دوران اللہ تعالیٰ کی آزمائش پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا رہے، ایسا کرنے سے یہ ہوگا کہ جب وہ تندرست ہو کر بستر سے اٹھے گا تو گناہوں سے ایسا پاک ہوگا گویا اس کی ماں نے اسے اسی دن جنا ہے [3]

مزاج پرسی

جب کوئی شخص مزاج وغیرہ دریافت کرے تو جواب میں یہ کہے :۔

اَحْمَدُ اللّٰہَ اِلَیْکَ یَا [4]

ترجمہ :۔ اے میں تم سے اللہ کی تعریف کرتا ہوں

نوٹ :۔ یَا کے بعد اس شخص کا نام وغیرہ لے۔

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قیل لہ ان فلانا وجع لا یطعم الطعام قال علیکم بالتلبینۃ محسوہ ایاہ فوالذی نفسی بیدہ انہا لتغسل بطن احدکم کما یغسل احدکم وجہہ بالماء من الوسخ (رواہ الحاکم والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱، ص ۱۷۶) ان التلبینۃ تجم فؤاد المریض وتذہب ببعض الحزن (صحیح بخاری کتاب الطب)

[2] قالت عائشۃ لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وعک ابوبکر وبلال فدخلت علیہما فقلت یا ابت کیف تجدک ویا بلال کیف تجدک فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ (صحیح بخاری۔ ابواب الہجرۃ باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینۃ ۸۴/۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ اذا ابتلیت عبدا من عبادی مؤمنا فحمدنی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذلک کیوم ولدتہ امہ من الخطایا (رواہ احمد وسندہ مستقیم۔ مرعاۃ جزء ۳ ص ۴۳۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل کیف اصبحت یا فلان قال احمد اللہ الیک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الذی اردت منک (رواہ الطبرانی واسنادہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۱۰ ص ۱۴۰)

بیماری سے بچنے کی کوشش کرنا

اگر برتن میں مکھی گر جائے تو اسے پورا ڈبو کر پھینک دے (پھر اگر دل چاہے تو کھائے) [1]
اگر جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر جائے تو چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دے پھر اگر اسے کھانا چاہے تو کھالے۔ اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو پورے گھی کو پھینک دے [2]
بیمار کو تندرست کے پاس نہ لائے، جذامی سے دور رہے [3]
بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ دعاء پڑھتا ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَ
الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَیِّیءِ الْاَسْقَامِ

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں برص سے، جنون سے، جذام سے اور تمام بیماریوں سے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الذباب فی انا احدکم فلیغمسہ کلہ ثم لیطرحہ فان فی احد جناحیہ شفاء وفی الاخر داءً (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القوھا وما حولھا وکلوہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان کان مائعا فلا تقربوھا (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزو ۸ صـ ۱۳۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تورد وا الممرض علی المصح (صحیح بخاری کتاب الطب وصحیح مسلم کتاب السلام) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فر من المجذوم کما تفر من الاسد (صحیح بخاری کتاب الطب)

[4] عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم الخ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزو ۱۴ صـ ۳۰۳)

علاج اور اس کے متعلقات

دَوا

طبابت معالج کو چاہیئے کہ علم طب میں مہارت حاصل کرے ورنہ وہ نقصان کا ذمہ دار ہوگا [1]

حلق کی بیماری میں بچوں کا حلق نہ دبائے بلکہ اس کے لئے قسط بحری یعنی عود ہندی کو ناک میں ڈالے [2]

حرام اور ناپاک چیزوں سے علاج نہ کرے [3]

سِل (ذات الجنب) کا علاج قسط بحری اور زیتون سے کرے [4]

بیمار کو چاہیئے کہ نقصان دہ چیزوں سے پرہیز کرے [5]

[1] من تطبب ولم یعرف منه طب فهو ضامن (رواه الحاکم وسنده صحیح ۴/۲۱۲)

[2] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تعذبوا صبیانکم بالغمز من العذرة وعلیکم بالقسط وفی روایة علیکن بهذا العود الهندی یسعط من العذرة (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدواء الخبیث (ابوداؤد سنده صحیح - التعلیقات ۲/۱۲۸۳)

[4] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علیکن بهذا العود الهندی فان فیه سبعة اشفیة، منها ذات الجنب... ویلد من ذات الجنب (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن زید قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت (رواه الترمذی وصححه)

[5] عن ام المنذر قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه علیؓ ولنا دوال معلقة فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یاکل وعلی معه یاکل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی: مه یا علی! فانک ناقه قالت فجعلت لهم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم: یا علی، من هذا فاصب فانه اوفق لک (رواه احمد والترمذی وابن ماجة وسنده حسن، التعلیقات للالبانی علی المشکوٰة ص ۱۲۱۸)

شہد سے علاج کرے، اس میں شفا ہے [1]

دستوں کی بیماری میں شہد پلائے [2]

ہر بیماری میں کلونجی سے علاج کرے [3]

جلاب کے لئے شبرم نہ دے بلکہ سنا دے [4]

مینڈک کو مار کر دوا میں شامل نہ کرے [5]

شراب کو دوا کے طور پر بھی استعمال نہ کرے [6]

علاج کرائے اور یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے لیکن دوا اسی وقت فائدہ پہنچاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا اذن ہو [7]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فیہ شفاء للناس (النحل - ۶۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفاء فی ثلاث او شربۃ عسل (صحیح بخاری)

[2] جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ فبرأ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] عن اسماء بنت عمیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سألہا بما تستمشین قالت بالشبرم قال حارۃ حارۃ قالت ثم استمشیت بالسناء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئا کان فیہ الشفاء من الموت لکان فی السناء (رواہ ابن ماجۃ والترمذی وحسنہ)

[5] ان طبیبا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلہا فی دواء فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہا (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح - بلوغ جزء ۱۶ صہ ۲۸)

[6] سأل طارق النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنہاہ فقال انما اصنعہا للدواء قال انہ لیس بدواء ولکنہ داء (صحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن اللہ (صحیح مسلم کتاب السلام) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع داء الا وضع لہ شفاء غیر داء واحد الہرم (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وسندہ صحیح - التعلیقات جزء ص ۱۲۸)

داغ لگوانا

داغ نہ لگوائے [1]

تبدیل آب وہوا

اگر شہر کی آب وہوا ناموافق ہو تو شہر کے باہر کھلی ہوا میں چلا جائے [2]

پچھنے لگانا

پچھنے لگانا بہت اچھا علاج ہے [3]

سر کے درد کے لئے سر کے وسط میں پچھنے لگائے [4]

پچھنے ان رگوں میں لگائے جو گردن کے دونوں طرف ہیں اور اس رگ میں لگائے جو دونوں کندھوں کے درمیان ہے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا انہی امتی عن الکی (صحیح بخاری)

[2] ان ناسا قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتعلموا بالاسلام فقالوا یا نبی اللہ انا لنا اھل ضرع ولم یکن اھل ریف واستوخموا المدینۃ فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذود وراع وامرھم ان یخرجوا فیہ (صحیح بخاری کتاب الطب باب من خرج من الارض لاتلائمہ و روی مسلم نحوہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطۃ محجم او شربۃ عسل او (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفاء فی ثلاث فی شرطۃ محجم او (صحیح بخاری)

[4] احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی راسہ وھو محرم من وجع کان بہ وفی روایۃ فی وسط راسہ (صحیح بخاری) عن سلمی قالت ما کان احد یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا فی راسہ الا قال احتجم (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۸۲)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاھل (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۸ صہ ۱۷۲ والتعلیقات جزء ۲ صہ ۱۲۸۳)

پچھنے قمری مہینے کی سترھویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو لگائے، یہ ہر بیماری کا علاج ہے [۱]
حالتِ احرام میں پچھنے لگانے میں کوئی حرج نہیں [۲]

پانی سے علاج

بخار کا علاج پانی سے کرے یعنی پانی سے اسے ٹھنڈا کرے [۳]

مہندی لگانا

اگر پیر میں درد ہو تو اس پر مہندی لگائے [۴]

جھاڑنا، پھونکنا، منتر پڑھنا

مریض پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر پھونکے یعنی ان تینوں سورتوں کو پڑھ کر پھونکے [۵]

مریض پر ہر قسم کا منتر پڑھ کر پھونکا جا سکتا ہے یا منتر سے علاج کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس میں شرک نہ ہو [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم لسبع عشرة وتسع عشرة واحدى وعشرين كان شفاء له من كل داءٍ (رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضؓ وسندہ حسن۔ التعلیقات جزء ۲ صـ ۱۲۸۳ ولہ شواھد)

[۲] احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رأسہ وھو محرم (صحیح بخاری)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمّٰی من فیح جھنم فابردوھا بالماء (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۴] عن سلمیٰ قالت ما کان احد یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعًا فی رأسہ الا قال احتجم ولا وجعًا فی رجلیہ الا قال اختضبھما (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صـ ۱۲۸۲)

[۵] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض احد من اھلہ نفث علیہ بالمعوذات (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس بالرقی مالم یکن فیہ شرک (صحیح مسلم)

www.sirat-e-mustaqeem.net

جس شخص کو غیر شرکیہ منتر آتے ہوں تو اُسے چاہیئے کہ اپنے بھائیوں کو نفع پہنچائے یعنی ان منتروں سے ان کا علاج کرے [۱]

مرض یا زخم کا علاج کرنے کے لئے انگشت شہادت پر لعاب دہن لگائے، پھر اس انگلی کو زمین پر رکھے، پھر اسے زمین سے اُٹھا کر مندرجہ ذیل دُعا پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

ترجمہ :- اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب دہن کے ساتھ، ہمارا بیمار ہمارے رب کے حکم سے اچھا ہو جائے [۲]

غیر شرکیہ منتر سیکھ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں [۳]

آسیب اور نظرِ بد کے لئے تمام منتروں کو چھوڑ کر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے علاج کرے [۴]

[۱] قالوا یا رسول اللہ انہا کانت عندنا رقیۃ نرقی بہا من العقرب وانک نہیت عن الرقی قال فعرضوہا علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اُری بأسا فمن استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل (صحیح مسلم)

[۲] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی الانسان الشیٔ منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم باصبعہ ہٰکذا ووضع سفیان سبابتہ الارض ثم رفعہا باسم اللہ.... الخ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۳] عن الشفاء قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عند حفصۃ فقال الا تعلمین ہٰذہٖ رقیۃ النملۃ کما علمتیہا الکتابۃ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صہ ۱۲۸۶)

[۴] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلت اخذ بہما وترک ماسواہما (رواہ الترمذی وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی جزء ۲ صہ ۱۲۸۶)

تمیمے، گنڈے

تمیمے (یعنی دانے، نگ، منکے وغیرہ) نہ لٹکائے [1]
تانت گلے میں نہ ڈالے [2]

صدقہ سے علاج

مریض کی صحتیابی کے لئے صدقہ دے [3]

نظرِ بد اور اس کا علاج

نظر لگنے کو حق سمجھے [4]
نظرِ بد سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل دعاء پڑھے :-

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ

ترجمہ : میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ ہر شیطان سے، ہر زہریلے مہلک جانور سے اور ہر اس آنکھ سے جو نظر لگانے والی ہے [5]

[1] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم من علق تمیمة فقد اشرك (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۴۹۲)

[2] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم من عقد لحیتہ او تقلّد وترا فان محمّدًا منہ بری (رواہ ابو داؤد عن عبداللہ بن عمرو ورواہ النسائی عن رویفع واسنادکل منہما صحیح۔ التعلیقات ۱ : ۱۱۳)

[3] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم داوُوا مرضاکم بالصدقة (رواہ ابو الشیخ فی الثواب۔ سندہٗ حسن صحیح الجامع الصغیر ۱/۶۳۴)

[4] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم العین حق (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یعوذ الحسن والحسین ویقول ان اباکما کان یعوّذ بہا اسمٰعیل واسحٰق اعوذ بکلمات اللہ التامات الخ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر ابراہیم علیہ السلام)

www.sirat-e-mustaqeem.net

نظر بد کے لئے جھاڑ پھونک سے علاج کرے [1]

نظر کے علاج کے لئے اگر نظر لگانے والے سے غسل کرنے کے لئے کہا جائے تو اُسے غسل کر لینا چاہیئے [2]

نوٹ:۔ مستعمل پانی کو نظر زدہ پر چھڑکا جائے جس طرح آگے آرہا ہے۔

اگر یہ معلوم ہو کہ فلاں شخص کی نظر لگی ہے تو اس سے اپنا چہرہ، اپنے دونوں ہاتھ، اپنی دونوں کہنیاں، اپنے دونوں گھٹنے، اپنے دونوں پنجے اور ایڑیاں اور اپنے ستر کو دھونے کے لئے کہا جائے، پھر اس کے تمام اعضاء کا دھوون کسی برتن میں جمع کیا جائے اور اس دھوون کو نظر زدہ شخص کے پیچھے سے اس کے سر پر اور پیٹھ پر چھڑکا جائے، پھر برتن کو اس کے پیچھے انڈیل دیا جائے [3]

بہتر یہ ہے کہ نظر بد کے لئے منتر وغیرہ نہ پڑھے بلکہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے علاج کرے [4]

[1] عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامرنی ان استرقی من العین (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی بیتھا جاریۃ فی وجھھا سفعۃ یعنی صفرۃ، فقال استرقوا لھا فان بھا النظرۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن اسماء بنت عمیس قالت یا رسول اللہ ان ولد جعفر تسرع الیھم العین افأسترقی لھم قال نعم (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۱۲۸۵}$)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العین حق ولو کان شئ سابق القدر لسبقتہ العین واذا استغسلتم فاغسلوا (صحیح مسلم)

[3] اغتسل سھل فنظر الیہ عامر فقال ما رأیت کالیوم ولا جلد مخبأۃ فلبط سھل فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل تتھمون فیہ من احد؟ قالوا نظر الیہ عامر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامرا فتغیظ علیہ وقال علام یقتل احدکم اخاہ ھلا اذا رأیت ما یعجبک برکت ثم قال لہ اغتسل لہ فغسل وجھہ ویدیہ ومرفقیہ ورکبتیہ واطراف رجلیہ وداخلۃ ازارہ فی قدح ثم صب ذالک الماء علیہ یصبہ رجل علی رأسہ وظھرہ من خلفہ ثم یکفأ القدح وراءہ ففعل بہ ذالک فراح سھل مع الناس لیس بہ باس (رواہ احمد ورجالہ ثقات۔ نیل $\frac{۸}{۱۴۹}$ وسندہ صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۱۲۸۶}$)

[4] عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلت اخذ بھما وترک ما سواھما (رواہ الترمذی وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۱۲۸۶}$)

اگر کوئی چیز یا کوئی جسم اچھا معلوم ہو تو یہ دُعاء پڑھے :۔

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ:۔ جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے، کسی میں کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے۔

یا یہ دُعا پڑھے :۔

بَارَکَ اللّٰہُ

ترجمہ:۔۔۔۔ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے [1]

آسیب کا علاج

آسیب کا علاج قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے کرے [2]

جادو سے علاج

جادو سے علاج نہ کرے [3]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ (الکہف۔۳۹)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعامر ہلا اذا رأیت ما یعجبک برکت (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۱۲۸۶}$)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلت اخذ بہما وترک ما سواہما (رواہ الترمذی وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۱۲۸۶}$)

[3] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرۃ فقال ہو من عمل الشیطان (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صہ ۱۲۸۴)

www.sirat-e-mustaqeem.net

موت اور اس کے متعلقات

قریب المرگ

قریب المرگ کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کی تلقین کرے [1]
قریب المرگ کی آنکھیں بند کر دے [2] اور اس کے منہ کو قبلہ رُخ کر دے [4]
قریب المرگ کے لئے مغفرت کی دُعا کرے [3]

وصیّت

اگر مرتے وقت مال چھوڑے تو رشتہ داروں کے لئے معروف و مناسب طریقہ پر وصیت کرے [4]
لیکن جن رشتہ داروں کے حصے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما دئے ہیں ان کے لئے وصیت نہ کرے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لآ الہ الا اللہ (صحیح مسلم)

[2] دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ (صحیح مسلم) وفی روایۃ فاغمضوا البصر (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۷/۶۶)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیستغفر لہ وینتظر موتہ (رواہ احمد عن ابی سعید رض وسندہٗ جید۔ بلوغ ۷/۶۱)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین (البقرۃ - ۱۸۰)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وسندہٗ حسن۔ بلوغ ۱۵/۱۸۸ ولہٗ شاھد عن عمرو بن خارجۃ عند احمد والنسائی والترمذی وصححہ الترمذی۔ بلوغ ۱۵/۱۸۸)

[6] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینۃ سأل عن البراء بن معرور فقالوا توفی واوصی بثلثہ لک یارسول اللہ واوصی ان یوجہ الی القبلۃ لما احتضر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصاب الفطرۃ (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک جلد اوّل صفحہ ۳۵۳)

تہائی مال تک کی وصیت کرے، اس سے زیادہ کی وصیت نہ کرے بلکہ تہائی مال سے بھی کم کی وصیت کرے تو بہتر ہے [۱]

وصیت کرنے والے کے مرجانے کے بعد اس کی وصیت میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کرے [۲]

اگر وصیت کرنے والے نے ناانصافی کی ہو تو ایسی صورت میں اگر کوئی شخص متعلقین کے مابین اصلاح کی غرض سے کوئی تبدیلی کردے تو کوئی مضائقہ نہیں [۳]

اگر وصیت کرنی ضروری ہو تو دو راتیں بھی ایسی نہ گذرنی چاہئیں کہ وصیت کرنے والے کے پاس وصیت تحریر شدہ نہ ہو [۴]

اگر کافر صدقہ، خیرات وغیرہ کی وصیت کرے تو اسے پورا نہ کرے [۵]

[۱] قال سعد رض افاوصی بشلثی مالی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا، قال فبالشطر قال لا، قال فالثلث قال الثلث والثلث کثیر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ (البقرۃ-۱۸۱)

[۳] قال اللہ عزوجل: فمن خاف من موص جنفا او اثما فاصلح بینھم فلا اثم علیہ (البقرۃ-۱۸۲)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حق امری مسلم لیہ شیء یوصی فیہ فیبیت فیہ لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۵] قال عمرو یا رسول اللہ ان ابی اوصی بعتق مائۃ رقبۃ وان ھشاما اعتق عنہ خمسین رقبۃ ویقیت خمسون رقبۃ افاعتق عنہ؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغہ ذلک (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح - نیل الاوطار جزء ۶ صـ ۳۷)

مَوت

موت کو کثرت سے یاد کرتا رہے [1]

مَوت کی تمنا نہ کرے اور نہ مَوت کے لئے دُعا کرے [2]

موت ایسی حالت میں آئے کہ مرنے والا مسلم ہو (یعنی ہر وقت مسلم رہے تاکہ جس وقت بھی موت آئے وہ مسلم ہو) [3]

اگر کوئی شخص اپنی زندگی سے تنگ آ گیا ہو اور موت کی خواہش کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہ ہو تو اس طرح دعا کرے :-

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ

ترجمہ۔ اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک میری زندگی میرے لئے بہتر ہو اور مجھے موت دے جب موت میرے لئے بہتر ہو [4]

موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھے [5]

ایامِ جاہلیت کی طرح کسی کی موت کا گلی کوچوں اور بازاروں میں ڈھنڈورا نہ پیٹے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت (رواہ احمد والترمذی والنسائی وسندہ صحیح مرعاۃ جلد ۳ صـ۴۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنی احدکم الموت (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ ولا یدع بہ (صحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تموتن الا وانتم مسلمون (آل عمران۔ ۱۰۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ فان کان لا بد فاعلا فلیقل الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات وصحیح مسلم کتاب الذکر)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ (صحیح مسلم)

[6] عن حذیفۃ قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھیٰ عن النعی (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

میّت

میّت کے پاس خیر کی بات کہے کیوں کہ فرشتے بات کرنے والے کی بات پر آمین کہتے ہیں [1]

جب کسی کی موت کی خبر سنے تو اس کے لئے دعائے مغفرت کرے [2]

جب میّت کے گھر جائے تو اس طرح دعاء کرے :-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِ (فُلَانٍ) وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمُھْدِیِّیْنَ وَ اخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْلَهٗ فِیْهِ ۔

ترجمہ :- اے اللہ (فلاں) کی مغفرت فرما، ہدایت والوں میں اس کا درجہ بلند فرما، اس کے بعد اس کے پسماندگان میں تو اس کا خلیفہ ہو جا، اے رب العالمین ہماری اور اس کی مغفرت فرما، اس کی قبر کو اس کے لئے کشادہ کر دے اور اس میں اسکے لئے روشنی کر دے [3]

نوٹ :- فلاں کی جگہ میّت کا نام لے۔

جب کسی کا انتقال ہو تو گھر والا اس طرح دعاء کرے :-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً

ترجمہ :- اے اللہ میری اور اس کی مغفرت فرما اور اس کے بعد مجھے اچھا بدلہ دے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضر تم المریض او المیت فقولوا خیرًا فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم عن جیشکم ھذا الغازی انھم انطلقوا فلقوا العدو فاصیب زید شھیدًا فاستغفروا لہ فاستغفر لہ الناس (رواہ احمد وسندہٗ حسن۔ احکام الجنائز للالبانی صـ۳۳)

[3] دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ قال اللّٰھم اغفر الخ (صحیح مسلم کتاب الجنائز)

[4] عن ام سلمۃ قالت لما مات ابو سلمۃ اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان ابا سلمۃ قد مات قال قولی اللّٰھم اغفر لی (صحیح مسلم، کتاب الجنائز)

www.sirat-e-mustaqeem.net

مُردے کی ہڈی نہ توڑے [1]

جان نکلنے کے بعد میت کو چادر اُڑھا دے [2]

میت کے چہرہ پر پیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں [3]

میت کی تدفین جلدی کرے [4]

میت اگر مقروض ہو تو فوراً اس کا قرضہ ادا کرے [5]

غسل میت

میت کو ایسے پانی سے نہلائے جس میں بیری کے پتوں کو جوش دیا گیا ہو، نہلاتے وقت میت کے داہنے اعضاء کو پہلے دھوئے، نہلانے کی ابتداء وضوء کے اعضاء سے کرے، میت کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اگر ضرورت سمجھے تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ نہلائے لیکن طاق مرتبہ نہلائے، آخری مرتبہ پانی میں کافور ڈال لے اور اس پانی سے نہلائے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسر عظم المیت ککسرہ حیًّا (رواہ مالک، وابوداؤد وفی روایۃ احمد ان کسر عظم المؤمن میتا مثل کسرہ حیا وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۲۳۳ ومرعاۃ جزء ۳ ص ۵۰۶)

[2] عن عائشۃ رضؓ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی سجی ببرد حبرۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] عن عائشۃ رضؓ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل عثمان بن مظعون (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ وفی الباب عن عامر بن ربیعۃ عند البزار وسندہ حسن۔ مرعاۃ جزء ۳ ص ۴۵۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان کانت صالحۃ قربتموھا الی الخیر (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ لمسلم)

[5] عن سعد بن اطول ان اخاہ مات فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخاک محبوس فی دینہ فاقض عنہ (رواہ ابن ماجۃ واحمد وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۱۵)

[6] عن ام عطیۃ رضؓ قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنھا ثلاثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورًا او فی روایۃ اغسلنھا وترًا ثلاثا او خمسا او سبعًا وابدأن بمیامنھا ومواضع الوضوء منھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

میدانِ جنگ میں جو لوگ شہید ہوں انہیں غسل نہ دے [1]
شوہر بیوی کو غسل دے سکتا ہے [2]
غسل دینے والا اگر میت میں کوئی مکروہ بات دیکھے تو اسے ظاہر نہ کرے [3]
نہلانے والے کو چاہیئے کہ نہلانے کے بعد غسل کرے [4]

کفن

میت کو اچھا کفن دے، ناقص اور ناکارہ کفن نہ دے [5]
مرد کو تین سوتی کپڑوں میں کفنائے [6]
کفن سفید ہو، اگر سفید نہ ہو تو دھاری دار ہو [7]

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الرجلین من قتلی احد ولم یغسلوا ولم یصل علیھم (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ لو مت قبلی لغسلتک (رواہ احمد وابن ماجۃ وابن ھشام فی السیرۃ وفیہ محمد بن اسحاق وقد صرح بالتحدیث فی روایۃ ابن ھشام فلھذا سندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۵۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل مسلماً فکتم علیہ غفر لہ اللہ اربعین مرۃ (رواہ الحاکم والبیھقی وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۵۱)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل میتا فلیغتسل (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ واخرجہ احمد من طرق وبعضھا صحیح علی شرط مسلم وقد صححہ ابن القطان وابن حزم والحافظ۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۵۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ (صحیح مسلم)

[6] عن عائشۃ الصدیقۃ رض قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ اثواب یمانیۃ بیض سحولیۃ من کرسف (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیض فانھا من خیر ثیابکم وکفنوا فیھا موتاکم (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۲/۳۶۵ واحکام الجنائز للالبانی ص ۶۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیکفن فی ثوب حبرۃ (رواہ احمد وابوداؤد عن جابر وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۶۳)

کفن سے میت کا سر اور پیر بھی ڈھانک دے، اگر کپڑا چھوٹا ہو تو کپڑے سے سر ڈھانک دے اور پیروں پر گھاس ڈال دے [1]

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنائے، ایک کپڑے کو مثل دوپٹہ کے اسی طرح اڑھا دے جس طرح زندہ عورت دوپٹہ اوڑھتی ہے [2]

عورت کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھ کر انہیں پیچھے ڈال دے [3]

میت کو تین مرتبہ دھونی دے [4]

میت کو خوشبو لگائے لیکن جو شخص حالتِ احرام میں مر جائے اس کے خوشبو نہ لگائے اور اسے احرام کے دو کپڑوں ہی میں کفنائے [5]

جو شخص حالتِ احرام میں مر جائے اسے غسل دے کر احرام کے کپڑوں کا کفن دے لیکن اس کے سر کو اور چہرے کو نہ ڈھانکے [6]

[1] ان مصعب قتل یوم احد ولم یترک الا نمرۃ فکنا اذا غطینا بھا رأسہ بدت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ بدا رأسہ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نغطی بھا رأسہ ونجعل علی رجلیہ شیئا من الاذخر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] عن ام عطیۃ قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفیت ابنتہ فاعطانا حقوہ قال اشعرنھا ایاھا تعنی ازارہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ قالت کفنا ھا فی خمسۃ اثواب و خمرناھا کما تخمر الحی (رواہ الخوارزمی وقال الحافظ ھذہ الزیادۃ صحیحۃ الاسناد۔ نیل ۴/۳۱)

[3] عن ام عطیۃ قالت فضفرنا شعرھا ثلاثۃ قرون فالقینا ما خلفھا (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجمرتم المیت فاجمروہ ثلاثا (رواہ احمد والحاکم وابن حبان ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل ۴/۳۵ وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۶۴)

[5] عن ابن عباس بینما رجل واقف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ اذا وقع عن راحلتہ فوقصتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفنوہ فی ثوبیہ ولا تحنطوہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم وروایۃ البخاری فی باب ما ینھی من الطیب للمحرم "ولا تقربوہ طیبا")

[6] عن ابن عباس بینما رجل واقف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر ولا تخمروا راسہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ ولا وجھہ (صحیح مسلم کتاب الحج)

اگر کوئی شخص میدانِ جنگ میں شہید ہو جائے تو اسے انہی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے جو وہ پہنے ہوئے ہو، البتہ اس پر ایک چادر ڈال دے [1]

اگر کوئی کافر قریبی عزیز مر جائے تو اس کو دفن کر دے لیکن دفن کرنے کے بعد کوئی اور کام نہ کرے جب تک نہانہ لے [2]

جنازہ

مسلم کے جنازہ کے ساتھ جائے، اگر نمازِ جنازہ کے بعد لوٹ آئے تو کوئی حرج نہیں [3]

جنازہ کو تیزی کے ساتھ لے جائے [4]

[1] عن جابر قال رمی رجل بسهم فی صدره فنادمج فی ثیابه کما هو ونحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم (رواه احمد وابوداؤد والترمذی وسنده جید۔ بلوغ ۱۸۶/۷) وعن عبید الله بن ثعلبة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوم احد زملوهم فی ثیابهم (رواه ابوداؤد ورجاله رجال الصحیح۔ نیل ۴/۷۱) ان مصعب قتل یوم احد ولم یترك الا نمرة فكنا اذا غطینا بها راسه بدت رجلاه واذا غطینا رجلیه بدا راسه فامرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نغطی بها راسه ونجعل علی رجلیه شیئا من الاذخر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] عن علی قال لما توفی ابوطالب اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت ان عمك الشیخ الضال قد مات قال اذهب فواره ثم لا تحدث شیئا حتی تاتینی.... فواریته ثم اتیته قال اذهب فاغتسل (رواه احمد وابوداؤد والنسائی وسنده صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۱۳۴)

[3] فیاتیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فیصلی علیه فربما انصرف وربما مکث حتی یدفن المیت (رواه ابن حبان۔ الموارد ص ۵۳۷ والحاکم ۱/۱۵۳ واحمد وسنده صحیح۔ احکام الجنائز ص ۶۷) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حق المسلم علی المسلم خمس ردّ السلام.... واتباع الجنائز (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اسرعوا بالجنازة فان کانت صالحة قربتموها الی الخیر وان کانت غیر ذلك کان شرّ اتضعونه عن رقابکم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن ابی بکرة قال لقد رایتنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا لنکاد نرمل بالجنازة (رواه النسائی واحمد وابوداؤد وسنده صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۷۲)

سوار جنازہ کے پیچھے چلے۔ پیادہ ہر طرف چل سکتا ہے، آگے بھی، پیچھے بھی، دائیں بھی، بائیں بھی لیکن جنازہ کے قریب رہے [۱]

بغیر عذر جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر نہ جائے [۲]

عورت جنازہ کے ساتھ نہ جائے [۳]

جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے رونے والا کوئی نہ ہو، اگر بلند آواز سے کوئی رونے والا ساتھ ہو تو جنازہ کے ساتھ نہ جائے [۴]

جنازہ کے ساتھ انگیٹھی وغیرہ نہ لے جائے [۵]

جنازہ اٹھانے والے کو چاہیئے کہ وضو کر لے [۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراکب یسیر خلف الجنازۃ والماشی خلفھا وامامھا وعن یمینھا وعن یساره قریبا منھا (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح مرعاۃ جلد ۳ صـ ۴۸)

[۲] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بدابۃ وھو مع جنازۃ فابی ان یرکبھا فلما انصرف اتی بدابۃ فرکب فقیل لہ فقال ان الملائکۃ کانت تمشی فلم اکن لارکب وھم یمشون فلما ذھبوا رکبت (رواہ الحاکم وابوداؤد وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صـ ۷۵)

[۳] عن ام عطیۃ قالت نھینا عن اتباع الجنائز (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتبع جنازۃ فیھا رانۃ (رواہ ابن ماجۃ ورواہ احمد عن عبداللہ بن عمر ۲/۴۵ وسندہ جید۔ بلوغ ۲۰۳ وسندہ حسن۔ احکام الجنائز صـ ۷)

[۵] اوصی ابوموسیٰ قال ولا تتبعونی بمجمر قالوا سمعت فیہ شیئا قال نعم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد والبیہقی وابن ماجۃ وسندہ حسن۔ احکام الجنائز صـ ۹)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حملہ فلیتوضأ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز صـ ۸)

www.sirat-e-mustaqeem.net

نمازِ جنازہ

نمازِ جنازہ مسجد کے باہر جنازہ گاہ میں ادا کی جائے [1]

میت کو اپنے اور قبلہ کے درمیان رکھے، اگر میت مرد کی ہو تو امام اس کے سر کے مقابل کھڑا ہو اور اگر عورت کی ہو تو امام اس کے وسط میں کھڑا ہو [2]

مقتدی صف بنا کر کھڑے ہو جائیں [3]

پھر امام اللہ اکبر کہے [4]

پھر خفیہ آواز سے سورۂ فاتحہ پڑھے [5]

پھر اور کوئی سورت پڑھے [6]

[1] نبینا (رجل وامرأۃ) فامر بھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجما قریبا من موضع الجنائز عند المسجد (صحیح بخاری) عن جابر قال مات رجل منا فغسلناہ ووضعناہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث توضع الجنائز عند مقام جبریل ثم اٰذنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوٰۃ علیہ فجاء معنا فصلی علیہ (رواہ الحاکم واحمد وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صـ۱۶)

[2] صلی انس علی جنازۃ فقام حیال رأسہ ثم اتی بجنازۃ امرأۃ فقام وسطھا فقال لہ العلاء ھٰکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال نعم (رواہ الترمذی وابوداؤد واحمد السیاق لہٗ وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز صـ۱۰۹) قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] فصف بھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] وکبر اربع تکبیرات (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] صلی ابن عباس علی جنازۃ فقرأ فاتحۃ الکتاب فقال لتعلموا انھا سنۃ (صحیح بخاری) السنۃ فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ ان یقرأ فی التکبیرۃ الاولیٰ بام القرآن مخافتۃ (رواہ النسائی عن ابی امامۃ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۳ صـ۴۷۷ واحکام الجنائز صـ۱۲۱) ثم یقرأ سرًا فی نفسہ (رواہ الشافعی عن ابی امامۃ۔ بحوالہ البیہقی نیل جزء ۴ صـ۵۲)

[6] فقرأ بفاتحۃ الکتاب وسورۃ وجھر فقال سنۃ وحق (رواہ النسائی عن ابن عباس وسندہٗ صحیح۔ نیل ۴/۵۲ واحکام الجنائز صـ۱۱۹)

پھر اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے [1]

پھر اللہ اکبر کہے اور بلند آواز سے یہ دعاء پڑھے [2]

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاعْفُ عَنْہُ وَعَافِہٖ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِمَآءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَقِہٖ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ

ترجمہ:۔ اے اللہ، اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما، اس سے درگذر فرما، اسکو عافیت دے، عزت کے ساتھ اس کی مہمانی فرما، اس کی قبر کشادہ کردے، اس کو پانی، برف اور اولے سے پاک کردے، اس کو گناہوں سے ایسا پاک وصاف کردے جیسا کہ سفید کپڑے کو میل سے پاک وصاف کیا جاتا ہے، اس کے گھر سے بہتر اسے گھر عطا فرما، اس کے اہل سے بہتر اسے اہل عطا فرما، اس کی بیوی سے بہتر اسے بیوی عطا فرما، اس کو جنت میں داخل کر، اس کو فتنۂ قبر اور عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر اللہ اکبر کہے [3]

[1] عن ابی امامۃ قال السنۃ فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ ان یکبر ثم یقرأ بام القرآن ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ عبد الرزاق والنسائی وسندہ صحیح مرعاۃ ۲/۴۷۷۔ فی روایۃ یقرأ..... سرا ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویخلص الدعاء فی التکبیرات (رواہ الشافعی وتقواہ البیہقی۔ نیل ۴/۵۲ وعند الحاکم نحوہ وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز ص ۱۲۲)

[2] قال ابو امامۃ السنۃ فی الصلوٰۃ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخلص الدعاء للمیت ولا یقرأ الا فی الاولیٰ (رواہ عبد الرزاق والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۲/۴۷۷) قال عوف صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ وھو یقول اللھم اغفرلہ الخ (صحیح مسلم)

[3] وھو اربع تکبیرات (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

ہر تکبیر پر دونوں ہاتھ اُٹھائے [1]
پھر دائیں بائیں سلام پھیرے [2]
نمازِ جنازہ مسجد میں بھی جائز ہے [3]
طلوعِ آفتاب، غروبِ آفتاب اور ٹھیک زوال کے وقت نماز نہ پڑھے [4]
قبرستان میں نمازِ جنازہ نہ پڑھے [5]
اگر ایک بچے اور ایک عورت کی نمازِ جنازہ اکٹھی پڑھنی ہو تو بچے کو امام کے قریب رکھے [6]

[1] انہ کان یرفع یدیہ فی جمیع تکبیرات الجنازۃ (رواہ الدارقطنی عن ابن عمر وقال لتفرد برفعہ عمر بن شبہ عن یزید ورواہ الجماعۃ عن یزید موقوفا وھو الصواب دنیل ۴/۵۴ - وعمر بن شبہ صدوق، تقریب۔ واخرج البیہقی عن ابن عمر موقوفا وسعید بن منصور عن ابن عباس موقوفا وسندھما صحیح - نیل جزء ۴ ص ۵۳، ۵۴)

[2] قال ابن مسعود ثلاث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلھن ترکھن الناس احداھن التسلیم علی الجنائز مثل التسلیم الصلوٰۃ (رواہ البیہقی وسندہ حسن۔ احکام الجنائز ص ۱۲۷)

[3] صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنی بیضاء فی المسجد (صحیح مسلم)

[4] عن عقبۃ قال ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب (صحیح مسلم باب اوقات التی نھی عن الصلوٰۃ فیھا ۱/۳۳۰)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یصلی علی الجنائز بین القبور (رواہ ابن الاعرابی فی معجمہ والطبرانی فی الاوسط وسندہ حسن۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۱۰۸)

[6] عن عمار قال حضرت جنازۃ صبی وامرأۃ فقدم الصبی مما یلی القوم ووضعت المرأۃ وراءہ فصلی علیھما (وفی القوم اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم) فسألتھم عن ذلک فقالوا السنۃ (رواہ النسائی وابوداؤد ورجال اسنادہ ثقات وروی النسائی عن ابن عمر وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز ص ۱۰۳ ونیل الاوطار جزء ۴ ص ۵۸)

جو بچّہ ساقط ہوجائے اس کی نماز جنازہ پڑھے اور اس کے والدین کے لئے مغفرت، عافیت اور رحمت کی دعاء کرے [1]

جو شخص رجم کیا گیا ہو اس کی نمازِ جنازہ پڑھے [2]

اگر کسی مسلم کا انتقال کسی غیر (مسلم) ملک میں ہوجائے تو جس دن اس کے انتقال کی خبر ملے اسی دن اس کی نمازِ جنازہ غائبانہ اس مقام پر ادا کرے جہاں عموماً نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہو [3]

شہید کی نمازِ جنازہ ضروری نہیں، اگر پڑھ لے تو اچھا ہے [4]

فاسق کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے [5]

[1] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم السقط یصلی علیہ ویدعی لوالدیہ بالمغفرۃ والرحمۃ (رواہ احمد. بلوغ جزء ۷، صـ۲۰۸ وروی الحاکم نحوہٗ ۱/۳۶۳ وصححہ والذہبی)۔ حاکم میں مغفرت کے بجائے عافیت ہے۔

[2] ان امرأۃ اتت النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم وھی حبلیٰ من الزنا امربھا فرجمت ثم صلّی علیھا (صحیح مسلم کتاب الحدود عن عمران) ان رجلا جاء النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فاعترف الزنا فرجم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلّم خیرًا وصلی علیہ (صحیح بخاری کتاب الحدود عن جابرؓ)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ وخرج بھم الی المصلی (صحیح بخاری عن ابی ہریرۃ رضؓ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم صلوا علیٰ اخ لکم مات بغیر ارضکم (رواہ احمد بلوغ ۷/۲۲۰ ورواہ ابن ماجۃ وسندہٗ صحیح علی شرط الشیخین۔ احکام الجنائز للالبانی صـ۹۳)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی الثوب الواحد ولم یصل علیھم (صحیح بخاری) ان رجلا من الاعراب جاء الی النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فآمن بہ ثم نھضوا فی قتال العدو فاتی بہ النبی صلّی اللہ علیہ وسلم یحمل قد اصابہ سھم ثم کفنہ النبی صلّی اللہ علیہ وسلم فی جبتہ ثم قدمہ فصلی علیہ (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صـ۸۲)

[5] عن ابی قتادۃ کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا دعی لجنازۃ سأل عنھا فان اثنی علیہ خیر قام فصلی علیھا وان اثنی علیہ غیر ذٰلک قال لاھلھا شانکم ولم یصل علیہ (رواہ احمد والحاکم ۱/۳۶۴ وسندہٗ صحیح احکام الجنائز صـ۸۲)

جنازہ کی نماز گھر میں بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ اگر نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے والے دو ہی مرد ہوں تو مقتدی امام کے پیچھے کھڑا ہو، برابر کھڑا نہ ہو[1]

نمازِ جنازہ ایک سلام سے بھی ختم کی جاسکتی ہے اور سلام آہستہ آواز سے بھی کیا جاسکتا ہے[2]

نمازِ جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد اس دعاء کے بجائے جو صفحہ (۸۲۶) پر درج کی گئی ہے یہ دعا بھی پڑھی جاسکتی ہے[3]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہمارے زندوں کو، ہمارے مُردوں کو، ہمارے حاضرین کو، ہمارے غائبین کو، ہمارے چھوٹوں کو، ہمارے بڑوں کو، ہمارے مَردوں کو اور ہماری عورتوں کو بخش دے، اے اللہ ہم میں سے جس کو تُو زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔ اے اللہ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھ اور نہ اس کے بعد ہمیں گمراہ کر۔

[1] ان ابا طلحة دعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمیر بن ابی طلحة حین توفی فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی علیہ فی منزلهم فتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابو طلحة وراءہ وام سلیم وراء ابی طلحة ولم یکن معهم غیرهم (رواہ الحاکم ۱/۳۶۵ والبیهقی وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز صہ ۹۸)

[2] عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازة فکبر علیها اربعا وسلم تسلیمة واحدة (رواہ البیهقی وسندہ حسن۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۱۲۸) عن رجال من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم..... لیسلم تسلیما خفیا حین ینصرف (رواہ الحاکم عن ابی امامة وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز صہ ۱۲۲ والمستدرک ج ۱ اول صہ ۳۶۰) عن ابی امامة السنة فی الصلوٰة الجنازة ان..... ثم یسلم سرا فی نفسه (رواہ الشافعی وقواہ البیهقی نیل ۴/۵۲)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازة قال اللهم..... (رواہ الترمذی والنسائی واحمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰة ۱/۵۲۷ وصححه الترمذی والذهبی اللهم لا تحرمنا سے آخر تک کے الفاظ صرف ابوداؤد میں ہیں)

قبر

قبر اچھی، فراخ اور گہری بنائی جائے [1]

قبر بغلی ہو یا صندوق نما [2]

قبر کو کوہان نما بنائے [3]

قبر تقریباً ایک بالشت اونچی رکھے [4]

قبر کو اونچا نہ بنائے، اگر کسی قبر کو اونچا دیکھے تو اسے زمین کے برابر کر دے [5]

قبر پکی نہ بنائے، نہ اس پر کوئی عمارت بنائے، نہ اس پر کچھ لکھے، نہ اس پر بیٹھے، نہ اسے روندے اور نہ اس پر اس کی مٹی سے زائد مٹی ڈالے [6]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفروا واوسعوا واعمقوا واحسنوا (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز ص ۱۴۳ ومرعاۃ ۳/۵۰۱) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسع من قبل الرأس واوسع من قبل الرجلین (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل ۴/۶۹ واحکام الجنائز للالبانی ص ۱۴۴)

[2] عن انس رض قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان رجل یلحد وآخر یضرح فقالوا نستخیر ربنا ونبعث الیهما فایهما سبق ترکناہ فارسل الیهما فسبق صاحب اللحد فلحد لہ (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہ حسن نیل ۴/۶۸ واحکام الجنائز للالبانی ص ۱۴۴)

[3] عن سفیان التمار أنہ رأی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنما (صحیح بخاری)

[4] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحد لہ لحد ونصب علیہ اللبن نصبا ورفع قبرہ من الارض نحوا من شبر (رواہ ابن حبان (حدیث نمبر ۳۱۶۰) والبیہقی ۴/۳۱۰ وسندہ حسن۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۱۵۳)

[5] عن ابی الہیاج الاسدی عن علی قال ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدع تمثالاً الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ (صحیح مسلم)

[6] نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص وان یقعد علیہ وان یبنی علیہ (صحیح مسلم) نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبنی علی القبر او یزاد علیہ او یجصص او یکتب علیہ (رواہ النسائی ورواہ الحاکم نحوہ وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز ص ۲۰۴) وفی روایۃ نہی ان تجصص القبور وان یکتب علیہا وان یبنی علیہا وان توطأ (رواہ الترمذی وصححہ)

قبر سے تکیہ لگا کر نہ بیٹھے [1]
قبر کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھے [2]

دفن کرنا

طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور نصف النہار یعنی زوال کے وقت دفن نہ کرے [3]
دفن کرتے وقت جنازہ کو قبر کے پائنتی رکھے، پھر میت کو قبر کے اندر اتارے [4]
میت کو قبر میں اُتارتے وقت یہ دعا پڑھے :-

بِاسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ [5]

ترجمہ :- اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول کی ملت پر۔

قبر میں میت کو اس طرح لٹائے کہ اس کا سرہانہ قبلہ کی داہنی طرف ہو یعنی نمازی کے داہنی طرف میت کے منہ کو قبلہ کی طرف کر دے [6]

[1] عن عمرو بن حزم قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی قبر فقال لا تؤذ صاحب القبر (رواہ احمد النسائی و سندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صہ ۵۰۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا (صحیح مسلم)

[3] عن عقبۃ قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہانا ان نصلی فیہن أو ان نقبر فیہن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب (صحیح مسلم باب الاوقات التی نہی عن الصلوٰۃ فیہا)

[4] اوصی الحارث ان یصلی علیہ عبد اللہ بن یزید فصلی علیہ ثم ادخلہ القبر من قبل رجلی القبر وقال ہذا من السنۃ (رواہ ابوداؤد ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل الاوطار ۴/۶۹ وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز لناصر الدین الالبانی صہ ۱۵۰)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعتم موتاکم فی القبر فقولوا بسم اللہ الخ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۵۸، احکام الجنائز صہ ۱۵۲)

[6] متواتر عمل اور مشاہدہ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلتکم احیاءً واموا تًا (حاکم۔ سندہٗ صحیح ۱/۵۹ و ۴/۲۵۹)

دفن کرنے کے بعد سرہانے کی طرف سے تین دفعہ قبر پر مٹی ڈالے [1]

اگر قبر بغلی ہو تو میت کو رکھنے کے بعد اینٹیں کھڑی کر کے بند کر دے [2]

جو مٹی قبر کو کھودنے میں نکلے اس سے زیادہ مٹی قبر پر نہ ڈالی جائے [3]

جب دفن سے فارغ ہو تو کچھ دیر وہاں کھڑا رہے، قبلہ کی طرف منہ کرے، دونوں ہاتھ اٹھا کر میت کے لئے دعاء کرے اور منکر نکیر کے سوالات کے وقت ثابت قدمی کی دعاء کرے [4]

اگر کسی قبر کے پاس کسی دوسرے آدمی کو دفن کرنا چاہے تو اس قبر کے سرہانے بطور علامت کے کوئی پتھر نصب کر دے [5]

ضرورتاً ایک قبر میں کئی آدمی بھی دفن کئے جا سکتے ہیں، ایسی صورت میں پہلے اسے رکھے جو قرآن مجید کا

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ ثم اتی قبر المیت فحثی علیہ من قبل رأسہ ثلاثا (رواہ ابن ماجۃ وابن ابی داؤد وصححہ، قال الحافظ رجالہ ثقات ولہ شواہد۔ نیل الاوطار جزء ۴ صہ ۷۰)

[2] عن عامر بن سعد قال قال سعد الحدوا لی لحدا وانصبوا علی اللبن نصبا کما صنع برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم)

[3] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبنی علی القبر او یزاد علیہ (رواہ النسائی من طریق ابی الزبیر وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز صہ ۲۰۴)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لاخیکم ثم سلوا لہ بالتثبیت فانہ الآن یسئل (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۲۳۰) عن ابن مسعود قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قبر عبد اللہ النجادین فلما فرغ من دفنہ استقبل القبلۃ رافعا یدیہ (رواہ ابوعوانۃ فی صحیحہ وسکت عنہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۱۳ صہ ۳۹۴)

[5] لما مات عثمان بن مظعون خرج بجنازتہ فدفن فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا ان یاتی بحجر فوضعہا عند رأسہ وقال اعلم بہا قبر اخی ادفن الیہ من مات من اہلی (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن، نیل جزء ۴ صہ ۷۳ واحکام الجنائز صہ ۱۵۵)

سب سے زیادہ عالم ہو [1]

شہداء کو میدان جنگ ہی میں دفن کیا جائے، شہر کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے، اگر غلطی سے قبرستان میں دفن کر دے تو انہیں پھر میدان جنگ میں منتقل کر دے [2]

قبر میں رکھ دینے کے بعد ضرورتاً میت کو دوبارہ باہر نکالا جا سکتا ہے [3]

اگر قبر کی تیاری کے انتظار میں قبرستان میں بیٹھنا پڑے تو قبلہ رو بیٹھے [4]

اہلِ میت

جب کسی کے ہاں کوئی فوت ہو جائے تو اس کے ہاں کھانا پکوا کر بھیجے، اس لئے کہ میت کے گھر والوں کو رنج و صدمہ کی وجہ سے کھانا پکانے کا ہوش نہیں ہوتا [5]

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول ایہم اکثر اخذ للقرآن فاذا اشیر الی احدہما قدمہ فی اللحد (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد زملوہم فی ثیابہم وجعل یدفن فی القبر ہطاً ویقول قدموا اکثرہم قرآناً (رواہ احمد وابوداؤد عن عبداللہ بن ثعلبۃ ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل ۴/۳۴ وفی الباب عن ہشام بن عامر عند الترمذی جزء ۱ ص ۵۳۶ وصححہ ہو والالبانی۔ احکام الجنائز ص ۱۴۳ ولفظہ ادفنوا الاثنین والثلاثۃ فی قبر واحد وقدموا اکثرہم قرآناً)

[2] قال جابر لما کان یوم احد جاءت عمتی بابی لتدفنہ فی مقابرنا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا القتلی الی مضاجعہا (رواہ الترمذی فی ابواب فضائل الجہاد وصححہ ورواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۱۴)

[3] اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی بعد ما ادخل حفرتہ فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ ونفث علیہ من ریقہ (صحیح بخاری)

[4] عن البراء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ من الانصار فانتہینا الی القبر ولما یلحد بعد فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلۃ وجلسنا معہ (ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اول ص ۵۳۷)

[5] لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لال جعفر طعاما فقد اتاہم ما یشغلہم (رواہ الترمذی و ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۵۲۰)

میت کو دفن کر کے جب واپس ہوں تو اہلِ میت کے ہاں نہ جمع ہوں اور نہ اہل میت کے گھر میں کھانا پکانے کا اہتمام کریں [1]

رنج وصدمہ اور نقصان

جب کوئی مرے تو اس کا ماتم نہ کرے، چلّا کر نہ روئے، بال نہ منڈائے، کپڑے نہ پھاڑے، واویلا نہ کرے، منہ نہ نوچے، بال نہ بکھیرے، گریبان چاک نہ کرے اور نہ ایامِ جاہلیت کی طرح نوحہ کرے، نہ مرثیہ پڑھے [2]

آغازِ صدمہ ہی سے صبر کرے (بعد میں تو رفتہ رفتہ صبر آ ہی جاتا ہے) [3]

جب کوئی مصیبت یا صدمہ یا نقصان پہنچے تو یہ دعاء پڑھے:۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا۔

ترجمہ:۔ بے شک ہم اللہ کے ہیں اور اللہ کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ، میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس کے بعد مجھے اس سے بہتر چیز عطا فرما۔

جو کوئی اس دعاء کو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر چیز عطاء فرمائے گا [4]

[1] عن جریرؓ قال کنا نعد الاجتماع الی اھل المیت وصنیعۃ الطعام بعد دفنہ من النیاحۃ (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۱۶۷۔ بلوغ الامانی جزء ۸ ص ۹۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعاء بدعوی الجاھلیۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا بریٔ ممن حلق وصلق وخرق (صحیح بخاری وصحیح مسلم و اللفظ لمسلم) کان فیما اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المعروف الذی اخذ علینا ان لا نعصیہ فیہ وان لا نخمش وجھا ولا ندعو ویلا ولا نشق جیبًا وان لا ننشر شعرا (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح احکام الجنائز للالبانی ص ۳۰) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المراثی (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ فتح الباری جزء ۳ ص ۲۰۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الصبر عند الصدمۃ الاولی (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وبشر الصابرین ○ الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ○ (البقرۃ۔ ۱۵۵ و ۱۵۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ بہ انا للہ..... الخ الا اخلف اللہ خیرًا منھا (صحیح مسلم کتاب الجنائز)

کسی نقصان یا صدمہ کے وقت دل میں غم ہو، آنکھوں سے آنسو بہیں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن زبان سے ایسی کوئی بات نہ نکالے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے [1]

تعزیت

اہل میت سے تعزیت ان الفاظ میں کرے :۔

اِنَّ لِلّٰہِ مَآ اَخَذَ وَلَہٗ مَآ اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی

ترجمہ:۔ بے شک اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا، اسی کا ہے جو اس نے عطاء فرمایا اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔

پھر ان کو صبر کرنے اور ثواب کی اُمید رکھنے کی تلقین کرے [2]

تعزیت اہلِ میت کے گھر جا کر کرے [3]

تین دن کے بعد اہل میت کے ہاں جا کر انہیں مزید رونے سے باز رہنے کی تلقین کرے [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حین مات ابنہ ابراھیم) ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضیٰ ربنا (صحیح بخاری کتاب الجنائز)

[2] عن اسامۃ قال ارسلت ابنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہ ان ابنا لی قبض فائتنا فارسل یقرئ السلام ویقول ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ وکل شیء عندہٗ باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب (صحیح بخاری کتاب الجنائز وکتاب المرضیٰ وصحیح مسلم کتاب الجنائز)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالی لا اری فلانا فقالوا یا رسول اللہ بنیہ الذی رأیتہ ھلک فلقیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عن بنیہ فاخبرہ بانہ ھلک فعزاہ علیہ (رواہ النسائی والحاکم واحمد وابن حبان وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۱۶۲)

[4] امھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا ان یاتیھم ثم اتاھم فقال لا تبکوا علی اخی بعد الیوم ... (اخرجہ احمد والحاکم وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۱۶۶)

قبرستان

بار بار قبرستان جائے تاکہ موت یاد آئے اور عبرت حاصل ہو[1]

جب قبرستان میں داخل ہو تو اس طرح سلام کرے :-

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ۔

ترجمہ۔ اس بستی میں جو مؤمن اور مسلم ہیں ان پر سلام ہو اور بے شک ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرتا ہوں[2]

مسلمین کے قبرستان میں قبروں کے درمیان جوتیاں پہن کر نہ چلے[3]

اہلِ قبرستان کے لئے دعا کرے[4]

قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دعائے مغفرت کرے[5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوروا القبور فانھا تذکر الموت (رواہ مسلم) زوروھا فان فیھا عبرۃ (رواہ احمد والحاکم ۱/۳۷۴ وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص۱۷۹)

[2] عن بریدۃ رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمھم اذا خرجوا الی المقابر فکان قائلھم السلام علیٰ اھل الدیار الخ (صحیح مسلم)

[3] عن بشیر قال بینما انا اماشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... اُتی علی قبور المسلمین فبینما ھو یمشی اذا حانت منہ نظرۃ فاذا ھو برجل یمشی بین القبور، علیہ نعلان فقال صاحب السبتین الق سبتیک فنظر فلما عرف الرجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلع نعلیہ فرمیٰ بھما (رواہ ابوداؤد والنسائی و احمد وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص۱۳۷)

[4] عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج الی البقیع فیدعو لھم (رواہ احمد وسندہٗ صحیح احکام الجنائز للالبانی ص۱۸۹)

[5] حتی جاء (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) البقیع فقام فأطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مرات (صحیح مسلم کتاب الجنائز باب ما یقول عند دخول القبور جزء ۱ ص۳۸۸)

قبروں کو مسجد نہ بنائے، وہاں نماز نہ پڑھے اور قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھے [1]
قبرستان میں نمازِ جنازہ بھی نہ پڑھے [2]
عورتیں بھی قبرستان جا سکتی ہیں [3]

مُردے

مُردوں کی بُرائی نہ کرے، خصوصاً ایسی حالت میں کہ اس کے سننے سے زندہ لوگوں کو صدمہ ہو [4]
مسلم مُردوں کے لئے دُعائے مغفرت کرے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیآءھم مساجد (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلوا الی القبور (صحیح مسلم)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یصلی علی الجنائز بین القبور (رواہ ابن الاعرابی فی معجمہ والطبرانی فی الاوسط و سندہٗ حسن۔ احکام الجنائز ص ۱۰۸)

[3] عن عائشۃ قالت کیف اقول لھم یا رسول اللہ قال قولی السلام علی اھل الدیار (صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقول عند دخول القبور ۱/۳۰۸) عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ ان عائشۃ اقبلت ذات یوم من المقابر فقلت لھا یا ام المومنین من این اقبلت؟ قالت من قبر اخی عبد الرحمٰن فقلت لھا أ لیس کان نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن زیارۃ القبور قالت نعم کان نھی عن زیارۃ القبور ثم امر بزیارتھا (رواہ الاثرم فی سننہ ورواہ نحوہ الحاکم والبیھقی وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۱۸۱)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فانھم قد افضوا الی ما قدموا (صحیح بخاری کتاب الادب باب سکرات الموت) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فتؤذوا الاحیاء (رواہ احمد عن مغیرۃ وسندہٗ حسن) وفی روایۃ لا تسبوا موتانا فتؤذوا احیانا (رواہ احمد عن ابن عباس وسندہٗ جید بلوغ الامانی جزء ۸ ص ۴۹ و ۵۰)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والذین جآؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان (الحشر۔ ۱۰)

کسی ایسے شخص کو گالی دے کر جو حالتِ کفر میں مرگیا ہو اس کے اعزہ واقارب کو جو مسلم ہو گئے ہوں تکلیف نہ پہنچائے یعنی کسی مسلم کے آباؤ واجداد اور دوسرے رشتہ داروں کو گالی نہ دے [1]

سوگ

کسی شخص کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، البتہ بیوہ کو اپنے شوہر کے مرنے پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا چاہیئے [2]

نوٹ:۔ سوگ کے بقیہ مسائل "عدت" کے عنوان میں صفحہ (۴۵۶) پر ملاحظہ فرمائیں۔

میراث

میراث کا علم جس کو علم فرائض کہتے ہیں سیکھے اور سکھائے [3]

ترکہ تھوڑا ہو یا بہت ورثاء میں تقسیم کیا جائے [4]

پہلے مرنے والے کا قرضہ ادا کرے پھر اس کی وصیت کو پورا کرے پھر جو مال بچے وہ ورثاء میں تقسیم کیا جائے، ورثاء کے لئے وصیت نہ کی جائے [5]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤذوا مسلما بشتم کافر (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۸ صـ ۵۰، ۵۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأۃ مسلمۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد فوق ثلاثۃ ایام الا علی زوجہا اربعۃ اشھر وعشرا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرائض وعلموھا (رواہ احمد فی روایۃ ابنہ ورواہ النسائی والحاکم والدارمی والدارقطنی من روایۃ عوف عن سلیمان بن جابر عنہ وفیہ انقطاع بین عوف وسلیمان ورواہ النضر بن شمیل وشریک وغیرھما متصلا (نیل الاوطار جزء ۶ صـ ۴۶) والنضر بن شمیل ثقہ ثبت (تقریب) وسندہٗ صحیح)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنسآء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ او کثر نصیبا مفروضا (النسآء۔ ۷)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین (النسآء۔ ۱۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین قبل الوصیۃ ولیس لوارث وصیۃ (بیہقی۔ سندہٗ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۶۴۲)

اگر ورثہ کی تقسیم کے وقت رشتہ دار، یتیم اور مسکین موجود ہوں تو اس مال میں سے ان کو بھی کچھ دیدے اور ان سے شیریں کلامی سے بات کرے [1]

مقررہ حصے تقسیم کرنے کے بعد جو مال بچے وہ میت کے قریب ترین مرد رشتہ دار کو دے دے [2]

مسلم کے مال میں سے کافر کو ورثہ نہ دیا جائے اور نہ کافر کے مال میں سے مسلم کو ورثہ دیا جائے [3]

اسلام سے پہلے جو میراث تقسیم ہو چکی ہو وہ اسی حالت میں برقرار رہے گی [4]

اگر کوئی شخص ایسے آدمی کو قتل کر دے جس کے ورثے میں وہ قاتل حصہ دار تھا تو قاتل کو اس مقتول کے ورثہ میں سے کچھ نہ دیا جائے گا [5]

وہ غلام جو آزاد کر دیا گیا ہو تو اس کی میراث بطور عصبہ کے اس شخص کا حق ہے جس نے اسے آزاد کیا تھا، مقررہ حصے تقسیم کرنے کے بعد جو بچے گا وہ آزاد کرنے والے کو ملے گا [6]

وہ عورت جس سے اس کے شوہر نے لعان کیا ہو اپنے بچہ کی وارث ہوگی اور بچہ اس کا وارث ہوگا [7]

لڑکے کو لڑکی سے دوگنا حصہ دیا جائے گا [8]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین فارزقوھم منہ وقولوا لھم قولا معروفا (النسآء-۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لأولیٰ رجل ذکر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کل قسم قسم فی الجاھلیۃ فھو علی ما قسم (رواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری واخرجہ الضیاء فی المختارۃ۔ نیل الاوطار جزء ۶ صـ ۶۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یرث القاتل شیئا (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو وسندہ قوی ولہ شواہد۔ نیل جزء ۶ صـ ۶۴)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الولاء لمن اعتق (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال سھل بن سعد فجرت السنۃ انہ یرثھا وترث منہ ما فرض اللہ لھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[8] قال اللہ عزوجل: للذکر مثل حظ الانثیین (النسآء-۱۱)

اگر صرف لڑکیاں وارث ہوں اور لڑکا کوئی نہ ہو تو ان لڑکیوں کو ورثہ کا دو تہائی دیا جائے جو اُن میں برابر تقسیم کر دیا جائے۔ ایک تہائی مال جو باقی رہ جائے گا وہ قریب ترین مرد رشتہ دار کو دیا جائے، مثلاً باپ، باپ نہ ہو تو بھائی، چچا وغیرہ [1]

اگر صرف ایک لڑکی وارث ہو، لڑکا کوئی نہ ہو تو لڑکی کو ورثہ کا نصف دیا جائے، نصف مال جو باقی بچے گا وہ قریب ترین مرد رشتہ دار کو دیا جائے [2]

اگر مرنے والا اولاد اور ماں باپ چھوڑے تو ماں اور باپ میں سے ہر ایک کو کل ترکہ کا چھٹا حصہ دیا جائے، باقی جو بچے وہ اولاد میں تقسیم کیا جائے [3]

اگر مرنے والا اولاد نہ چھوڑے، صرف ماں اور باپ چھوڑے تو ماں کو کل ترکہ کا تہائی دیا جائے باقی باپ کو دے دیا جائے [4]

اگر بیوی مر جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو، صرف شوہر ہو تو شوہر کو ترکہ کا نصف دیا جائے، باقی مال قریب ترین مرد رشتہ دار کو دیا جائے [5]

اگر بیوی مر جائے اور اولاد اور شوہر چھوڑ جائے تو شوہر کو چوتھائی حصہ دیا جائے، باقی مال لڑکے اور لڑکیوں میں ۲ : ۱ کی نسبت سے تقسیم کر دیا جائے [6]

اگر شوہر مر جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو بیوی کو چوتھا حصہ دیا جائے باقی قریب ترین مرد رشتہ دار کو دے دیا جائے [7]۔ اگر بچہ پیدا ہوتے وقت آواز کرے پھر مر جائے تو وہ وارث قرار دیا جائے گا اور اس کے حصہ کو ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا [8]

[1] قال اللہ تعالیٰ: فان کن نساءً فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک (النساء-۱۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولیٰ رجل ذکر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وان کانت واحدۃً فلھا النصف (النساء-۱۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولیٰ رجل ذکر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولابویہ لکل واحد منھما السدس مما ترک ان کان لہ ولد (النساء-۱۱)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان لم یکن لہ ولد ورثہ ابواہ فلامہ الثلث (النساء-۱۱)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولکم نصف ما ترک ازواجکم ان لم یکن لھن ولد (النساء-۱۲)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان کان لھن ولد فلکم الربع مما ترکن (النساء-۱۲)

[7] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولھن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد (النساء-۱۲)

[8] اذا استھل المولود ورث (ابوداؤد کتاب الفرائض۔ سندہ صحیح۔ صحیح ابی داؤد ۲/۵۶۴)

اگر مرنے والے کے اولاد نہ ہو، ماں، بہن اور بھائی ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ دیا جائے، باقی ۵/۶ حصہ بھائی بہنوں کو دے دیا جائے [1]

اگر کوئی مرد مرجائے اور وہ اپنے بعد بیوی اور اولاد چھوڑ جائے تو بیوی کو آٹھوں حصہ دے کر باقی اولاد میں تقسیم کر دیا جائے [2]

اگر کوئی مرد یا عورت اس حالت میں مرے کہ اس کا نہ باپ ہو، نہ بیٹا، صرف ماں جائے بھائی یا بہن ہوں تو بھائی اور بہن میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دیا جائے اور اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو ثلثائی ترکہ ان میں تقسیم کر دیا جائے (باقی قریب ترین مرد رشتہ دار کو دے دیا جائے) [3]

اگر کوئی مرد اس حال میں مرے کہ نہ اس کے اولاد ہو اور نہ ماں باپ، صرف حقیقی یا سوتیلی بہن ہو تو اس بہن کو ترکہ کا نصف دے دیا جائے [4]

اگر مندرجہ بالا صورت میں ایک سے زیادہ بہنیں ہوں تو ترکہ کا دو ثلثائی ان بہنوں میں تقسیم کر دیا جائے [5]

اگر کوئی عورت اس حال میں مرجائے کہ نہ اس کے اولاد ہو اور نہ ماں باپ، صرف حقیقی یا سوتیلا بھائی ہو تو اس بھائی کو پورا ترکہ دے دیا جائے [6]

اگر کوئی مرد مرجائے اور ایک بیوی اور دو بیٹیاں چھوڑ جائے تو بیوی کو آٹھواں حصہ اور بیٹیوں کو دو ثلثائی حصہ دے دیا جائے [7]

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان کان لہ اخوۃ فلامہ السدس (النساء-۱۱)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم (النساء-۱۲)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وان کان رجل یورث کلالۃ او امرأۃ ولہ اخ او اخت فلکل واحد منھما السدس فان کانوا اکثر من ذلک فھم شرکاء فی الثلث (النساء-۱۲)

[4] قال اللہ ذوالجلال والاکرام: ان امرؤا ھلک لیس لہ ولد ولہ اخت فلھا نصف ما ترک (النساء ۱۷۶)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان کانتا اثنتین فلھما الثلثٰن مما ترک (النساء-۱۷۶)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وھو یرثھا ان لم یکن لھا ولد (النساء-۱۷۶)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اعط ابنتی سعد الثلثین وامھما الثمن (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی و سندہ صحیح۔ بلوغ الامانی شرح فتح ربانی جزء ۱۵ ص ۱۹۵)

اگر مرنے والے کے حقیقی یا سوتیلے بھائی بہن ہوں لیکن اولاد اور ماں باپ نہ ہوں تو ترکہ ان میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ بھائی کو بہن سے دوگنا ملے [1]

اگر مرنے والا ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک بہن چھوڑے تو بیٹی کو نصف دیا جائے، پوتی کو چھٹا حصہ اور باقی بہن کو دے دیا جائے [2]

اگر مرنے والا صرف ایک بہن اور ایک بیٹی چھوڑے تو ان میں سے ہر ایک کو نصف دے دیا جائے [3]

اگر مرنے والے کی ماں نہ ہو، دادی یا نانی ہو تو دادی یا نانی کو چھٹا حصہ دے کر باقی مال ورثاء میں تقسیم کر دے [4]

اگر باپ نہ ہو، دادا ہو تو دادا کو چھٹا حصہ دیا جائے [5]

اگر کسی میت کا کوئی وارث نہ ہو، تو اگر اس کا ماموں ہے تو وہ اس کا وارث ہوگا، ماموں کو ورثہ دے دیا جائے گا [6]

اپنی ہی دی ہوئی چیز اگر وراثت میں ملے تو اُسے لے لے [7]

[1] قال اللہ عزوجل "وان کانوا اخوۃ رجالا ونساء فللذکر مثل حظ الانثیین" (النساء-۱۷۶)

[2] قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للبنت النصف ولابنۃ الابن السدس تکملۃ الثلثین وما بقی فللاخت (صحیح بخاری)

[3] ان معاذ بن جبل ورثت اختا وابنۃ جعل لکل واحدۃ منھما النصف وھو بالیمن ونبی اللہ صلی اللہ وسلم یومئذ حی (رواہ ابوداؤد وروی البخاری بمعناہ)

[4] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل للجدۃ السدس اذ لم یکن دونھا ام (رواہ ابوداؤد والنسائی عن بریدۃ وسندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۶ ص۵۱) وفی روایۃ اعطاھا السدس (رواہ ابوداؤد والترمذی عن المغیرۃ ومحمد بن مسلمۃ وصححہ الترمذی)

[5] ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فما لی من میراثہ فقال لک السدس (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وصححہ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخال وارث من لا وارث لہ، یعقل عنہ ویرثہ (رواہ احمد وابوداؤد عن المقدام وسندہ صحیح نیل الاوطار ۶/۵۳ وفی الباب عن عمر رواہ الترمذی وحسنہ وعن عائشۃ رواہ الترمذی والنسائی وحسنہ الترمذی نیل ۶/۵۳)

[7] ان امرأۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانھا ماتت قال فقال وجب اجرک ورد ھا علیک المیراث (صحیح مسلم کتاب الصوم باب قضاء الصیام عن المیت ۱/۳۶۴)

نیابۃ صدقہ دینا

میت کی طرف سے صدقہ وخیرات کیا جاسکتا ہے، صدقہ وخیرات کا ثواب میت کو پہنچتا ہے [۱]

اگر میت نے اپنی زندگی میں کوئی نذر مانی ہو لیکن اسے پورا نہ کیا ہو تو اس کی طرف سے اس کے ورثاء اس نذر کو پورا کریں [۲]

اگر مرنے والے نے اپنی زندگی میں حج کرنے کی نذر مانی ہو تو ورثاء اس کی طرف سے حج کریں، اگر روزوں کی نذر مانی ہو تو ورثاء اس کی طرف سے روزے رکھیں [۳]

میت کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے اور غلام آزاد کیا جاسکتا ہے [۴]

[۱] ان رجلا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابی مات وترک مالا ولم یوص فھل یکفر عنہ ان اتصدق عنہ قال نعم (صحیح مسلم کتاب الوصیۃ) قال سعد بن عبادۃ یا رسول اللہ ان امی توفیت وانا غائب عنھا قال فھل ینفعھا شیٔ ان تصدقت بہ عنھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فانی اشھدک ان حائطی المخراف صدقۃ علیھا (صحیح بخاری کتاب الوصایا) وفی روایۃ أنی قد تصدقت عنھا (صحیح بخاری کتاب الوصایا) ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسھا واراھا لو تکلمت تصدقت أفا تصدق عنھا قال نعم تصدق عنھا (صحیح بخاری کتاب الوصایا) امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبش فاضجعہ ثم ذبحہ ثم قال بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وآل محمد ومن امۃ محمد (صحیح مسلم کتاب الاضاحی) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ضحی اشتری کبشین فاذا صلی وخطب الناس اتی باحدھما فذبحہ ثم یقول ھذا عن امتی جمیعا (رواہ احمد وسندہ حسن۔ نیل جزء ۵ ص ۹۳)

[۲] ان سعدا استفتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ فتوفیت قبل ان تقضیہ فافتاہ ان یقضیہ (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور وکتاب الوصایا وصحیح مسلم)

[۳] اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ان اختی نذرت أن تحج وانھا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیھا دین اکنت قاضیہ؟ قال نعم قال فاقض اللہ فھو احق بالقضاء (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور) جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان امی ماتت وعلیھا صوم افاصوم عنھا قال ارأیت لو کان علی املک دین فقضیتیہ أکان یؤدی ذلک عنھا قالت نعم قال فصومی عن املک (صحیح مسلم کتاب الصیام) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] قالت امرأۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا (ای امھا) لم تحج قط أفا حج عنھا قال حجی عنھا (صحیح مسلم کتاب الصیام) لو کان مسلما فاعتقتم عنہ بلغہ ذلک (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ نیل ۶/۳۶)

راحتِ قبر اور عذابِ قبر

(۱) قبر میں میّت سے سوال کئے جاتے ہیں۔ سوال کرنے والے دو فرشتے ہوتے ہیں۔ ایک کو منکر، دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ وہ دونوں سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں، ان کی آنکھیں نیلی ہوتی ہیں [۱]

(۲) وہ سوال کرتے ہیں: تمہارا رب کون ہے؟ مؤمن جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے [۲]

(۳) وہ سوال کرتے ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ مؤمن جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں [۳]

(۴) منافق اور کافر سے جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے: میں نہیں جانتا [۴]

(۵) مؤمن کی روح جسم میں لوٹائی جاتی ہے پھر سوال و جواب کے بعد مؤمن کی قبر کو ستر ہاتھ بلکہ (بعض حالات میں) حدِ نظر تک کشادہ کر دیا جاتا ہے، پھر قبر میں روشنی کر دی جاتی ہے، اس کے لئے جنّت کا بستر بچھا دیا جاتا ہے، جنّت کا لباس اسے پہنا دیا جاتا ہے اور اس کے لئے جنّت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے دولہا کی طرح سو جاؤ، پھر قیامت کے دن اسے اسی جگہ سے اٹھایا جائے گا [۵]

(۶) کافر کی روح جسم میں لوٹائی جاتی ہے۔ سوال و جواب کے بعد اس کے لئے دوزخ کا بستر بچھا دیا جاتا ہے، اُسے دوزخ کا لباس پہنا دیا جاتا ہے اور دوزخ کا دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے، لوہے کے ہتھوڑوں سے اُسے مارا جاتا ہے [۶]

(۷) عذابِ قبر اسی قبر میں ہوتا ہے جس میں اُسے دفن کیا جاتا ہے۔ زمین اُسے بھینچتی ہے جس سے اس کی پسلیاں اِدھر سے اُدھر ہو جاتی ہیں، پھر اسی طرح اس پر قیامت کے دن تک عذاب ہوتا رہتا ہے، پھر اس کو قیامت کے دن اس کی اسی جگہ سے (جہاں اسے عذاب دیا جا رہا تھا) اٹھایا جائے گا [۷]

[۱] اذا قبر المیّت اتاہ ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدھما المنکر وللآخر النکیر (رواہ الترمذی وسندہ حسن)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ من ربک فیقول ربی اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) [۳] فاما المؤمن فیقول اشھد انہ عبداللہ ورسولہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) [۴] واما المنافق والکافر..... یقول لا ادری (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۵] فتعاد روحہ فی جسدہ فیاتیہ ملکان (احمد۔ سندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۷ صفحہ تا صفحہ) ثم یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور لہ فیہ.... حتّٰی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک (ترمذی، سندہ حسن) ویفتح لہ فیھا مد بصرہ (صحیح ابی داؤد ۲/۹۰۱۔ سندہ صحیح)

[۶] ان الکافر.... تعاد روحہ فی جسدہ..... فافرشوہ من النار (ابو داؤد، سندہ صحیح) ویضرب بمطارق من حدید (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۷] قال اللہ تعالیٰ: منھا خلقنٰکم وفیھا نعیدکم (طٰہٰ۔ ۵۵) ترجمہ: ہم نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فلولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر (صحیح مسلم) ترجمہ: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم (زمین میں) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذابِ قبر سنا دے۔ فیقال للارض التئمی علیہ فتلتئم علیہ فتختلف اضلاعہ فلا یزال فیھا معذبا حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذٰلک (رواہ الترمذی وسندہ حسن)

اِنتِباہ

اس کتاب میں جن کتب کا حوالہ دیا گیا ہے ان کے متعلق ضروری معلومات درج ذیل ہیں۔

① 'بلوغ' سے مُراد بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی ہے۔ الفتح الربانی مُسند امام احمد کی تبویبی ترتیب ہے جو علامہ احمد عبدالرحمٰن البنا الساعاتی نے مرتب کی ہے۔ اس کی شرح بلوغ الامانی بھی ان ہی کی لکھی ہوئی ہے۔

② صلوٰۃ النبی سے مراد علامہ محمد ناصرالدین الالبانی کی کتاب "صفۃ صلوٰۃ النبی" صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

③ 'مرعاۃ' سے مُراد مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ہے۔ یہ شرح ابوالحسن عبیداللہ مبارک پوری کی تصنیف ہے۔

④ 'نیل' سے مراد نیلُ الاوطار شرح منتقی الاخبار ہے۔

⑤ التعلیقات سے مُراد التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ہے

⑥ 'فتح' سے مراد فتح الباری شرح صحیح بخاری ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفسیر قرآنِ عزیز کا تعارف

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، یہ کلام اپنی مثال آپ ہے۔ جس طرح بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نازل فرمایا اسی طرح بذریعہ وحی اس کی تشریح اور تفسیر بھی نازل فرمائی جو یا تو خود قرآن مجید میں ملے گی یا صاحبِ قرآن کی زبانِ مبارک سے، چونکہ قرآن مجید منزّل من اللہ ہے لہذا اس کی تشریح اور تفسیر بھی وہی قابلِ عمل اور قابلِ قبول ہوگی جو منزّل من اللہ ہو اور وہ ہے حدیثِ نبوی۔ اسی بنیاد پر یہ تفسیر مندرجہ ذیل امتیازی اوصاف کی حامل ہے۔

ایک مسلم کی نجات کے لئے چونکہ علم و عمل لازم و ملزوم ہے لہذا تفسیر ہذا میں علم و عمل کو یکساں اہمیّت دی گئی ہے۔

قرآن مجید کی تفاسیر میں اکثر قال فلاں یعنی فلاں نے یہ کہا۔ فلاں نے یہ کہا کی بھرمار ہوتی ہے۔ ان اقوال الرجال میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم گم ہو کر رہ جاتا ہے لہذا اس تفسیر میں کسی کے قول کو نقل نہیں کیا گیا۔ اللہ کے احکام کی تشریح اللہ تعالیٰ ہی کی نازل کردہ وحی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اپنے اصلی رنگ میں موجود ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق عمل کیا جا سکتا ہے۔

عموماً تفاسیر میں اس بات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا کہ تفسیر میں جو حدیث نقل کی جا رہی ہے وہ سنداً صحیح بھی ہے یا نہیں۔ یہ تفسیر ضعیف حدیث تو کجا حسن حدیث سے بھی معرّا ہے اس میں صرف صحیح احادیث کو نقل کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ قرآن مجید کی صحیح ترین تفسیر ہے۔

مسائل اور احکام کی پوری عملی تشریح و توضیح سے تمام تفاسیر خالی ہیں۔ اس تفسیر میں جس جگہ قرآن مجید کے جس حکم کی تشریح کی گئی ہے وہاں اس کی عملی تفسیر بھی بیان کر دی گئی ہے اگر کسی خاص وجہ سے اس جگہ بیان نہیں کی تو کسی دوسری جگہ اس کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے اور اس دوسری جگہ کا حوالہ بھی نقل کر دیا گیا ہے۔ الغرض اگر ہر جگہ نہیں تو کسی ایک جگہ مناسب مقام پر کسی خاص مسئلہ کو پوری عملی تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے مثلاً طلاق کا ذکر آگیا ہے تو طلاق کے تمام مسائل بیان کر دئے ہیں۔ قرض کا مسئلہ آگیا ہے تو قرض کے تمام احکام بیان کر دئے ہیں۔ نماز کے طریقہ کا ذکر آگیا تو نماز کا پورا طریقہ بیان کر دیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ اسی طرح اگر کسی چیز کی اہمیّت اور فضیلت کا ذکر آگیا ہے تو اسی جگہ اس کی فضیلت اور اہمیّت میں جتنی احادیث ملی ہیں ان کو بیان کر دیا گیا ہے اور یہی اس تفسیر کا ایک امتیازی وصف ہے۔

اس تفسیر میں قرآن مجید کی تلمیحات پر جن کے متعلق صحیح معلومات نہیں مل سکیں کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی مثلاً ہاروت ماروت پر کوئی بحث نہیں کی گئی۔ اس بات کی بھی کوئی کوشش نہیں کی گئی کہ اس فرعون کا نام معلوم کریں جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھا۔ اس بات کی وضاحت بھی نہیں کی گئی کہ وہ لوگ کون تھے جو اپنے گھروں کو چھوڑ کر نکلے ان کو اللہ نے مار دیا اور پھر زندہ کر دیا۔ اوّل تو ان بحثوں سے ہمارے عمل کا کوئی تعلق نہیں۔ البتہ ان تلمیحات کا جو پہلو عبرت انگیز تھا اس کو بیان کر دیا گیا ہے اور بے فائدہ باتوں کو کلیتہً نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

اس تفسیر میں کسی مسلک، مکتب فکر اور فرقہ کی تعلیمات کا پرچار نہیں کیا گیا۔ اس میں صرف اور صرف خالص اسلام کی نشاندہی کی گئی ہے۔

یہ تفسیر علماء اور عامۃ المسلمین کے لئے یکساں مفید ہے اور یہ بھی اس کا ایک اعزاز ہے۔

جماعت المسلمین کی مطبوعات

- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ① سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ)۔
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ② ③ سورۂ آل عمران، سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ)۔
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ④ سورۂ انعام، سورۂ اعراف، سورۂ انفال اور سورۂ توبہ)۔
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ⑤ سورۂ یونس، سورۂ ہود، سورۂ یوسف، سورۂ رعد، سورۂ ابراہیم، سورۂ حجر اور نحل)
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ⑥ سورۂ بنی اسرائیل، کہف، مریم، طٰہٰ، انبیاء، حج اور سورۂ مؤمنون)
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ⑦ سورۂ نور تا سورۂ احزاب)
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ⑧ سورۂ سبا تا سورۂ احقاف)
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ⑨)
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ⑩)
- منہاج المسلمین (مسلمین کے پیدائش سے موت تک کے مسائل۔ قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ماخوذ)
- صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین (مختصر) (ماخذ صرف قرآن مجید، صحیح بخاری و صحیح مسلم) ضعیف احادیث سے پاک سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کے حالات۔ ایک ہزار صفحات سے زائد صحیح ترین تاریخ۔
- توحید المسلمین (توحید کے وسیع موضوع پر ایک جامع اور ٹھوس کتاب)۔
- صلوٰۃ المسلمین (نماز کی مکمل کتاب مع اعتراضات وجوابات) ● التحقیق فی جواب التقلید
- زکوٰۃ المسلمین (زکوٰۃ کے شرعی نصاب وشرح کے بارے میں مکمل تفصیلات)
- صوم المسلمین (روزوں کے متفرق مسائل) ● حج المسلمین (حج کا صحیح طریقہ)
- دعوات المسلمین (روزمرہ پڑھنے والی مسنون دعائیں) ● برہان المسلمین (حدیث بھی کتاب اللہ ہے کے بارے میں جامع دلائل) ● تفہیم الاسلام (ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب "دو اسلام" کا جواب۔ صحیح احادیث پر اعتراضات کا مکمل ومدلل ازالہ)۔
- تلاشِ حق (دینِ حق کے متلاشیوں کے لئے ایک رہنما تصنیف) ● ذہن پرستی (ادیانِ اجداد کا ذہن پر اثر، بدعت (شرک کی ایک قسم) ● تاریخ مطوّل (جلد ①) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے زمانہ کے مسلمین کے حالات۔ ● تاریخ مطوّل (جلد ②) زیرِ ترتیب۔
- المسلم (مذاہبِ خمسہ کے ابطال پر ایک چیلنج رسالہ)۔ لٹریچر منگوانے کا پتہ :-

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین، کوثر نیازی کالونی، نارتھ ناظم آباد بلاک جی، کراچی ۳۳